بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ مریم تمام مکی اٹھانوے آیتین ہین نوسو بہتر کلمے ہین ایکہزار سات سو دو حرف
ہین فواصل اسکے نا صر ہین اور نظم اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ کہف کے یہہ ہی
کہ ختم اُسکا ساتھ ذکر قصون انبیاء کے تھا ابتدا اسکی ساتھ قصہ زکریا کے ہی
کہیعص کاف رمز کافی کی ہی اور ہے ہادی اور ے یا من یجیر و لا یجار علیہ
کی اور عین عزیز کی اور صاد صادق کی یعنے اللہ تعالی جو موصوف ہاین صفات ہی
کلام اُسکا حق ہی بیشک و بے شبہ حضرت علی مرتضی رض سے منقول ہی کہ بعضے دعاؤن مین کہتے تھے
یا کہیعص یا حمعسق اس سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حروف مفتاح اسماء آلہی ہین بعضے کہتے ہین
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تین صورتین ہین ایک صورت بشری ہی انما انا بشر مثلکم
ایک ملکی ہی انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی ایک حقی ہی کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ
ملک مقرب و لا نبی مرسل صورت بشری کے واسطے کلمات مرکبہ ہین جیسے قل ہو اللہ
احد اور صورت ملکی کے واسطے حروف مفردہ ہین جیسے کہیعص اور صورت حقی کے واسطے
کلام مبہم ہی کہ فاوحی الی عبدہ ما اوحی بلیت وہ جہان ہین مقام ہی
نہین وہان حرف ہین کچھ کلام ہی نہین وہان پس یہہ حروف مقطعہ
رمز ہین درمیان [illegible] اور حبیب اُسکے علیہ الصلوة والسلام بعضے کہتے ہین
کہ کہیعص نام ہی اس سورت کا اور مابعد اسکا اسپر مترتب ہی یعنی یہہ سورت

ذکر رحمت ربک عبدہ زکریا

سورۃ مریم مکیۃ وھی تسع وتسعون آیۃ

یاد کرنا مہربانی پروردگار تیرے کا ہے بندہ اپنے زکریا کو سمجھ لیجئے کہ زکریا علیہ السلام انبیا بیٹے بنی اسرائیل سے تھے بیچ اولاد سلیمان علیہ السلام کی اور بیچ زکریا اور سلیمان ع م میں ایک لاکھ پیغمبر ہوئے اور آٹھ ہزار عالم اور داؤد ع م میں اور انمیں چھہ سو سات برس کا فرق ہے عمر انکی ایکسو پندرہ برس کی ہوئی اول نبی تھے جب ہشتاد و چہار سالہ ہوئے رسول ہوئے اور شریعت نئی انپر آئی اور لوگ بیت المقدس میں حکم کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عمر انکی تین سو برس کی ہوئی انکا قصہ حق تعالیٰ بیان فرماتا ہے اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا یاد کر جسوقت پکارا اسنے پروردگار اپنے کو محراب بیت المقدس میں پکارنا آہستہ کہ اخلاص سے نزدیک ہے یا وسے پکار کرکے قوم سے چھپا کر کہ ننانویں برس کی انکی عمر تھی اور بی بی بھی بوڑہی تھیں فرزند مانگنے میں شرم آتی تھی یا بسبب بڑہاپے کے ضعف آگیا تھا ہر چند پکار کر کہتے تھے کوئی نہیں سنتا تھا اور گڑگڑانا یہ تھی کہ کمال نیازمندی سے قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ کہا اے رب میرے تحقیق میں سست ہوگئیں ہیں ہڈیاں میری اور جب ہڈیاں سست ہوئیں کہ سخت تر جز و بدن کی ہیں تو تمام بدن زیادہ تر سست ہوا وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا اور شعلہ مارا سر نے بڑھاپے کا یعنے موے سر سفید ہوگئے پیری سے وَلَمْ

اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا اور نہین تھا مین ہیچ پکارنے تیرے کے اے پروردگار میرے بے نصیب اور نا امید یعنی جب دعا کی مین نے تونے قبول فرمائی
مین خوگر اسکا ہون وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآئِيْ اور تحقیق مین ڈرتا ہون وارثون اپنے سے کہ دین مین سستی کرین اور رعایت میری امت مین
میرے اچھی طرح بجا نلاوین پیچھے موت میری کے پس مجھے خلف چاہئے وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا اور حال یہہ ہے کہ ہے عورت میری بانجھ کہ اٹھانون برس کی
بوڑھی ہے فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا پس بخش تو مجھکو نزدیک اپنے سے فرزند کہ متولی امور دین کا ہو اور بسبب استحقاق کے يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ
مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وارث ہووے میری امامت اور نبوت مین اور وارث ہو آل یعقوب بن اسحاق کا یا یعقوب بن ماثان کا کہ چچا زکریا کے
تھے وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا اور کر دے اسکو اے پروردگار میرے شائستہ اور پسندیدہ کہ تو اسکے قول فعل سے راضی ہو یہہ دعا کر کر سجدہ مین
گئے اور زاری جناب باری مین کرتے تھے کہ دعا قبول ہوئی آواز آئی يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ
قَبْلُ سَمِيًّا اے زکریا بتحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین تجھکو ساتھ ایک لڑکے کے نام اسکا یحیی ہے نہین کیا ہمنے واسطے اسکے پہلے اس سے ہم نام زاد السیر مین
ہے کہ وجہ فضیلت کی اسکے یہہ نہین کہ انکا کوئی ہمنام پہلے انکے نہین ہوا کیونکہ بہت ایسے ہین جنکا نام ہمنام نہین ہوا بلکہ فضیلت اس راہ سے ہے
کہ اللہ تعالی نے انکا نام رکھا مان باپ پر نہین چھوڑا امام ثعلبی نے کہا ہے کہ ذکر قبل کا اسواسطے فرمایا کہ بعد انکے اس کہیکو ظہور مین لانا چاہا کہ ساتھ کتنے
ناموں خاص کے اسکو مختص کرے اور نام مبارک اسکے کہ اسم پاک اپنے سے مشتق فرماوے سو وہی کیا کہ اسم محمود اپنے سے اسم محمد بنایا اور اس نور
اول کو آخر ظہور مین لایا **بیت** خدائے عرش و کرسی افتا محمود بے حد ہے ÷ حبیب خلق ہے وہ اور حبیب اسکا محمد ہے ÷ بعضے کہتے ہین سمی یعنی
شبیہ ہے یعنے نہین پیدا کیا ہمنے پہلے اسکے مثل اسکے اسبات مین کہ ہرگز گناہ اور قصد گناہ کا یہہ نہ کرے گا قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ
امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا کہا زکریا نے اے پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے فرزند اور حال یہہ ہے کہ عورت میری
بانجھ ہے اور تحقیق پہنچا ہون مین بڑہاپے سے نہایت کو کہ بے حد ضعف اعضا اور قوی مین آگیا ہے سمجھ لیجیے کہ یہہ بات کچھ بعید سمجھکر نہین کہی بلکہ پوچھا
کہ مجھے جوان کریگا یا اسی بڑہاپے مین اپنی قدرت سے فرزند دیگا قَالَ كَذٰلِكَ کہا فرشتے نے اللہ کے حکم سے کہ اے زکریا اسیطرح بڑہاپے مین
قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا کہا پروردگار تیرے نے یہہ بڑہاپے مین فرزند دینا اوپر قدرت میرے کے
آسان ہے اور تحقیق پیدا کیا مین نے تجھکو پہلے یحیی سے اور نہ تھا تو کچھ یعنے معدوم صرف تھا موجود کیا مین نے پس مین نے جو نیستی سے ہستی کھائی
تجھکو تو قادر ہون لڑکا پیدا کرنے پر دو بوڑھون سے زکریا علیہ السلام اس بشارت سے خوش ہوئے لیکن نہین جانتے تھے کہ جلد اسکا ظہور ہوگا یا دیر مین
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً کہا اے پروردگار میرے کر واسطے میرے یعنے دکھا مجھکو نشانی کہ اس سے قریب وقوع اس واقعہ کے معلوم ہو
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا فرمایا حق تعالی نے اے زکریا نشانی تیری یہہ ہے کہ نہ بولے تو لوگون سے تین رات اور دن
بیچ درستی یا قدرت بات کی نہو تجھکو در آن حال کہ تندرست ہو تو لکھا ہے کہ اسیوقت زبان حرکت سے بند ہوگئی انکی فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ پس نکلے
زکریا علیہ السلام اوپر قوم اپنے کے جسکی بات مین بابی ایشاع انکی زوجہ حاملہ ہوئی مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا
مصلے اپنے سے یعنے مکان دعا سے پس اشارت کی طرف انکے یہہ کہ تسبیح کرو یا نماز پڑھو صبح کو اور شام کو سمجھ لیجیے کہ تین دن اسیطرح گذرے
پھر زبان اچھی ہوگئی اور یحیی علیہ السلام بعد گذرنے مدت حمل کے پیدا ہوئے اور بچپن مین تابت بہن نے تھے اور احبارون کے ساتھ عبادت بطریق
ریاضت کیا کرتے تھے یہان تک کہ انپر وحی آئی اور حق تعالی نے فرمایا کہ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ اے یحیی پکڑ کتاب تورات کو ساتھ قوت کے
وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا اور دی ہمنے یحیی کو حکمت اور سمجھ توریت کی بچپن سے یعنے اس حالت مین کہ بچہ تھا تین برس کا یا سات برس کا

لکھا ہے کہ لڑکون نے محلہ کے ایکدن کہ وہ تین برس کے تھے کہا کہ اے یحییٰ آؤ کھیلین کہا یحییٰ نے مجھے واسطے کھیلنے کے نہین پیدا کیا سمجھ لیجیے کہ یہہ نصیحت
بڑی واسطے بیخبرون کے ہے کہ عمر غفلت مین گنواتے ہین اور لہو و لعب مین گزارتے ہین اور دام فریب انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو مین
پھنسے رہتے ہین بیت بازی طفلانہ چھوڑ کھیلنے کا دم نہین ؛ آیا ہے عالم ہیہی اور رہنا یہہ عالم مین نہین وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً اور دی
یحییٰ علیہ السلام کو رحمت اور شفقت اوپر والدین کے اور اور لوگون کے اور نرمی دل اپنی طرف سے اور پاکیزگی گناہ سے اور برائیون خلق کے سے
وَكَانَ تَقِيًّا اور تھا پرہیزگار یا فرمان بردار پروردگار کا یا پرہیزگار جرائم اور اوزار سے وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ اور خوش سلوک ساتھ مان باپ کے فرمان برداری
اور خدمت گزاری مین وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا اور نہ تھا سرکش یعنی ناراضی کرنیوالا اور حکم نہ ماننے والا مان باپ کا اور عصیان کرنیوالا پروردگار کا
وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا اور سلام ہے میری طرف سے اوپر یحییٰ کے جسدن پیدا ہوا اور جسدن موا اور
جسدن اٹھیگا زندہ ہوکر آخرت مین بعضے کہتے ہین کہ مراد سلام سے یحییٰ علیہ السلام کے ہے جسدن پیدا ہوا آس کرنے شیطان کے سے اور جسدن موا عذاب
قبر سے اور جسدن اٹھیگا وحشت اور ہول قیامت کے سے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ مریم کو کہ عمران کی بیٹی تھین ہمیشہ
بیت المقدس مین رہتی تھی وقت عذر کے اپنے خالہ کے گھر جاتی تھین پھر آجاتی تھی ایکدن احتیاج غسل کی ہوئی مکان نہانیکا تلاش کرنے لگین سو وہ حق تعالیٰ فرماتا ہے
اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا جب دور ہوئی مریم اور کنارہ کیا لوگون اپنے سے کہ خالہ اور قوم اسکی تھی مکان شرقی مین بیت المقدس
یا خالہ کے گھر سے ایام سرما مین واسطے نہانے کے اور وہ مکان آفتاب رو تھا فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا پس پکڑا اوری اُنسے پردہ کہ نگاہ
کسی کی نہ پڑے پھر جب نہا کر پوشاک پہن لی فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا پس بھیجا ہمنے طرف مریم کے روح اپنے کو کہ جبرئیل علیہ السلام ہین اضافت روح
کی طرف اپنے واسطے تشریف اور تخصیص انکی کے فرمائی فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا پس صورت پکڑی جبرئیل نے واسطے مریم کے آدمی تندرست کی
یعنی بعد نہانے اور لباس پہننے مریم کے جبرئیل کو ہمنے بھیجا جب اسنے مرد بیگانہ غسل خانہ مین دیکھا قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ
تَقِيًّا کہا مریم نے تحقیق مین پناہ پکڑتی ہون ساتھ اللہ مہربان کے شر تیرے سے اگر ہے تو پرہیزگار سمجھ لیجئے کہ یہہ کمال مبالغہ انکے پاکی اور شرم کا ہے
یعنے اگر تو مرد متقی ہے مین تجھ سے پرہیز کرتی ہون اور پناہ طرف حق کے پکڑتی ہون پس کیونکر نہ پرہیز کرونگی اگر ایسا نہوگا اور بعضون نے کہا ہے
کہ تقی نام ایک مرد شریر کا تھا اس زمانے مین وہ عورتون کو چھیڑتا تھا قصہ اوسکا حضرت مریم نے سنا تھا گمان کیا کہ وہی نہو اس سبب اوس سے پناہ
چاہی پھر جبرئیل علیہ السلام نے جو اضطراب حضرت مریم کا دیکھا قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ کہا سوا اسکے نہین کہ مین بھیجا ہوا پروردگار تیرے کا ہون
لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا تو کہ بخش جاؤن تجھ کو لڑکا پاکیزہ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا کہا مریم نے
کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہین ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور نہین مین بدکار قَالَ كَذَٰلِكِ کہا جبرئیل نے اسیطرح ہے کہ تو کہتی ہے کسی نے
مجھکو نہین مس کیا لیکن قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ فرمایا پروردگار تیرے نے یہہ کام یعنے بن باپ کے بیٹا دینا اوپر میرے آسان ہے مین تجھے فرزند
دونگا تو کہ تو اوپر قدرت میری کے دلیل پکڑے وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا اور تو کہ کرین ہم اسکو نشانی واسطے لوگون کے کہ اسمین فکر کرکے قدرت
ہماری پہچانین اور تو کہ کرین ہم اسکو سبب بخشش کا اپنے طرف سے واسطے ان لوگون کے جو اسپر ایمان لاوین وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا اور ہے بنا
باپ کے پیدا ہونا اسکی کام مقرر کیا گیا اور لوح محفوظ مین لکھا ہے پھر جبرئیل ع م نے پاس آکر آستین مین یا گریبان مین یا دامن مین انکے پھونکا فَحَمَلَتْهُ
فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا پس حاملہ ہوگئی اسدم ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے پس دور ہوئی اور جا پڑی ساتھ عیسیٰ کے یعنے اسدم کہ پیٹ مین
اسکے تھا مکان دور کی مین شہر ایلیا سے یعنے پہاڑ مین کہ شہر سے شرق کیطرف تھا یا جنگل مین کہ شہر سے چھ کوس تھا اور بعد نو مہینے کے حضرت عیسیٰ

پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ حمل اور وضع ایکساعت مین ہوا ازالۃ المسیر مین ہیکہ نو ساعت مین ہوا مقاتل نے کہا ہیکہ ایکساعت مین خلق
ایکساعت مین تصویر ایکساعت مین وضع ہر تقدیر پر جب حضرت عیسیٰ پیدا ہونے لگے فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ پس لے آیا مریم کو درد
زہ طرف تنہ درخت خرمے کے کہ خشک کھڑا تھا شاخین گری تھین بیٹھ اُس سے لگ کر قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا
مَّنْسِيًّا کہا مریم نے ای کاشکے مین مر گئی ہوتی پہلے اس سے اور ہوتی مین بھولی بھلائی کہ مجھے کوئی نجانتا اب سب مجاور بیت المقدس کے مجھے پہچانتے
ہین کہ انکے امام کی بیٹی ہون زکریا علیہ السلام نے مجھے پالا ہے مین باکرہ ہون ابھی بیاہ نہین ہوا اور اب جو فرزند جنتی ہون اس شرمندگی سے
کدہر جاؤن کیا کرون نظم زمین پھٹے تاکہ مین سماؤن ٭ ہوا سے یا اوڑھ سما پہ جاؤن ٭ نہین بن آتی ہے کچھ کہون کیا ٭ کسی سے یہہ حال بتا
ؤن ٭ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ پس پکارا مریم کو نیچے اسکے سے عیسیٰ نے یا فرشتے نے درخت کے نیچے سے کہ بہت غم کھا اور مرنا
اپنا مت چاہ اور من تحتہا بھی قرأت ہے یعنے اس شخص نے کہا جو نیچے اسکے تھا یعنے شکم مین اسکے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہین انھون نے پکارا کہ مت
اندوہگین ہو قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا تحقیق کر دیا ہے پروردگار تیرے نے نیچے قدم تیرے کے چشمہ اسمین سے پانی پینا اور نہانا
وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا اور ہلا طرف اپنے تنے کھجور کے کو کہ خشک ہے ڈالیگا اوپر تیرے کھجور
تر و تازہ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا پس کھا خرمے تر اور پی پانی تازہ اور ٹھنڈی کر آنکھ ساتھ فرزند کے یا خوشدل ہو سبز ہونے درخت
کے سے اور پھل لانے اسکے سے کہ مناسب تیرے احوال کے ہے کیونکہ جو قادر ہے سوکھے درخت کے تین سبز کرنے کا اور پھل نکالنے کا ہے اُسے قدرت
بن باپ کے بیٹا دینے کی بھی ہے پھر حق تعالیٰ نے فرشتون کو بھیجا وہ حضرت مریم کے گرد آئے اور عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے انکو لیکر حریر بہشتی مین
لپیٹ کر حضرت مریم کے گود مین لٹا دیا اور آواز آئی فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا پس اگر دیکھے تو آدمیون سے کسی کو اور تجھ سے پوچھے کہ یہ
بیٹا کہان سے لائی فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا پس کہہ تحقیق مین نے نذر کیا ہے واسطے خدا کے
روزہ اور روزہ انکا ترک کلام اور طعام کا تھا پس ہرگز نہ بولونگی آج کے دن کسی آدمی سے بلکہ فرشتون سے باتین کرونگی یا اللہ سے مناجات
کرونگی سمجھ لیجئے کہ اسقدر بات کہنے واسطے اخبار نذر کے تھی یا اشارہ سے لکھا ہے کہ جب مسجد والون نے حضرت مریم کو محراب مین نہ پایا
تلاش کرنے لگے کسی نے کہا کہ فلانے جنگل مین ہمنے دیکھا ہے قوم کے لوگ انکے وہان گئے حضرت مریم نے جو لوگون کو دیکھا عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا کر
انکی طرف متوجہ ہوئے فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ پس آئے ساتھ عیسیٰ کے قوم اپنے مین گود مین لئے اسکو یا لائے مریم عیسیٰ علیہ السلام
قوم اپنے مین اٹھائے اسکو جب نظر لوگون کی اسپر پڑی قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا کہنے لگے ای مریم البتہ تحقیق لائے تو ایک
چیز عجب یا زشت کہ تیرے قوم مین ایسا واقعہ کسی سے نہین ہوا يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا
ای بہن ہارون کی نہ تھا باپ تیرا عمران آدمی برائی کا اور نہ تھی ماں تیری حنہ بنت فاقود بدکار اور تو باوجود ایسی ماں باپ کے فرزند بن پدر کے کہان سے
لائی سمجھہ لیجئے کہ ہارون نام حضرت مریم کے بھائی کا تھا یا ہارون ایک مرد صالح تھا بنی اسرائیل مین کہ صلاحیت مین ضرب المثل تھا یا فاسق تھا اہل فسق مین
ضرب المثل تھا اور عمران نام حضرت مریم کے باپ کا تھا وہ امام مسجد اقصیٰ کے تھے اور اشراف احبار تھے غرض جب لوگ انکو ملامت اور طعن کرنے لگے
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ پس مریم نے اشارت کی طرف عیسیٰ کے کہ اس سے پوچھو قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا کہا انہون نے
کیونکر کلام کرین ہم اس شخص سے کہ ہے بیچ گود کے بچہ نہ خطاب سمجھ سکتا ہے نہ جواب دے سکتا ہے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پستان
منہہ مین لئے دودھ پیتے تھے یہہ باتین سنکر دودھ چھوڑ کر زبان فصیح سے قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ کہا تحقیق مین بندہ اللہ کا ہون اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ

وَجَعَلَنِي نَبِيًّا دی ہی مجھکو کتاب یعنے حکم کیا ازل میں کہ انجیل مجھکو دی اور ثعلبی نے کہا ہی کہ تعلیم کی ہی مجھکو توریت شکم مادر میں اور کیا ہی مجھکو
پیغمبر لکھا ہی کہ اسوقت وہ پیغمبر تھے اور کلام اعجاز کی راہ سے کرتے تھے وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ اور کیا ہی مجھکو برکت اور نفع والا جہان
ہوؤن میں وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا اور حکم کیا ہی مجھکو ساتھ پڑھنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے جبتک رہوں میں جیتا وَبَرًّا
بِوَالِدَتِي اور خوش سلوک ساتھ ماں اپنی کے وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا اور نہ کیا مجھکو سرکش بدبخت کہ خلق کو رنج دوں اور ماں کا کہنا مانوں
وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا اور سلام اللہ کا ہی مجھ پر جیسے یحیی علیہ السلام پر تھا جسدن پیدا ہوا میں
اور جسدن مرونگا میں اور جسدن اٹھونگا میں زندہ ہوکر یا سلامتی ہی اوپر میرے دن ولادت اور موت اور بعث کے ذَلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
یہہ جو مذکور ہوا عیسی بیٹا مریم کا ہی نہ وہ کہ نصاری بیٹا اللہ کا کہتے ہیں قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ کہتے ہیں ہم بات حق کی وہ جو بیچ اسکے
شک کرتے ہیں یہود کہ قصہ عیسی علیہ السلام میں باتیں نالائق لگاتے ہیں یا نصاری بیٹا اللہ کا کہتے ہیں مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ سُبْحَانَهُ
کہتے ہیں ہم بات حق کی وہ جو بیچ اسکے شک کرتے ہیں یہود کہ قصہ عیسی علیہ السلام میں باتیں نالائق لگاتے ہیں یا نصاری کہ اسمین جھگڑتے ہیں بعضے خدا
اور بعضے خدا کا بیٹا بناتے ہیں ماکان للہ ان یتخذ من ولد سبحانہ وتعالی نہیں ہی لایق واسطے اللہ کے یہہ کہ پکڑے اولاد کیونکہ ولد جنس
والد سے چاہیئے اور وہ جنسیت سے منزہ ہی پاکی ہی اوسکو اولاد پکڑنے سے إِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ جب مقرر کرتا
ہی کچھہ کام اور چاہتا ہی کہ کسیکو عدم سے وجود میں لاوے پس سوا اسکے نہیں کہ کہتا ہی واسطے اسکے ہو پس ہو جاتا ہی بیدرنگ وَإِنَّ اللَّهَ
رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ اور تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہی پس عبادت کرو اسکو اور غیر اسکے کو مت پوجو هَذَا
صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ یہہ ہی راہ سیدھی بہشت کو پہنچانیوالی فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ پس اختلاف کیا فرقون نے درمیان
اپنے یعنے یہود اور نصاری نے حضرت عیسی علیہ السلام کی جناب میں یہود تفریط کرنے لگے نصاری تین فرقے ہوگئے نسطوریہ عیسی کو ابن اللہ
کہنے لگے اور یعقوبیہ اللہ اور ملکائیہ ثالث ثلثہ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ پس وائے ہی واسطے انلوگو
کہ کافر ہوئے حاضر ہونے دن بڑے سے کہ قیامت ہی یا مشاہدہ ہول اس دن کے سے أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا کیا خوب
سننے ہونگے کافر اور کیا خوب دیکھنے ہونگے جسدن آوینگے ہمارے پاس لیکن نفع نہ کریگا انکا دیکھنا اور سننا یعنے مواعید الہی کو
دیکھینگے اور یقین کرینگے اور کچھہ فایدہ نہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ کلام تہدید تمام ہی یعنے اسدن کیا سننے والے ہونگے باتیں وحشت ناک اور کیا
دیکھنے والے ہونگے دہشت اور عذاب لَكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ لیکن ظالم آج کے دن بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں وَأَنْذِرْهُمْ
يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ اور ڈرا کفار مکہ کو دن پچتانے کے سے کہ بدکار پچتاوینگے کہ کیوں گناہ کئے اور نیک کار حسرت کرینگے کہ کیوں
کار صواب بہت نہ کئے جسوقت کہ مقرر کیا جاویگا کام اور لیا جاویگا حساب اور حکم ہوگا کہ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر یا دن آتا ہی
وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ اور وہ بیچ غفلت کے ہیں اسدن سے اور وہ نہیں ایمان لاتے اسدن پر إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ
وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ تحقیق ہم وارث ہونگے زمین کے اور اس کسی کے کہ ہی اوپر اسکے یعنے سب فانی ہو جاوینگے ایک ہمین
باقی رہینگے اور طرف ہمارے پھیرے جاوینگے بعد موت کے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ اور یاد کرو واسطے قوم اپنے کے بیچ قرآن کے قصہ
ابراہیم علیہ السلام کو کہ سب ملتوں والے اسکی فضیلت کا اقرار کرتے ہیں اور مشرکان عرب اسکی اولاد ہونے سے فخر کرتے ہیں پس اسکے
توحید کی بات بیان کر إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا تحقیق وہ تھا بہت سچا پیغمبر إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا

يبصر ولا يغني عنك شيئا یا کر اسکو جسوقت کہا واسطے باپ اپنے آزر بن ناحور کے اے باپ میرے کیون عبادت کرتا ہے تو ایسا
چیز کو کہ نہ سنے دعا تیری اور نہ دیکھے عاجزی تیری اور نہ دفع کرے تجھ سے کچھ ضرر یا نہ نفع دے تجھکو بدفع شر يا ابت اني قد جاءني
من العلم ما لم يأتك فاتبعني اهدك صراطا سويا اے باپ میرے تحقیق آیا ہے طرف وحی میرے پاس علم جو کچھ نہین آیا تیرے
پاس پس پیروی کر میری دکھلاؤنگا مین تجھکو راہ سیدھی کہ مقصود کو پہنچاویگی اسکو جو اسمین چلیگا يا ابت لا تعبد الشيطن اے باپ
میرے مت عبادت کر شیطان کی اور اسکا کہا نافرمانی خدا مین مت مان ان الشيطن كان للرحمن عصيا تحقیق شیطان
ہے واسطے اللہ کے نافرمان اور ایک نافرمانون مین سے اسکے یہہ ہے کہ آدم کو سجدہ نہ کیا يا ابت اني اخاف ان يمسك عذاب من الرحمن
فتكون للشيطن وليا اے باپ میرے تحقیق ڈرتا ہون یہہ کہ لگ جاوے تجھکو عذاب اللہ کیطرف سے بسبب متابعت شیطان کے پس ہو
جاوے تو واسطے شیطان کے دوست یعنے ہم نشین اسکا لعنت مین اور ہم قرین اسکا عذاب مین ۞ قال اراغب انت عن الهتي
يا ابراهيم کہا ابراہیم کو باپ نے ابراہیم کے کیا اعراض کرتا ہے تو عبادت معبودون میرے کے سے اے ابراہیم لئن لم تنته لارجمنك
واهجرني مليا البتہ اگر نہ باز آویگا تو مخالفت سے یا عیب اور مذمت اُن کے سے البتہ سنگسار کرونگا مین تجھ کو یا دشنام دونگا مین
تجھکو اور چھوڑ جا مجھ کو مدت تک تو کہ مارو ہاتھ میرے سے بیغم ہو قال سلام عليك کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سلام ہے اوپر تیرے مین چلا
بعضون نے کہا کہ مقابل سخت کلام کے اپنے سلام کیا کہ شاید متأثر ہو کر ایمان لائے بعضون نے لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام چلے باپ نے اُن کے
کہا کہ سفر سے مت ڈر خدا اچھا رکھتا ہے تو وہ تجھے برباد نہین کریگا ابراہیم علیہ السلام امیدوار اسکے ایمان لانیکے ہوئے سلام کیا اور کہا
سا ستغفر لك ربي شتاب بخشش مانگونگا مین واسطے تیرے پروردگار اپنے سے سمجھئے کہ بخشش مانگنی واسطے کفار کے توفیق چاہنی ہے
اللہ سے اسکے ایمان کی کہ سبب مغفرت کا ہے انه كان بي حفيا تحقیق اللہ ہے ساتھ میرے مہربان اور محبت سے دعا قبول کرنیکا وعدہ کیا ہے
اس نے واعتزلكم اور چھوڑ دونگا مین تمکو مراد آزر اور بت پرست ہین انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کنارہ کش ہونگا مین تم سب سے
وما تدعون من دون الله اور اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم سوا اللہ کے کہ بت ہین وادعوا ربي اور پکارونگا پروردگار اپنے کو اور اسیکی
عبادت کرونگا ساتھ یگانگی کے عسى الا اكون بدعاء ربي شقيا شتاب ہین کہ نہون مین ساتھ پکارنے پروردگار اپنے کے بنصیب اور نا امید
بسبب امیدوار ہون اسکے کرم سے مین رافت کہ جسکا عام ہے انعام اور ہے فضل عمیم ۞ لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بابل سے کوہستان
فارس مین اگر سات برس سیر کرتے پھرے جب باپ انکا مرا اور بتخانہ متعلق اور کے ہوا پھر بابل مین آئے اور مذمت بتونکی کی اور اسی نوبت مین بتونکو
بھی توڑا اور آتش نمرود بھی اُنپر سرد ہوئی اور بی بی سارہ اور لوط علیہ السلام کو لیکر شام کو گئے حق تعالی اسی جانے کی بات بتاتا ہے کہ فلما اعتزلهم
وما يعبدون من دون الله وهبنا له اسحق ويعقوب پس جب چھوڑ دیا ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستونکو اور اس چیز کو کہ عبادت
کرتے تھے وہ جسکی سوا اللہ کے دیا ہمنے اسکو بی بی سارہ سے فرزند کہ اسحاق نام تھا اور یعقوب کہ اسحاق کا بیٹا تھا وكلا جعلنا نبيا اور ہر ایک کو
کیا ہمنے پیغمبر ووهبنا لهم من رحمتنا وجعلنا لهم لسان صدق عليا اور دیا ہمنے انکو بخشش اپنے سے بعضون نے کہا ہے کہ مراد
رحمت سے مال اور اولاد ہے کہ انکو دی اور کی ہمنے واسطے انکے زبان اچھی بلند درمیان لوگون کے یہہ اشارہ طرف اجابت دعا ابراہیم علیہ السلام
ہے جیسے کہ کہا واجعل لي لسان صدق في الاخرين واذكر في الكتب موسى اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ موسی علیہ السلام کو انه كان مخلصا
وكان رسولا نبيا تحقیق وہ تھا خالص کیا گیا نقصانون اور بُرائیون سے اور تھا بھیجا گیا اللہ کیطرف سے خبر دینے والا خلق کو اللہ کی

باتوں کی رسول کو نبی پر مقدم باوجودیکہ اخص و اعلی ہے اسواسطے کیا کہ پہلے اللہ نے انکو بھیجا پھر انھوں نے خلق کو آگاہ کیا وَنَادَيْنَاهُ مِنْ
جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا اور پکارا ہمنے موسی کو کنارے طور کے سے جو بہت برکت والا تھا یا داہنے طرف موسی کی سمت سے اور
نزدیک کیا ہمنے اسکو بارگاہ قرب اپنے میں درانحال کہ باتیں بھید کی کرتا تھا ہم سے بعضوں نے لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام کو آسمانوں سے گذار حجابوں کے
پرے لیجا وہاں پہنچایا کہ آواز قلموں کی جو توریت لکھتے تھے انھوں نے سنی امام ثعلبی نے کہا ہے کہ درمیان اللہ کے اور موسی کے نہ تھا مگر ایک حجاب کشف الاسرار
والے نے کہا ہے کہ موسی علیہ السلام کو روش اور کشش دونوں دیں روش کا اشارہ ونادیناہ سے ملیقا تنا ہے اور کشش کا کنایہ وقربناہ نجیا ہے
روش پر خطر ہے کشش بے خطر روش سلوک ہے کشش جذب سلوک تفرقہ ہے جذب جمعیت سلوک آپ جاتا ہے جذب لیجانا ہے بیت وہ آپ جانے میں
کہاں جو بات بلوانے میں ہے فرق زمین و آسمان جانے میں لیجانے میں ہے وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا اور دیا ہمنے موسی کو
مہربانی اپنے سے بھائی اسکا ہارون پیغمبر وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ اسمعیل علیہ السلام کو إِنَّهُ كَانَ
صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا تحقیق وہ تھا سچا وعدہ کا اور بھیجا گیا طرف خلق کے خبر دینے والا اللہ کیطرف سے لکھا ہے کہ کسی سے
وعدہ کیا تھا کہ میں اس مکان میں ہوں جب تک تو آوے تین دن تک وہ نہ آیا اور حضرت اسمعیل وہیں رہے سوا پتے درخت کے کچھ
نہ کھایا وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ اور تھا اسمعیل حکم کرتا اہل اپنے کو یا سب امت اپنے کو ساتھ نماز کے کہ اشرف عبادات
بدنیہ ہے اور ساتھ زکوۃ کے کہ اعلائے عبادات مالیہ ہے وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا اور تھا نزدیک پروردگار اپنے کے پسندیدہ بسبب
استقامت اقوال اور افعال کے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ ادریس علیہ السلام کو کہ پڑدادا نوح علیہ السلام
اور پوتے چار واسطوں سے شیث علیہ السلام کے تھے نام انکا اخنوخ تھا درس علم کا بہت کہتے تھے اسواسطے ملقب بادریس ہوا اول جسنے
کہ قلم سے لکھا اور نجوم بیان کیا اور سینا لباس کا نکالا وہی تھے تیس صحیفے انپر اترے تھے جامع الاصول میں ہے کہ سو برس پہلے وفات
حضرت آدم علیہ السلام کے سے وہ پیدا ہوئے تھے إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا تحقیق وہ تھا سچا نبی وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا اور چڑھا لیا
ہمنے اسکو مکان بلند میں کہ شرف نبوت اور درجۂ قرب ہے یا بہشت ہے یا آسمان چہارم ہے چنانچہ حدیث معراج میں ہے کہ ملاقات
انکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمان چہارم پر یا بہشت میں شب اسری واقع ہوئی جیسا کہ تفسیر سورۂ بنی اسرائیل میں لکھا گیا ہے اور رفع
ادریس علیہ السلام میں طرح طرح کی خبریں ہیں ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ایکدن ادریس علیہ السلام نے آفتاب کی گرمی دیکھکر
جناب الہی میں دعا کی کہ خدایا اسقدر سورج مجھ سے دور ہے تسپر بھی گرمی سے اسکے میں نزدیک جلنے کے ہوں جو فرشتہ اسکو اٹھائے ہے اسکا
کیا حال ہوگا بوجھ آفتاب کا اس سے ہلکا کر اور حرارت سے اسکے اسکو بچا اللہ تعالی نے دعا انکی قبول کی اس فرشتے نے دوسرے دن اپنی
جان سبک پائی اور گرمی بھی کچھ ادراک میں نہ آئی سبب اسکا جناب الہی سے پوچھا خطاب ہوا کہ بندے میرے ادریس نے تیرے حق میں دعا
کی یہ اسکا اثر ہے وہ فرشتہ اجازت لیکر زیارت کو ادریس علیہ السلام کے زمین پر آیا اور انکے التماس سے اپنے پر پر انکو بٹھا آسمان چہارم
لیگیا اور نزدیک مطلع آفتاب کے پہنچایا پھر ادریس علیہ السلام بموجب کہنے کے عزرائیل سے انکی عمر اور موت کا پوچھا عزرائیل نے کہا نزدیک
مطلع آفتاب کے وفات پاوینگے اس فرشتے نے جو پھر آکر دیکھا بلبل روح انکا گلستان قدس کو پرواز کر گیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ
ملک الموت کثرت عبادت انکی سنکر مشتاق دیدار ہوکر جناب الہی سے اجازت لیکر زمین پر آئے اور بامر الہی اور التماس انکے کی سے انکی جان
قبض کی پھر حق تعالی نے انکو جلایا اور عزرائیل کو فرمایا وہ آسمان پر لے گئے دوزخ دکھا کر بہشت میں داخل کیا پھر وہاں سے نہیں نکلے

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ یہ گروہ انبیا کا کہ مذکور ہوئے زکریا سے ادریس تک علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ
والسلام وہ ہین کہ انعام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اوپر انکے ساتھ انواع انواع کے نعمتون کے دین اور دنیا میں اور ساتھ اقسام اقسام کے فضیلتون کی صوری
اور معنوی مین بعضون سے یعنے وہ کہ پیغمبر ہین اولاد آدم کے سے کہ ادریس وغیرہ ہین علیہم السلام وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اور ان لوگون سے کہ چڑھا
تھا ہمنے کشتی مین ساتھ نوح علیہ السلام کے اور وہ غیر ادریس علیہ السلام کے ہین وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا
اور اولاد ابراہیم علیہ السلام کے سے اور یعقوب علیہ السلام کے سے اور ان لوگون سے کہ راہ دکھائی ہے ہم نے انکو طرف حق کے اور کھینچ لیا ہے

ہمنے انکو اپنی طرف اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے آیتین اللہ کی کہ پڑھتے ہین اور انکا یہ حال ہے
کہ سجدہ کرنیوالے ہوتے ہین اللہ کو اور رونے والے ہوتے ہین خوف اسکے سے سمجھ لیجے کہ رونے کو ساتھ سننے اور پڑھنے قرآن کے مناسبت
خاص چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ کلام اللہ پڑھو اور روؤ اگر رونا نہ آوے بتکلف سے آنسو بہاؤ **بیت** شوق دیدار خدا مین ہوئے + بیکل
و بیتاب و مضطر ہوئے + اسکا جو دیدار مشکل ہے یہان + یعنے ذات ہم کہان اور وہ کہان + ہم مین سرتا پا ہے نقصان و زوال + اور وہ ہے
لایزال و باکمال + ہم ہین حادث اور ذات اسکی قدیم + ہم لئیم اور شان اسکی ہے کریم + پس کلام اسکا پڑھین زاری کے ساتھ + چارہ چاہین اپنا
ناچاری کے ساتھ + جوش مین تا بحر بخشش اسکا آئے + راہ سیدھی اپنے جانب کی دکھائے + ایک مرد صالح نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ
حضور مین قرآن پڑھتا ہون آپ نے فرمایا کہ یہ صالح ہذہ القراءۃ فاین البکاء کلام دوست شوق انگیز ہوتا ہے اور آتش شوق جب دل مین پڑتی ہے
سینہ جل کر آنسو ٹپک پڑتے ہین و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینہم تفیض من الدمع **بیت** جب ذکر تیرا آوے تو جی آہ جلاوے
جب نام تیرا لیجئے تو آنسو نکل آوے + سمجھ لیجئے کہ یہہ پانچوان سجدہ ہے محی الدین ابن عربی نے اسکو سجدۂ انعام عام کہا ہے اور اسپر جو کریہہ
متضرع ہے اسکو کرشمہ فرح اور سرور ملتا ہے کیون کہ رحمان کے رحمت سبب لطف اور کرامت ہے اور موجب خوشی اور مسرت پس ثمرہ اسکا
طرب ہے نہ تعب رافتا جو رحمت رحمان ہے سو جب فرح و سرور جان ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا
الشَّهَوٰتِ پس جانشین ہوئے پیچھے انکے اولاد بُری کہ ضایع کیا انھون نے نماز کو یعنے ترک کیا اور پیروی کی شہوتون کی اور آرزوون کی
اپنے نفس کی کہ میخواری اور زناکاری اور سوا اسکے ہے فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا پس شتاب دیکھینگے جزا گمراہی اور بدکاری کی یا ملاقات کرینگے
عذاب اور زبان ہے یا غی نام کوئی کا ہے دوزخ مین کہ اہل دوزخ عذاب اسکے سے بجدا پناہ پکڑتے ہین یا نام مکان کا ہے کہ دوزخ والے
اسکے ڈر سے ہر دن چار سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہین یا وادی ہے جہنم مین آگ اسکی تیز تر اور عذاب اسکا سخت تر ہے جو نماز نہ پڑھیگا
اور متابعت اپنے شہوتون کی کریگا اسکو وہان لیجاوینگے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا
يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا مگر جسنے توبہ کی گناہون سے اور ایمان لایا دل و زبان سے اور کام کئے اچھے پس یہہ لوگ تائب اور مومن داخل ہونگے
بہشت مین یا داخل کئے جاوینگے بہشت مین یدخلون بصیغہ معلوم اور مجہول دونو قرات ہین حفص کی اول ہے اور نہ ظلم کئے جاوینگے
کچھ ثواب اپنے سے یعنے جزا مین انکے نقصان نکرینگے اور جن جنتون مین وہ جاوینگے وہ کیسے ہونگے جَنّٰتِ عَدْنِ نِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ
عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ بہشتین ہمیشہ رہنے کے ہین وہ جو وعدہ کیا ہے رحمن نے ساتھ انکے بندون اپنے کے ساتھ غیب کے یعنے بہشت غایب ہے
انسے یا یہ غایب ہین بہشت سے اور جو وعدہ کرلیا ہے تو غیبت کا کچھ ڈر نہین اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا تحقیق ہے وعدہ اللہ کا
آنیوالا یعنے وعدہ کئے گئے جو بہشت ہے آنیوالی ہے اور مومن سیدھے داخل ہونیوالے ہین لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا نہ سنینگے

بہشتی بیچ بہشت کے بات بیہودہ لیکن سنینگے سلام اللہ تعالی سے یا فرشتون سے یا آپسمین ایک دوسرے سے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَ
عَشِيًّا اور واسطے انکے ہے رزق انکا بیچ بہشت کے صبح اور شام جیسے یہان دنیا مین دو بار کہاتے ہین یا مراد صبح و شام سے دوام ہے اور
بہشت مین اگرچہ دن رات نہین لیکن نشانیون سے مقدار دن رات کے معلوم ہوگی اور عین المعانی مین ہے کہ رات کا وقت پردے چہٹنے سے اور دروازے
بند ہونے سے دریافت ہوگا اور دن کا زمانہ پردے اٹہنے سے اور درکہلنے سے سمجہا جاویگا اور تبیان مین ہے کہ وقت شب مین حورین خدمت کرینگے
مومنون کی اور زمانہ روز مین غلمان تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا یہہ بہشت کہ ذکر کی ہے وہ ہے کہ وارث کرتے
ہین ہم اسکا بندون اپنے مین سے جس شخص کو کہ ہے پرہیزگار لکہا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اصحاب کہف اور ذوالقرنین اور روح کا
سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ کل کو جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالی نہ کہا چالیس دن یا پندرہ دن یا بارہ دن جبرئیل نہ آئے پہر جب آئے تو آپ نے
فرمایا کہ مین منتظر تمہارا تہا جبرئیل علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ حکایت انکے قول کی حق تعالی فرماتا ہے کہ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ اور
نہین اترتے ہم فرشتے مگر ساتھ حکم پروردگار تیرے کے لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ واسطے اسیکے ہے جو کچھ
آگے ہمارے ہے آنیوالے کامون سے اور جو کچھ درمیان اسکے ہے حال مین یا اسیکے حکم مین ہے ابتدا پیدا ہونا ہمارا اور انتہا مرنا ہمارا اور جو [illegible]
اسکے مدت زندگانی ہمارے کی وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا اور نہین ہے پروردگار تیرا بہولنے والا تیرا حال جب چاہے تجہکو تیرے پاس بہیجے
رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وہی ہے پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور اس چیز کا کہ درمیان زمین اور آسمان کے ہے اور پروردگار
کرنیوالے کو بہولنا نہ چاہیے فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ پس عبادت کر اسکو اور صبر کر واسطے عبادت اسکی کے یعنے جب تونے سمجہ لیا کہ وہ نہین
بہولتا پس عبادت پر اسکے ثابت رہ اور وحی کی دیر ہونے مین دل تنگ مت ہو هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا کیا جانتا ہے تو واسطے اللہ کے ہم نام
یعنے کوئی ایسا ہوا ہے کہ جسکا نام اللہ ہو نہین ہوا کوئی ایسا اسکے دبدبہ سے کسی مشرک نے اپنے معبود کو اللہ نہین کہا ہان اللہ کہا ہے غیرت حق نے
اس اسم مبارک کو تصرف کفار سے اور تسمیہ معبودان باطل سے محفوظ رکہا اور زبان مومنان سے اپنے ہی ذات پاک کو ساتھ اس نام کے پکڑوایا
قطعہ اللہ اللہ ہے عجب یہہ نام ؛ حسن اور خوبیان ہین جسمین تمام ؛ ایک کافی ہے یہہ چیز دوسرا ؛ جسے اللہ ہے گواہ اسکا وَيَقُولُ
الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا اور کہتا ہے انسان جو منکر بعث کا ہے یا ابی بن خلف کیا جب مرجاؤنگا مین البتہ نکالا
جاؤنگا مین زندہ یہہ استفہام انکاری ہے وہ بعید جان کر کہتا ہے کہ کیونکر مرکر خاک سے نکلونگا زندہ سو حق تعالی اسکے جواب مین فرماتا ہے
أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا کیا نہین یاد کرتا انسان یہہ کہ ہمنے پیدا کیا تہا اسکو پہلے اس سے اور نہتا کچھ
شی بلکہ عدم تہا پس جب ہم عدم سے وجود مین لائے تو بار دگر زندہ کرنا کیا مشکل ہے فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ پس قسم ہے پروردگار
تیرے کی دن حشر کے البتہ اکٹہا کرینگے ہم انکو یعنے کافرون کو ساتھ شیطانون کے کہ دنیا مین انکے نزدیک تہے اور ہر کافر کے پانو مین ساتھ اس
شیطان کے کہ قرین اسکا ہے زنجیر جڑینگے ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا پہر البتہ حاضر کرینگے ہم کافرون کو اور بقول بعضے سب آدمیون کو
گرد دوزخ کے زانو پر گرے ہوئے ڈر حساب کے سے اور حاضر کرنا انکا دوزخ پر اسواسطے ہوگا تو کہ نیک بخت جان لین کہ ایسے بڑے بلا سے چہٹے
زیادہ تر خوشی کرین اور بدبخت مکان اپنے آگ مین دیکہکر زیادہ تر غم کہینچین ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ
عِتِيًّا پہر البتہ کہینچ لیوینگے ہم ہر ایک گروہ مین سے جو نسا انمین سے سخت تر ہے اوپر اللہ تعالی کے سرکشی مین یعنے پہلے ہر امت مین سے
اسکو کہ کافر تر ہے جدا کر لیوینگے ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا پہر البتہ ہم خوب جانتے ہین ان لوگون کو کہ وہ بہت

لائق ہین ساتھ آتش دوزخ کے داخل ہونے مین وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا اور نہین کوئی تم مین سے ایک آدمیون مگر گذرنے والا ہے اوپر دوزخ کے
لیکن مومن جب گذرینگے آگ افسردہ ہوجاویگی چنانچہ حدیث مین ہے بہشتی بعضون سے پوچھینگے کہ حق تعالی نے وعدہ فرمایا تھا وان منکم الا
واردها کیا حال ہے کہ ہمنے آگ نہین دیکھی فرشتے کہینگے کہ تم گذرے تھے دوزخ پر لیکن آگ اسکی بسبب نور ایمان تمہارے کے مردہ اور افسردہ ہوگئی
تھی كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ہے گذارنا دوزخ پر سے اوپر پروردگار تیرے کے لازم اداکیا گیا اور قطعی حکم کیا گیا اسپر یعنے وعدہ ہے کہ
البتہ واقع ہوگا نہین ٹلنے کا اور بعضے کہتے ہین کہ ورود بمعنی دخول ہے کیونکہ جابر رضنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ورود
دخول ہے کوئی نیک کار اور بدکار نہین مگر اوسمین جاویگا لیکن آگ مومنون پر سرد ہوجاویگی وہ سلامت ہونگے جیسے ابراہیم علیہ السلام پر
اور سوید اسے قول کا ہے جو حق تعالی فرماتا ہے کہ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا پھر نجات دینگے ہم انکو جو پرہیز
کرتے ہین شرک سے یعنے دوزخ سے نکال لینگے اور چھوڑ دینگے ہم ظالمون کو بیچ اسکے زانو پر گرے ہوئے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
اور جب پڑھے جاتے ہین اوپر مشرکون کے آیتین ہماری روشن اور ظاہر معانی انکی یا دلیلین انکی یا اعجاز انکا قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے سرداروں مین سے قریش کے واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے ہین فقیر
اُن مین کہ سوسن اور کافر مین بہتر ہے مکان مین یعنے ہمارے محل ہین جن مین سب اسباب عیش کے موجود ہین اور تم بے گوشہ توشہ ہو خیریت مقام
کہ حسن و جمال وسعت معیشت ہے ہم رکھتے ہین اور تم فقر و فاقہ مین عمر گذارتے ہو مصرع ہم مین تم مین کونسا خوش حال ہے وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا
اور بہتر ہے مجلس مین کہ ہماری محفل مین سردار اور شریف عرب کے ہین اور تمہاری مجلس مین غلام اور فقیر اور ضعیف پس حق تعالی انکے افتخار کو برہم
درہم فرماتا ہے کہ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا اور کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے مشرکان عرب سے گروہ کو جو مجتمع تھے
ایک زمانے مین اور واقع مین وہ کفار عرب سے بہتر تھے اسباب مین اور پیشتون اور منظرون مین نہ اس مال نے انکو ہلاکت سے بچایا اور نہ اس
جمال نے انکو عقوبت سے چھڑایا بیت تکیہ جمال و مال پہ کرنا عبث ہے بس ٭ نے اس سے فایدہ ہے وہان فی ہے آس سے جس ٭ قُلْ مَنْ
كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا کہہ ان لوگون کو جو مال و جمال پر فخر کرتے ہین کہ غرہ مت کرو کیونکہ جو شخص کہ ہے بیچ گمراہی کے
پس چاہئے کہ کھینچتا جاوے اسکو رحمان خوب کھینچنا یہ خبر بصورت امر ہے یعنے اللہ اسکی عمر دراز کرتا ہے اور مہلت دیتا ہے اور نعمت
مے در پے پہنچاتا ہے حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ یہان تک کہ جب دیکھین جو وعدہ دیئے جاتے ہین یا عذاب کا
دنیا مین ساتھ قتل اور قید کے اور یا قیامت کا یا موت کا فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا پس البتہ جانینگے کون شخص بدتر
ہے دونون فرقون مین سے ازروی مکان کے اور بدتر ہے ازروی لشکر کے کیونکہ مومن اپنے درجے بہشت مین دیکھینگے اور کافر اپنے درکات
دوزخ مین اور مومنون کے یار اور مددگار خدا اور فرشتے اور انبیا ہونگے اور کافرون کا کوئی دوست نہ ہوگا نہ مددگار وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اهْتَدَوْا هُدًى اور زیادہ دیتا ہے اللہ تعالی دنیا مین ان لوگون کو راہ پائی ہے ساتھ قرآن کے راہ پانا یعنے جو قرآن پر ایمان لائے
ہین انکی تصدیق زیادہ کرتا ہے جون جون قرآن نازل ہوتا جاتا ہے وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ
مَّرَدًّا اور باقی رہنے والی نیکیان کہ پانچون نمازین ہین یا یہ چارون کلمے ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یا سوا انکے
ہین بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے ازروئے ثواب کے اور بہتر ہین ازروئے بازگشت کے نظم کافرون کو ہے یہان بال و منال ٭ اور وہان
عقبی مین ہے رنج و نکال ٭ مومنون کو یہان ہدایت اُسکی ہے ٭ اور وہان بھی صد حمایت اوسکی ہے ٭ کافرون کو ہے عذاب انکو ثواب

فرق اتنا ہی بطلان و ثواب ؛ لکھا ہی کہ خباب بن الارت رضی عنہ کے عاص بن وایل پر کچھ دینار قرض تھے وہ مانگنے لگے اُسنے کہا جب تک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کافر نہوگا نہ دونگا خباب رضنے کہا قسم اللہ کی کافر نہونگا مین تُنسے زندہ اور مردہ اور جسدن کہ مبعوث ہونگا
عاص نے کہا کہ جسدن تو مبعوث ہوگا مجھہ سے آکر لے لیجیو اگر تیرا کہنا سچ ہی تو بھی مین تجھہ سے افضل ہونگا مال اور اولاد مین یہہ آیت اتری
اَفَرَاَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا آیا پس دیکھا تونے اس شخص کو کہ کافر ہوا ساتھ آیتون ہمارے کے کہ قرآن ہی یا دلایل
وحدانیت اور کہا یعنے عاص نے البتہ دیا جاؤنگا مین مال اور اولاد دن قیامت کے اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا کیا جہانک
آیا ہی غیب کو اور لوح محفوظ کا مطالع کر آیا ہی یا لیا ہی نزدیک اللہ کے سے عہد اسبات پر كَلَّا ہرگز نہین یون جو وہ کہتا ہی سَنَكْتُبُ
مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا البتہ لکھینگے ہم یعنے لکھوینگے ہم حفظہ سے جو کچھ کہتا ہی وہ تو کہ جزا دین ہم اسکی اور لنبا کرینگے
ہم واسطے اسکے عذاب مین سے لنبا کرنا یعنے عذاب پر عذاب دینگے مدام وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا اور وارث ہونگے ہم اسکے
یعنے بعد موت کے اس سے لے لیوینگے جو کچھ کہ کہتا ہی کہ کل مجھکو دینگے یعنے مال اور اولاد اور آویگا ہمارے پاس اکیلا وقت مرنیکے
یا دن قیامت کے نہ مال پاس ہوگا نہ اولاد ساتھ اسکے وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا اور پکڑتے ہین مشرکان
قریش سوا اللہ تعالی کے معبود بتون کو اور فرشتون کو اور اور چیزون کو تو کہ ہووین وہ معبود واسطے انکے عزت یعنے انکی شفاعت سے
معزز ہون اللہ کی درگاہ مین كَلَّا ہرگز نہین یہہ عزیز ہون سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا البتہ کفر کرینگے یعنے
انکار کرینگے معبود کافرونکے ساتھ عبادت انکی کے یعنے کافر جو ہول قیامت کا دیکھینگے منکر ہو جاوینگے بتونکی عبادت سے اور ہووینگے
اوپر بتون کے دشمن یا ہووینگے بت اوپر انکے مخالف اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا کیا نہین دیکھا
تونے اور نہین جانا یہہ کہ بھیجا ہم نے شیطانون کو اوپر کافرون کے بہکاتے ہین انکو بہکانا یعنے گناہ کرنے کی باتین دلمین پہنچواتے ہین فَلَا
تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ پس مت شتابی کر اوپر انکے عذاب آنے مین اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۵ سوا اسکے نہین کہ گنتے جاتے ہین ہم واسطے انکے دن ہوشکے
انکے گنتے جانے کہ انمین غلطی نہین جب وہ دن پورے ہو جاوینگے انپر آویگا جو مقرر اور مقدر کر رکھا ہی يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا
یاد کر اسدن کو کہ جمع کرینگے ہم پرہیزگارونکو طرف بہشت خدائے مہربان کے درآنحال کہ سوار ہونگے اوپر ناقہائے بہشت کے لیجا دینگے انکو جیسے
مہمانون کو بارگاہ سلطانی مین پہنچاتے ہین امام قشیری نے کہا کہ بعضے رخش طاعات اور عبادات پر ہونگے بعضے مرکب ہمم اور نیات پر
تو حسن طاعات والی جو پائے بہشت ہین انکو وہان لیجاوینگے اور بادپای ہمات والے خواہان قرب رب العزت مین انکو اس سے مشرف فرماوینگے
بیت قیمت ایک نظارہ جانان کی ہی جنت تمام ؎ بلکہ یہہ نعمت ہی ناقص اور وہ ہی نعمت تمام ؎ کشف الاسرار مین ہی کہ وقت وصال
خواجہ ممشاد دینوری کے ایک درویش نے کہا الہی اپنی رحمت فرما اسپر اور بہشت عنایت کر ممشاد نے کہا کہ ای غافل تیس برس سے بہشت
اور حور اور قصور مجھے دکھاتے رہے ہین اور مین نے گوشہ چشم ہمت سے اسپر نگاہ کی اب جو مجھے درگاہ قرب مین لیچلے ہین تو دیدار جمال
باکمال اسکے کے بہشت کیا درکار ہی بیت بن دوست کے گر لاکھ ہون تو کرون کیا ؎ دیدار نہوا اسکا تو جنت کو کرون کیا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ
اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا اور ہانکینگے ہم گناہ گارون کو یعنے کافرون کو طرف دوزخ کے پیاسے یا پیادے اکیلے رہیے لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ
اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا نہ اختیار پاوینگے شفاعت کا نیک اور بد مگر جسنے کہ لیا ہوگا نزدیک اللہ تعالی کے عہد یعنے کوئی نہین شفاعت
کرسکینگے مگر جسکو اللہ کا حکم ہوگا یا نہ پاوینگے کوئی متقی اور نہ مجرم شفاعت کسی شفاعت کرنیوالے کی مگر جسنے لیا ہوگا نزدیک خدا کے عہد

واسطے شفاعت کے اور وہ عہد توحید ہے اور اعمال نیک وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اور کہا کفار ملیح نے اور یہود اور انصاری نے پکڑی ہے
خدا نے اولاد یعنے فرشتے اور عزیرا اور عیسیٰ کہا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری یا اور زشت
یعنے بات بڑی بے آدبی کی تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا نزدیک ہے کہ آسمان پھٹ جاوے
اس بات سے اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑین پہاڑ کانپ کر أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا اس سے کہ دعوا کیا انھون نے واسطے اللہ کے اولاد
وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا اور نہین لائق واسطے اللہ کے یہہ کہ پکڑے اولاد کیونکہ اولاد جنس والد کے ہوتی ہے اور وہ جنسیت سے پاک ہے
اور غنائی ذاتی ہے اسکو احتیاج اولاد کی مدد کی نہین رکھتا کہ اولاد اسے درکار ہو إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا
نہین جو شخص کہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے مگر آتے ہین قیامت مین اللہ کے پاس اس حالت مین کہ بندے ہون لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا
البتہ تحقیق گھیر لیا ہے انکو اور جان لیا ہے یعنے اللہ کی قدرت اور علم سے کوئی باہر نہین **بیت** قدرت و علم سے اسکے نہین باہر کوئی ؎
بات باہر ہے کیا جانے ہوئے سے ہر کوئی وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا اور سب وہ آنیوالے ہین اس پاس دن قیامت کے اکیلے ہو کر
بے یار و مددگار إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے البتہ کریگا
واسطے اونکے اللہ مہربان محبت دلون مین خلق کے یعنے سبکے دلون مین انکی دوستی ڈالیگا بے واسطے حدیث مین ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندے کو دوست
رکھتا ہے جبرئیل سے کہتا ہے کہ مین فلانے کو دوست رکھتا ہون تو بھی رکھ جبرئیل اسکو دوست رکھتا ہے اور ندا کرتا ہے درمیان اہل آسمان کے
اللہ تعالیٰ فلانے کو دوست رکھتا ہے تم بھی رکھو پس آسمان والے اسکو دوست رکھتے ہین پھر زمین والون کے دلون مین اسکی محبت ڈالتا ہے
وہ بھی سب دوست رکھتے ہین فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا پس سوا اسکے نہین کہ آسان کیا ہے
ہمنے قرآن کو اوپر زبان تیری کے کہ لغت عرب پر نازل کیا یا پڑھنا اسکا زبان پر تیرے سہل کیا تو کہ بشارت دے تو ساتھ اسکے پرہیزگارون کو
کہ شرک سے بچے ہین اور ڈراوے ساتھ اسکے قوم جھگڑنیوالون کو وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ اور بہت ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے قوم
تیرے سے اہل قرن یعنے گروہ مشرکان کو ہر زمانے مین ہلاک کیا ہے هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا کیا دیکھتا ہے تو ان
ہلاک ہوونین سے ایک کو یا سنتا ہے واسطے انکے کھٹکا یعنے عذاب ہمارا جو انپر آیا سب ہلاک ہو گئے کوئی باقی نہ رہا کہ نظر آوے یا آواز سنا دیوے
بیت دنیا سے لگا نہ دل کہ بس فانی ہے ؎ کو لاکھ برس جیا پہ موت آنی ہے ؎ راحت یہہ ہے بے ثبات رہنا اسمین ؎ کچکول گدا نہ تاج سلطانی
ہے ؎ سورہ طہ مکی ہے ایکسو پینتیس آیتین ہین ایک ہزار تین سو اکتالیس کلمے ہین پانچ ہزار دو سو بیالیس حرف ہین فواصل اسکے یوما ہین نظم
اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ مریم کے یہہ ہے کہ دونون مین پیغمبرون کے قصے ہین اور یہہ بھی مناسبت ہے کہ اختتام سورہ مریم ساتھ ذکر قرآن کے
ہے اور آغاز سورہ طہ مین بھی مذکور قرآن سے ہے ؛

سورۃ طٰہٰ مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مائۃ وخمس وثلثون آیۃ

طٰهٰ نام قرآنکا ہے یا اس سورہ کا یا ایک اسم ہے اسما آلہیہ سے یا طا طاہر اور ہا ہادی ہے یا ایک نام ہے اسما جناب رسالت
پناہی سے جیسے کہ مزمل اور مدثر ہے پس یہہ منادی ہے اور حرف ندا محذوف ہے یا اشارت طرف دونامون کے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہ طالب اور ہادی ہین **بیت** کہ وہی طالب شفاعت ہین اور وہی ہادی شریعت ہین یا طاہر من الذنوب اور ہادی بمعرفت علام الغیوب
ہین یا طہارت دل انکے کی ہے غیر حق سے اور ہدایت انکی بضرب حق ہے یا قسم ہے طول اور ہدایت الہی کی باطینت پاک اور ہمت عالی

حضرت رسالت پناہی کی تیسیر میں ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے کہا کہ طٰہٰ قسم ہے طہارت اہل بیت رسولؐ کی کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ویطہرکم تطہیرا بعضوں نے کہا ہے کہ قسم ہے طوبیٰ اور ہاویہ کی کہ بشارت طرف جنت اور نار کے ہے یا طا، طیبہ مدینہ اور ہا، مکہ ہے ان دونوں جگہہ کی قسم کھائی ہے یا طا، طلب غازیاں اور ہا، ہرب کافران ہے یا طرب اہل جنان اور ہوان اہل نیران ہے اور بعضے کہتے ہیں یہہ حروف مقطعہ سے نہیں بلکہ موضوع ہے مقابل یا رجل کے لغتہ عکہ یا حبشہ یا سریانیہ میں اور پکارے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ عبادت بہت کرتے تھے شب کو قیام نماز میں اسقدر کھڑے ہوتے تھے کہ قدم مبارک ورم کر جاتے تھے ایکدن ابوجہل نا اہل نے کہا کہ دین ہمارا تو ترک کر کر رنج میں پڑا یا اسی نا اہل نے کہا کہ قرآن مجید اسپر نہیں اترا اگر یہہ کہ اسکو دوکھ دے یہہ آیت نازل ہوئی کہ طٰہٰ یعنے اے مرد کسی نے مانند تیرے قدم میدان مردمی میں نہیں رکھا مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی نہیں اتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن تو کہ رنج کھینچے تو اور راتوں کو نہ سووے اور بسبب قیام نماز کے الم اور ورم پاوے محترم تیرے کو نہیں اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی مگر اتارا ہے قرآن کو اوپر تیرے بجہت پند دینے واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہے سمجھ لیجئے کہ قرآن نصیحت عام ہے تخصیص ڈرنیوالے کی واسطے نفع لینے اسکے کے ہے اس سبب تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰیؕ اتارا گیا اتارنا کر اس شخص کی طرف سے کہ جسنے پیدا کیا زمین کو اور آسمانوں بلند کو اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وہ رحمان ہے اوپر عرش کے قرار پکڑا اسنے یا مستولی ہوا اسکا اضافت استیلا کی طرف عرش کے باوجودیکہ وہ سب موجودات پر مستولی ہے واسطے عظمت عرش کے ہے اور امام ماتریدی نے تاویلات میں عرش کو بمعنی ملک لکھا ہے یعنے وہ ملک اپنے پر مستولی اور غالب ہے اور فتوحات میں ہے کہ شیخ ہمارے اس آیت میں عرش پر وقف کرتے تھے اور پڑھتے تھے استوٰی لہ ما فی السموات ای ثبت لہ شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ استوی اللہ تعالیٰ کا جو بقرآن ہے ہمارا اسپر ایمان ہے تاویل کرنا اس مقدمہ میں طغیان ہے ظاہر میں قبول کیا ہے اور باطن میں تسلیم کہ یہی اعتقاد سنیان ہے لیکن جانتے ہیں کہ ہم کہ نہ وہ محتاج مکان ہے نہ عرش اٹھانیوالا اسکا بلکہ اٹھانیوالا عرش کا وہی رحمان ہے

بیت

وہ جہان ہے وہاں جہان ہی نہیں لامکان ہے وہاں مکان ہی نہیں
ہر مکان میں ہے اور مکان سے پاک ہر زمان میں ہے اور زمان سے پاک

یہہ ہے مخلوق اسکی وہ داور سب سے ہے منزہ و برتر لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اور جو کچھ نیچے گیلی مٹی کے ہے سمجھ لیجئے کہ ثری طبقہ ہے نیچے سب طبقات زمین کے وہب بن منبہ سے تیسیر وغیرہ میں مروی ہے کہ سات زمینیں دوش فرشتہ پر ہیں اور قدم فرشتے کے صخرہ پر اور صخرہ شاخ گاؤ فرودسی پر اور پائے گاؤ پشت ماہی حوض کوثر پر اور ماہی بحر پر بحر جہنم پر جہنم ریح پر ریح حجاب ظلمت پر حجاب ظلمت ثری پر اور علم اہل آسمان اور زمین کا ثری کے آگے نہیں جاتا اور جو کچھ نیچے ثری کے ہے اسکو سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی اور اگر پکار کر کہے تو بات پس تحقیق وہ جانتا ہے چھپے کو اور بہت چھپے کو سمجھ لیجئے کہ سر وہ ہے کہ بندہ کرتا ہے اور جانتا ہے اور چھپاتا ہے اور اخفی وہ ہے کہ نہیں جانتا کہ اور وہ کیا کریگا یا سر وہ ہے کہ کسی سے بات کہے اور اخفی وہ ہے جو دل میں چھپا رکھے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ہے نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی واسطے اسکے ہیں نام اچھے بصفات بھلے کے وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰی اور کیا آئی ہے تیرے پاس بات موسیٰ علیہ السلام کی اِذْ رَاٰ نَارًا یاد کر جب دیکھی موسیٰ نے آگ حدیث میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی بی بی کو لیکر رخصت ہو کر شعیب علیہ السلام سے کہ خسر ان کے تھے ماں اور بھائی کے ملنے کو مصر کو چلے بی بی ان کی کہ صفورا نام تھا حاملہ تھیں ایک راہی ہوا سرد تھی اور برف برستی تھی اور اندھیرا تھا راہ بھول کر

وادی مین کے نکلے وضع حمل ظاہر ہوا آگ کی احتیاج پڑی چقماق سے ہرچند آگ نکالی نہ نکلی ناگاہ دور سے آگ نظر آئی فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا
اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ پس کہا موسی علیہ السلام نے واسطے اہل اور عیال اور خادمون اپنے کے ٹھہر جاؤ یہین تحقیق مین نے دیکھی
آگ شاید کہ مین لے آؤن تمہارے پاس اسمین سے انگارہ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى یا پاؤن مین اوپر آگ کے راہ بتانیوالا کہ رستہ سیدھا
بتاوے پس اونکو وہین چھوڑ کر اکیلا آگ کیطرف چلا فَلَمَّآ اَتٰىهَا پس جب آیا اسکے پاس آگ دیکھی سفید چمکتی درخت سبز عناب مین اور
گرد اسکے کوئی نہ تھا حیران ہوا اور روشنی آتش اور سبزی درخت پر تعجب کیا یکبارے نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى پکارا گیا کہ اے موسی اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ
نَعْلَيْكَ تحقیق مین ہون پروردگار تیرا انا کہ ضمیر متکلم کا واسطے تاکید اور تحقیق کے ہے کہ شک مت لا یقین جان مین ہون رب تیرا پس اتار ڈال دونون
جوتیون اپنی سمجھ لیجیے کہ نعلین مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ پوست حمار غیر مدبوغ کی تہین بسبب نجاست کے حکم اتارنے کا فرمایا اور اصح یہہ ہے کہ نعلین
جلد بقر کی تھین جاہر اتارنے کا حکم اسواسطے فرمایا کہ قدم موسی علیہ السلام تراب الارض مقدسہ کو مس کرے اور برکت پاوے اور محققون نے کہا ہے کہ یہہ
تعلیم ادب وادی ہے کہ بساط سلاطین پر نعلین سے نہین جاتے اسواسطے بعضے سلف والے جیسے بشر حافی رح وغیرہ برہنہ پا سیر کرتے پھرتے ہین
بیت جسکا کہ زمین و آسمان طالب ہے ٭ نہ وہ گنج برہنہ پا رکھتے ہین ٭ بعضون نے کہا ہے کہ نعلین اتار ڈال یعنے خیال اہل و ولد دل سے
نکال امام قشیری نے کہا کہ فکر دنیا اور آخرت کا دل سے دور کر بیت دل سے اپنے دوسرا اٹھا کونین کو ٭ پاؤن سے کر دور اس نعلین کو اِنَّكَ
بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اسکا طوی ہے وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى اور مین نے پسند کیا تجھے
واسطے نبوت کے پس سن جو کچھ وحی کیا جاتا ہے اور وہ وحی یہہ ہے کہ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ تحقیق مین ہون اللہ نہین کوئی مستحق
عبادت کے مگر مین پس عبادت کر میری سمجھ لیجیے کہ اس وحی مین توحید بیان فرمائی کہ انتہاے عرفان ہے اور امر بعبادت کیا کہ کمال علم ہے پھر اقسام عبادت
نماز کی تخصیص کی کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ اور قائم رکھ نماز کو واسطے یاد میرے کے کہ تو مجھے یاد کرے یا مین تجھے اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ
اُخْفِيْهَا تحقیق قیامت آنیوالی ہے نزدیک ہے کہ چھپا ڈالون مین وقت اسکے کو کیونکہ ڈر اس عذاب کا کہ جسکا وقت معلوم نہوا شدا اور اتم
ہوتا ہے یا اخفی بمعنی سلب خفا ہے یعنے نزدیک ہے کہ ظاہر کرون مین اسکو لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى تو کہ بدلا دیا جاوے ہر جی ساتھ
اس چیز کے کہ کرتا ہے فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى پس نہ بند کرے تجھکو فکر قیامت کے سے یا ایمان
لانے اسکے سے وہ شخص کہ نہین ایمان لاتا ہے ساتھ وقوع اسکے کے اور پیروی کرتا ہے خواہش اپنے کی پس بند کرنے سے ایسے شخص کے بند ہو
کہ ہلاک ہوجاویگا تو یہہ خطاب موسی علیہ السلام کو ہے اور مراد امت انکی ہے اور علم الہدا اور فقیہ ابو اللیث نے لکھا ہے کہ وانا اخترتک سے یہان
خطاب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور مراد آپکی امت ہے القصہ جب موسی علیہ السلام نے نعلین اتارین اور وادی مقدس مین ٹھہرے خطاب
آیا وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى اور کیا ہے یہہ بیچ داہنے ہاتھ تیرے کے اے موسی سمجھ لیجیے کہ واسطے رفع ہیبت کے حضرت موسی سے
کلام کیا اور یہہ استفہام متضمن تنبیہ ہے یعنے حاضر رہ تو کہ عجائب دیکھے تو قَالَ هِيَ عَصَايَ کہا موسی علیہ السلام نے جواب مین کہ یہہ ہے عصا میرا
اور بہشت کی لکڑی کا تھا دس گز کا لنبا دو شاخین تین سطرین اسمین لکھی تھین اول القدرت للہ دوم العظمت للہ سیوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور پوری بوہی کے نیچے لکھی تھی عایق وسکا نام تھا یا نبعہ آدم علیہ السلام سے شعیب علیہ السلام کو میراث مین پہنچا تھا انھون نے موسی علیہ السلام
دیا تھا غرض موسی علیہ السلام نے جواب دیکر واسطے لذت نعم ربانی کے کلام زیادہ کیا اور کہا اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا
مَاٰرِبُ اُخْرٰى تکیہ کرتا ہون مین اوپر اسکے جب راہ مین تھک جاتا ہون یا جب بکریان چرتے ہین اور پتے جھاڑتا ہون مین ساتھ اسکے اوپر

بکریان اپنے کے اور واسطے میرے بیچ عصا کے فائدے ہین اور لکھا ہے کہ راہ مین حضرت موسی علیہ السلام سے باتین کرتا تھا اور درندان گزندون سے
بچاتا تھا اور راون کے دشمن کے ساتھ لڑتا تھا اور وقت خواب انکے کے بکریون کی نگہبانی کرتا تھا اور جب کنوے پر جاتے تھے دو نون شاخین
اسکی ڈول بن جاتی تھین اور وہ رسی اور جب زمین مین گاڑ دیتے تھے درخت سایہ دار ہو جاتا تھا اور جس میوہ کو انکا جی چاہتا تھا وہی اس سے اُگتا
کرتا تھا اور اندھیری راتون مین مثل شمع کے روشن ہوتا تھا بیت اسکا کیا کیا ہووے اے واقف بیان ∴ قدرت اللہ تھی اسمین عیان ∴ اور
جب موسی علیہ السلام نے مجمل کہا کہ مجھکو اسمین فوائد ہین قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ فرمایا اللہ تعالی نے ڈال دے اسکو اے موسی حضرت موسی نے
گمان کیا کہ نعلین کی طرح اسکو پھینکا چاہیے فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ پس ڈال دیا اسکو پیچھے اپنے فی الحال آواز عظیم آئی پھر کر جو دیکھا
پس ناگہان وہ سانپ تھا دوڑتا لکھا ہے کہ پہلے مار زرد ہو گیا عصا کی قدر موٹا پھر شتر بختی کے برابر بڑہ گیا اور چار پاؤن پر چلنے لگا جا
گزیا ستر گز کا دہن اسمین دانت بڑے بڑے ہو گئے اور آنکھین برق کی مانند چمکنے لگین جس سنگ عظیم پر پہنچتا تھا ایک لقمہ کرتا تھا اور درختون کو
جڑ سے اکھیڑتا تھا اور نگلتا تھا موسی علیہ السلام نے اسکو دیکھکر دہشت کھائی اور کنارہ کش ہونے لگے قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ فرمایا حق تعالی نے
پکڑ لے اسکو اور مت ڈر اس سے سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ابھی پھیر دینگے ہم اسکو طرح پہلے مین یعنے وہی عصا جو تھا ہو جاوےگا
جب یہہ خطاب موسی علیہ السلام کو ہوا اچھل کر ہاتھ اپنا اسکے منہہ مین ڈال کر دو دو انگلی اسکے پکڑ لئے جیسا پہلے عصا تھا ویسا ہی ہو گیا دونو
شاخین اسکے سری کے انگلے ہاتھ مین تھین پھر آواز آئی کہ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ
اور ملا دے ہاتھ اپنا طرف بازو اپنے کے نیچے بغل کے نکل آویگا سفید روشن بے عیب اور برص کے یعنے سفیدی برص کی نہو گی بلکہ سفیدی چمکتی شعاع
دار برق آسا ہوگی یہہ نشانی اور اوپر نبوت اپنے کے اور یہہ اسواسطے کیا ہمنے لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى تاکہ دکھا دیوین ہم تجھکو نشانیون

بڑی مین سے اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ جا یہہ دونون معجزے لیکر طرف فرعون کے اور اسکو بہی عبادت کی طرف بلا تحقیق اسنے سرکشی کی
کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے جب موسی علیہ السلام مامور ہوئے دعوت فرعون پر اپنے دلمین اندیشہ کرنے لگے کہ مین اکیلا فرعون اور لشکر اسکا
کیونکر مقابلہ کر سکونگا پس جناب باری سے قوت مانگی اور دعا کی اور بکمال نیاز مندی سے قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي کہا اے پروردگار
میرے کھولدے واسطے میرے سینہ میرا تو کہ اسمین سما دے جو کچھہ تیری طرف سے وحی آوے یا مجھکو متحمل اور بردبار کر تو کہ کیسا ہی رنج اور سختی او
دل تنگ نہون وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي اور آسان کر واسطے میرے کام میرا کہ پہنچانا تیرے احکام کا ہے وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي اور کھولدے
گرہ زبان میرے سے يَفْقَهُوا قَوْلِي تو کہ سمجھین بات میری لکھا ہے کہ فرعون نے لڑکپن مین ایکدن موسی علیہ السلام کو گود مین لیا تھا آپ نے اسکی
ڈاڑھی کی طرف ہاتھ دوڑا کر کچھہ بال اکھیڑ لیئے اسنے غصہ ہو کر حکم قتل کا آپ کے کیا بی بی آسیہ نے سمجھایا کہ یہہ لڑکا ہے جواہر رخشان اسنے
جو تیری داڑھی مین دیکھے ہاتھ دوڑایا اگر انگارہ آگ کا دیکھے تو اسکو بھی قصد پکڑنے کا کرے اسنے انگیٹھی انگارون بھری اور تھالی یاقوت سے
لبالب منگوا کر موسی علیہ السلام کے سامنے دھری آپ ہاتھ یاقوت کیطرف دوڑانے لگے جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ پکڑ کر انگارون کیطرف
پھرا دیا موسی علیہ السلام نے انگارہ اٹھا کر منہہ مین دہر لیا زبان آپکی جل گئی اور گرہ زبان مین رہ گئی بات جو فرماتے تھے سو اسکو چاہا کہ ہو و
زبان کھل جاوے اور پھر دعا کی وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي اور کر واسطے میرے وزیر اہل میرے سے هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي
ہارون بھائی میرا محکم کر ساتھ اسکے قوت میری وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي اور شریک کر اسکو بیچ کام میرے کے یعنے نبوت مین میرے اسکو
شریک کر كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا تو کہ پاکی بیان کرین ہم تیری بہت یا نماز پڑھین ہم بہت وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا اور یاد کرین ہم تجھکو بہت سا

حمد و ثنا اور دعا کے اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا تحقیق تو ہے تو ساتھ احوال ہمارے کے دیکھنے والا یا تو دانا ہے صلاح کار ہمارے کا قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ
سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى کہا اللہ نے کہ تحقیق دیا گیا تو سوال اپنا اے موسیٰ علیہ السلام یعنے جو مانگا تو نے وہ مین نے دیا وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ
مَرَّةً اُخْرٰٓى اور البتہ تحقیق احسان کیا تھا ہمنے اوپر تیرے ایک بار اور اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى جسوقت کہ وحی کی ہمنے اوطرف
مان تیری کے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے اب یا الہام کیا ہمنے اسکو جب تو پیدا ہوا تھا اور فرعون کے لوگ بیٹون کو ڈھونڈ کر مارتے تھے
اور وہ حیران تھے تیرے کام مین یا فرشتے کے زبانی نہ بطور نبوت پیغام بھیجا ہمنے اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ یہہ کہ ڈال
دے موسیٰ کو بیچ صندوق کے پھر ڈال دے اسکو منہہ اسکا بند کر کر بیچ دریائے نیل کے فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَ
عَدُوٌّ لَّهٗ پس چاہیے کہ ڈال دیوے اسکو بہا بر معنے خبر ہے یعنے ڈال دیگا اسکو دریا کنارے پر لے لیوے اسکو دشمن میرا اور دشمن اسکا
یعنے فرعون تکرار عدو کا واسطے مبالغہ عداوت اسکی کے ہے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی مان نے اراہی سے موسیٰ کو صندوق مین ڈال رود نیل
مین بہا دیا نہر اسکی باغ فرعون مین آگئے تھے اسراہ سے وہ صندوق وہان بہہ آیا فرعون اور بی بی آسیہ کنارے نہر کے سیر کرتے تھے انھون نے
نکال کر کھولا تو لڑکا ماہ رو سیاہ چشم دیکھا قتادہ نے کہا ہے کہ آنکھون مین موسیٰ علیہ السلام کے ایسی ملاحت تھی کہ جو دیکھتا تھا دوست رکھتا تھا
آسیہ اور فرعون نے جو نگاہ آپ کے چشم پر کی دلمین محبت سما گئی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ اور ڈال دی مین نے
اوپر تیرے محبت اپنی طرف سے تو کہ وہ دونون مہربان ہوجاوین وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ اور تو کہ پرورش کیا جاوے تو اوپر آنکھون میرے کے یعنے
بیچ محافظت میری کے حدیث مین ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور آسیہ نے اپنا بیٹا کیا اور جھولے مین لٹایا اور دایون کو بلایا لیکن وہ کسیکا
دودھ نہین پیتے تھے اور مان نے موسیٰ کے اپنی مریم بیٹی کو صندوق دریا مین ڈالتے وقت کہا تھا کہ دیکھ کہان جاتا ہے وہ ساتھ ساتھ صندوق
چلی آئی جب صندوق باغ فرعون مین گئی وہ بھی دیوار کود کر چلی گئی اسنے چھپ کر یہہ سب ماجرا دیکھا پھر آسیہ کے سامنے چلی آئی اِذْ تَمْشِيْٓ
اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ یاد کر جسوقت کہ چلتے تھے بہن تیری وہان پس کہتی تھی کیا دلالت کرون مین تمکو اوپر حاضر
اس شخص کے کہ پالے اسکو اور دودھ پلاوے آسیہ نے کہا کہ اگر ایسا ہو تو تیرا احسان مانینگے ہم مریم باہر نکل کر مان کو لے آئی اور موسیٰ علیہ السلام
اسکے گود مین دیا فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ پس پھیر لائے ہم تجھکو طرف مان تیری کے اور وعدہ پورا کیا ہمنے تو کہ ٹھنڈی
ہووین آنکھین اسکی تیرے دیدار سے اور نہ اندوہناک ہووے جدائی تیرے سے وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ اور مارا تھا تونے ایک جان کو کہ قبطی تھا
اور فرعون نے قصاص مین اسکے تجھے مارنے کو سوچے تھے پس نجات دی ہمنے تجھکو غم قتل سے اور حکم کیا کہ مدین کو ہجرت کر وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا اور آزمایا ہمنے
تجھکو آزمانا کر یعنے بلاؤن مین ڈالکر صاف نکال لیا اور تفصیل قصہ ولادت موسیٰ علیہ السلام کی اور قتل قبطی کی اور ہجرت کی طرف مدین کے سورۃ قصص مین
آویگی فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ پس رہا تو کئی برس بیچ لوگون مدین کے لکھا ہے کہ اٹھارہ برس یا اٹھائیس برس رہے تھے ثُمَّ جِئْتَ
عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى پھر آیا تو اس میدان مین اوپر اندازہ کے کہ مقدار کیا تھا ہمنے اے موسیٰ اور یہان باتین کین ہمنے تجھ سے وَاصْطَنَعْتُكَ
لِنَفْسِيْ اور پسند کیا مین نے تجھکو واسطے محبت اپنی کے یعنے اپنا دوست کیا مین نے تجھکو اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ
اور جا تو اور بھائی تیرا ساتھ معجزون میرے کے اور مت سستی کرو بیچ پہنچانے ذکر میرے کے ساتھ توحید اور عبادت کے اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى
جاؤ تم دونو طرف فرعون کے تحقیق اسنے سرکشی کی ہے فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا پس کہو واسطے اسکے بات نرم اور بطور مشورت اسکو دعوت کرو
جیسے هل لك الى ان تزكى ہے ایسا نہو کہ سخت کہنے مین تم سے رنجیدہ ہوکر غصہ کرے یا یہ کہ حق تربیت اسکا نگاہ رکھو بعضون نے کہا ہے کہ بات نرم

یہہ کہ اسکے کنیت ہے اسکو پکارو جیسے ابوالعباس اور ابو الولید اور ابو مرہ غرض کلام سخت مت کرو لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى شاید کہ وہ نصیحت
پکڑے تمہاری بات سے یا ڈرے عذاب ہمارے سے لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام یہہ کلام سنکر اپنے لوگون مین گھر کے گئے وہین سے مصر کو چلے اور لوگون نے
رات بھر انکا انتظار کیا جب وہ نہ آئے تو سارے دن حیران پریشان اسی جنگل مین رہے کسی نے بی بی صفورا کو پہچانکر انکے باپ پاس پہنچا دیا اور کئی
بعد غرق ہونے فرعون کے خبر موسی علیہ السلام کی انکو پہنچی القصہ موسی علیہ السلام جو مصر کو چلے تو ہارون علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ بھائی کے استقبال
راہ مدین مین جاؤ آئے موسی علیہ السلام سے ملے حضرت موسی نے سب احوال کہا کہ چلو فرعون کو دعوت اسلام کرین ہارون نے کہا اے بھائی
شوکت اور دبدبہ فرعون کا جو تم دیکھ گئے وہ اب نہین رہا بلکہ بہت زیادہ ہے ادنی بات مین حکم قتل و رسولی پر چڑھانیکا کرتا ہے موسی علیہ السلام نے
اندیشہ کیا اور دونو بھائیون نے متفق ہو کر قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى کہا اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم ڈر
رہے ہین یہہ کہ فرعون جلدی کرے اوپر ہمارے یعنے معجزہ دکھلانیکے پہلے ہی عذاب پہنچاوے ہمین یا یہہ کہ سرکشی کرے اور تیرے جناب پاک مین بے ادبی
کی بات بولے قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى فرمایا حق تعالی نے کہ اے موسی اور ہارون مت ڈرو جلدی اور سرکشی فرعون کے سے تحقیق
مین ہون ساتھ تمہارے حفاظت اور مددگاری مین سنتا ہون دعا تمہاری اور دیکھتا ہون حال تمہارا یعنی خاطر جمع رکھو مین شنوا اور بینا ہون
تمہین اسکا ضرر نہین پہنچنے دینے کا فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ پس جاؤ اسکے پاس
پس کہو تحقیق ہم دونون بھیجے ہوئے ہین پروردگار تیرے کے پس بھیج ساتھ ہمارے اولاد یعقوب کو طرف زمین مقدسہ کے کہ وطن ہمارا ہے اور
نہ عذاب کر انکو تکلیف دیکر مشکل کامون کے اور اولاد کے مارنے کے قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تحقیق لائے ہین ہم تیرے پاس معجزہ پروردگار
تیرے سے وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اور سلامتی دونو جہان مین یا سلام فرشتون کا کہ خزنہ بہشت ہین اوپر اس شخص کے ہے کہ پیروی کرے
ایمان کی اور راہ راست پر چلے اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى تحقیق وحی کیا گیا ہے طرف ہمارے یعنے اللہ تعالی نے
حکم فرمایا ہے کہ یہہ عذاب دنیا اور آخرت اوپر اس شخص کے ہے کہ جھٹلاوے اس چیز کو کہ ہم لائے ہین اور منہہ پھیرے اس سے پس موسی اور ہارون علی نبینا
وعلیہما السلام موجب حکم الہی کے درگاہ فرعون مین آئے مدت کے بعد جو ملاقات ہوئی کہا کہ ہم رسول رب تیرے کے ہین اور تجھے اسکی عبادت کی طرف
بلاتے ہین اور جو باتین اللہ تعالی نے تلقین فرمائین تھین وہ سب کہین قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى کہا فرعون نے پس کون ہے رب تمہارا اے موسی
کہ مجھے اسکی عبادت کی طرف بلاتے ہو سمجھہ لیجیے کہ مخاطب ہارون اور موسی علیہما السلام دونون تھے فرعون نے تخصیص موسی علیہ السلام کی اسواسطے
کی کہ وہ جانتا تھا انکی زبان مین گرہ ہے بات اچھی طرح نہ کر سکینگے مجلس مین شرمندہ ہونگے اور گرہ دور ہونے کی اسکو خبر نہ تھی پس موسی علیہ السلام نے زبان
فصیح سے قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى کہا پروردگار ہمارا وہ شخص ہے جسنے محض رحمت سے دیے ہر چیز کو صورت
اور شکل اسکی لائق اور موافق حال اسکے کہ یا دے ہر مخلوق کو وہ چیز جسمین درستی وجود اور معاش کے اسکے ہے پھر راہ دکھائی طرف اسکے
یعنے سمجھہ دے ساتھ ڈہب تدول نفع لینے کے اس سے یا دے ہر حیوان کو زوجہ اسکی مثل اسکے خلقت اور صورت مین پھر راہ دکھائی ازدواج
اور امتزاج کے ساتھ اسکے فرعون نے جو یہہ بات سنی ڈرا کہ ایسا نہو قوم میری عبادت اسی خدا کی کرنے لگے عنان توسن تقریر پھیر کر لا جواب
کرنے کو موسی علیہ السلام کے قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى کہا پس کیا ہے حال قرنون پہلون کا جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود سے تھے کہ اس خدا کی
عبادت نہین کرتے تھے اب وہ رحمت مین ہین یا زحمت مین قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ کہا موسی نے علم حال اور مآل انکا نزدیک پروردگار
میرے کے ہے بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى نہین بہک جاتا پروردگار میرا اور نہ بھول جاتا ہے کسی چیز کو بلکہ علم اسکا

محیط ہی سب اشیا کو اور مین بندہ ہون جیسے تم بندے ہو نہین جانتا مین مگر جسقدر کہ وہ مجھے بتا دیتا ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد فرعون کے استفسار
احوال قیامت کہ کیا حال ہی قرنون پہلون کا اٹھائے نہین جاتے موسی علیہ السلام نے جواب دیا کہ اوسکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا اور پھر پہلے
بات پر اپنے آکر وصف حق سبحانہ بیان کرنے لگے کہ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
پروردگار میرا وہ ہی جسنے کیا ہی واسطے تمہارے زمین کو بچھونا کہ اسپر بیٹھو گھر بناؤ اور چلائی ہین واسطے تمہارے بیچ زمین کے راہین کہ ایک
جگہہ سے دوسری جگہہ واسطے کاموں اپنے کے جاؤ اور اتارا آسمان سے پانی فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْ نَبَاتٍ شَتَّىٰ پس نکالے ہمنے ساتھ
اُس پانی کے طرح طرح کے روئیدگی سے کہ رنگ اور مزا ہر ایک کا جدا ہی باوجودیکہ ایک آب سے پیدا ہی سمجھ لیجیے کہ یہہ التفات غیبت سے طرف تکلم کے
بتنبیہ ہی اوپر کمال قدرت اور حکمت کہ یعنے کوئی سوا ہمارے نہین نکال سکتا كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ کھاؤ جو کچھ کھانے کی چیزین تمھاری پیدا کین
ہین اناج اور میوے اور چراؤ جانورون اپنے کو جو کچھ خوراک انکی ہی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِأُولِي النُّهَىٰ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین

قدرت اور وحدت حق کی واسطے صاحبون عقل کے مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ زمین سے پیدا کیا ہی ہمنے تمکو یعنے اصل پیدائش باپ تمہارے آدم علیہ السلام
اور اول مادہ ہر ایک تمھارے کا خاک زمین ہی تبیان مین ہی کہ حق تعالی فرشتون کو بھیجتا ہی تو کہ خاک اس موضع کی جہان مدفن آدمی کا ہوگا اٹھا کر نطفہ پر کہ
مادہ وجود اسکا ہی چھڑکتا ہی پھر وہ شخص مٹی اور نطفہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی خاک مین دفن ہوتا ہی چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہی کہ زمین سے پیدا
کیا ہی ہمنے تمکو وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ اور بیچ اسی کے پھر لیجاوینگے ہم تمکو بعد موت کے اور اسی مین سے نکالینگے
ہم تمکو بار دیگر واسطے حساب اور جزا کے پس فرعون نے معجزہ طلب کیا موسی علیہ السلام نے عصا کو ڈال دیا اژدہا بن گیا پھر اٹھا لیا وہی عصا ہوگیا اور
ید بیضا دکھایا اور نو معجزون مین سے معجزہ پر معجزہ دکھایا لیکن فرعون ایمان نہ لایا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ
وَأَبَىٰ اور البتہ تحقیق دکھلائین ہمنے فرعون کو نشانیان اپنی سب جو موسی کو دین تھین پس جھٹلایا موسی کو اور نہ مانا اور عناد سے قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا
مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ کہا فرعون نے کیا آیا ہی تو ہمارے پاس تو کہ نکال دے تو ہمکو زمین ہماری سے کہ مصر ہی ساتھ جادو اپنے کے
اے موسی یعنے تو جادوگر ہی چاہتا ہی کہ جادو سے ہمیں مصر سے نکال کر بنی اسرائیل کو یہان بسا کر بادشاہت کرے فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ
مِثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى پس البتہ لاوینگے ہم تیرے پاس جادو مانند
جادو تیرے کے پس مقرر کر درمیان ہمارے اور درمیان اپنے وعدہ گاہ واسطے معارضہ کے کہ نہ خلاف کرین ہم اسکا ہم اور نہ تو مکان ہموار کہ اس مین
نچان اونچان نہو تو کہ سب لوگ دیکھین قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّينَةِ کہا موسی نے وعدہ گاہ تمھارا دن زینت کا ہی کہ قبطی اسدن عید کرتے
ہین اور مصر والے سب آراستہ ہو کر ایک مکان پر حاضر ہوتے ہین یا دن عاشورہ کا وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى اور یہہ کہ اکٹھے کیئے جاوین لوگ دن
چڑھے یعنے وعدہ گاہ جمع ہونیکا دن ہی لوگون کے وقت چاشت کے موسی علیہ السلام نے یہہ مقرر کیا تا کہ حق اور باطل سب پر ظاہر ہو جاوے اور خبر اسکی
عالم مین پھیل جاوے فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَىٰ پس پھر گیا فرعون مجلس سے اور خلوت مین جا کر جادوگرون کے جمع کرنیکا مشورہ کیا پس
جمع کیا اس چیز کو کہ جس سے مکر کرے یعنے ساحرون کو اور آلات سحر کو پھر آیا وعدہ گاہ مین جادوگرون کو لیکر قَالَ لَهُمْ
مُوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا کہا موسی نے واسطے جادوگرون کے جب انسے ملاقات کرے
کہ اے قوم وائے ہی تمکو مت باندھو اوپر اللہ کے جھوٹ کہ معجزہ اسکے کو جادو کہو اور اس سبب سے مقابلہ کرو یا مت باندھو اوپر اسکے جھوٹ
ساتھ شریک ٹھہرانے اسکے کے فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ پس فنا کردیگا تمکو ساتھ عذاب نازل کرکر وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ اور تحقیق نامراد ہوا

جسنے جھوٹ باندھا اللہ پر فَتَنَازَعُوٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى پس جھگڑنے لگے جادوگر کام اپنے مین درمیان اپنے بعد سننے کلام
موسی کے اور کہنے لگے کہ یہہ بات ساحرون کے بات کی طرح نہین معلوم ہوتی اور چھپایا مصلحت کو جو آپس مین کی ہمنشینون سے فرعون کے اور آپس مین
یہہ بات ٹھہرائی کہ اگر یہہ غالب ہوا ہم پر تو ہم متابعت اسکی کرینگے لکھا ہے کہ فرعون نے غرفہ سے دیکھا کہ یہہ آپس مین مشورت کرتے ہین پوچھا کیا آپس مین
کرتے ہو انہون نے مارے ڈر کے قَالُوٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ
الْمُثْلٰى کہا تحقیق یہہ دو جادوگر ہین چاہتے ہین یہہ کہ نکال دین تمکو زمین تمہاری سے ساتھ جادو اپنے کے اور ملک مصر کا اپنے تصرف مین لاوین اور
لیجاوین دونو مذہب تمہارے کو کہ بہتر مذہب ہو نکا ہے یا دور دین اور مذہب اپنا ظاہر کرین یا لیجاوین سردار اور اشراف تمہارے کو یعنے تمسے انکا دل
پھرا کر اپنی طرف متوجہ کرین سمجھ لیجیے کہ علما کا لفظ ہذان مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین ہم ان کا ہے اور لغت حارث بن کعب مین تثنیہ تینون حالات مین
الف کے ساتھ آتا ہے سو اسکے موافق یہان واقع ہوا ہے پھر جو کوئی اعتراض کرے کہ وہ کلام لغت بعض پر بخلاف جمہور موجب ضعف تالیف اور
عدم فصاحت ہے تو اسکے جواب مین کہا جاتا ہے کہ بنا قواعد نحوی کے اکثر شذوذ پر ہے موجب ضعف تالیف اور عدم فصاحت کا نہین ہے تمام شعرو فصحا
باندھتے ہین چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے بیت ان اباها وابا اباها ۔ قد بلغا في المجد غايتاها اور حدیث ہے کہ مراجب کرہناہ
فلا يكتب بعد بين العصر والمغرب اور بعضے کہتے ہین ان بمعنی نعم ہے اور ہذان مبتدا ہے جیسے ان وصاحبها اور بعضے کہتے ہین کہ اسم انکا ضمیر شان
محذوف ہے اور ہذان لساحران خبر ہے اور ابوعمر نے ان ہذین پڑھا ہے اور یہہ ظاہر ہے اور ابن کثیر اور حفص نے ان ہذان تخفیف پڑھا ہے اور ان نافیہ
اور لام بمعنی الا کی یعنے ما ہذان الا ساحران نہین یہہ دونون مگر جادوگر القصہ جب فرعون نے جادوگرون سے سنا کہ موسی اور ہارون علیہما السلام اخراج
چاہتے ہین کہ قبطیون کو مصر سے نکال دین غصے ہوا اور کہا فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا پس مقرر کرو مکر اپنا یا جمع کرو اسباب مکر اپنے کے پھر
آو صف باندھکر میدان مین تو کہ ہیبت تمہاری لوگون کے دلون مین پڑے اور کوشش کرو کہ انپر غالب آو وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى اور تحقیق
پائے خلاصی آج کے دن اس شخص نے کہ غالب آگیا جادو مین پس ستر ہزار جادوگر نے یا بہتر ہزار نے تین سو خروار چوب اور رسن لیکر صف باندھکر مقابل موسی
اور ہارون علیہما السلام کے کھڑے ہوکر بطریق ادب قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى کہا ای موسی یا یہہ کہ تو ڈالے
عصا اپنے کو اور یا یہہ کہ ہوون ہم اول ڈالنے والے سوال مقابل مین ان تلقی اولا کافی تھا اتنی عبارت اما ان نکون اول من القی کیون بڑھائے جواب ہے
یہہ طوالت بد نہین بلکہ کنایت ہے اور باتفاق بلغا کنایت ابلغ ہے صریح سے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا کہا موسی علیہ السلام نے بلکہ ڈالو تم مین سمجھ لیجیے کہ بل عاطفہ
ہے اور معطوف محذوف ہے ای لا تلقوا بل القوا سوال ساحرون نے تقدیم موسی علیہ السلام کے ادب سے چاہا تھا کہ کرین موسی علیہ السلام نے کیون انکا
ادب لحاظ رکھا کہ اپنے سے انکو اس امر مین مقدم کیا جواب اگر وہ پہلے رسن اور چوب اپنے نہ ڈالتے عصائے موسی اژدہا بنکر کیسے کھاتا اور عجائبات
قدرت حق کیونکر دکھاتا القصہ جادوگرون نے چوب و رسن اپنے میدان مین ڈال دیئے فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى
پس ناگہان رسیان انکی اور لاٹھیان انکی کہ پارہ بھری تھین حرارت آفتاب سے اور گرمی آتش زیر زمین سے خیال بندھا موسی کو جادو اور مکر انکے سے
یہہ کہ وہ دوڑتے ہین فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى پس چھپایا بیچ دل اپنے کے ڈر موسی نے اسبات کا کہ دیکھنے والے فرق معجزہ مین اور جادو مین
نکرینگے یا یہہ کہ پہلے عصا ڈالنے کے متفرق نہو جاوین یا مقتضائے بشریت سے کچھ خوف انہین سے دل مین آگیا قُلْنَا لَا تَخَفْ کہا ہمنے مت ڈر تحقیق
کہ جسنے تجھے ڈرایا کہ تیرا معجزہ روشن ہے کسی کو شبہ نہ ہوگا اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى تحقیق تو تو ہے بلند تر انسے اور غالب انپر وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ
اور ڈال جو بیچ ہاتھ سیدھے تیرے کے ہے یعنے عصا سمجھ لیجیے کہ لفظ عصا کا نکہا بطور کنایت ذکر کیا اسواسطے کہ ابلغ ہے تصریح سے اور اسمین تحقیر بھی نکلتی ہے

یعنے انکے رسون اور لاٹھیون سے مت ڈر اور اپنے ہاتھ سے لکڑی ڈال دی تَلۡقَفۡ مَا صَنَعُوۡا اِنَّمَا صَنَعُوۡا كَيۡدُ سٰحِرٍ تو کہ نگل جاوے اس چیز کو جو بنائی
ہے انھون نے تحقیق جو صنعت کی ہے انھون نے مکر ہے جادوگر کا وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَيۡثُ اَتٰى اور نہین فلاح پاتا جادوگر جہان آتا ہے بمقابل پیغمبر کے پس
موسی علیہ السلام نے عصا ڈال دیا اژدہا بن گیا منھہ کھولے ہوئے اور تمام رسیان اور لاٹھیان جادوگرون کے نگل گیا لوگ اسکے خوف سے بھاگے موسی علیہ السلام
پھر ہاتھ مین اٹھالیا عصا ہو گیا جادوگرون نے جان لیا کہ یہہ سحر نہین بلکہ قدرت خدا اور معجزۂ موسی ہے کیونکہ سحر دوسرے سحر کو باطل نہین کرتا فَاُلۡقِيَ
السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوۡنَ وَمُوۡسٰى پس ڈال گئے جادوگر درانحالیکہ سجدہ کرنیوالے تھے اللہ تعالی کو صدق سے کہنے لگے ایمان لائے ہم
ساتھہ رب ہارون اور موسی کے تقدیم ہارون کے موسی پر واسطے کبر سن کے ہے پس فرعون نے یہہ حال دیکھ کر قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ کہا ایمان
لائے تم واسطے اسکے پہلے اس سے کہ حکم کرون مین تمکو یہہ قرأت حفص کی ہے کہ بطریق اخبار پڑھا ہے اور استفہام اورون کی قرأت ہے اِنَّهٗ لَكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ
عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ تحقیق موسی بڑا تمھارا ہے جسنے سکھایا ہے تمکو جادو یعنے استاد اور رہنما تمہارا ہے تمنے آپسمین ملاپ کر رکھا ہے کہ مجھے بادشاہت سے
معزول کرو فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمۡ فِىۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ پس البتہ کاٹونگا مین ہاتھہ تمہارے اور پانون
تمہارے مخالف طرف سے یعنے ایک دہنے ایک بائین جانب سے اور البتہ سولی پر کھینچونگا مین تمکو اوپر تنون درخت کھجور کے کہ سب درختون سے لمبا
ہوتا ہے تو کہ سب لوگ تمکو دیکھین اور عبرت پکڑین وَلَتَعۡلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبۡقٰى اور البتہ جانوگے تم کہ کون ہم مین سے یعنے مین یا خدا موسی کا
جسپر تم ایمان لائے ہو سخت تر ہے عذاب مین اور پایندہ تر ہے عقوبت کرنے مین ساحرون کے انکے دلمین جو ایمان سما گیا تھا فرعون کے جواب مین قَالُوۡا
لَنۡ نُّؤۡثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ کہا انھون نے ہرگز نہ اختیار کرینگے ہم تجھ کو اوپر اس چیز کے کہ آئے ہمارے پاس معجزون سے بعضون نے
کہا ہے کہ جب وہ سجدہ مین گئے اللہ تعالی نے بہشت اور نعمت وہان کی انکو دکھا دی پس کہا انھون نے ہرگز نہ قبول کرینگے ہم نعمت تیری اوپر ان چیزون کے
کہ دیکھ لین ہم نے نشانیان روشن وَالَّذِىۡ فَطَرَنَا فَاقۡضِ مَاۤ اَنۡتَ قَاضٍ اور قسم کھاتے ہین ہم ساتھ اس خدا کے کہ پیدا کیا اسنے ہمکو پس حکم کر جو کچھ کہ تو
حکم کرنیوالا ہے یعنے جو چاہے ہم سے کہ ہمین پروا تیری نہین اِنَّمَا تَقۡضِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا سوا اسکے نہین کہ حکم کریگا تو بیچ اس زندگانی دنیا کے
یعنے تیرے حکم اسی جہان مین جاری ہین کہ فانی ہے اور آخرت مین بہتر اور باقی ہے کچھ حکم تیرا نہین چل سکیگا بیت گئی درین دار فانی مین مثال [illegible]
ویلے کل وار باقی مین حساب اسکا مقرر ہے اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغۡفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَاۤ اَكۡرَهۡتَنَا عَلَيۡهِ مِنَ السِّحۡرِ تحقیق ہم ایمان لائے ساتھ
پروردگار اپنے کے تو کہ بخشے واسطے ہمارے گناہ ہمارے کفر اور معاصی سے اور بخشے وہ چیز کہ زبردستی کی ہے تونے اوپر اسکے سیکھنے جادو کے سے
لکھا ہے کہ فرعون لوگون کو زبردستی جادو سکھواتا تھا یا باکراہ جادو چلواتا تھا اور پہلے دینون مین اکراہ پر بھی مواخذہ تھا حق تعالی نے اس امت
مصطفویہ سے اٹھالیا سو اسکی بھی بخشش مانگی وَاللّٰهُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى اور اللہ تعالی بہتر ہے عوض دینے مین اور پایندہ تر ہے ثواب عطا
کرنے مین تو ہمین کفر پر جو کچھ دیتا ہے وہ ناپایدار ہے اور خدا جو ایمان پر ہمین عطا کریگا اسکو نہ زوال ہے نہ ادبار ہے اِنَّهٗ مَنۡ يَّاۡتِ رَبَّهٗ
مُجۡرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ تحقیق بات یہہ ہے کہ جو کوئی آوے پروردگار اپنے کے پاس شرک لیکے کفر پر سے پس تحقیق واسطے اسکے جہنم ہے
لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰى نہ مریگا بیچ اسکے کہ عذاب سے چھٹے اور نہ جئےگا اس زندگانی سے کہ خوش گذارے وَمَنۡ يَّاۡتِهٖ مُؤۡمِنًا قَدۡ
عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰى اور جو کوئی آوے اوسکے پاس درانحالیکہ مومن ہو تحقیق عمل کیے ہون اچھے ایسے ہی لوگ
مومن اور نیک کار واسطے انکے ہین درجے بلند اور وہ درجے کیا ہین جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا بہشتین
ہمیشہ رہنے کی مین چلتے ہین نیچے درختون یا محلون انکے کے نہرین درانحالیکہ وہ گروہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنۡ

تزکّیٰ اور یہی ہے بدلا اس شخص کا کہ پاک ہوا پلیدی کفر اور عصیان کے سے یا پاک ہوا ساتھ طاعت اور عمل نیک کے سمجھ لیجئے کہ یہان تک کلام ساحرون کا
ہے اور یہہ قصہ سورۂ اعراف مین مفصّل گذرا ہے اسواسطے یہان مختصر لکھا جاتا ہے وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ
لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى اور البتہ تحقیق وحی کی ہمنے طرف موسی کے جب فرعون معجزے دیکھکر ایمان نہ لایا
اور بنی اسرائیل کو زیادہ عذاب دینے لگا یہہ کہ رات کو لیچل بندون میرے کو مصر سے اور جو کنارے رود نیل کے پہنچین اور لشکر فرعون کا آلے
پس مار واسطے انکے راہ یعنے عصا دریا مین مار تاکہ راہ واسطے انکے کر دین ہم بیچ دریا کے خشک نہ ڈریگا تو پانی فرعون کے سے اور نہ خطر کریگا غرق
ہونے سے سلامت اتار دینگے ہم دریا سے پس موسی علیہ السلام نے بموجب امر الٰہی بنی اسرائیل کو مصر سے نکالا دوسرے دن قبطیون نے خبر پاکر لشکر
جمع کیا فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ پس پیچھے ہوا بنی اسرائیل کے فرعون ساتھ لشکر اپنے کے جب کنارے پر دریا کے پہنچا موسی اپنی قوم سمیت پار
اتر گئے تھے یہہ بھی لشکر سمیت دریا مین در آیا فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ پس ڈہانک لیا فرعون اور لشکر اسکے کو دریا مین سے اس چیز نے کہ ڈہانکا
ابہام یہان واسطے بڑائی مسند الیہ کے ہے یعنے ایسی موج نے انکو ڈہانکا کہ اوسکے ماہیت کو کوئی دریافت نہین کرسکتا تو کہ لفظ واسطے اوراس
معانی کے وضع کرسکے وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى گمراہ کیا فرعون نے قوم اپنی کو دین مین اور نہ راہ دکھائی سمجھ لیجئے کہ نسبت ہدایت کی طرف
فرعون کے واسطے الزام کی ہے کہ وہ کہا کرتا تھا وما اهديكم الا سبيل الرشاد يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ ای اولاد یعقوب کی
تحقیق نجات دی ہمنے تمکو دشمن تمہارے سے کہ فرعون اور لشکر اسکا تھا وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ اور وعدہ کیا ہمنے تمکو یعنے پیغمبر تمہارے کو
توریت نازل کرینگے واسطے تمہارے کنارے طور برکت والے کے یا جانب راست کوہ طور کے وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور اتارا
ہمنے اوپر تمہارے ترنجبین اور مرغ بریان جب تم جنگل مین سرگردان تھے اور کہا ہمنے كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ کہاؤ
پاکیزہ اور حلال اوس چیز سے کہ دی ہے ہمنے تمکو اور مت سرکشی کرو بیچ اسکے یعنے ظلم نکرو ہر ایک اپنا حصہ کہاؤ دوسرے کا لو یا ذخیرہ دوسرے دن کے واسطے
نرکھو یا شکر مت چھوڑو کہ شکر موجب مزید نعمت ہے بیت شکر ہے قید نعمت موجود ٭ شکر ہے صید نعمت مفقود ٭ شکر منعم ضرور ہے رافت ٭
شکر سے ٹلتے ہین ہزار آفت یا قوت اس نعمت کے معصیت مین صرف مت کرو کہ اگر ایسا کروگے فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ پس اتریگا اوپر تمہارے غصہ
میرا وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى اور جو کوئی کہ اترے اوپر اسکے غصہ میرا پس تحقیق گرا وہ ہاویہ مین یا ہلاک ہوا وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى اور تحقیق مین البتہ بخشنے والا ہون واسطے اس شخص کے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا اوپر وحدانیت میری
اور عمل کئے اچھے یعنے فرائض ادا کئے پھر راہ پائی سیدہی یعنے موافق سنت کی اور پرستش کے یا ہدایت پر استقامت کی یا طریقہ اہل سنت اور جماعت کا اختیار
کیا لکھا ہے کہ بعد ہلاک فرعون کے بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام سے عرض کیا کہ احکام شریعت ہمارے واسطے معین ہونے فرمائیے حضرت موسی نے جناب الٰہی مین
عرض کیا خطاب آیا کہ اشراف بنی اسرائیل کو لیکر کوہ طور پر آؤ تا ہم کتاب جامع احکام شرع دین کے دین موسی علیہ السلام ہارون علیہ السلام کو اپنی جگہہ بٹھاکر ستر آدمیونکو
لیکر کوہ طور کو چلے اور وعدہ کیا کہ چالیس روز مین کتاب لیکر آؤنگا جب نزدیک طور کے پہنچے شوق کلام اور پیام الٰہی کا غلبہ ہوا سب کو چھوڑکر تنہا اوپر
چڑہ گئے خطاب آیا وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى اور کیا چیز جلدی لے آئی تجہکو قوم تیرے سے ای موسی قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى
اَثَرِيْ عرض کیا موسی نے کہ قوم یہہ ہین اوپر نقش قدم میرے کے یعنے چلے آتے ہین پیچھے میرے وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى اور جلد آیا
مین طرف تیرے ای پروردگار میرے تو کہ راضی ہو تو مجھ سے کیونکہ جلد حکم ماننا موجب رضا کے امر ہے یعنے دوڑکر آنا میرا اپنی تعظیم واسطے
نہین بلکہ تیری رضامندی ہے قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ فرمایا حق تعالی نے پس تحقیق ہمنے ٭

فتنہ مین ڈالا ہے قوم تیری کو اور مبتلا کیا ساتھ عبادت گوسالہ کے پیچھے نکل آنے تیرے کے اور گمراہ کیا انکو سامری نے یعنے سبب گمراہی کا
سامری ہوا ہے سمجھ لیجیے کہ سامری ایک مرد عظماے بنی اسرائیل سے تھا منسوب طرف قبیلہ سامری کے جن دنون مین فرعون لڑکونکو بنی اسرائیل
قتل کرتا تھا پیدا ہوا مان نے اسکے کنارے نیل کے جزیرے مین اسکو پھینک دیا اللہ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام نے اسکو پالا آکر کھلا پلا جاتے تھے
اس سبب سے یہہ جبرئیل کو پہچانتا تھا جب فرعون غرق ہوا جبرئیل کے گھوڑے کے سم کے تلے کی خاک اسنے اٹھالی اور اسے محافظت سے رکھا
یہانتک کہ موسی علیہ السلام طور کو گئے ہارون علیہ السلام سے آکر کہا کہ زیور قبطیون کا جو عاریت ہمارے بھائیون کے پاس ہے وہ اسمین سے
خرچ کرتے ہین حکم کرو کہ سب ایک جگہہ جمع کردین ہارون علیہ السلام نے سب کو ایک گڑھے مین بھروا دیا یہہ زرگری جانتا تھا اسنے آگ لگا کے
گلا گوسالہ کی شکل ڈھال لیا اور وہ خاک زیر سم اسپ جبرئیل کے کہ فرس الحیوۃ کہتے ہین اسکے پیٹ مین ڈالدی وہ زندہ ہوگیا گوشت پوست
درست ہوکر آواز کرنے لگا بعضون نے کہا ہے کہ زندہ نہین ہوا ویسے سونے کا رہا لیکن آواز کرنے لگا تمام بنی اسرائیل اسکو سجدہ کرنے لگے حق تعالیٰ نے
خبر دی کہ اے موسی قوم تیری بعد نکلنے تیرے کے گوسالہ پرست ہوگئے فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا پس آیا موسی بعد چالیس دن کے
تختے توریت کے لیکر طرف قوم اپنی کے غصے غمگین انکے عمل سے اور جب قوم مین آن پہنچا دیکھا کہ گرد اگرد گوسالہ کے دف بجاتے ہین اور ناچتے
ہین اور شور مچاتے ہین عتاب اور غصہ سے قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا کہا موسی نے اے قوم میری کیا وعدہ دیا تھا تمکو پروردگار
تمہارے نے وعدہ اچھا توریت دینے کا اور میرا مع اشراف قوم تمہارے کے ساتھ اسکے طلب کو گیا تھا أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَحِلَّ
عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُمْ مَوْعِدِي کیا پس لنبا ہوا اوپر تمہارے وقت جدائی کا اور میرے چالیس دن کا وعدہ کیا تھا سو آیا ہے
وعدہ پر یا ارادہ کیا تمنے یہہ کہ اترے اوپر تمہارے غصہ پروردگار تمہارے کا سبب عبادت گوسالہ کے پس خلاف کیا تمنے وعدہ میرے کو یا اس وعدہ کو
جو ایمان پر ثابت رہیگا اور فرمان برداری میری کا کیا تھا قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا کہا گوسالہ پرستون نے نہین خلاف کیا ہمنے
وعدہ تیرے کو ساتھ قوت اور اختیار اپنے کے وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا اور لیکن اٹھا سے گئے تھے ہم بوجھ
گناہون قوم قبطیون کے سے کہ لوٹ مین لائے تھے پس پھینک دیا ہمنے اسکو آگ مین ہارون علیہ السلام کے حکم سے اور حملنا الصیغہ معلوم بھی قرا
فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ پس اسیطرح جیسے ہمنے پھینکا تھا ڈالا سامری نے بھی آگ مین جو اسکے پاس تھا فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا
لَهُ خُوَارٌ پس نکالا سامری نے واسطے انکے گوسالہ ایک بدن سونیکا واسطے اوسکے آواز ہے بچھڑے کا فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ
مُوسَىٰ فَنَسِيَ پس کہا سامری اور پیروی کرنیوالون اسکے نے یہہ گوسالہ معبود موسی کا ہے پس بھول گیا ہے موسی جو اسکی تلاش مین طور پر
گیا ہے یہہ قول گوسالہ پرستونکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ فنسی قول حق تعالیٰ کا ہے یعنے ترک کیا سامری نے ایمان أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ
إِلَيْهِمْ قَوْلًا کیا پس نہ دیکھا گوسالہ پرستون نے یہہ کہ نہین پھیرتا گوسالہ طرف انکے بات کو یعنے بھیڑ اکارتے ہین جواب نہین دیتا وَلَا يَمْلِكُ
لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا اور نہین اختیار مین رکھتا واسطے انکے نقصان اور نہ نفع ہیبت یعنے طاقت نہین اتنی کہ ضرر پہنچاوے اور نہ قدرت
یہہ رکھتی ہے کہ فوائد لاوے پس ایسا یون پرستش کے کیا ہو کہ نہ جواب دے سکے نہ بلا ٹال سکے نہ نفع پہنچا سکے وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ
مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ اور تحقیق کہا تھا واسطے انکے ہارون علیہ السلام کے پہلے آنے موسی علیہ السلام سے بطریق نصیحت کہ اے
قوم میری سوا اسکے نہین کہ مبتلا ہوئے ہو تم اور آزمائے گئے ہو ساتھ گوسالہ کے یعنے اسکی پرستش کی وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي
وَأَطِيعُوا أَمْرِي اور تحقیق پروردگار تمہارا رحمان ہے پس پیروی کرو میری اور مانو حکم میرا اور دین پر ثابت رہو قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ

عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ کہا انہون نے ہمیشہ رہینگے ہم اوپر گوسالہ پرستی کے معتکف یہان تک کہ پھر آوے طرف ہمارے
موسیٰ علیہ السلام طور سے اور دیکھین ہم کہ وہ بھی اسکی پرستش کرتا ہی یا نہین اور سامری نے جو کہا ہی کہ یہہ خدا موسیٰ کا ہی یہہ سچ کہا ہی یا جھوٹ
پس موسیٰ علیہ السلام جب طور سے آئے پہلے قوم کو غصہ کیا چنانچہ گذرا پھر بھائی کیطرف متوجہ ہوئے اور کمال غضب سے ایک ہاتھ مین سر کے بال اور دوسرے
مین داڑھی انکی پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا أَلَّا تَتَّبِعَنِ کہا اے ہارون کس چیز نے منع کیا تجھکو جسوقت
دیکھا تو نے انکو گمراہ ہوئے اس سے کہ پیروی کرے میری غصہ مین واسطے خدا کے اور حمایت کرنے مین دین کے یا اس سے کہ پیچھے میرے چلا آوے
اور اپنی بیان کو مجھ تک پہنچاوے أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي کہا پس نافرمانی کی تو نے حکم میرے سے قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي
کہا ہارون علیہ السلام نے محبت سے اے بیٹے ماں میرے کی مت پکڑ داڑھی میری اور نہ سر میرا سمجھ لیجئے کہ باپ بھی دونون کے ایک تھے انکا ذکر نکیا ماں کا مذکور
فرمایا واسطے دل نرم کرنے موسیٰ علیہ السلام کے اور پھر کہا إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي تحقیق مین ڈرا
کہ اگر انکو غصہ کرون یا انکو چھوڑ کر تیرے پیچھے چلا آؤن اس سے کہ کہے تو جدائی ڈال دی تو نے درمیان بنی اسرائیل کے اور نہ انتظار کیا بات میری کا
یا نہ نگاہ رکھا قول میرا کہ کہا تھا مین نے واصلح امری سمجھ لیجئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وقت جانیکے طور پر کہا تھا ہارون علیہ السلام کو کہ واخلفنی
فی قومی واصلح اور واصلح سے نگاہداشت قوم اور دلاسا کرنا انسے ہی پس حضرت موسیٰ نے عذر ہارون علیہ السلام کا قبول کیا اور سامری کی طرف متوجہ
ہو کر قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ کہا کیا حال ہے تیرا اے سامری کہ ایسا برا کام تو نے کیا قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً
مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ کہا سامری نے دیکھا مین نے اس چیز کو کہ نہ دیکھا تھا بنی اسرائیل نے اسکو یعنی جبرئیل کو دیکھا اور پہچانا پس بھر لی مین نے مٹھی خاک کی نشان
سم اسپ رسول سے یعنے جبرئیل کے گھوڑے کی سم کے تلے کی خاک اٹھالی اور جب پتلا گوسالہ کا بنا فَنَبَذْتُهَا پس ڈالا مین نے اسکو گوسالہ کے
پیٹ مین وہ زندہ ہو کر آواز کرنے لگا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي اور اسیطرح کہ کہا مین نے اچھا دکھلایا مجھکو جی میرے نے لباب مین ہی
کہ موسیٰ علیہ السلام نے قصد قتل کا سامری کے کیا حق تعالیٰ نے وحی بھیجی اسکو مت مار کہ سرد سخی ہے لوگون کو اسکے زندگی سے نفع ہے سمجھ لیجئے کہ سر
امّا ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یہان ظاہر ہوتا ہے بلبیت نافع خلق جو کہ ہو رافت کرے اللہ اسکی عمر دراز ہو سایہ و میوہ جسے درختا مین
وہ ہر ایک کے لیے ہی عیش کا سامان قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَن تَقُولَ لَا مِسَاسَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہ جو قتل سے
تیرے مجھکو منع کیا پس جا ہم مین سے پس تحقیق واسطے تیرے ہی عذاب بیچ زندگی کے یہہ کہ کہا کرے تو جو تیرے پاس آوے اسکو مت ہاتھ
لگا مجھکو سمجھ لیجئے کہ اسکا یہہ عالم ہو گیا کہ جسکو ہاتھ اسکا چھو جاتا تھا اسکو تپ چڑھ آتی تھی لوگ بیزار ہو گئے وحشیونکی طرح اکیلا جنگل جنگل پھرتا تھا
جس کسی کو دور سے دیکھ لیتا تھا لامساس لامساس کہتا تھا بعضے تفسیرون مین ہے کہ بعضی لوگ اوسکی اولاد سے تا حال یہی احوال رکھتے ہین واللہ اعلم
موسیٰ علیہ السلام نے کہا سامری کو کہ جا اور نہ ہاتھ لگانا کہنا پھر یہہ عذاب دنیا مین ہی تجھکو وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُ اور تحقیق واسطے تیرے ایک وعدہ
کا عذاب ہی آخرت مین کسی وجہ سے نہ تجھے چھوڑا جاویگا اس سے یعنے تجھے وہان لیجا کر عذاب دینگے ہرگز نہ چھوڑینگے وَانظُرْ إِلَىٰ إِلَٰهِكَ
الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا اور دیکھ طرف معبود اپنے کے وہ جو ہو گیا تھا تو اوپر عبادت اسکے کے معتکف لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ
فِي الْيَمِّ نَسْفًا البتہ جلاوینگے ہم اسکو آگ مین یہہ ترجمہ موافق اسکے ہی جو گوسالہ کا گوشت پوست ٹھہراتا ہے یا سوہان سے برادہ کرینگے ہم اسکو
یہہ ترجمہ موافق اسکے ہی جو اسکا جسم زرین بیحیات بتاتا ہی پھر اڑاوینگے ہم اس خاک یا برادہ کو بیچ دریا کے اڑا دینا تو کہ جانے کہ جو جل جاسکے
اور ریت جاوے اسکو خدا کہنا بڑی حماقت ہی اور عین جہالت اور محض ضلالت إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سوا اسکے نہین

کہ معبود تمہارا اللہ ہے وہ جو نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا سما لیا ہے ہر چیز کو از روئے علم کے بیت ہوا کہ جہان
وہی جو خدا ہے علم مین ہے محیط کل اشیا ہے پھر موسی علیہ السلام نے اس گوسالہ کو جلوا کر یار لوا کر دریا مین ڈلوا دیا بیت جس نے فنا ہی وہ تیرے جسکے
سامنے سحر سامری نہ چلے كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ جیسے یہہ قصہ موسی کا بیان کیا ہم نے اسیطرح بیان کرتے ہین ہم اوپر
تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبرون اس قصص کے سے کہ تحقیق پہلے گذری ہے یعنے زمانہ گذشتہ مین جو امتین گذرے ہین انکا احوال تجھ سے بیان
کرتے ہین ہم تو کہ معجزہ نبوت کا تیرے ہو اور راست تیری سنکر ورے اور ویسے کارنا ہنجار نکرے وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا اور تحقیق
دیا ہمنے تجھکو اپنے پاس سے ذکر کہ موجب شرف تیرا کا ہو یعنے نبوت یا قرآن کہ قصے اور خبرین بھرا ہوا ہے مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وِزْرًا خَالِدِينَ فِيهِ جو کوئی منہہ پھیرے اس ذکر سے کہ نبوت یا قرآن ہے پس تحقیق وہ اٹھاویگا دن قیامت کے بوجھ برا کہ کفر ہے درحال
کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اس بوجھ کے یعنے اسکی جزا مین سمجھ لیجئے کہ جمع خالدین اور توحید اعراض حمل معنے اور لفظ پر ہے وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ حِمْلًا اور برا ہے واسطے انکے دن قیامت کے بوجھ کہ کفر اور تکذیب ہے يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا
اسدن کہ پھونکا جاوے گا بیچ صور کے اور اکھٹا کرینگے ہم مشرکون کو اسدن کیری آنکھون سے حدیث مین ہے کہ نیلی آنکھین اور کالے منہہ نشانیان
دوزخیون کے ہونگے بعضون نے کہا ہے کہ پیاسے محشور ہون گے یا اندھے کیونکہ بہت پیاس سے بھی رنگت آنکھون کی نیلی سے ہو جاتی ہے
اور غالب اندھا پن مین بھی نیلا پن پایا ہے پس فرمایا ہے اللہ تعالی نے کہ جب ہم انکو ازرق چشم حشر کرینگے يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا
آہستہ کہتے ہون گے درمیان اپنے نہ رہے تھے تم قبرون مین یا دنیا مین مگر دس دن سمجھ لیجئے کہ درازی مدت آخرت دیکھکر عمر دنیا کو تاہ سمجھین گے نَحْنُ أَعْلَمُ
بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ہم خوب جانتے ہین اس چیز کو کہ کہتے ہین جسوقت کہیگا بہتر انکا از روی
راہ کی یعنے عاقل تر نہ رہے تھے تم قبرون یا دنیا مین مگر ایکدن لکھا ہے کہ دہشت قیامت کی بھلا دیگی زمانہ قبر کا اور دنیا کا اسکے درازی
آگے بہت کوتاہ معلوم ہوگا خصوصًا جو عمر کہ جہالت ضلالت مین صرف ہوئی ہوگی بیت عمر کو رایگان نکیجئے صرف اکہ نصیحت کا بس یہی ہے حرف
لکھا ہے کہ مشرکان قریش نے یا بنی ثقیف مین سے کسی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ پہاڑ بڑا ہے اور محکمی بہت رکھتے ہین انکا حال قیامت مین
کیا ہوگا یہہ آیت اتری وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا اور سوال کرتے ہین تجھ سے احوال پہاڑون کے سے پس کہہ جواب
انکے کہ اپنی قدرت سے اڑا دیویگا انکو پروردگار میرا جلا کر اڑا دیگا تبیان مین ہے کہ پہاڑون کو اٹھا کر دریا مین ڈالدیگا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا
لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا پس چھوڑ دیگا تو اس زمین کو میدان نہ دیکھیگا تو بیچ اسکے کجی اور نہ اونچا يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ
لَهُ اسدن پیچھے چلینگے سب لوگ پکارنے والے کے یعنے اسرافیل کے کہ انکو محشر مین بلاویگا کجی نہ ہوگی واسطے اسکے یعنے کوئی حکم اسکا عدول
نہین کر نیگا بلکہ سب اسکے آواز پر چلے جاوین گے مسلمان مومن کافر آہستہ بعضون نے کہا کہ آگ آویگی وہ مشرکون کو ہانک کر میدان حشر مین
لیجاویگی وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا اور پست ہو جاوینگی آوازین واسطے بات کرنے رحمن کے یعنے آواز نہ نکل سکیگی درگاہ رب
العزت مین ہیبت اور عظمت اسکے سے پس نہ سنیگا تو اسدن مگر آواز آہستہ پانون انکے کہ میدان محشر مین جاوین گے يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ
إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا اسدن نہ نفع کریگی سفارش کسیکی کسی کو مگر اسکو کہ اذن دیا ہے واسطے سفارش اسکی کے رحمان نے اور پسند کیا
واسطے اسکے کہنا سفارش کرنیوالے کا يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا جانتا ہے اللہ تعالی جو کچھ آگے آدمیون کے
ہے امور آخرت سے اور جو کچھ پیچھے انکے ہے کاموں دنیا کے سے اور نہین گھیر سکتے سب علما اس ذات مبارک کو از روی علم کے یعنے اسکی ذات معلوم

نہیں ہوتی کیونکہ حقیقت علم کی احاطہ ہے اور اسکی ذات احاطہ سے باہر ہے **بیت** فہم سے دور درک سے ہے پاک ہے کر سکے اسکو کیا کوئی دراک وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ اور ذلیل ہوگئے منہہ یعنے حشر کے دن سب لوگ عاجز اور ذلیل ہونگے واسطے خدائے زندہ پایندہ کے **بیت** جو بدبخت امیر ہو وہن اسیر آ او رسوا و خوار پشیمان خیر۔ بعضون نے کہا ہے کہ مراد مشرک ہین وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا اور تحقیق بے نصیب رہا اور نامراد ہوا جسنے اٹھالیا ظلم کو یعنے بار شرک اٹھایا اور میدان حشر مین آیا وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور جو کوئی عمل کرے نیکیون مین سے اور حال انکہ وہ ایمان والا ہو کیونکہ صحت طاعت اور قبول خیرات کی شرط ہے ایمان فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا پس نڈریگا ظلم سے کہ زیادہ گناہ کرین اور نہ توڑنے سے کہ نیکیان کم دین یعنے مسلمان کے نہ حسنات گھٹا دینگے نہ سیئات بڑھا دینگے وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ اور جیسے یہ آیتین اتارین وعید کے اسیطرح اتارا ہمنے قرآن عربی اور طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اسکے ڈرانے سے جیسے خسف اور مسخ اور طوفان اور رجم اور صیحہ ہے لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ توکہ شرک بچین اور ڈرین کہ ویسے ہی بلا ہمپر نہ آوے أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا یا پیدا کرے قرآن واسطے انکے نصیحت جب اسکو سنین یا یاد کرین فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ پس بہت بلند رتبہ ہے اللہ بادشاہ برحق کا یا برتر ہے خدا صفات مخلوقات سے یا بزرگتر ہے الحاد ملحدون کے سے یا پاک تر ہے قول مشرکون سے بادشاہ ثابت ذات اور صفات اپنے مین یا سزاوار ساتھ اوصاف کمال کے لکھا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام وحی لاتے تھے آپ انکے ساتھ آیتین پڑھتے تھے کہ بھول نہ جاؤن یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ اور مت شتابی کر ساتھ ذات قرآن کے پہلے اس سے کہ تمام کی جاوے طرف تیرے وحی اسکی یا سوال انزال قرآن مت کر پہلے اس سے کہ وحی آوے یا مجمل قرآن لوگون کو مت پہنچا جبتک کہ بیان اسکا نہ نازل ہو زاد المسیر مین حسن بصری سے منقول ہے کہ ایک مردنے اپنی زن کو طمانچہ مارا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین قصاص طلب کرنے آئی آپ نے چاہا کہ قصاص کا حکم فرماوین یہ آیت اتری کہ مت حکم کر ساتھ قرآن کے پہلے نازل ہونے اسکے سے پھر آپ ٹھہرے یہان تک کہ آیت الرجال قوامون علی النساء نازل ہوئی وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا اور کہہ اے پروردگار میرے زیادہ دے مجھکو علم یعنے دے مجھکو علم بعد علم یا زیادہ کر حافظہ میرا کہ جو تونے وحی اتاری ہے نہ بھولون یا انس ساتھ احکام کے یا قرآن اور معانی اسکی عطا کر لطائف تفسیر مین ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے علم زیادہ مانگا انکو خضر علیہ السلام پاس بھیجا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ طلب دعا زیادتی علم کی سکھائی اور بغیر اپنے کسیکو حوالہ نہ کیا توکہ معلوم ہو کہ جس سینے مکتب ادب دینی کا بجائین سبق ربانی وفا علما پڑھا ہو البتہ مدرسہ وعلمت مالم تکن تعلم مین نکتہ فعلمت علم الاولین والاخرین گوش ہوش مستفیدان حقایق اشیا مین پہنچا سکیگا نظم علم مصطفوی ہے وہ بحر محیط: جسکی نہرین ہین علوم انبیا اس سے ہی شاداب کل عالم کے ہین: عارفان واتقیا واصفیا وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا اور البتہ تحقیق وحی بھیجی تھی ہمنے طرف آدم صفی علیہ السلام کے پہلے اس زمانہ سے اور فرمایا تھا ہمنے کہ نزدیک درخت منہیہ کے نجانا اور نہ کھانا پس بھول گیا وہ حکم ہمارا اور نہ پایا ہمنے واسطے اسکے قصد خلاف کا یعنے خطا اس سے عدول حکمی ہونہ عمدًا وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ اور یاد کر جس دم کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو واسطے آدم کے تعظیم کا نہ عبادت کا پس سجدہ کیا سبنے مگر شیطان نہ آبی نامانا حکم ہمارا اور سر پھیرا سجدہ سے فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ پس کہا ہمنے اے آدم تحقیق یہہ دشمن ہے واسطے تیرے اور واسطے جورو تیری کے حوا کے رضی اللہ عنہا پس نہ نکال دیوے تم دونون کو بہشت سے یعنے سبب نکلنے کا تمہارے کہین نہو جاوے جنت سے پس محنت مین جا پڑے تو یعنے بہشت سے نکلکر غم کھانے پینے کا کرے اور رنج پیاس دھوپ کا کھینچے إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ تحقیق واسطے تیرے ہے بہشت مین کہ نہ بھوکا رہے

تو بیچ اسکے کہ نعمتین تیار ہین اور ننگا رہے کہ حلّے بسیار ہین وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى اور یہ کہ نہ پیاسا رہے تو بیچ اوسکے کہ جابجا جاری
چشمے اور انہار ہین اور نہ دھوپ کھاوے کہ سب چمن سایہ دار ہین اور بہشت کے باہر آتا تین میسر ہونی دشوار ہین فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ
پس وسوسہ کیا طرف آدم کے شیطان نے بہشت مین آکر اسطرح کہ حوا کو موت سے ڈرایا اُسنے اگر آدم علیہ السلام سے خوف کھاکر شیطان سے کہ پیر و دبنا
بیٹھا تھا دفع اسکا پوچھنے لگے قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى کہا شیطان نے اے آدم علاج اسکا کھانا
میوۂ درخت خُلد کا ہے آیا دلالت کرون مین تجھکو اوپر درخت ہمیشہ رہنے کے کہ جو اسکا پھل کھاوے کبھی نہ مرے اور راہ دکھاؤن تجھکو اوپر بادشاہی کے
کہ نہ پرانی ہو یعنے نہ زوال قبول کرے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ہان بتا مجھکو ابلیس نے درخت منہیہ دکھادیا فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا
سَوْاٰتُهُمَا پس کھایا آدم اور حوا نے اس درخت مین سے پس ظاہر ہوگئے واسطے انکے شرم گاہ انکی لباس بہشتی بدنون سے گر پڑے ننگی رہ گیے
وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ اور شروع کیا دونون نے مانگتے تھے دونون اوپر اپنے پتون بہشت کے سے وَعَصٰٓى اٰدَمُ
رَبَّهٗ فَغَوٰى اور نافرمانی کی آدم نے پروردگار اپنے کی درخت کا پھل کھانے مین پس بے نصیب رہا مطلوب اپنے سے کہ عمر جاودانی تھی پیچھے اسکے
توبہ اور استغفار کیا اور کہا کہ الٰہی بحق محمد مغفرت فرما واسطے میرے ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى پھر برگزیدہ کیا اوسکو پروردگار
اسکے نے پس قبول کی توبہ اسکی اور راہ دکھائی طرف ثابت رہنے کے توبہ پر قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ کہا اللہ تعالیٰ نے
آدم اور حوا کو کہ اترو تم دونون بہشت سے اکٹھے بعضے اولاد تمھاری واسطے بعضے کے دشمن ہین چنانچہ اب تک لڑائی قصیہ آدمیون مین چلا جاتا ہے
اور اگر مخاطب آدم اور ابلیس ہین تو انکی اولاد کے دشمن ہین ظاہر ہے فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى پس اگر آویگی تمھارے پاس جسوقت تم
زمین مین ہوگے میری طرف سے ہدایت یعنے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت ہین یا مصدر مبنی علی الفاعل ہے یعنے راہ دکھانیوالا فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ
فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى پس جسنے کہ پیروی کی ہدایت میری کی پس نہ گمراہ ہوا دنیا مین اور نہ رنج کھینچا آخرت مین وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ
مَعِيْشَةً ضَنْكًا اور جسنے منھ پھیرا یاد میری سے یعنے ہدایت میری سے کہ سبب یاد میرے کا ہے پس تحقیق واسطے اسکے معیشت ہے تنگ دنیا مین
یعنے کسب حرام مین پڑا یا بری کامون مین مبتلا ہوا یا قناعت چھوڑکر طرف حرص کے گیا بعضون نے کہا ہے کہ معیشت تنگ عذاب قبر کا ہے یا زقوم دوزخ کا
ہے وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى اور اٹھاوینگے ہم اوسکو دن قیامت کے اندھا کہ کچھ نہ دیکھے سوا دوزخ کے اور عذابون اسکی کے قَالَ رَبِّ
لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا کہیگا اے پروردگار میرے کیون اٹھایا مجھکو اندھا اور تحقیق تھا مین دیکھنے والا جسوقت قبر سے اٹھا تھا
قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا فرماویگا حق تعالیٰ اسیطرح ہے جو تونے کہا لیکن آئین تھین تیرے پاس نشانیان قدرت اور وحدت
ہمارے کے پس بھول گیا تو انکو اور ترک کیا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى اور اسیطرح جیسے تونے انکو بھلایا اور ترک کیا تھا آج بھلایا اور چھوڑا جاویگا تو
عذاب مین وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ اور جیسے کہ منھ پھرایا کتاب میری سے اسیطرح جزا دیتے ہین ہم اسکو جو
حد سے نکل گیا یعنے شرک لایا اور نہ ایمان لایا ساتھ نشانیون پروردگار اپنے کے بلکہ جھٹلایا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى اور البتہ
عذاب آخرت کا بہت سخت ہے اور بہت باقی رہنے والا کہ تمام نہین ہونیکا اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ
مَسٰكِنِهِمْ کیا پس نہین راہ دکھاتے مشرکان قریش کو یہ کہ کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے انسے قرنون سے یعنے لوگون اگلے قرنون کے جیسے عاد
اور ثمود چلتے ہین سوداگری کو بیچ گھرون انکے کے یعنے انکے شہرون مین جاتے آتے ہین اور نشانیان ہلاک اور عذاب انکے کے دیکھتے ہین
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى تحقیق بیچ اس ہلاک کرنے کے البتہ نشانیان ہین واسطے صاحب عقلون کے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى اور اگر نہ ہوتی ایک بات کہ پہلے ہو چکی پروردگار تیرے کی طرف سے کہ عذاب منکرون کو آخرت مین دیا جاویگا انکی نسل سے مسلمان پیدا کیئے جاوینگے البتہ ہوتا عذاب چمٹنے والا کہ ہرگز جدا نہ ہوتا جبتک کہ ہلاک نہ کرتا اور اگر نہ ہوتا وعدہ مقرر عطف واجل کا کلمہ پر ہے یعنے اگر وعدہ تاخیر عذاب اور حکم اجل مسمی نہوتا سب کافرون پر وہ عذاب آتا جو قوم عاد اور ثمود پر آیا تھا فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین شرک یعنے تجھ کو جھپاتے ہین اور قرآن کو کہتے ہین کہانیان بناتا ہے ان سمجھ لیجئے کہ حکم اس صبر کا ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اور تسبیح کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے یا نماز پڑھ ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اوپر توفیق ہدایت کے قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا پہلے نکلنے سورج کے یعنے نماز صبح اور پہلے غروب ہونے کے یعنے نماز عصر وَمِنْ اٰنَاۤئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى اور گھڑیون رات کے بیچ سے پس تسبیح کر یا نماز پڑھ یعنے مغرب اور عشا کی اور کنارون دن کے سے یعنے نماز ظہر کی کیونکہ وقت اسکا زوال کے پاس ہے اور وہ کنارہ آخر نصف اول روز ہے اور کنارہ اول نصف آخر سمجھ لیجئے کہ اطراف کا جمع لانا باعتبار نصفین کے ہے پس ان وقتون مین نماز پڑھ شاید کہ تو راضی ہو ساتھ ان کرامتون کے کہ اللہ تعالی عنایت فرماوے اور وہ شفاعت ہے ولسوف يعطيك ربك فترضى منقول اسکا ہے بیت تیرے قربان اے امام الانبیا ؛ معفرت مین سبکی تیری ہے رضا ؛ ابو رافع رضہ سے منقول ہے کہ ایک مہمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آیا کچھ حاضر نتھا کہ اسکو کھلاتے مجھے ایک یہود کے پاس بھیجا کہ اسقدر آٹا قرض لا رجب کی چاند اوکر دونگا اسنے ندیا اور کہا کہ کچھ گرو رکھ دو تو دونگا مین نے آکر آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا واللہ انی لامین فی السماء وامین فی الارض اگر مجھے قرض دیتا مین ادا کرتا پھر زرہ اپنی دی کہ یہ رکھکر لے آ مین لے آیا واسطے تسلی خاطر شریف آپکے یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور ہرگز مت لنبے کر دونون آنکھون اپنے کو طرف اس چیز کے کہ فایدہ دیا ہمنے ساتھ اسکے لوگون کو کافرون مین سے آرایش زندگانی دنیا کی کہ مال اور منال ہے لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تو کہ ہم آزماوین انکو بیچ اس حال کے یا تو کہ فتنہ کرین اوسکو واسطے انکے یا تو کہ عذاب کرین ہم دن قیامت کے انکو وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اور رزق دینا پروردگار تیرے کا تجھکو دن بدن یا روزی دینا رب تیرے کا تجھکو نبوت اور ہدایت سے بہتر ہے مالون فانی انکے سے اور بہت باقی رہنے والا ہے کشف الاسرار مین ہے کہ زہرہ لغت مین شگوفہ کو کہتے ہین حق تعالی نے دنیا کو شگوفہ فرمایا کیونکہ تر و تازگی اسکی دو تین دن کی ہے بعد شگفتگی کے پھر پژمردگی ہے نظم گلشن دنیا مین کیا وہ ڈھونڈھتا ہے پھول پھول ؛ غنچہ سان کچھ بھی گرہ مین اپنے جو زر پائی ہے وائی غفلت اتنا بھی سوچ اسکو اے رافت نہین ؛ یہہ کلی وہ ہے کہ جو کھلتی ہے کھلا جائی ہے ؛ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا اور حکم کر لوگون اپنے کو ساتھ نماز کے اور صبر کر اوپر اوسکے یعنے مداومت کر اسپر لَا نَسْــَٔلُكَ رِزْقًا نہین سوال کرتے ہم تجھکو رزق دینے کا یعنے نہین کہتے ہم کہ تو اپنی جان کو اور اہل اپنے کو رزق دے نَحْنُ نَرْزُقُكَ ہمین روزی دیتے ہین تجھکو اور انکو اسکا کچھ فکر مت کر مشغول عبادت ونماز رہ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى اور عاقبت اچھی واسطے صاحب تقوی کے ہے تبیان مین سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب سختی کسی اصحاب پر آتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم امر نماز کرتے تھے اور یہی آیت پڑھتے تھے وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہا مشرکان مکہ نے کیون نہین لے آتا ہمکو ایک نشانی پروردگار اپنے سے یعنے جو معجزہ ہم مانگتے ہین وہ کیون نہین دکھاتا اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى کیا نہین آیا انکے پاس دلیل روشن اس چیز کی کہ بیچ کتابون پہلے کے ہے یعنے صفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ توریت اور انجیل مین لکھی ہے اور انکے آنے کی بشارت اور انکے نبوت کی حقیقت مندرج ہے یا کیا نہین آئی انکے پاس خبر وہ جو بیچ کتابون پہلے کی ہے عذاب آنا . . .

جھٹلانیوالوں پر انبیا کے بعد ظہور معجزہ مانگے ہوئے کے یا کیا نہیں آیا انکے پاس بیان روشن مشتمل عمدہ اس چیز پر کہ کتب سماویہ میں تھا یعنے قرآن
کہ اعظم معجزات ہے اور لانیوالا اسکا نبی امی ہے صحیفے پہلے نہ پڑھے نہ سنیں میں سمجھہ لیجئے کہ جب مشرکان مکہ نے معجزہ طلب کیا حق تعالی نے الزام
انکو دیا کہ اس سے بڑا معجزہ کیا ہوگا کہ ایسا شخص جسنے کسی سے کچھہ علم نہیں سیکھا یہہ کلام فصیح لایا کہ تمام فصحاء عرب اسکے ایک ٹکڑے کی مثل لانے میں
عاجز ہیں پھر اور معجزہ مانگنا عین عناد اور محض انکار ہے وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا
اور اگر ہم ہلاک کرتے کفار مکہ کو ساتھہ عذاب اپنے کے بسبب کفر انکے کے پہلے بھیجنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یا پہلے اُتارنے قرآن شریف کے البتہ
کہتے اے پروردگار ہمارے کیوں نہ بھیجا تو نے طرف ہمارے پیغمبر تو کہ ہمکو تیری عبادت کی طرف بلاتا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ
وَنَخْزٰى پس کہ پیروی کرتے ہم آیتوں تیرے کی جو وہ تیری طرف سے لاتا پہلے اس سے کہ ذلیل ہوتے ہم دنیا میں ساتھہ قتل اور بندگی اور رسوا
ہوتے آخرت میں ساتھہ آگ میں جلنے کے پس ہمنے پیغمبر اور قرآن بھیجا اور وہ ایمان نہ لائے قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا کہہ ہر ایک ہم میں
اور تم میں سے انتظار کرنے والا ہے آخر کار ایک دوسرے کا یعنے تم ہمارے خرابی کے امیدوار ہو ہم تمہارے عذاب کے پس انتظار کرو تم فَسَتَعْلَمُوْنَ
مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى پس البتہ جانوگے تم دن قیامت کے کہ حقیقت میں کون ہیں صاحب راہ سیدھی کے اور کس نے
راہ پائی طرف حق کے مراد اس سے ہمارے پیغمبر ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کہ راہ پانیوالے اور راہ بتانیوالے ہیں آپ مقصود کو پہنچیں ہیں اور اوروں کو
پہنچانیوالے ہیں بیت راہ دان اور راہ بین اور راہ بر ٭ کون ہے رافت بجز خیر البشر ٭ سورہ انبیا مکی ہے ایک سو بارہ یا گیارہ آیتیں ہیں
ایک ہزار ایک سو اکسٹھہ کلمہ چار ہزار آٹھہ سو نو حرف ہیں فواصل اسکی م ن ہیں اور ربط اسکا ساتھہ سورہ طہ کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھہ وعدہ
دریافت حال راہ راست پانیوالوں کے تھا اور وہ زمانہ حساب ہے ابتدا اس سورہ انبیا کے ساتھہ اخبار قرب حساب کے ہوئی

سورۃ الانبیاء مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وھی مائۃ و اثنا عشرۃ آیۃ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ نزدیک آیا ہے واسطے لوگوں کے حساب انکا یعنے وقت محاسبہ اعمال انکے کا کہ قیامت ہے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد
ناس سے کفار مکہ ہیں یعنے نزدیک آیا ہے وقت سزا دینے اور مواخذہ لینے انکے کا کہ قتل اور قید ہے دن بدر کے وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ
اور وہ بیچ غفلت کے محاسبہ یا مواخذہ سے منہہ پھیر رہے ہیں کہ فکر اسمیں نہیں کرتے یا تو یہہ نہیں بجا لاتے سمجھہ لیجئے کہ وقت ورود اس آیت کے
ہمارے زمانے تک قریب بارہ سو پچاس برس کے ہوئے اور معلوم نہیں کہ قیامت تک کتنے برس باقی ہیں پس باوجود اس دوری کے قریب فرمایا
اسکے کئی وجہ ہیں اول یہہ کہ قبل نزول اس آیت کے زمانہ بہت گذرا تھا اور بعد تا قیامت کم رہا تھا اور اس چیز کی دیر بہت جاوے تھوڑی باقی رہے
اُسے نزدیک بیچ کہتے ہیں اگرچہ بذاتہ بہت ہو لیکن بہ نسبت گذشتہ کے اندک ہے دوسری یہہ کہ مہلت قیامت کی عنداللہ مقدر اور متناہی ہے اور یہہ نسبت
ذات پاک اسکے کی لاتناہی ہے اسکی نہایت ہے پس اگرچہ ذات اپنے میں بہت ہے لیکن اندک ہے اور اگرچہ دور ہی لیکن نزدیک ہے مَا
يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ نہیں آیا انکے پاس کچھہ ذکر پروردگار انکے سے بنا مگر سنتے ہیں
اسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حال آنکہ وہ کھیلتے ہیں اس سے لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ غفلت میں ہیں دل انکے نہ معانی قرآن میں ذکر کرتے ہیں
نہ حقیقت میں اسکے غور حقائق سلمی میں ابوبکر وراق سے منقول ہے کہ قلب لاہی وہ ہے جو مشغول ساتھہ اسوال دنیا کے اور غافل احوال
عقبی سے ہو وَاَسَرُّوا النَّجْوَى اظہار کرکے مصلحت الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ان لوگوں نے کہ ظلم کیا اپنے جان پر ساتھہ شرک اور معصیت کے هَلْ
هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ نہیں یہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر آدمی ایسا مانند تمہارے کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے میں پس نبوت کے لایق نہیں نبی چاہیئے

کہ فرشتہ ہوا أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ کیا آتے ہو تم جادو کے پاس یعنے قبول کرتے ہو سحر اسکا اور تم دیکھتے ہو کہ وہ آدمی ہے مثل ہمارا
نہ فرشتہ سمجھ لیجئے کہ کفار کا اعتقاد تھا کہ جو جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لاتے ہین سحر ہے پس اس بات کو چھپا کر آپس مین مشورت کی
اور بعضے بعضون کو کہنے لگے یہہ شخص جو پڑھتا ہے سحر ہے اور تم دیکھ بھال کر مانتے ہوا اُسکو زیر و زبر کر دین حق تعالی نے اس مشورہ کو اپنے
پیغمبر کو خبر دی پس پیغمبر خدا نے اون کے جواب مین قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کہا پروردگار میرا جانتا ہے بات پر بات
کرنیوالے کے بیچ آسمانون کے اور زمین کے پکار کر کہے یا آہستہ اور قرات قل ربی بھی ہے یعنے کہہ اے پیغمبر انکے جواب مین کہ رب میرا جانتا ہے
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہ ہے سننے والا باتون کفار کے جاننے والا اسرار انکے کا بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَا
کہا کافرون نے قرآن سحر ہے بلکہ کہا پریشان خیال ہین مثل خواب پریشان کے اور یہہ بھی نہین بلکہ باندھ لیا ہے اسکو اپنی طرف سے خدا پر
بہتان اور یہہ بھی نہین ہے بلکہ وہ شاعر ہے شعر بنا کر لوگون کو سنا کر اپنی طرف متوجہ کرتا ہے مضمون دل سے نکالے ہین حقیقت نہین
رکھتے حاصل یہہ ہے کہ معاملہ نبوی مین متحیر تھے اقوال پریشان بیان کرتے تھے کبھی ساحر بتاتے تھے کبھی شاعر کا ہے پریشان سخن کا ہے مفتری اور
کہتے تھے کہ اگر جیسا ہم کہتے ہین نہین ہے تو فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ پس چاہیے کہ لے آوین ہمارے پاس نشانیان مثل ان
نشانیون کے کہ بھیجے گئے تھے ساتھ انکے پہلے پیغمبر یعنے جو معجزے انبیائے ماتقدم کے تھے وہ یہہ بھی رکھتا ہے جیسے صالح کا ناقہ تھا اور موسی کا عصا
اور ید بیضا اور عیسی کا احیائے موتی حق تعالی نے فرمایا کہ مَا آمَنَتْ قَبْلَهُم مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا نہین ایمان لائے تھے معجزون مانگے ہوون سے
پہلے مکہ والون سے کوئی بستی والے کہ ہلاک کیا ہمنے انکو یعنے پہلے امتون نے معجزے چاہے جب وہ ظاہر ہوئے ایمان نہ لائے بسبب انکار اور تکذیب کے
ہلاک ہو گئے أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ کیا سردار مکہ کے ایمان لاوینگے اگر ہم وہ معجزے دکھاوین یعنے نہین لاوینگے ایمان اسواسطے کہ مشرکان گذشتہ
سے زیادہ تر ہین عناد اور انکار مین اور دل انکا سخت تر ہے انسے وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ اور نہین بھیجے ہمنے پہلے
تجھ سے پیغمبر مگر مرد وحی بھیجتے تھے ہم طرف انکے اور یوحی بھی قرات ہے یعنے وحی بھیجی گئی طرف انکے حاصل یہہ ہے کہ کوئی پیغمبر فرشتہ نہ تھا
سب آدمی تھے تاکہ راہ افادہ اور استفادہ کا بسبب جنسیت کے کھلا رہے فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ پس سوال کرو اہل
کتاب سے جو احوال انبیا جانتے ہین اگر ہو تم نہین جانتے کہ رسول بشر چاہیے اور اعتقاد رکھتے کہ پیغمبر کو کھانا پینا نچاہیئے وَمَا جَعَلْنَاهُمْ
جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ اور نہین کیا تھا ہمنے پیغمبرونکا ایسا بدن کہ نہ کھاوین کھانا اور نہ تھے ہمیشہ رہنے والے
دنیا مین کہ نہ مرین ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنجَيْنَاهُمْ وَمَن نَّشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ پھر سچا کیا ہمنے انسے وعدہ جو کیا تھا
کہ غالب ہونگے موحد اور مغلوب ہونگے مشرک پس نجات دی ہمنے انبیا کو اور جسکو چاہا ہمنے مومنون مین سے یا ان لوگون سے کہ انکے
باقی رہنے مین حکمت تھی اور ہلاک کیا ہمنے حد سے نکل جانیوالون کو لَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ البتہ تحقیق اتاری ہے ہمنے

طرف تمہارے اے گروہ قریش کتاب کہ بیچ اسکے مذکور ہے شرافت اور اصالت تمہاری یا پند اور نصیحت تمہاری أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا نہین
سمجھتے کہ اسپر ایمان لاؤ لکھا ہے کہ ولایت یمن مین ایک بستی تھی حضور یا حضرموت نام تھا اسکا اللہ تعالی نے وہان پیغمبر بھیجا لوگ وہان کے
ایمان نہ لائے اور عناد سے اسکو مار ڈالا غضب ربانی نے بخت نصر کو انپر مسلط کیا آواز آسمان سے ہوئی کہ قصاص پیغمبر کا تم سے لیا جاتا ہے وقت
آن پہنچا وہ نادم ہوئے لیکن کچھہ ندامت نے نفع نہ کیا سب ہلاک ہو گئے جیسے کہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ وَكَمْ قَصَمْنَا مِن قَرْيَةٍ كَانَتْ
ظَالِمَةً وَأَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ اور کتنے ہلاک کئے ہمنے کئی قریہ سے کہ تھے ظلم کرنیوالے بسبب شرک کے اور پیدا کئے ہمنے پیچھے

ہلاک اہل اس بستی کے قوم اور انکی جگہہ پر سمجھ لینے کہ یہہ تہدید ہے کفار عرب پر کہ جسنے پہلوں کو ہلاک کیا وہ پچھلوں کو بھی ہلاک کر سکتا ہے
فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَرْكُضُونَ پس جب دیکہا انہوں نے عذاب ہمارا یعنے اس بستی والوں نے جسکا نام حضور تھا
کہ لشکر بخت نصر کا انکے گرد آن پڑا ناگہان وہ اس بستی سے دوڑتے تھے پس فرشتوں نے ہنس کر کہا لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ
وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ مت دوڑو اور عذاب خدا سے مت بھاگو اور پھر جاؤ طرف اس جگہہ کے کہ آرام دئے گئے تھے بیچ
اسکے اور گھروں اپنے کے تو کہ تم پوچھے جاؤ اپنے پیغمبر کے قتل سے جب اہل حضور انے مقدمہ عذاب کا دیکھا اور کسی طرح اپنا چھٹکارا نہ پایا
قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ کہا انہوں نے وائی ہے ہمکو تحقیق ہم ہیں سے تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے کہ پیغمبر کو قتل کیا فَمَا زَالَت
تِّلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ پس ہمیشہ رہی یہی پکارنا انکا یعنے یا ویلنا کہتے تھے یہانتک کہ کر دیا ہمنے
انکو جڑ سے کٹی ہوئے جیسے گھاس کو درانتی سے کاٹ لیں ایسے ہی انکو تلواروں سے کٹوا دیا اور کیا ہمنے انکو بجھی ہوئے یعنے مرے ہوئے
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھہ
درمیان ان دونوں کے ہے در انحال کہ کھیلنے والے ہیں ہم یعنے انکو واسطے بازی کے نہیں بنایا بلکہ واسطے تامل اور فکر کے پیدا کیا ہے کہ
عقل والے دیکھکر طرح طرح کی چمکی چمکی ہماری قدرت کے راہ عرفان پاویں اور ایمان لاویں کونسا ذرہ ہے جسمیں نہیں طلعت اسکی کونسا گل ہے
نہیں جسمیں طراوت اسکی بیشتر عرش سے فرش تک فرش سے تا عرش والا جسطرف دیکھو نظر آتی ہے قدرت اسکی لَوْ أَرَدْنَا أَن نَّتَّخِذَ لَهْوًا
لَّاتَّخَذْنَاهُ مِن لَّدُنَّا اگر ارادہ کرتے ہم یہہ کہ لے لیویں مشغولا یعنے ایسی چیز جس سے مشغول ہوں اور کھیلیں جیسے اولاد البتہ لے لیتے ہم اسکو
اپنی قدرت سے جیسا ہماری جناب کے لائق ہوتا إِن كُنَّا فَاعِلِينَ اگر ہوتے ہم کرنیوالے یہہ کام بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ
فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ بلکہ پھینکتے ہیں ہم حق کو کہ جد ہے اوپر باطل کے کہ لہو اور لعب ہے یا اسلام کو اوپر کفر کے مسلط کرتے ہیں پس توڑتا ہے اسکو
پس ناگاہ وہ فنا ہو جاتا ہے وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ اور واسطے تمہارے وائی ہے یعنے افسوس ہے یا عذاب سخت اس چیز سے
کہ وصف کرتے ہو جناب پاک کبریا کا ان چیزوں سے جو لائق اسکے شان کے نہیں ہیں یعنے زن اور فرزند اسکے ٹھہراتے ہو اور وہ ان سے منزہ
اور منزہ ہے وَلَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اسکے ہے جو کچھہ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے یعنے سب اسکے مخلوق
اور مملوک ہیں وَمَنْ عِندَهُ اور جو نزدیک اسکے ہیں یعنے فرشتے کہ مقربان درگاہ الوہیت ہیں اور تم انکو پوجتے ہو لَا يَسْتَكْبِرُونَ
نہیں تکبر کرتے تخصیص ملائکہ کے باوجودیکہ اہل آسمان میں داخل تھے واسطے تعظیم کے ہے اور انکے الزام دینے کی کہ تم انکو پوجتے ہو اور وہ مطیع
اور فرمان بردار اسکے ہیں اور نہیں سرکشی کرتے عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ عبادت اسکے سے اور نہیں تھکتے يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
لَا يَفْتُرُونَ پاکی بیان کرتے ہیں یا نماز پڑھتے ہیں رات اور دن نہیں تھمتے أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ کیا مقرر
کیا کافروں نے معبود جھوٹوں کو زمین میں سے کہ وہ زندہ کرتے ہیں مردوں کو یعنے اجزائے زمین میں سے جو بنتے ہیں جیسے سونا چاندی
لکڑی پتھر انکو خدا ٹہراتے ہیں اور خدا قادر چاہیئے اور انکو کچھہ قدرت نہیں اور عجب جاہل ہیں کہ باوجود اس عجز کے عبادت انکے سے نہیں
پھرتے لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا اگر ہوتے بیچ آسمان اور زمین کے معبود سوا اللہ کے البتہ بگڑ جاتے آسمان اور زمین
اور انتظام نرہتا کیونکہ تعدد مستلزم ہے واسطے مغایرت کے اور مغایرت مستلزم فساد ہے پس تعدد مستلزم فساد ہے اور انتفا لازم کا مستلزم
ہے واسطے انتفاء ملزومات کے اور موافق عادت کے بھی تعدد حکام کا موجب فساد مملکت ہے سبب کار و بار وہاں کے نہ کیونکر تباہ ہوں جس ملک میں

حکام

مقام میں رافت و وشاہ ہوں پس ہر عالم ایک ہی ہے اور وہ سوا اللہ کے نہیں بلبث دونوں جہان میں وہی قادر ہے ایک ۞ اسکے ہی
مخلوق ہیں بد اور نیک ۞ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ پس پاکی ہے اللہ پروردگار عرش کے کو اس چیز سے کہ بیان کرتے
ہیں زن و فرزند سے لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ نہیں سوال کیا جاتا خدا اس چیز سے کہ کرتا ہے وہ واسطے عظمت اور یگانگی
کے ساتھ الوہیت کے یا بسبب اسکے کہ جو وہ کرتا ہے عین حکمت اور صواب ہے اور وہ یعنی سب بندے سوال کئے جاتے ہیں اس چیز کو کرتے ہیں
کیونکہ مملوک ہیں اور مملوک کے قول اور فعل کا حساب مالک لیتا ہے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً آیا پکڑے ہیں سوا اللہ کے معبود قُلْ
هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ کہہ کہ لاؤ دلیل اپنے معبود پکڑنے کی سوا اللہ کے عقلی اور نقلی هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ یہ ہے ذکر ان
لوگوں کا کہ ساتھ میرے ہیں امت میری سے یعنی قرآن اور ذکر ان لوگوں کا کہ پہلے مجھ سے تھے یعنی توراۃ اور انجیل اور زبور اور صحیفے
جو آسمان سے اترے تھے دیکھو انہیں اور انکے علما سے پوچھو کہ سب میں توحید کا امر اور شرک سے نہی بھری ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ بلکہ اکثر کافر یعنی سب کافر نہیں جانتے حق کو اور سچ جھوٹ میں فرق نہیں کرتے پس وہ منہ پھیرتے ہیں اللہ پر
ایمان لانے سے اور رسول کی بات ماننے سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اور نہیں بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے
پیغمبر سے مگر وحی کرتے تھے ہم طرف انکے اور یوحی بھی قرأت ہے بصیغہ مجہول یعنی وحی کی گئی ہے طرف انکے اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ
یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر میں پس میری عبادت کرو میری وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ اور کہا انہوں نے کہ پکڑی ہے رحمان نے اولاد
فرشتے پاک ہے وہ اس سے بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ بلکہ فرشتے بندے ہیں عزت دئے گئے لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ نہیں
آگے چلتے اللہ سے بات میں یعنی بغیر اذن اسکے کہ بات نہیں کرتے سمجھ لیجیے کہ واسطے قطع امید کافروں کے فرمایا کہ طمع فرشتوں سے شفاعت
کی مت رکھو وہ بدون حکم باری کے شفاعت نہیں کر سکتے وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ اور وہ ساتھ حکم اللہ کے عمل کرتے ہیں يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ جانتا ہے اللہ جو کچھ آگے انکے ہے اور جو کچھ پیچھے انکے ہے یعنی عمل جو کئے ہیں اور کرینگے وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا
لِمَنِ ارْتَضٰى نہیں شفاعت کرتے مگر واسطے اسکے جو پسند کرے اللہ شفاعت اسکی یا واسطے اوسکے کہ موحد ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے
کہ شفاعت نہیں کرتے مگر اسکی جکے کہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ اور فرشتے دہشت عذاب الٰہی سے
لرزاں ہیں یا دہیبہ عظمت اسکے سے ترساں ہیں وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ اور جو کوئی کہے فرشتوں

میں سے یا سب مخلوق میں سے کہ تحقیق میں خدا ہوں سوا خدا کے پس وہ کہنے والا جزا دیتے ہیں ہم اسکو دوزخ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ
جیسے کہ خدائی کے دعوی کرنیوالے کو سزا دیتے ہیں اسیطرح جزا دیتے ہیں ہم ظالموں کو جو انکو پوجتے ہیں اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا کیا نہیں دیکھا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے یہ کہ آسمان اور زمین تھے ملے
ہوئے پس جدا کیا ہمنے ان دونوں کو یعنی انکے بیچ میں فرق نہ تھا ہوا کو درمیان لاکر فاصلہ کر دیا ہمنے یا حقیقت میں متحد تھے اسی قسم علاحدہ
کر دیا ہم نے اسکو علاحدہ یا آسمان ایک تھا حرکت مختلف دیکر کئی آسمان کر دئے اور ایسی ہی زمین ایک تھی اسکو بھی اختلاف طبقات کئی قسم کر دیا
زاد المسیر میں ہے کہ ایک زمین میں سے چھ زمینیں اور نکالکر سات کر دیں اور ایک فلک میں سے چھ مرتبے ظاہر کر کے سات افلاک بنا دئے اور بعضوں
کہا ہے کہ آسمان بستہ تھا اسکو کشادہ کر کے مینہ برسایا ہمنے اور زمین بستہ تھی اسکو کھول کر سبزہ اگایا ہمنے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اور کیا
ہمنے پانی سے ہر چیز کو زندہ کل بیان واسطے افادہ کے ہے یا واسطے عموم کے اور شی سے مراد حیوانات ہیں کہ آب منی سے پیدا ہیں یا پانی سبب حیات انکا ہے

یا پانی سے مخلوق ہین اس راہ سے کہ اعظم اسوا انکا آب ہے اور احتیاج انکی طرف پانی کے اور انتفاع انکا اس سے ظاہر و باہر ہے اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ
کیا پس نہین ایمان لاتے شرک باوجود ان نشانیون روشن کے وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِہِمْ اور پیدا کیے ہمنے بیچ زمین کے
پہاڑ بلند تو کہ نہ ہل جاوے زمین ساتھ انکے اور نہ گر اوے آدمیونکو وَجَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ اور کیے ہمنے بیچ زمین کے یا پہاڑ
کشادہ رستے تو کہ وہ راہ پاوین سفر مین طرف منزل مقصود کے وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا اور کیا ہمنے آسمان کو چھت محفوظ کرنے سے یا پھٹ نہ پڑنے سے قیامت
یا محفوظ ساتھ قدرت کے بے ستون کھڑا ہے وَهُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ اور کافر نشانیون آسمان کے سے کہ دال اوپر وجود صانع اور وحدت اور کمال قدرت اسکی کے ہین منہ پھیرنے والے ہین
وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور اللہ وہ ہے جسنے کمال قدرت اپنی سے پیدا کیا رات اور دن اور سورج اور
چاند کو كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ہر ایک بیچ آسمان کے تیرتے ہین جیسے سطح آب پر کوئی تیراک تیرے کشف الاسرار مین ہے کہ اہل اشارت کے
نزدیک شب نشان قبض کا اور روز نشان بسط کا عارفون کے ہے گاہے کسیکو تجلیات جلالی دکھلا کر قبضۂ قبض مین پکڑتا ہے تاکہ فنا کرے
اور گاہے کسیکو انوار جمال سے مشرف فرما کر بساط بسط پر بٹھاتا ہے تاکہ خلعت بقا عطا کرے اور قباب افشان صاحب توحید ہے
کہ شہود حضرت وجود مین شرف منعمت تمکین سے نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا اور کشف العطا را از دوست یقینا ماہتاب نشان اہل تلوین ہے
کہ کبھی گھٹتا ہے کبھی بڑھتا ہے گاہ جون گاہ کرے گاہ بناوے جون کوہ ؛ وصل کے دن کی خوشی ہجر کے شب کا اندوہ لکھا ہے
کہ معاندجناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات چاہتے تھے اور انتظار کرتے تھے کہ یہ اس عالم سے انتقال کرین اور مجمع مسلمانون کا برہم ہو اور
ہو جاوے حق تعالی نے آپکی تسلی کو یہ آیت اتاری کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اور نہین کیا ہمنے واسطے کسی آدمی کے پہلے تجھ سے
ہمیشہ رہنا دنیا مین اَفَاۡىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ کیا پس تو اگر مر جاویگا پس وہ ہمیشہ رہینگے یعنے جو تیری موت چاہتے ہین وہ کیا مر
نے سے بچ جاوینگے ہرگز نہین بچینگے كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ہر جی دنیا مین چکھنے والا موت کا ہے نظم جو عدم سے وجود مین آیا ؛ شربت
بنیستی وہ چکھے گا ؛ رہیگا کوئی یہان مدام نہین ؛ نہ بچے موت کا وہ دام نہین ؛ سب گرفتار موت ہووینگے ؛ قیدی غار موت ہووینگے
وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً اور آزماتے ہین ہم تمکو ساتھ برائی اور بھلائی کے آزمانا یہان مفعول مطلق ہے یعنے جیسے قدرت
جلوسا ہیے تمہارے ساتھ معاملہ آزمانیوالونکا کرتے ہین ہم نعمت اور نقمت اور رحمت اور زحمت دیکر تو کہ سب پر ظاہر ہو جاوے کہ کون نعمت پر شکر کرتا ہے
اور کون کفران اور کون نقمت پر صبر کرتا ہے اور کون فغان وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ اور طرف ہمارے پھیرے جاوگے تم اور موافق اعمال کے جزا
پاوگے تم لکھا ہے کہ ایک دن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گروہ سرداران عرب کے طرف سے ہو کر نکلے ابوجہل نا اہل ہنسا اور بے ادبی سے کہنے لگا کہ یہ
ہے نبی بنی عبد مناف کا یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا اور جسوقت دیکھتے ہین
تجھکو وہ لوگ جو کافر ہوئے نہین پکڑتے تجھکو مگر ٹھٹھا یعنے اگرچہ پیغمبر بھی کہتے ہین تو ٹھٹھے کی راہ سے اور کہتے ہین اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْكُرُ
اٰلِهَتَكُمْ کیا یہی ہے جو مذکور کرتا ہے معبودون تمہارے کا ساتھ مذمت اور برائی کے وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ
اور حال یہ ہے کہ کافر ساتھ ذکر خدا مہربان کے یا توحید سبحان کے یا قرآن کے یا نام رحمان کے وہی کافر ہین پس لائق ٹھٹھے کے وہی ہین خُلِقَ
الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ پیدا کیا گیا ہے آدمی جلدی سے یہ نہایت مبالغہ ہے یعنے ہر کام مین یہ بہت شتابی کرتا ہے گویا کہ شتابی سے
بنا ہے اور اسکی جلدیون مین ایک یہ جلدی ہے کہ عذاب الہی مین شتابی کرتا ہے جیسے نضر بن حارث کہ تعجیل عقوبت کرتا تھا حق تعالی نے
فرمایا کہ سَاُورِیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ شتاب دکھلاونگا مین تمکو نشانیان عذاب اپنے کی دنیا مین واقعۂ بدر اور آخرت مین آتش دوزخ

پس مت جلدی کرو تم مجھ سے عذاب مانگنے مین بعضون نے کہا ہے کہ مراد انسان سے حضرت آدم علیہ السلام ہین اور جلدی انکی یہہ تھی کہ جب جان
سر اور آنکھون مین انکے ڈالی آفتاب پر نگاہ کی غروب ہونے کے نزدیک تھا کہا یارب شتابی کر تا تمام خلق میرے بدن مین پہلے اس سے کہ آفتاب غائب ہو
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہین کافر کب ہوگا یہہ وعدہ قیامت کا جو ہم سے کہتے ہو اگر ہو تم سچے
مخاطب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم ہین حق تعالی انکے مقابلہ مین فرماتا ہے لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن
وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ کاش کہ جانین وہ لوگ جو کافر ہوئے اسوقت کہ نہ روک سکینگے سو نہون
اپنے سے آگ دوزخ کی اور نہ پیٹھون اپنے سے کیونکہ گھیر لیگی انکو اور نہ وہ مدد کئے جاوینگے کوئی ایسا نپاوینگے کہ انکو عذاب سے بچاوے
سمجھ لیجئے کہ جواب شرط کا محذوف ہے تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ اگر کافر جانین اسے عذاب کو شتابی نکرین اسکے آنے کی تو کہ سچ پیغمبر کا اور جھوٹ
اپنا جانین بَلْ تَأْتِيهِم بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ بلکہ آجاویگی ساعت قیامت انکے پاس ناگہان
پس مبہوت اور متحیر کر دیگی انکو پس نکر سکینگے پھیر دینا اسکا اور نہ وہ ڈھیل دئے جاوین گے واسطے توبہ کے اور معذرت کے یا نہ نظر کئے جاوینگے
یعنے نہ انکو دیکھینگے نہ انکی زاری کو وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کیا تھا ساتھہ پیغمبرون کے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا ان لوگون کو کہ ٹھٹھا کرتے تھے پیغمبرون مین سے یعنے اسقوم کو جو انبیا
ہنستے تھے جزا اس چیز کی نہ کہ تھی ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے سمجھ لیجئے کہ واسطے تسلی دل مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کیا کہ پہلے پیغمبرون سے
بھی لوگ ہنستے تھے اور اوسکی سزا انکی وہی تھی پس تجھ سے جو ٹھٹھے کرتے ہین یہہ بھی اپنی سزا پاوینگے قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ
الرَّحْمَٰنِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ٹھٹھے بازون کو کون نگہبانی کرتا ہے تمہاری رات اور دن عذاب خدا سے اگر وہ عذاب دے تمکو بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ
رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ بلکہ وہ یاد پروردگار اپنے کی سے منہہ پھیرنیوالے ہین یعنے قرآن سے یا نصیحت اسکی سے پھر عذاب الہی سے کیا ڈرین اور
ڈرانیوالے کا کیا ادب کرین أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا کیا واسطے انکے معبود ہین کہ زور کے سبب منع کرتے ہین انکو سوا ہمارے سے
عذاب کو جو ہماری طرف سے آوے لکھا ہے کہ اس آیت مین تقدیم اور تاخیر ہے تقدیر انکی یہہ ہے ام لہم الہة من دوننا تمنعہم یعنے کیا واسطے انکے معبود
ہین سوا ہم سے کہ منع کرتے ہین انکو عذاب ہمارے سے اور وہ معبود انکے کیسے ہین ایسے ہین کہ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ نہین کر سکتے مدد جانون
اپنے کی یعنے بت کہ انکے زعم مین ان کے معبود ہین اگر کوئی توڑے تو اپنی جان کو بھی نہین بچا سکتے پھر اپنے پجاریون کو کیا رنج سے چھڑاوینگے
وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ اور نہ وہ بت یا انکے پوجنے والے کسیکی مدد سے عذاب ہمارے سے نگاہ رکھے جاتے ہین بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ
حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ بلکہ فایدہ کیا ہمنے مکے والون کو ساتھہ فراخی رزق و سلامتی اور بے غمی کے اور باپون انکے کو یہان تک کہ دراز ہوئی
اوپر انکے عمر اور وہ مغرور ہوگئے جانا کہ ہم یونہین ہمیشہ جیتے رہینگے یہہ نہ سمجھا کہ دمبدم بنائے زندگانی پرانی ہوتی ہے یکبارگی دست اجل سے
ڈھ جاویگی نظم مغرور نہو کہ جب اجل آویگی ۞ یکبارگی سب بنا یہہ ڈھ جاویگی ۞ کھاتا ہے تو جیسے آج اثمار زمین ۞ ویسے ہی تجھے کل یہہ
زمین کھاویگی أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا کیا پس نہین دیکھتے کافر یہہ کہ آتے ہین ہم یعنے حکم اور فرمان ہمارا زمین انکے پر گھٹاتے
ہین ہم اس زمین کو کنارون اسکے سے یعنے ان سے چھینکر مسلمانون کے تصرف مین لاتے ہین أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ کیا پس وہ غالب ہین یا پیغمبر اور
مسلمان قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ کہہ کہ سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہون مین تمکو ساتھہ وحی کے یعنے اپنی طرف سے کچھہ نہین کہتا بلکہ جو کہتا
ہون ساتھہ وحی کے کہتا ہون اور تم میرے ڈرانے سے متاثر نہین ہوتے وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ اور نہین سنتے

بہرے پکارنے کو جب ڈرائے جاتے ہین کافرون کو تشبیہ دی ساتھ بہرون کے کیونکہ فایدہ سننے کا جو یہہ نہین اٹھاتے تو گویا سنتے ہی نہین وَلَئِن
مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ اور اگر لگ جاوے انکو ایک بو عذاب پروردگار تیرے کے
کہ تو جس سے ڈراتا ہے نہایت اضطراب اور حیرت سے البتہ کہینگے اے واے ہمکو تحقیق ہم ہین تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے ساتھ شرک
اور جھٹلانے کے وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ اور رکھینگے ہم ترازوئین عدل کے واسطے جزا کے دن قیامت کے بعضے مفسرین نے
کہا ہے کہ میزان عبارت عدل سے اور وضع موازین واسطے تمثیل کے ہے حاصل یہہ ہے کہ سزا اعمال کی برابر دینگے اور جمہور کا مذہب یہی ہے
کہ میزان ہے کہ اسکی ڈنڈی اور دو پلے ہین جیسے یہان دنیا کی ترازو ہین اور بلفظ جمع اسکا لانا واسطے تعظیم شان اسکی کے ہے جیسے یا ایہا الرسل کلوا
کہ خطاب خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے یا جمعیت اسکی اس واسطے ہے کہ اضافت اوسکی طرف جمع کے ہے کہ سب مکلفون کے اعمال تولینگے بعضے
کہتے ہین کہ ہر ایک کیواسطے میزان علاحدہ ہوگی واللہ اعلم فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھہ اپنے حق سے نقطہ بلکہ اوسکے اعمال
سب تولینگے وہان ٭ کچھہ ستم ہوگا نہ اسکے درمیان ٭ نیکیون مین نہ کرینگے ذرہ کم ٭ سیئہ مین ہے زیادہ نہ ستم ٭ عدل ہے یا خیر کو دکھا
ہے وہان ٭ نہ بڑہانا نہ گھٹانا ہے وہان ٭ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا اور اگر ہوگا عمل آدمی کا برابر ایک دانے رائی کے
لے آوینگے ہم اوسکو نزدیک ترازو کے وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ اور کفایت ہین ہم حساب لینے والے اعمال بندگان کے بسبب علم اور عدل
ہمارے ہین ہو کامل جو ٭ کیون نہ کافی حساب مین ہو و ٭ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً اور البتہ تحقیق دیا ہمنے موسی اور
ہارون کو معجزہ فرق کرنیوالا دریا کا یا کتاب توریت دی کہ جدا کرنیوالی تھی درمیان حق اور باطل کے اور دی روشنی یعنی کتاب روشن
کہ متابعت کرنیوالون کو اپنے ظلمات ضلالت اور جہالت سے نکال کر شاہراہ علم اور ہدایت دکھاوے وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ اور نصیحت واسطے پرہیزگارون کے وہ جو ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے بن دیکھے یعنی حق تعالی کو
دیکھا نہین اور ڈرتے ہین اور عذاب مشاہدہ نہین کیا اور خوف رکھتے ہین یا ڈرتے ہین جیسے دلمین ہے ویسے ظاہر ڈرتے ہین ابن عباس رض سے
منقول ہے کہ جو کوئی ایمان یگانگی پر اللہ کے اور بہشت اور دوزخ اور بعث اور حساب اور میزان پر لایا تحقیق ڈرا اللہ سے بن دیکھے وَهُم
مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ اور پرہیزگار قیامت سے ڈرتے ہین وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ اور یہہ قرآن ذکر برکت والا ہے کہ اوتارا ہم نے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اتارا ہے ہمنے اسکو أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ کیا پس تم اسکے منکر ہو وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا

بِهِ عَالِمِينَ اور البتہ تحقیق دیا ہمنے ابراہیم کو راہ پانا اسکا پہلے موسی اور ہارون سے یا پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یا پہلے نبوت اسکے
اور تھے ہم اسکو جاننیوالے یعنی لائق اسکو سمجھ کر یہہ ہدایت فرمائی إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا
عَاكِفُونَ جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنے کے یعنی اہل بابل کے کیا ہین یہہ صورتین کہ ہمیشہ تم واسطے عبادت
انکے کے اعتکاف کرنیوالے ہو سمجھ لیجئے کہ وہ بہتر شکلین تراشے ہوے تہین تیسیر مین ہے کہ تو بہت تھے بڑا سب سے سونے کا تھا انکھون کی
جگہہ دو گوہر شاہوار جڑے تھے اور تبیان مین ہے کہ صورتین درندون کی اور پرندون کی اور چرندون کی اور آدمیون کی بنی تھین اور
بعضے کہتے ہین کہ ستارون کی شکلین تراشے تھین پھر تفقد پر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا ہین یہہ شکلین کہ پوجتے ہو تم قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا
لَهَا عَابِدِينَ کہا انھون نے پایا ہے ہمنے باپون اپنے کو واسطے انکے عبادت کرنیوالے ہم بھی انکی پیروی کرتے ہین قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ
أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ کہا ابراہیم نے البتہ تحقیق تھے تم اور باپ تمہارے بیچ گمراہی ظاہر کے قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ

مِنَ اللّٰعِبِیْنَ کہا انھون نے تعجب سے کیا لایا ہے تو ہمارے پاس حق بات یا ہے تو کھیلنے والونمین سے سمجھے تھے کہ اپنی ضلالت اور آبا کی جہالت سے انکو
بعید سمجھکر پوچھنے لگے کہ یہہ بات تو سچ کہتا ہے یا ہم سے ہنستا ہے قَالَ بَلْ رَّبُّکُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ کہا
ابراہیم علیہ السلام نے مین نہ ہنستا ہون اور نہ جھوٹ کہتا بلکہ پروردگار تمھارا رب آسمانون کا اور زمین کا ہے جسنے پیدا کیا انکو وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ اور مین اوپر اس بات کے شاہدون سے ہون یعنے ازروے تحقیق تمھارے سامنے اوسکی شہادت کرتا ہون مین لکھا ہے کہ نمرودیون کا ایکدن ایسا تھا کہ عید کرتے تھے اور
اسدن صحرا کو جاکر تمام دن تماشے مین گذارتے تھے اور وہان سے پھر کر بتون کے پاس آتے تھے اور انکو آراستہ کرتے تھے اور گانا بجانا تھا اور جو چاہتے انکے سوا تو سمو لیا
کرتے تھے سو ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ کل دن ہمارا عید کا ہے تم بھی باہر شہر سے چلکر دیکھنا کہ دین اور رائین ہمارا کیا زیبا ہے ابراہیم علیہ السلام نے کچھ جواب نہ دیا صبح کو بیماری کا
بہانہ کرکر باہر نہ نکلے فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وہ سب اپنے عیدگاہ کو گئے ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنے جی سے کہا وَتَاللّٰهِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ
اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ اور قسم ہے اللہ کی البتہ تدبیر کرونگا مین توڑنے بتون تمھارے کی پیچھے اسکے کہ جاؤ تم پیٹھ پھیر کر یعنے جب تم بتونکو
چھوڑکر عیدگاہ کو جاؤگے یہہ بات ایک شخص نے سن لی لیکن کسی سے نہ کہا جب سب قوم چلی گئی حضرت ابراہیم علیہ السلام تبر لیکر بتخانے مین
آئے فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا کَبِیْرًا لَّهُمْ پس کیا انکو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک بڑے انکے کو یعنے سب بتون کو توڑ ڈالا ایک بڑے کو نہ توڑا
اور اسکی گردن پر تبر رکھکر باہر نکل آئے لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ تو کہ نمرودی طرف اسکے پھر آوین اور پوچھین کہ بتونکا توڑنیوالا کون ہے
کیونکہ شان معبود کی یہہ ہے کہ واسطے حل مشکلات کے رجوع طرف اسکے کرتے ہین اور غرض ابراہیم کی الزام دینا قوم کا تھا یا ضمیر الیہ کی راجع طرف
ابراہیم کے ہے یعنے طرف ابراہیم کے رجوع کرین اور وہ دلیلون سے عاجزی بتون کی ثابت کردین غرض جب نمرودی آخر روز بتخانے مین آئے
بتون کو ٹوٹے دیکھکر حیران ہوئے قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ کہا انھون نے کسنے کیا یہہ کام ساتھ معبودون
ہمارے کے کہ سب کو توڑ ڈالا تحقیق وہ البتہ ظالمون سے ہے کیونکہ اسنے بتون پر ظلم کیا کہ وہ لایق تعظیم کے ہین انکی اہانت کی اسنے یا ظلم کیا
اپنی جان پر کہ ایسا کام کرکر اپنے آپ کو ہلاکت مین ڈالا پھر نمرود اور لوگ اوسکے بت شکن کی تلاش کرنے لگے اس شخص نے جسنے زبان ابراہیم
علیہ السلام سے تاللہ لاکیدن اصنامکم سنا تھا ایک اور شخص سے کہدیا اسنے اور سے یہان تک کہ امیرون تک نمرود کے خبر پہونچ گئی قَالُوْا
سَمِعْنَا فَتًی یَّذْکُرُهُمْ یُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِیْمُ کہا انھون نے نمرود سے سنا ہے ہمنے ایک جوان کو ذکر کرتا تھا بتونکا کہتے ہین اسکو ابراہیم
یعنے ابراہیم نام اسکا ہے قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓی اَعْیُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَشْهَدُوْنَ کہا نمرود اور سرداران نے پس لے آؤ
اسکو روبرو آنکھون لوگون کے تو کہ وہ شاہد ہوین کہ یہی ہے بتون کی مذمت کرنیوالا پس ابراہیم علیہ السلام کو پکڑکر نمرود مردود پاس لائے
قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰٓاِبْرٰهِیْمُ کہا انھون نے کیا تونے کیا ہے یہہ توڑ پھوڑ ساتھ معبودون ہمارے کے اے ابراہیم
قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ کہا ابراہیم نے مین نے نہین کیا ہے بلکہ کیا ہے اسکو بڑے انکے نے کہ
ازروے غصہ کے کہ باوجود میرے انکو پوجتے ہو پس پوچھو انسے کہ کسنے توڑا ہے تمھین اگر ہین بولتے فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓی اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّکُمْ
اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس پھر آئے طرف عقلون اپنے کے پس کہا آپس مین بعضون نے بعضون سے تحقیق تمھین ہو ظالم کہ ایسون کو پوجتے ہو جو نہ سنتے ہین
ثُمَّ نُکِسُوْا عَلٰی رُءُوْسِهِمْ پھر الٹائے گئے اوپر سرون اپنے کے یعنے سر نیوڑالئے خجالت اور حیرت سے اور کہنے لگے لَقَدْ عَلِمْتَ مَا
هٰٓؤُلَآءِ یَنْطِقُوْنَ البتہ تحقیق جانتا ہے تو اے ابراہیم کہ نہین یہہ بولتے پھر کیون کہتا ہے کہ انسے پوچھو جب انھون نے عجز اپنے
بتون کے اقرار کیا قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُکُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یَضُرُّکُمْ کہا ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے کہا

پس عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے اس چیز کو کہ نہ نفع دے تمکو کچھ اگر اسکو پوجو اور نہ ضرر دے تمکو اگر ترک کرو اسکو أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ
دُونِ اللَّهِ تف ہے تمکو اور اس چیز کو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہین عقل پکڑتے اور قباحت عمل اپنے کے نہین
دریافت کرتے جب قوم نمرود نے یہہ بات سُنی دلیل سے عاجز ہوئے ضرر دینے کے طرف متوجہ ہوئے قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
فَاعِلِينَ کہا انھون نے جلاؤ اسکو اور مدد دو معبودون اپنے کو بدلا لیکر اگر ہو تم کرنیوالے یعنے مدد دینے والے معبودون اپنون کو پس حکم کیا
نمرود مردود نے کہ چاردیواری پہاڑ کے آگے ساٹھ گز کے بلند کی بنواؤ اور اسمین لکڑیان بھر دو سو بنوائیا اور قریب ایک مہینے کے اسمین لکڑیان جمع
کین بہت سا روغن ڈال کر آگ دی جب تمام مقام دہک گیا ابراہیم علیہ السلام کو گوفن مین بٹھا کر طوق زنجیر کر کر اسمین پھینک دیا جبرئیل
ہوا مین انکے پاس آئے اور کہا کہ کچھ حاجت ہو تو کہو انھون نے کہا کہ حاجت ہے مگر تجھ سے نہین کہا جس سے ہے اسکو کہو کہا کہ وُہ جانتا ہے احتیاج کہنے کی
نہین جو توکل خلیل کے ہم پر تھے اور سوا ہمارے کسی سے حاجت نہ چاہیے قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ کہا ہم نے
اے آگ ہوجا تو ٹھنڈی اور سلامتی اوپر ابراہیم کے وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ اور ارادہ کیا نمرودیون نے ساتھ
ابراہیم کے مکر کا پیچ جلانے اسکے کے پس کیا ہمنے انہین کو بہت زیان پانیوالے کیونکہ انکا ڈالنا وسیلہ ہوگیا حقیقت قول ابراہیم کا اور بطلان فعل
انکے کا لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ مین گرے طوق اور زنجیر انکی جل گئی اور انکو کچھ اثر آتش کا نہ پہنچا آس پاس انکے پھول کھل
گئے نار گلزار ہوگئی چشمہ آب شیرین پیدا ہوا سات دن وہان رہے نمرود نے محل پر سے دیکھا کہ ابراہیم باغ مین خوش بیٹھے ہین فرشتے سے باتین
کرتے ہین گرد اگرد انکے آگ جل رہی ہے پکارا کہ اے ابراہیم خدا تیرا اسمین بہت بڑی قدرت ہے جو ہم دیکھتے ہین بڑا خدا ہے ہم واسطے اسکے قربانی
کرینگے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا میرا قربانی تمہاری قبول نہین کریگا جب تک کہ تم اپنے دین پر رہوگے اخبار مین ہے کہ چار ہزار گائی نمرود نے
قربانی کین اور ایذائے ابراہیم سے ہاتھ اٹھایا کشف الاسرار مین ہے کہ نزدیک محققون کے خطاب یا نار کونی طرف آتش شوق محبت کے ہے
کہ قلب خلیل مین شعلہ زن تھے خلیل نے چاہا کہ سوزش دود عشق سے آہ بھر کر آتش نمرودی بجھا دیوے ندا آئی کہ اے آتش شوق سرد ہوا اوپر آتش
نمرودی کے اور سلامت رہ اوپر ابراہیم کے کیونکہ ہمنے حکم کیا ہے کہ آتش نمرودی مین معجزہ خلیلی سے چمن کھلاوین اور تو اسکو سرد
کردے گی معجزہ ظاہر نہوگا اور اگر ابراہیم پر تو سلامت نرہیگی شعلہ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي اوسکو جلا دیگا پھر دعوت کیا کریگا یہان سے
معلوم ہوا کہ آتش عشق سب چیز پر غالب ہے کوئی اسپر غالب نہین فرد محبت کا وہ شعلہ ہے کہ رافت ؛ سوا محبوب کے سب کو جلاوے ؛
وَنَجَّيْنَاهُ اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو عراق سے کہ مقام نمرود اور قوم اسکی کا تھا وَلُوطًا اور لوط بن ہاران کو کہ بھتیجا ابراہیم کا تھا اور
پہنچایا ہمنے انکو إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ طرف اس زمین کے کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اسکے عالمون کو یعنے ولایت شام
اور برکت وہانکی پیغمبرونکا پیدا ہونا تھا اور میوے اور پھل اور اناج اور پانی کی کثرت تھی لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام فلسطین مین آئے اور لوط علیہ السلام
موتفکات مین اور فرق درمیان ان دونون بستیون کے ایک دن رات کی راہ تھا وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ اور دیا ہمنے ابراہیم کو اسحاق نام بیٹا
بی بی سارہ سے کہ چچا کی بیٹی تھین حضرت ابراہیم کی وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً اور دیا ہمنے اوسکو یعقوب زیادتی اوپر سوال انکے کے یعنے ہم سے انھنے
بیٹا مانگا تھا ہمنے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی دیا وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ اور ہر ایک کو کیا ہمنے صالح یعنے چارون کو وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً
يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ اور کیا ہمنے انکو پیشوا کہ خلق کو ہدایت کرین ساتھ
حکم ہمارے کے اور وحی کیا ہمنے طرف انکے کرنا بھلائیونکا اور برپا رکھنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا تخصیص نماز اور زکواۃ کی اسواسطے ہے کہ نماز افضل عبادات

بدنی ہے اور زکوٰۃ افضل عبادات مالی وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ اور تھے واسطے ہمارے عبادت کرنیوالے اخلاص سے وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا
وَعِلْمًا اور لوط کو دیا ہمنے اسکو حکم اور علم وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ اور نجات دی ہمنے لوط کو اس بستی سے کہ
تھے وہ بستی کے کرتے تھے اہل اسکے کام گندے اور اس بستی کا نام سدوم ہے موتفکات میں سے تھے وہاں کے لوگ اغلامی اور راہزن تھے ہمنے انکو ہلاک
کیا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ تحقیق وہ تھے قوم برے بدکار وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا اور داخل کیا ہمنے لوط کو بیچ اہل رحمت
اپنے کے کہ نبی ہین یا محل رحمت اپنے کے کہ بہشت ہے إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ تحقیق لوط صالحون سے تھا اور قصہ لوط علی نبینا وعلیہ السلام

پیچھے گذرا ہے وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ اور یاد کر نوح کو جسوقت کہ پکارا پروردگار اپنے کو پہلے ابراہیم اور لوط سے علی نبینا وعلیہم السلام
یعنے دعائے ہلاک قوم کی فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ پس قبول کیا ہمنے واسطے دعا اسکے پس نجات دی ہمنے اسکو
اور اہل بیت اسکے کو سختی بڑی سے کہ طوفان تھا وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور مدد دی ہمنے اسکو اوپر قوم اسکے کے
یعنے غالب کیا ہمنے اسکو منکروں پر کہ وہ جھٹلاتے تھے نشانیوں ہمارے کو إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ تحقیق وہ تھے قوم برے
یعنے کافر اور برے سے بدکفر ہے پس غرق کیا ہمنے انکو سب کو وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ اور یاد کر قصہ داؤد اور سلیمان کا
جسوقت کہ حکم کرتے تھے وہ دونوں بیچ کھیتی کے لکھا ہے کہ داؤد علیہ السلام جب محکمہ میں بیٹھتے تھے تو سلیمان علیہ السلام دروازے پر کھڑے ہوتے تھے
جسکا قضیہ فیصل ہوکر باہر نکلتا احوال پوچھ لیتے تھے ایک دن الیا نام دہقان اور یوحنا نام چرواہا محکمہ میں آکر کہنے لگے کہ اے خلیفۃ اللہ ہمارا جھگڑا
فیصل کرو الیا نے کہا کہ میرے کھیت میں رات اسکی بکریاں آپڑیں سب کھا گئیں یا یہ کہا کہ میرے باغ کے انگور کھا گئیں یوحنا نے اقرار کیا داؤد
علیہ السلام نے حکم کیا کہ اپنی بکریاں الیا کے حوالہ کر انکی شریعت میں یوہیں تھا بعد انفصال کے جو نکلے دروازے پر سلیمان علیہ السلام نے پوچھا
کہ کیا فیصلہ ہوا انھوں نے بیان کیا سلیمان علیہ السلام کی تیرہ برس کی عمر تھی کہا انکو لیئے محکمہ میں آئے اور باپ سے کہا کہ بکریوں کو الیا کو دو کہ
دودھ اور گھی اور بالوں انکے سے نفع لے اور کھیت یا باغ یوحنا کو دو کہ وہ تخم کھاوے اور آباد کرے یہاں تک کہ کھیت یا باغ مراد کو پہنچے
پھر یوحنا کی بکریاں اسکے حوالے کرو اور الیا کا کھیت یا باغ اسکو دو تو کہ کوئی دونوں میں سے بے نصیب نرہے داؤد علیہ السلام نے یوہیں حکم کیا
سو اس قصہ کی حق تعالی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیتا ہے کہ یاد کر اسکو إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ جسوقت کہ چگ گئی رات کو بیچ کھیت یا باغ
بکریاں ایک قوم کے وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ اور تھے ہم واسطے حکم اسکے کے شاہد یعنے ہم جانتے تھے جو داؤد اور سلیمان نے حکم کیا تھا
فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ پس سمجھا دیا ہمنے حکم کرنا سلیمان کو کہ گوسفند باغ والے کو دلوا دیے تو کہ اس سے فائدہ اٹھاوے اور باغ گوسفند والے کو
دیے تو کہ وہ رنج کھینچے اور تیار کرے جب تیار ہووے تب باغ والا اپنا باغ لے لے اور گوسفندوں والا اپنے گوسفند اور حکم وہی تھا اس زمانے میں
جو پہلے حضرت داؤد نے فرمایا تھا لیکن حق تعالی نے وحی کی سلیمان پر اور حکم قدیم منسوخ کرکر حکم جدید ارشاد کیا موافق سے سلیمان علیہ السلام نے
اسے کیا اور داؤد علیہ السلام نے بھی منسوخیت پہلے حکم کے معلوم کرکر یہی نیا حکم کیا وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا اور ہر ایک کو یعنے داؤد اور
سلیمان کو دیا ہمنے حکم اور علم یا نبوت اور فہم احکام شریعت وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُودَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ اور مسخر کیا ہمنے ساتھ داؤد کے
پہاڑوں کو تسبیح کہتے تھے اللہ کی انکے موافق لکھا ہے کہ جو ذکر حضرت داؤد کرتے تھے پہاڑ بھی وہی کرتے تھے اور یہ معجزہ انکا تھا اور مسخر کیا ہمنے ساتھ
اسکے جانوروں کو اور جو پاکی اللہ کی یہ بیان کرتے تھے وہی مرغ بھی کہتے ہیں وَكُنَّا فَاعِلِينَ اور تھے ہم کرنیوالے ایسی چیزیں اور ہماری قدرت
آگے کچھ عجب نہیں اگر تمہارے نزدیک عجب ہے صاحب انوار نے کہا ہے کہ بعضوں نے سیر کی معنوں میں تسبیح کو لکھا ہے یعنے جہاں حضرت داؤد

جاتے تھے پہاڑ بھی ساتھ جاتے تھے اور فوائد میں ہے کہ انکے ساتھ چلنا پہاڑوں کا قرآن میں مذکور نہیں پھر کیا ضرور ہے کہ تسبیح کو حمل سے نہ
کریں اور جو بعضے کہتے ہیں کہ تسبیح کوہ اور مرغ کی زبان حال سے تھی اسمیں تخصیص حضرت داؤد کی کیا ہے تحقیق یہی ہے کہ پہاڑ اور مرغ موافق داؤد علیہ السلام
تسبیح کہتے تھے اسطرح کہ کلمات اور حروف اسکے سمجھ میں سننے والوں کے آتے تھے اور یہہ قدرت الٰہی کی آگے کچھ عجب نہیں ہے وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ
لَبُوسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُم مِّن بَأْسِكُمْ اور سکھائے ہمنے داؤد کو کاریگری زرہ کی واسطے تمہارے تو کہ بچاوے تمکو لڑائی تمہاری سے اور
لنحصنکم بصیغہ متکلم بھی قرات ہے یعنے تو کہ بچاویں ہم قتل سے اور زخم سے تمکو فَهَلْ أَنتُمْ شَاكِرُونَ پس کیا ہو تم شکر کرنیوالے اس نعمت پر
سمجھ لیجئے کہ یہہ امر ہے استفہام کی شکل میں یعنے شکر کرو اللہ کا اوپر نعمت اس پہناوے کے وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى
الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باد تند کو چلتے تھے ساتھ حکم اسکے کی طرف اس زمین کے کہ برکت دی
تھی ہمنے بیچ اسکے یعنے ولایت شام اور تندی باد کی یہہ تھی کہ تخت سلیمان اٹھا کر ایک دن میں ایک مہینے کی راہ لیجاتے تھے تخصیص میں ہے کہ ولایت
شام میں تدمر نام ایک شہر جنوں نے حضرت سلیمان کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہاں سے تخت آپ کا باد اڑا لیجاتی تھی اور مختار القصص میں ہے
کہ صبح کو تدمر سے نکلتے قیلولہ اصطخر فارس میں کرتے شام کو بابل میں آتے پھر صبح کو بابل سے چل قیلولہ اصطخر فارس میں کر کر شام کو تدمر
میں پہنچتے تھے وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَالِمِينَ اور رہیں ہم ہر چیز کو جاننے والے وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَن يَغُوصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ
ذَٰلِكَ اور مسخر کئے ہمنے واسطے سلیمان کے دیووں میں سے وہ جو غوطہ مارتے تھے واسطے اسکے دریا میں جواہر اور نفیس چیزیں نکالنے کو اور
کرتے تھے بہت سوا اس غواصی کے جیسے محل بنائیں اور نادر نادر صنعتیں ہیں وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ اور تھے ہم واسطے دیووں کے نگہبان
تا کہ فرمان سلیمان سے نہ نکلیں وَأَيُّوبَ اور یاد کر ایوب بن اموص بن رازخ بن روم بن عیص بن اسحق بن ابراہیم علیہ السلام کو
کہ حق تعالیٰ نے اسکو مال بہت دیا تھا اور نبوت دیکر زمین شام میں بیچ ولایت منبتہ کے بھیجا دن رات عبادت کرتے تھے اور نیکیوں ہی سے
سروکار تھا ابلیس نے اسپر حسد کیا اور اللہ سے مناجات کی کہ الٰہی بندہ تیرا فراخی رزق کی اور کثرت اولاد کی رکھتا ہے اگر اسکو تنگی اموال
و اولاد میں مبتلا کریگا تو راہ سے تیرے پھر جاویگا اور راہ کفران نعمت کا اختیار کریگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہہ ایسا نہیں یہہ بندہ پسندیدہ
میرا ہے اگر ہزار بار آزماؤنگا خالص نکلیگا بیت یہہ عشق میں ثابت ہوں کہ گر سر بھی کٹیگا ۔ تو بھی نہ قدم شمع صفت یہاں سے ہٹیگا
بعضوں نے لکھا ہے کہ ابلیس نے کہا کہ مجھے اسکے مال اور تن اور فرزند پر مسلط کر کہ حقیقت حال ظاہر ہوجاوے حق تعالیٰ نے ابلیس کو اسکے ظاہر پر
تسلط دیا اسنے شیطانوں کو سپرد کر دیا وہ انکی خرابی کی طرف مشغول ہوئے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ حق تعالیٰ طرح طرح کے رنج اسپر لایا اونٹ
صاعقہ سے ہلاک ہوگئے گوسفند پانی میں بہہ گئے کھیت ہوائے گرم سے سوکھ گئے سات پسر اور تین دختر دیوار کے تلے دب گئے بدن
پک گیا متعفن ہوکر کیڑے پڑ گئے جو لوگ مومن تھے مرتد ہو گئے جسکے گھر اور گانو میں یہہ جاتے تھے وہ اپنے وہاں سے نکال دیتا تھا
بی بی انکی رحیمہ یوسف علیہ السلام کی پوتی انکی خدمت میں رہیں سات برس واسطے سات مہینے سات دن سات ساعت اسی محنت میں
مبتلا رہے بعضوں نے تیرہ برس بعضوں نے اٹھارہ برس بھی کہے ہیں حق تعالیٰ نے واسطے تسلی خاطر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تعلیم کے
انکا صبر بیان فرمایا کہ یاد کر قصہ ایوب کا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ جسوقت پکارا اسنے پروردگار
اپنے کو تحقیق مجھکو پہنچی ہے ایذا اور تو مہربان بڑا ہے مہربانوں کا سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے حضرت ایوب کے حق میں فرمایا ہے انا وجدناہ
صابرا اور انی مسنی الضر منافی اسکی ہے کیونکہ شکایت رنج سے بے صبری ہے جواب اسکے بہت ہیں اول تو یہی ہے کہ شکایت وہ ہے جو

غیر سے ہو محبوب سے اپنا عرض احوال رنج کرنا شکایت ہی نہین دوسری یہہ ہے کہ شکایت اپنے رنج کی نہین کی بلکہ شیطان نے انکو آکر کہا کہ تو مجھکو سجدہ کرتا کہ یہہ بلا تجھ سے دفع کردون اس نبر گزیدے شیطان کے شکایت کی ہے بعضون نے کہا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے تھے وہ کہنے لگے کہ اگر اسمین بھلائی ہوتی اس برائی مین مبتلا نہوتا اس بات سے انھون نے غمگین ہوکر یہہ کلام کیا یا ایسے ضعیف ہوگئے تھے کہ نماز فرض کا قیام دشوار تھا اسواسطے کہا یا کیڑے بدن کھاتے کھاتے دل اور زبان کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی دو عضو محل توحید او تمجید ہین انھون نے اسکے فوت ہونے سے ڈر کر یہہ کلمہ کہا یا بی بی نے انکے ناچاری سے گیسو اپنے بیچکر قوت انکے واسطے خریدا انھون نے اس بات سے آگاہ ہوکر انی مسنی الضر کہا حقایق سلمی مین ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چالیس دن تک وحی نہین آئی تھی اسواسطے یہہ کہا بعضون نے کہا ہے کہ ان کیڑون مین سے جو انکے بدن مین پڑے تھے ایک زمین گرم پر گرکر تڑپتا تھا انھون نے اٹھاکر پھر بدن مین رکھ لیا اسنے سمجھا کہ یہہ باختیار کتواتے ہین ایسا کاٹا کہ نہ متحمل ہوسکے بے اختیار یہہ لفظ بول اٹھے بعضے کہتے ہین کہ ہر صبح بواسطہ ملک وبشر خطاب الہی ہے یہہ خطاب ایوب مکروب کو پہنچتا تھا کہ ای بیمار ہمارے کیسا ہے تو حضرت ایوب شوق ذوق اس پوچھنے کے ستے کو وہ بلا اپنے جان پر لیتے تھے اور خوش رہتے تھے بیت تو آئی عیادت کو تو صد سال با میدہ: کیا عیش سے بیمار تیرا عمر گذاری ؛ جس صبح یہہ مرہم جراحت ایوب پر نہ لگا بے اختیار بعد اضطرار کہا انی مسنی الضر محققون کہا ہے کہ شکایت ساتھ اسکے تھی نہ اس سے بحر الحقایق مین لکہا ہے کہ بشریت ایوب ضرر جسمانی سے نالان ہوئے لیکن روحانیت انکی مشاہدہ جمال اسکے مین سے ضرر پہنچا یا خوش تھے اور عین بلا مین عنایت دیکھتے تھے اسیواسطے زبان جسدی انکی انی مسنی الضر کہا اور زبان روحی نے وانت ارحم الرحمین لطائف قشیری مین ہے کہ یہہ بات بوجہ اعتراض بحکم قضا وقدر نہین بلکہ بواسطہ ضعف اور عجز بشری ہے کیونکہ منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت ایوب پاس آئے اور کہا کہ کیون چپ بیٹھے ہو کہا نہ کرونگا مین مگر صبر کہا بلا مین خزاین حق مین بہت ہین تجھ سے نہ تحمل ہوسکیگا اللہ سے عافیت چاہ ایوب علیہ السلام نے یہہ کلمات کہے فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ پس قبول کیا ہمنے واسطے دعا اسکی کے پس کھول دی یعنے دور کی ہمنے جو کچھ تھی اسکو ایذا یعنے شفا دی ہمنے اسکو مرض سے شرح اسکی سورہ ص مین آویگی اور دی ہمنے اوسکو اولاد اوسکی اور مانند انکے ساتھ انکے یعنے اوس اولاد کو زندہ کیا اور سات بیٹے اور تین بیٹیان اور دین ہم شکل انکے اسمین ابن عباس رض سے منقول ہے کہ اولاد اور اموال اور مواشی دوچند انکو عنایت کی اور ابر سرخ یا سفید بھیجکر ملخ زرین انپر برسائے لکھا ہے کہ تین دن تک انکے حویلی کے گرد برستے رہے رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ یہہ ایوب سے کہا ہمنے مہربانی کرکر اپنے طرف سے اور نصیحت واسطے عبادت کرنیوالون کے تو کہ صبر کرین جیسے ایوب نے کیا اور جزا پاوین جیسی اسنے پائی وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ اور یاد کر اسمعیل اور ادریس اور صاحب نصیب کو کہ الیاس یا یوشع یا زکریا علیہم السلام تھے اور وجہ تسمیہ کی یہی ہے کہ حق تعالی کیطرف سے بہرہ مند تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ کفل بمعنی ضعف ہے یعنے عمل انکی برابر اعمال انبیا زمان انکی کے تھی اور کفل بمعنی ضمانت ہی ہے بعضون نے لکھا ہے کہ الیسع الیاس کے متکفل ہوکہ امر دین پر قیام کرین بعد جانے انکے کے اسواسطے ذوالکفل لقب پایا امام محی السنہ اور صاحب تبیان نے لکھا ہے کہ ایک نبی بنی اسرائیل کے وحی آئی کہ مین چاہتا ہون کہ روح تیری قبض کرون تو بنی اسرائیل سے کہہ کہ جو کوئی ہر رات جاگے عبادت مین بے قصور اور ہر دن روزہ رکھے بے قصور اور لوگون مین حکم کرے نہ غصہ ملک اپنا مین اسکو دیتا ہون اس پیغمبر نے یہہ بات کہی ایک شخص جوان کھڑا ہوکر کہنے لگا انا الکفل یعنے اس پیغمبر نے اسکو بادشاہت دی اسنے وعدہ وفا کیا خلعت پیغمبری سے مشرف ہوا حق تعالی نے اوسکو ذوالکفل فرمایا كُلٌّ مِنَ الصَّابِرِينَ سب یہہ پیغمبر اسمعیل اور ادریس اور ذوالکفل تھے صابرون سے اوپر مشقت اور تکلیف کے یا پہنچنے زمانے کے اسمعیل علیہ السلام مکہ مین رہے کہ ویران بن کپنے کا تھا اور صبر کیا ادریس علیہ السلام

لوگون کو دعوت کرتے رہے وہ ایمان نہ لائے انکے ایذا پر صبر کرتے رہے ذوالکفل علیہ السلام ان چیزون پر جنکے متکفل ہوئے تھے صبر کیا وَاَدْخَلْنٰهُمْ
فِيْ رَحْمَتِنَا اور داخل کیا ہمنے انکو بیچ رحمت اپنے کے کہ نبوت ہے یا نعمت آخرت ہے اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ تحقیق وہ تھے صالحون سے
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور یاد کر مچھلی والے کو یعنے یونس کو جسوقت گیا غصہ کہا کر اپنے قوم پر کہ دعوت اوسکی نہ مانی یا اپنی جان پر غصہ ہو کر راہ مین کہ بحکم
احمد کے نکلا تھا یا وعدہ عذاب پورا اور عذاب آنے مین دیر دیکھی جانا کہ امت دروغ گو سمجھیگی ہمین سے نکلا پس گمان کیا یعنے اس سے فعل اس
شخص کا صادر ہوا کہ گمان کرے یہہ کہ نہ تنگ کرینگے ہم اوپر اوسکے راہ چلنا پس ہمنے لی خبر اسکو ماہی مین قید کردیا پس پکارا بیچ اندھیرون کے کہ اندھیرا
رات کا او شکم ماہی کا اور دریا کا تھا یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھکو عجز سے تحقیق مین ہی تھا ظالمون سے کہ ظلم اپنی جان پر کر کر آپ ہجرت کر آیا
حدیث مین ہے کہ کوئی دکھوالا ساتھ اس کلمہ کے نہین دعا کریگا مگر قبول ہوگی دعا اسکی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ پس قبول کیا
ہمنے واسطے یونس کے اور نجات دی ہمنے اسکو غم سے کہ مچھلی کو حکم کیا اسنے اپنے پیٹ سے نکال کر کنارے دریا کے ڈالدیا وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ
اور جیسے اسکو غم سے نجات دی اسیطرح سے نجات دیتے ہین ہم ایمان والون کو اور قصہ مچھلی و دریا کا سورہ والصافات مین آویگا وَزَكَرِيَّآ
اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ اور یاد کر زکریا کو جسوقت پکارا اسنے پروردگار اپنے کو اے رب میرے مت چھوڑ
مجھکو اکیلا بن فرزند کے کہ میراث لے میری اور تو بہتر وارثون کا ہے بیت گر نہ دیگا مجھکو وارث تو بھی مین غمگین نہین : کیونکہ حق یہہ ہے کہ یا رب
انت خیر الوارثین فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ پس قبول کیا ہمنے واسطے اسکے دعا کو اسکے اور دیا ہمنے اسکو
یحیی نام بیٹا کہ زندہ ہوا اسسے دین اور درست کردی ہم نے واسطے اسکے بی بی اسکی ایشاع بنت عمران واسطے ولادت کے بعد بڑہاپے کے یا بدخلق
تھی خوشخو کردی اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا تحقیق یہہ پیغمبر جو مذکور ہوئے تھے جلدی کرتے بیچ بھلائیون
کے اور پکارتے تھے ہمکو از روئے رغبت کے اور ڈر کے بیت رکھتے رغبت ثواب سے ہی میری   اور ڈرنے عقاب سے تھی میری وَكَانُوْا لَنَا
خٰشِعِيْنَ اور تھے واسطے ہمارے عاجزی کرنیوالے بیت جسقدر ہو دلا نیاز تو کر :: ناز اسسے چاہیے نہ ناز تو کر :: کشف الاسرار مین ہے
کہ جو کوئی نیاز طرف اسکے لاوے وہ اسکو تونگر فرما دیوے اور جو کوئی ناز ساتھ اسکے کرے وہ اسکو عزیز کرے بیان نیاز وكانوا لنا
خاشعین ہی اور نشان ناز من مثلی ورب العرش معبودی ہے بیت بسوی یار جو منسوب ہے نیاز میرا :: تو اہل چرخ و زمین
کیون ہو ناز میرا :: وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا اور یاد کر اس عورت کو کہ نگاہ رکھا اسنے شرمگاہ اپنے کو حلال و حرام سے مراد
اس سے حضرت مریم بنت عمران ہین رضی اللہ عنہا کہ کسی مرد نے انکو مس نہین کیا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً
لِّلْعٰلَمِيْنَ پس پھونک دیا ہمنے بیچ پیراہن یا دامن اسکے کہ روح سے جو ہمارے سے ہے یعنے روح مسیح اسکے اندر بھردی حملہ
اور کیا ہمنے اسکے قصے کو اور بیٹے اسکے کے قصہ کو یعنے عیسی کی نشانی واسطے عالمون کے اگر سوچین تو معلوم کرین کہ بن باپ بیٹا پیدا ہونا
محض پھونک سے صانع مطلق کے کمال قدرت پر دال ہے اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً تحقیق یہہ ہے ملت توحید اور دین اسلام کہ واجب
ہے اوپر تمہارے استقامت اسپر ملت ایک یعنے اختلاف نہین ہے اسمین بلکہ سب انبیا اسی پر تھے اور اصل توحید مین متفق تھے وَّاَنَا رَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْنِ اور مین پروردگار تمہارا ہون پس عبادت کرو میری نہ غیر میرے کی وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ اور کاٹ لیا پہلے امتون نے
کام دین اپنے کا درمیان اپنے یعنے فرقے فرقے ہو گئے جیسے یہود اور نصاری اور ہر ایک دوسرے کی تکفیر کرنے لگا كُلٌّ اِلَيْنَا

راجِعُوْنَ سب یہہ فرقے طرف ہمارے پھر آنیوالے ہین اور ہم موافق اعمال انکے کے انکو جزا دینگے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ پس جو کوئی عمل کرے بھلائی سے اور حال آنکہ وہ ایمان والا ہے پس نہین بی قدری واسطے سعی اسکے کے یعنے عمل اسکے ضایع نہین
کرینگے ہم وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ اور تحقیق ہم واسطے اسکے لکھنے والے ہین نامہ اعمال مین یعنے ہمارے فرشتے لکھتے ہین کوئی عمل نہین چھوڑتے کے بہیت
نیک کارون کا عمل رافت کوئی ضایع نہین ؛؛ لایضیع اللہ فی الدارین اجر المحسنین وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ اور
منع ہے اوپر اس بستی کے کہ ارادہ ہلاک کا کیا ہمنے اسکو یہہ کہ وہ پھرین طرف دین کے یعنے حرام ہے اوپر ان لوگون کے جنکے ہلاکت کر چاہی ہمنے یہہ کہ دین کی
طرف رجوع کرین واسطے تلافی اعمال اور تدارک احوال کے سمجھیے کہ لا یہان زاید ہے اور بعضون نے اصلی کہا ہے اور یہہ معنی ٹھہرائے ہین کہ منع
ہے اوپر مالکون کے یہہ کہ نہ رجوع کرین طرف حشر کے واسطے حساب کے بلکہ آوین گے اور حساب دینگے یا حرام کی معنی لازم کی ہان یعنے لازم ہے ہلاک ہون
پر یہہ کہ وہ نہین پھرینگے طرف اس عالم کے بلکہ عذاب گور پاوین گے حَتّٰىٓ اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ
یہان تک کہ جب کھولے جاوین یاجوج اور ماجوج یعنی قیامت تک کہ کہلنا سد یاجوج اور ماجوج کا علامت قیامت ہے اور وہ یاجوج اور ماجوج
ہر ایک اوچان سے دوڑتے ہوئینگے تو کہ سب عالم کو گھیر لین اور قصہ انکا سورہ کہف مین گذرا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ
اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور نزدیک آوے وعدہ سچا کہ قیامت آنیکا ہے پس ناگہان قصہ یہہ ہے کہ چڑھ رہے ہین آنکھین اُن لوگون کی کہ کافر
ہوئے ہین قیامت سے اور کہتے ہین يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ الواسے ہمکو تحقیق تھے دنیا مین بیچ
غفلت کے اس دن اور اس حال سے بلکہ تھے ہم ظالم اوپر جانون اپنے کے کہ باتین پیغمبرون کی نہ مانین اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ
جَهَنَّمَ تحقیق تم اے مشرکو اور وہ جسکی عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے ایندھن ہو دوزخ کے اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ تم بتون سمیت واسطے دوزخ
آنیوالے ہو سمجھیے کہ بتون کے جلانے مین حکمت یہہ ہے کہ عذاب بت پرستون کو زیادہ ہوگا کیونکہ انکے ڈالنے سے آگ اور دہکے گی اور زیادہ جلاوینگی
اور دوسری ذلت بت پرستون کی ہوگی کہ جنکو وہ پوجتے تھے وہ پڑے جلتے ہونگے لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا اگر ہوتے یہہ
بت معبود جیسے مشرک گمان کرتے ہین نہ آتے دوزخ کے پاس کیونکہ خدا عذاب دینے والا ہے عذاب دیا گیا نہین وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور
سب بت اور بت پرست بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ واسطے انکے بیچ دوزخ کے چلانا ہے
اور وہ بیچ اسکے نہ سنینگے بات خوشی کی لکھا ہے کہ جب آیت وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم نازل ہوئی آتش غضب مشرکان عرب مین
بڑی ابن زبعری نے کہا کہ قسم رب کعبہ کی مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مباحثہ کرتا ہون پس حضرت سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ جسکو سوا اللہ کے پوجتے ہو وہ
دوزخ مین جاویگا عزیر کو یہود اور عیسیٰ کو نصاریٰ اور فرشتون کو بنی ملیح پوجتے ہین وہ دوزخ مین جاوینگے تو ہمارے بت بھی جاوین یہہ آیت
اتری کہ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰىٓ تحقیق وہ لوگ کہ پہلے ہو چکا واسطے انکے ہماری طرف سے وعدہ نیک توفیق طاعت یا بشارت
جنت ہے اور وہ عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ ہین علیہم السلام روایت ہے حضرت علی رض سے کہ خطبہ مین یہہ آیت پڑہی اور کہا کہ اسی مین ہون اور ابوبکر اور عمر
عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن وقاص اور عبیدہ بن جراح اور عبدالرحمن بن عوف اور سعید پھر نماز پڑہی چنانچہ بیضاوی مین لکھا ہے اُولٰٓئِكَ
عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ یہہ لوگ اس سے دور کئے گئے ہین یعنے دوزخ مین نہین جاوینگے بحر الحقایق مین ہے کہ سبق عنایت بدایت مین ہے جب ولایت
ہے نہایت مین ہیبت جو ازل مین نیک ہے وہ یہان ہے نیک ؛؛ اول و آخر ہے رافت آخر ایک لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا نہ سنینگے وہ دور کئے
گئے دوزخ سے کھٹکا دوزخ کا کیونکہ وہ اعلا سے علیین مین ہونگے اور دوزخ اسفل السافلین ہے وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ

اور وہ بیچ اسکے کہ چاہینگے جی انکے ہمیشہ رہنے والے ہین لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ نہ غمگین کریگا انکو ڈر بڑا یعنے فرشتونکا قول لا بشری
کہ وہ یہہ کلمہ سنین یا جب کہینگے وامتازوا الیوم یہہ غمگین نہونگے کیونکہ طرف راست کے متوجہ بہشت ہونگے بعضون نے کہا ہے کہ ڈر
بڑا اسوقت ہوگا کہ موت کو کبش املح کی شکل بلندی پر کہڑا کرکر ذبح کرینگے اور ندا ہوگی کہ اے دوزخیو ہمیشہ رہو دوزخ مین نہین ہے موت
اور اے بہشتیو رہو بہشت مین اور نہین ہے موت دوزخی غم کرینگے بہشتی خوشی وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ اور لینے آوینگے انکو فرشتے اسدم
کہ قبرون سے نکلینگے اور کہینگے هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ یہہ ہے دن تمہارا وہ جو تہے تم وعدہ دئے جاتے دنیا مین یعنے اے
عابدو یہہ روز ثواب اور کرامت تمہاری کا ہے اور اے عارفو یہہ دن تماشے اور فرحت تمہاری کا ہے قطعہ عابدون کو وہان ہے
گلگشت جنان ؛ عاشقون کو ہے تماشای لقا ؛ دید حور العین ہے انکو نصیب ؛ انکو دیدار جمال کبریا يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ
لِلْكُتُبِ یاد کر اسدن کو کہ لپیٹ لیوینگے ہم آسمان کو جیسے لپیٹتا ہے طومار رقعونکو یا سجل نام کاتب کا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یا نام فرشتے کا
ہے کہ کرام الکاتبین یا نامہ اعمال لکہ کر اسکے حوالے کرتے ہین وہ لپیٹتا ہے كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ جیسے شروع کی تہی ہمنے پہلے پیدایش
دوبارا کرینگے ہم اوسکو اور ہماری قدرت کے آگے وہ بہی آسان تہا یہہ بہی سہل ہے وَعْدًا عَلَيْنَا وعدہ کیا ہمنے ساتہہ اعادہ کے وعدہ
کرنا اوپر ہمارے ہے وفا کرنا اسکا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ تحقیق ہم ہین کرنیوالے اسکے یعنے جیسے پہلے وجود مین لائے ہم واسطے معرفت کے دوبارا موجود
کرینگے ہم واسطے مکافات کے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ اور البتہ تحقیق لکہہ دیا
ہمنے بیچ زبور کے کہ داؤد علیہ السلام پر اتاری پیچہے توریت کے یا بعد اوسکے کہ توریت مین لکہا تہا زبور مین لکہہ دیا ہمنے یہہ کہ زمین بہشت کی میراث
پکڑینگے اسکو بندے میرے نیک یعنے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عام ایمان والے إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ تحقیق بیچ اسکے
جو بیان کئین ہمنے خبرین اور نصیحتین اور وعدے البتہ مطلب کو پہنچا دینا ہے واسطے قوم عبادت کرنیوالون کے مراد امت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہے کہ اخبار اور مواعظ قرآن کفایت کرتے ہین اسکو بیچ پہنچا دینے کے منزل مقصود کو وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اور نہین
بہیجا ہمنے تجہکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر رحمت واسطے عالمون کے سمجہ لیجئے کہ واسطے مومنون کے یہہ رحمت ہین کہ انکو ہدایت کی اور واسطے کافرونکے بہی
یہہ رحمت ہین کہ عذاب استیصال سے بچایا کشف الاسرار مین ہے کہ رحمت آپکے سے ہے کہ امت کو کسی مقام پر نہین بہولے نہ مکہ معظمہ مین نہ مدینہ منورہ
نہ مسجد حرام مین نہ ہجرت کے مقام مین بلکہ بالائے عرش مقام قاب قوسین یاد فرمایا کہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اوسوقت فاوحی
الی عبدہ ما اوحی مغفرت گنہگاران امت کی طلب کی نظم طلب بخشش امت وہان کی ؛ ہم گنہگارو نپہ رافت وہان کی ؛ بہ تضرع پہلے
رحمت وہان کی کہ سب امت کی کرامت وہان کی ؛ واہ وہان بہی بنا خیال امت کا ؛ بہولے اوسجا بہی نہ حال امت کا ؛ کہ نبی ہو دین تو ہون
ایسے ؛ یہہ ہمارے ہین پیغمبر جیسے ؛ مست تہے وصل کے جدم محسے ؛ تب بہی غافل نہ ہوئے اس محسے ؛ یعنے کہتے تہے بہی یا اللہ ؛
بخش دے میری سب امت کی گناہ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو سوا اسکے نہین کہ وحی
کیا جاتا ہے طرف میرے یہہ کہ معبود اکیلا ہے یعنے نہین وحی کیجی گئی طرف میرے بیچ امر الہی کے مگر وحدانیت اسکے کی فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ پس
کیا ہو تم اطاعت کرنیوالے موافق وحی کے جو مجہہ پر آئی ہے وحدانیت اللہ سے سمجہ لیجئے کہ یہان استفہام بمعنی امر ہے فَإِن تَوَلَّوْا
فَقُلْ آذَنتُكُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ پس اگر پہر جاوین توحید سے پس کہہ خبردار کر دیا مین نے تمکو اوپر برابری کے یعنے مین اور تم علم مین برابر ہین
جو کہے تمکو برابر ہین سو صحیح مین ہے کہ خبردار کر دیا مین نے تجہکو اس خبر سے جو مجہہ پر وحی ہوئی اور تم پر ظاہر ہوا اور مومن اور کافر مساوی ہو گئے

وَاِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اور نہین جانتا مین کہ نزدیک ہے یا دور ہے جو وعدہ دیئے جاتے ہو تم ساتھہ اسکے یعنے قیامت یا غلبہ مسلمانون کا اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَیَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ تحقیق اللہ تعالی جانتا ہے پکار نیکو بات سے کافرون کے طعن سے اسلام مین اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو تم حسد سے پیغمبر کے اور کینہ سے مسلمانون کے وَاِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ اور نہین جانتا مین شاید کہ تاخیر موعود مین یا دیر سزا اعمال تمہارے کے پہنچنے مین آزمائش ہے واسطے تمہارے اور فائدہ ایک مدت تک کہ اجل مقدر پہنچے قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ کہا پیغمبر نے اور قل بصیغۂ امر بھی قرات ہے یعنے کہا اے پروردگار میرے حکم کر ساتھہ حق کے درمیان میرے اور اہل مکہ کے وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ اور پروردگار ہمارا مہربان ہے اوپر مخلوق اپنے کے مدد مانگا گیا ہے یعنے اس سے مدد مانگتے ہین اوپر اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم جھوٹ اللہ پر کہ اسکی اولاد ٹھہراتے ہو اور مجھکو ساحر بناتے ہو اور قرآن کو شعر یا اوپر اس چیز کے جو کہتے ہو کہ عذاب موعود اگر حق ہے کیون نہین آتا ہم پر یا اسلام کا اٹھہ جانا چاہتے ہو تم حاصل یہہ ہے کہ تمہارے بیہودہ کلام پر اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اسکے رد ہونے کو اعانت طلب کرتے ہین ہم **بیت** وہی ہے مستعان اپنا وہی ناصر ہمارا ہے ؎ ہمین کچھ ڈر نہین دشمن اگر کافر ہمارا ہے

سورۂ حج مکی ہے مگر چھہ آیتین ہذان خصمان سے تا الی صراط الحمید مدنی ہین بعضون نے دو آیتین مدنی کہی ہین ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف اور اذن للذین اٹھتر آیتین ہین یا چھہتر آیتین ہین یا چہتر یا زیادہ چوہتر یا بہتر ایک ہزار دو سو اکیانوے کلمے ہین پانچ ہزار دو سو نو حرف ہین فواصل اسکی اطق نظم رسہے جد ہین نظم اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۂ انبیا کے یہہ ہے کہ مقطع مین سورۂ انبیا کے حد فائدہ اٹھانا کفار کا تا بہ اجل مقدر بیان کیا کہ انتہائے دنیا ہے اور مطلع مین اس سورۂ حج کے ذکر زلزلۂ قیامت فرمایا کہ منتہائے دنیا ہے اور یہہ بھی ربط ہے کہ سورۂ انبیا مین توحید خدا کی اور نبوت اور معجزے انبیا کے اور خبرین پہلون کے اور تنبیہ حاضرون کے اور ہلاکت کافرون کا اور نجات مومنون کی مذکور تھی اس سورۂ حج مین بھی یہی بیان ہے اور زیادہ اسمین حج اور عبادات اور امر معروف اور نہی منکر مذکور ہے واللہ اعلم

سورۃ الحج مکیۃ وہی بسم اللہ الرحمن الرحیم ثمان وسبعون آیۃ

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اے لوگو ڈرو عذاب پروردگار اپنے سے خطاب عام ہے سب مکلفون کو اور وہ جو یہان خدشہ کرتے ہین کہ خطاب تقوی کا کہ خطاب شرایع ہے متوجہ طرف کافرون کے نہین ہوتا اسکا جواب یہہ ہے کہ خطاب شرایع علاوہ ایمان سے نہین ہوتا اور ایمان کے ساتھہ ملا ہوا ہوتا ہے چنانچہ یا بنی اسرائیل اذکروا مین آمنوا بما انزلت اور اقیموا الصلوۃ واٰتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین ہے کفار کو امر شرایع بانضمام امر بایمان آیا ہے اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ تحقیق زلزلہ قیامت کا چیز ہے بڑی یعنے ہلا دینا قیامت کا زمین کو بڑی ڈر کی بات ہے اسناد تحریک کی طرف قیامت کے مجازی ہے اور زلزلہ علامات قیامت سے ہے کہ پہلے نکلنے شمس کے مغرب سے واقع ہوگا زاد المسیر مین ہے کہ پہلے نفخۂ اولی سے زمین ہلیگی اور آواز آسمان سے آویگی کہ یا ایہا الناس اتی امر اللہ اے لوگو آیا حکم ربانی پس خوف عظیم خلائق مین پیدا ہوگا **بیت** کیون نہ ہو لوگون کو بڑا خوف و بیم ؎ زلزلۃ الساعت شیء عظیم یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ جسدن دیکھینگے زلزلہ کو بھول جاویگی ہیبت سے ہر دودھ پلانے والی جسکو دودھ پلایا تھا باوجود اس مہر کہ دائی کو بلائے پر ہوتی ہے وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا اور ڈال دے گی ہر حمل والی حمل اپنا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰی اور دیکھیگا تو لوگون کو مست یعنے ہیبت سے اسدن کے مستون کی طرح لوگون کی عقل اور تمیز جاتی رہیگی وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰی اور نہ ہونگے وہ مست

حقیقت مین کیونکہ زوال عقل وہشت اور حیرت مستی سے نہین ہوتی اگرچہ نظر دین مین لوگون کے مستی دکھاتی ہے پس حقیقت مین وہ مست ہونگے
وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ اور لیکن عذاب اللہ کا سخت ہے اسکے ڈر سے مدہوش معلوم ہونگے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ
فِي اللّٰهِ اور بعضے لوگ وہ شخص ہین کہ جھگڑتے ہین بیچ کتاب خدا کے جیسے نضر بن حارث کہ کہتا تھا اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ یا بحث
کرتے ہین بیچ قدرت حق کے جیسے ابی بن خلف کہ حشر کا منکر تھا بِغَيْرِ عِلْمٍ بغیر جاننے اور پہچاننے کے اور بن حجت اور دلیل کے وَّيَتَّبِعُ
كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ اور پیروی کرتا ہے جھگڑنے مین یا سب حال مین ہر شیطان سرکش گمراہ کی کہ ازل مین كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهُ
مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيرِ لکھا گیا ہے اوپر اس شیطان کے لوح محفوظ مین یہہ کہ شیطان جو کوئی دوست
رکھے اسکو اور پیروی اوسکی کرے پس تحقیق شیطان گمراہ کرتا ہے اسکو اور راہ دکھاتا ہے اسکو طرف عذاب آگ کے یعنے اپنے دوست کو ایسے
کام سکھاتا ہے جسکے عوض مین دوزخ مین پڑے بعضون نے کہا ہے کہ ضمیر علیہ کی راجع طرف مجادل کے یعنے حکم کیا ہے اللہ نے اوپر جھگڑنے
والے کے یہہ کہ جو کوئی پیروی کرے دوزخ مین جاوے يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ اے لوگو یہہ خطاب کافرون کو ہے جو منکر حشر کے ہین
اگر ہو تم بیچ شک کے پھر جی اٹھنے سے تو اپنے پہلے حال پر نظر کرو پس تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تمکو یعنے پدر تمہارے کو مٹی سے اور تم اسکی فرع
پھر تمکو نطفہ سے پھر لوہو جمے ہوئے سے پھر بوٹی صورت بنی ہوئی اور بن بنی ہوئی سے سمجھ لیجئے کہ مخلقہ وہ ہے جو تمام خلقت ہوا
اور غیر مخلقہ وہ ہے جو ناتمام ہوا اور بعضے اجزا مین اسکے نقصان ہو یا مصور او رغیر مصور ہو چنانچہ ترجمہ مین گذرا اور ایک حال سے دوسرے
حال پر پیدا کیا ہم نے تمکو اسواسطے لِنُبَيِّنَ لَكُمْ تو کہ بیان کرین ہم واسطے تمہارے ابتداے خلقت تمہاری تو کہ استدلال کرو تم مبدا سے
اوپر معاد کے یعنے جانو کہ جسنے بے مادہ پیدا کیا وہ پھر بارد گر پیدا کرنے مین عاجز نہوگا وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاءُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور
ٹھہراتے ہین ہم اسکو بیچ رحم کے جسکو چاہین ایک وقت مقرر تک کہ زمانہ اسکے پیدا ہونے کا ہے ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا
اَشُدَّكُمْ پھر نکالتے ہین ہم تمکو ماؤن کے پیٹون سے بچے ناتوان پھر تربیت کرتے ہین ہم تمکو تو کہ پہنچو جوانیون اپنے کو کہ تیس سے چالیس
برس ہین وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا اور بعضا تم مین سے
وہ شخص ہے کہ قبض کیا جاتا ہے جوانی کو پہنچ کر یا پہلے جوانی سے اور بعضا تم مین سے وہ شخص ہے کہ پھیرا جاتا ہے طرف ناکارہ عمر کے
تو کہ نجانے پیچھے جاننے کے کچھ یعنے حالت بچپن کی پھر آوے جو کچھ یاد کیا ہے سب بھول جاوے اور پھرنا آدمی کا نہایت سے طرف بدایت کے
دلیل اعادہ حیات کی ہے بعد ممات کے کہ جسکو یہہ قدرت ہے اسکو وہ بھی ہے اور پھر دوسرے بار واسطے دلیل پکڑنے کے اوپر بعث کے فرماتا ہے
وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ اور دیکھتا ہے تو اے
آدمی زمین خشک اور بے رونق مانند مردہ کے پس جس وقت اتارتے ہین ہم پانی اوپر اسکے ہلتی ہے گیاہ سے اور پھولتی ہے اور اگاتی ہے
ہر قسم روئیدگی سے تروتازہ بہجت افزا پس جو قادر زمین مردہ کو پانی سے زندہ کرے توانا ہے کہ اجزاے مردہ جمع کر کر جیسا تھا ویسا بنا دیوے
نظم اسکی قدرت سے کچھ نہین ہے دور :: ایک کیا لاکہہ بار بعث و نشور :: آب سے جو کرے ہے زندہ زمین :: اسکو مشکل حیات خلق
نہین :: حکم مین اسکے جان عود حیات :: جو کہ پانی سے ہے اگانے نبات ذٰلِكَ یہہ جو مذکور ہوا انسان کا پیدا ہونا اور احوال بدلنا اور
زمین کا بعد موت کے جینا بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهُ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یہہ سبب اسکے ہے کہ تحقیق اللہ

وہ ہے مستحق صفات کمال او رثابت اپنی ذات مین اور واسطے اسکے ہے کہ وہی جلاتا ہے مردون کو اور ثابت اسکے ہے کہ وہ اوپر ہر چیز کے
قادر ہے کیونکہ قدرت صفت ذاتی ہے اسکی بہ نسبت سب مقدورات کے ہے جب بعضے مردونکو زندہ کیا ویسا ہی سب مردون کے جلانے پر
قدرت رکھتا ہے وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا اور واسطے اسکے ہے تو کہ جانین کہ قیامت آنیوالی ہے نہین شک بیچ آنے اسکے کے
وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اور جانین کہ اللہ اٹھاویگا ان لوگون کو کہ بیچ قبرون کے ہین موافق وعدہ اپنے کے تو کہ حساب انسے لے
اور جزا انکو دے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ اور بعضا لوگون مین سے وہ شخص ہے
کہ عناد سے جھگڑتا ہے بیچ کلام خدا کے یا قدرت اسکے کے بغیر علم کے اور بغیر دلیل کے کہ راہ دکھاوے طرف مقصد کے اور بغیر کتاب روشن کے
کہ اس سے صواب اور خطا مین فرق معلوم ہو سمجھ لیجیے کہ تکرار واسطے تاکید کے ہے یا مراد مجادل اول سے رؤسا کفار ہین جیسے نضر اور ابی اور ثانی سے
مقلد انکے اور مجادلہ کرتا ہے بے سند دلیل کے یا وحی کے ساتھ محض تقلید کے اور تقلد کے محض ثَانِيَ عِطْفِهِ درانحال کہ موڑنے والا ہے
شانے اپنے کو اور یہ کنایہ تکبر سے ہے یعنے یہہ مقلد تکبر جھگڑا کرتا ہے لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنے
فرمانبرداری حق سے لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ واسطے اسکے بیچ دنیا کے رسوائی ہے ساتھ قتل کے
جیسے دن بدر کے ہوئی اور چکھاوینگے ہم اسکو دن قیامت کے عذاب جلنے کے اور کہینگے ہم ذَلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ
بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ یہہ رسوائی اور عذاب بسبب اسکے ہے کہ آگے بھیجا دونون ہاتھ تیرے نے یعنے کمایا تونے کفر اور گناہ سے اور بسبب اسکے
ہے کہ اللہ نہین ظلم کرنیوالا واسطے بندون اپنے کے صیغہ مبالغہ کا واسطے کثرت بندون کے ہے لکھا ہے کہ گروہ اعراب مدینہ مین آکر ایمان لائے پس کو
کچھ مرض نہوا اور بیٹا پیدا ہوا اور مواشی اسکے بڑھے کہنے لگا کہ اسلام اچھا دین ہے ہمپر مبارک ہوا بسبب قبول اسکے کے ہمپر کیا کیا بھلائیان
آئین اور جسکا اسلام سے خوش ہوا اور جسکا معاملہ برعکس ہوا تو وہ ناخوش ہوا اسلام سے پھر گیا اور کہنے لگا کہ ہمپر نامبارک ہوا یہہ آیت اتری وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ اور بعضا لوگون مین سے وہ شخص ہے کہ عبادت کرتا ہے اللہ کی اوپر انحراف اور اضطراب کے یا اوپر کنارے کے کھڑا اول ہلاتے
ہوئے فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ پس اگر پہنچے اسکو بھلائی مثل صحت اور غنا کے آرام پکڑے ساتھ عبادت کے اور ثابت رہے دین پر وَإِنْ
أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ اور اگر پہنچے اسکو فتنہ مانند مرض اور فقر کے پلٹ جاوے اوپر منہہ اپنے کے یعنے جسطرف سے آیا اسطرف
پھر جاوے اور مرتد ہوکر دین اسلام سے ہاتھ کھینچ لے بعضے مفسرین اسباب نزول مین اس آیت کے کہتا ہے کہ ایک یہودی ایمان لایا وہ اندھا ہوگیا اور
مصیبت اسپر بہت آئی حضور نبوی مین حاضر ہوکر کہنے لگا کہ اسلام مجھپر نامبارک ہوا مجھسے پھیر لو آپنے فرمایا کہ اسلام نہین پھیر لیا جاتا وہ مرتد
ہوگیا یہہ آیت اتری کہ جو کوئی دین سے پھر گیا ہے خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ٹوٹے مین دیا دنیا کو کہ مراد کو نہ پہنچا اور آخرت کو کہ عمل
ضایع ہوئے ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ یہہ زیان دو جہان کا وہ ہے ٹوٹا پا ظاہر کیونکہ سب عقلمندون پر روشن ہے کہ اس سے زیان عظیم تر
نہین بیت نی مال نہ اعمال نہ دنیا ہے نہ دین ہے نہ روشنی صدق ہی ہے نہ نور یقین ہے وجگ مین بجز خواری و ذلت کے نہین پاتا ہے
سمجھ اسکو بھی خسران مبین ہے يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنْفَعُهُ پکارتا ہے اور عبادت کرتا ہے مرتد یا مشرک سوا اللہ کے
اس چیز کو کہ نہ ضرر دے اسکو اگر نہ عبادت کرے اسکی اور نہ نفع دے اسکو اگر عبادت کرے اسکی ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ یہہ عبادت وہی ہے گمراہی دور
مقصود سے يَدْعُو لَمَنْ ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِنْ نَفْعِهِ عبادت کرتا ہے اس شخص کی کہ ضرر اسکا کہ قتل دنیا اور عذاب آخرت ہے نزدیکتر ہے نفع اسکے سے کہ توقع شفاعت
کی اور توسل بدرگاہ کبریا ہے لَبِئْسَ الْمَوْلَى وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ البتہ برا ہے دوست بت اور برا ہے مصاحب إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ تحقیق اللہ داخل کریگا ان لوگون کو کہ ایمان لائے اور عمل کیئے اچھے
بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ تحقیق اللہ کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے جزا دینے موحد اور مشرک سے
لکھا ہے کہ ایک گروہ غطفان نے قبول اسلام و ایمان مین توقف کیا کہ شاید کام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جل بجل ہو جاوے اور یہود کے ہمارے دوستی
نرہے اور انکی مدد بھی نپہنچے یہہ آیت اتری کہ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جو شخص گمان کرتا ہے یہہ کہ نہ مدد دیگا
خدا پیغمبر اپنے کو بیچ دنیا کے ساتھ رواج اسلام کے اور غلبہ اعدا کے اور بیچ آخرت کے ساتھ علو درجات کے اور شفاعت کے فَلْيَمْدُدْ
بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ پس چاہیئے کہ کھینچ لیجاوے ایک رسی طرف آسمان کے اور اسمین اپنے آپکو باندھے پھر چاہیئے کہ کاٹ
ڈالے اس رسی کو اور گرکر مرجاوے یا رسی اپنے گلے مین ڈال لے کہ گلا گھونٹ جاوے یا چاہیئے کہ لٹکا دے رسی آسمان سے پھر ہاتھ مار کر کاٹ جاوے
راہ تو کہ آسمان کو پہنچ کر دفع نصرت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش کرے فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ پس دیکھے غور سے
کرنا وجود اس شفقت کے آیا لیجاویگا مکر اسکا اس چیز کو کہ غصہ مین لاتی ہے اسی پیغمبر کے کام سے اور اس گمان سے کہ شاید مدد نہ دیئے جاوین وہ
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ اور جیسے یہہ کلام بیان کیا ہمنے اسیطرح اتارا ہے ہمنے قرآن کو آیتین
روشن احکام اور اخبار مین اور تحقیق اللہ راہ دکھاتا ہے ساتھ ان آیتون کے یا ثابت رکھتا ہے ہدایت پر اس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ کہ یہودی ہوئے
اور ستارہ پرست اور ترسا اور گبر اور جو لوگ کہ شرک کرتے ہین یعنے بت پرست اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تحقیق اللہ فیصل
کریگا درمیان اونکے دن قیامت کے ساتھ حکم محکم کے تو کہ سچا جھوٹا ظاہر ہو جاوے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے گواہ ہے
اور سب احوال سے آگاہ ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ کیا نہین دیکھا تونے یہہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہین
واسطے اسکے جو کوئی بیچ آسمانون کے ہین فرشتے سجدہ طوع اور باقی سجدہ تسخیر اور جو کوئی بیچ زمین کے ہین مسلمان سجدہ طاعت اور سجدہ تسخیر اور
ذلت وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اور سجدہ کرتا ہے سورج ساتھ طلوع اور غروب کے
اور چاند ساتھ گھٹنے بڑھنے کے اور تارے ساتھ آنے جانے اور پہاڑ ساتھ جاری کرنے چشمون کے اور درخت ساتھ سایہ کے اور چارپائے
ساتھ عجایب ترکیب کے اور بہت لوگون مین سے سجدہ کرتے ہین سجدہ طاعت کا وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ اور بہت لوگون مین سے نہین کرتے
سجدہ ثابت ہوا اوپر اونکے عذاب سمجھ لیجیئے کہ حقیقت مین سر رکھنا زمین پر سجدہ نہین کیونکہ اگر کوئی استہزا سے پیشانی زمین پر دہرے حساب
سجدہ مین نہ گنا جاوے بلکہ سجدہ نشان نیاز دل اور عجز بدن اور کمال تعظیم مسجود الیہ ہے پس ہر ذرہ عالم بذات کبریا خاشع اور خاضع ہے بدلالت
حال کہ افصح ہے دلالت مقال سے بیت دیکھ چشم دل سے ذرات جہان ٭ سجدہ مین اللہ کے ہین ہر زمان وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ مُّكْرِمٍ اور جسکو ذلیل کرے اللہ ساتھ شقاوت کے یا ضلالت کے یا خذلان کے یا دخول نیران کے پس نہین واسطے اوسکے کوئی عزت دینے والا
ساتھ سعادت کے یا ہدایت کی توفیق کے یا دخول جنت کے اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ تحقیق اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے عزت اور ذلت سمجھ لیجیئے کہ
یہہ چھٹا سجدہ ہے قرآن کا فتوحات مین اسکو سجدہ مشاہدہ اور اعتبار کہا ہے آدمی کو چاہیئے کہ بہ نیاز تمام سجدہ بجا لاوے تو کہ اول کثیر مین داخل
ہو کہ اہل سجود اور اقتراب ہین نہ دوسرے کثیر مین کہ مستحق عذاب اور عقاب ہین بیت الٰہی جان میری بندگی سا زمین جاکے بدن سے جائے
تو بس سجدۂ نیاز مین جائے ٭ لکھا ہے کہ اہل کتاب گروہ اصحاب سے جھگڑتے تھے کہ پیغمبر ہمارے مقدم ہین اور دین ہمارا قدیم ہے ہم اچھے ہین

تم سے اصحاب نے جواب دیا کہ ہم اپنے پیغمبر کی اور تمہارے پیغمبر کی تصدیق کرتے ہین اور تمہاری کتاب پر ایمان رکھتے ہین اور تم باوجودیکہ پیغمبر اور کتاب ہمارے کو پہچانتے ہو حسد سے نہین مانتے ہو پس حق پر ہم ہین یا تم یہ آیت اتری کہ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ یہ دو گروہ مومنون اور دشمنون کے جھگڑتے ہین بیچ دین پروردگار اپنے کے ابو ذر غفاری رض سے منقول ہے کہ قسم کھاتا ہون مین کہ یہ آیت بیچ شان چھ آدمیون کے ہے کہ روز بدر سبقت کی تھی جانب کفار سے عتبہ اور شیبہ اور ولید لعنہم اللہ اور طرف مومنون کے حمزہ اور علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اور تبیان مین علی مرتضیٰ سے منقول ہے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ لڑائی ہمارے کے جو کفار سے کرتے تھے دن بدر اور وسیط مین ہے کہ پانچون فرقے یہود اور صابئین اور نصاریٰ اور مجوس اور مشرک ایک خصم ہین اور مومن ایک خصم پس یہ دونون خصم ہمیشہ جھگڑتے ہین بیچ ذات اور صفات رب اپنے کے فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ پس وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنوائے جاوینگے واسطے انکے کپڑے آگ سے کہ بدن انکے کو گھیر لین جیسے کپڑے بدن کو لپیٹتے ہین يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ڈالا جاویگا اوپر سرون انکے کے پانی کھولتا يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ گلایا جاویگا ساتھ اس پانی کے جو کچھ بیچ پیٹون انکے کے ہے دل جگر انتڑیان اور گلایا جاویگا چمڑا انکا یعنے بیت بیرون و درون اپنی یاوینگے حرارت وہ لائق تھے شریک حق بالا کمہ شترا جو وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ اور واسطے عذاب انکے کے ہتھوڑے ہین لوہے سے كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ جس وقت کہ ارادہ کرینگے کفار یہ کہ نکلین دوزخ سے غم کے سبب سے جو انکو ہوگا پھیرے جاوینگے بیچ اوسکے یعنے نکلنے کو جو کنارے تک آوینگے فرشتے ہتھوڑے مار کر پھر اندر دوزخ کے لیجاوینگے اور کہینگے چکھو عذاب آتش سوزندہ کا اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ تحقیق اللہ داخل کرتا ہے ان لوگون کو کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے محلون انکے کے نہرین يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا پہنائے جاوینگے بیچ بہشت کے کنگنے سونے کے اور موتی کے وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ اور لباس انکا بیچ بہشت کے ریشمی دارائی خالص ہے حدیث مین ہے کہ جو کوئی دنیا مین حریر پہنیگا آخرت مین اس سے بے نصیب رہیگا مراد اس سے مرد ہین کہ لبس حریر حرام ہے انپر وَهُدُوْا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ اور راہ دکھائے گئے مسلمان طرف پاکیزہ گوئی بات سے یعنے کلام پاکیزہ انکو تلقین کیا جاویگا کہ جب بہشت کو دیکھینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا اور جب بہشت مین داخل ہونگے کہینگے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن اور جب مکانون مین اترینگے کہینگے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ یا قول پاکیزہ یہ ہے کہ بہشت مین لغو اور فحش اور باطل نہ کہینگے اور نہ سنینگے لا یسمعون فیھا لغوا ولا تاثیما اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ راہ دکھائے گئے مسلمان طرف قول طیب کے دنیا مین کہ کلمہ شہادت ہے یا قرآن ہے یا استغفار ہے سلمی نے کہا ہے کہ قول طیب ذکر اللہ کا ہے یا نصیحت مسلمانون کو کرنا ہے بعضون نے کہا ہے کہ ارشاد مریدان کا یا دعائے مومنان یا امر معروف اور نہی منکر لطائف قشیری مین ہے کہ قول طیب وہ ہے کہ صادر ہو دل خالص اور سر صافی سے موافق رضائے الٰہی کے کشف الاسرار مین ہے کلام پاکیزہ وہ ہے کہ دعوے سے پاک ہو اور عجب سے دور اور نیاز سے نزدیک سہل تستری رح نے کہا کہ اس کلام مین نظر کی مین نے کوئی راہ نزدیک تر طرف حق کے نیاز سے نہ دیکھا مین نے اور کوئی حجاب سخت تر دعوے سے نہ پایا مین نے نظم را فنا یہان کفر ہے کبر اور ناز ٭ چاہیے تجھکو تضرع اور نیاز ٭ ترک دعوے کر کے کر دعوت بحق ٭ ترک ہے اس علم کا اول سبق ٭ وَهُدُوْا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ اور راہ دکھائے گئے اہل ایمان طرف راہ تعریف کیے گئے کہ دین اسلام ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ِۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور

بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کے سے اور طواف مسجد حرام کے سے وہ مسجد کہ مقرر کیا ہمنے اوسکو واسطے سب لوگون کے نہ یہہ کہ بعضون کے واسطے
اور بعضون کے نہین برابر ہے رہنے والا بیچ اسکے اور باہر سے آنیوالا یعنے مقیم اور مسافر یکسان ہے قضائے مناسک حج مین اور ادائے لوازم
تعظیم کعبہ مین یا قبلہ ہین سب برابر ہین یا امین سب ہین بیچ اسکے اور مراد مسجد حرام سے بقول امام اعظم اور احمد تمام حرم ہے اور بقول شافعی نفس مسجد ہے
اور مسافر اور مجاور یکسان ہین مسافر جہان چاہین اتریں اور موسم حج مین اگر رہین اور گھر والون کو نکالین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے منقول
ہے کہ موسم حج مین پکار کر کہتے تھے کہ دروازے مکہ کے آنیوالون پر مت بند کرو تاکہ آنیوالے جہان چاہین اتریں وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ
بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اور جو کوئی ارادہ کرے بیچ حرم کے گمراہی کا ساتھ ظلم کے چکھاوینگے ہم اسکو عذاب دردناک ایک قول ہے
کہ الحاد حرم مین حلال ٹھہرانا حرام کا ہے بعضون نے کہا ہے کہ کرنا منع چیزون کا ہے یہان تک کہ خادم کو دینا دشنام کا ہے تیسیر مین ہے کہ بند کرنا
طعام کا ہے اور اکثر علما کہتے ہین کہ ارادہ گناہ کا حرم مین موجب استحقاق عذاب ہے اور جگہہ جب تک فعل مین نہ آوے گناہ نہین لکھا جاتا اور
وہان فقط قصد خطیہ خطیات مین لکھا جاتا ہے ابن مسعود رض نے کہا کہ اگر عدن مین ہو اور کسی کے قتل کا ارادہ مکہ مین رکھے عذاب دردناک
چکھیگا سمجھ لیجیے کہ محترم مکہ مبارک مخصوص ہے تضاعف حسنات مین ایسا ہے زیادہ تر ہے جزائے سیئات مین اور مقامون سے اور خبر ان
ان الذین کفروا ویصدون عن سبیلہ مین محذوف ہے تقدیر اسکی یہہ ہے کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے یا زیان کار ہوئے وَاِذْ بَوَّاْنَا
لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اور یاد کر جسوقت معین اور تعیین کر دیا ہمنے واسطے ابراہیم ع کے مکان خانہ کعبہ کا وقت بنانے کے کہ ابر کا اوسنے ہی جگہہ
سایہ ڈال دیا یا ہوا سے اسقدر زمین جھاڑ دی اسنے خانہ بنا لیا اور ہمنے وحی کی طرف اوسکے اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ
لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ یہہ کہ نہ شریک لا ساتھ میرے کسی چیز کو کہ مین شریک سے منزہ ہون اور پاک رکھ
میرے گھر کو بتون سے اور نالایق چیزون سے واسطے گرد پھرنیوالون کے اور کھڑے رہنے والون کے اور رکوع اور سجدہ کرنے والون کے
طائفین مسافر اور قائمین مکہ کے رہنے والے یا قائمین نماز گذار ہین یعنے خانہ کعبہ کو پاک کر تاکہ طواف کرین اور نماز پڑھین اور صوفیہ کہتے ہین
کہ دل اپنے کو کہ تخت گاہ کبریائے میرے کا ہے سب چیز سے پاک کر اور غیر کو دخل نہ دے کہ وہ بادۂ محبت میرے کا پیمانہ ہے اسمین
سوا میرے کسی کا نہین ٹھکانا ہے **نظم** دل ہے بنائے محبت عشق خدا ٭ شوق و کیفیت و اذواق بھرا ٭ دیکھ اسمین گذر
خطرۂ غیر نہ کہین پڑ جائے ٭ اے عالی سینہ صاف رکھ اسکو کدورات سے تو ٭ تاکہ ہو مست اسکے ظہورات سے تو ٭ داؤد
علی نبینا و علیہ السلام پر وحی آئی کہ واسطے میرے گھر پاک کر کہ نظر عظمت میرے کی وہان پڑے داؤد ع نے کہا کونسا گھر صاف کرون
بیت کدام خانہ ہے جسمین کہ جلوہ گر ہو تو ٭ کدام آئینہ ہے جسمین تو دکھاوے رو ٭ فرمایا دل بندہ مؤمن ہے داؤد علیہ السلام نے
کہا کہ اسکو کیونکر پاک کرون فرمایا کہ آتش محبت لگا تو کہ جو غیر میرے ہے سب جل جاوے **نظم** آتش عشق خدا دل مین لگا
ماسوا اسکے جو کچھ ہے سب جلا ٭ غیر کا باقی نہ رکھ نام و نشان ٭ بلکہ خود بھی رہ نہ رانفت درمیان ٭ بیخودانہ وہ لگا جاتا ہے سو جا
با خدا ہو با خدا ہو با خدا ٭ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ تیار کیا وحی ہوئی کہ لوگونکو واسطے زیارت کے
پکارا انھون نے کہا کہ میری آواز کہان تک پہنچیگی خطاب آیا کہ آواز کرنا تجھ سے ہے اور پہنچانا ہم سے پس ابراہیم علیہ السلام نے
وہین سے تاکوہ ابو قبیس پر چڑھکر ندا کی کہ اے لوگو اللہ تعالی نے حج خانہ اپنے کا تمپر فرض کیا اور تمکو بلاتا ہے قبول کرو حق سبحانہ
آواز اونکی تمام ذرات و ذریات کو پہنچا دی جسکا حج کرنا علم الہی مین تھا اسنے لبیک اللہم لبیک کہا سو وہ قصہ یہہ ہے کہ حق تعالی ا

فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ اور پکار دے اے ابراہیم درمیان لوگون کے ساتھ حج خانہ کعبہ کے یعنی آگاہانی مین ہے کہ پہلا بر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ خبر دے لوگون کو وجوب حج سے یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
آوینگے تیرے پاس پیادے اور اوپر ہر ایک اونٹ دبلے کے کہ مارے دبلاہٹ کے بڑی کوشش سے آوینگے وہ اونٹ ہر ایک
راہ دور سے یعنے تو دعوت کر کہ لوگ سوار اور پیادہ حج کو آوینگے لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ تو کہ حاضر ہوون واسطے فائدون اپنے
وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ اور یاد کرین نام اللہ کا یعنے لبیک کہین بیچ کئی دن معلوم کے کہ عشرہ ذی الحجہ ہے یا نام
اللہ کا لین ایام نحر اور تشریق مین عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ اوپر اس ذبیحہ کے کہ دیا ہے ہمنے انکو چارپایون پالے ہوئون
کا اونٹ اور گائی اور گوسفند ہے مراد اس سے یہہ ہے کہ بنام خدا کرین کافر بتون کے نام پر کرتے تھے اور اسکا گوشت نہین کھاتے
تھے حق تعالی نے مسلمانون کو کہا کہ میرے نام پر ذبح کرو فَكُلُوْا مِنْهَا پس کھاؤ گوشت اسکے مین سے یہہ امر واسطے اباحت کے ہے
اور قربانی تطوع مین واقع ہوا ہے کیونکہ قربانی کفارہ مین صاحب قربانی کو کھانا اسکا جائز نہین وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ
اور کھلاؤ اس قربانی مین سے بھوکے فقیر کو ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ پھر چاہئے کہ دور کرین میل اپنے کو عطف اسکا اوپر یذکروا کے ہے
یعنے حج کو آوین اور اللہ کو یاد کرین پھر چاہئے کہ دور کرین میل اپنے اور ناخن تراشین لب اور بغلون کے بال لین یا قضا کرین حاجتین
اپنی یا بجالاوین مناسک حج کے وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ اور پوری کرین نذرین اپنی نیک وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اور
طواف زیارت کرین کہ رکن ہے یا طواف وداع کرین ساتھ گھر قدیم کے کہ خانہ کعبہ ہے عبادت خانہ پہلا ہے ذٰلِكَ یہہ جو کہا گیا اعمال
اور احکام حج کے سے دین خدا ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اور جو کوئی تعظیم کرے احکامون کے
اللہ کے کہ بے حرمتی اسکی روا نہین پس وہ بہتر ہے واسطے اسکے نزدیک پروردگار اسکے کے جزا مین وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى
عَلَيْكُمْ اور حلال کئے گئے واسطے تمہارے پالے ہوئے جانور مگر جو پڑھا جاتا ہے اوپر تمہارے حرام ہونا اسکا کہ مردار اور گوشت خوک
وغیرہ ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ پس بچتے رہو ناپاکی بتون کے سے یعنے بتون سے
کہ عین پلید ہین اور بچتے رہو سخن دروغ سے کہ شریک خدا ٹھہراتا ہے یا گواہی جھوٹی دیتا ہے یا وہ بات کہتا ہے کہ زبان سے نکلے عمدًا
حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ درانحال کہ خالص ہو واسطے اللہ کے یا توحید کرنیوالے ہو واسطے اللہ کے اور مائل طرف دین
ایسے کے کہ اسلام ہے نہ شریک لانیوالے ساتھ اسکے وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اور
جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس گویا کہ گر پڑا آسمان سے زمین پر اور ہلاک ہو گیا پس اوچک لیجاتے ہین اسکو جانور پرند مردار
خوار زمین سے اور بوٹی بوٹی اسکی جدا کر دیتے ہین اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ یا پھینک دیتے ہین اسکو باد صرصر بلند
سے بیچ مکان دور کے کہ وہان نہ فریاد سننے والا ہو نہ ہاتھ پکڑنیوالا سمجھئے کہ یہہ تشبیہ ہے یعنے جو کوئی اوج ایمان سے پستی کفر مین
گر پڑے ہواے نفس اسکو پریشان اور پامال کر دے یا باد وسوسہ شیطان اسکو وادی ضلالت مین ڈالے اور ہلاک کر دے حاصل
کلام کا ہلاک ہونا مشرک کا ہے ذٰلِكَ یہہ جو بات کہ بتون کے پوجنے اور جھوٹھ بولنے سے اجتناب کرین وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ
فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ اور جو کوئی تعظیم کرے نشانیون خدا کی کہ مناسک حج ہین یا قربانیان ہین اور تعظیم قربانی کی یہہ
ہے کہ فربہ ہو اور بے عیب اور بیش قیمت پس تعظیم کرنی اسکے پرہیزگاری دلون کے سے ہے یعنے یہہ فعل تقوی قلوب والون کے ہین اور

ع

تقوے دل ڈرنا موجبات خشم خدا سے ہے لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ واسطے تمہارے
بیچ جانورون کے فائدے ہین دودھ دہی کے اور پشم اور بال کے اور سواری اور اولاد کے ایک وقت مقرر تک کہ دم قربانی ہے
پھر جگہہ ذبح ہونے انکے کے طرف گھر آزادگی ہے کہ کعبہ ہے جو غرق ہونے سے طوفان مین آزاد رہا یا خانہ بزرگوار کے ہے وَلِكُلِّ أُمَّةٍ
جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ اور واسطے ہر امت کے جو اہل دین پہلے تم سے گذرے
ہین مقرر کی ہے ہمنے طرح عبادت کی یا قربانی کی تو کہ یاد کرین وہ نام اللہ کا اوپر ذبح اس چیز کے کہ دی ہے ہمنے انکو چارپایون پالے ہوئے
یعنے ہر قوم پر مقرر کیا تھا ہمنے کہ قربانی ہماری نام پر کرین فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا پس معبود تمہارا معبود ایک ہے پس
واسطے اسی کے مطیع ہوا اور قربانی مین شریک اسکے مت لاؤ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ اور خوشخبری دے عاجزی کرنیوالون کو ساتھ بزرگی
اس جہان کے یا بشارت دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنے والون کو ساتھ رحمت یزدان کے سلمی نے کہا کہ مژدہ دے مشتاقون کو
ساتھ سعادت لقا کے کہ کوئی بشارت اس سے زیادہ تر فرحت افزا نہین اور وہ کیسے ہین الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ
وہ ہین کہ جسوقت یاد کیا جاتا ہے اللہ نزدیک انکے ڈر جاتے ہین دل انکے ہیبت انوار جلال ربانی سے اور چاہتے ہین کہ اپنی جان
پروانہ وار اس شعلہ جمال پر جلاوین اور نگاہ طرف غیر اسکے نہ اٹھاوین اور کان بات سننے کو کسیکے سوا اسکے نہ لگاوین فہر دیکھنے
سننے کو تیرے ہین فقط یہہ آنکھہ کان تو ورنہ کیا ہے سمع درکار اور بصر کیا چاہیے وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ اور صبر کرنیوالون کو
اوپر اس چیز کے کہ پہنچی ہے انکو تکلیف اور محنت سے وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ اور قائم رکھنے والون کو نماز کے کہ ادا کرتے ہین وقتون مین وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ اور اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین نیک جگہہ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ
لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ اور اونٹ کہ واسطے قربانی کے چلاتے ہو کیا ہے ہمنے انکو یعنے ذبح انکے کو واسطے تمہارے نشانہای دین خدا سے
واسطے تمہارے بیچ انکے خوبی ہے اور نفع دین و دنیا کا فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ پس یاد کرو نام خدا کا اوپر ذبح انکے کے
در آنحال کہ پانو باندھے ہون یا پانون پر کھڑے ہون کہ شتر کو کھڑا کر ذبح کرنا سنت ہے اور بعضے بوقت نحر کے کہتے ہین اللہ اکبر
اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللھم منک والیک فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ
وَالْمُعْتَرَّ پس جب گر پڑین زمین پر کروٹین انکی اور جان نکل جاوے پس کھاؤ گوشت انکے مین سے یہہ کھانا مسنون ہے اور کھلاؤ
فقیر بے سوال کو اور سوال کرنے والے کو یا قانع فقیر اس ملک کا ہے اور معتر پردیسی ہے كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
جیسے کہ بیان کی کیفیت نحر ان کی اسیطرح مسخر کیا ہمنے انکو باوجود قوت اور بڑے ڈیل کے واسطے تمہارے کہ کھولتے باندھتے ہو اور
چڑھتے لادتے ہو تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اس نعمت پر لکھا ہے کہ اہل جاہلیت خون قربانی کا دیوار کعبہ پر ملتے تھے اور اسکو سبب تقرب
حق جانتے تھے زمان اسلام مین مومن بھی وہی کرنے لگے حق تعالی نے اس سے نہی کی اور فرمایا کہ لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا
دِمَاؤُهَا وَلَٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ہرگز نہ پہنچیگا اللہ کو گوشت قربانی کا کہ صدقہ دیتے ہو اور نہ لوہو انکے کہ دم ذبح بہتے ہین
ولیکن پہنچتی ہے محل قبول تک یہ پرہیزگاری تمہاری کہ تعظیم امر الہی ہے اور تقرب حق ہے ساتھ قربانی پسندیدہ کے كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا
لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ جیسا کہ مذکور ہوا اسیطرح مسخر کیا چارپایون کو واسطے تمہارے تو کہ تم تکبیر کہو دم ذبح یا
بڑائی کرو اللہ کی اوپر اسکے کہ راہ دکھائی تمکو طرف نحر کرنے صحیح کے اور کیفیت تقرب کے ساتھ انکے وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ اور بشارت

دے نیکی کرنیوالونکو ساتھ جنت کے یا قبول طاعت کے إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق اللہ دفع کرتا ہے مشرکون کے غلبہ کو
اور فتنہ انکے کو اور ظلم اور ایذا سے کافرون کو اُن لوگون سے کہ ایمان لاے یعنے دوستون کو فتح دیتا ہے دشمنون پر إِنَّ اللَّهَ لَا
يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے خیانت کرنیوالون کو کہ امانت دین مین خاین ہین ناشکر و نعمت
اسکے کہ محض انعام سے انعام انکو دیتا ہے اور وہ بتون کے نام پر قربانی کرتے ہین اسباب نزول مین ہے کہ کفار مکہ کے مسلمانونکو
ایذا دیتے تھے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے آپ فرماتے تھے کہ صبر کرو ابھی انکے قتل کا امر نہین ہوا مجھکو
جب ہجرت طرف مدینہ کے واقع ہوئی حکم قتل کا اترا اور پہلے آیۃ اس حق مین یہہ آئی کہ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ
ظُلِمُوا اذن دیا گیا جنگ کا واسطے اُن لوگون کے کہ لڑائی کئے جاتے ہین یعنے کافر انسے مقاتلہ کرتے ہین اور بکسر تا بھی قراءت
ہے یعنے ان لوگون کو کہ چاہین لڑنا کافرون سے بسبب اسکے کہ وہ ظلم کئے گئے ہین اور ستائے گئے ہین بہت سے دشمنون کے پہنچین ہین
وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ اور تحقیق اللہ اوپر
مدد مظلومون کے کہ اصحاب پیغمبر ہین البتہ قادر ہے وہ اصحاب کہ نکالے گئے گھرون اپنے سے کہ مکہ مین رکھتے تھے ناحق یعنے حقیقت
مین کچھ انسے ایسی خطا نہین ہوئی تھی کہ اخراج کے باعث ٹھہراتے مگر یہہ کہ کہا انھون نے پروردگار ہمارا اللہ ہے اور اسکی یگانگی کا اقرار کیا وَلَوْلَا
دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ اور اگر نہ ہوتا دفع کرنا اللہ کا لوگون کو بعضون کو بعضون سے
یعنے غلبہ مومنون کا اوپر کافرون کے البتہ ڈھائے جاتے بسبب غلبہ کافرون کے اہل ملل پر ہر دور کے دن خلوت خانے درویشون کے اور عبادت
خانے نصاری کے کہ جنہین کلیسا کہتے ہین اور عبادت خانے یہود کے جنہین کنشت کہتے ہین وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا
اور مسجدین مسلمانون کی کہ ہمیشہ ذکر کیا جاتا ہے بیچ انکے نام اللہ کا بہت وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ اور البتہ مدد دیگا اللہ
اسکو کہ مدد دیتا ہے دین اسکے کو إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ تحقیق اللہ زور آور ہے مدد دینے مسلمانون کے غالب ہے سب پر
جسکو چاہے غلبہ دے اس آیۃ مین حق تعالی نے وعدہ نصرت دیا مسلمون مظلومون کو اور وہ پورا کیا اور پھر اذن دیئے کیونکہ قتال
کی صفت مین فرماتا ہے کہ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وہ لوگ ہین کہ ساتھ رحمت اپنے کے اگر قدرت دین ہم انکو بیچ زمین کے قایم رکھین نماز کو واسطے تعظیم
ہمارے کے اور دین زکوۃ کو واسطے رفع احتیاج بندون ہمارے کے اور حکم کرین ساتھ بھلائی کے یعنے ساتھ اسبات کے جو شرع
اور عرف مین اچھے ہو اور منع کرین نامعقول سے یعنے اس چیز سے کہ اہل علم اور عقل کے نزدیک برے ہو وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ
اور واسطے اللہ کے ہے آخر سب کامونکا فقطعہ کوئی دنیا مین دولت چاہتا ہے کوئی عقبی مین جنت چاہتا ہے ولے ہونا وہی
ہے آخر کار: میرا مولے جو رافت چاہتا ہے وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ وَقَوْمُ
إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ اور اگر جھٹلاوین تجھکو مشرکان قریش غم مت کھا کہ تکذیب قوم مخصوص ساتھ تیرے
نہین پس تحقیق جھٹلایا پہلے ان سے قوم نوح کے نے نوح کو اور گروہ عاد نے ہود کو اور قوم ثمود نے صالح کو اور قوم ابراہیم نے ابراہیم کو
اور قوم لوط نے لوط کو اور رہنے والے مدین کے نے شعیب کو علیہم السلام وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ
جھٹلایا گیا موسی پس ڈھیل دی مین نے واسطے کافرون کے یہانتک کہ اجلین انکی آئین پھر پکڑا مین نے انکو ساتھ عذاب طوفان کے

اور آندھی کے اور آواز سخت کے اور پتھروں کے اور زمین میں دھسانے کے اور شکلیں بدل ڈالنے کے اور پتھر برسانے کے اور تہ پہنچنے
ابر سیاہ شکل سائبان کے اور ڈھانے کے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ پس کیونکر ہوا انکار میرا اوپر انکے یعنے انکار کیا میں نے اوپر کام
انکے کے اور نعمت کو بدل ڈالا میں نے ساتھ محنت کے اور زندگی ساتھ ہلاکت کے اور عمارت کو ساتھ خرابی کے استفہام یہاں
واسطے تقریر کے ہے سمجھنا چاہیے کہ کذب سو بصیغہ مجہول بخلاف عبارت سابق لائے اسواسطے کہ تکذیب اور پیغمبروں کی انکے قوم نے
کی اور انکی تکذیب انکے قوم سے کہ بنی اسرائیل تھے واقع نہیں ہوئی بلکہ قوم فرعون سے واقع ہوئی فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ پس بہت بستیاں ہیں کہ ہلاک
کیا ہمنے انکو یعنے اہل انکے کو اور حال آنکہ وہ ظالم تھے یعنے اہل اسکے مشرک تھے پس وہ بستی گری ہوئی ہے اوپر چھتوں اپنے کے
کہ پہلے چھتیں گری ہیں پھر دیواریں اور بہت کنوئے ناکارہ پڑے ہوئے ہیں اور محل بلند کئے ہوئے گچکاری ہیں کہ رہنے والوں سے خالی
کردئے ہمنے اکثر مفسروں نے لکھا ہے کہ وہ کنواں پہاڑ کی جڑ میں تھا موضع حضرموت میں اور قلعہ پہاڑ کے اوپر لب آب میں ہے کہ بانی اسکا
پسر عاد ثانی تھا منذر نام اور راجح یہہ ہے کہ بعد ہلاک قوم ثمود کے صالح علیہ السلام چار ہزار مسلمانوں سے دیار یمن میں آئے حضرموت میں
آکر انکا وصال ہوا لوگوں نے جلاس بن سوید کو امیر کیا اور سنحاریب بن سوادہ کو وزیر معطلہ کے پہاڑ پر وہ رہے وہاں قلعہ بنایا بعد مدت
اولاد انکی نے بت پرستی اختیار کی دین آبا سے پھر گئے حنظلہ بن صفوان کو کہ پیغمبر ہو کر آئے تھے قتل کیا اللہ تعالی نے انکو ہلاک کیا کنواں انکا
معطل رہ گیا اور قلعہ انکا کہ قصر مشید ہے خالی رہ گیا تیسیر میں ہے کہ بادشاہ کافر وزیر مسلمان پر غصہ ہوا اور چاہا کہ قتل کرے وزیر چار
ہزار اہل ایمان سے بھاگ کر نیچے پہاڑ حضر سو کے کہ جائے خوشی تھی آنترا وہاں بہتر کنوئی کھودتے تھے پانی شیریں نہیں نکلتا تھا ایک رجل غیب نے
آکر مکان بتا دیا وہاں جو کھودا آب شیریں صاف نکلا اس کنوئے کو تیار کیا اور اینٹیں چاندی اور سونے کے لگائیں وہاں عبادت خدا میں
مشغول رہنے لگے مدت کے بعد شیطان عجوزہ صالح کی شکل بنکر آیا اور عورتوں کو دلالت کی کہ غیبت میں شوہروں کے شغل سحق کریں پھر
مرد بزرگ کی شکل بنکر آیا اور مردوں کو وقت دوری عورات سے بہائم کی طرف آنے کی ترغیب دی جب یہہ دو کام برے وہ کرنے لگے
اللہ تعالی نے حنظلہ یا محافہ بن صفوان کو انپر ساتھ پیغمبری کے بھیجا وہ ایمان نہ لائے پانی اس کنوئے کا سوکھ گیا کہنے لگے ہم ایمان لاوینگے
پانی پھر جاری ہوگیا پھر ایمان نہ لائے حق تعالی نے فرمایا کہ بعد سات برس سات دن سات ساعت کے عذاب انپر بھیجینگے ہم انھوں نے قصر
مشید زر اور نقرہ کا یواقیت وجواہر سے مرصع بنایا جب وہ مدت پوری ہوئی اس قلعہ میں در بند کر بیٹھ گئے جبرئیل نے آکر انکو قلعہ سمیت زمین
دھسا دیا کنواں انکا رہ گیا ہے دھواں سیاہ بدبو وہاں سے نکلتا ہے اور اس نواحی میں نالہ ان ہلاک ہوؤں کا سنا جاتا ہے اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَا کیا پس نہیں سیر کی قوم تیرے نے بیچ زمین یمن اور شام کے تو کہ نشانیاں عذاب ہمارے کی
منکروں کے مقام پر دیکھتے اور عبرت پکڑتے پس ہوتے واسطے انکے دل کہ سمجھتے ساتھ اسکے اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا یا کان کہ سنتے ساتھ
اسکے خبر پہلے لوگوں کی اور قصے انکے فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ پس تحقیق نہیں قصہ یہہ ہے
کہ نہیں اندھے ہوجاتیں آنکھیں ولیکن اندھے ہوجاتے ہیں دل وہ جو بیچ سینوں کے ہیں یعنے دل کے آنکھیں انکے احوال گذرے ہوؤں کا دیکھنے
سے بند ہیں اسواسطے عبرت نہیں پکڑتے وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ اور جلدی مانگتے ہیں تجھسے کفار مکہ جیسے
نضر بن حارث وغیرہ عذاب یعنے شتاب کرتے ہیں نزول عذاب موعود میں اور ہرگز نہ خلاف کریگا اللہ وعدے اپنے کو جو نزول عذاب انکے میں

فرمایا ہے وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ اور تحقیق ایکدن نزدیک پروردگار تیرے کے مانند ہزار
برس کے ہے ان دنون سے کہ گنتے ہو تم کیونکہ حکم زمانے کا اسپر جاری نہین پس وجود عدم اور قلت اور کثرت نزدیک اُسکے یکسان ہے
جب چاہے عذاب بھیجدے اور جلد مانگنے مین زمانۂ عذاب کے کچھ اثر مترتب نہین فـ جب تلک آئے نہ ہر کام کا وقت: لاکھ کوشش
کرو بیفائدہ ہے وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا اور بہت بستیان ہین کہ ڈھیل دی ہمنے یعنے اہل اُنکے کو
ساتھ تاخیر عذاب کے اور حال اُنکہ وہ قریہ یعنے اہل اُسکے ظلم کرنیوالے تھے اور مہلت اسواسطے دی کہ توبہ کرین پھر پکڑا ہمنے انکو جب انھون نے
توبہ نکی ساتھ عذاب سخت کے دنیا مین وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ اور طرف میرے ہے پھرنا آخرت مین اور وہان بھی جزا دینگے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ کہہ ہے لوگو سوا اسکے نہین کہ مین واسطے تمہارے ڈرانے والا ہون ظاہر فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ پس وہ لوگ کہ ایمان لائے جن چیزون پر کہ ایمان لانا فرض ہے اور عمل کئے اچھے واسطے اُنکے بخشش ہے
پچھلے گناہونکی اور رزق ہے حرمت کا حال مین یعنے روزی بے رنج ومنت ہے یا آخرت مین جنت ہے وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ
أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ اور جن لوگون نے سعی کی بیچ جھٹلانے آیتون ہمارے کے کہ قرآن ہے درانحال کہ عاجز کرنیوالے ہین ہمکو اپنے
گمان مین یہہ لوگ رہنے والے ہین دوزخ کے لکہا ہے کہ سورۂ نجم جب نازل ہوئی حضرتؐ نے مسجد حرام مین صحابہ کے اوپر پڑھی تھی اور درمیان
آیتون کے توقف کرتے تھے تا لوگ یاد کرلین اور وہان مجمع قریش کا تھا شیطان نے وقت پاکر حالت وقفہ مین بعد تلاوت آیت أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ
وَالْعُزَّى وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَى کے مشرکونکے کان مین یہہ الفاظ ڈال دیئے کہ تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهم لترتجى
یعنے یہہ بزرگان قوم مین یا مرغان بلند پرواز ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید رکھی گئی ہے کفار نے سنکر سمجھا کہ حضرتؐ نے یہہ الفاظ پڑھے ہے
اور ہمارے بتون کی تعریف کی خوش ہوئے اور آخر سورۂ مین جب حضرت نے مع مومنون سمیت سجدہ کیا وہ بھی سجدہ مین گئے جبرئیل علیہ السلام نے
اگرچہ احوال حضرت سے کہا آپ کا دل بہت اندوہناک ہوا حق تعالی نے واسطے تسلی حضرت کے یہہ آیت اتاری کہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ اور نہین بھیجے ہمنے پہلے تجھ سے کوئی رسول اور نہ نبی سمجھنا چاہئے کہ فرق درمیان رسول اور نبی کے
یہہ ہے کہ رسول صاحب شریعت ہے اور نبی تابع اسکے جیسے لوطؑ کہ بشریعت ابراہیمؑ دعوت کرتے تھے یا رسول دعوت کرنیوالا اوپر شریعت
خاص کے ہے اور نبی عام ہے اسپر اور غیر اسکے پر کہ شرع سابق ہے پس نبی عام ہے رسول سے اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہے جو صاحب
معجزات اور کتاب ہو اور نبی غیر رسول وہ ہے کہ کتاب اسپر اتری ہے اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہے کہ فرشتہ اسپر وحی لاوے اور نبی وہ ہے کہ آواز
سنے یا حلم ہو یا خواب دیکھے پھر تقدیر حق تعالی فرماتا ہے کہ کسی نبی اور رسول کو نہین بھیجا ہمنے إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ
مگر جسوقت تلاوت کرتا تھا ڈالدیتا تھا شیطان بیچ تلاوت اسکے کے جو چاہتا تھا جیسے ہمارے پیغمبر کے تلاوت کے وقت شیطان کہ ابعض
اسے کہتے ہین کلمات ملا دئے اور بعضون کو گمان ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ
اللَّهُ آيَاتِهِ پس موقوف کردیتا ہے اللہ جو ڈالدیتا ہے شیطان کلمات کفر سے پھر محکم کرتا ہے اللہ آیتون اپنی کو جو پیغمبر پڑھتا ہے
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ جاننے والا ہے احوال لوگون کے حکم کرنیوالا ہے انپر ساتھ حق کے اور ڈالدیتا ہے شیطان وقت تلاوت
انبیا کے لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ تو کہ کردیوے اللہ اس چیز کو
کہ ڈالتا ہے شیطان آزمایش واسطے ان لوگون کے کہ بیچ دلون انکے کے بیماری شک اور نفاق کی ہے یعنے منافق اور واسطے ان لوگون کے

کہ سخت ہین دل انکے یعنے کافر مراد یہہ ہے کہ منافق اور مشرک القای شیطانی سے شک اور حیرت مین پڑین وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ
بَعِيْدٍ ۙ اور تحقیق ظالم یعنے یہہ دونون گروہ منافق ور مشرک البتہ بیچ خلاف دور و دراز کے ہین سمجھ لیجیے کہ وضع مظہر مضمر مین واسطے اظہار ظلم
انکے کے ہے وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ اور تو کہ جانین وہ لوگ کہ دیے
گئے ہین علم یہہ کہ قرآن سچ ہے نازل پروردگار تیرے کی طرف سے اور شیطان کو اسمین تصرف کرنے کی طاقت نہین پس ایمان لاوین ساتھ اسکے
پس نرم ہوون واسطے قرآن کے دل انکے اور احکام اسکے قبول کرین وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور تحقیق
اللہ البتہ راہ دکھانیوالا ہے ان لوگون کو کہ ایمان لائے طرف راہ سیدہی کے یعنے مسلمانون کو جو مشکل پڑتی ہے اللہ تعالی انکو ایسی راہ دکھا دیتا ہے
کہ جلد مقصود کو پہنچین وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ اور ہمیشہ رہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے بیچ شک کے قرآن سے
یا رسول سے یا القاے شیطانی سے کیونکہ کفار کہتے تھے کہ کیا ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تعریف سے ہمارے بتون کے پشیمان ہوا پس ہمیشہ
شک مین رہینگے حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ یہان تک کہ آوے انکے پاس قیامت ناگہان یا موت
کہ قیامت صغری ہے یا نشانیان قیامت کی یا آوے انکے پاس عذاب اسدن کا کہ نسل انکی کہو دے مانند روز بدر کے یا روز عقیم روز قیامت
ہے کہ اسکے بعد اور دن نہین اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ بادشاہی اسدن واسطے اللہ کے ہے بغیر دعوی اور جھگڑے غیر کے نظم دعوے شاہی
ہے سلطانون کو آج ؛؛ کل نہ ہوویگا کسیکا تخت وتاج ؛؛ جز خدا کے کوئی ہوویگا نہ شاہ ؛؛ ہوگی اسکے ہی طرف سب کی پناہ ؛؛ عاجز و بیمار اور خوار
ذلیل ؛؛ ہونگے سب شایان بدرگاہ جلیل ؛؛ بے حکومت ہونگے حکام جہان ؛؛ ایک رہیگا حکم اللہ ہی وہان يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ حکم کریگا اکیلا
بے شرکت غیر درمیان سب بندون کے مومن ہون یا کافر فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ پس وہ لوگ
کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بیچ بہشتون کے ہین کہ با ناز و نعمت اور بے رنج ورحمت ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا ہماری آیتون کو پس یہہ لوگ واسطے انکے ہے عذاب ذلیل کرنیوالا
وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا اور جن لوگون نے وطن چھوڑا بیچ
راہ اللہ کے اور واسطے طلب رضا اسکی کے پھر مارے گئے جہاد کفار مین یا مرگئے بن شہادت کے البتہ رزق دیویگا انکو اللہ رزق اچھا
کہ نعمتین بہشت کی ہین نظم نہ انکی طلب مین تعب ہوگا کچھ ؛؛ نہ کھانے مین زاید کرب ہوگا کچھ ؛؛ نہ خوف تلف ہوگا نہ انقطاع ؛؛ ہمیشہ
رہینگے بدون وداع ؛؛ لکھا ہے کہ بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جہاد کو جاتے ہین جو ہم مین سے شہید
ہوتے ہین وہ اختصاص بعطیات الٰہیہ پاتے ہین ہم باقی رہنے والونکا کیا حال ہے یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو تم سب نیت جہاد مین متفق ہو سب کو
ہم رزق حسن دینگے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور تحقیق اللہ البتہ وہ ہے بہتر رزق دینے والونکا کہ بے حساب دیتا ہے
لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ البتہ داخل کریگا انکو اس جگہہ کہ پسند کرین اسکو یعنے فرشتون کو انکے استقبال کو بھیجیگا اور وہ بتعظیم
تمام بہشت مین لاینگے اور دیگا وہ جو نہ آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا اور نہ خیال گذرا دل مین کسی بشر کے وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ
اور تحقیق اللہ البتہ جاننے والا ہے احوال انکا اور دشمنون انکے کا تحمل والا ہے بیچ عذاب دینے دشمنون کے شتابی نہین کرتا بتیان مین
ہے کہ ایک گروہ مشرکون نے آخر ماہ محرم چاہا کہ مسلمانون سے قتال کرین اہل اسلام قتال سے ماہ حرام مین بچ کر کہنے لگے کہ صبر کرو اتنا کہ محرم
نکل جائے کافرون نے نہ مانا آخر لڑائی ہوئی مسلمانون نے فتح پائی اس آیت مین وہ حق تعالی بیان فرماتا ہے ذٰلِكَ یہہ ہے حکم اللہ کا کہ مذکور

ہوا مسلمان اور کافر کے حق میں وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ اور جو کوئی بدلا لیوے اور عقوبت کرے یعنے مشرکوں سے لڑے
برابر اسکے کہ زیادتی کی گئی تھی اوپر اسکے ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ پھر تعدی اور ستم کیا جاوے اوپر اسکے البتہ مدد دیگا اُسکو اللہ
إِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ تحقیق اللہ البتہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے بدلا لینے والے کو سمجھ لیجیے کہ اس آیت میں تنبیہ ہے اسپر کہ معاف
کرنا بہتر ہے بدلا لینے سے ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور صاحب موضح نے کہا ہے کہ حکم اس آیۃ کا بیان میں زخموں کے ہے یعنے
جو کوئی زخمی ہوا اور بدلا لیے اپنے زخموں کا برابر اسکے کہ زخم دیا گیا تھا پھر ستم کیا جاوے اوپر اسکے یعنے وہ زخم دینے والا پہلا اور اسکو زخم دے
البتہ اللہ یاری دیگا اسکو ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ یہہ مدد دینا مظلوم کو بسبب اسکے ہے
کہ اللہ قادر ہے جسکو چاہے غالب کرے داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے وَأَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ
اور بسبب اسکے ہے کہ اللہ سننے والا ہے قول ظالم کا دیکھنے والا ہے حال مظلوم کا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ یہہ جو صنعت اللہ کی ساتھ
کمال قدرت کے بیان ہوئی بسبب اسکے ہے کہ اللہ وہی ہے ثابت اپنی ذات میں واجب الوجود وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ
اور بسبب اسکے ہے کہ جو کچھ کہ پکارتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں کافر سوا اسکے وہ ہے باطل اور معدوم اپنی ذات میں اور تدعون ساتھ فوقانیہ کے
بھی قرات ہے یعنے جسکی عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے وہ باطل ہے سمجھ لیجیے کہ اللہ تعالیٰ موجود بذات خود ہے اور ماسوا اسکے موجود ساتھ
اسکے ہیں پس اپنے نفس میں باطل ہیں اور باطل وہی ہے جو موجود نہو آپ اسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قول لبید کو سچا
کہا ہے کہ یہہ ہے الا کل شیء ما خلا اللہ باطل نظم اول و آخر وہی ہے رافتا :: کوئی دوجگ میں نہیں اسکے سوا :: ہے وہی ظاہر وہی باطن
ہے :: وہ نہیں کنہیں بتا اور کنہیں ہے :: سب وہی ہے اور کو مت دیکھہ تو :: کل شیء ما خلا اللہ باطل :: ماسوا فانی وہ ہے باقی قدیم :: کل شیء
ہالک الا الرحیم وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ اور بسبب اسکے کہ اللہ وہی ہے برتر سب اشیا سے بزرگتر شریک اور ہمتا سے أَلَمْ تَرَ
أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً کیا نہیں دیکھا تو نے اور نہیں جانا یہہ استفہام تقریری ہے یعنے جانا ہے
تو نے کہ اللہ نے اتارا جانب آسمان سے پانی پس ہو گئی زمین سبز ساتھ روئیدگی کے بعد خشکی کے اور پژمردگی کے سمجھ لیجیے کہ تصبح صیغہ ماضی
مضارع بمقام ماضی میں ہے اسواسطے کہ ایراد ماضی بلفظ مضارع افادہ بقا سطر کرتا ہے مدت دراز تک یعنے ہمیشہ ہے زمین بسبب اس پانی کے
سبز إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ تحقیق اللہ باریک بین ہے یا لطف کرنیوالا ہے بندوں پر ساتھ اگانے گیاہ کے تو کہ انکو روزی دیوے ساتھ
اسکے دانا ہے ساتھ احوال رزق اور مرزوق کے لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ
بیچ زمین کے ہے خالق و مالک سب کا وہی ہے وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ اور تحقیق اللہ البتہ وہی ہے بے پروا اپنی ذات میں سب اشیا سے
تعریف کیا گیا اور سزاوار تعریف کے ذات اور صفات اپنے میں أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ کیا نہیں دیکھا یعنے دیکھا تو نے
یہہ کہ اللہ نے مسخر کیا واسطے تمہارے جو کچھ بیچ زمین کے ہے حیوانات وغیرہ سے یعنے وہ چیزیں جو فائدہ دیں انسان کو وَالْفُلْكَ تَجْرِي
فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ اور مسخر کیا کشتیوں کو کہ چلتے ہیں بیچ دریا کے ساتھ حکم اسکے کے وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ اور
تھام رکھتا ہے اللہ آسمان اس سے کہ گر پڑے اوپر زمین کے مگر ساتھ حکم اسکے کے یعنے جب وہ گرنا اسکا چاہیگا گر پڑیگا إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ تحقیق اللہ ساتھ لوگوں کے البتہ شفقت کرنیوالا مہربان ہے کہ کھولتا ہے ابواب منافع اور بند کرتا ہے دروازے
ضرر کے وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ اور وہ وہ ہے جسنے زندہ کیا تمکو نطفہ مردہ سے ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ پھر ماریگا تمکو جب اجل آویگی

پھر زندہ کریگا قیامت میں إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ تحقیق آدمی البتہ ناشکر ہے کہ باوجود اتنی نعمتوں کے عبادت منعم کی ترک کرتا ہے ؏
لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ واسطے ہر ایک امت کے امتوں میں سے کیا ہے ہمنے دین اور
شرع کہ امر ہمارے سے وہ قبول کرتے اس دین کو ہیں پس چاہئے کہ نہ جھگڑیں سب دینوں والے تجھ سے بیچ امر دین کے کیونکہ اس دین میں
کوئی بات لائق رد وبدل کرنیکی نہیں ؎ بیت لمؤلفہ دین ترا فائق ہے جو ہر کوکب پر ٭ نور خورشید کے مانند ہے روشن سب پر وَادْعُ
إِلَى رَبِّكَ اور پکار لوگوں کو طرف توحید اور عبادت رب اپنے کے إِنَّكَ لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ تحقیق تو البتہ اوپر راہ سیدھی کے
ہے وَإِنْ جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اگر جھگڑیں تجھ سے بعد ظاہر ہونے حق کے پس کہہ اللہ خوب جانتا ہے ساتھ
اس چیز کے کہ کرتے ہو تم عناد اور جدال سے اور اسکی جزا تمکو دیگا زاد المسیر میں ہے کہ یہہ آیت منسوخ ہے ساتھ آیت سیف کے اللَّهُ يَحْكُمُ
بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ اللہ حکم کریگا درمیان تمہارے اے مومنو اور کافرو دن قیامت کے
بیچ اس چیز کے کہ ہو تم بیچ اسکے اختلاف کرتے امر دین میں اور حکم یہہ کریگا کہ مومنوں کو درجات ثواب دیگا اور کافروں کو درکات عذاب میں
ڈالیگا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کیا نہیں جانتا تو یعنے جانتا ہے یہہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمان کے
اور زمین کے ہے اور اس سے کوئی چیز چھپی نہیں إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ تحقیق یہہ جو آسمان و زمین میں ہے لکھا ہے بیچ لوح محفوظ
اور وہ اسکے پاس ہے إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ تحقیق یہہ جاننا سب چیزوں کا اوپر اللہ کے آسان ہے کیونکہ تعلق علم کا اسکے سب
معلومات پر یکساں ہے وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ اور عبادت کرتے
ہیں کفار مکہ کے سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہیں اتاری ساتھ عبادت اسکے کے کوئی دلیل اور عبادت کرتے ہیں اس چیز کی کہ نہیں واسطے انکے
ساتھ اس چیز کے علم یعنے علم اور دلیل نہیں رکھتے بلکہ محض جہل اور تقلید سے عبادت کرتے ہیں وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ
اور نہیں واسطے ظالموں کے یعنے مشرکوں کے مدد دینے والے کہ عذاب انکا دفع کریں وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ
فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ اور جس وقت کہ پڑھی جاتی ہیں اوپر کافروں کے آیتیں ہماری یعنے قرآن در انحالیکہ روشن
ہیں پہچانتا ہے تو بیچ منہوں ان لوگوں کے جو کافر ہوئے انکار يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا نزدیک
ہیں کہ حملہ کریں مارنے کو ساتھ ان لوگوں کے کہ پڑھتے ہیں اوپر انکے آیتیں ہماری قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَلِكُمُ کہہ کیا خبر کروں میں
تمکو ساتھ بدتر کے اس سے کہ تم قرآن خوانوں کے ساتھ کیا چاہتے ہو النَّارُ آگ ہے دوزخ کی کہ سخت تر ہے تمہارے غصہ سے
وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وعدہ کیا ہے اس آگ کا اللہ نے ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے اور وعدہ یہہ کہ انکو اس آگ میں ڈالیگے
وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بری جگہہ پھر جانے کی ہے آتش دوزخ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ اے لوگو بیان کی گئی ہے مثال عبادت
اصنام کی کہ کفار کرتے ہیں سورہ عنکبوت میں کہ مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت اتخذت بیتا ہے ؏
فَاسْتَمِعُوا لَهُ پس سنو اسکو گوش ہوش سے اور سوچو إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا
لَهُ تحقیق جن بتوں کو کہ پکارتے ہو تم سوا اللہ کے وہ تین سو سات بت تھے کہ گرد کعبہ شریف کے رکھے تھے ہرگز نہ پیدا کرسکینگے ایک مکھی اور
اگرچہ اکٹھے ہوں واسطے پیدا کرنے اسکے کے وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ اور اگر چھین لے انسے مکھی
کچھ عطر اور شہد سے کہ انپر ملا ہے نہیں چھڑا سکینگے اسکو مکھی سے لکھا ہے کہ کافر بتوں کو طیب اور شہد لیپت دیتے تھے اور درواز

بتخانہ کے بند کر دیتے تھے مکھیان دڑا اڑھون اُن سے جا کر چاٹ جاتی تھین پھر جو ورکھولکر دیکھتے تھے صاف خوش ہوتے تھے کہ ہمارے
معبودون نے کہا لیا حق تعالی انکے ضعف اور عجز بتون کا بیان کیا کہ نہ وہ مکھی پیدا کر سکتے ہین باوجود اس جثہ قد کے اور نہ اپنے سے اسکو دفع
کر سکتے ہین ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ بودا ہے مانگنے والا یعنے بت کہ مکھیون سے نہین لے سکتا اور مانگا گیا یعنے مکھی کہ نہین دے سکتے
یا عاجز ہے پوجنے والا کہ مشرک ہے اور پوجا گیا کہ بت ہے لکھا ہے کہ مالک بن ضیف اور کعب بن اشرف نے ساتھ گروہ یہود کے کہا
خدا نے عالم کو چھہ دن مین پیدا کیا پھر تھک کر روز شنبہ تکیہ لگا لیا اللہ تعالی نے یہہ آیت اُتاری مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ نہ پہچانا
جانی اللہ کی یہود نے حق قدر اسکے کی اور نہ تعظیم کی حق تعظیم اسکی کی کہ رنج اور تھکنے کی اسکے طرف نسبت کی اور ایک قول ہے کہ یہہ آیت مشرکون کی
شان مین ہے یعنے نہ جانا مشرکون نے اللہ کو حق جاننے اسکے کا کہ اسکا شریک ٹھہرایا اور پتھرون کو معبود بنایا محققون کہتے ہین کہ جیسے اہل
شرک نے حق پہچاننے کا اسکے نہین پہچانا ایسے ہی اہل علم نے بھی کنہ حقیقت معرفت اسکے کو نہین جانا شیخ ابوبکر واسطی نے کہا کہ لایعرف
حق قدرہ الا ہو بیت شناور ہوگیا بندہ لجہ عرفان ہوا کا کہ عارف نہ ہہان خود معترف ہے ما عرفناک ما للتراب ورب الارباب
اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ تحقیق اللہ البتہ توانا ہے اوپر پیدا کرنے اشیا کے غالب ہے سب چیز پر اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اللہ پسند کر لیتا ہے فرشتون مین سے پیغام پہچانے والے کہ واسطے ہون درمیان اسکے اور پیغمبرون کے ساتھ لانے
وحی کے اور پسند کر لیتا ہے وہ آدمیون سے پیغمبر کہ خلق کو طرف اسکے دعوت کرین اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا
ہے پیغمبر کا احکام پہچانا سنتا ہے امت کا رد اور قبول دعوت دیکھتا ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ جانتا ہے جو کچھ آگے
آدمیون کے ہے عملون سے جو کئے ہین اور جو کچھ پیچھے اُنکے ہے کامون سے جو کرینگے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف اللہ کے پھیرے
جاتے ہین سب کام يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو نماز مین پہلے قیام
اور قعود تھا اس آیت سے رکوع اور سجدہ داخل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی یہہ ہین کہ نماز پڑھو تعبیر نماز کو ساتھ رکوع اور سجود کے اسواسطے
کیا کہ یہہ دو نو رکن اعظم ہین سے ہین اور اسیواسطے نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اس آیت مین سجدہ نہین کرتے اور امام شافعی اور امام
احمد سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ظاہر حکم سجدہ کا ہے اور حدیث مین بھی آیا ہے کہ سورہ حج مین دو سجدے ہین جو کوئی نکرے دو نونہ پڑھا
اسکو اور محی الدین ابن العربی رح نے اسکو سجدۃ الفلاح لکھا ہے اور فعل خیر کو کہ بعد اسکے مذکور ہے حمل کیا ہے اوپر جلدی کرنے اس سجدہ کے
وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور عبادت کرو پروردگار اپنے کی اور کرو بھلائی یعنے وہ فعل خیر کہ شرع نے
نیک کہا ہے تو کہ تم خلاصی پاؤ یا مقصود کو پہنچو وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ اور سخت کرو بیچ راہ اللہ کے حق محنت اسکی کا یا لڑو
کفار سے اور باغیون سے کہ دشمنان ظاہر ہین اور جہاد کرو نفس اور ہوا اپنے سے کہ اعدائے باطن ہین جیسا کہ حق ہے جہاد اسکی کا بعضا
مین جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر حدیث پیغمبر ہے صلی اللہ علیہ وسلم امام قشیری رح نے کہا کہ حق جہاد کا یہہ ہے کہ ایک پل مجاہدہ نفس سے باز
نہ ہے کہ اس سے امین نچاہئیے ہونا اور اسپر اعتماد نچاہئیے کیا سخت تر دشمن ہے بیت ہے نفس دشمن یک نفس اس سے غافل
رہ تو ہی رافت نہ بس هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ اس نے کہ اللہ ہے برگزیدہ کیا تمکو واسطے القرب
دین اپنے کے اور نہین کی اوپر تمہارے بیچ دین کے کچھ تنگی یعنے احکام دین کے تمپر سخت نہین فرمائے اور تکلیف جو تم سے نہ اٹھ
ہین وسے ضرورت کے وقت رخصت کی جیسے سفر مین ہو تو قصر کرو نماز مین اور افطار کرو روزہ ایسے ہی مرض مین افطار اور تیمم بس

پیروی کرو مِلَّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰهِیْمَ دین باپ اپنے ابراہیم کے سمجھ لیجیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پدر امت ہین اور ابراہیم علیہ السلام پدر آپکے ہین پس پدر سب امت کے ہوئے اسواسطے ملت ابیکم فرمایا واسطے تغلیب کے کہ اکثر عرب اولاد ابراہیم علیہ السلام تھے هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ خداہی نے نام رکھا تمہارا مسلمان مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا پہلے قرآن سے بیچ کتابون منزل کے اور بیچ قرآن ہے یا ابراہیم علیہ السلام نے نام رکھا تمہارا مسلمان اور بیچ اس زمانے کے بھی تمھین باسلام یاد کیا چنانچہ قرآن شریف مین ہے وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ پس اسکے دین کی پیروی کرو لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ تو کہ ہووے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گواہ اوپر تمہارے دن قیامت کے ساتھ قبول دعوت اور متابعت دین ابراہیم کے اور ہو تم گواہ اوپر لوگون کے ساتھ پہچانے انبیا کے دعوت حق کو فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ پس قائم رکھو نماز کو واسطے تعظیم امر خدا کے اور دو زکوة واسطے نفع خلق کے پر پا کے اور محکم پکڑو فضل خدا کو یعنے سب کامون میں اعتماد اسی پر رکھو اور مدد اسی سے مانگو یا محکم پکڑو کتاب خدا کو اور شان مصطفے سلمی نے کہا کہ اعتصام بحبل اللہ امر عوام ہے اور باللہ کا رخواص اول بجالانا او امر نواہی کا دوسرا بھلانا ماسوا حضرت الہی کا ہے هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وہی ہے دوست تمہارا پس بہتر دوست ہے اور بہتر مددگار یاری سے عیب چھپاتا ہے مددگاری سے گناہ بخشتا ہے بیت اس سے ہی جو چاہے چاہا ہے نعم اسیر وہ ہے نعم المولی اور نعم النصیر ٭ سورة مؤمنین مکی ہے ایکسو اٹھارہ آیتین ہین ایکہزار آٹھ سو تیس کلمے ہین چار ہزار آٹھ سو دو حرف ہین فواصل اسکی نم ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ حج کے یہہ ہے کہ آخر سورہ حج مین بیچ جملہ لعلکم تفلحون مین کے مذکور رہا ہے اور فلاح کا تھا اول اس سورت کے تیقن فلاح ارشاد کیا اور یہہ بھی تطبیق ہے کہ آخر سورت حج مین امر باقامت صلوة تھا اول اس سورہ مومنین کے بھی اقامت صلوة متضمن امتثال امر مذکور ہے اور یہہ بھی مناسبت ہے کہ خاتمہ اسکا تذکر مولای مہربان تھا آغاز اسکا بذکر فلاح بندگان ہوا کہ بندے ایسے خدا کے رستگار ہین اور فلاح اور نجاح کے سزاوار

سورة المؤمنون مکیة وهی مائة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وثمان عشرة آیة

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ تحقیق فلاح پائی ایمان والون نے اور مقصود کو اپنے پہنچے اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ وہ جو بیچ نماز اپنی کے زاری کرنیوالے ہین نگاہ سجدگاہ پر رکھے دلکو درگاہ باری مین حاضر کئے لکھا ہے کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز مین آسمان کیطرف دیکھا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی نظر موضع سجود مین رکھنے لگے لباب مین ہے کہ نماز مین سجدہ گاہ پر نگاہ رکھے مگر کعبہ شریفہ مین اسکو دیکھے بعضے کہتے ہین کہ خشوع یہہ ہے کہ مصلی نجانے کہ چپ و راست اسکے کون ہے واسطی نے کہا ہے کہ خشوع ادا صلوة ہے للہ فی اللہ بے ملاحظہ اعتراض اور عوارض کے بحر الحقایق مین ہے کہ خشوع ظاہر مین یہہ ہے کہ سر جھکا کر آنکھون کو ادھر ادھر دیکھنے سے بچا کر دست راست چپ پر دھر کر قرات بآرزو وے حضور پڑھے اور خشوع باطن مین یہہ ہے کہ خطرے اور وسوسے دور کر کر متوجہ حق ہو کر بجبرت ہو مین ڈوب کر شعلہ آثار ظہور انوار جمال و جلال مین گداختہ ہو جاوے بیت ڈوب جا بحر شہود یار مین یار پاتا ہے یہاں اس دربار مین وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ اور وہ لوگ کہ بیفائدہ بات اور کام سے منہہ پھیرنے والے ہین امام قشیری نے کہا ہے کہ جو چیز خدا کے واسطے ہو وہ خشوع ہے اور جو خدا سے باز رکھے وہ سہو ہے اور جس سے بندہ کو حظ ہو وہ لہو ہے اور جو یاد خدا سے نہو وہ لغو ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ اور وہ لوگ کہ زکوة واجب کو ادا کرنے والے ہین یا صدقہ فطر کو یا اور صدقات تطوع کو وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اور وہ لوگ جو شرم گاہ اپنے کو حرام سے محافظت کرنیوالے ہین

إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ مگر جورؤن اپنے کے یا جنکے کہ مالک ہین ہاتھ انکے یعنے
لونڈیان پس تحقیق وہ محافظت کرنیوالے شرمگاہون اپنے کے نہین ملامت کی گئی فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ
پس جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنے مباشرت کرے غیر جورؤن اور لونڈیون اپنے کے پس یہہ لوگ وہ ہی ہین حلال حد سے گذرنے والے
طرف حرام کے یا کامل ہین گنہگاری مین اور ہاتھ سے ملنے والا بھی اسی گروہ سے ہے چنانچہ حسینی مین لکھا ہے وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ اور وہ لوگ جو واسطے امانتون اپنے کے یعنے لوگون سے جو امانتین اسپاس رکھوائے ہین یا اللہ تعالی کی امانتین
جو اسپر ہین جیسے نماز اور روزہ اور غسل جنابت اور عہدون اپنے کے کہ ساتھ خلق اور حق کے باندھے ہین رعایت کرنیوالے ہین وَالَّذِينَ هُمْ
عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ اور وہ لوگ جو اوپر نمازون اپنے کے محافظت کرنیوالے ہین یعنے مداومت کرنیوالے ہین ساتھ شرائطا اور آداب
اسکے کے اور وقتون مین ادا کرتے ہین سمجھ لیجیے کہ ذکر نماز کا ابتدا اور انتہاء ان اوصاف کے کہ موجب فلاح مومنان ہین اشارہ ہے طرف تعظیم شان
نماز کے أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ یہہ لوگ مسلمان جنمین یہہ چھ صفتین ہین وہی ہین وارث جو ورثہ لینگے
فردوس کو بلند ترین درجات بہشت سے لکھا ہے کہ منازل کفار بہشت مین ہین کہ اگر ایمان لاتے تو وہان جاتے وہ انکو دکھاوینگے تاکہ حسرت
انکی زیادہ ہو پھر داخل دوزخ کرینگے اور وہ مقام مومنون کو دینگے پس میراث کفار مسلمان لینگے هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ مومن
بیچ فردوس کے ہمیشہ رہنے والے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو خلاصہ سے مٹی
یا پیدا کیا اولاد کو اس مٹی سے جو باہر آئی گل آدم علیہ السلام سے ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ پھر پیدا کیا ہمنے اسکو ایک قطرہ منی سے بیچ جگہہ مضبوط کے
کہ رحم مادر ہے اور چہل روز اسکو سفید رکھا سمجھ لیجیے کہ اگر انسان سے مراد آدم علیہ السلام ہین تو یہہ معنی ہین کہ کیا ہمنے نسل اسکی ایک قطرہ منی سے اور جو سب آدمی مراد ہین تو
ظاہر ہین ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا پھر پیدا کیا ہمنے منی
سفید کو لہو سرخ جما ہوا چالیس دن پس پیدا کیا ہمنے لہو جمے کو بوٹی گوشت کی بیچ ہی چالیس دن کے پس پیدا کیا بوٹی کو ہڈیان بعد تین چلون کے پس پہنایا
ہمنے ہڈیون کو گوشت بعد رگ پٹھے درست کرنے کے ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ پھر پیدا کیا ہمنے اسکو پیدایش اور شکم مادر مین یعنے روح
اسمین ڈالکر زندہ کر دیا پہلے مردہ تھا یا بعد نکلنے کے شکم مادر سے دانت اور بال دیئے اور بڑھایا اور شیرخوار کی سے کھانے پر لگایا
پھر غذائے رنگارنگ سے تربیت فرمایا اور حد بلوغ کو پہنچا کر قلم تکلیف اسپر پھرایا اور جوانی اور بڑھاپے کو پہنچایا فَتَبَارَكَ اللَّهُ
أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ پس بہت برکت والا ہے خدا بہتر پیدا کرنے والونکا سمجھ لیجیے کہ حق تعالی نے عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور فرشتے
اور آسمان اور ستارے اور زمین پیدا کی اور اپنی تعریف اسطرح کہین نہین کی جیسے بعد پیدا کرنے انسان کے فرمائی یہہ دلیل بزرگی اور بڑائی
آدمی کی ہے بیت کوئی مثل انسان بنایا نہین دلیل اسکی ہے احسن الخالقین ۔ بعضون نے لکھا ہے کہ اس آیت مین جو احوال خلقت بنی آدم کا
اور ترقی اسکا ایک مقام سے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا جاتا کہ جو میرے بارگاہ مقدس کے لائق ہے تعریف ویسی کر سکیگا خود بنا سنکا اسکی
کر کر ثنا اپنی ذات پاک کی آپ فرمائیے کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین بیت بنایا ہمین جسنے مس او طین بڑا ہے خدا احسن الخالقین ثُمَّ
إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ پھر تحقیق تم پیچھے اسکے کہ ذکر کیا ہمنے پیدایش تمہاری کا البتہ مرجانیوالے ہو بیت جہان فانی مین یہان
ستعار جینا ہے اجل کا جام ہمین بالضرور پینا ہے ۔ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ پھر تحقیق تم دن قیامت کے اٹھائے جاؤگے
واسطے حساب اور جزا کے وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے اوپر تمہارے سات طبقون کو آسمانون کے

کہ راہ والے ہین فرشتے انہین آتے جاتے ہین وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ اور نہین ہین ہم اس مخلوق سے کہ آسمانونکی ہے غافل کہ مہمل چھوڑدین بلکہ
تا وقت معلوم خلل سے بچاوینگے یا نہین ہم سب مخلوق سے بیخبر خیر اور شر اور کفر اور شرک انکے سے آگاہ ہین ہم وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ
بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ اور اتارا ہمنے آسمان کیطرف سے پانی ساتھ اندازے کے جسمین صلاح بندونکی سمجھی ہمنے پس رکھا اسکو ہمنے
بیچ زمین کے ابن عباس رضی سے تبیان مین منقول ہے کہ حق تعالی نے چشمۂ بہشت سے پانچ نہرین بال جبرئیل علیہ السلام پر رکھکر آسمان سے زمین پر
اتارین سیحون کہ نہر بلخ ہے اور فرات اور دجلہ کہ عراق مین ہین اور نیل کہ مصر مین ہے اور انکو امانت پہاڑون مین رکھکر بقدر مصلحت واسطے
نفع خلق کے جاری کرتا ہے یہی معنی ہین کہ فرماتا ہے کہ پانی کو بیچ زمین کے رکھا ہمنے وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ اور تحقیق ہم اوپر لیجانے
اسکے کے البتہ قادر ہین جیسے کہ اتارنے پر اسکے قادر تھے لکھا ہے کہ بعد خروج یاجوج اور ماجوج کے زمین پر جبرئیل علیہ السلام آکر قرآن شریف کو
اور حجر اسود کو اور مقام ابراہیم کو اور تابوت سکینہ کو اور انہار خمسہ کو آسمان کو اٹھا لیجاوینگے پھر زمین پر کچھ خیر و برکت نہ رہیگی فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ
بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ پس نکالے ہمنے واسطے تمہارے بسبب اس پانی کے باغ کھجورون کے اور انگورون کے تخصیص ان
دو میوون کی واسطے اختصاص اہل مدینہ کے ہے ساتھ کھجورون کے اور اہل طایف کے ہے ساتھ انگورون کے اور کھجور اور انگور زمین حجاز مین
زیادہ تمام دیار عرب سے ہے لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ واسطے تمہارے بیچ ان باغون کے میوے بہت ہین سوا کھجور
اور انگور کے اور بعضے اسمین سے کھاتے ہو یا معاش ضروری اس سے حاصل کرتے ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ
وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ اور پیدا کیا درخت واسطے تمہارے کہ نکلتا ہے پہاڑون سرحبون سے یا جبل موسی علیہ السلام کو کہتے ہین پہلے درخت
زیتون بعد طوفان کے وہین ہوا ہے کہ اگتا ہے ساتھ روغن کے اور سالن ہے واسطے کھانیوالون کے یعنے درخت زیتونکا جامع ہے جو
پھل اسکا کچا ہوتا ہے اسکا تیل نکالکر کشتی مین لگاتے ہین اور جلاتے ہین اور جو پکتا ہے اسکو روٹی کے ساتھ کھاتے ہین وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ
لَعِبْرَةً اور تحقیق واسطے تمہارے بیچ چارپایون کے وہ چیز ہے جس سے عبرت پکڑو اور قدرت حق پر استدلال کرو نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ
بُطُوْنِهَا پلاتے ہین ہم تمکو بعضے اس چیز سے کہ بیچ پیٹون انکے کے ہے یعنے دودھ خالص وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا
تَاْكُلُوْنَ اور واسطے تمہارے بیچ اسکے نفع ہین بہت کہ بعضون پر سوار ہوتے ہو اور بعضون پر لادتے ہو اور بعضون کے بال اور ریشم سے
فائدے لیتے ہو وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ اور اوپر انکے خشکی مین اور اوپر کشتیون کے تری مین سوار کئے جاتے ہو یعنے
وہ تمکو ایک مکان سے دوسرے مکان پر لیجاتے ہین وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے نوح کو طرف قوم اسکے کے پس کہا نوح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی
نہین واسطے تمہارے کوئی معبود کہ مستحق عبادت کے ہو سوا اسکے اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہین ڈرتے ہو تم عذاب اسکے سے بیت ڈرو
اور اسی کی پرستش کرو پرستش مین اسکے جیو اور مرو فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ پس کہا سرداروں نے جو کافر ہوئے
قوم اسکے سے عوام اور درویشون کو جب دیکھا کہ دعوت نوح علیہ السلام پر مائل ہین مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ
عَلَيْكُمْ نہین یہہ شخص جو بلاتا ہے تمکو طرف توحید کے مگر آدمی مانند تمہارے کھانے پینے مین اور سب کامون مین چاہتا ہے یہہ کہ بڑائی کرے
اوپر تمہارے اور تمہارا سردار بنے تمکو اپنا تابعدار کرے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً اور اگر چاہتا اللہ کہ رسول اوپر آدمیون کے
بھیجے البتہ اتارتا فرشتے کہ پیغمبر ہین اور لوگون مین تمیز ہوتی مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ نہین سنا ہمنے اسکو کہ کوئی

رسول خدا ہوں طرف خلق کے پس ہیہہ باتیں اپنے پہلون کی سمجھ لیجیے کہ یہہ بات عناد سے کہتے تھے یا ورہبان اور ریس علی نبینا وعلیہ السلام اور انکے مدت مدید گذری تھی اور انھون نے نہین سنا تھا کہ آدمی کوئی پیغمبر ہوا اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ نہین نوح مگر ایک مرد کہ اسکو جنون ہے اگر دیوانہ نہ ہوتا جانتا کہ بشر لائق پیغمبری کے نہین ہوتا پس انتظار کرو ساتھ اسکے ایک مدت تک یعنے صبر کرو تھوڑے دنون مین مرجاویگا اس سے چھٹ جاؤگے یا جنون سے ہوش مین آجاویگا اور یہہ باتین چھوڑ دیگا قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ کہا نوح علیہ السلام نے جب نا امید ہوئے ایمان انکے سے اے پروردگار میرے مدد دے مجھکو اور بدلا لے میرا انسے بسبب اسکے کہ جھٹلاتے ہین مجھکو فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا پس وحی بھیجی ہمنے طرف نوح کے کہ بنا کشتی کو ساتھ نگاہداشت ہمارے کے کہ بگڑنے نہ دینگے ہم اور وحی ہمارے کی کہ اسکے بنانے مین تجھے کی ہے یا ساتھ حکم اور تعلیم ہمارے کے کہ تجھے سکھا دینگے بنانا اسکا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ پس جسوقت آوے حکم ہمارا سوار ہونیکا کشتی مین یا جسوقت آوے عذاب ہمارا اور جوش مارے تنور یعنے بی بی تیری روٹیان لگاتی ہو اور آگ مین سے پانی جوش ہو فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ پس بٹھا لیجیو کشتی کے ہر قسم سے جوڑا دو دو یعنے نر اور مادہ تفسیر مین ہے کہ کشتی مین بٹھا مگر انکو جو جنتے ہین بچہ یا دیتے ہین انڈا وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ اور بٹھا لے گھر والونکو اپنے اور مومنون کو مگر اس شخص کو کہ گذرا ہے اوپر اوسکے قول ازلی یعنے ہلاکت اسکی لوح محفوظ مین لکھی ہے گھر والون مین سے تیرے سمجھ لیجیے کہ مراد اس سے ایک بیٹا اور ایک زن نوح علیہ السلام کی ہے وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور مت کہہ مجھ سے بیچ مقدمے نجات ان لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین اوپر اپنے ساتھ شرک لانیکے اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ تحقیق غرق کئے جاوینگے بے شک فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ پس جسوقت سوار ہو تو اور وہ جو کہ ساتھ تیرے ہے اوپر کشتی کے پس کہہ حمد تمام ہی سب تعریف واسطے خدا کے ہے جسنے نجات دی ہمکو ظلم قوم کافرون کے سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ اور کہہ وقت بیٹھنے کشتی کے اے پروردگار میرے اتار مجھکو اتارنا مبارک اور تو بہتر اتارنیوالون کا ہے منازل مبارک مین تفسیر کبیر مین ہے کہ منزلا بضم میم اور فتح زا قرات حفص کی ہے کہ تحریر ہوئی اور یہہ مصدر میمی ہے اور اور رون کی قرات منزلا ہے بصیغہ اسم ظرف یعنے اتار مجھکو منزل با برکت مین کہ سبب سلامت اور نجات مومنون کا ہے اور امر اس دعا کا بعضے کہتے ہین کہ وقت خروج کشتی کے ہوا اور مشہور یہہ ہے کہ وقت دخول کے ہے سلمی نے ابن عطا سے نقل کیا ہے کہ منزل مبارک وہ ہے جہان ہوا جس نفسانی اور وساوس شیطانی نہون اور آثار قرب الہی وہان نازل ہون جس جگہہ پر انوار جمال پھیلتا ہے برکت اس منزل کی تمام منازل سے فزون تر ہے **بیت** ہے عجب منزل مبارک خوش جلوہ فرما جہان ہے وہ مہوش اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ تحقیق بیچ قصہ نوح علیہ السلام کے اور اس چیز کے جو ساتھ قوم اسکے کے کی گئی البتہ نشانیان ہین عبرت والون کو وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ اور تحقیق ہین ہم البتہ آزمائش کرنیوالے بندون کے ساتھ ان نشانیون تاکہ سچے اور جھوٹے ظاہر ہوجاوین یا ہین ہم امتحان کرنیوالے قوم نوح کے اور مبتلا کرنیوالے انکو بلائے عظیم مین ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ پھر پیدا کیا ہمنے بعد قوم نوح کے گروہ دوسرا کہ قوم عاد تھے یا ثمود فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ پس بھیجا ہمنے بیچ انکے پیغمبر انہین سے کہ ہود یا صالح علیہما السلام تھے اور کہا ہمنے زبان پیغمبر سے انکو یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمہارے کوئی لائق عبادت کے سوا اسکے اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہین ڈرتے ہو تم
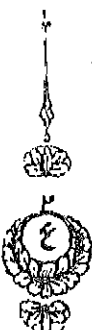
عذاب اسکے سے یعنے ڈرو عذاب سے اسکے اور غیر اسکے کی عبادت مت کرو وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ
الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اور کہا سرداروں نے قوم اسکے سے جو کافر ہوئے تھے اور جھٹلاتے تھے ملاقات آخرت کو
یعنے بعث اور حشر پر ایمان نہین لاتے تھے اور دولت دی تھی ہمنے انکو بیچ زندگانی دنیا کے اور لوگون کو کہ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ
يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ نہین یہہ مگر آدمی مثل تمہارے سب حالات بشریت مین کھاتا ہے اس چیز سے کہ
کھاتے ہو تم اور پیتا ہے اس چیز سے کہ پیتے ہو تم اگر یہہ نبی ہوتا تمہاری صفتین نہ رکھتا بلکہ فرشتون کیطرح ہوتا نہ کھاتا نہ پیتا وَلَئِنْ
أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ اور اگر اطاعت کروگے تم اوامر اور نواہی مین ایک آدمی مانند اپنے کی تحقیق تم
اسوقت زیان پانیوالے ہو کہ اپنے مثل کی پیروی کرتے ہو أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُمْ مُخْرَجُونَ
کیا وعدہ دیتا ہے تمکو یہہ پیغمبر یہہ کہ تم جسوقت مرجاؤگے اور کہنہ ہوجاؤگے اور ہوگے تم مٹی اور ہڈیان بن گوشت اور پوست اور رگ اور
پے کے تحقیق تم نکالے جاؤگے قبرون سے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ دور ہے دور ہے جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو تم —
بعث اور جزا سے یعنے ہرگز نہوگا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ نہین زندگانی مگر زندگی ہماری
دنیا کی مرتے ہین ہم اور جیتے ہین ہم کہ کوئی مرتا ہے ہم مین سے کوئی پیدا ہوتا ہے اور نہین ہم اٹھائے جاوینگے بعد موت کے إِنْ هُوَ
إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ نہین ہود یا صالح علی نبینا وعلیہما السلام مگر ایک مرد کہ باندھ لیا ہے
اسنے اوپر اللہ کے جھوٹ کہ کہتا ہے مین اللہ کا رسول ہون اور تم بعد موت کے اٹھوگے اور نہین ہم واسطے اسکے ایمان لانیوالے قَالَ
رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ کہا پیغمبر نے بعد سننے اسبات کے اور ناامید ہونے کے انکے ایمان سے اے پروردگار میرے مدد دے مجھکو
کہ مین غالب ہون اور وہ مغلوب ہون ساتھ عذاب کے بسبب اسکے کہ جھٹلاتے ہین مجھکو قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ فرمایا
حق تعالی نے تھوڑی دیر مین البتہ ہوجاوینگے کافر اور مکذب پشیمان جھٹلانے سے فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً پس
پکڑا انکو آواز تند جبرئیل نے یعنے چیخ ماری جبرئیل علیہ السلام نے انکے دل پھٹ گئے ساتھ حکم قضا کے یا وعدہ صادق کے یا ساتھ استحقاق انکے کے
عذاب کو پس کردیا ہمنے انکو ریزہ ریزہ یعنے ہلاک اور نابود ہوگئے سمجھ لیجیے کہ جو یہہ قصہ حضرت صالح علیہ السلام کا کہتے ہین وہ اس قوم کو قوم
ثمود کہتے ہین اور دلیل انکی یہہ ہے کہ عذاب صیحہ سے قوم ثمود ہلاک ہوئی ہے اور جو قصہ ہود علیہ السلام کا کہتے ہین وہ اس قوم کو قوم
عاد کہتے ہین اور دلیل انکی یہہ ہے کہ سورہ اعراف اور سورہ ہود اور سورہ شعرا مین بعد قصہ نوح علیہ السلام کے قصہ عاد مذکور ہے یہان بھی
اسی قرینہ سے مراد قوم عاد ہے اور اس قول پر صیحہ سے مراد عذاب ہلاکت ہے جسطرح پر کہ واقع ہوا ہو فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
پس لعنت ہے حق تعالی کی اوپر قوم ظالمون کے ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ پھر پیدا کیا ہمنے بعد انکے قرنون اور کو
یعنے اہل قرنون کو جیسے قوم لوط اور قوم شعیب علی نبینا وعلیہما السلام مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ نہ آگے گذری
کوئی امت وقت اپنے سے جو انکے عذاب کا مقرر کیا ہمنے اور نہ پیچھے رہ جاتے ہین اس سے ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا پھر بھیجے
ہمنے پیغمبر اپنے پے درپے كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ جب آتا تھا کسی امت کے پاس پیغمبر اسکا جھٹلاتے تھے اسکو اور جو
وہ کہتا تھا توحید اور نبوت اور بعث اور حشر کی بات دروغ ٹھہراتے تھے باپون کی پیروی کے سبب ایمان نہ لاتے تھے فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ
بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ فَبُعْدًا لِقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ پس پیچھے بھیجے گئے ہم بعضونکو بعضون پر یعنے ایک گروہ کو ہلاک کیا پھر

اور لائے اُسنے ہلاک کیا پھر اور کیا ہمنے انکو باتین عبرت خلق کی یعنے عذاب انکا یاد کر کرڈرین اور ضرب المثل کرین پس لعنت ہے واسطے اُس قوم کے کہ نہین ایمان لاتے سمجھہ لیجئے کہ ہر شخص کی حکایت باقی رہ جاتی ہے اگر نیک ہے تو نیک اور بد ہے تو بد پس چاہئے کہ بھلائی کرے تاکہ فسانہ نیک یادگار زمانہ رہے **بیت** کام ایسا تو نکر اے رائف کہ کرے خلق شکایت تیری ٭ تو نہوگا تیر انام و نشان مگر ایک ہوگی حکایت تیری ٭

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ پھر بھیجا ہمنے موسیٰ کو اور بھائی اسکے ہارون کو ساتھ نشانیوں اپنیوں کے اور معجزے ظاہر کے یعنے عصا کے تخصیص عصا کی اسواسطے کی کہ اول معجزہ تھا اور کتنے ہی معجزے اسی سے ہوتے تھے طرف فرعون کے اور سرداروں اسکے کے پس تکبر کیا انھون نے ایمان لانے سے اور تھی وہ قوم قبطی سرکش فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ پس کہا انھوں نے کیا ایمان لاوینگے ہم واسطے دو آدمی کے کہ مانند ہمارے ہین صفات بشریت مین اور حال آنکہ قوم ان دونون کی واسطے ہمارے بندگی کرنیوالی ہے یعنے ہمارے حکم مین ہے جیسے اور غلام ہمارے بعضون نے لکھا ہے کہ بنی اسرائیل فرعون کو پوجتے تھے اور فرعون بت کو یا گوسالہ کو پوجتا تھا فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ پس جھٹلایا فرعون اور قوم اسکے نے موسیٰ اور ہارون کو پس ہوئے جھٹلانے والے ہلاک کئے گئے یعنے ڈوب گئے رود نیل مین ٭ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو کتاب توریت بعد ڈوبنے فرعون اور قوم اسکے کے تو کہ بنی اسرائیل برکت اسکے سے ہدایت پاوین ساتھہ احکام شریعت کے وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً اور کیا ہمنے قصہ عیسیٰ کو اور قصہ مان اسکے کو نشانی اپنی قدرت کی سمجھہ لیجئے کہ دلیل قدرت کاملہ حق تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام مین یہہ ہے کہ جھولے مین باتین کین اور مریم رضی اللہ عنہا مین یہہ ہے کہ بن مس بشر کے ایسا پسر لائین وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ اور جگہہ دی ہمنے عیسیٰ اور مریم کو جب یہود سے بھاگے اور پھیر لائے ہم ان دونون کو طرف زمین بلند کے جگہہ رہنے کی اور پانی جاری کے سمجھہ لیجئے کہ ملک مصر مین جلیل اور ناصرہ دو شہر ان درمیان مین ان دونون کے اردل دریا ہے شیرین حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے اسوقت کے بادشاہ نے نجومیون سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا وہ ایذا دینے کو تلاش کرنے لگا آپ حکم الٰہی سے ان شہرون مین چلے گئے کبھی جلیل مین رہتے تھے کبھی ناصرہ مین بعضے کہتے ہین ایک زمیندار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی کر کہا جب حضرت عیسیٰ جوان ہوئے وہ بادشاہ مرچکا تھا اپنے وطن کو چلے آئے لکھا ہے کہ بارہ برس اس جگہہ رہے حضرت مریم ریسمان بٹ کر بیچتی تھین وہی قوت دونونکا ہوتا تھا يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا اے پیغمبرو کھاؤ پاکیزہ چیزون سے اور عمل کرو اچھے یہہ خطاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہے بطریق تعظیم یا سب انبیا کو ہے لیکن ایک دفعہ نہین بلکہ زمانون مختلف مین ہے کہ اپنے اپنے وقت مین مخاطب ہین یا خطاب ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپ کو بنام تمام انبیا پکارا اسواسطے کہ سید سبکے ہین اور فضائل و کمالات تمام پیغمبرون کے اکیلے آپ مین موجود ہین اور موضح مین ہے کہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ کہو امت اپنی کو کہ حلال کھاؤ اور عمل نیک بجالاؤ سمجھہ لیجئے کہ اکل حلال کو عمل صالح پر مقدم کیا اسواسطے کہ تخم حلال مثمر کمال ہے ٭ **بیت** رائفا تخم صاف و پاک تو بو ٭ ثمر پاک تا کہ لاوے وو ٭ لقمۂ حلال بدن مین سرایت کر کر طرف عبادات کے رغبت دلاتا ہے اور لقمۂ حرام رگ و ریشہ مین جاکر طرف منہیات کے بلاتا ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا **بیت** قطرۂ باران نیر اگر صاف ہو ٭ گوہر دریا تیر اشفاف ہو ٭ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ تحقیق مین ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہون وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ اور تحقیق
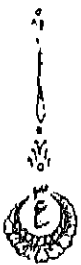
یہہ ہے امت تمہاری ایک پیغمبر و امت ایک توحید اور عقائد اور اصول شرایع مین یا امت تمہاری اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم امت ایک ہے
متفق ایمان اور توحید مین اور مین ہون پروردگار تمہارا پس ڈرو مجھہ سے مخالفت کلمہ مین فَتَقَطَّعُوٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا پس کاٹ لیا
اہل کتاب نے کام دین اپنے کا درمیان اپنے ٹکڑے ٹکڑے یعنے اختلاف کر کر گروہ گروہ ہو گئے كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ہر گروہ
ساتھہ اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے دین سے خوش ہین اور جانتے ہین کہ حق یہی ہے فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ پس
چھوڑ دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون مکے کے کو بیچ غفلت اور ضلالت انکی کے اس مدت تک کہ مارے جاوین یا مر جاوین اَيَحْسَبُوْنَ
اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ کیا گمان کرتے ہین مشرکان مکہ یہہ کہ جو کچھہ مدد دیتے ہین ہم انکو ساتھ
اس چیز کے مال سے اور بیٹون سے شتابی کرتے ہین ہم واسطے انکے ساتھ اس چیز کے بیچ بھلائیون کے یعنے مشرک گمان کرتے ہین کہ امداد
ہماری ساتھ انکے مال اور اولاد دینے مین شتابی کرنا ہے واسطے انکے بھلائی مین اور وہ لائق اسکے ہین کہ اسے عوض اعمال انکے کے نیکی کرین
سچ ہم ہین ایسے جو وہ جانتے ہین بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ بلکہ نہین سمجھتے کہ یہہ امداد استدراج ہے نہ شتابی کرنا بیچ بھلائی کے اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ
مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ وہ بہت عذاب پروردگار اپنے کے سے ڈرتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
يُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ کہ وہ ساتھ آیتون آفریدگار اپنے کے کہ قرآن ہے یا نشانیان قدرت اسکے کے ہین ایمان لاتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ
بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ اور جو لوگ کہ وہ ساتھ خداوند اپنے کے نہین شریک لاتے نہ شرک ظاہر نہ شرک
چھپا وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ اور وہ لوگ
کہ دیتے ہین جو کچھہ کہ دیتے ہین صدقہ اور زکوٰۃ واسطے اللہ کے اور دل انکے ڈرتے ہین کہ خیرات انکی مردود نہو
اور جانتے ہین یہہ کہ وہ طرف پروردگار اپنے کے پھر جانیوالے ہین یا دل انکے ڈرتے ہین اس سبب کہ وہ طرف رب اپنے کے رجوع کرنیوالے ہین
اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ یہہ لوگ جو ساتھ ان صفتون کے موصوف ہین جلدی کرتے ہین بیچ بھلائیون کے وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ اور وہ طرف بھلائیون کے
آگے نکل جانیوالے ہین یا سب لوگون پر سابق ہین ساتھ زیادتی طاعت کے یا ساتھ حصول ثواب کے یا ساتھ دخول جنات کے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا اور نہین تکلیف دیتے ہم کسی شخص کو مگر موافق طاقت اسکی کے وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور نزدیک ہمارے
کتاب ہے یعنے لوح محفوظ کہ بولتی ہے ساتھ حق کے یعنے مخالف واقع کے اسمین نہین لکھا یا نزدیک ہمارے نامۂ اعمال ہے ہر ایک کا کہ بھلے برے
کام اسمین سب لکھے ہین اور وہ کام کرنیوالے نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ زیادتی عقاب کے اور کمتی ثواب کے بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا بلکہ دل
کافرون کے بیچ غفلت کے ہین اس سے جو مذکور ہوا یا اعمال نامون سے یا قرآن سے وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ اور واسطے انکے عمل ہین
ناپاک اور خطائے عظیم سے کہ شرک ہے یعنے اور گناہ بہت ہین سوا شرک کے کہ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ وہ اسکو کرنیوالے ہین موافق حکم قضا کے
اور وہ بیچ غفلت اور معصیت کے ہونگے حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ یہان تک کہ جب پکڑا ہمنے دولتمندون
انکے کو ساتھ عذاب قحط کے یا قتل کے ناگہان وہ فریاد اور زاری کرینگے اور ہم کہینگے لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ مت زاری کرو آج اور امید فریاد رسی کی
مت رکھو اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ تحقیق تم ہماری طرف سے نہ مدد دیئے جاؤگے یا ہمارے عذاب سے نہ منع کئے جاؤگے قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى
عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ تحقیق تھین آیتین میری یعنے قرآن کہ ہر وقت پڑھا جاتا تھا اوپر تمہارے پس تھے تم سنتے اسکے سے
اوپر ایڑیون اپنے کے پھر جاتے اور نہ سنتے تم کلام میرا مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ درانحالیکہ تکبر کرتے تھے ساتھ اسکے اور افسانہ گوئی

کرتے بیہودہ بکتے تھے یا اپنی بڑائی کرتے تھے ساتھ حرم مکہ کے کہ ہم اہل حرم ہین یا چھوڑ دیتے تھے قرآن کو یا پیغمبر کو یا خانہ کعبہ کو کہ طواف نہین کرتے تھے
گرد اسکے قصہ خوانی کرتے تھے اور اسپر نازان تھے اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَاۗءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَاۗءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ کیا پس
نہین فکر کی انھون نے قرآن مین کہ اعجاز فصاحت الفاظ اور فصاحت معنی سے جانین کہ کلام حق ہے یا آیا ہے انکے پاس کتاب اور پیغمبر جو
کچھ نہ آیا تھا باپون انکے پہلون کے پاس تو کہ عذر کرین کہ ہم کتاب اور پیغمبر سے واقف نہین یعنی جیسے نوح اور ابراہیم کو انکے باپون کے
پاس بھیجا تھا ایسے ہی محمد کو صلی اللہ علیہ و علیہما وسلم اوپر انکے بھیجا تو کہ عذر نہ لاوین چنانچہ سورہ یٰسٓ مین فرمایا ہے لتنذر قوما
ما انذر اباؤہم اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ یا نہ پہچانا انھون نے پیغمبر اپنے کو ساتھ امانت اور راستی اور
حلم اور وقار اور کرم اور مروت اور نیک خوئے اور کمال علم کے باوجود امی ہونے کے پس وہ واسطے اسکے انکار کرنیوالے ہین یعنی نہین
کہ نہین پہچانتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کہ انکار کرین اور کہینگے ہم حقیقت انکی نہین جانتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ یا کہتے ہین کہ اسکو
جنون ہے اعتبار دیوانے کے باتونکا نہین ہے ایسا کہ وہ بکتے ہین بَلْ جَاۗءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ بلکہ لایا ہے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس حق کہ قرآن ہے یا دین اسلام اور اکثر انکے حق کو ناخوش رکھنے والے ہین قید اکثر کے اسواسطے ہے کہ بعضے کفار لوگون کے
طعنہ کرنے سے ایمان نہین لاتے تھے نہ کراہت حق سے وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَاۗءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ اور اگر
پیروی کرے حق تعالی خواہشون کافرون کی بیچ وجود خداون بہت کے یعنی بالفرض اگر بہت خدا ہووین البتہ بگڑ جاوین آسمان اور زمین اور
جو کوئی بیچ انکے ہین فرشتے اور آدمی اور جن اور جانور اور سوا انکے چنانچہ آیت لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا مین گذرا ہے اور بعضون نے
کہا ہے کہ مراد حق سے دین اسلام ہے کہ اگر متابعت کرتا کافرون کی یعنے شرک کیطرف پھرتا اللہ تعالی قیامت لاتا آسمان و زمین کو تباہ فرماتا۔
بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ بلکہ لائے ہین ہم انکے پاس کتاب اسمین ذکر شرف اور بدبہ عزت انکے کا ہے
یا نصیحت انکی ہے پس وہ نصیحت اپنے سے یا اس چیز سے جو سبب شرف انکے کا ہے یا نصیحت انکی ہے دنیا اور آخرت مین منہ پھیرنے والے
ہین اَمْ تَسْــَٔـلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ یا مانگتا ہے تو انسے واسطے رسالت اپنے کے خرچ اور مال تو کہ طامع جانکر تجھے تہمت تیری
رسالت پر کرین پس خرچ اور مال پروردگار تیرے کا کہ رزق دنیا کا اور ثواب آخرت کا ہے واسطے تیرے بہتر ہے مال اور دولت انکے سے وَّهُوَ
خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور وہ بہتر رزق دینے والون کا ہے وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور تحقیق تو البتہ بلاتا ہے انکو بغیر
خرچ اور مزدوری مانگنے کے طرف راہ سیدھی کے کہ دین اسلام ہے وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ؞
اور تحقیق وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے راہ سیدھی سے البتہ مڑجانیوالے ہین طرف گمراہی کے وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ
مِّنْ ضُرٍّ لَّـلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور اگر مہربانی کرین ہم اوپر انکے اور کھول دیوین ہم جو کچھ ہے انکو سختی سے یعنی قحط جو انپر آیا ہے
البتہ لگے جاوین بیچ سرکشی اپنے کے سرگردان ہوتے یعنی اگر انسے بلا دور کرین ہم تب بھی بہ سبب عناد کے کفر پر اور تکذیب پر اسیطرح قائم رہین ؎
بیت ؎ انکے دل کو رابطہ ہے سوئے بد ؞ جا مینگی انسے نہ ہرگز خوئے بد ؞ لکھا ہے کہ جب کال کمال پڑا مکے والے مردے اور مردار کھانے
لگے ابوسفیان نے مدینہ مین آکر حضرتؐ سے کہا کہ تم گمان کرتے ہو کہ مین رحمت عالمین ہون اور اہل مکہ زحمت مین مبتلا ہین باپون کو انکے تلوارون سے
مارا اور اب بیٹون کو قحط سے دعا سے مدد کر کر ہلاک کرتے ہو حق تعالی نے یہ آیت اتاری کہ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا
لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ اور البتہ تحقیق پکڑا تھا ہمنے انکو ساتھ عذاب قتل کے دن بدر کے پس نہ گڑگڑائے وہ طرف پروردگار اپنے کے

الربع

اور نہ عاجزی کی بلکہ ویسے ہی سرکشی اور نافرمانی مین لگے رہے حَتّٰٓی اِذَا فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِیْدٍ اِذَا هُمْ فِیْهِ —
مُبْلِسُوْنَ یہانتک کہ جب کھولدیا ہمنے اوپر انکے دروازہ عذاب سخت والا کہ بھوک ہے اور اوسکی شدت قتل اور قید سے زیادہ
ہے ناگہان وہ بیچ اوس عذاب کے ناامید ہین اور عاجز اور غمگین اور سرگردان اس حد تک ہین کہ سردار انکے تجھ سے رحمت مانگتے ہین وَهُوَ
الَّذِیْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے سننے کو اور دیکھنے کو اور دلونکو کہ
سننے کی چیزین سنو اور دیکھنے کی دیکھو پھر دل سے سوچو کمال قدرت کو اس خالق یکتا کے اور تم قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا سا شکر کرتے ہو
کیونکہ عمدہ شکرگذاری یہہ ہے کہ کان اور آنکھ اور دل کو طرف اسکے پہچاننے مین صرف کرو بیت معرفت کو نہ یہ بہا بجا لاہین ورنہ گوش و
چشم و دل بیکار ہین وَهُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ اور اللہ وہ ہے جسنے پھیلا دیا تمکو بیچ زمین کے اور طرف
اسیکے جمع کئے جاؤگے دن قیامت کے وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور اللہ وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا
ہے اور واسطے اسکے ہے پھر آنا رات کا اور دنکا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے تم کہ تمام جہان اسنے نیست سے ہست کیا اسیطرح
وہ پھر مارکر بھی جلا دیگا پس کیون انکار کرتے ہو سمجھ لیجئے کہ کفار مکہ نے باوجود ان دلیلون کے کچھ نہ سوچا بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ
بلکہ کہا انھون نے جیسا کہ کہا تھا پہلون نے قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کہا کہ کیا جب مرجاوینگے
ہم اور ہوجاوینگے مٹی اور ہڈیان پھر اسکے کیا ہم اٹھائے جاوینگے بیان استفہام انکاری ہے اور تکرار واسطے تاکید کے ہے یعنے بعد خاک ہونے کے کیونکر
مبعوث ہونگے لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ البتہ تحقیق وعدہ دئے گئے ہین ہم اور باپ ہمارے اسبات کا پہلے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے ہمین اور باپون ہمارے کو وعدہ حشر اور نشر سے ڈرایا تھا لیکن وہ وعدہ سچ
ہوا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ نہین یہہ بات مگر کہانیان پہلون کی کہ جھوٹے قصے لکھ کر مرگئے قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهَآ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان منکرون کو واسطے کس کے ہے زمین اور جو کوئی بیچ اسکے ہے یعنے مالک اور خالق زمین اور
اہل زمین کا کون ہے جواب دو مجھکو اگر ہو تم جانتے سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ البتہ کہینگے جواب مین تیرے کہ زمین اور جو زمین مین ہے واسطے اللہ کے
ہے مشرکان مکہ قائل تھے کہ خالق زمین اور اہل زمین کا اللہ ہے پس جب تجھکو یہہ جواب دین قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کہہ کیا پس نصیحت نہین پکڑتے تم اور
نہین سوچتے جو اول پیدا کرنے پر قادر ہے وہ اعادہ پر کیون عاجز ہوگا قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کہہ دوسرے بار
کون ہے آفریدگار آسمان ساتون کا اور پروردگار عرش بڑے کا کہ سب مخلوقات سے عظیم ہے سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ البتہ کہینگے کہ آسمان اور
عرش واسطے اللہ کے ہے اور سب کا پیدا کرنیوالا وہی ہے قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کہہ کیا پس نہین ڈرتے تم یا نہین بچتے شرک سے کہ ایسے خالق کا
اسیکے مخلوق مین سے شریک ٹہراتے ہو قُلْ مَنْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
کہہ کون شخص ہے کہ بیچ ہاتھ قدرت اسکے کے ہے بادشاہی سب چیز کی اور نفع اور ضرر سب کا اور وہی پناہ دیتا ہے اور فریاد کو پہنچتا ہے اور چھڑاتا
عذاب اپنے سے جسے چاہتا ہے اور نہین پناہ دیا جاتا برخلاف اسکے جواب اسکا دو اگر ہو تم جانتے سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ البتہ کہینگے کہ یہہ باتین
جو تو نے کہین واسطے خدا کے ہین کہ بادشاہ سب کا اور فریادرس بندونکا ہے قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ کہہ پس کہان سے سحر کئے جاتے ہو اور فریب
کھاتے ہو اور راہ حق سے پلٹتے ہو بیت باوجود ظہور نور یقین بشک تمہارے کو کیون زوال نہین بیت کہان جاتے ہو چھوڑ کر
راہ صواب بخطا چلتے ہو شتاب شتاب راہ جو تمنے لی ہے عین خطا راہ ممنوع ہے یہ راہ عطا بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ

بلکہ لائے ہم انکے پاس حق کہ توحید ہے اور وعدہ حشر اور نشر کا ہے اور تحقیق وہ البتہ جھوٹ بولنے والے ہیں کہ اس بات کو جھٹلاتے ہیں یا اولاد اور
شریک باری ٹھہراتے ہیں مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ نہیں پکڑی اللہ سبحانہ نے
اولاد اور نہیں ہے ساتھ اسکے کوئی خدا کہ الوہیت میں اسکے شریک ہو کیونکہ اگر کوئی اسکا خدائی میں شریک ہوتا تو جتنے خدا ہوتے سب کی مخلوق
ہوتی اس وقت لیجاتا ہر ایک خدا اس چیز کو کہ پیدا کیا ہوتا اور اپنے بندوں میں نشانیاں کر دیتا کہ دوسرے کے بندوں میں مل نہ جاویں اور کچھ نشانی
ظاہر نہیں اس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی خدا ہے اور دوسرے یہہ ہے کہ اگر کئی ہوتے تو اپنے اپنے مخلوق کو جدا کرتے اور ملک اپنا اپنا علاحدہ
بساتے پھر آپس میں لڑائی ہوتی جیسے بادشاہوں میں دنیا کے ہوتی ہے وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور البتہ بڑائی چاہتے اور چڑھائی کرتے
بعضے انکے اوپر بعضوں کے اور یہہ نہیں پس معلوم ہوا کہ کوئی اسکا شریک نہیں سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ پاک ہے اللہ اس چیز سے کہ بیان
کرتے ہیں یعنی بیٹا نہیں فرزند اسکا اور نہ ہے شریک واحد اسکی ذات ہے اور بے شریک عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ جاننے والا غائب کا اور حاضر کا پس برتر ہے اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں واسطے اسکے سمجھ لیجیے کہ واسطے خوشی خاطر

جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرکوں پر عذاب آنیکی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطریق دعا رَّبِّ اِمَّا
تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ اے پروردگار میرے اگر دکھلاوے تو مجھکو جو وعدہ دیئے جاتے ہیں کافر عذاب کا دنیا اور آخرت میں رَبِّ فَلَا
تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اے پروردگار میرے پس مت کیجیو مجھکو بیچ قوم ظالموں کے یعنی عذاب میں انکے ساتھ مت کیجیو سمجھ لیجیے
کہ یہہ بات واسطے کسر نفس اپنے کے فرمائی یا لوگوں کو خبردار کیا کہ ظلم کی شامت بے گناہوں پر پڑجاتی ہے اور مراد یہاں ظلم سے شرک ہے
وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ اور تحقیق ہم اوپر اسکے کہ دکھلاویں تجھکو جو وعدہ دیتے ہیں ہم کافروں کو عذاب کا
البتہ قادر ہیں لیکن ڈھیل اسواسطے ہے کہ بعضے انمیں سے یا اولاد انکے میں سے ایمان لاوینگے اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ دور کر
ساتھ اس خصلت کے کہ ہر ایک حال میں وہ بہتر ہے برائیوں کو سمجھ لیجیے کہ یہہ خطاب حضرت کو ساتھ اخلاق نیک کے ہے یعنی اے حبیب میرے ساتھ عفو
اور مرحمت کے معاف کر گنہگاروں کے گناہوں کو اسطرح کہ انتقام نہ ہو یا دور کر کینہ وروں کی جہل کو ساتھ حلم اپنے کے یا بیجا لوگوں کو معاصی سے
حکم طاعت کا کر کے یا دفع کر شرک کو مشرکوں کے ساتھ کلمہ توحید کے یا منع کر منکر کو ساتھ امر معروف کے یا دفع کر جفا کو ساتھ وفا کے یا اشارہ نفس کو
ساتھ بشارت فنا کے یا ظلمت خلایق کو ساتھ نور حقائق کے یا حظوظ نفس کو ساتھ حقوق حق کے یا طلب کر حوادث کو ساتھ قدم ملکوت
اور عرفان قدم میں بابت چھوڑ کے سب کو سوائے اللہ جل جلالہ یہہ رہ غفلت نہیں آگاہ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ہم خوب جانتے ہیں ساتھ
اس چیز کے کہ بیان کرتے ہیں وہ تیری صفت کہ شاعر اور ساحر بتاتے ہیں یا میری صفت کہ اولاد اور شریک ٹھہراتے ہیں وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ اور کہہ اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے وسوسے ڈالنے شیطانوں کے سے کہ ضلالت
اور معصیت کی طرف بلاتے ہیں یا ڈالتے انکے سے لوگوں کو ساتھ فریب اور غرور کے بیچ ہلاکت کے وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ
اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اے پروردگار میرے اس سے کہ حاضر ہووین میرے پاس شیطان وقت صلوٰۃ کے یا تلاوت کے یا ہر حال میں
یا اس سے کہ ایذا دیں یا اور کفار ہمیشہ تجھے اور مجھے ساتھ صفات بد کے یاد کرتے ہیں حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ
یہاں تک کہ جب آوے ایک کو انمیں سے موت کہتا ہے حسرت سے اے پروردگار میرے پھیر دو مجھکو طرف دنیا کے سمجھ لیجیے کہ حتی متعلق ساتھ
بما یصفون کے ہے اور ارجعون صیغہ جمع واسطے تعظیم مخاطب کے اور بعضے مفسرین کہتے ہیں کہ خطاب طرف ملک الموت اور مددگاروں

اسکے کہ یہ پہلے ساتھ کلمۂ رب کے فرمایا اللہ تعالی نے سبب کرتا ہے پھر ساتھ کلمۂ ارجعون کے رجوع طرف فرشتوں کے لاتا ہے کہ پھیر دو مجھ کو
دنیا میں لَعَلِّيٓ أَعۡمَلُ صَٰلِحٗا فِيمَا تَرَكۡتُۚ كَلَّآۚ شاید کہ میں عمل کروں نیک بیچ اس جگہہ کے کہ چھوڑ آیا ہوں یا اس چیز کے کہ چھوڑ آیا ہوں کہ
ایمان ہی لاؤں اور نیک کام کروں ہرگز نہیں یعنی کہ اسکو پھیراوین طرف دنیا کے إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَاۖ تحقیق وہ چاہنا اسکا ایک بات
ہے کہ غلبۂ حسرت سے وہ کہنے والا ہے اسکا وَمِن وَرَآئِهِم بَرۡزَخٌ إِلَىٰ يَوۡمِ يُبۡعَثُونَ اور ورے انکے پردہ ہے درمیان جنت کے اور
انکے یعنی قبر کہ اسمیں رہینگے اسدن تک کہ اٹھائے جاوینگے اس سے فَإِذَا نُفِخَ فِي ٱلصُّورِ فَلَآ أَنسَابَ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَئِذٖ وَلَا
يَتَسَآءَلُونَ پس جب پھونکا جاویگا بیچ صور کے دوسری بار یا تیسری بار واسطے جلانے مردوں کے اور قیامت قائم ہوگی پس نہوگی
نسب درمیان انکے اسدن یعنی اسطرح زمین سے نہیں اٹھنے کے جیسے نطفہ سے یا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں اور نہ ایک دوسرے
پوچھیگا ہر ایک اپنے اپنے حال میں گرفتار ہوگا اور یہہ پہلے محاسبہ سے حالت ہوگی بعد محاسبہ کے تو احوال پرسی آپسمیں کرینگے چنانچہ حق تعالی اسکے
فرمایا ہے وَأَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلَىٰ بَعۡضٖ يَتَسَآءَلُونَ اور دوسری معنی اس آیت کی یہہ ہیں کہ نہوگی نسب درمیان انکے اسدن یعنی علاقہ
اور نسب ٹوٹ جاویگی کسی ذی رحم کو اپنوں پر رحم نہ ہوگا یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ اور بڑائی کرنی یہاں اپنے نسب پر وہاں
کچھ کام نہ آویگی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیگا نسب سے بلکہ پرسش وہاں اعمال نیک سے ہوگی بیت
فخر کیا رافت نسب پر چاہیئے : تکیہ وہاں افضال رب پر چاہیئے : قطع ہووینگے وہاں انساب سب : نے حسب پوچھینگے وہاں اور نہ نسبت
جسکو نسبت ہوگی کچھ احمد سے : فرق ہوگا یہاں کے وہ ہر شاہ سے : جسکے ہونگے کام یہاں بہر خدا : اسپر وہاں ہوویگا فضل کبریا :
فَمَن ثَقُلَتۡ مَوَٰزِينُهُۥ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ پس جو شخص کہ بھاری ہوا پلہ اسکا ساتھ اعمال نیک کے جیسے مسلمان پس یہہ لوگ
وہ ہیں فلاح پانیوالے کہ دوزخ سے بچے بہشت میں جاوینگے وَمَنۡ خَفَّتۡ مَوَٰزِينُهُۥ فَأُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ فِي
جَهَنَّمَ خَٰلِدُونَ اور جو شخص کہ ہلکا ہوا پلہ اسکا اس سے کہ اعمال نیک نہیں رکھے جیسے مشرک اور منافق پس یہہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے
دیا جانوں اپنے کو کہ عمر غفلت میں گنوائے اور استعداد کمال کو طلب میں آرزوئے نفس اور متابعت شہوتکے میں ضایع کیا وہ بیچ دوزخ کے
ہمیشہ رہینگے تَلۡفَحُ وُجُوهَهُمُ ٱلنَّارُ وَهُمۡ فِيهَا كَٰلِحُونَ جھلس دیوے گی منہوں انکے کو آگ اور وہ بیچ اسکے بہوڑی چڑھائے ہیں
یا ہار سے جلنے کے منہوں کو برا بنائے ہیں ابو سعید خدری نے کہا کہ تفسیر میں اس آیت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھلس دیگی کافروں کے
منہ کو آگ نیچے کے ہونٹھ انکے ناف سے لٹکینگے اور اوپر کے سر تک چڑھ جاوینگے منہ کھنچ یہاں سے کہ مسافت دونو لب میں چالیس گز کی ہوگی :
پس اللہ تعالی فرماویگا انکو أَلَمۡ تَكُنۡ ءَايَٰتِي تُتۡلَىٰ عَلَيۡكُمۡ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ کیا نہ تھیں آیتیں میری یعنی قرآن کہ دنیا میں پڑھی
جاتی تھیں اوپر تمہارے پس تھے تم انکو جھٹلاتے تو کہ لایق اس عذاب کے ہوئے قَالُواْ رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَيۡنَا شِقۡوَتُنَا وَكُنَّا قَوۡمٗا ضَآلِّينَ
کہینگے اے پروردگار ہمارے غالب آئی اوپر ہمارے بدبختی ہماری جو لوح محفوظ میں لکھی تھی ہمارے حق میں یا غالب ہوئے گناہ ہمارے
کہ موجب بدبختی ہمارے کے ہیں اور تھے ہم قوم گمراہ طریقہ حق سے رَبَّنَآ أَخۡرِجۡنَا مِنۡهَا فَإِنۡ عُدۡنَا فَإِنَّا ظَٰلِمُونَ اے پروردگار ہمارے
نکال ہمکو آتش دوزخ سے کہ تدارک اپنا کریں ہم پس اگر پھر کریں ہم کفر اور تکذیب پس تحقیق ہم ظالم ہیں اوپر اپنے کے سمجھیے کہ آخر کلام
دوزخیوں کا یہی ہوگا قَالَ ٱخۡسَـُٔواْ فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ فرماویگا اللہ تعالی دور رہو بیچ دوزخ کے اور نہ کلام کرو مجھ سے نکلنے کا نہ عذاب
ٹلنے کا کہ نہ تمکو نکالونگا نہ تم سے عذاب ٹالونگا إِنَّهُۥ كَانَ فَرِيقٞ مِّنۡ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَٱغۡفِرۡ لَنَا وَٱرۡحَمۡنَا وَأَنتَ

خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ تحقیق تھا ایک فرقہ بندون میرے سے یعنے درویش صحابہ جیسے عمار اور بلال اور خباب اور مانند انکے رضی اللہ عنہم کہ ہمیشہ
کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتھ تیرے پس بخش ہمکو اور رحمت کر ہمکو اور تو بہتر رحم کرنے والونکا ہے فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ
سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ پس پکڑا تھا تمنے انکو سخریا یعنے ان درویشون سے تم ٹھٹھا کرتے تھے یہانتک
کہ بھلادی تمکو انھون نے یاد میری یعنے اتنے تم اسقدر ٹھٹھے بازی مین مشغول ہوئے کہ مجھکو بھی بھول گئے اور تھے تم انسے ہنستے ازروے تکبر اور تعظیم اپنے
اور حقارت اور ذلت انکے کے اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ تحقیق مین نے جزا دی انکو آج بسبب اسکے کہ صبر کرتے تھے وہ
اوپر ایذا اور ٹھٹھے تمہارے کے یہہ کہ وہ ہین مراد پانیوالے جزاے صبر انھونکی یہی ہے پس دیکھو کہ پہنچے ہین اپنے مقصود اور مراد کو وہ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ
فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ فرماویگا حق تعالی یا فرشتہ ساتھ حکم اسکے کے کافرون کو کہ کتنا رہے تم بیچ زمین کے گنتے برسونکے کافر بسبب غفلت کے
جانتے ہین کہ ہم ہمیشہ دنیا مین رہینگے سوا اسکے بطریق عذاب پوچھا جاویگا کہ کتنے برس دنیا مین تم زندہ رہے زمین پر اور مردہ رہے قبر مین
قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ کہینگے رہے تھے ہم ایکدن یا کم دن کا پس پوچھہ لے گننے والون سے شمار زندگانی
ہمارے کا یعنے فرشتون سے کہ ہمارے عمرون اور روسون پر نگہبان تھے سمجھ لیجئے کہ مدت زندگی کی دہشت سے آتش دوزخ کی بھول جاوینگے
یا دنیا کا رہنا خلود دوزخ کے آگے بہت کم معلوم ہوگا قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فرماویگا اللہ تعالی
نہین رہے تھے تم مگر تھوڑے بہ نسبت ایام آخرت اگر ہوتے تم جانتے کہ تمام دنیا مقابل آخرت کے اندک ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا
وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ہ کیا پس گمان کیا تمنے غلبہ غفلت سے یہہ کہ پیدا کیا ہے ہمنے تمکو بے فائدہ اور کھیل یا واسطے کھیل کے اور گمان کیا تمنے
یہہ کہ تم طرف ہمارے نہ پھرائے جاؤگے واسطے جزاے اعمال کے یعنے تمکو عبث نہین بنایا بلکہ واسطے عبادت کے بنایا ہے اور جزا دینا تمہارے کامون کا
مقرر ٹھرایا ہے لطائف قشیری مین ہے کہ عبث مشغول ہونا ہے ساتھ اس چیز کے جو حق سے باز رکھے اور اللہ نے ہمکو اسواسطے نہین پیدا کیا اور ساتھ
اسکے امر نہین فرمایا شیخ ابوبکر واسطی نے ایکدن یہہ آیت پڑھہ کہا کہ نفی خلق کو عبث نہین پیدا کیا بلکہ چاہا کہ ہستی اسکی آشکار ہو اور مصنوعات
سے طرف صفات کمالیہ اسکے کے راہ پاوین اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ تمکو واسطے کھیل کے نہین پیدا کیا مین نے بلکہ واسطے ظہور نور محمدی کے
پیدا کیا ہے کیونکہ ازل مین مقید کیا تھا کہ وہ گوہر پاک صدف خاک سے ظاہر ہو پس وہ اصل ہے اور تم سب فرع **بیت** شعر ہے وہ انسان جمیل
اسکے ہین سبب ∴ اصل وہ ہے اور طفیل اسکے ہین سب ∴ **بیت** الحق کہ وہ اگر نہ ہوتا نہ عدم سے کوئی آتا بوجود ∴ ہوتے وحدت سے نہ کثرت کے
نمود ∴ بحر الحقائق مین ہے کہ تمکو اسواسطے پیدا کیا ہے کہ اوپر میرے سود کرو نہ اسواسطے کہ مین اوپر تمہارے سود کرون بعضون کہا ہے کہ فرشتون کو اسواسطے
پیدا کیا کہ مظہر قدرت ہون اور آدمیون کو اسواسطے وجود دیا کہ مخزن جوہر محبت ہون بعضے کتب سماوی مین آیا ہے کہ اے بنی آدم سب اشیا کو واسطے
تمہارے پیدا کیا ہے مین نے اور تمکو واسطے اپنے سبحان اللہ یہان سے شرافت بشر کے دیکھو کہ سبب ظہور کنت کنزا مخفیا یہی ہے **نظم**
فی الحقیقت مین یہہ سرتاپا ہے نور ∴ گو بصورت نور سے ہے دور دور ∴ اسکے باعث ہے ظہور دو جہان ∴ ہے اسی سے غلغلہ یہان اور وہان ∴
گنج مخفی کا ظہور اس سے ہوا ∴ آشکارا سر نور اس سے ہوا ∴ رافت انسان ہے عجب دُر نفیس ∴ بارگاہ قدس حق کا ہے جلیس ∴ جب تلک
شیطان کے تابع نہین ∴ اور کلام نفس کا سامع نہین ∴ شہوت و حرص و ہوا سے ہے بجا ∴ جو شرافت یہہ رکھے سب سے بجا ∴ اور جب ابلیس کے تابع ہوا ∴
دولت دنیا کا یہہ طامع ہوا ∴ بارگاہ قدس سے ہے دور دور ∴ فی شرافت نے کراہت فی ہے نور ∴ پاک ہے اللہ سلطان
جہان ∴ پائیگا ناپاک کیونکر بار وہان ∴ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ پس بہت بلند اور برتر ہے اللہ عبث پیدا کرنے سے اور اس چیز سے

کہ نہ لائق اسکے ہی بادشاہ حق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ پروردگار عرش کرامت ایسکا
کہ وہان برکات اور خیرات اترتے ہین یا پروردگار کریم وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اور جو
کوئی عبادت کرے ساتھ خدا کے برحق کے خدا اور کہ نہین دلیل اسکے پاس ساتھ عبادت اسکے کے پس سوا اسکے نہین کہ حساب عمل اسکا اور جزا ایسے
کردار اسکے نزدیک پروردگار اسکے کے ہے موافق کامون کے سزا دیگا اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ تحقیق نہین فلاح پاتے کافر وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ اور کہہ اے پروردگار میرے بخش اور رحم کر مومنون پر اور تو بہتر رحم کرنیوالون کا ہے حدیث مین ہے
کہ اول سورہ قد افلح کا اور آخر اسکا ایک گنج ہے گنجہاے عرش خدا سے سمجھہ لیجئے کہ مطلع اس سورت کا مشتمل اثبات افلاح مومنان ہے اور
مقطع متضمن نفی فلاح کافران اور خاتمہ اسکا کہ باب حسن انتہا سے ہے عجب معظمات دعا سے ہے اور یہہ دعا بڑی جامع اور کامل ہے کہ تعمیم بحذف
ہر دو مفعول اسمین تمام اشخاص کو شامل ہے پس چاہئے ہر مومن کو کہ یہہ دعا پڑھا کرے اور جناب ارحم الراحمین مین اپنا عرض حصول مطلب کیا کرے
بیت ہم گنہگارون کا کوئی دین و دنیا مین نہین ؛ بخش اور کر رحم یا رب انت خیر الراحمین ؛ سورۂ نور مدنی ہے چونسٹھہ ۶۴ آیتین ہین ایک ہزار
تین سو سولہ کلمے ہین پانچ ہزار چھہ سو اسی حرف ہین فواصل اسکی لم نزب ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورت مومن کے یہہ ہے کہ آغاز مین اسکے ذکر مثوبت
اہل فلاح تھا ابتدا مین اسکے مذکور عقوبت اہل جناح ہوا

سورة النور مدنية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي اربع وستون اٰية

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ یہہ سورت ہے کہ عالم قدس سے اتارا ہے ہمنے
اسکو بواسطہ جبرئیل اور فرض کئے ہین ہمنے تمام احکام جو اسمین ہین اور اتارے ہین ہمنے اسکی آیتین بیان کرنیوالے حدود اور احکام کو توکہ تم نصیحت پکڑو
اور حرام سے بچو اور ان حکمون مین یہہ ہے اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ جو زنا کرنیوالی ہے اور زنا کرنیوالا غیر
محصن ہو پس مارو اے اماموں اور حاکمو ہر ایک کو ان دونون مین سے سو درّے کہ پوست کو درد پہنچاوین اور گوشت کو نہ اوڑاوین اور چاہیئے
کہ تازیانہ متفرق اعضا پر لگاوے نہ ایک عضو پر توکہ توالی ضربات سے عضو مجروح نہو اور سر مین نہ مارو تا ہلاک نہو جاوے اور منہہ کو بچاؤ کہ شکل
نہ بدل جائے سمجھہ لیجئے کہ یہہ حکم خاص ہے غیر محصن کے حق مین اور حد محصن کے رجم ہے اور شرح طحاوی مین ہے کہ شرط احصان کی حریت ہے اور بلوغ اور عقل
اور اسلام اور تزوج ساتھہ دخول کے اور کنز مین ہے کہ دونو صفت احصان پر ہون اسوقت تک کہ زنا صادر ہوا نو رجم ہے والا درّے ہین اور عبد کے
حق مین پچاس درّے ہین اور امام شافعی کے نزدیک باوجود درّون کے ایکسال وطن سے نکال دینا ہے چنانچہ حدیث مین مائة جلدة اور تغریب
عام واقع ہے اور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ تغریب عام نزدیک امام اعظم کے ساتھہ اسی آیت کے منسوخ ہے اور مسائل اسکی کتب فقہہ مین
مفصل مذکور ہین ہے وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور نہ پکڑے تمکو بیچ حق ان دونو
زنا کرنیوالون کے مہربانی بیچ دین اللہ کے یعنے انکو مہربانی سے مت بخشو اور حد لینے مین اور درّے لگانے مین سستی مت کرو اگر ہو تم ایمان
لائے ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور چاہیئے کہ حاضر ہو عذاب کرنے پر ان دونون کے ایک
جماعت مسلمانون سے توکہ تشہیر انکی ہو اور فضیحتی انکی اور دن کو ایسے کامون سے بچاوے اور چاہیئے حاکم کو کہ حد میدان مین لیجا کر لگاوے
تا سب لوگون کو خوب نظر آوے اور ہر ایک خوف کھاوے اور آدمی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک چار سے کہ تعداد شہود
زنا ہین کم نہون اور اوروں کے نزدیک ایک بھی کفایت ہے اور دس تک بھی کہا ہے واللہ اعلم بحر مواج مین ہے کہ مدینہ مین بعضے عورتین بدکار تہین لیکن مالدار تہین

اصحاب

اصحاب صفہ نے چاہا کہ انسے نکاح کر لیں کہ ہم آرام تمام سے طعام کھاویں اور انکو زنا سے بچاویں حق تعالی نے واسطے اسکے کہ نقد اسلام پر بٹہ
نہ لگے اور مسلمان بدنام نہ ہوں یہہ آیت نازل کی کہ اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوْ مُشْرِکَۃً بدکار مرد نہیں بیاہتا مگر بدکار عورت کو یا بت
پوجنے والی کو وَّالزَّانِیَۃُ لَا یَنْکِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ اور عورت بدکار کو نہیں بیاہ لیتا اسکو مگر مرد بدکار یا بت پوجنے والا
کیونکہ جنسیت موجب الفت کے اور منشا کا ثبت سبب محبت کے ہوتی ہے بیت ہر ایک نے اپنے طبع کے لائق ہمکان لیا : بلبل نے باغ زاغ نے
صحرا کو خوش کیا وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور حرام کیا گیا ہے یہہ بیاہ کرنا بدکار عورت کا اور بت پرست سے اوپر مسلمانوں کے
بحر مواج میں ہے کہ بعضے مفسرین نے او کو دونوں جگہہ بمعنے واو کہا ہے اور تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ الزانی والمشرک ماینکح الا زانیۃ
اور مشرکۃ والزانیۃ لاینکحها الا زان ومشرک اور بیاہ بدکار عورت سے منع اسواسطے ہے کہ غیر کفو ہے اور مشرک سے اس حرمت سے
کہ خلاف دین ہے پس مرد بدکار عورت پارسا کو نہ بیاہ لاوے اور نیک مرد زن بدکار نکرے دو جہت سے ایک تو عدم کفاءت کہ مذکور ہوا دوسرے
ایک کے صحبت سے دوسرا بگڑ جاوے اور ایک قول یہہ ہے کہ یہہ حکم اول اسلام میں تھا پھر ساتھ آیۃ وانکحوا الایامی کے منسوخ ہو گیا اب اگر مرد
بدکار عورت پارسا کو نکاح میں لاوے تو درست ہے مگر مرد پارسا کو عورت بدکار نہیں روا جب تک کہ بدکاری کرتی رہے اور اگر توبہ کرے تو
درست ہے وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ اور جو لوگ کہ تہمت زنا کی دیتے ہیں عورتوں پاکدامنوں کو اور مرد بھی اسمیں داخل
ہیں اور پاکدامن یہاں وہ ہے جسمیں یہہ پانچ صفتیں ہوں حریت اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور پارسائی کہ زنا سے بچا ہے ثُمَّ لَمْ
يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ پھر نہیں لائے چار شاہد کہ مرد آزاد بالغ مسلمان ہوں واسطے ثابت کرنے اس تہمت کے جو انپر زنا کی کی ہے
فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً پس مارو انکو اسی درے وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا اور مت قبول کرو ان تہمت کرنیوالوں کے
کہ شاہد نہ لائے اور درے کھائے شاہدی کسی حکم میں کبھی دم مرگ تک یا بوقت توبہ تک وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا اور یہہ لوگ تہمت کرنیوالے وہ ہیں فاسق مگر جنہوں نے توبہ کی پیچھے اس تہمت اور گالی کے اور پھر کبھی نہ تہمت
لگائے نہ گالی دے اور سنوارا نیت اپنے کو مسلمانوں کو تہمت نہ لگاتے ہیں اور اپنے سے نام فسق کا اٹھاتے ہیں لیکن شاہدی انکی مقبول
نہیں امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کے مذہب میں ہمیشہ اور امام شافعیؒ اور امام احمد حنبلؒ کے نزدیک شاہدی انکی مقبول ہو گی اور فسق انکا دور ہو گا فَاِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہے گناہ بندوں کے مہربان ہے اوپر توبہ کرنیوالوں کے سمجھنا چاہئے کہ جو شخص تہمت
زنا کی لگاوے محصن کو اور شاہد نہ لاوے اسکے واسطے جلد اوسکے اسی درے ہیں جو مذکور ہوئے اور جو غیر محصن کو تہمت زنا کی لگاوے اور یہہ گالی دے او گالی بغیر
زنا کے دے اسکی حد نہیں تعزیر ہے لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے عاصم بن عدی رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید کہ ہم میں سے
کوئی مرد بیگانہ کو اپنی عورت پاس دیکھے پھر وہ شاہدوں کو جمع کرنے میں لگے اور وہ شخص اپنا کام کر کے چلد جاوے اور جو بن شاہد کے یہہ بات کہے تو اسی
درے لگیں اور فاسق اور مردود الشہادت ٹھہرے یہہ بات کیونکر ہو آپنے فرمایا اے عاصم حکم اللہ کا یہی ہے عاصم مجلس شریف سے اٹھ کر باہر نکلے
عویمر بھائی چچے زاد انکا ملا کہنے لگا کہ اے عاصم شریک بن سحما کو شکم پر اپنے زن خولہ کے دیکھا میں نے عاصم نے کہا او بلا وہ بلا آئی جتنے ڈرتے
تھے ہم پھر حضرت سے جا کر عرض کیا حضرت نے خولہ کو بلا کر پوچھا انسنے انکار کیا یہہ آیت لعان کی نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور جو لوگ کہ تہمت لگاتے
ہیں زنا کی جوروؤں اپنے کو اور نہیں ہیں واسطے انکے شاہد مگر جانیں انکی پس واجب ہے گواہی دینا ایک کا انمیں سے چار بار گواہیاں ساتھ

قسم اللہ کی یہہ کہ وہ شخص یعنے شوہر البتہ سچون سے ہی اس بات مین کی نسبت زنا کی اپنے جورو کو کرتا ہے اور پہر گواہی قسم کہا کر دینا قائم مقام ایک
شاہد کے ہے وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ اور پانچوین بار گواہی دینا یہہ کہ لعنت خدا کی ہے اوپر اوس کے
اگر ہو جھوٹون سے اس تہمت لگانے مین سمجھ لیجئے کہ لعان مرد کی اسطرح ہے کہ چار بار قسم کہا کر کہے کہ مین سچا ہون جو اس زن کو نسبت زنا کی
کرتا ہون اور پانچوین بار کہے کہ لعنت اللہ کی ہو مجہہ پر جو مین جہوٹا ہون اس بات کہنے مین اور پہر بار اشارہ طرف اس زن کے کرے اور حکم اسکا
یہہ ہے کہ حد تہمت زنا کی کہ اسّی تازیانے ہین مرد سے ساقط ہو جاتی ہے اور واجب ہوتی ہے عورت پر لعان اور اگر عورت نکرے لعان تو قید کی جاوے
یہان تک کہ لعان کہے یا سچا کرے اپنے شوہر کو پہر اگر سچا کرے تو حد زنا لازم آویگی اور لعان عورت کی یہہ ہے کہ فرماتا ہے وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ
أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ اور دفع کرتا ہے اس عورت سے عذاب کو جو قید ہے یا حد ہے یہہ کہ گواہی دیوے
چار گواہیان ساتھ قسم خدا کے یہہ کہ شوہر میرا جھوٹون سے ہے اس بات مین کہ مجھے تہمت لگاتا ہے وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ
كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ اور پانچوین بار گواہی دے یہہ کہ غضب خدا کا ہے اوپر اس عورت کے اگر ہو یہہ شخص سچون سے اس تہمت لگانے مین
زنا کے لکہا ہے کہ بعد نماز عصر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عویمر اور خولہ کو بلا کر پوچھا دونون نے اسطرح لعان کیا اور وقت کہنے لعنت اور
غضب کے آپ آمین کہتے تھے اور اہل مجلس آپ کی موافقت کرتے تھے اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ یہہ قصہ عویمر کا نہین ہے بلکہ ابن امیہ کا ہے
واللہ اعلم ۰ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور رحمت اسکی اور یہہ
کہ اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہے حکم کرنیوالا حدونکا اوپر تمہارے البتہ فضیحت کرتا تم کو اور جھوٹے کو بہرے عذاب مین مبتلا کرتا یا اگر نہ فضل خدا کا
ہوتا اور رحمت اسکی ساتھ تاخیر عذاب تمہارے کے البتہ ہلاک ہو جاتے تم یا اگر نہ فضل فرماتا اللہ تعالی ساتھ مقرر کرنے حدون کے اور منع کرنے
یہہ فعلون سے البتہ نسل تمہاری منقطع ہو جاتی اور لوگ آپسمین ایک دوسرے کو ہلاک کرتے یا اگر نہ بخشش کرتا حق تعالی اوپر تمہارے ساتھ قبول
توبہ کے البتہ صحراے نا امیدی مین سرگردان پہرتے پس تمکو توفیق توبہ عنایت کر کر مقام امید مین پہنچایا **بیت** نہ توفیق اپنی گر ہوتی رفیق
افضال رحمان سے نہ توبہ کرنے فی پاتے رہائی دشت حرمان سے لکہا ہے کہ پانچوین سال ہجرت سے غزوہ مریسیع کو حضرت چلے ام المومنین
عائشہ رضی اللہ عنہا ساتھ تہین ایک مقام پر قضائے حاجت کو گئین ہار انکا گم گیا اسکو وہان ڈھونڈھنے لگین اسمین دیر ہو گئی لشکر کا کوچ ہو گیا
خادمون نے جانا کہ آپ کجاوے مین بیٹھی ہین اونٹ کو لے گئے جب انہون نے آکر منزل خالی دیکہی وہین بیٹھ گئین صفوان بن معطل حضرت کے حکم سے
سب لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا اسنے آکر اپنے اونٹ پر آپ کو سوار کر کر اسی دن لشکر ظفر پیکر مین پہنچا دیا ابن ابی نے جو انکو شتر صفوان پر دیکہا الا [illegible]
باتین کرنے لگا مدینہ منورہ مین پہنچ کر یہہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی اور ام المومنین بیمار ہو گئین تہین کچہہ انکو اس بات کی خبر نہ تہی لیکن حضرت کے
کم التفاتی دیکہہ کر اجازت لیکر اپنے باپ کے گہر آئین وہان اس ماجرے سے آگاہ ہوئین دن رات روتی تہین مرض اور زیادہ ہو گیا حضرت نے
اور ازواج اور اصحاب سے حال انکا پوچھا سب نے طہارت پر انکے گواہی دی پہر حضرت گہر مین ابو بکر صدیق رض کے تشریف لائے عائشہ رضی اللہ
عنہا کو گریان اور نالان دیکہہ کر کہا کہ اے عائشہ اگر گناہ ہوا تو توبہ کر اور اللہ سے بخشش مانگ انہون نے کہا کہ دشمنون نے یہہ بات اوڑائی
ہے اور مین جو کچہہ کہونگی کوئی باور نہین کریگا پس مین وہی کہتی ہون جو پدر یوسف نے کہا تہا فصبر جمیل واللہ المستعان اسیدم
اثر وحی کا حضرت پر ظاہر ہوا اور یہہ آیتین طہارت عائشہ مین نازل ہوئین إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ تحقیق جو لوگ کہ لائے ہین
طوفان بڑا بیچ شان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جماعت ہین تم مین سے سمجھ لیجئے کہ وہ پانچ شخص تھے عبد اللہ بن ابی اور زید بن

رفاعہ اور حسان بن ثابت شاعر اور مسطح بن اثاثہ پسر خالہ حضرت صدیق رضہ اور حمنہ بن جحش خواہر ام المومنین بی بی زینب رضی اللہ عنہا
لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ مت گمان کرو اس جھوٹ کو برا واسطے اپنے مخاطب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین
عائشہ رضہ اور صفوان ہین بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ بلکہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اسواسطے کہ ثواب عظیم پایا اور پاکدامنی مین تمہارے
آیتین اترین اور کرامت اور تعظیم تمہاری سب پر ظاہر ہوئی اور وعید شدید طوفان اٹھانیوالون کے حق مین آئی لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ واسطے ہر شخص کے ہے انمین سے جزا اسکی کہ کمایا ہے گناہ سے موافق اسکے سمجھ لیجئے کہ بعضے ہنستے تھے بعضے نالا
باتین کہنے لگے بعضے چپ تھے اور منع نہین کرتے تھے وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور جو شخص کہ متولی
ہوا ہے بڑی بات کا اس جماعت مین سے مراد اس سے ابن ابی ہے لعنۃ اللہ واسطے اسکے ہے عذاب بڑا آخرت مین یا دنیا مین کہ حد قذف ہوا
یا آخر عمر مین جاتے رہے اسکی بینائی یا ہاتھون نے اسکے ہماری شکل کی پائی لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ
خَيْرًا کیون نہ جسوقت سنا تمنے اسبات کا گمان کیا مسلمان مردون نے اور مسلمان عورتون نے ساتھ ہم دینون اپنے کے اچھا جیسے
اپنے جانون پر گمان کرتے ہین سمجھ لیجئے کہ عدول خطاب سے طرف غیبت کے اور مضمر سے طرف مظہر کے مبالغہ ہے توبیخ مین اور آگاہ کرنا
کہ ایمان مقتضی گمان نیک ہے ساتھ مومنون کے یعنے چاہیئے تھا کہ مسلمان سنکر یہہ طوفان نیک کرتے گمان عائشہ اور صفوان پر
وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ اور کہتے یہہ طوفان ہے ظاہر حق تعالی ازواج پیغمبرون کو ایسے کامون سے بچاتا ہے بسبب تعظیم اور تکریم انکے
لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ کیون نہ لائے اوپر اسبات کے چار شاہد کہ شاہدی بھرتے فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ
عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ پس جسوقت نہ لائے شاہدون کو پس یہہ لوگ نزدیک اللہ کے وہی ہین جھوٹے ظاہر اور باطن مین کیونکہ
اگر گواہ لاتے ظاہر مین سچے ہوجاتے لیکن باطن مین جھوٹے رہتے اسواسطے کہ ایسا فعل ازواج انبیا سے ممتنع ہے اور اب جو شاہد نہ
لائے ظاہر مین بھی جھوٹے رہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور مہربانی اسکی بیچ دنیا اور آخرت کے ساتھ توفیق توبہ اور مغفرت کے البتہ لگتا تمکو بیچ اس چیز کے
کہ شروع کیا تھا تمنے بیچ اسکے جھوٹ اوپر صدیقہ رضی اللہ عنہا کے عذاب بڑا قذف اور ملامت مردم اسکے سامنے جھوٹ ہوتا اور
تمکو وہ عذاب پہنچا اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ جسوقت لیتے تھے تم اس بات کو ساتھ زبانون اپنے کے اور کہتے
ساتھ مونہون اپنے کے وہ چیز کہ نہین واسطے تمہارے ساتھ اسکے علم یعنے جہل کہتے تھے وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ اور گمان کرتے ہو تم اس چیز کو کہ ہلکی
اسان اور سہل کہ اسکے سبب کچھ عقوبت نہوگی اور حال یہہ کہ وہ بات نزدیک اللہ تعالی کے بڑی ہے اور عذاب بہت منتسب اسپر کیونکہ الحاق عار اہل بیت نبوت پر اور تکذیب
قرآن کی اور استخفاف منصب رسالت پر لکھا ہے کہ ام ایوب زوجہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما ابو ایوب انصاری سے کہا کہ سنی ہے تونے جو بات عائشہ
رضی اللہ عنہا کے حق مین کہتے ہین اسنے کہا کہ سنی ہے مین نے وہ جھوٹ ہے کیونکہ تو یہ نسبت اپنے یہہ کام روا رکھتی ہے ام ایوب نے کہا لا واللہ ابو ایوب نے کہا کہ واللہ
عائشہ بہتر تیرے سے ہے پس یہ نسبت زوجہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ کام کب روا رکھتا ہے جو نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتی ہے وہ
کام کب کریگی یہہ بہتان عظیم ہے حق تعالی نے فرمایا وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا اور کیون نہ جسوقت سنا
تمنے اسبات کو کہا مثل ابو ایوب انصاری کے تم نے نہین لائق ہمکو یہہ کہ بولین ہم یہہ بات سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ پاک ہے اللہ
اس سے کہ حرم محترم پیغمبر مین خلل ڈالے یہہ بات بہتان ہے بڑا بارگاہ ہوا اسنا فقوا کا يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ

مومنین نصیحت کرتا ہے تمکو اللہ اس سے کہ پھر کرو تم ایسا کام کبھی تا دم مرگ اگر ہو تم ایمان والے کیونکہ ایمان مانع طعن مسلمان ہے خصوصاً طعن امہات مومنات کہ عصمت انکی خصلت ہے اور طہارت طینت **بیت** وہ پاک دامنان ہیں کہ دامن جو انکا پائین محراب سجدہ نماز کی اسکے طاک بنایئن **وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ** اور بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے آیتین کہ دلالت کرتے ہین اوپر نیک اداب کے تو کہ نصیحت پکڑو اور راہ ادب نہ چھوڑو **وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ** اور اللہ جاننے والا ہے پاک دامنی عایشہ صدیقہ کے حکم کرنیوالا ہے ساتھ عصمت اور طہارت اسکے کے **بیت** لوث خطا سے دامن صاف اسکا پاک ہے ؛ گرد اسکی بھی نہ گرد کا ڈر ہے نہ باک **اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ** تحقیق وہ لوگ کہ دوست رکھتے ہین یہہ کہ پھیلے بیحیائی بیچ ان لوگون کے جو ایمان لائے ہین واسطے انکے عذاب دردناک ہے بیچ دنیا کے ساتھ حد قذف اور بدنامی کے اور بیچ آخرت کے ساتھ آتش دوزخ کے **وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ** اور اللہ جانتا ہے غرض انکی اور تم نہین جانتے ہو **وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ** اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اوپر توفیق توبہ کے اور رحمت اسکی اور یہہ کہ اللہ تعالی شفقت کرنیوالا مہربان ہے البتہ عذاب کلی پہونچتا **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پیروی کرو قدمون شیطان کے یعنے راہون اسکے کی معصیت ہین وسوسون اسکے کی بدگمانی عایشہ صدیقہ ہین **وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ** اور جو کوئی پیروی کرے قدمون شیطان کی پس تحقیق وہ شیطان حکم کرتا ہے ساتھ بیحیائیون کے اور نامعقول کے **وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ** اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے ساتھ توفیق توبہ کے یا تعیین حد کے کہ کفارت گناہ ہے اور رحمت اسکی ساتھ پاکی تمہارے کے نہ پاک ہوتا تم مین سے کوئی کبھی قیامت تک پلیدی سے اس عیب جوئی اور بدگوئی کے اور لیکن اللہ تعالی پاک کرتا ہے ساتھ قبول توبہ کے جسے چاہے **وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ** اور اللہ سننے والا ہے باتین لوگون کے جاننے والا ہے نیتین انکی لکھا ہے کہ امیرالمومنین ابوبکر رضنے قسم کھائی تھی کہ مسطح پسر خالہ اپنے سے کہ ایک طوفان اٹھانیوالون مین وہ بھی تھا سلوک نہ کرونگا حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ **وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ** اور نہ قسم کھاوین صاحب بزرگی کے دین مین تم مین سے اور صاحب کشایش مال کے سرآواسکے ابوبکر رض ہین یعنے ایسے لوگ چاہیئے کہ نہ قسم کھاوین یہہ کہ نہ دین قرابت والون کو اور فقیرون کو اور وطن چھوڑنے والون کو بیچ راہ خدا کے اور مسطح قرابت والا بھی ہے اور مسکین اور مہاجر بھی ہے **وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا** اور چاہیئے کہ معاف کرین خطا انکی اور درگذرین بدلا لینے سے **اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ** آیا نہین دوست رکھتے تم یہہ کہ بخش دے تمکو پس تم بھی اورون کو بخشو **وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ** اور اللہ بخشنے والا ہے باوجود اسکے کہ قادر ہے بدلا لینے پر مہربان ہے گنہگارون پر تم بھی اسکی باتین سیکھو اور متخلق ساتھ اخلاق اسکی کے ہو سمجھ لیجیئے کہ علمانے اس آیت سے فضل صدیق پر استدلال کیا ہے اور کہا ہے وہ بخج ان الفضل المطلق لہ بیت الوالفضل وو الفضل جسکو کہے ؛ بزرگی مین کیا اسکے پھر شک رہے ؛ نہین منکر اسکا مگر بے بصر ؛ کہ اسکو نہین آتی آیت نظر ؛ دل اسکا سیہ اور درون تیرہ ہے ؛ نہین دین سے کام اسکو کون کیرہ ہے **اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ** تحقیق وہ لوگ کہ تہمت لگاتے ہین پاک دامنون بیخبر ایمان والیون کو لعنت کئے گئے وہ بیچ دنیا اور آخرت کے ؛ **بیت** نہ یہان انکا باقی رہا نیک نام ؛ نہ وہان رحمت حق کا پاوینگے جام ؛ بد دنیا وہ ملعون و مردود ہین بعقبی وہ مبغوض و مطرود ہین ؛ سمجھ لیجیے

النصف

ع

۱۴۴

کہ مراد اس سے ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا خاص حضرت عائشہ ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مہاجرات کے شان مین ہے اور بعضون نے
عام کہا ہے بہر تقدیر جو ایسے پاک دامنون پر تہمت لگاتے ہین وہ ملعون دوسرا ہین وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے انکے عذاب ہے بڑا
کہ ایسے گناہ بڑا ہوا اور وہ عذاب ہوگا يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اسدن گواہی
دیونگے اوپر انکے زبانین انکی ساتھ بہتان اٹھانیکے اور ہاتھ انکے اور پاؤن انکے ساتھ اس چیز کے کہ تھے کرتے گناہون اور خطاؤن سے
يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ اسدن کہ پورا دیگا انکو خدا جزا انکی حقیقی اور جانینگے
اسدن یہہ کہ اللہ وہی ہے حق کہ ظاہر کرنیوالا بیان کرنیوالا الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ باتین نالائق اور ناپاک واسطے
ناپاک لوگون کے ہین کہ وہ آپ پلید ہین پلید باتین کرتے ہین اور ناپاک لوگ واسطے ناپاک باتون کے ہین کہ خود خبیث ہین خبیث کلام کرتے
ہین وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ اور پاکیزہ باتین واسطے پاکیزہ لوگون کے ہین اور پاکیزہ لوگ واسطے پاکیزہ باتون کے
ہین کہ وہ آپ اچھے ہین اچھا کلام کرتے ہین بیت پانی ہو تو پانی اور مے ہو تو مے: نکلے وہی جام سے کہ جو اسمین ہے: دوسرے معنی اس آیۃ کی یہہ
ہین کہ عورتین خبیث واسطے خبیث مردون کے ہین کہ وہ انکی طرف رغبت کرتے ہین اور مرد خبیث واسطے عورتون خبیث کے ہین کہ وہ انکے
جانب مائل ہین اور پاک دامنی بیبیان واسطے پاکیزہ مردون کے ہین اور پاکیزہ مرد واسطے پاک دامنون بی بیون کے ہین کہ انکے مناسبت طبیعت کے
انہین سے ہے اور انکی مشابہت انہین سے ہے بیت آپ جیسا ہو ویسے ویسا ہی رافت چاہیے: پاک پاکون کو خبیثون کو خباثت چاہیے
حاصل کلام کا یہہ ہے کہ حرم محترم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ پاکتر تمام موجودات سے ہین بی بی پاکیزہ مثل عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چاہئے
کیونکہ جنسیت سبب الفت اور صحبت ہے بیت جو ہے سچا اسکو سچون سے ہے میل: اور جھوٹے کرتے ہین جھوٹون سے کھیل: طیبین کے
واسطے ہین طیبات: نص قرآنی سے ثابت ہے یہہ بات: للخبیثین ہین خبیثات ایسے ہی: مرد بد کے واسطے زن ہے بری: أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ
مِمَّا يَقُولُونَ یہہ لوگ پاک ہین اور مبرا یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان رضی اللہ عنہ اس چیز سے
کہ کہتے ہین بہتان اٹھانیوالے منصب نبوت عالی تر ہے اس سے کہ دامن عصمت زوجہ طاہرہ اسکی گرد ایسے شبہ کے سے آلودہ ہو اور صفوان
بھی مرد پاک اور اولیائے صحابہ سے ہے ہرگز لائق اس تہمت کے نہین لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ واسطے انکے مغفرت ہے اللہ سے
اور روزی نیک بے رنج اور بہت یا رزق کریم نعیم بہشت ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو خدا اور رسول پر مت داخل ہو گھرون مین سوا گھرون اپنے کے کہ جہان رہتے ہو یعنے بیگانہ گھرون مین مت جاؤ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا
وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا یہانتک کہ اذن لے لو اور سلام بھیجو اوپر رہنے والون اسکے کے لکہا ہے کہ ایک زن انصار نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا کہ مین اپنے گھر مین ننگی کھلی بیٹھی رہتی ہون نہین چاہیے کہ کوئی مجھے اس حال مین دیکھے ناگہان کوئی قرابت والا میرا آن نکلتا ہے اور
اسی حالت مین دیکھ لیتا ہے یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ بے اجازت کسی کے گھر مین نہ جاؤ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ یہہ خبر
کرنی اور اجازت چاہنی بہتر ہے تمہاری اس سے کہ بے اجازت چلے جاؤ اور یہہ حکم کیا ہمنے تو کہ تم نصیحت پکڑو و سمجھہ لیجیے کہ اپنے گھر مین بھی اگر جاؤ
تو کھانس کھنکار کر آواز سنا کر جاؤ تو کہ گھر والیان جو بے تکلف بیٹھے ہین سنبھل جاوین اور اوڑھنا پہنا جو ہوسے اور رکھہ لین فَإِن لَّمْ تَجِدُوا
فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ پس اگر نہ پاؤ تم بیچ گھر غیر کے کسی کو کہ جس سے اجازت لو پس مت داخل ہو اسمین یہانتک
کہ اذن دیا جاوے واسطے تمہارے یعنے کوئی پیدا ہو اور اذن دے کیونکہ خالی گھر مین بے اجازت جانا محل تہمت سرقہ ہے وَإِن قِيلَ

لکم ارجعوا فارجعوا اور اگر کہا جاوے واسطے تمہارے بعد اذن مانگنے کے کہ پھر جاؤ پس پھر جاؤ بے توقف اور اسکے دروازے پر ڈٹی مت
دو کہ گھر والے کا ضرر ہے هو ازکی لکم وہ پھر جانا پاکیزہ اور پسندیدہ ہے واسطے تمہارے واللہ بما تعملون علیم اور اللہ ساتھ
اس چیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہے اور اسکی جزا دیگا بعد نزول اس آیت کے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
راہ میں شام اور عراق کے تجارت والے جاتے ہیں وہاں سرائیں اترنے کے اور مکان اتارے کی بنے ہیں شام کو جا اترتے ہیں صبح کو کوچ کر
جاتے ہیں ان مقاموں میں کوئی مقیم نہیں کہ کسی سے اجازت چاہیں یہہ آیت اتری کہ لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوتا
غیر مسکونة فیہا متاع لکم نہیں اوپر تمہارے گناہ یہہ کہ داخل ہو تم بے اذن گھروں میں کہ کوئی نہیں رہتا انمیں بلکہ آتے
ہیں اور جاتے ہیں جیسے مہمان سرائیں اور مکان اتارے کی بیچ ان گھروں کے دھرا ہے اسباب تمہارا یا فایدہ اور نفع ہے واسطے تمہارے
سردی گرمی میں کہ انمیں آرام پاتے ہو اور اسباب اور جانور تمہارے محفوظ رہتے ہیں واللہ یعلم ما تبدون وما
تکتمون اور اللہ جانتا ہے جو کچھ ظاہر کرتے ہو اذن مانگنے میں اور جو کچھ چھپاتے ہو نیتوں میں بیچ دخول خانہ کے فساد۔
قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم ویحفظوا فروجہم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے مسلمان مردوں کے کہ بند
کریں آنکھیں اپنی دیکھنے نامحرم کے سے کہ نظر سبب فتنہ کا ہے اور محافظت کریں شرمگاہوں اپنے کی حرام سے یا چھپا دیں عورت اپنی ناف سے
زانوں تک ذلک ازکی لہم یہہ بند کرنا آنکھ کا اور محافظت کرنے شرمگاہ کے پاکیزہ تر اور سودمند تر ہے واسطے انکے دنیا اور دین میں
ان اللہ خبیر بما یصنعون تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں وہ نظر اوپر حلال اور حرام کے اور استعمال جوارح
ساتھ طاعات اور آثام کے سمجھ لیجیے کہ نظر تیر زہر آلود یک شیطان کا کہ وجود انسان میں ہے آنکھ ہے کیونکہ اور حواس جب تک ملنے کوئی
چیز مس نکرے نہیں ادراک کر سکتی اور چشم وہ حاسہ ہے کہ دور اور نزدیک سے اپنا کام کر لیتی ہے بیت نہیں کچھ قرب پر ہے سو توف آہ
دور سے دور جا لڑتا ہے نگاہ ۔ آفتیں لاتی ہے بدن پر چشم ۔ چشم ہے باعث بلا و خشم ۔ نفحات میں شبلی رح سے منقول ہے کہ چھپاؤ
دیدہ سر کو محارم سے ۔ اور چشم دلکو ماسوی اللہ سے بیت چشم نامحرم کو مس نکرے ۔ اور دل غیر کی ہوس نکرے ۔ وقل
للمؤمنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا اور کہہ واسطے
مسلمان عورتوں کے کہ بند کریں آنکھیں اپنی مردوں نامحرموں سے اور محافظت کریں شرمگاہوں اپنے کی بدکاری سے اور نہ ظاہر کریں
بناؤ اپنا زیور اور پوشاک اور رنگتوں سے مگر جو ظاہر ہو اسمیں سے وقت کاروبار کے جیسے چھلے انگوٹھی سرمہ کاجل مسی پان مہندی
بعضوں نے کہا ہے کہ مراد بناؤ سے مواضع اسکے ہیں پس منہ اور دونوں ہاتھ مستثنی ہیں ولیضربن بخمرہن علی جیوبہن
اور چاہیے کہ ڈالیں اوڑھنیاں اپنی اوپر گریبانوں اپنے کے یعنی سر پر اوڑھ لیں کہ بال اور بناگوش اور گردن اور چھاتی چھپی رہے ولا
یبدین زینتہن الا لبعولتہن اور نہ ظاہر کریں مواضع بناؤ اپنے کی جیسے سر اور کلائی اور سینہ اور پنڈلی ہے کہ مقام
تعویذ و ٹیکا اور چوڑیوں اور کنگنوں اور بنا نونگا اور جگنوں اور چمپاکلی اور گلوبند کی ۔ اور کڑے اور چھڑے اور پازیب کا ہے مگر واسطے
خاوندوں اپنے کے کہ زینت زیب بناؤ پہناوا انہیں کے واسطے ہے او آبائہن او آباء بعولتہن یا باپوں اپنے کے اور دادا
پردادا بھی حکم رکھتے ہیں یا باپوں خاوندوں اپنے کے کہ وہ بھی حکم باپوں کا رکھتے ہیں او ابنائہن یا بیٹوں اپنے کے اور پوتا پرپوتا نانا
آخر یہی حکم رکھتا ہے او ابناء بعولتہن یا بیٹوں خاوندوں اپنے کے کہ وہ بھی حکم اپنے بیٹوں کا رکھتے ہیں او اخوانہن یا بھائیوں

اپنے کے اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ یا بیٹون بھائیون اپنے کے کہ حکم بھائیون کا رکھتے ہین اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ یا بیٹون بہنون اپنے کے اور
یہ وہ جماعت ہے ہین جنسے نکاح روا نہین اور دودھ شریک بھی یہی حکم رکھتے ہین اور چچون اور ماموون کو ذکر نہ کیا کیونکہ بھائیون کے
حکم مین ہین انوار مین ہے کہ احتیاط یہہ ہے کہ چچا اور ماموون کو بھی بناؤ اپنا نہ دکھاوے کہ شاید وہ اپنے بیٹون کے آگے تعریف کرین اور
سبب فتنہ کا ہو اَوْ نِسَآئِهِنَّ یا بی بیون اہل دین یا اپنے کے یعنے انسے بھی بناؤ نہ چھپاوین اور تبیان مین ہے کہ زن یہودیہ اور
نصرانیہ اور مجوسیہ اور بت پرست حکم مرد بیگانہ کا رکھتی ہے زن مسلمہ کو اظہار زینت خفیہ اپنے روا نہین اسکے آگے کیونکہ حکم دین نے درمیان
سے اہل کفر اور اسلام رسم آشنائی کی اٹھالی ہے اور بی بیون پاکدامنون کو ملاقات سے عورتون بدکارون کے پرہیز چاہیئے
اور بعضے کہتے ہین سب بی بیون کو انسے اجتناب چاہیئے اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ یا وہ کہ مالک ہوین ہاتھ انکے یعنے لونڈیون سے
بھی نہ پرہیز کرین خواہ مومنہ ہون خواہ کافرہ اور باوجودیکہ نسا مین یہہ داخل نہین یہان ذکر کیا تو معلوم ہو کہ لونڈی کافرہ سے بھی پرہیز
لازم نہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے غلام اور لونڈی سب ہین اور ایک قول ہے کہ غلام اگر پارسا ہو تو نظر بی بی پر کرے اور نہین تو نکرے
اور احقاف مین ہے کہ ابن المسیب رض نے کہا کہ مغرور نہو لفظون پر او ما ملکت ایمانهن کے کہ یہہ لونڈیون کے حق مین ہے نہ غلامون کے
کہ غلام عورت کا حکم مرد اجنبی کا رکھتا ہے جائز نہین دیکھنا اسکو طرف بالون کے اور نہ اور عضو کے سوا جائے زینت اسکے سے
اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ یا جو ساتھ رہنے والے ہین غیر حاجت والے مردون سے کہ کھانے کے واسطے گھرون مین
آتے ہین اور کچھ عورتون سے غرض نہین رکھتے اور شہوت انکی نہین جیسے بہت بوڑھے اور نامرد یا ایسے بے عقل کہ مطلق مباشرت سے
آگاہ نہین اور رسوائی کھانیکے کچھ نہین جانتے اور اکثر ائمہ حنفی کہتے ہین کہ خوجے اور کھوجے بہت نظر مین جیسے کم اجانب کا رکھتے ہین کیونکہ خواہش مباشرت کی
رکھتے ہین گو کہ طاقت نہین رکھتے اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ یا آگے لڑکون کے کہ جو نہین واقف اوپر
چھپے عورتون کے یعنے تمیز نہین رکھتے اور مباشرت سے بیخبر ہین یا قدرت نہین رکھتے زنا کی کہ نابالغ ہین وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ اور نہ مارین عورتین پاؤن کو گھنگھرون اور کڑے پہنے ہوی اپنے زمین پر وقت چلنے کے تو کہ جانا
جاوے جو کچھ کہ چھپاتے ہین بناؤ اپنے سے اور زیور اپنے سے کہ کڑے اور جھڑے اور پازیب اور گھونگرو ہین حاصل یہہ ہے کہ آواز خلخال
کوشش رجال مین پہنچاوین تا کہ موجب شہوت مردون کا نہو وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور
توبہ کرو طرف اللہ کے اے مسلمانون تو کہ تم فلاح پاؤ سمجھ لیجیے کہ سبکو توبہ فرمائی کیونکہ کوئی بشر خالی خطا اور جرم سے نہین امام قشیری نے
کہا ہے کہ محتاج تر توبہ کا وہ شخص ہے کہ اپنی جان کو محتاج توبہ کا نجانے کشف الاسرار مین ہے کہ سب مطیعون اور عاصیون کو ساتھ توبہ کرنے کے
فرمایا تو کہ عاصی خجل نہون کیونکہ اگر فرماتا اے گنہگارو توبہ کرو رسوائی انکی ہوتی پس جب دنیا مین رسوا نکیا امید ہے کہ عقبی مین بھی رسوا
نکریگا بیت جسنے رسوا نکیا یہان ہمکو کب کریگا وہ خجل وہان ہمکو وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَاِمَآئِكُمْ اور نکاح کرو رانڈون کو اپنے مین سے یعنے جس عورت کا خاوند مرجاوے اسکا نکاح کسی مرد سے کردو اور جس مرد کی جورو
مرجاوے اسکا نکاح کسی عورت سے کردو اور نکاح کرو صلاحیت اور لیاقت والون کو غلامون اپنے سے اور لونڈیون اپنے سے تخصیص
صالحون کے واسطے اہتمام انکی کی ہے اور اسکی کہ بسبب بیاہ کے پاکدامن ہین اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اور
ہووین رانڈ اور صالح لونڈی غلام فقیر محتاج حاجت روائی کریگا انکی اللہ فضل اپنے سے ساتھ قناعت کے یا ساتھ جمع کرنے کے دو

یعنے بیوہ ۱۲

رزق ایک جگہہ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشایش والا ہے رزق انہیں دیگا جاننے والا ہے مستحقون فقیرون کو فراخ روزی انکی
کریگا وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اور چاہیے کہ حرام سے بچین اور پاک دامن رہین
وہ لوگ کہ نہین پاتے اسباب نکاح کا کہ مہر اور نفقہ ہے یہان تک کہ تونگر کرے انکو اللہ فضل اپنے سے اور اسقدر مقدور ہوجاوے کہ بیاہ کر لین وَالَّذِيْنَ
يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اور وہ لوگ کہ چاہتے ہین لکہت آزادگی کے کچھہ دیکر ان لوگون مین سے
کہ مالک ہوئے ہین تمہارے ہاتھہ تمہارے یعنے جو غلام تمہارے خط آزادی مانگتے ہین پس لکھہ دو انکو سمجھہ لیجیے کہ یہہ امر استحبابی ہے اور مکاتب وہ ہے
کہ میان اپنے غلام کو کہے کہ اتنا مال دے اور تو آزاد ہے پہر وہ غلام اسقدر مال دے کر آزاد ہوجاوے لکھا ہے کہ صبیح غلام حویطب بن
عبد العزی نے لکھت آزادگی کی مانگی حویطب نے کہا مال رکھتا ہے کہا نہین قوت کسب کی ہے کہا نہین کہا تو مین نہین مکاتب کرتا تجھکو یہہ آیت
نازل ہوئی کہ اگر غلام اور لونڈی مکاتبہ طلب کرین تو انکو مکاتب کرو اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا اگر جانو تم بیچ انکے بھلائی اور صلاحیت اور
امانت یا قوت کمانے کی اور قدرت ادائے مال کے اور مکروہ ہے کہ غلام بھیک مانگ کر مال کتابت ادا کرے سلمان رض سے غلام نے خط آزادی
مانگا کہا مال رکھتا ہے کہا نہین کہا قوت کما دینے کی ہے کہا نہین کہا مین ہرگز تجھے لکھت آزادگی کی نہ دونگا تو چاہتا ہے کہ مجھے میل اور چرک
لوگون کی کھلاوے وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ اور دو انکو یعنے بندگان مکاتب کو بعضے مال خدا کے مین سے جو دیا ہے تمکو حویطب نے
صبیح کو کہ سو دینار پر خط آزادی لکھہ دیا تھا یہہ آیت سنکر بیس دینار دیے امام شافعی اور امام احمد رح کہتے ہین کہ واتوہم خطاب مولی کو ہے واجب ہے
مال کتابت سے کچھہ مکاتب کو بخشنا امام احمد نے ربع مال مقرر کیا ہے اور امام شافعی نے خواجہ کے راے پر رکھا ہے اور امام اعظم اور امام مالک رح مولی پر
مال دینا واجب نہین جانتے وہ کہتے ہین کہ واتوہم خطاب طرف عام مسلمانون کے ہے کہ اعانت کرین مکاتب کے اور زکوٰۃ اسکو دین تو کہ وہ مال
کتابت ادا کر کر طوق بندگی سے مخلوق کے آزاد ہو اسیواسطے اس جز کو فک رقبہ کہتے ہین بیت گرون آزاد ہو کسیکی گر: را ونا خیر ہے
یہہ بہی منقول ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق کے چھہ لونڈیان تھین خوب صورت جبرًا انکو بدکاری پر جبر کرتا تھا اور مال لیتا تھا معاذہ اور مسیکہ دو انمین سے تھین
وہ آپسمین کہنے لگین کہ اگر یہہ کام جو ہم کرتے ہین نیک ہے تو بہت ہمنے کیا ہے اور جو بد ہے تو چھوڑتے ہین ہم پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین حاضر ہو کر عرض حال کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا اور مت جبر کرو لونڈیون
اپنے کو اوپر بدکاری کے اگر چاہین بچے رہنا زنا سے یا بچا ہین سمجھہ لیجیے کہ ذکر بچے رہنیکا بمقتضاے حال ہے والا اکراہ ممنوع ہہمہ احوال ہے
پس حق تعالی فرماتا ہے کہ تم جبر کرتے ہو لِتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو کہ طلب کرو تم مال اسباب زندگانی دنیا کا انکے کسب سے اور انکی
اولاد جننے سے وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور جو کوئی جبر کریگا لونڈیون کو اوپر بدکاری کے
پس تحقیق اللہ تعالی بیچھے جبر کرنے کے بخشنے والا ہے گناہ لونڈیون کو مہربان ہے اوپر انکے اور وبال اسی بدکاری کا جبر کرنیوالے کی گردن پر ہے
ہے نہ لونڈیون پر کہ مجبور ہین وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ اور البتہ تحقیق اتاری
ہین ہمنے طرف تمہارے آیتین روشن اور بیان کرنیوالے حلال اور حرام اور حدین اور احکام اتارے ہین اور مثالین ان لوگون کے کہ گذرے
ہین پہلے تم سے یعنے قصے مانند قصہ انکے کے سمجھہ لیجیے کہ وہ قصہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہے کہ مشابہہ ہے ساتھہ قصہ مریم رض کے
وقوع تہمت مین اور ساتھہ قصہ یوسف علیہ السلام کے براءۃ ذمت مین وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ اور اتاری ہے ہمنے ان آیتون مین نصیحت واسطے
پرہیزگارون کے تخصیص پرہیزگارون کی واسطے انتفاع انکے کے ہے ساتھہ مواعظ قرآنی کے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ نور آسمانون کا

اور زمین کا ہے نور نام ہے اللہ تعالیٰ کا امام زاہدی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ کو نور کہیے اور ترجمہ اسکا فارسی میں جو روشنی ہے نہ کہیے کہ
روشن ضد تاریکی کی ہے اور وہ آفریدگار دونوں ضدوں کا ہے سمجھ لیجیے کہ نور متعارف ایک کیفیت ہے کہ باصرہ پہلے کثیفہ سے ادراک کرتی ہے
پھر تمام مبصرات کا ادراک کرتا ہے مثل اس کیفیت کے کہ فائض ہوتی ہے مثلاً آفتاب سے اجرام کثیفہ پر جو مقابل اسکے ہوتے ہیں اس معنوں میں
اطلاق نور کا حق تعالیٰ پر روا نہیں اور جو اسنے اپنے آپ کو بنام نور فرمایا ہے بدون تقدیر مضاف کے چارہ نہیں ہے اسواسطے صاحب کشاف نے
کہا ہے کہ ذو نور السموات والارض وہی ہے خداوند نور آسمانوں کا اور زمین کا ساتھ انوار اہل انکے کہ جو عالم ہستی میں بمقام بلندی اور
پستی میں نور رکھتا ہے ذاتی یا عرضی سب اسیکے فیض کی بخشش اور عطا ہے **بیت** تھے ظلمت عدم میں پڑے ہم کہ ناگہاں نور
وجود سے تیکے تو لایا ہمیں یہاں ۔ یا نور مصدر بمعنی فاعل ہے اے منور السموات والارض وہی ہے روشن کرنیوالا آسمانوں کا
ساتھ فرشتوں کے اور نور دینے والا زمین کا ساتھ پیغمبروں کے یا روشنی بخشنیوالا قلوب ساکنان ارض و سما ہے ساتھ نور معرفت
و توحید کے تیسیر میں ہے کہ آراستہ کرنیوالا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور مؤید اسی قول کے ہیں وہ معنی جو حضرت مولانا
یعقوب چرخی نے شرح اسماء اللہ میں معنی نور کی لکھے ہیں کہ جہان آرائے و دلکشا ہے اور امام نسفی نے یہاں آرائش ارض و سما میں
کیا ہے کہ آراستہ کیا آسمان کو ساتھ صوامع قدس کے کہ اماکن طاعات ملائکہ کرام ہے اور زمین کو ساتھ مساجد الناس کے کہ مواضع عبادات
اہل اسلام ہے یا سما کو ساتھ مہر اور ماہ اور ستاروں کے اور زمین کو ساتھ انبیا اور علما اور مومنوں کے یا آسمان کو ساتھ تسبیح سبحان
اور تقدیس مقدسان کے اور زمین ساتھ تلبیہ حاجیان اور تکبیر غازیان کے یا افلاک کو ساتھ بیت المعمور کے اور زمین کو ساتھ کعبہ وافر السرور کے
بعضوں نے کہا ہے کہ مدبر السموات والارض تدبیر کرنیوالا امور اہل آسمان و زمین کا جسطرح جیسے کہ چاہیے وہی ہے مدبر امور قوم و بلد کو نور القوم
اور نور البلد اہل عرب کہتے ہیں چنانچہ شاعر نے کہا ہے **مصرعہ** نور القبائل ساکب بن محلم پس وہی ہے کہ کام سب اہل آسمان و زمین کے
کرتا ہے اور ہر ایک کو ساتھ عطیہ کل حزب بما لدیہم فرحون کے مسرور فرماتا ہے **بیت** خوان احسان ہے ترے ارض و سما میں کریم
کل حزب فرحون واہ ہے کیا لطف عمیم ۔ تبیان میں ہے کہ مدلول السموات والارض کیونکہ جو دلیل و دلائل قدرت اور بدائع حکمت سے
بیچ دوایر سپہر برین اور مرکز زمین کے واقع ہے دلالت کرتے ہیں اوپر وجود قدرت اور علم اور حکمت اسکے کے ۔ شعر ففی کل شیء له آیة
تدل علی انه واحد **بیت** دلیل قدرت مولی وجود جملہ اشیا ہے ہر ایک مصنوع میں پیدا ظہور صنعت اسکا ہے ابن عباس رضی سے
منقول ہے کہ ہادی اہل السموات واہل الارض **بیت** رہنمائے اہل ارض و آسمان ہے وہی مولائے کل کون و مکان ۔ بعضوں نے
کہا ہے کہ سرور اہل السموات والارض تاریکی موجب ملال اور غم کے اور ظلمت سبب خوف اور وحشت کے ہے جو کوئی محنت تاریکی سے
راحت روشنائی میں آئے مسرت اور نشاط پائے یہاں بھی آثار انوار تجلیات جمال الٰہی سبب سرور ناتمنا ہی ہے **بیت** تو جو ظاہر
ہو تو سو نور و مسرت آوے اور جو چھپ جاوے تو صد وحشت و ظلمت آوے ۔ بعضے علما نے کہا ہے کہ نور وہ ہے کہ روشن کرے
چیزوں کو تاکہ باصرہ ادراک کرے اور بسبب اسکے راہ پاوے پس حق تعالیٰ نے بیان کیا ہے واسطے ہمارے جو کچھ معاد اور معاش ہمارے
میں کام آوے اور ہم نے بسبب اسکے راہ پائی ہے پس اسکو نور کہیے صاحب اتحاف نے کہا ہے کہ ظلمت کے وقت نہ ساکن اور متحرک میں
فرق معلوم ہوتا ہے نہ علو اور سفل میں تمیز اور قبیح اور فصیح میں جدائی اور جب نور ظہور کرتا ہے سب کیفیات کھل جاتی ہیں صفا اور کدر میں فصل
نظر آجاتا ہے عرض اور جوہر متمیز ہو جاتا ہے اور مدرکہ انسانیہ استفادہ اس انتشار اور تمیز کا بسبب نور کے کرتا ہے لیکن ادراک نور میں

حیران ہے کیونکہ جانتا ہے کہ عالم نور سے بھرا ہے اور نور چھپا ہے ظاہر ہے بدلالت اور باطن ہے بالذات پس حق تعالیٰ کہ ہم نے اسکے سبب سے ادراک پایا اور اسی نے ہمکو مرتبہ تمیز اشیا کو پہنچایا لائق ہے کہ اسکو نور کہیں مثنوی کہ دلالت سے وہ ہے پیدا اور بالذات درک سے ہے ورا دولت فہم اسکے اعطا ہے لیک وہ فہم سے مبرا ہے اور نزدیک محققوں کے نور حقیقی یعنی ہستی حضرت حق ہے کہ تمام موجودات اسکے سبب سے ظاہر ہیں اور وہ سب سے مخفی ہے شرح رباعیات مولانا جامی میں ہے کہ جو کچھ ادراک کریگا تو اول ہستی مدرک ہوگی اگرچہ ادراک سے اس ادراک کے غافل ہوگا اور بغایت ظہور سے مخفی رہیگا جیسے کہ ادراک الوان و اشکال کا بواسطہ ضیا کے ہے کہ محیط ہے اُن پر اور شرط ہے رویت کی اور باوجود اسکے دیکھنے والا بیچ ادراک انکے کے ادراک اسکے سے غافل ہے اور غلبت ضیا میں معلوم ہوتا ہے کہ ورا انکے ایک امر اور مدرک کہ ضیا ہے اسیطرح اور ہستی حقیقی ہے کہ محیط ہے ساتھ ضیا اور الوان اور اشکال اسکے اور دیکھنے والے کے اور جمیع موجودات کے ذہنی ہوں یا خارجی اور قیوم سب کا ہے اور ادراک شی کا بدون ادراک اسکے کے محال ہے اگرچہ ادراک اسکے سے غافل ہو تو اور وہ غفلت بواسطہ دوام ظہور اسکے کے ہے کہ اگر وہ نور بھی مانند ضیا کے غائب ہوتا ظاہر ہو جاتا کہ بیچ وقت ادراک موجودات کے دوسرا امر اور بھی کہ نور وجود حضرت حق ہے مدرک تھا بیت وہ ہستی کبریا کا رافت ہے نور ہر ذرہ خلق جسمے پاتا ہے ظہور جو شمع کہ بڑی فروغ سے اسکے دور ظلمت نیستی میں عدم کے وہ رہے مستور رسالہ حق الیقین میں ہے کہ ہستی حق سبحانہ پیداتر سب ہستیوں سے ہے کیونکہ وہ آپ پیدا ہے اور پیدا ہونا تمام ہستیوں کا اسی سے ہے اللہ نور السموات والارض سب اشیا بے ہستی اسکے کی عدم محض ہے اور پیدا ادراک سبکا ہستی اسکی ہے کیونکہ جسکو ادراک کریگا اول ہی ہستی مدرک ہوگی اگرچہ ادراک اس ادراک کے سے غافل ہو تو اور شدت ظہور سے مخفی رہے بیت سب اشیا نور سے اسکے ہے پیدا کہاں ہو وے وہ عالم سے ہویدا ہیں اسکے درک ہو کب درک اشیا نہیں اس درک میں ہر درک کی جا کرے ادراک اسیے کیا مانع ہے ادراک کہ وہ ہے درک سے ادراک کے پاک مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ صفت اس نور کی کہ منسوب طرف اسکے ہے مانند طاق کے ہے کہ بیچ اسکے چراغ ہے روشن بعضے کہتے ہیں مشکوۃ فتیل نور قندیل کے درمیان کا ہے اور مصباح بتی روشن اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ وہ چراغ روشن بیچ شیشے کے قندیل کے ہے اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ وہ قندیل شیشے کے کمال شفافی اور لطائف کے سب گویا کہ ستارا ہے چمکتا مانند زہرہ و مشتری روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ روغن درخت مبارک زیتون سے کہ زمین بیت المقدس میں اوگا ہے اور ستر پیغمبروں نے اسپر دعائے برکت کی ہے انمیں سے ایک ابراہیم خلیل اللہ ہیں علی نبینا وعلیہ السلام لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ نہ مشرق کیطرف ہے اور نہ مغرب کی طرف یعنے معمور سے جانب مشرق اور مغرب نہیں بلکہ بمقام اوگنے اسکے کا زمین اور پہاڑ ملک شام کے ہیں یا نہ ہمیشہ دھوپ کھاتا ہے تاکہ جل جاوے اور نہ مدام سایہ میں رہتا ہے تو کہ میوہ اسکا خام رہے بلکہ تاب آفتاب سے بہرہ اٹھاتا ہے اور حمایت سایہ سے فیض پاتا ہے حسن بصری رح نے کہا ہے کہ اصل اس درخت کی بہشت سے ہے کہ دنیا میں لائے ہیں پس اس عالم کے درختوں میں نہیں کہ اطلاق شرقی غربی کا اسپر کیا جاوے یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نزدیک ہے کہ روغن اس درخت کا روشن ہو جاوے آپ اور اگرچہ نلگی اسکو آگ یعنے چمکاہٹ اسکی اسطرح کی ہے کہ بن آگ روشنائی بخشے نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ روشنی ہے اوپر روشنی کے یعنے چمکاہٹ روغن کی ساتھ روشنی چراغ کے اور شفافی قندیل شیشہ کی فتیل سوز میں کہ جامع انوار ہی نور ہے اوپر نور کے یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ راہ دکھاتا ہے اللہ طرف نور معرفت اپنے کے جسکو چاہتا ہے وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں معقولات کی صور

محسوسات مین واسطے لوگون کے توکہ سمجھ جاوین اور مقصود بات کا پالین وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور اللہ ساتھ ہر چیز کے دقایق
معقولات اور محسوسات سے اور حقایق جلیات اور خفیات سے جاننے والا ہے سمجھیے کہ اس تمثیل مین علما کے بہت اقوال ہین امام فخر الدین
رازی نے اسرار التنزیل مین کہا ہے کہ مراد نور ایمان ہے کہ حق تعالی نے مثال دی ہے سینۂ مومن کو ساتھ مشکوٰت کے اور دل صاف کو کہ سینہ مین
ہے ساتھ قندیل شیشہ کے بیچ مشکوت کے اور ایمان کو ساتھ چراغ روشن کے بیچ قندیل کے اور قندیل کو ساتھ ستارۂ درخشان کے اور کلمۂ
اخلاص کو ساتھ شجرۂ مبارک کے کہ تاب آفتاب خوف سے اور سایۂ فیض یا پایہ رجا سے نصیب رکھتا ہے اور نزدیک ہے کہ فیض کلمہ کا ایسے
کہ زبان پر سوسن کے گذرے جہان کو روشن کرے اور جب اقرار اسکا ساتھ زبان کے اور تصدیق اسکے ساتھ دل کے مل جاوے نور اوپر نور کے
ظاہر ہوا اور یہہ بھی انھون نے کہا ہے کہ نور ایمان کو ساتھ چراغ کے تشبیہ دی اسواسطے کہ جس گھر مین چراغ روشن ہو چور نہین آتا اسیطرح جس دلمین
ایمان ہو شیطان دخل نہین پاتا جس مکان مین چراغ روشن ہوتا ہے روزنون سے اس گھر کے شعاع باہر نکل کر روشن کرتی ہے ایسے ہی نور ایمان
دل کو روشن کرکر شعاع معرفت روزنون مین حواس کے ڈال کر انوار طاعات اعضا اور جوارح پر پہنچاتا ہے سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ
بیت جنون کے دلمین ایمان ہے انہونکا چہرہ روشن ہے ۞ کہ بیت القلب اعضا ہے پر نور اور یہان اسکا روزن ہے ۞ اور تشبیہ فرمائے دل مومن کو
ساتھ شیشہ کے توکہ اسکو سنگ ظلم او جفا سے نہ توڑین کہ شیشہ شکستہ جس جگہہ لگے زخمی کرے اور جو زخم کہ دل شکستہ سے پہنچے اچھا نہووے
بیت شیشۂ دلکو شکستہ نکر اے جان ۞ کہ اگر یہہ شکستہ ہوا تو جرح رسان ہووگا ۞ اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ نور نور معرفت اسرار الٰہی ہے
یعنے چراغ معرفت قندیل دل عارف مین بیچ مشکوٰۃ سینہ اسکے کے روشن ہے برکت روغن تلقین شجرۂ وجود مبارک محمدی سے کہ نہ شرقی ہے
نہ غربی بلکہ مکی ہے اور مکہ ناف عالم ہے اور عارف ان اسرار کو تعلیم سے ابرار کے پاکر ستر نور علی نور معلوم کرتا ہے اور ایک قول یہہ ہے کہ وہ نور
قرآن ہے اور دل مومن زجاجہ ہے اور زبان اسکی مشکوٰۃ ہے اور قرآن مصباح اور شجرہ وحی الٰہی کہ نہ مخلوق ہے اور نہ مختلف نزدیک ہے کہ قرآن ابھی
نہ پڑھا ہوا اور دلائل اسکی ظاہر ہون پھر جو قرات کرے نور علی نور ہوا اور روح الارواح مین ہے کہ وہ نور محمدی ہے اور مشکوٰۃ آدم علیہ السلام ہین اور زجاجہ
نوح علیہ السلام اور زیتون ابراہیم علیہ السلام کہ نہ طرف یہود کے مائل ہین کیونکہ یہود نے غرب کو قبلہ کیا ہے اور نہ طرف نصرانیت کے کہ نصاری نے
جانب شرق کے قبلہ ٹھرایا ہے اور مصباح شمع جمع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا مشکوٰۃ ابراہیم ہین اور زجاجہ اسمعیل اور مصباح خاتم النبیین اور شجرہ
شجرۂ نبوت کہ نہ کذب ہے نہ ہزل یا مشکوٰۃ سینہ منشرح جناب سید بشیر ہے اور زجاجہ دل صاف و مطہر اسکا اور دل مصباح علم کامل اور شجرۂ خلق
شامل انکا کہ نہ طرف افراط کے ہے نہ تفریط کے اور نہ جانب غلو کے نہ تقصیر کے بلکہ بطریق اعتدال کہ خیر الامور اوساطها ہے واقع ہے اور درمیانہ
عبارت اسی سے ہے صراطا سویا اور عین المعانی مین ہے کہ نور محمد محبت حبیب ساتھ نور خلت خلیل کے نور علی نور ہے بیت پدر نور و پسر ہے
نور مشہور یہہ ہے راست سمجھ نور علی نور فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ تسبیح کہتے ہین اللہ کی بیچ گھرون کے کہ حکم کیا اللہ نے یہہ کہ بلند
کی جاوے قدر ان گھرون کی ساتھ تعظیم کے یعنے انکو بلند مرتبہ اور عالی قدر جانین یا بلند کئے جاوین انمین آوازین یا مانگے جاوین اللہ تعالی سے ان
گھرون مین مرادین وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ اور یاد کیا جاوے بیچ ان گھرون کے نام اسکا مراد گھرون سے مسجدین ہین کہ تمام مکانون سے اشرف
اور بہتر ہین وہان نماز اور ذکر کیجئے اور کلام بیہودہ اور باتین دنیا کے سے بچئے یا گھر پیغمبرون کے ہین یا مکان مدینہ منورہ کے یا حجرے پاکیزہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضے رفع کو حمل اوپر انشا بنا کے کرتے ہین جیسے وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مین اور کہتے ہین کہ گھر وہ مکانات ہین جو
پیغمبرون نے اللہ کے حکم سے بنائے ہین جیسے کعبہ معظمہ کہ سعی خلیل اور مدد اسمعیل سے بنا اور بیت المقدس کہ بنا اسکے خلافت داؤد مین ہوئی اور سلیمان

کے ہاتھ سے تمام ہوا اور مسجد مدینہ اور مسجد قبا کہ دونوں کی عمارت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارت سے بنین یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
تسبیح کہتے ہین واسطے خدا کے یا نماز پڑھتے ہین واسطے اسکے بیچ اُن گھرون کے صبح کو اور شام کو رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ
ذِکْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ تسبیح کہنے والے یا نماز پڑھنے والے وہ مرد ہین کہ نہایت استغراق مقام شہود اور حضور سے
نہین غافل کرتی انکو سوداگری یعنے خرید اس جنس کی جس مین امید نفع ہو اور نہ بیچنا اسکا یاد اللہ کے سے اور نہ قائم رکھنے نماز کے سے اور دینے زکوٰۃ
کے سے سمجھ لیجئے کہ بیع اور شرا کہ بڑی شغل دنیاوی ہین اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ باز رکھینگے تو اور کام بطریق اولیٰ مانع نہونگے کشف الاسرار مین ہے
کہ ظاہر انکا ساتھ خلق کے اور باطن ساتھ شہود اسما و صفات حق کے ہے اور حقیقت مین یہہ روش خواجگان نقشبندی کی ہے لکھا ہے کہ ملک حسین والی
ہرات نے خواجۂ خواجگان امام الطریقہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رح سے پوچھا کہ تمہارے طریقہ مین ذکر جہر اور خلوت اور سماع ہے فرمایا
نہین کہا بنا طریقہ کی تمہاری کس چیز پر ہے فرمایا خلوت در انجمن پر کہ ظاہر بخلق اور باطن بخالق رہنا مثنوی گرچہ ہے ظاہر میرا بازار مین ٭
محو پر باطن ہے وصل یار مین ٭٭ صورتاً بیگانہ معناً آشنا یہ ہجر الفت مین طریقہ ہے میرا ٭ لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اشارت ہے طرف اسی
مقام کے مولوی جامی کی رباعی بیان مین اسی طریقہ کی ہے کہ قطعہ سر رشتۂ دولت ای برادر بکف آر ٭ وین عمر گرامی بخسارت مگذار ٭ دائم ہمہ جا
باہمہ کس در ہمہ کار ٭ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار ٭ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ڈرتے ہین یہہ لوگ باوجود اس توجہ
اور استغراق کے اسدن سے کہ پھر جاوینگے بیچ اسکے دل اور آنکھین یعنے دل دہشت سے اسدن کے کل سے بیکل ہونگے اور آنکھین ہر طرف نگاہ دوڑا دیکھینگے
کہ عمل نامہ کس طرف سے آوے اور ڈرتے اسواسطے ہین لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ لوکہ جزا دیوین انکو اللہ تعالیٰ
بسبب خوف کے بہتر جزا اسکے کہ کیا ہے انہون نے اور زیادہ دیگا انکو فضل اپنے سے یعنے انکی جزائے اعمال نیک مین بہشت موعود دیگا اور اونکو کرامتون سے
مکرم فرماویگا کہ ہرگز دلمین خیال نگذرا ہوگا وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ٭ اور اللہ رزق دیتا ہے دنیا مین جسے چاہے بغیر گنتی کے یعنے
اسکو روز شمار مین نہ لاویگا یا عقبیٰ مین دیتا ہے بے حساب کہ اسکا گننا محال ہے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ کَسَرَابٍۭ بِقِیْعَةٍ اور جو لوگ
کہ کافر ہوئے عمل انکے کہ ظاہر مین اچھے ہین جیسے صلہ رحمی کرنا اور غلام آزاد کرنا اور کھانا فقرا کو کھلانا مانند ریت کے چمکنے کی ہین بیچ میدان کے سمجھ لیجئے
کہ سراب وہ ہے کہ میدان مین ریت تاب آفتاب سے چمک کر پانی لہراتا معلوم ہوتا ہے یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً گمان کرتا ہے اسکو پیاسا
پانی صاف اور ادھر آتا ہے حَتّٰٓی اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْئًا یہان تک کہ جب آیا اسکے پاس نہ پایا اسکو کچھ کہ وہ ہوتا تھا پانی کہان تھا ٭٭
وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ اور پایا عقاب اللہ کا نزدیک اعمال اپنے کے یا پایا خدا کو حساب کرنیوالا اپنا پس پورا دیا
اللہ نے اسکو حساب اسکا یعنے جزا اعمال کے اسکے موافق حساب کے دی وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ اور اللہ جلد لینے والا ہے حساب سمجھ لیجئے
کہ مثال دی اعمال کافر کی ساتھ سراب کے اور اسکو پیاسا ٹھہرایا پس جیسے کہ پیاسا سراب سے ناامید ہوکر تشنہ تر ہوتا ہے ایسے ہی کافر جزا
اعمال اپنے سے مایوس ہوکر زیادہ تر حسرت کھاوینگے اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ
فَوْقِهٖ سَحَابٌ یا اعمال کفار کے مانند اندھیرون کے ہین بیچ دریا عمیق کے کہ دم بدم ڈھانکتی ہے اُس دریا کو موج اوپر اس موج کے اور
موج ہے اوپر اس موج دوسری کے بادل کہ ستارون کی روشنی کو ڈھانکتا ہے ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ یہہ اندھیرے ہین بعضے اونکے اوپر
بعض کے کہ اندھیرا دریا کا اور ایک موج کا دوسرے ابر کا اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰىهَا جسوقت نکالے کوئی ہاتھ اپنا کہ نظر آنیوالے اعضا
آنکھ سے قریب تر ہے نہین نزدیک کہ دیکھے اسکو یہہ بیان اندھیرون کی شدت کا ہے کہ ہاتھ نہ نظر آوے وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ

نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ اور جو کوئی کہ نہ مقرر کرے اللہ واسطے اسکے روشنی قسمت ازلی کی وقت پس نہین واسطے اسکے کچھ نور سمجھ
لیجئے کہ یہہ تمثیل دوسری ہے اعمال کفار کے اندھیری اعمال سیاہ انکے ہین اور دریائے عمیق دل انکے اور موجین جہل و شرک کہ اُن کے
دلون مین دلونکو چھپاتے ہین اور بادل مہر خذلان ہے اسپر پس کردار اور گفتار انکی ظلمت ہے اور مدخل و مخرج اونکا ظلمت اور رجوع اونکی
بھی قیامت مین طرف ظلمت کے ہے بخلاف مومنون کے کہ انکو نور اوپر نور کے ہے اور انکو ظلمت اوپر ظلمت کے قطعہ انہین ہے نور
نور اور انہین ظلمت پہ ظلمت ہے ۔ سراپا وہان ہدایت ہے یہان بالکل ضلالت ہے ۔ گروہ مومنان و کافران یکسان ہو پھر کیونکر
کہ وہ اہل سعادت اور یہہ اہل شقاوت ہے ۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ کیا نہین دیکھا
تو نے یہہ کہ اللہ تسبیح کہتا ہے واسطے اسکے جو کوئی بیچ آسمانون کے اور زمین کے اور پرندے بھی تسبیح کہتے ہین اس حالت مین کہ پر گھیرے ہوئے
ہین ہوا پر اور صف باندھے ہوتے ہین جو سما پر تخصیص پرندون کے واسطے اسکے ہے درمیان زمین و آسمان کے ہین یا دلیل صفت اُن
ظاہر نہی کیونکہ جسم ثقیل کا ہوا پر اور نا برہان قاطع ہے کمال قدرت صانع پر كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ہر ایک اہل آسمان
اور زمین سے یا مرغون سے یا مجموع تحقیق جانتا ہے دعا اپنی اور تسبیح اپنی یا دعا اور تسبیح اللہ کی یا اللہ جانتا ہے نماز او رنیاز سب کا وَاللَّهُ
عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہین طاعت اور عبادت وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے
بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی کہ پیدا کرنیوالا انکا وہی ہے وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ اور طرف اللہ کے ہے بازگشت سب کی أَلَمْ تَرَ
أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ کیا نہین دیکھا تو نے
یہہ کہ اللہ چلاتا ہے بادلون کو ٹکڑے ٹکڑے پھر ملاپ ڈالتا ہے درمیان انکے یعنے ملا دیتا ہے انکو آپسمین پھر کر دیتا ہے انکو تہ بتہ پھر دیکھتا
ہے تو مینہہ کو نکلتا ہے درمیان اسکے سے وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ اور اتارتا ہے آسمانون کیطرف سے پہاڑون
کے بیچ اسکے ہین اولون سے یعنے ٹکڑے بادل کے پڑے کہ مثل پہاڑون کے ہین انسے اولے برساتا ہے یا مراد آسمان ہے نہ ابر کیونکہ بقول بعضے
آسمان مین پہاڑ ہین اولون کے جیسے زمین مین پہاڑ ہین پتھرون کے حق تعالی اُن سے اولے اتارتا ہے فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ
عَنْ مَنْ يَشَاءُ پس پہنچاتا ہے اُن اولون کو کھیتی اور باغ کو کہ چاہتا ہے اور بہتر دیتا ہے ان اولون کو جسکے باغ اور کھیتی سے کہ چاہتا
يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ نزدیک ہے کہ چمک بجلی کی اس ابر کے لیجاوے آنکھونکو اور یہہ قوی تر دلیل ہے اوپر کمال قدرت
اسکے کہ شعلہ آتش ابر آبدار مین سے نکلتا ہے يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ پھیرتا ہے اللہ رات کو اور دن کو آنے جانے مین پیچھے ایک
دوسرے کے یا نقصان مین ایک کے اور زیادتی مین دوسرے کے یا متغیر کرتا ہے احوال انکا ساتھہ گرمی اور سردی کے یا اندھیری اور اُجالے کے
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ تحقیق بیچ اُن چیزون کے کہ مذکور ہوئین البتہ سمجھنے کی جگہہ ہے واسطے بوجھ والون کے وَاللَّهُ خَلَقَ
كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو کہ زمین مین ہے پانی سے کہ اسکا جزو مادہ ہے یا پانی خاص نطفہ کے سے اور یہہ بطریق تغلیب
ہے کیونکہ بعضے حیوان نطفہ سے نہین پیدا ہوئے تبیان مین روایت ہے کہ حق تعالی نے ایک جوہر پیدا کیا اور نظر ہیبت اسپر کی وہ گل کر پانی ہو گیا اُس مین
کچھہ آگ سے بدلکر جن پیدا کیئے اور کچھہ باد سے بدل کر فرشتے بنائے اور کچھہ خاک سے بدل کر آدمی اور تمام حیوانات خلق کیئے پس اصل سب کی پانی
ہے فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ پس بعضا انمین سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر پیٹ اپنے کے جیسے سانپ اور مچھلی وَمِنْهُمْ مَنْ
يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ اور بعضا انمین سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر دو پانو کے جیسے آدمی اور مرغ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ اور بعضا

انہین سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر چار پانوٗن کے جیسے اونٹ اور بیل سمجھ لیجئے کہ پہلے اُن جانورون کو لائے جو بن پانوٗن کے چلتے ہین
کہ انمین اظہار قدرت زیادہ ہے پھر انکو بیان کیا جو دو پانوٗن سے چلتے ہین پھر وہ کہ چار پانوٗن سے چلتے ہین اور جو جانور کہ چار سے زیادہ
پانوٗن رکھتے ہین انکو ذکر نہ کیا کہ اعتماد انکا پانوٗن پر کم ہے یَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ پیدا کرتا ہے اللہ جو کچھ چاہتا ہے اُن چیزون سے کہ مسطور
ہوئین اور اُن چیزون سے کہ نہین مذکور ہوئین طرح طرح کی صورتین اور اعضا اور حرکتین اور قوی عطا کر کر باوجود اتحاد عنصر کے نو بنو شکل
اور قوی اونکو دی بیت خالق جملہ کائنات ہے وہ ۔ کامل احسن الصفات ہے وہ ۔ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر
پیدا کرنے چیز کے قادر ہے بیت جو چاہے وہ پیدا کرے ہر شے پہ ہے قادر ۔ ہے اوّل و آخر وہی اور باطن و ظاہر ۔ لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ
مُبَيِّنَاتٍ البتہ تحقیق اتارین ہمنے نشانیان روشن اور بیان کرنے والین وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور اللہ راہ
دکھاتا ہے جسے چاہے بسبب غور کرنے کے اون نشانیون مین طرف راہ سیدھی کے کہ راہ جنت کی ہے لکھا ہے کہ درمیان بشیر منافق کے اور
یہودی کے جھگڑا پڑا یہودی نے کہا کہ چل محمد کے تمھاری بابت مین معاملہ طے کرین منافق نے کہا کعب بن اشرف پاس چل اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَيَقُولُونَ
آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ اور کہتے ہین منافق ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ
رسول اللہ کے اور فرمان برداری کی ہمنے اللہ اور رسول کے پھر پھر جاتا ہے ایک فرقہ انمین سے قبول حکم سے پیچھے اقرار سے ساتھ ایمان اور
طاعت کے وَمَا أُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ اور نہین یہہ لوگ ایمان والے اخلاص دل سے یا ثابت ایمان پر بعضے کہتے ہین کہ درمیان امیر المومنین
علی مرتضی رض کے اور مغیرہ بن وایل کے مخاصمہ ہوا پانی اور زمین کے بابت حضرت امیر نے چاہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیے وہ کہا کہ
پیغمبر بھائی چچازاد تمھارے ہین وہ تمھاری طرفداری کرینگے حق تعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ اقرار ایمان اور فرمانبرداری پر کرتے ہین اور حکم خدا
و رسول کے سے منہہ پھراتے ہین وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ اور جب بلائے جاتے
ہین طرف کتاب اللہ کے اور رسول اسکے کے تو کہ حکم کرے پیغمبر ساتھ راستی کے درمیان انکے ناگہان ایک فرقہ انمین سے کہ بشر ہے یا مغیرہ
منہہ پھیرنیوالے ہین جسکا علیہ نبوت سے وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ اور اگر ہووے واسطے ان کے حق آتے ہین طرف پیغمبر کے
مطیع ہو کر یعنے اگر جانتے ہین کہ حق ہمارا ہے ہم جیتینگے تو فرمان برداری کرتے ہین اور جو جانتے ہین کہ ہم ناحق پر ہین ہار جاوینگے تو بیزاری
کرتے ہین أَفِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا کیا بیچ دلون انکے کے بیماری ہے یعنے کفر اور میل طرف ظلم کے یا شک کرتے ہین پیغمبر کی جناب
مین أَمْ يَخَافُونَ أَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ یا ڈرتے ہین یہہ کہ کج رو ہے اور نا انصافی کرے اللہ حکم مین اوپر انکے اور رسول اسکا
بَلْ أُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۔ نہین ہے ایسا بلکہ یہہ لوگ وہی ہین ظالم اوپر جانون اپنے کے ساتھ نہ ماننے حکم خدا و رسول کے إِنَّمَا كَانَ
قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا سوا اسکے نہین کہ ہے بات مسلمانون کی
جس وقت کہ بلائے جاتے ہین طرف کتاب خدا کے اور رسول اسکے کے تو کہ حکم کرے درمیان انکے وقت جھگڑے کے یہہ کہ کہین سنا ہمنے فرمانا انکا
اور فرمانبرداری کی ہمنے حکم آپ کے کے وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور یہہ لوگ جواب کرتے ہین وہی ہے فلاح پانیوالے چھٹتے ہوئے قہر
خدا سے فیضیاب ہر مولا وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ اور جو کوئی فرمان
برداری کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی اوامر اور نہی مین اور ڈرے عذاب خدا سے اوپر گناہون گذرے ہووون کے اور پرہیز کرے
غضب اسکے سے اور گناہ نکرے زمانے آیندہ مین پس یہہ لوگ وہی ہین کامیاب بہشت کے نعمتون سے کشاف مین ہے کہ ایک بار فنا

ایسی آیت چاہی کہ عمل اوپر اسکے کفایت کرے اور آیتون کی احتیاج نرہے علما زمانہ نے اس آیت پر اتفاق کیا کیونکہ حصول فوز اور فلاح سوا
فرمانبرداری اور خشیت اور تقوی کے منصور نہین قطعہ یہہ راہ ہے کہ مقصد اقصی چاہیے یہہ کام ہے جو جنت ماوای چاہیے کہ خشیت و تقوے
ہمیشہ پیشہ رافت تو اگر مرضی مولا چاہیے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ لَئِنْ اَمَرْتَھُمْ لَیَخْرُجُنَّ اور قسم کھائی منافقون نے
ساتھہ اللہ کے سخت قسم اپنی کہ فرمانبرداری مین ایسے ہین کہ بے شبہہ اگر حکم کریگا تو انکو کہ باہر آؤ گھرون اور مالون اپنے سے البتہ نکل جاوینگے اور
دم بھر توقف نکرینگے قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا کہہ مت کھاؤ قسم جھوٹے طَاعَۃٌ مَّعْرُوْفَۃٌ مطلوب ہمارا تم سے فرمانبرداری ہے معقول کہ اخلاص
دل سے اور صدق نیت سے ہو نہ قسم جھوٹی اطاعت پر نفاق کے اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے
کہ کرتے ہو تم نفاق اور اخلاص سے قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ پس اگر پھر جاؤ تم اے لوگو پس سوا اسکے نہین کہ اوپر ذمہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
ہے جو کچھہ اٹھایا گیا پہنچانے احکام کے سے اور اوپر ذمہ تمہارے کے ہے جو کچھہ اٹھائے گئے تم قبول کرنے اور ماننے اسکے سے وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ
تَھْتَدُوْا اور اگر فرمانبرداری کروگے رسول کی اسکے حکم مین راہ پاؤگے سیدھی وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ اور نہین
اوپر رسول کے مگر پہنچا دینا ظاہر اور ہمارے پیغمبر پر جو تھا سو بجا لائے اور جو تم پر تھا سو کرو وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وعدہ کیا ہے اللہ نے اُن لوگون سے کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور کام کئے ہین اچھے مراد اُن سے بقول اکثر فقرا مہاجرین
ہین کہ وطن چھوڑکر مدینہ مین انصار کے گھرون مین آ رہے ہے اور قریش اور اکثر قبائل عرب انکو پیغام فتنے اور فساد اور جنگ اور عناد کے پہنچاتے تھے اور
یہہ اکثر اوقات انکی ڈر سے سلح رہتے تھے ایکدن انھون نے آپس مین کہا کہ وہ زمانہ بھی آویگا کہ ہم سب غم فراغ خاطر سے بیٹھینگے یہہ آیت نازل ہوئی
اور اللہ تعالی نے وعدہ کیا اور قسم کھائی لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ البتہ خلیفہ کریگا انکو بیچ
زمین کفار عرب اور عجم کے جیسا خلیفہ کیا تھا اُن لوگون کو کہ پہلے اُن سے تھے یعنے بنی اسرائیل کو کہ زمین مصر اور شام کی انکو دی تھی اور اُس مین
وہ متصرف ہوئے تھے جیسے بادشاہ اپنے ملک پر ہوتے ہین اور چندروز مین وعدہ مسلمانونکا بھی پورا کیا جزایر عرب اور دیار کسرا اور بلاد
روم انکو عنایت کئے اور امید ہے کہ تمام ملک مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک موافق حکم لیظہرہ علی الدین کلہ کے تصرف اہل اسلام
مین آوے بیت امید قوی خسد آنچہ یہہ سب پائین گی دعوت پیغمبر لے شرق سے غرب تک بجیگا نقارہ دولت پیغمبر کی ضربینگے اور
امت عالم مین جز امت پیغمبر اکناف جہان مین ہوگا رایج یہہ دیث یہہ ملت پیغمبر تہہ سمجھنے کہ یہہ آیت دلیل اعجاز قرآن اور برہان صحت نبوت اور حقیت
خلافت خلفاے راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ہے وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ اور البتہ ثابت کریگا واسطے انکے
دین انکا جو پسند کیا ہے واسطے انکے یعنے دین اسلام مراد یہہ ہے کہ دین اسلام کو غالب کریگا سب ادیان پر وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
خَوْفِھِمْ اَمْنًا اور البتہ بدل دیگا انکو پیچھے ڈر انکے کہ دشمنون سے امن اور چین یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا عبادت
کرینگے میری زمانہ خلافت اپنے مین نہ شریک لاوینگے ساتھہ میرے کچھہ یعنے جاہ اور دولت اور اختیار اور حکومت انکو غافل نکریگی توحید
اور عبادت میری سے وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور جو کوئی کفر کرے اس نعمت مین پیچھے پورے ہونے
وعدہ کے پس یہہ لوگ وہی ہین فاسق کامل فسق مین امام ثعلبی رح نے کہا ہے کہ شہید کرنیوالے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے گروہ اول
تھے اُن لوگون مین سے کہ کفران اس نعمت کا کیا وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اور

قائم رکھو نماز فرض کو اور دو زکوۃ واجب کو اور فرمان برداری کرو پیغمبر کی جو فرماوے کہ تم رحم کئے جاؤ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ مت گمان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو جو کافر ہیں عاجز کرنیوالے اللہ تعالی کو عذاب کرنے سے بیچ زمین کے وَمَاْ
وٰهُمُ النَّارُ اور جگہہ رہنے انکے کی آگ دوزخ کی ہے وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور البتہ بری جگہہ پھر جانے کی ہے اسباب نزول میں ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کے غلام کو کہ مدلج بن عمرو نام تھا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بلانے کو وقت دوپہر کے بھیجا وہ بے اذن گھر میں
چلا گیا حضرت عمر بے تکلف کچھ بدن کھلا کچھ ڈھکا سوتے تھے یا جاگتے تھے لیکن اپنی بی بی ساتھ لیتے تھے انکو برا لگا کہنے لگے کہ کیا خوب ہو جو
اللہ تعالی نہی فرماوے کہ باپ اور بیٹی اور غلام اور خادم ہمارے ایسے خلوت کے وقت بے اجازت گھر میں نہ چلے آویں تو کہ چھپی باتوں پر ہمارے
آگاہ ہوویں پہلے ہی آنے سے حضرت عمر کی خدمت نبویہ میں یہہ آیت اتری کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ اے لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیے کہ اذن مانگیں گھر میں تم سے
وہ لوگ کہ مالک ہوئے ہیں تمہارے ہاتھ تمہارے یعنے غلام اور لونڈیاں اور جو لوگ کہ نہیں پہنچے بلوغ کو قوم تمہاری میں سے تین بار یعنے غلام
اور لڑکی نابالغ بے اذن تمہارے گھروں میں نہ آویں تین بار دن رات میں اجازت مانگیں مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ
ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ پہلے نماز فجر کے سے کہ آدمی نیند سے اٹھتا ہے اور خلوت کے کپڑے اتار کر جلوت کے
پہنتا ہے اور جس وقت اتار رکھتے ہو کپڑے اپنے دوپہر کو اور پیچھے نماز عشا کے سے کہ وقت لباس اتارنیکا اور سونیکا ہے ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ
لَّكُمْ تین وقت پردے کے ہیں واسطے تمہارے لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ نہیں اوپر تمہارے اور نہ اوپر
غلاموں اور لوگوں نابالغ کے گناہ اجازت نہ مانگنے میں پیچھے ان تین وقتوں کے طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ غلام پھرنے والے
ہیں اوپر تمہارے واسطے خدمت کے بس نہیں ہو سکتا کہ ہر وقت اذن مانگیں آتے ہیں بعضے تمہارے کہ غلام ہیں اوپر بعض کے کہ مالک ہو
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے دلیلیں حق کی اور حکم شرع کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے مصلحت اور بھلائی بندوں کی حکم کرنیوالا ہے اوپر رعایت کرنے طریق ادب کے بعضے علما حکم
اس آیت کا منسوخ کہتے ہیں اور بقول بعضی محکم ہے ابن جبیر سے پوچھا کہ بعضے لوگ نسخ میں اس آیت کے کلام کرتے ہیں کہا واللہ منسوخ نہیں
لیکن لوگ سستی کرتے ہیں وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور جس وقت کہ
پہنچیں لڑکے تم میں سے بلوغ کو پس چاہیے کہ اذن مانگیں ہر وقت جیسا کہ اذن مانگتے ہیں وہ لوگ جو بالغ ہوئے ہیں پہلے ان سے یعنے
حکم اور بڑے مردوں کا رکھتے ہیں اجازت چاہتے ہیں كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ جیسے یہہ حکم بیان کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے
تمہارے نشانیاں اپنی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ دانا حکمت والا ہے تکرار ان دونا موں کا آخر دونوں آیتوں کے بیچ درجے واسطے مبالغہ اور
تاکید کے ہے وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ
بِزِيْنَةٍ اور گھر بیٹھ رہنے والیاں عورتوں میں سے وہ جو نہیں امید رکھتیں نکاح کی بڑھاپے کے سبب پس نہیں اوپر انکے گناہ یہہ کہ اتار رکھیں کپڑے اپنے
کہ اوپر اوڑھنے کے ہیں جیسے چادر وغیرہ درانحال کہ نہ ظاہر کرنیوالیاں ہوں مواضع بناؤ اپنے کے یعنے انکے غرض چادر اتارنے سے سر اور گردن
اور کان اور بال اور سوا انکے دکھانے نہوں وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ اور جو بچیں اس سے اور چھپاویں اپنی جان کو بہتر ہے واسطے انکے
اور دور تر ہے تہمت سے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہے باتیں انکی مردوں سے جاننے والا ہے مقصود انکا جو باتوں سے لکھا ہے

کہ تندرست صحابہ ساتھ بیماروں اور اندھوں کے نہیں کھاتے تھے یا انکو پاس نہیں بٹھاتے تھے اسقدر ڈر سے کہ مبادا طبع سلیم نفرت کرے یا یہہ
کہ بعضے صحابہ سفر کو جاتے ہوئے کنجیاں اسباب کی اور مکانوں کی انکو دے جاتے تھے اور کہہ جاتے تھے کہ بوقت احتیاج کھولکر کھاویں اور وہ بیمار نہیں کھاتے تھے
کہ مبادا وہ ناخوش ہوں یا جو کوئی کہ گھر میں باپ کے یا ماںکے یا اور اپنی قرابت والوں کے کھانا پکا پاتا تھا اور انکو بلاتا تھا تو وہ نہ آتے تھے حق تعالی
یہہ آیت اتاری کہ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ نہیں
ہے اوپر اندھے کے تنگی اور جرم اور نہ اوپر لنگڑے کے وبال اور نہ اوپر بیمار کے گناہ اور نہ اوپر آپس تمہارے بیچ کہ بوجہ یہہ کہ کھاؤ تم اور اہل اہتلا
کھانا گھروں اپنوں سے کہ جنمیں اہل و عیال تمہارے ہیں یا اور گھر بیٹوں کے بھی اسمیں داخل ہے بموجب حکم اس حدیث کے کہ انت ومالک
لابیک اور حدیث صحیح ہے کہ پاکیزہ چیز کہ کھاوے آدمی کسب اپنے سے ہے وان ولدہ من کسبہ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ
صَدِيقِكُمْ یا گھروں باپوں اپنے کے سے یا گھروں ماؤں اپنے کے سے یا گھروں بھائیوں اپنے کے سے یا گھروں چچوں اپنے کے سے یا گھروں پھپھیوں اپنی کے سے
یا گھروں ماموں اپنے کے سے یا گھروں خالاؤں اپنی کے سے یا گھروں انکے سے کہ مالک ہوئے تم کنجیوں انکے کہ مراد اس سے وکیل اور مختار ہیں یا غلام اور سوا گھروں
اولاد اور غلاموں کے رضا گھر والوں کے شرط ہے کھانے میں یا گھروں آشناؤں اپنے کے سے اسمیں بھی رضا سے آشنا چاہیئے اور حقیقت
یہہ ہے کہ اگر حقیقی یاری ہے تو کچھ اجازت نہیں درکار ہے کہ اسمیں وہ شاد ہے اور یہہ اسکی عین مراد ہے مصراع ہے کام کا وہ مال کہ جو دوست
کے کام آئے۔ فتح موصلی رحمہ کے گھر ایک دوست آیا یہہ گھر میں نہ تھے لونڈی سے انکے کیسہ لیکر درم اسمیں سے نکال لئے باقی حوالہ اسی
لونڈی کو کئے فتح نے آکر سنکر اسقدر خوشی کی کہ لونڈی کو شکرانے میں اسکے آزاد کیا عوارف میں ہے کہ جو کوئی اپنے یار کو کہے کہ مجھے اپنے مال
سے کچھ دے اور وہ پوچھے کہ کسقدر وہ لائق دوستی کے نہیں کہ استفسار کیا چاہیئے جو رکھتا ہو حوالے کرے دوست جانے مال فانی سے بہتر
ہے بیت مال کیا چیز ہے جی حاضر ہے۔ کل وہ مانگے تو ابھی حاضر ہے۔ سمجھنا چاہیئے کہ موافق قول پہلے کے کہ سبب نزول آیت کا تنفر
صحابہ تھا ساتھ کھانے سے اہل علل کے علی بمعنی فی ہے یعنے نہیں ساتھ کھانے میں ہر ایک کے انمیں سے حرج لکھا ہے کہ بنی لیث تنہا کھانا حرام
جانتے تھے صبح سے شام تک خوان دھرا رہتا تھا اور مہمان کو ڈھونڈتے تھے جب تہائی رات جاتی اور کوئی مہمان نہ ملتا تو کچھ کھاتے تھے یا انصار
میں کچھ لوگ تھے کہ شفقت اپنے پر کرتے تھے اور مہمان کے ساتھ کے سوا نہ کھاتے تھے انکے شان میں یہہ آیت اتری یا جو لوگ جمع ہو کر کھانا نہ کھاتے تھے
انکے حق میں یہہ آیت آئی کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا نہیں اوپر تمہارے گناہ یہہ کہ کھاؤ تم اکٹھے یا متفرق فَإِذَا
دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً پس جسوقت داخل ہو تم گھروں میں جو مذکور ہوئے یا اپنے
گھروں میں یا خالی مکانوں میں یا مسجدوں میں پس سلام بھیجو اوپر ہم دینوں اپنے کے کہ مسلمان سب مثل نفس واحد ہیں اور اپنے گھر
اپنے اہل پر سلام بھیجو اور مسجدوں میں مومنوں پر سلام بھیجو یا خالی مکانوں میں اور مسجد نہیں کہو السلام علینا من ربنا وعلی عباد اللہ الصالحین
اور بہر تقدیر سلام بھیجو دعا مقرر کی ہوئی اللہ کیطرف سے برکت والی پاکیزہ کہ جی سننے والیکا خوش ہو جاوے كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ جیسے کہ بیان سلام کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ تعالی واسطے تمہارے نشانیاں حکمت اپنے کی تو کہ تم سمجھو اور حق صواب کو پاؤ
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ سوا اسکے نہیں
کہ مسلمان کامل وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اخلاص سے اور جسوقت کہ ہوویں وہ ساتھ پیغمبر اسکے کے اوپر کام

جمع کرنیوالے کے جیسے جمعہ اور عیدین اور لڑائی اور مشورے اور نماز استسقا ہے نہ جاوین نزدیک اسکے ہیے یہانتک کے اذن لے لیوین پیغمبر سے
اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ تحقیق وہ لوگ کہ اذن مانگتے ہین تجھ سے یہہ لوگ وہی ہین
کہ صدق دلسے ایمان لاتے ہین ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے سمجھ لیجیے کہ یہہ تعریض منافقون کی ہے کہ غزوہ تبوک مین جہاد سے بچنے کے واسطے
اذن مانگتے تھے انکے حق مین آیت آئی تھی انما یستاذنك الذین لا یومنون تا آخر آیت فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ
فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ پس جب اذن مانگین تجھ سے یہہ مسلمان خالص واسطے بعضے کام اپنے کے پس حکم دے
واسطے جس شخص کے کہ چاہے تو انمین سے کہ عذر انکا سچا ہو اور بخشش مانگ واسطے انکے اللہ سے کیونکہ تقدیم امور دنیا کے مہم دین پر اگرچہ ساتھ عذر کے
ہو خالی خلل سے نہین اور گویا کہ خروج جماعت سے گناہ ہے پس انکے واسطے طلب مغفرت کر اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے
تقصیرین بندونکی مہربان ہے اوپر تخفیف انکے کے لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا مت کرو پکارنا پیغمبر کا درمیان
اپنے جیسے پکارنا بعضے تمہارا پکارتا ہے بعضون کو یعنے قیاس مت کرو پیغمبر کے بلانے کو آپسمین ایک دوسرے کے بلانے پر کہ انکا بلانا ٹال جاؤ تو ٹال
جاؤ اور جواب جلد نہ دو اور پیغمبر کے پکارنے کو ماننا اور قبول کرنا واجب اور لازم ہے اور پھرنا بے اذن انکے کے حرام اور نار وا ہے یا دعا پیغمبر کو
مانند دعا ان آپسمین ایک دوسرے کے نجانو کہ دعا آپ کی بیشک مستجاب ہے اور مقبول رب الارباب بیت پڑھکے لا تجعلوا دعاء رسول جان
ولا دعا مقبول یا مت پکارو پیغمبر کو نام لیکر جیسے اورون کو پکارتے ہو بلکہ ادب اور تعظیم سے کہو یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ کیونکہ حق تعالیٰ نے
سب انبیا کو نام لیکر خطاب ارشاد کیا ہے اور آپ کو ساتھ وصف کے یاد کیا ہے بیت یا آدم آیا دیکھ خطاب ابوالبشر یا ایہا النبی ہے خطاب
محمدی لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے منافق تنگدل ہوکر آنکھ بچا کر مسجد سے باہر نکل آئے یہہ آیت اتری کہ قَدْ یَعْلَمُ
اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا تحقیق جانتا ہے اللہ ان لوگون کو کہ کراہت سے چھپ کر نکل جاتے ہین تم مین سے نظر بچا کر فَلْیَحْذَرِ
الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ پس چاہئے کہ ڈرین وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہین حکم اللہ کے سے اس سبب سے کہ پہنچ جاوے
انکو فتنہ کہ گمراہی ہے یا نقصان جان اور مال اور اولاد کا ہے یا غلبہ بادشاہ جابر کا ہے یا مہر غفلت ہے انکے دل پر یا رو لوہ ہے حضرت
جنید بغدادی رح نے کہا ہے کہ فتنہ سختی دل ہے انکی اور متاثر ہونا ہے معرفت حق سے اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ یا پہنچ جاوے انکو
عذاب دردناک آخرت مین اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کے
ہے یعنے سب اسی کی ملک ہے وہ مالک سبکا ہے کیونکہ خالق سبکا ہے قَدْ یَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَیْهِ تحقیق جانتا ہے جو کچھ کہ ہو تم اوپر مکلفو اور
اسکے موافقت اور مخالفت اور نفاق اور اخلاص اور طاعت اور معصیت سے وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اور جس دن
کہ پھیرے جاوینگے منافق طرف جزا اسکے کے پس خبر دیگا انکو ساتھ اس چیز کے کہ کیا ہے اعمال بد سے اور اسکی سزا دیگا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ
اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے کوئی چیز اس سے چھپی نہین بیت کیا پیدا اجہان ہے اسنے سارا نہ کیون جانے نہان و آشکارا
سورہ فرقان مکی ہے ستہتر آیتین ہین آٹھ سو بیانوے کلمے ہین تین ہزار سات سو اسی حرف ہین فواصل اسکی لا ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورۃ نور کے
یہہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھ آیت الا ان للہ ما فی السموات والارض کے تھا آغاز اسکا ساتھ ذکر الذی لہ ملك السموات والارض کے ہوا

سورۃ الفرقان مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم سبع وسبعون آیۃ

نبارك

تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا بہت برکت والا اور بزرگوار ہے اور ثابت اپنی ذات میں ہے
جسنے کہ اوتارا ہے قرآن کو کہ جدا کرنیوالا ہے حق اور باطل کو اور فرق کرنیوالا ہے حرام اور حلال میں اوپر بندہ اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں تاکہ ہووے وہ بندہ اسکا واسطے آدمیوں اور جنوں کے ڈرانے والا عذاب الہی سے یا ہو قرآن ہر قرن والے کو ہر زمانے میں ڈرانیوالا عذاب
حق سے سمجھ لیجئے کہ تبارک کی تین معنی مذکور ہوئی ایک برکت کی یہہ اشارہ طرف کارسازی اور بندہ نوازی اسکے کی
ہے دوسری بزرگواری اور برتری کی یہہ بیان صفت سرمدی اور نشان عزت ازلی اور ابدی اسکے کی ہے تیسری ثابت کی یہہ عبارت
دوام ذات اسکے سے ہے ∴ بیت ∴ نہ فنا ہے نہ ہے زوال اسے ∴ سب صفاتوں میں ہے کمال اسے الَّذِيْ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ جو واسطے اسکے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی کیونکہ وہ یکہ ہے انکے پیدا کرنے میں پس سبکو لائق ہے
تصرف کرنا انہیں وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ اور نہ پکڑے اللہ نے اولاد جیسا کہ زعم یہود اور نصاری کا ہے اور
نہ ہے واسطے اسکے شریک بیچ بادشاہی کے جیسا کہ ثنویہ اور وثنیہ کہتے ہیں ∴ بیت ∴ نہ فرزند اسکا ہے جو ہووے مالک اسکی خلقت کا ایسا ہی
مقابل جسکو دعوی ہووے شرکت کا وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا اور پیدا کیا سب چیز کو خاص خاص مادہ سے رنگ رنگ کی
شکلوں میں پس اندازہ کیا اس چیز کو اندازہ کرنا یعنے مقدر کی زندگی اسکی وقت مقرر تک یا ٹہرائے قول اور فعل انکے جو لائق چاہیے
وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور پکڑے ہیں کافروں نے سوا اس خدا کے آفریدگار کے معبود کہ نہیں
پیدا کرتے کچھ اور قدرت ہے نہیں رکھتے پیدا کرنے پر کسی چیز کے اور حال آنکہ وہ پیدا کئے جاتے ہیں اور جو مخلوق ہے محتاج ہے خالق کے وجود دینے
اور محتاج لائق خدائی کے نہیں پس بت کہ پجاری انکے اپنے ہاتھ سے انہیں جیسا چاہتے ہیں بناتے ہیں کسطرح لائق پوجنے کے ہوں وَلَا
يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اور باوجود مخلوقیت کے نہیں مالک ہیں واسطے جانوں اپنے کے دور کرنے ضرر کے اور لینے نفع کے
یعنے نہ اپنا ضرر کہو سکتے ہیں اور نہ نفع لے سکتے ہیں اور حال یہہ ہے کہ اللہ ضار اور نافع چاہیئے وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا اور
نہیں اختیار میں رکھتے موت کو کسی کے اور نہ زندگی کو کسی کے اول بار اور نہ بعث اور حشر کو کسی کے دوسرے بار اور خدا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اٹھاتا ہے
بعد موت کے پس خدا لائق وہی ہے کہ محیی اور ممیت اور باعث ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ
عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے نہیں یہہ قرآن جو محمد ہم پر لائے ہیں مگر طوفان کہ باندھ لیا ہے اسکو اپنے دل سے
اور مدد کی ہے اسکے اوپر طوفان باندھنے کے قوم دوسرے نے مانند جبر اور یسار کے یا عداس یا فکیہہ رومی کے کہ انھوں نے قصے پہلے سنا ہے اور اپنے
عربی عبارت بناکر ہم پر پڑھتے ∴ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا پس تحقیق لائے کفار ظلم اور جھوٹ کہ کہتے ہیں قرآن دل کے بندش ہے اور مدد قوم
طوفان باندھ لیا ہے اللہ پر سمجھ لیجئے کہ یہہ کلام اللہ تعالی کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ کلام کفار ہی کا اور یہہ معنی ہیں کہ تحقیق آئی ہے یہہ قوم
مددگار ساتھ ظلم اور جھوٹ کے وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور کہا انھوں نے
یہہ کلام کہانیاں ہیں پہلوں کی کہ لکھہ لیا ہے انکو پس وہی پڑھے جاتے ہیں اوپر اسکے صبح اور شام کیونکہ آپ پڑھنا نہیں جانتا سنکر یاد کر لیتا اور
ہمیں سناکر کہتا ہے کہ یہہ وحی ہے قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ انکے رد کلام میں کہہ اتارا ہے اسکو اسنے کہ بے شبہ
جانتا ہے بھید بیچ آسمانوں کے اور زمین کے کیونکہ قرآن میں خبریں غیب کی ہیں اور علم غیب کا اللہ ہی کو ہے اور دوسرے تمام فصحا شعرا تمہارے
مثل اسکے بنانے میں عاجز ہیں پس ایسا کلام سوا مالک علام کے کسکا ہوا اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق وہی ہے کہ پردہ کرم گناہوں پر بندوں کے

چھپاتا ہے مہربان ہے کہ عقوبت میں جلدی نہیں فرماتا ہے وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُولِ اور کہا ابو جہل اور امیہ اور عاص اور سوا انکے
سرداروں نے قریش کے کیا ہے اس پیغمبر کو کہ دعوے پیغمبری کا کرتا ہے اور رسل اور لوگوں کے يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ کھاتا ہے
کھانا اور چلتا ہے واسطے طلب معاش کے مانند اور لوگوں کے بیچ بازاروں کے اگر دعوی اسکا سچا ہے تو چاہیئے کہ احوال اسکا مخالف اور لوگوں کے ہو
سمجھ لیجیے کہ وہ جاہل حال پیغمبر سے غافل تھے فرق رسول اور غیر رسول میں امور جسمانی پر ٹھہراتے تھے سمجھے تھے کہ نبوت منافی بشریت کے نہیں بلکہ
مناسبت ضرور تر ہے کہ فائدہ اور استفادہ موقوف اسی پر ہے بیت انس رافت رکھی ہے جنس بجنس : بھاگی ہے جن کو جن و انس کو انس :
اور کافروں نے کہا کہ پیغمبر فرشتہ ہوتا اور یا اگر فرشتہ نہیں لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا کیوں نہ اتارا گیا طرف اسکے
فرشتہ پس ہوتا ساتھ اسکے ڈرانیوالا اور مددگار ڈرانے میں أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنْزٌ یا ڈالا جاوے طرف اسکے خزانہ آسمان سے تو کہ غنی ہو کر
بیٹھ رہے تردد معاش کا نکرے أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا یا ہووے واسطے اسکے باغ کہ کھاوے اسمیں سے میوہ اور محصول اسکا لے
اور گذران اپنی کرے وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا اور کہا ظالموں نے نہیں پیروی کرتے تم مگر مرد جادو کیے گئے
کی مسلمانو اہل فہم پر سمجھ لیجیے کہ یہاں وضع مظہر موضع ضمیر میں واسطے حکم انکے کے ہے یعنے ستمگاری ہے اس بات میں جو مومنوں سے کہتے
ہیں اور بعضوں نے مسحور کو بمعنی ساحر کہا ہے یعنے جادوگر کی متابعت کرتے ہو کہ تم کو جادو سے فریفتہ کرے انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ
الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر بیان کیں انہوں نے واسطے تیرے مثالیں یعنے باتیں
کہ تجھ کو کبھی جادو کیا گیا کہا اور طوفان اٹھانیوالا ٹھہرایا اور ناخواندہ اور دوسروں کا کلام سیکھکر پڑھنے والا بنایا پس گمراہ ہوئے راہ شناخت
انبیا سے اور تمیز کرنا انکے سے ماسوی سے پس نہیں پا سکتے راہ اور یہ دلیل کے اس چیز کی کہ کہتے ہیں تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ
خَيْرًا مِنْ ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا بہت برکت والا اور بزرگوار ہے وہ شخص کہ اگر چاہے کر
واسطے تیرے دنیا میں بہتر اس سے اور باغ سے کہ وہ کہتے ہیں بہشتیں کہ چلتے ہوں نیچے درختوں انکے کے نہریں اور دے واسطے تیرے
ان بہشتوں میں محل شاہان اسباب نزول میں ہے کہ قریش نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فقر اور فاقہ پر طعن کیا رضوان خازن جنان
اس آیت کے ساتھ نازل ہوا اور صندوقچہ نور کا آپکے آگے رکھا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ کنجیاں خزانوں کی تمام دنیا کے اسمیں ہیں اسے لو اور
اپنے تصرف میں لاؤ اور جو تمکو کرامت اور نبوت کردی ہے اور نعمت اور عظمت کہ تمہارے نام کی ہے آخرت میں بمقدار پر پشہ کے کم نہوگی
حضرت نے فرمایا اے رضوان مجھے دنیا کی حاجت نہیں فقر کو دوست تر رکھتا ہوں میں اور چاہتا ہوں کہ بندہ شکر کرنیوالا اور صبر کرنیوالا ہوں میں
رضوان نے کہا اصبت اصاب اللہ بک سمجھ لیجیے کہ نشانی علوی ہمت آپکے کی یہ ہے کہ باوجود فقر اور احتیاج کے خزائن دنیا پر التفات نکیا
بلکہ اسپر لحاظ کرو کہ شب معراج میں عجایب ملکوت اور غرایب جبروت پر نگاہ نہ ڈالے اور مطلقا ماسوی اللہ پر نظر نکی اگرچہ ہزاروں صنایع بدایع
وہاں تھے متجلی لیکن مازاغ البصر وماطغی بیت والناوہ کیونکہ رافت ماسوا اللہ پر نظر : چشم سے جسکے ہے روشن کحل مازاغ البصر
پس فرمایا حق تعالی نے کہ فقر اور احتیاج تیری کفار کو ایمان سے نہیں باز رکھتے بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ بلکہ جھٹلاتے ہیں قیامت کو اور غرض
انکی انکار نبوت سے انکار ساعت ہے وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے اس شخص کے کہ جھٹلایا
قیامت کو دوزخ کہ سعیر نام دوزخ کا ہے إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا جب دیکھے گی آگ دوزخ
کی منکران قیامت کو مکان دور سے کہ سو برس کی راہ ہوگی یا پانچ سو برس کی راہ سنینگے واسطے آتش دوزخ کے غصہ اور چلانا بعضے کہتے ہیں کہ دیکھنا

اور غصہ

اور غصہ کہانا ان فرشتونکا ہوگا جو دوزخ کے نگہبان ہین اور صاحب انوار نے لکہا ہے کہ آگ کو حق تعالی زندگی دیگا وہ دیکھے گی اور غصہ
کریگی دشمنون پر وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا اور جب ڈالے جاوینگے مشرک دوزخ میں بیچ مکان
تنگ ہین کہ بے چین زیادہ ہون جکڑ کر ہاتھ انکے گردنون سے یا بند بند انکا زنجیرون آگ کے بیچ پکارین گے اوپر اپنے اس جگہہ ہلاک کو یعنے اپنے
لعنت کرینگے ساتھ ہلاک کے یا پکارینگے یا ثبوراہ اور یہہ کلمہ وہ کہتا ہے جو اپنے ہلاکت کی آرزو کرتا ہے تفسیر مکانا ضیقا مین ہے
کہ کافرون پر دوزخ تنگ ہوجاویگا کہ گرز پر گرز لگینگے لو ہے کے زاد المسیر اور بعضے تفاسیر مین ہے کہ پہلے دوزخیون کو حلے آگ کے شیطان پہناویگا
اور وہ آگے ہوگا اور یہہ سب ذریت اسکے پیچھے ثبورا کہتے جاوینگے حق تعالی فرماویگا لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا
كَثِيْرًا مت پکارو آج ہلاک ایک کو اور پکارو ہلاک بہت کو کہ انواع انواع کے عذاب ہونگے اور ہر نوع کو شدت کے سبب ایک ہلاکت ہوگی۔
قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ کہہ انکو جو فقر پیغمبر کو طعن کرتے ہین کیا یہہ گنج اور باغ دنیا بہتر ہے یا جنت ہمیشہ رہنے
کی کہ وعدہ دئے گئے ہین پرہیزگار ساتھہ داخل ہونے اسکے کے كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ہے واسطے انکے بدلا اور جگہہ پھر جانے کی یعنے واسطے
متقیون کے بہشت مین جزاے اعمال انکی ہے اور بازگشت کہ رجوع کرینگے ساتھ اسکے بیچ آخرت کے لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ واسطے
انکے ہے بیچ بہشت کے جو کچھ چاہین نعمتون بہشت کے بیچ سنا سب اپنے درانحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ بہشت میں كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا
مَّسْئُوْلًا ہے داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا انکا بہشت مین اوپر پروردگار تیرے کے وعدہ سوال کیا گیا اللہ تعالی سے دعا کرتے ہین ربنا اتنا ما وعدتنا
یا فرشتے واسطے انکے چاہتے ہین کہ ربنا وادخلہم جنات عدن التی وعدتہم وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور یاد کر جس دن کہ اکٹھا کرے گا اللہ مشرکون کو اور نحشر بصیغہ متکلم بہی قرات ہے یعنے اکٹھا کرینگے ہم مشرکون کو اور اس چیز کو کہ پوجتے ہین سوا
اللہ کے عام ہے سب معبودون کو ذوی العقول ہون یا غیر اسکے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد بت ہین کہ خدا انکو زبان دیگا اور مخاطب کریگا
فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ پس فرماویگا کیا تمنے گمراہ کیا بندون میرون کو جو یہہ ہین یا وہ آپ
بہک گئے راہ سے قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ کہینگے بت پاکی ہے تجھکو اور ہم تجھکو ساتھ
پاکی کے یاد کرتے ہین اور منزہ جانتے ہین شریک اور مثل سے نہ تھا لائق ہمکو یہہ کہ پکڑین ہم اسکو کہ ہمکو عبادت کرے سوا تیرے یعنے تجھکو نہ عبادت
کرے دوستون سے حاصل یہہ ہے کہ جو تیری عبادت نکرے اور ہمین پوجے نہیں لائق ہمکو کہ ہم اسکو دوست رکھین وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ
حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ اور لیکن فائدہ دیا تو نے انکو اور باپون انکے کو ساتھ مال اور اولاد اور طول عمر اور صحت بدن اور تمام نعمتون کے یہانتک
کہ بھول گئے یاد تیری اور تلقین انبیا کی وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا اور ہوئی قوم ہلاک ہونیوالی یا تھے حکم ازلی مین گروہ ہلاک ہونے والی پس اللہ تعالی
بت پرستون کو کہیگا فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ پس تحقیق جھٹلایا خداون تمہارون نے تمکو بیچ اس چیز کے کہ کہتے تھے تم کہ یہہ شریک خدا
ہین اور انہون نے مجھکو شرکت سے منزہ رکھا فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا پس نہین کرسکتے تم پھیرنا اور مدد دینا یعنے تم نہ شرک ہو
عذاب میرے کو نہین پھیر سکتے اور ایک دوسرے کو نہین مدد دے سکتے دفع عقوبت مین اور یستطیعون ساتھ یاے تحتانیہ کے بہی قرات ہے
یعنے نہین کرسکتے معبود تمہارے پھیرنا عذاب تم سے اور مدد دینا تمہارا ساتھ نجات کے وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا
اور جو شرک لاویگا تم مین سے اے مکلفو چکھاوینگے ہم اوسکو عذاب بڑا کہ آتش دوزخ ہے اور ہمیشگی اسمین وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ اور نہین بہیجا ہم نے پہلے تجھ سے کسیکو پیغمبرون مین سے مگر تحقیق وہ البتہ

کھاتے تھے کھانا اور چلتے تھے بیچ بازاروں کے واسطے اپنے کاروبار کے وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً اور کیا ہمنے بعضوں تمہاروں کو
واسطے بعضوں کے آزمایش جیسے فقیروں کو ساتھ اغنیا کے اور پیغمبروں کو ساتھ امتوں انکے کے یا مریض کو ساتھ صحیح کے اور اندھے کو ساتھ
بینا کے حاصل یہہ ہے کہ دنیا گھر ابتلا اور امتحان کا ہے پس احوال مختلف یہاں کا ہے کوئی بھوکا کوئی سیر شکم ہے کوئی شاد کوئی پرغم ہے کوئی
صحیح کوئی بیمار ہے کوئی فقیر کوئی مالدار ہے اور یہہ سب آزمایش خدا کی ہے کہ احوال ہر ایک کا مختلف اور جدا ہے تاکہ شکر والا کفران والے سے تمیز پاوے
اور اہل صبر ارباب جزع سے علاحدہ ہو جاوے لکھا ہے کہ ابو جہل ناہل اور ولید پلید اور ہم مشرب انکے جب بلال پر کمال اور عمار پر انوار صہیب
بے شکیب کو اور سوا انکے اور فقیر اصحاب کو دیکھتے تھے آپس میں کہتے تھے کہ کیا ہم ایمان لاکر ان کی طرح خوار و بے اعتبار ہوں حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور درویشان
صفا کیشان صحابہ سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کر فرمایا کہ ہم آزماتے ہیں شریف اور مالدار کو ساتھ کم حسب اور خوار کے
اور کم حسب اور خوار کو ساتھ شریف اور مالدار کے اَتَصْبِرُوْنَ ۱۲ یا صبر کرتے ہو تم اوپر ایذا کے یا جزع فزع کرتے ہو وَكَانَ رَبُّكَ بَصِیْرًا اور ہے پروردگار
تیرا دیکھنے والا صبر کرنیوالے کو اور جزع کرنے والے کو وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰی رَبَّنَا
اور کہا ان لوگوں نے کہ نہیں امید رکھتے ملاقات ہمارے کی یعنے منکر حشر اور بعث کے ہیں نہیں ڈرتے دیکھنے عذاب ہمارے سے یا مراد کے والے
ہیں کہ کہتے تھے کیوں نہ اتارے گئے اوپر ہمارے فرشتے ساتھ پیغمبری کے یا واسطے بھیجا کرنے اخبار محمد کے صلی اللہ علیہ وسلم یا کیوں نہیں دیکھتے ہم
پروردگار اپنے کو تو کہ ہم سے کلام کرے اور پیروی کرنے کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماوے لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا
كَبِیْرًا البتہ تحقیق تکبر کیا ہے انہوں نے بیچ جیوں اپنے کے اور سرکشی کی سرکشی بڑی کہ بعد معجزے دیکھنے کے ملاقات فرشتوں کی اور لقا پروردگار
کی مانگتے ہیں اور وہ غمگین ہونگے یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ جسدن دیکھینگے فرشتوں کو اور وہ دن موت کا
ہوگا یا قیامت کا نہیں خوشی اسدن گنہگاروں کو یعنے کافروں کو سمجھ لیجئے کہ مکے والوں نے دو چیزیں مانگیں رویت ملائکہ اور دیدار حق تعالی
غرض یہ کہ فرشتوں کو دیکھینگے تو کچھ خوشی نہوگی وَیَقُوْلُوْنَ اور کہینگے فرشتے کافروں کو کہ دیدار اللہ کا تم پر حِجْرًا مَّحْجُوْرًا حرام اور بند کیا گیا ہے
بند کیا جانا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ قول کفار کا ہے جب فرشتے انکو نظر آوینگے ساتھ اس کلمہ کے پناہ پکڑیں گے طرف پروردگار کی کہ دیدار اسکے
لکھا ہے کہ شہر حرام میں کفار جب کسی ایسے کو دیکھتے تھے کہ اس سے ڈرتے تھے کہتے تھے حجرا محجورا پھر اسکے شر سے بچ جاتے تھے یہاں بھی وہی خیال کر
یہہ کلمہ کہکر شدت مرگ یا ہول قیامت سے چھٹکارا چاہینگے وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا اور قصد کیا ہمنے
طرف اس چیز کے کہ کیا تھا کافروں نے کاموں سے کہ صورت میں اچھے تھے جیسے صلہ رحمی اور مہمانداری اور کھلانا بھوکوں کا اور فریادرسی مظلوموں
کی اور خوش کرنا یتیموں کا اور مثل انکے پس کیا ہمنے اسکو مثل ذرہ اور بہنکے کے پراگندہ ہوا میں یعنے عمل انکے ناچیز کر دیئے کیونکہ شرط قبول عمل کے ایمان ہے
سو وہ انمیں نہ تھا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِیْلًا ۵ رہنے والے بہشت کے اسدن قیامت کے بہتر ہیں
از روے ٹھکانے کے کہ مکان انکے وہاں کافروں کے یہاں کے گھروں سے اچھے ہونگے اور نیک تر ہے از روے مقام قیلولہ کے یعنے جگہ دوپہر
کاٹنے کی اور راحت پانے کی کیونکہ بہشت میں خواب نہیں ہے وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِیْلًا اور اسدن
کہ پھٹ جاویگا آسمان بسبب ابر سفید کے کہ ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور سب آسمانوں کے برابر موٹا ہے اور سب سے بھاری ہے حقتعالی نے
اب اسے نگاہ رکھا ہے دن قیامت کو آسمانوں پر گراویگا جس آسمان پر پہنچیگا وہ ٹکڑے ہو جاویگا اور اتارے جاوینگے فرشتے وہاں سے
زمین پر اتارے جانا کہ اسقدر کہ زمین بھر جاویگی موضع میں سے کہ فرشتے ہفت طبق کے گرد عالم کے آجاوینگے بعضے کہتے ہیں با معنی عن ہے یعنے

آسمان پھٹ جاویگا ابر سے اور ابر اتر آویگا اور یہہ وہ ابر ہے کہ حقتعالی نے فرمایا فی ظلل من الغمام اور عین المعانی مین ہے کہ یہہ وہ ابر ہے
جسکا بنی اسرائیل پر جنگل مین سایہ کیا تھا الملک یومئذ الحق للرحمن بادشاہی اسدن ثابت ہے واسطے رحمان کے کیونکہ دعوی ملکیت
سے سب مدعیون کے قفل لگا ہوگا اوپر زبان کے وکان یوما علی الکفرین عسیرا اور ہوگا وہ دن اوپر کافرون کے سخت شدت
سے ہولونکے ویوم یعض الظالم علی یدیہ اور یاد کر اسدن کہ لاکہہ ارمان سے کاٹ کھاویگا ظالم اوپر دونون ہاتھون اپنے کے
جیسے حسرت زدہ کاٹتے ہین مراد اس سے جنس ظالم ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط نے سفر سے آکر لوگونکی ضیافت کی اور
اور حضرت کو بھی بسبب ہمسایہ گی کے بلایا آپ نے فرمایا جبتک کلمہ شہادت نکہیگا تو کھانا نہ کھاؤنگا مین عقبہ نے کلمہ پڑھا ابی بن خلف نے کہ اسکا دوست تھا
عقبہ سے کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا جو بات محمد کی مانے اسنے کہا نہین مگر غیرت آئی مجھکو کہ مہمان میرے گھر سے بھوکا جاوے ابی نے کہا کہ مین راضی
نہین تجھہ سے جبتک کہ تو انکے منہہ پر نہ تھوکے عقبہ گیا حضرت دار الندوہ مین سجدہ کرتے تھے آب دہن اسنے ڈالا وہ آپ کے چہرہ مبارک تک
نہ پہنچا وہ شعلہ آتش ہو کر اسی ملعون کے منہہ کو دونو طرف سے جلایا چنانچہ جب تک زندہ رہا وہ داغ نگئے پھر حضرت نے فرمایا ای عقبہ مکے کے
باہر دیکھونگا مین تجھکو مگر کہ سر تیرا تلوار سے اڑاونگا پس بدر مین حکم اسکے قتل کا کیا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا یہہ آیت اسکے شان مین
اتری کہ ظالم دن قیامت کے کاٹ کاٹ کھاویگا ہاتھ اپنے ساتھ لاکہہ لاکہہ ندامت کی صاحب اختاف نے لکھا ہے کہ چار ہزار بار انگلیون سے
کہنیون تک ہاتھون کو کھاویگا اور ہر بار اللہ تعالی درست کر دیگا اور خبر نہ کہیگا یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا
کہیگا اے کاشکے پکڑتا مین ساتھہ پیغمبر کے راہ جو اسنے پکڑی تھی کہ راہ نجات وہی ہے یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا اے وائے
ہے مجھکو کاشکے مین نہ پکڑتا ابی بن خلف کو دوست لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی البتہ تحقیق گمراہ کیا مجھکو قرآن سے یا کلمہ
شہادت سے یا نصیحت پیغمبر سے پیچھے اسکے کہ آیا میرے پاس وکان الشیطن للانسان خذولا اور ہے شیطان آدمی کو بلا کتا مین
سونپنے والا وقال الرسول یرب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مہجورا کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا مین یا کہینگے
آخرت مین اے پروردگار میرے تحقیق قوم میری نے پکڑا ہے اس قرآن کو دور چھوڑا ہوا کہ ایمان اسپر نہین لاتے اور اسکے سننے سے منع ہین
پھراتے وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین اور جیسے کہ ان کافرون کو دشمن تیرا کیا ہے ہمنے واسطے ہر ایک نبی کے دشمن
کافرون مین سے جیسے نمرود ابراہیم کا تھا اور فرعون موسی کا اور انہون نے صبر کیا تو بھی صبر کر وکفی بربک ھادیا ونصیرا اور کفایت ہے پروردگار
تیرا راہ دکھانیوالا طرف صبر کے اور مدد دینے والا دشمنون پر وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ
اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے یہود اور نصاری سے یا مشرکان عرب سے کیون نہ اتارا گیا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن اکٹھا ایکبار مانند
توریت اور انجیل کے کذلک اسیطرح اتارا ہمنے متفرق لنثبت بہ فؤادک ورتلنہ ترتیلا تو کہ ثابت کرین ہم اور قوت
دین ساتھہ اسکے دل تیرے کو تاکہ یاد رہے تجھکو اور تھم تھم کر پڑھا ہے ہمنے قرآن کو تھم تھم کر پڑھنا سمجھنا چاہیئے کہ یہہ اعتراض
مشرکونکا بے حاصل ہے کیونکہ معجزہ قرآنکا یکبار اترنے یا تھم تھم کر نازل ہونے میں جاتا اور تھم تھم کر اترنے مین بہت فائدے ہین اول یہہ ہے
کہ یاد کرنا سہل ہوا کیونکہ موسی اور داود اور عیسی علی نبینا وعلیہم السلام پڑھے لکھے تھے انپر ایکبارگی کتاب اتاری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
امی تھے اگر ایکبارگی قرآن نازل ہوتا تو حفظ اسکا مشکل ہوتا دوسرا یہہ ہے کہ موافق واقع کے نزول قرآن کا موجب مزید بصیرت کا اور سبب
زیادتی خوض کا ہے معنون مین اسکے تیسرے ہر بار کہ آیت اتری اعجاز قرآن اور عجز منکران ظاہر ہوا چوتھے آنا جبرئیل علیہ السلام کا بار بار موجب

تسلی خاطر عاطر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا پانچوین قرآن شریف مین ناسخ اور منسوخ ہے اور آیت ناسخ پیچھے آیت منسوخ کے چاہیئے
جمع ہونا دونون کا آن واحد مین نہ چاہیئے چھٹے قرآن شریف مشتمل ہے سوال اور جواب کو اور جواب پیچھے سوال کے آتا ہے وَلَا يَأْتُونَكَ
بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا اور نہین لاتے مشرک تیرے پاس کوئی مثال بیان قدح نبوت اور طعن کتاب تیرے مین
مگر لاتے ہین ہم تیرے پاس جواب راست اور درست رد قول انکے مین اور نیک تر چیز از روے بیان کے الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُو
هِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا مشرک وہ لوگ ہین کہ اکٹھے کئے جاوینگے اوپر موہنون اپنے کے یعنے اوندہے
منہہ چلینگے طرف دوزخ کے یہہ لوگ بدترین مکان مین اور بہت بہکے ہوئے ہین راہ مین بیشے مومنون کے مکانون سے دنیا کے انکے مکان بہت
بڑے ہین اور حال انکہ وہ طعن کرتے تھے کہ اے الفریقین خیر مقاما واحسن ندیا اور راہ انکی بہت کج ہے صواب سے سیدہے دوزخکو گئی ہے وَلَقَدْ
آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو توریت بعد ڈوبنے فرعون کے اور کیا ہمنے
ساتھہ اسکے بھائی اسکے ہارون کو وزیر کہ دعوت ایمان اور رواج دین مین اسکا مددگار تھا فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا پس کہا ہمنے جاؤ دونو طرف اس قوم کے کہ جھٹلایا انھون نے نشانیون ہمارے کو وہ قوم قبطی تھی فرعون اور اہل اسکے وہان گئے
یہہ دونون اور دعوت کی انھون نے نہ مانا اور تکبر کیا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا پس ہلاک کیا ہمنے انکو ہلاک کرنا یعنے ڈبو
دیا دریاے نیل مین وَقَوْمَ نُوحٍ لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً اور قوم نوح کے کو جس وقت جھٹلا
انھون نے پیغمبرون کو یعنے نوح اور شیث اور ادریس علیہم السلام کو یا نوح علیہ السلام کو جھٹلایا اور ایک پیغمبر کا جھٹلانا سو جب جھٹلانے سب
پیغمبرون کا ہے یا مطلق رسولون کے آنیکا انکار کیا غرق کیا ہمنے ان کو طوفان عذاب مین اور کیا ہمنے قصے انکے کو واسطے لوگون
کے نشان تو کہ ڈرین وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا اور تیار کیا ہمنے واسطے کافرون کے عذاب دردناک وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ
الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا اور ہلاک کیا ہمنے قوم عاد کو بسبب تکذیب ہود علیہ السلام کے اور گروہ ثمود کو بسبب جھٹلانے
صالح علیہ السلام کے اور کنوئے والون کو بسبب نہ ماننے حنظلہ بن صفوان یا شعیب یا اور نبی علی نبینا وعلیہم السلام اور اہل قرنون کو کہ تھے
درمیان اس قوم عاد اور ثمود اور اصحاب رس کے بہت کہ سوا خدا کے انکو کوئی نہین جانتا سمجھہ لیجیے کہ رس نام کنوئے کا ہے یمامہ مین
یا اور مقام مین کہ حبیب نجار کو اسمین مار ڈالا تھا یا چشمہ اور نخلستان بنی اسد کا تھا اور وہی اخدود ہے جو سورہ بروج مین آویگا یا قریہ تھا
ولایت یمن مین اور اصحاب رس کچھہ لوگ تھے باقی رہے ہوئے قوم ثمود کے انپر پیغمبر آیا یا بت پرست تھے کہ شعیب علیہ السلام انپر
آئے انھون نے نہ مانا ایک دن گرد کنوئے کے جمع تھے ایذا دینے کو شعیب علیہ السلام کے کہ ناگاہ وہ کنوا ایسا گرا کہ انکو محلون اور مواشی
سمیت زمین مین دھسا لے گیا یا ایک گروہ تھا کہ درخت صنوبر کو پوجتا تھا اور سلطان الشجر اسکا نام رکھا تھا ایک پیغمبر یہودا بن یعقوب کے
نسل سے انپر مبعوث ہوا اسکو نہ مانا اور مار کر کنوے مین ڈال دیا ابر سیاہ اس قوم پر آیا اور بجلی اسکے نے سب کو جلا دیا یا اہل بیر معطلہ تھے کہ قصہ
انکا گذرا ہے اور واضح یہہ ہے کہ حنظلہ بن صفوان کی امت تھی جب اپنے نبی کو نہ مانا حق تعالیٰ نے انپر مرغ دراز گردن کہ رنگ رنگ کے پر
اسکے تھے مسلط کیا اور بسبب طول عنق کے اسکو عنقا کہتے تھے وہ کوہ دمج یا فتح پر رہتا تھا اکر انکے بچون کو اور جانورون کو اٹھا کر نکل جاتا
تھا اسیواسطے اسکا مغرب لقب کیا تھا ایکدن ایک لڑکے کو کہ نزدیک بلوغ کے پہنچے تھے انمین سے اٹھا کر لیگیا انھون نے شکایت پیغمبر پاس
اکر کی اور شرط ٹھہرائی کہ اگر اس سے ہم نجات پاوین تو تمپر ایمان لاوین پیغمبر نے دعا کی کہ الٰہی اس مرغ کو پکڑ اور نسل اسکی کاٹ دعا انکی قبول

ہوئی وہ مرغ غائب ہوگیا ایسا کہ پھر اسکا کچھ پتا نہ لگا اور سوا نام کے کچھ نشان باقی نہ رہا اب جو چیز نایاب ہوتی ہے اسکو مثل دیتے ہین
اُس سے چنانچہ یہہ مطلع ہے بیت وفا و مہر کی امید رکھتے اس سے بجا ہے یہ کہ مثل کیمیا ہے ایک اور ایک مثل عنقا ہے پھر اس قوم نے بعد
غائب ہونے عنقا کے اور کفر اور عناد زیادہ کیا حنظلہ علیہ السلام کو شہید کیا حق تعالی نے سزا کو پہنچایا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ اور ہر ایک
واسطے ان اصحابون مین سے بیان کی ہمنے واسطے اسکے مثالین اور ظاہر کئے قصے پہلے اور حجت پکڑی اوپر انکے پیغمبرون کو بھیج کر سنکر سمجھ کر
انکار ہی کرتے گئے تو عذاب اتارا ہمنے انپر وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا اور ہر ایک کو ہلاک کیا ہمنے ہلاک کرنا وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ
الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ اور البتہ تحقیق آئے ہین یعنے گذرے ہین قریش اوپر اس بستی کے برسایا گیا یعنے پتھر برسائے مراد اس بستی سے
سدوم ہے کہ بڑا شہر تھا مؤتفکات سے لوط علیہ السلام وہان رہتے تھے اسکو الٹ دیا اور پتھر برسائے وہان کے لوگون پر کفار قریش اسطرف
گذر کرتے تھے أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا کیا پس نہتھے کہ گذرنے مین اپنے دیکھتے اسکو اپنی آنکھون سے اور آثار سے وہان کے عذاب کے عبرت
پکڑتے بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا نہ وہ ہے کہ نہین دیکھتے بلکہ یہہ ہے کہ کفر کے سبب نہین امید رکھتے جی اٹھنے کے یعنے حشر پر ایمان نہین رکھتے
وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا اور جس وقت دیکھتے ہین تجھکو نہین پکڑتے تجھکو مگر ٹھٹھا اور کہتے ہین أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ
اللَّهُ رَسُولًا کیا یہی ہے جسکو بھیجا ہے اللہ نے رسول کرکر إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا تحقیق نزدیک تھا کہ یہہ باتین
دلفریب کرکر اور دلیلین اپنی مدعا پر لاکر گمراہ کردیتے ہمکو معبودون ہمارے سے اگر نہ صبر کرتے ہم اوپر عبادت انکے حق تعالی انکو جواب مین
فرماتا ہے وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا اور شتاب جانینگے جب دیکھینگے عذاب کو کہ مومنون مین
سے اور اونمین سے کون شخص گمراہ ہوا ہے راہ سے لکھا ہے کہ مشرک پتھر اور پیتل اور لکڑی کو پوجتے تھے اور جو اُس سے کوئی خوب
صورت زیادہ دیکھ لیتے تو اُس معبود کو چھوڑ کر اُسے پوجنے لگتے تھے حق تعالی نے فرمایا أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ کیا دیکھا تو نے
اُس شخص کو کہ پکڑا ہے اُسنے معبود اپنا خواہش اپنے کو یعنے اپنی آرزو کو پوجتا ہے صاحب تاویلات نے کہا ہے کہ جو کوئی غیر خدا کو دوست
رکھتا ہے اور اسکی عبادت کرتا ہے حقیقت مین اپنی خواہش کو پوجتا ہے کیونکہ اسکو محبت پر غیر کے اسکی خواہش لائی ہے عرائس المجالس مین
سید حسینی نے لکھا ہے کہ جب حضرت آدم کا حوا سے نکاح بندھا ابلیس اور دنیا بھی آپس مین بیاہے اُنسے آدمی بھی پیدا ہوئے اور انسے ہوا متولد ہوئی
اور جہد طبیعت مین جوشش اختلاط اربعہ سے تربیت پائی تمام اوصاف بُرے کہ بازار دنیا کا جنسے گرم ہے ہوا سے پیدا ہوئے ہین اور رسوم اور عادات
مردودہ اور ادیان مختلفہ سب اسیکی تاثیر سے ظہور مین آتے ہین بیت جو غبار اٹھتا ہے اسکے راہ سے خالی نہین : کوئی یوسف اے عزیز
اس چاہ سے خالی نہین : قوت اور غلبہ اسکا یہان تک ہے کہ الہوا اول الٰہ عبد فی الارض کی شان مین آیا اور زبان قرآن نے اسکی بیان مین
افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ فرمایا نکتہ اسمین یہہ ہے کہ ہوا اصل ہے اور سب آلہہ باطل فرع اسکے ہین سیواسطے ہے کہ مخالفت ہوا سبب وصول حق
المبادی ہے بیت چھوڑ ہوا کو نہ برباد ہو اسکو تو کر ترک کہ ناشاد ہو أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ
وَكِيلًا کیا پس ہوتا ہے تو اوپر اسکے جسنے ہوا کو اپنا خدا کیا ہے داروغہ کہ اسکو اس سے منع کرے یہہ کلمہ منسوخ ہے
ساتھ آیت قتال کے أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۵ کیا گمان کرتا ہے تو یہہ کہ اکثر مشرکون
سنتے ہین یا سمجھتے ہین گوش ہوش اور دل بے خلل سے دلائل توحید کو إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا نہین وہ مگر مانند
ہین چارپایون کے نہ سنتے کلام ہین اور نہ فکر کرتے دلائل قدرت مالک علام مین بلکہ وہ بہت بھٹکے ہوئے ہین چارپایون سے بھی راہ کیونکہ وہ اپنے

کھلانے پلانے والے کے تابع رہتے ہین اور یہہ عبادت پروردگار اپنے کے سے منہہ پھیرتے ہین اور دوسرے چارپائے طالب اس چیز کے ہین جو انکو نفع
دے اور بچتے اس سے ہین جو انکو ضرر پہنچاوے اور مشرک ثواب سے کہ بڑا نفع والا ہے پھرتے ہین اور گناہ مین کہ سخت ضرر والا ہے گرتے ہین
اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ کیا نہین دیکھا تونے طرف صنع پروردگار اپنے کے کہ محض قدرت سے کیونکر پھیلایا ہے سایہ کو دم
صبح سے طلوع آفتاب تک اور زمانہ اس سایہ کا بہتر اور خوشتر سب زمانونکا ہے کیونکہ خالص اندھیرے سے طبیعت نفرت پکڑتی ہے اور
نور باصرہ رکھتا ہے اور شعاع شمس سے خیرہ ہوا اور مفرق نور باصرہ ہے اور اسوقت یہہ دونون نہین ہوتے اور اسیواسطے ظل ممدود ایک نعمت ہے نعیم
بہشت سے وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا اور اگر چاہتا اللہ البتہ کردیتا اس سایہ کو ٹھیرا ہوا ایک حال پر ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا
پھر کیا ہمنے سورج کو اوپر پہچاننے سایہ کے نشانی کیونکہ سایہ سورج ہی سے پہچانا جاتا ہے ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا پھر
کھینچ لیا ہمنے سایہ کو طرف اپنے کھینچنا آہستہ آہستہ یعنی تھوڑی تھوڑی شعاع مہر کے موافق چڑھنے اسکے کے سایہ پر ڈال کر کھینچ
لیا کیونکہ اگر یکبارگی سب سایہ کو کھینچ لیتے لوگون کو حرج ہوتا جو کام سایہ پر موقوف تھے بند رہ جاتے اور نزدیک بعضون کے مراد ظل زمین ہے
یعنے اندھیرا رات کا اور ضمیر قبضنا کے راجع ہے طرف دلیل کے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نے بچھایا سایہ زمین اور عالم کو تاریک کیا اور اسکو
دوام نہ دیا بلکہ سورج کو نکالا اور نشانی پہچاننے اسکے کیے کہ تعرف الاشیاء باضدادہا اور زمانہ کو ویسے بھی ہمیشہ نہ رکھا بلکہ اس نشانی کو کہ سورج
ہے کھینچ لیا غروب کرکر کہ پھر رات ہو جاوے اور ان دونون زمانون کو واسطے آرام اور آرائش لوگونکی مقرر فرمایا عین المعانی مین ہے کہ مد ظل
اشارت طرف زمانہ فترت کے ہے کہ لوگ ظلمت حیرت مین تھے اور شمس نور اسلام ہے کہ بواسطہ جمال سید انام کے افق اکرام سے طلوع
ہوا اور اگر وہ سایہ ہمیشہ رہتا تمام عالم ظلمت غفلت مین سے نہ نکلتا اور روشنی آگاہی کو نہ پہنچتا بیت برقعہ تیری گر رخ سے پیارے
نہ الٹ جاتا ؛ گھبر اسکے اندھیرے سے دل خلق کا پھٹ جاتا ؛ کشف الاسرار مین ہے کہ یہہ آیت ظاہر مین معجزہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حقیقت مین
اشارت طرف قرب اور کرامت انکے کے ہے بیان معجزہ کا یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر مین وقت قیلولہ کے درخت کے تلے اترے لوگ
بہت تھے اور سایہ تھوڑا حق تعالی نے سایہ اسکا بڑھا دیا یہان تک کہ تمام لشکر نے نیچے اسکے آرام کیا اور یہہ آیت نازل کی اور نشان قرب
اور کرامت یہہ ہے کہ فرمایا الم تر الی ربک موسی علی نبینا علیہ السلام نے جب ارنی کہا داغ لن ترانی کھایا اور اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرمایا کہ آیا نہین دیکھا تونے طرف رب کے اور کیا چاہتا ہے بیت بڑا ہے فرق جو ایک وصل مین نظارہ کرتا ہے ؛ اور ایک بیٹھا ہوا فرقت
مین دل صد پارہ کرتا ہے ؛ حقایق سلمی مین ہے کہ مد ظل بسط ظلال نوال عصمت ہے اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شمس معرفت
ہے کہ مطلع دل منور آپ کے سے طالع ہوا دلیل اسکی اور قبض اشارت طرف سقوط رسوم اور وسایط کے ہے وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ
لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا اور اللہ وہ ہے جسنے کیا واسطے تمہارے رات کو پردہ تو کہ اسمین
آرام کرو اور نیند کو راحت تو کہ آسائش پاؤ اور کیا دن کو وقت پراگندہ ہونیکا تو کہ واسطے معاش کے باہر چلو لکھا ہے کہ خواب مشابہ موت کے
ہے اور نشور کہ اٹھنا خواب کے ہے مثل بعث کے ہے بعد موت کے بیت سخت تر غافل ہین وہ جو کرتے ہین انکار حشر ؛ نوم
لفظ جیسے ہے ایسی ہی ہے موت اور نشرہ وَهُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ اور اللہ وہ ہے جسنے
بھیجا باؤن کو خوشخبری دینے والیان آگے نازل ہونے رحمت اپنی کے کہ باران ہے کہ اکثر باؤ کا چلنا برسات مین دلالت
کرتا ہے اوپر مینہہ برسنے کے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءً طَهُوْرًا اور اتارا ہمنے آسمان سے یا ابر سے پانی پاک کرنیوالا ؛

لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَّأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ۝ تو کہ زندہ کریں ہم ساتھ اسکے شہر مردہ کو یعنے اس
موضع کو کہ جسمین خشک سالی پڑی ہو یا اس مکان کو جو سوکھا بے رونق ہو اور پلاویں ہم وہ پانی ان چیزوں میں سے کہ پیدا کیا ہمنے جانوروں کو
اور آدمیوں کو بہت کو جو وادی میں رہتے ہیں دور آبادی سے کیونکہ بستی والے کنووں اور نہروں کے سبب مینہہ کے پانی کے بہت کچھ احتیاج
نہیں رکھتے وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا اور البتہ تحقیق طرح طرح برسایا ہمنے مینہہ کو درمیان لوگوں کے بستیوں مختلف میں اور
وقتوں متغایر میں یا ساتھ صفتوں متفاوت کے کہ کبھی موسل دھار برسایا کبھی پھوار یا طرح طرح بیان کیا ہمنے ابر اور باران کو قرآن میں تو کہ نصیحت
پکڑیں اور یاد کریں اس نعمت کو شکر بجا لاویں فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝ پس انکار کیا اکثر لوگوں نے اور قبول نہ کیا مگر ناشکری
اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ۝ اور اگر چاہتے ہم البتہ بھیجتے ہم بیچ ہر بستی کے پیغمبر ڈرانیوالا لیکن واسطے تعظیم شان
اور علو مکان تیرے نبوت کو تجھ پر ختم کیا اور تجھے تمام لوگوں پر تا روز قیامت مبعوث کیا فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا
كَبِيرًا ۝ پس مت کہا مان کافروں کا کہ تجھکو دین آبائی کی طرف بلاتے ہیں اور جہاد کر انسے ساتھ قرآن کے یا اسلام کے یا تلوار کے یا ترک اطاعت انکے کے
جہاد کرنا بڑا یعنے سخت اور بہت وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ اور اللہ وہ ہے جسنے ملائے دو دریا اور اکٹھے بہائے بغیر اسکے کہ پانی آپسمین خلط ہو
هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ یہہ ایک پانی میٹھا ہے پیاس بجھانیوالا اور یہہ دوسرا کھارا ہے چھاتی جلانیوالا یعنے دریا فارس
اور روم کے وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا ۝ اور کیا درمیان ان دونوں دریا کے پردا اور سد اپنی قدرت سے مانع ہوا کہ آپسمین
علاحدہ رہیں اور ایک دوسرے پر غلبہ نکرے کتاب میں ہے کہ عذب فرات بڑے بڑے دریا ہیں جیسے نیل اور جیحون اور سیحون اور دجلہ اور ملح
اجاج اور چھوٹے چھوٹے دریا ہیں اور برزخ درمیان انکے بیابان اور شہر ہیں جو واقع ہیں اور محقق کہتے ہیں کہ بحرین خوف و رجا ہیں کہ دل مومن
میں کوئی ایک دوسرے پر غلبہ نہیں کرتا کہ لو وزن خوف المؤمن ورجاءہ لاعتدلا اگر تولا جاوے خوف مومن کا اور امید اسکی البتہ برابر اترے اور
برزخ حمایت الہی اور عنایت ناتمنا ہی ہے وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا اور اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا پانی سے
آدم کو کہ جز وہی خمیر طینت اسکے کا پانی پیدا کیا آدمی کو آب منی سے پس کیا واسطے اسکے ناتا اور سسرال یعنے دو قسم پیدا کیا کہ مرد کہ نسبت نسب کی
اس سے ہو اور زن کہ رشتہ سسرال کا اس سے ہو یا نسب وہ ہے کہ نکاح ساتھ اسکے ناروا ہو اور صہر وہ ہے کہ نکاح ساتھ اسکے حلال ہو
وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝ اور ہے پروردگار تیرا قادر اوپر پیدا کرنے لڑکے اور لڑکیوں کے وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ
وَلَا يَضُرُّهُمْ اور عبادت کرتے ہیں مشرک سوا اللہ کے اس چیز کو کہ نہ نفع دے انکو اگر اسکی عبادت کریں اور نہ ضرر دے انکو اگر اسکی عبادت
نکریں مراد اس سے بت ہیں یا جو معبود سوا اللہ تعالیٰ کے ہو وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ۝ اور ہے کافر اوپر نافرمانی پروردگار اپنے کے
ہم پشت شیطان کا اور مددگار اسکا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ اور نہیں بھیجا ہمنے تجھکو اوپر تمام خلق کے مگر خوشخبری دینے والا
مومنوں کو ساتھ عنایت الہی کے اور ڈرانیوالا کافروں کو ساتھ عقوبت ناتمنا ہی کے قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا
مَن شَاءَ أَن يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ کہہ نہیں سوال کرتا ہوں تمکو اوپر اس قرآن کے یا تبلیغ رسالت کے کچھ بدلا مگر ایمان جو کوئی
چاہے یہہ کہ پکڑ لیوے طرف رضا اور قرب پروردگار اپنے کے راہ یعنے بدلا میرا ایمان اور طاعت مومنوں کا ہے کیونکہ اسمیں واسطے میرے
اجر اللہ کے نزدیک مقرر ہے اور ثابت ہے کہ ہر پیغمبر کو برابر عبادت اور عمل سے امت کے ثواب ملیگا وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ
بِحَمْدِهِ اور توکل کر بیچ اجر لینے کے اوپر اس زندہ کے کہ وہ ہرگز نہیں مرتا کہ توکل کرنیوالا اوپر اور زندوں کے بعد موت انکے کے بے نصیب

رہتا ہے اور پاکی بیان کر اللہ کی ساتھ تعریف اسکے کے وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا اور کفایت ہے اللہ ساتھ گناہوں کے
اور ظاہر بندوں اپنے کے خبردار الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ جسنے
پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان انکے ہے بیچ مقدار چھ دن کے ایام دنیا سے پھر مستولی ہوا امر اسکا اوپر عرش مجید کے کہ اعظم
مخلوقات ہے اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا وہ مہربان ہے پس پوچھ ذات اور صفات اسکی کسی خبردار سے یا سوال کر خلق اور استوی کو دانا سے
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اور جب کہا جاتا ہے واسطے مشرکوں کے کہ سجدہ کرو واسطے رحمان کے کہتے ہیں کیا ہے
رحمان یعنے یہہ نام ہے کہ مسمی اسکے کو نہیں جانتے ہم کیونکہ کفار قریش اسم رحمان کو اللہ تعالی پر نہیں اطلاق کرتے تھے پس جب مامور بسجدہ ہوئے کہنے لگے
ہم رحمان کو نہیں جانتے اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا کیا سجدہ کریں ہم واسطے اس چیز کے کہ حکم کرے تو ہمکو ساتھ سجدہ اسکے کے
اور زیادہ کرتا ہے ذکر رحمان کا اور امر سجدہ کا کافروں کو بھاگنا ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے سمجھ لیجئے کہ یہہ سجدہ ساتواں ہے بقول
امام اعظم اور آٹھواں ہے بقول امام شافعی اور فتوحات میں اس سجدہ کو سجدہ نفور اور انکار کہا ہے اور کہا ہے کہ جو مسلمان یہہ آیت پڑھکر
سجدہ کرے ممتاز ہوا اہل انکار اور نفور سے پس اسکو سجدہ امتیاز بھی کہنا بجا ہے تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا
وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا بہت برکت والا ہے اللہ جسنے کمال قدرت سے پیدا کئے بیچ آسمان کے برج بارہ یا قصر کہ حقیقت انکی سوا اسکے کوئی نہیں جانتا
اور پیدا کیا بیچ آسمان کے یا برجوں کے چراغ آفتاب اور ماہ روشن یا روشنی بخشنے والا وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ
اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا اور اللہ وہ ہے جسنے حکمت کاملہ اپنے سے کیا رات کو اور دن کو اختلاف والے یعنے مخالف ایک دوسرے کے
صفات اور احوال میں یا پیچھے آنیوالے ایک دوسرے کے اور یہہ اختلاف یا خلف دلیل ہے واسطے اسکے کہ ارادہ کرتا ہے یہہ کہ نصیحت پکڑے یا ارادہ
کرتا ہے شکرگذاری کا نعماے باری پر کہ آگے پیچھے آنا جانا دن رات کا انہیں سے ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ اور بندے رحمان کے یا عبادت کرنیوالے
رحمان کی اضافت طرف رحمان کے واسطے تخصیص کے ہے اور تفضیل کے اور جیسا کہ اسم رحمن خاص ہے واسطے خدا کے ایسی ہی یہہ بندے خواص ہیں
بارگاہ قرب اسکے کے اور یہہ بندے الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وہ لوگ ہیں کہ چلتے ہیں اوپر زمین کے آہستہ ساتھ سکینت اور وقار
کے یا ازروئے تواضع کے وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا اور جسوقت بات کرتے ہیں انسے جاہل بے ادبی کی کہتے ہیں جواب میں
انکے کہ سلام ہے یا ایسی بات کہتے ہیں جسمیں سالم رہیں گناہ سے غرض یہہ ہے جاہلوں سے جھگڑتے نہیں ساتھ نرمی کے پیش آتے ہیں سمجھ لیجئے کہ معاملہ
انکا ساتھ خلق کے جلوت میں یہہ اور خلوت میں ساتھ حق کے یہہ ہے کہ فرمایا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا اور وہ لوگ ہیں
کہ رات کاٹتے ہیں واسطے پروردگار اپنے کے سجدہ کرتے اور کھڑے نماز میں نیاز سے وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ
جَهَنَّمَ اور وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں زاری جناب باری میں بستگاری سے کہ اے پروردگار ہمارے پھیر دے ہم سے عذاب دوزخ کا اِنَّ
عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا تحقیق عذاب اسکا ہے دائم اور لازم ہو جانے والا اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا تحقیق دوزخ بری ہے جگہہ
قرار کی اور رہنے کی وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا اور وہ لوگ ہیں کہ جسوقت خرچ
کرتے ہیں نہیں بیجا خرچ کرتے کہ معاصی میں دیں اور نہیں تنگی کرتے کہ حق اللہ تعالی کا اور حقدار کا نہ دیں اور ہوتا ہے درمیان اسراف اور بخل کے
معتدل یعنے میانہ روی سے اختیار کئے ہے اور طرفین سے کہ مذموم ہیں بچیں ہیں بیت وسط کو اختیار کر تو دلا :: کہ ہے خیر الامور اوسطہا
لکھا ہے کہ بعضے مشرک حضرت پاس آکر کہنے لگے کہ ہمنے شرک کیا ہے اور خون ناحق اور زنا اور فجور بہت صادر ہوئے ہیں اگر وہ اللہ کہ تو جسکی عبادت

سجدہ

کی طرف

کی طرف ہین دعوت کرتا ہے یہہ ہماری گناہ سب معاف کرے تو ہم ایمان لاوین یہہ آیت اتری کہ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ اور بندے اللہ کے وہ لوگ ہین کہ نہین پکارتے اور نہین عبادت کرتے
ساتھ اللہ کے معبود اور کو اور نہین مار ڈالتے اوس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مار ڈالنا اسکا مگر ساتھ حق کے اور نہین زنا کرتے یہہ تین
کبیرے صحیحین مین ہے روایت ابن مسعود سے آئے ہین کہ حضرت سے پوچھا مین نے کون سا گناہ بڑا ہے فرمایا شریک ٹھہرانا ساتھ اللہ کے پھر قتل فرزند
اسی خوف سے کہ ساتھ تیرے کھاوے پھر زنا زن ہمسایہ سے حق تعالی نے تصدیق قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ آیت نازل کی کہ بندے میرے
خاص شرک نہین لاتے اور خون ناحق اور زنا نہین کرتے وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا اور جو کوئی کرے یہہ کام جو مذکور ہوے ملیگا بڑی
بری وبال سے یا دیکھیگا جزا گناہ اپنے کی بعضون نے کہا ہے کہ اثام وادی ہے دوزخ مین زناکار وہان معذب ہونگے یا پیپ اور لہو
دوزخیون کا ہے کہ اسمین پڑینگے یا اثام اور غی دو کنوے ہین دوزخ مین واسطے عذاب کے جماعت سیزکی واللہ اعلم یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا دوگنا کیا جاویگا واسطے کرنیوالے ان کامون کے عذاب دن قیامت کے اور پڑا رہیگا ہمیشہ
بیچ عذاب کے در انحال کہ رسوا ہوگا اور خوار اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ
مگر جسنے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول کے اور کام کئے عمل اچھے پس یہہ لوگ ہین کہ بدل ڈالتا ہے اللہ برائیان
انکی بھلائیون سے کہ گناہان گذشتہ توبہ سے محو کرتا ہے اور آیندہ طاعت اوسکی جگہہ لکھتا ہے یا بدل ڈالتا ہے بلکہ معصیت کو انکے
دلون مین بلکہ طاعت سے یا توفیق دیتا ہے انکو اوپر اضداد اعمال سابق کے یا دنیا مین بدل ڈالتا ہے کفر کو انکے ایمان سے اور آخرت مین
گناہون کو انکی نیکیون سے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور ہے اللہ بخشنے والا گناہونکا ساتھ توبہ کے مہربان انپر ساتھ ٹھہرانے کے
توبہ کو انکے دلون مین وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا اور جو کوئی توبہ کرے اور گناہون سے سوا شرک
اور قتل اور زنا کے اور عمل کرے نیک پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہے طرف اللہ کے رجوع کرنا وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ اور بندے اللہ کے
وہ لوگ ہین کہ نہین شاہدی دیتے جھوٹ یا نہین حاضر ہوتے عید مین مشرکون کے اور یہود و نصاری کے یا انکے بازیگاہ مین یا مجالس غنا
بیچ صحبت بدعت والون کے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا اور جسوقت گذرتے ہین ساتھ بیہودہ کے گذرتے ہین بزرگانہ اور پرہیزگارانہ
یا گذرتے ہین منع کرنیوالے اس سے وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا اور وہ لوگ ہین کہ جسوقت
نصیحت دئے جاتے ہین ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے یعنے مواعظ قرآن کے نہین گرتے اوپر انکے بہرے اور اندھے ہو کر یعنے نہین
گرتے ہوے اسکے سننے کو بہرے کہ سنین ہر اسکے اور اندھے کہ نہ دیکھین انوار اسکے بلکہ گوش ہوش سے سنتے ہین اور چشم دل سے تامل
اسکی دیکھتے ہین وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ اور وہ لوگ ہین کہ کہتے ہین اے پروردگار
ہمارے بخش ہمکو جورون ہماری سے اور اولاد ہماری سے ٹھنڈک آنکھون کی مراد اس سے اہل اور اولاد صالح ہے کہ دیکھنے سے آنکھین ٹھنڈی
ہوتی ہین اور دل خوش وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا اور کر ہمکو واسطے پرہیزگارون کے پیشوا یعنے ایسی پرہیزگاری عنایت کر کہ لائق ہون انکے
متقیون کے ہون ہم اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا یہہ لوگ کہ مذکور ہوئے بدلا دئے جاوینگے ساتھ بالاخانہ بہشت کے یا غرفہ نام
ہے بہشت کے نامون مین سے یا محل ہے چار ستون انکا سونے اور چاندی اور موتی اور مونگے کے اور یہہ مکان انکو ملیگا بسبب اسکے کہ صبر کیا انہون نے
اوپر مشقت دنیا کے اور ایذا سے کفار کے اور ترک لذات پر صبر کیا فقر اور احتیاج پر اداے فرایض پر وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا

اور پہنچائے جاوینگے بیچ بہشت کے زندگانی باقی اور سلامتی آفتون سے اور ڈرون سے یا دعا سے زندگی کے اور سلامتی کے یا فرشتے اُن کو تحیت اور سلام کہینگے یا تحیت فرشتون سے اور سلام اللہ سے سنینگے خٰلِدِيْنَ فِيْهَا درانحال کہ ہمیشہ رہینگے بیچ غرفہ کے یا بہشت کے حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا اچھی جگہہ قرار کی ہے بہشت اور جگہہ رہنے کی قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے والون کو کہ نہین اعتبار رکھتا تمکو پروردگار میرا اگر نہوتا تمہاری کیونکہ شرف انسان کا ساتھ التجا اور دعا کے ہے جناب خدا مین فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا پس تحقیق جھٹلایا تمنے مجھکو اور تقصیر کی عبادت حق مین پس البتہ ہوگا وبال اسکا لازم تمہارا یہان تک کہ دوزخ کو پہنچاویگا اور وہان بھی لگا رہیگا یا ہوگی تکذیب تمہاری ملازم تمہارے کہ ترک نکروگے یا عقوبت تکذیب کی لگ جانیوالی ہوگی قتل روز بدر مین واللہ اعلم سورہ شعرا مکی ہے مگر آیت وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ مدنی ہے دو سو ستائیس آیتین ہین ایک ہزار دو سو انواور آٹھ کلمے ہین پانچ ہزار پانچ سو بیالیس حرف ہین فواصل اسکی ملن ہین ربط اسکا یہی ساتھ سورت فرقان کے کہ ابتدا دونون کی ہے ساتھ ذکر قرآن کے اور یہہ بھی ہے کہ سورہ فرقان مین ذکر طاعت اور عبادت اور کفر اور کافرونکا تھا اسمین بھی وہی معانی ہین اور یہہ بھی ہے کہ ختم سورہ فرقان کا ساتھ ذکر کافرون کے اور وعید انکے کے تھا کہ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا آغاز مین اسکے یہی لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ شان کفار مین آیا

سورة الشعراء مكية وهي مائتان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وسبع وعشرون آية

طٰسٓمّٓ معالم مین قتادہ سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ نام قرآن کے ہین اسیواسطے اغلب بعد ان حروف کے ذکر قرآن کا آتا ہے اور بعضے کہتے ہین اسم ہین اسما الہی سے یا ہر حرف اشارہ ہے طرف ایک نام کے چنانچہ یہان اشارہ ہے طرف طاہر اور سائر اور مجید کے بعضون نے کہا ہے کہ اشارہ طرف طوبیٰ اور سدرہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے بحر الحقائق مین ہے کہ طا اشارت طرف طیران مرغان ہواسے وحدت کے ہے کہ طاہر با للہ ہین اور سین عبارت سیر روندگان طریق معرفت سے ہے کہ سائر الی اللہ ہین اور میم ایما ساتھ مشی سالکان سبیل عبودیت کے ہے کہ ماشی اللہ اور فی اللہ ہین یا طا اشارت بطلب مبتدیان اور سین بسیر متوسطان اور میم بمشاہدہ منتہیان ہے اور کشف الاسرار مین ہے کہ حق تعالی قسم کھاتا ہے ساتھ طہارت عز ازلی کے اور سنا جبروت ابدی کے اور مجد جمال سرمدی کے اور جواب قسم کا یہہ ہے تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ یہہ سورہ آتیین ہین کتاب بیان کرنیوالے کے یا کتاب روشن کے کہ قرآن ہے احکام حلال اور حرام کے اسمین روشن اور مبین ہین اور مبین بیعنے پیدا کرنیوالے کے بھی ہین یعنے قرآن حق اور باطل کو ظاہر کرتا ہے اور ہدایت اور ضلالت کو آشکارا اور جب قریش نے ایسے کتاب کے تکذیب کی اور ایمان نلائے خاطر شریف پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انکے ایمان لانے پر کمال حریص تھے شاق گذرا واسطے تسلی مزاج اقدس آپکے یہہ آیت اتری کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ شاید کہ تو ہلاک کرنیوالا ہے جان اپنی کو اسواسطے کہ نہین ہوتے وہ ایمان لانیوالے قرآن پر اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ اگر چاہین ہم اتارین اوپر انکے آسمان سے نشانی مشابہون قیامت سے یا بلا یا اون قاہرہ سے پس ہو جاوین گردنین انکے واسطے اس آیت کے نیچے یعنے گردنین گردن کشون کے ہووین پست وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ اور نہین آتا انکے پاس کچھہ مذکور اللہ مہربان کی طرف سے نیا بھیجا ہوا ساتھ وحی کے یعنے کوئی سورہ قرآن کے نہین نازل ہوتی مگر ہوتی ہین اس سے منہہ پھیرنیوالے فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ پس تحقیق جھٹلایا قرآن کو انہون نے اور جھٹلاتے ہین پس شتاب آوینگے انکو بدم مرگ یا وقت بعث

بارون ۹۷

یا روز بدر خبرین اس چیز کے کہ تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے اور یا ورنہ دیکھتے او پیچھے آتے ان خبرون کے کیے پشیمانی کچھ فائدہ نہ دیگی بیت
جو کرنی بھلائی ہو سو کر آج ہے راحت کچھ سود نہ دیگی تجھے فردا کی ندامت اَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ
کیا نہین دیکھا جھٹلانیوالون نے طرف زمین کے کہ محض قدرت سے کتنا اگایا ہمنے بیچ اسکے بعد مردگی اور افسردگی اسکے کے ہر قسم روئیدگی انفس سے
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً تحقیق بیچ اسکے اگانے کے البتہ نشانی ہے اوپر کمال قدرت اور حکمت اگانے والے کے وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ
اور نہین ہین بہت انکے علم ازلی ہمارے مین ایمان لانیوالے باوجود دیکھنے ایسے نشانیون کے وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اور تحقیق
پروردگار تیرا البتہ وہی ہے غالب اور توانا اوپر کافرون کے بلا اتارنے پر مہربان ہے اوپر مومنون کے راحت لانے پر وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ
مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ قَوْمَ فِرْعَوْنَ اور یاد کر اسکو جسوقت پکارا پروردگار تیرے نے موسی کو یہہ کہ جا قوم ظالمون کے پاس
قوم فرعون کے اور کہہ انکو أَلَا يَتَّقُونَ کیا نہین ڈرتے وہ یعنی چاہیے کہ ڈرین عذاب خدا سے اور شرک سے بچین اور بنی اسرائیل کو چھوڑ دین
قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ کہا موسی نے اے پروردگار میرے تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ جھٹلا وین مجھکو اور رسالت میری
نمانین وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي اور تنگی کرتا ہے سینہ میرا شرمندگی سے جھٹلانیکے اور نہین چلتی زبان میری سمجھ لیجئے کہ یہہ بات
پہلی زبان اچھی ہونے کی کہی تھی فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ پس جی بھیج طرف ہارون بھائی میرے کے یعنی اسکو شریک رسالت مین میرے کر کہ ہم دونون
فرعونیون کی طرف جاوین وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ اور واسطے انکے اوپر میرے دعوی گناہ کا ہے کہ قبطی کو مارا تھا اسکو
وہ اپنی زعم مین گناہ جانتے ہین پس ڈرتا ہون مین اس سے کہ مار ڈالین مجھکو عوض قبطی کے پہلے ہی ادائے رسالت کے قَالَ كَلَّا فرمایا حق تعالی نے ہرگز
نہ مارینگے فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ پس جاؤ تم دونون ساتھ معجزون ہمارے کے کہ دلیل ہماری قدرت کی اور حجت نبوت تمہاری ہے
ہین تحقیق ہم ساتھ تمہارے ہین سننے والے ان باتون کے جو درمیان تمہارے اور فرعونیون کے ہونگے یعنی جو تم اور وہ کروگے اور کہوگے ہم پر کچھ
چھپا نہین فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ پس جاؤ فرعون کے پاس پس کہو تحقیق ہم
بھیجے ہوئے پروردگار عالمون کے ہین اور بات یہہ ہے کہ بھیج دے ساتھ ہمارے بنی اسرائیل کو یعنی انکو چھوڑ دے کہ ہمارے ساتھ زمین شام کو
چلے جاوین کہ وطن آبا انکے کا ہے پس موسی علیہ السلام اپنے بھائی کو لیکر فرعون کی طرف گئے برس بھر ملاقات نہوئی بعد سال کے فرعون نے پہلے
اُسنے پہچان کر بطریق امتحان قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ کہا اے موسی کیا نہین پالا تھا ہمنے تجھکو درمیان
اپنے اسحالت مین کہ بچا تھا اور رہا تو درمیان ہمارے عمر اپنی سے برسون یعنی تیس برس وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ
الْكَافِرِينَ اور کیا تونے وہ کام اپنا جو کیا تونے یعنی قانون قبطی کو کہ نان پز میرا تھا مار ڈالا اور تو ناشکرون سے ہے اسواسطے نعمت میری کہ کہ
خواص میرے کو مارا قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ کہا موسی نے کہ کیا تھا مین نے وہ کام اسوقت اور مین غافلون سے تھا یعنے
نہین جانتا تھا کہ میرے گھونسا مارنے سے مرجاویگا فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ
پس بھاگ گیا تھا مین تم سے مدین کو جب ڈرتا تھا تم سے کہ مجھے نہ مار ڈالیے پس دیا مجھکو پروردگار میرے نے چلتے ہوئے مدین سے علم اور فہم اور
کیا مجھکو پیغمبرون سے وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اور یہہ کیا نعمت ہے کہ احسان رکھتا ہے تو اسکا
اوپر میرے یہہ کہ غلام کر رکھا ہے تونے بنی اسرائیل کو یعنے تو اگر غلام نکرتا بنی اسرائیل کو تو ماں میری مجھے دریا مین نہ ڈالتی اور قوم میری مجھے تربیت کر
لیتی تیرے پالنے کا محتاج نہوتا مین سمجھ لیجیے کہ ہمزہ استفہام کا یہان مقدر ہے اور جو ہمزہ استفہام کا نہین ٹھہراتے وہ یہہ معنے کہتے ہین کہا اور وہ نعمت

کہ تو احسان کہتا ہے اسکا او پر میرے یہہ ہے کہ غلام کر رکھا ہے تو نے بنی اسرائیل کو اور بیٹا کر کر پالا ہے مجھکو اور جو فرعون نے حضرت موسی سے انا رسول رب العالمین سنا تھا بات انکی واسطے آزمائش کے قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِيْنَ کہا فرعون نے اور کیا ہے پروردگار عالمون کا اور کیا چیز ہے کیا ماہیت رکھتا ہے موسی علیہ السلام نے اعراض کر کر جواب ماہیت سے تعریف کے اللہ کی ساتھ ظاہرترین دلائل حکمت اور آثار قدرت کے اور جواب مین اسکے قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ کہا پروردگار ہے آسمانونکا اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونون کے ہے اگر ہو تم یقین لانے والے صفات پر اسکے قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ کہا فرعون نے واسطے ان لوگون کے کہ گرد اسکے تھے پانچ سو اہیر قبطی زیور پہنے کرسیون پر بیٹھے کیا نہین سنتے تم جواب اس شخص کا کہ مین حقیقت اسکی سے پوچھتا ہون اور یہہ افعال سے خبر دیتا ہے قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ کہا موسی علی نبینا و علیہ السلام نے دوسری بار اللہ میرا آفریدگار ہے تمہارا ہے اور آفریدگار باپون تمہارے پہلونکا عدول کیا اور طرف ظاہر تر آیات کے اور واضح تر اسکے کے اوپر مثال کے قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝ کہا فرعون نے اپنی قوم کو ٹھٹھے سے انکو رسول ٹھہرا کر کہ تحقیق رسول تمہارا جو بھیجا گیا ہے طرف تمہارے البتہ دیوانہ ہے کہ جواب مطابق سوال کے نہین دیتا قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ کہا موسی نے وہ پروردگار مشرق کا اور مغرب کا ہے اور جو کچھ درمیان انکے ہے اگر ہو تم سمجھتے کہ جواب تمہارے سوال کا سوا اسطرح کے نہین نہین ہوسکتا کیونکہ کوئی حقیقت سے اللہ کے آگاہ نہین جو عقل اور فہم اور قیاس اور وہم مین آوے اُس سے وہ منزہ ہے اور یہہ سب حادث ہین اور وہ قدیم حادث ادراک قدیم کا کیونکر کرے بیت فہم سے اسکے حقیقت پاک ہے ؛ وہم کا بھی وہان نہین ادراک ہے قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ کہا فرعون نے مناظرہ سے تھک کر اگر پکڑے گا تو اے موسی معبود سوا میرے البتہ کرونگا مین تجھکو قیدیون مین سے لکھا ہے کہ قید فرعون کے قتل سے بدتر تھی ایک گڑھے مین اوندھے ڈلوا دیتا تھا نہ وہان کسی کی بات سنتے تھے نہ کسیکو دیکھتے تھے اور باہر وہان سے نہین نکلتے تھے مگر مرے ہوئے موسی علیہ السلام نے جب مذکور قید کا سنا قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ کہا کیا قید کریگا تو مجھکو اور اگرچہ لاؤن مین تیرے پاس ایک چیز ظاہر یعنے معجزہ روشن قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہا فرعون نے پس لا اسکو اگر ہے تو سچون سے اپنے دعوی مین فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ پس ڈال دیا موسی نے عصا اپنا پس ناگہان وہ تھا اژدہا ظاہر فرعون دیکھکر ڈرا اور لوگ جو حاضر تھے بھاگے ایسے کہ پچیس ہزار آدمی دب کر مرگئے وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ اور بغل مین سے کھینچ لیا ہاتھ اپنا فرعون کو گندم گون دکھا کر پس ناگہان وہ سفید تھا چمکتا ہوا واسطے دیکھنے والون کے لکھا ہے کہ شعاع ہاتھ کی موسی علیہ السلام کے مانند سورج کے چمکتے تھے کہ نگاہ نہین ٹھہر سکتی تھی قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ کہا فرعون نے واسطے سردارون کے کہ گرد اگرد اسکے تھی تحقیق یہہ شخص البتہ جادوگر ہے دانا سمجھ لیجے کہ فرعون ڈرا کہ کوئی اسکے قوم مین سے ایمان نہ لے آوے حیلہ اٹھایا اور کہا کہ یہہ فن سحر مین بڑی مہارت رکھتا ہے يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ چاہتا ہے یہہ کہ نکال دیوے تمکو زمین تمہاری سے یعنے دیار مصر سے ساتھ جادو اپنے کے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو تم کام مین اسکے سمجھ لیجے کہ یا دعوی انا ربکم الاعلی کا کرتا تھا یا معاملہ مین موسی علیہ السلام کے اپنے بچاریون سے مدد چاہنے لگا قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ کہا انھون نے قید کر اسکو اور بھائی اسکے کو یا ڈھیل دے اسکو اور بھائی اسکے کو اور قتل مین اسکے جلدی مت کر جھوٹ انکا ظاہر ہونے دیوے تو کہ لوگ شک مین نہ پڑین اور بھیج بیچ شہرون مملکت اپنے کے جمع کرنیوالون کو یعنے قاصدون کو روانہ

کرطرف ہر شہر کے يَأْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ تو کہ لے آویں تیرے پاس ہر جادوگر دانا کو فرعون نے یہہ بات سنکر ایلچی روانہ کیے فَجُمِعَ السَّحَرَةُ
لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ پس جمع کیے گئے جادوگر واسطے وقت دن معلوم کے اور وعدہ دیے گئے تھے کہ یوم الزینہ تھا وَقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ
مُّجْتَمِعُوْنَ اور کہا گیا یعنے فرعون نے کہا واسطے لوگوں شہر والوں کے کیا ہو تم اکٹھا ہونے والے یعنے جمع ہو لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا
هُمُ الْغَالِبِيْنَ شاید کہ پیروی کریں ہم جادوگروں کی موسیٰ کو دفع کرلے ہیں اگر ہوویں وہی غالب موسیٰ اور ہارون پر فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا
لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِيْنَ پس جب آئے جادوگر کہنے لگے واسطے فرعون کے کیا مقرر ہوگا واسطے ہمارے بدلا بیچ
سرکار سے اگر ہوں ہم غالب جادو میں موسیٰ اور ہارون پر قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ کہا ہاں فرعون نے بدلا ہوگا واسطے تمہارے
اور تحقیق تم اسوقت البتہ مقربوں میں سے ہوگے میرے جادوگر فرعون کا یہہ وعدہ سنکر خوش ہوئے اور میدان سعین میں آئے اور وقت معلوم میں موسیٰ
علیہ السلام کے مقابل ہوئے اور صف باندھ کر کہنے لگے کہ اول تم اپنا جادو ڈالتے ہو یا ہم ڈالیں قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ کہا واسطے
انکے موسیٰ نے ڈالو جو کچھ کہ ہو تم ڈالنے والے فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ پس ڈالیں انہوں نے رسیاں اور لاٹھیاں اپنی پارہ بھری ہوئیں کہ
ستر ہزار رسیاں اور ستر ہزار لاٹھیاں تہیں وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُوْنَ اور کہا انہوں نے جب رسیاں اور لاٹھیاں سورج کے
گرمی سے حرکت میں آئیں اور لوگ چلائے ساتھ اقبال فرعون کے تحقیق ہم ہیں غالب موسیٰ اور ہارون پر فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ
تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ پس ڈالا موسیٰ نے خدا کے حکم سے عصا اپنا وہ اسیدم اژدہا ہوگیا پس ناگہاں وہ نگل جاتا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے
تھے اور سانپوں کی صورت دکھاتے تھے فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ پس ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرتے ہوئے کیونکہ سمجھ گئے کہ عصا کا اژدہا بنا
جانا جادو نہیں اور صدق دل سے قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ کہا جادوگروں نے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار
عالموں کے پھر توضیح کی کہ پروردگار موسیٰ اور ہارون کا تو کہ دفع توہم ربوبیت فرعون کریں اور جب فرعون کو جادوگروں کے ایمان لانے کی خبر
ہوئی بلا کر قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ کہا ایمان لائے تم واسطے موسیٰ کے پہلے اس سے کہ پروانگی دوں میں تمکو اسپر ایمان لانے کی
اور آمنتم کے پہلے ہمزہ استفہام کا ہی اوروں نے سوا حفص کے پڑھا ہے اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ تحقیق وہ بڑا تمہارا ہے جسنے
سکھایا تمکو جادو اور تمنے اور اسنے متفق ہوکر قصد کیا ہے میرے بربادی کا اور ملک کے خرابی کا فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس البتہ شتاب جانوگے
جو کچھ ایمان لانے پر ساتھ خدا سے موسیٰ کے عذاب دونگا میں تمکو لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ البتہ کاٹونگا میں ہاتھ
تمہارا اور پاؤں تمہارا مخالف طرف سے کہ ایک طرف کا ہاتھ کاٹونگا اور دوسری طرف کا پاؤں یا ہاتھ کاٹونگا تمہارے سبب خلاف کے کہ تم نے مجھسے کیا وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ
اَجْمَعِيْنَ اور البتہ سولی پر کھینچونگا میں تم سب کو کہ تم مرجاؤ اور مخالف ڈرجاویں قَالُوْا لَا ضَيْرَ کہا جادوگروں نے کہ ایمان لائے تھے
نہیں ضرر ہمکو تیرے ڈرانے سے اور ہم موت سے نہیں ڈرتے اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ تحقیق ہم طرف ثواب پروردگار اپنے کے پھر جانے
ہیں اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق ہم امید رکھتے ہیں یہہ کہ بخشے واسطے ہمارے پروردگار
ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے کہ ہیں ہم اول ایمان لانیوالے اس محفل میں خدا پر لکھا ہے کہ فرعون نے داہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں انکے کٹوا کر
سولی پر کھچوا دیا موسیٰ علیہ السلام انکا حال دیکھکر روئے حق تعالیٰ نے حجاب اٹھا کر مقام قرب انکا دکھا کر دل کلیم اپنے کو تسلی بخشی بیت
قطع کر کر دست و پا کو کھینچ دیویں دار پر جان سے منظور ہے ہووے اگر دیدار پر پس موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام بعد اس واقعہ کے کئی برس تک
رہے اور دعوت کرتے رہے اور معجزہ دکھاتے رہے لیکن وہ ایمان نہ لائے دن بدن فساد اور عناد زیادہ کرنے لگے یہاں تک کہ زمانہ ہلاک کا

انکے نزدیک آیا حق تعالی اسنے موسی علیہ السلام کو فرمایا کہ اپنی قوم کو لیکر مصر سے باہر جا چنانچہ فرماتا ہی وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ
اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ اور وحی کی ہمنے طرف موسی کے یہہ کہ رات کو لیچل بندون میرون کو یعنے بنی اسرائیل کو کہ نجات
تمھاری اور ہلاک کافرون کی ہی تحقیق تم پیچھا کئے جاؤگے یعنے فرعون اور لشکر اسکا تمھارے پیچھے آویگا تمھین دریا سے اتار دینگے
ہم اور انھین ڈبو دینگے لکھا ہی کہ موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا کہ زیور قبطیون کا اس بہانے سے لو کہ ہماری عید نزدیک
آئی ہی دو کہ ہم اپنا بناؤ کرین انھون نے عاریۃ لیا موسی علیہ السلام رات کو قوم سمیت مصر سے نکلنے کو تیار ہوئے راہ بھول گئے آخر
معلوم ہوا کہ یوسف علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ بنی اسرائیل جب تک میرا تابوت ہمراہ نہ لینگے مصر سے نہ نکل سکینگے اور مدفن یوسف علیہ السلام کا
انمین کسیکو معلوم نہ تھا حضرت موسی نے پکار کر کہا کہ جو کوئی صندوق یوسف علیہ السلام کا بتا دیگا جو چاہیگا وہ دونگا ایک بوڑھی عورت
اس شرط پر کہ بہشت مین ازواج موسی علیہ السلام سے ہو مکان بتا دیا دریائے نیل مین تھا پھر اسکو وہان سے نکال کر اسوقت کہ چاند وسط
آسمان پر آیا چلے آخر روز قبطیون کو خبر انکے نکلنے کی ہوئی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عید کی تیاری مین اپنے گھرون مین مشغول ہین صبح دوسرے دن
چاہا کہ پیچھا کرین ہر قبطی کے گھر ایک عزیز قوم مر گیا اسکے تعزیت مین لگے اور اسدن فرعون نے لشکر جمع ہونیکا حکم کیا فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ
فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ پس بھیجے لوگ فرعون نے بیچ شہرون کے جو پایہ تخت سے نزدیک تھے جمع کرنیوالے لشکر کے اور کہا اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ
لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ تحقیق یہہ گروہ بنی اسرائیل کا ایک جماعت ہی تھوڑی اور حالانکہ جوان بنی اسرائیل کے کہ بیس برس کی عمر سے ساٹھ برس
کے تھے چھ سو ستر ہزار تھے اور تمام عورتین اور لڑکے اور بوڑھے اور جوان ملکر دو لاکھ ایک ہزار کم و زیادہ تھے لیکن فرعون نے بسبب اپنے لشکر
کے انکو کہا کہ بہت کم ہین وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَاۗىِٕظُوْنَ اور تحقیق وہ ہمکو غصے مین لانے والے ہین کیونکہ ہم سے بھاگے ہین یا زیور ہمارا لے گئے ہین
وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ اور تحقیق ہم سب یعنے لشکر ہمارا سلاح رکھنے والے ہین اور لڑائی کا ڈھب جاننے والے ہین یہہ تعریض کی قوم موسی پر
کہ انکے پاس نہ ہتیار ہین اور نہ وہ جنگ آزمودہ ہین فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ كَذٰلِكَ پس نکالا
ہمنے فرعونیون کو باغون سے اور چشمون سے اور خزانون سے سونے چاندی کے اور مکانون اچھے سے اسیطرح کیا ہمنے ساتھ انکے وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
اور وارث کر دیا ہمنے انکا یعنے باغ اور چشمے اور خزانے اور مکان انکے دئے بنی اسرائیل کو کیونکہ ایک قول یہہ ہی کہ بنی اسرائیل بعد ہلاک فرعونیون کے مصر سے آکر اموال پر قبطیون کے
متصرف ہوئے اور اصح یہہ ہی کہ بعد اسن ہلنے کے سلیمان علیہ السلام کے وقت مین مصر پر غلبہ کر کر متصرف ہوئے القصہ فرعون نے چھ لاکھ سوار آگے اور چھ لاکھ دست راست اور
چھ لاکھ دست چپ اور چھ لاکھ پس پشت رکھ کر درمیان مین آپ بہت لوگون سے چلا فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ پس پیچھے لگے بنی اسرائیل کے
قصد کرتے ہوئے طرف مشرق کے کہ لشکر بنی اسرائیل کا ادھر گیا تھا یا سورج نکلتے ہوئے یعنے صبح کو بنی اسرائیل کو جا لیا موسی علیہ السلام دریائے
نیل پر پہنچ کر تدبیر اترنے کی کرتے تھے کہ آثار لشکر فرعونیون کا ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَاۗءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ پس
جسوقت کہ دیکھا دونون گروہ نے ایک دوسرے کو کہا یارون موسی کے نے تحقیق ہم پائے گئے ہین یعنے لشکر فرعون کا ہمین پاویگا اور ہم انکے ہاتھون
مین گرفتار ہونگے قَالَ كَلَّا کہا موسی نے ہرگز نہین کہ تمکو وہ پاوین اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ تحقیق ساتھ میرے پروردگار میرا ہے
یاری اور مددگاری مین شتاب راہ دکھاویگا مجھکو طرف نجات کے محققون نے کہا ہی کہ موسی علیہ السلام نے اپنے کلام مین معیت کو مقدم
کیا کہ ان معی ربی اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم مین کہا ان اللہ معنا ہی معیت کو موخر کیا تو کہ عارفون پر روشن ہو کہ کلیم اللہ
اپنے سے طرف حق کے نگاہ کی اور حبیب اللہ نے اللہ سے طرف اپنے نظر کی یہہ مرتبہ مراد کا ہی اور وہ مرید کا تھا مرید کو جو کہین وہ کرتا ہی اور مراد

جو کچھ وہ کرتے ہین راہ کلیم راہ انابت تھا اور راہ حبیب راہ اجتبا ہے مصرع ہے اسمین اسمین فرق زمین آسمان کا بیت ایک
اپنے پانون سیتی چلتا ہے راہ ؛ ایک کو کھینچ لیئے جاتے ہین راہ ؛ رفتن و بردن نہین ہے ایک سا ؛ فرق اسمین اسمین ہے افتہرا
وہ سلوک اور یہہ ہے جذب کبریا ؛ وہ انابت یہہ سبیل اجتبا ؛ وہ مریدون سیتی ہے اور یہہ ہے مراد ؛ وہ نگین ہر طرح یہہ ہر کہ ہے شاد
وہان رضائی حق سے ہین سب کاروبار ؛ یہان ہے کامون پر رضائے کردگار ؛ وہ محب ہے اور یہہ محبوب ہے ؛ وہ ہے طالب اور یہہ
مطلوب ہے ؛ عاشق و معشوق کو یکسان نہ جان ؛ ہین یہان فرق زمین و آسمان ؛ لکھا ہے کہ لشکر فرعون کا جب نزدیک بنی اسرائیل
کے پہنچا حق تعالی نے بخار کو حجاب درمیان دونون لشکرون کے کردیا چنانچہ ایک لشکر دوسرے کو نہین دیکھتا تھا فرعون نے کہا کہ اتر بیٹھو تو کہ
آفتاب بلند ہووے اور ہوا ن بست جاوے پھر ہم انکو مارینگے کہ ہم سے چھوٹ سکتے نہین آگے دریا ہے پیچھے لشکر ہمارا کہان بھاگ کر جاوینگے اور بنی
اسرائیل اسقدر گھبرائے کہ موسی علیہ السلام نالان ہوئے وحی آئی کہ ہمنے دریا کو تیرے حکم مین کیا اسکو کنیت سے پکار کر جو چاہے کہہ چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہے فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ پس وحی بھیجی ہمنے طرف موسی کی یہہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے دریا کو موسی
علیہ السلام نے کنارے پر جاکے عصا پانی پر مارا اور کہا کہ اے ابا خالد ہمین راہ دیے فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ پس
پھٹ گیا دریا اور بارہ رستے ہوگئے پس ہوگیا ہر ٹکڑا مانند پہاڑ بڑے کے اور اسیدم ہوا چلی کیچڑ تلیکا سوکھ گیا ہر فرقہ جاری راہ مین چلا وَأَزْ
لَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ اور نزدیک کردیا ہمنے اس جگہہ دوسرون کو کہ قوم فرعون تھی یعنے کنارے پر دریائے قلزم کے پہنچادیا اور جو فرعون نے
دیکھا کہ درمیان دریا کے راہ ہوگئی بنی اسرائیل اترے جاتے ہین فریب دینے کو سفہائے قوم سے کہا کہ دیکھو دریا ہیبت میری سے پھٹ گیا
ہامان نے مشورہ کی راہ سیتی کہا کہ تو جانتا ہے کہ یہہ ماجرا دعائے موسی سے واقع ہوا ہے ہرگز دریا مین نجا ئیو کہ غرق ہو جاویگا فرعون نے
باگ گھوڑے کی کھینچی جبرئیل علیہ السلام چھیرے پر سوار ہوکر فرعون کے سامنے سیتی دریا مین گئے گھوڑا فرعون کا نیز اور تند تھا نر کا دریا مین
چلا گیا تمام فوج ہر راہ سیتی اسکے پیچھے چلی میکائیل نے سب کو پیچھے سے ہانک کر دریا کی راہون مین ڈال دیا حق تعالی نے بنی اسرائیل کو پار کردیا
اور دریا کو حکم کیا کہ مل جاو مل گیا فرعون تمام لشکر سمیت ڈوب گیا سو وہ احوال حق تعالی فرماتا ہے کہ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ
أَجْمَعِينَ اور بچادیا ہم نے موسی کو اور ان لوگون کو جو ساتھ اسکے تھے سبکو ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ پھر ڈبو دیا ہم نے دوسرون کو
کہ فرعون اور لشکر اسکا تھا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً تحقیق بیچ اس بچانے موسی اور قوم اسکی کے اور ڈبونے فرعون اور لشکر اسکے کے البتہ
نشانی ہے ظاہر اوپر قدرت کاملہ ہمارے کے وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ اور نہ تھے اکثر قوم فرعون کے ایمان لانیوالے کیونکہ
تمام قبطیون مین سے سوا حزبیل کے کہ مومن آل فرعون تھا کوئی ایمان نہین لایا تھا لیکن ہو موسی علیہ السلام کے ساتھہ مصر سیتی باہر نکلے تھے وَإِنَّ
رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اور تحقیق پروردگار تیرا وہی غالب ہے کسیکو طاقت غلبہ کی اسپر نہین مہربان ہے عقوبت نہین کرتا مگر بعد الزام
حجت کے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ اور پڑھ اوپر مشرکان عرب کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا کہ وہ اسکی طرف اپنی نسبت درست کرتے ہین
اور اسکی اولاد ہونے پر فخر کرتے ہین إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ یاد کر اوسکو کہ جب کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم
اپنے کے کہ اہل بابل تھے کس چیز کو عبادت کرتے ہو قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ کہا انھون نے کہ عبادت کرتے ہین ہم
بتون کی پس رہتے ہین ہم واسطے انکے بیٹھے بندگی مین قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ کہا ابراہیم نے کہ بت تمہارے کیا سنتے ہین
بلانا تمہارا جس وقت کہ پکارتے ہو تم أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ یا نفع دیتے ہین تمکو جب تم انکو عبادت کرتے ہو یا ضرر دیتے ہین جب تم

انکی عبادت نہین کرتے قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ کہا انھون نے یہہ کچھ نہین جو تو نے کہا بلکہ پایا ہے ہمنے باپون اپنون کو
اسیطرح جیسے کرتے قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ کہا ابراہیم نے کہ کیا پس دیکھا ہے تم نے اس چیز کو کہ ہو تم عبادت کرتے أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ
الْأَقْدَمُونَ ۵ تم اور باپ تمہارے پہلے فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي پس تحقیق بت دشمن ہین واسطے میرے یعنے واسطے تمہارے کہ تم انکو پوجتے ہو
انکی بات اپنے جان پر ڈال کر کہے واسطے تعریض اُنکے کے اور یہہ نصیحت مین انفع ہے تصریح سے اور دشمنی بتون کی اپنے پوجنے والون سے ظاہر
ہے کہ ضرر اُنکے پوجنے سے ایسا انکو پہنچتا ہے کہ کسی اور دشمن سے نہ پہنچیگا یا یہہ معنی ہین کہ مین دشمن ہون بتونکا اور جو کوئی کسیکا دشمن ہوتا ہے
وہ بھی اسکا ہوتا ہے پس اپنی دشمنی انکی دشمنی بیان کر کے ظاہر کی یعنے مین دشمن ہون انکا إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ مگر دوست میرا ہے پروردگار عالمونکا الَّذِي
خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ وہ کہ جسنے پیدا کیا مجھکو پھر وہی راہ دکھاتا ہے مجھکو طرف راستی کے قول اور فعل مین یا پیدا کیا مجھکو واسطے اقامت
حق کے راہ دکھاتا ہے طرف دعوت خلق کے وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ اور وہ ہے کہ وہ کھلاتا ہے مجھکو اور پلاتا ہے مجھکو علل المعانی
مین ہے کہ مراد طعام الفت اور شراب زلفت ہے بحر الحقایق مین ہے کہ طعام عبودیت ہے کہ دل جس سے زندہ ہین اور شراب طہور تجلی صفت ربوبیت
ہے کہ روحین جس سے تازہ ہین کشف الاسرار مین ہے کہ ذوالنون مصری رح نے کہا کہ یہہ طعام معرفت ہے اور یہہ شراب شراب محبت اور شعر عربی اس
مضمونکا پڑھا بیت سب سے بہتر ہے محبت کی شراب ۰ جو شراب اسکے سوا ہی ہے سراب ۰ ابیت عند ربی یطعمنی ویسقنی کی بھی بیان ظاہر ہوتے ہین وَإِذَا مَرِضْتُ
فَهُوَ يَشْفِينِ اور جب بیمار ہوتا ہون مین پس وہی شفا دیتا ہے مجھکو امام جعفر صادق رض نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہون مین ساتھ گناہ کے شفا دیتا ساتھ توبہ کے سلمی نے
کہا کہ مرض دیکھنے بروئیت اغیار ہے اور شفا بمشاہدہ انوار واحد قہار بحر الحقایق مین ہے کہ بیماری تعلقات کونین ہے اور شفا قطع تعلق بیت
اے دل بیمار گر چاہے ہے شفا ۰ شکل الفت دو جہان سے جی اٹھا وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ اور وہ ہے جو مار ڈالیگا مجھکو دنیا مین وقت
اجل آنے کے پھر جلا دیگا مجھکو آخرت مین واسطے حساب لینے اور اجر دینے کے امام ثعلبی نے کہا کہ ماریگا ساتھ عدل کے اور جلا دیگا ساتھ
فضل کے بعضون نے کہا کہ موت ساتھ معصیت کے ہے اور زندگی ساتھ طاعت کے یا موت ساتھ جہل کے ہے اور حیات ساتھ علم کے
یا امانت بطمع ہے اور احیا بورع یا امانت بفراق ہے اور احیا بتلاق حقایق سلمی مین ہے کہ مارتا ہے مجھکو مجھ سے اور نفس میرے سے اور جلاتا
ہے ساتھ اپنے اور روح میری سے بعضی محققون نے کہا ہے امانت اور احیا ساتھ خوف اور رجا کے ہے یا ساتھ غفلت اور ذکر کے ہے
یا ساتھ استتار اور تجلی کے بحر الحقایق مین ہے کہ مارتا ہے مجھکو اوصاف بشریت سے اور جلاتا ہے ساتھ اخلاق روحانیت کے اور پھر مارتا ہے
صفات روحانیت سے اور زندہ کرتا ہے ساتھ صفات ربانیت کے اور حقیقت یہہ ہے کہ مارتا ہے مجھکو ربانیت سے اور زندہ کرتا ہے ساتھ
ہویت اپنے کے کہ حیات طیبہ عبارت اسی سے ہے ۰ بیت ۰ کیا کرونگا مین تیرے ہجر مین جیکر ایجان ۰ جان تو ہے میری سو جان مین تجھ پر
صدقے وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ اور وہ کہ امید رکھتا ہون مین یہہ کہ بخشے واسطے میرے خطا میری دن قیامت کے
سمجھ لیجیے کہ گناہ کی نسبت طرف اپنے باوجود عصمت نبوت کے واسطے کسر نفس کے اور تعلیم امت کی ہے اور تخلیص مین ہے کہ مراد گناہ امت محمدیہ
علیہ افضل الصلوة والتحیہ ہین کہ حضرت خلیل نے خداوند جلیل سے دعا مغفرت انکی کر کر کہا رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۵ اے
پروردگار میرے بخش واسطے میرے کمال علم تو کہ لائق خلافت حق کا اور ریاست خلق کا ہوون مین اور ملا دے مجھکو بسبب کمال علم کے ساتھ صالحون کے
وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۵ اور کر واسطے میرے زبان راستی کی بیچ پچھلون کے یعنے جو پیچھے آوین وہ میری تعریف اور نیک
نامی بیان کرتے جاوین سمجھ لیجیے کہ یہہ دعا انکی قبول ہوئی تمام امتین مجوس اور یہود اور نصاری اور اہل اسلام تعریف انکی کرتے ہین اور بعضون نے

کہا ہے

کہا ہے کہ مراد لسان صدق سے مرد صادق ہے اور معنی آیت کی یہہ ہین کہ ظاہر کر واسطے میرے تجدید اصل دین ابراہیم کی راست گوئی بیچ پچھلے امتون کے
اور مراد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ اور کر مجھکو وارثون بہشت نعمت کے سے یعنے مجھے انمین سے کر
جو بہشتی ہین وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝ اور بخش واسطے باپ میرے کے یعنے ایمان دے اُسے تو کہ وہ بخشا جاوے تحقیق وہ ہے گمراہون
سے وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ اور مت رسوا کیجیو مجھکو جسدن لوگ اٹھائے جاوین قبرون سے یہہ بھی دعا واسطے تعلیم امت کے ہے کیونکہ انبیا
خوار اور رسوا نہین ہوتے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ جسدن کہ نہ کام آویگا مال اور نہ اولاد مگر جو لاوے
اللہ کے پاس دل سلامت خالی کفر اور معصیت سے کیونکہ اسنے مال براہ خدا دیا ہوگا اور فرزندون کو براہ حق ارشاد کیا ہوگا پس وہ مال
اور اولاد البتہ کام آوین گے بعضون نے کہا ہے سلامت قلب اخلاص ہے شہادت لا الہ الا اللہ مین یا دل کہ وہ ہے جو سلامت ہو حب دنیا سے
یا حسد اور خباثت سے یا خالی ہو غیر حضرت رب العزت سے سلمی نے کہا کہ نہ اسمین طلب دنیا کی سما ہو نہ طمع عقبی کی یا خالی ہو بدعت سے اور اطمینان
پاوے ساتھ سنت کے سید الطائفہ جنید بغدادی رح نے کہا کہ سلیم مارگزیدہ ہے اور مارگزیدہ مدام قلق اور اضطراب رکھتا ہے پس دل سلیم
وہ دل کہ ہمیشہ تضرع اور زاری خوف باری سے کرتا ہے یا شوق لقا ہے جانفزا ے کبریا سے آہین بھرتا ہے نظم وہی قلب سلیم
ایجان ہے آہ ؛ جیسے مار محبت نے ڈسا ہو ؛ نہ چین اسکو ہو بیٹھے اور نہ لیٹے ؛ رگ و ریشہ سے زہر اسکا بھرا ہو ؛ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ
لِلْمُتَّقِينَ ۝ اور جسدن نزدیک کی جاویگی بہشت واسطے پرہیزگارون کے تو کہ موقف سے اسکو دیکھینگے اور اپنی منزلون کو مشاہدہ کر کر خوش ہون
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ۝ اور ظاہر کیا جاوے دوزخ واسطے گمراہون کے تو کہ اوسکو دیکھین اور اپنے مقام معلوم کر کر غم الم کھینچین
وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ اور کہا جاوے یعنے فرشتے امر الہی سے کہین واسطے انکے کہان ہین جو کچھ کہ تم تھے
عبادت کرتے سوا اللہ کے یعنے کہان ہین تمہارے معبود جھوٹے جنسے تم امید رکھتے تھے هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ۝ کیا مدد کرتے
ہین تمہارے عذاب ٹالنے مین یا بدلا لیتے ہین فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۝ پس لڑھکائے ڈالے جاوین گے بیچ دوزخ کے معبود
اور سب گمراہ انکے پوجنے والے وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ۝ اور دوزخ مین ڈالے جاوین گے لشکر ابلیس کے سب یعنے جو پیروی کرنیوالے ہین
اسکے آدمی اور جن قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۝ کہینگے کافر اور حال انکہ وہ بیچ دوزخ کے جھگڑتے ہونگے آپسمین ایک دوسرے سے یعنے بت
اور انکے پوجنے والے بت پرست بتون سے کہینگے تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ قسم ہے اللہ کی تحقیق تھے ہم البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے إِذْ
نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ جسوقت کہ برابر کرتے تھے ہم تمکو استحقاق عبادت مین ساتھ پروردگار عالمون کے وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ
اور نہ گمراہ کیا تھا ہمکو مگر گنہگارون نے کہ سردار ہمارے تھے یا دیو تھے فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۝ پس نہین ہین واسطے ہمارے ایسا کوئی شفاعت
کرنیوالون سے جیسے کہ مسلمانون کے واسطے ہین وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝ اور نہ آشنا ہی جلانیوالے اور دوست غم کھانیوالا قوۃ القلوب
کہ حمیم اصل مین ہمیم تھا ہمی کو حی سے بدل ڈالا واسطے قرب مخرج کے اور ہمیم ماخوذ اہتمام سے ہے یعنے نہ دوست یار ہوگا کہ اسدن اہتمام کرے
بیچ مہم کافرون کے اور شرط دوستی کی بجا لاوے الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقين پھر کافر حسرت سے کہینگے فَلَوْ أَنَّ
لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ پس کاشکے ہوتا واسطے ہمارے پھر جانا دنیا مین پس ہوتے ہم ایمان لانیوالون سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَةً تحقیق بیچ قصہ ابراہیم کے اور جھگڑنے اسکے کے ساتھ قوم کے البتہ نشانی ہے کہ عقلا ساتھ اسکے عبرت پکڑین وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ
مُؤْمِنِينَ ۝ اور نہین تھے اکثر قوم ابراہیم کی ایمان لانے والے کیونکہ بابل والون مین سوا نمرود کی دختر کے کوئی ایمان نہین لایا تھا وَإِنَّ

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ غالب ہے مشرکون پر مہربان ہے کہ توبہ بندون کی قبول کرتا ہے اور بے حجت
عذاب نہین دیتا كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ۔ جھٹلایا پہلے انسے قوم نوح کے نے پیغمبرون کو اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا
تَتَّقُوْنَ یاد کر جسوقت کہا واسطے انکے بھائی انکے نوح علیہ السلام نے کیا نہین ڈرتے تم اللہ سے جو اسکی عبادت نہین کرتے سمجھ نہین کے حضرت
نوح کو بھائی انکا فرمایا ہے نسب کی راہ سے اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ تحقیق مین واسطے تمہارے پیغمبر ہون یا امانت فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
اَطِيْعُوْنِ پس ڈرو اللہ سے اور بتون کو مت پوجو اور اطاعت کرو میری ایمان لانے مین وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہین سوال
کرتا مین تم سے اوپر ادائے رسالت کے کچھ بدلا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نہین بدلا میرا مگر اوپر رب عالمون کے کہ اجر رسالت اسی سے
چاہتا ہون مین فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو عذاب اللہ کے سے اور کہا مانو میرا تکرار امر تقوی کا اور اطاعت کا واسطے تاکید کے
کیونکہ قوم نوح علیہ السلام کی بہت سخت دل تھے قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ کہا انھون نے جواب مین نوح علیہ السلام کے کیا مان لیوین ہم تجھکو اور حال یہ ہے
کہ پیروی کی تیری اردالون نے اور ظاہر مین تیرے موافق ہین اور باطن مین مخالف قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ کہا نوح علیہ السلام نے اور نہین ہے علم میرا پہنچنے والا
اس چیز تک کہ تھے وہ کرتے یعنے حکم میرا ظاہر پر ہے وہ عمل ہو سو کی کرتے ہین لیکن نہین جانتا مین کہ اخلاص سے کرتے ہین یا نفاق سے اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ
تَشْعُرُوْنَ نہین حساب باطنون انکا مگر اوپر پروردگار میرے کے کہ وہ مطلع ہے اسپر اگر سمجھو تم کہ غیب کا جاننے والا وہی ہے اور مین
سجھون سے ہون پھر قوم نے کہا کہ ان رذالون کو اپنی مجلس سے اٹھادے تو ہم اگر تیری باتین سنین نوح علیہ السلام نے کہا وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور نہین مین نکال دینے والا ایمان والون کو اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ نہین ہون مین مگر ڈرانے والا ظاہر یعنے آیا ہون دعوت کرنے کو
مکلفون کے خواہ غنی ہون خواہ فقیر قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ کہا کافرون نے اگر نہ باز رہیگا تو
اے نوح دعوت سے اور ڈرانے سے البتہ ہوگا تو سنگسار کئے گیون سے یا رانے ہوون سے قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ کہا نوح علیہ السلام نے
یہہ بات سنکر اور ایمان قوم سے مایوس ہو کر اے پروردگار میرے تحقیق قوم میری نے جھٹلایا مجھکو فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ
وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس حکم کر درمیان میرے اور درمیان انکے حکم کرنے کا اور نجات دے ہمکو انکے شر سے اور ان لوگون
کو جو ساتھ میرے ہین ایمان والون سے فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ پس نجات دی ہم نے اسکو اور انکو جو ساتھ اسکے
تھے بیچ کشتی بھری ہوی کے آدمیون سے اور حیوانون سے اور اسباب اور خوراک سے ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ پھر ڈبو دیا ہم نے
پیچھے نجات دینے انکے کے اورون کو قوم اسکے سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً تحقیق بیچ صبر کرنے کے ایذائے قوم پر البتہ دلالت ہے اس بات پر
کہ صبر سبب ظفر ہے مصراع صبر کرتا کہ تو مظفر ہو وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور نہ تھے اکثر قوم انکی ایمان لانے والے پیغمبر پر بلکہ ہشتاد و شخص
ایمان لائے تھے جو انکے ساتھ کشتی مین بیٹھے تھے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ ہے غالب عقوبت
کفار پر مہربان ہے ساتھ تاخیر عذاب کے ان پر كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ جھٹلایا قوم عاد نے پیغمبرون کو کہ ایک پیغمبر کا جھٹلانا سب پیغمبرون کا
جھٹلانا ہے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ یاد کر جسوقت کہ کہا واسطے انکے بھائی النسبی انکے ہود نے کیا نہین ڈرتے تم عذاب
عقاب خدا سے اور نہین پرہیز کرتے تم شرک سے اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ تحقیق مین واسطے تمہارے پیغمبر یا امانت ہون بیچ وحی اور رسالت کے
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو خدا سے اور خلاف امر اسکے مت کرو اور کہنا مانو میرا وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہین سوال
کرتا مین تم سے اوپر ادائے رسالت کے بدلا مال اور متاع دنیا سے اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نہین بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالمون کے

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ کیا بنا لیتے ہو تم بیچ ہر زمین بلند کے ایک نشانی واسطے تماشے آنے جانیوالوں کے کھیلتے ہو ساتھ اسکے
یعنے وہاں رہتے نہیں عبث بناتے ہو یعنے کہتے ہیں سر راہ مکان بناتے تھے اور وہاں بیٹھکر گذرنے والوں سے بازی کرتے تھے یا مراد کبوتر
خانے ہیں واللہ اعلم وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ اور بنا لیتے ہو تم مکان کاریگری کے قلعہ محکم یا محل بلند یا حوض پانی کے
توکہ تم ہمیشہ رہو تم انھوں میں وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ اور جسوقت پکڑتے ہو تم درانحالیکہ سرکش ہوتے ہو یعنے بے شفقت
اور نامہربان یا جب عوض لیتے ہو عوض لینے ستمگارانہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو اللہ سے اور سرکشی چھوڑو اور کہا مانو میرا جو میں
کہتا ہوں کہ نفع تمھارا اسمیں ہے وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اور ڈرو اللہ سے کہ مدد دیئے تمکو ساتھ اس چیز کے کہ جانتے ہو تم طرح
طرح کے نعمتوں سے اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ مدد کی تمھارے ساتھ چارپایوں کی جیسا اونٹ گائی بکریاں کہ انسے فائدے اٹھاتے ہو اور
بیٹیوں کی کہ وہ ہر حال میں یار اور مددگار تمھارے رہتے ہیں وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اور باغوں کے کہ انکے میووں سے بہرہ ور ہوتے ہو اور چشموں کے
کہ انسے شاداب رہتے ہو اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمھارے اگر شرک پر ثابت رہے تم عذاب دن
بڑے کے کہ دن باد صرصر کا ہے یا روز محشر کا ہے۔ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ کہا عادیوں نے جواب
میں ہود علیہ السلام کے برابر ہے اوپر ہمارے یا نصیحت کرے تو ہمکو یا نہ ہو تو نصیحت کرنیوالوں سے کہ ہم اپنا طریقہ چھوڑینگے اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ
الْاَوَّلِيْنَ نہیں یہہ کام ہمارے کہ بت پوجنا ہے اور تکبر کرنا اور عمارتیں بنانی بلند شاندار مگر عادت پہلونکی ہمارے وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ
اور نہیں ہم عذاب کئے گئے اس عادت پر فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ پس جھٹلایا انھوں نے ہود علی نبینا و علیہ السلام کو اور ان کی رسالت نہ مانی
پس ہلاک کیا ہمنے انکو باد صرصر سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً تحقیق بیچ ہلاک کرنے قوم عاد کے البتہ نشانی ہے دلالت کرنیوالے اسپر کہ آخر عقوبت
پیغمبر کے ستانیکی سزا کو پہنچتے ہیں وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور نہ تھے اکثر قوم عاد کی ایمان والے کیونکہ تھوڑے انمیں سے ہود علیہ السلام کے
ساتھ محفوظ رہے باقی غضب میں آئے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ ہے غالب کہ تعذیب کفار سے
باک نہیں رکھتا مہربان ہے کہ مومنوں کو اس عذاب میں نہیں ڈالا كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ جھٹلایا قبیلہ ثمود نے پیغمبروں کو یعنے حضرت صالح
اور پہلے پیغمبروں کو علی نبینا و علیہم السلام اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ یاد کر جسوقت کہ کہا واسطے انکے بھائی نسبی انکے صالح
علیہ السلام نے کیا نہیں ڈرتے تم عذاب الہی سے کہ اسکا شریک ٹہراتے ہو اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ تحقیق
میں واسطے تمھارے پیغمبر ہوں مشہور ساتھ امانت اور راستی کے پس ڈرو عذاب خدا سے اور اطاعت کرو میرے امر اور نہی میں وَمَآ
اَسْــَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اس نصیحت کے کچھ بدلا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نہیں بدلا میرا
مگر اوپر پروردگار عالموں کے اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ۝ کیا چھٹ جاؤگے تم بیچ اس چیز کے کہ یہاں ہو یعنے دنیا کے ان قلعوں میں
اور محلوں میں بےغم امنوں سے فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ بیچ باغوں کے اور چشموں کے اور کھیتیوں کے
اور کھجوروں کے کہ خوشہ انکا ٹوٹا پڑتا ہے قوم ثمود کے باغات اور نہریں بہت تھیں وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ اور
تراش لیتے ہو واسطے رہنے اپنے کے پہاڑوں سے گھر درانحالیکہ ماہر ہو تراشنے میں پتھر کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ پس ڈرو خدا
اور اسقدر امید زندگی کی مت رکھو اور کہا مانو میرا کہ جو کہتا ہوں تمھارے حق میں بہتر کہتا ہوں وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ الَّذِيْنَ
يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ اور مت کہا مانو حکم کا فروں کا کہ حد سے نکل جانے والے ہیں بیچ کفر کے وہ کہ فساد کرتے ہیں

بیچ زمین کے اپنے ملک کے اور نہین صلاح کرتے اپنے کام کی مراد اس سے نو آدمی ہین کہ قصد ہلاک کرنیکا صالح علیہ السلام کے کیا تھا قصد انکا سورت
نمل مین آویگا قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ کہا قوم ثمود نے جواب مین صالح علی نبینا و علیہ السلام کے سوا اسکے نہین کہ تو جادو کئے گیون سے
ہے عقل تیری جاتی رہی ہے مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ نہین تو مگر آدمی مانند ہمارے پس کس عوض کے
رسالت کا کس بات پر کرتا ہے اور جو تو اس دعوی کو نہین چھوڑتا پس لے آ کچھ نشانی اگر ہے تو سچون سے صالح علیہ السلام نے کہا کیا چاہتے ہو انہون نے کہا کہ اس پتھر سے ایسی
صورۃ کا ناقہ نکال صالح علیہ السلام ناقہ نکال کر قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ کہا یہہ اونٹنی ہے جو تمنے طلب کی تھی واسطے اوسکے پانی پینا ہے
ایکدن کا اور واسطے تمھارے پانی پینا اور دن معلوم کا یعنے ایک دن اسکی باری ہے پانی پینے کی اور ایکدن تمھاری اسکے باری مین تم مزاحم مت ہو جو دنگا
تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۵ اور مت ہاتھ لگاؤ اسکو ساتھ برائی کے یعنے قصد مارنے اور قتل کرنیکا اسکے مت کرو
اور اگر کروگے پس پکڑیگا تمکو عذاب دن بڑے کا دن کو بڑا سو واسطے کہا کہ عذاب اسمین بڑا ہوگا فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ
پس پاؤن کاٹے اونٹنی کے پس ہوگئے پشیمان نزدیک نازل ہونے بلا کے فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ پس پکڑا انکو عذاب موعود نے
کہ صیحہ تھا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً تحقیق بیچ اس عذاب اتارنے کے قوم ثمود پر البتہ نشانی ہے کہ بعد ظہور معجزہ مانگے ہوئے کے کفر کرنا سبب
نزول عذاب کا ہے وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور نتھے اکثر انکے ایمان والے لکھا ہے کہ تمام قوم ثمود مین چار ہزار آدمی ایمان لائے
تھے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ غالب ہے کسی سے مغلوب نہین ہوتا مہربان ہے بے استحقاق
عذاب نہین کرتا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ جھٹلایا قوم لوط علیہ السلام کے نے یعنے سو تفکات والون نے پیغمبرون کو کہ ابراہیم اور لوط
علیہم السلام تھے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ جسوقت کہا واسطے انکے بھائی انکے لوط علی نبینا و علیہ السلام نے بھائی مراد اخوت
شفقت ہے کیا نہین ڈرتے تم گناہ کرنے مین خدا سے اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو اللہ سے اور
فرمانبرداری کرو میری وَمَآ اَسْــَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر اس نصیحت کے کہ تمکو کرتا ہون کچھ بدلا لوکہ مجھپر
گران ہوا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نہین بدلا ثواب میرے کا مگر اوپر پالنے والے عالمون کے اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ
کیا آتے ہو تم مردون کے پاس عالمون مین سے جو سوا تمھارے ہین مراد اس سے غربا ہین کہ لواطت کرتے تھے ان سے وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ
لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اور چھوڑ بیٹھے ہو تم اس چیز کو کہ پیدا کی ہے واسطے تمھارے پروردگار تمھارے نے جورون
تمھارے سے بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکل جانیوالے کہ باوجود جورون کے مردون سے بدفعل کرتے ہو
قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ کہا قوم نے جواب مین لوط علیہ السلام کے اگر نہ باز رہیگا تو اے لوط ہمارے
اس فعل کو بد کہنے سے اور منع کرنے سے ہمین اس سے البتہ ہوگا تو نکالے گیون سے یعنے ہم تجھکو اپنے مین سے اور شہر موتفکات سے نکال دینگے
اور وہ بہت بری طرح سے نکالا کرتے تھے قَالَ اِنِّىْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ کہا لوط علی نبینا و علیہ السلام نے تحقیق مین واسطے عمل تمھارے کے
ناخوش رکھنے والون سے ہون اور دشمنون سے سخت تر دشمن ہون پھر قوم سے منہہ پھیر کر جناب الہی مین مناجات کی کہ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ
مِمَّا يَعْمَلُوْنَ اے پروردگار میرے نجات دے مجھکو اور اہل میرے کو وبال اس چیز کے سے کہ کرتے ہین فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ پس
نجات دی ہمنے اوسکو اور اہل بیت اسکے کو سب کو کہ ایک جورو اور دو بیٹیان اور دو داماد اسکے تھے اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ مگر ایک
بوڑھیا یعنے جورو لوط علیہ السلام کی کہ داخل تھی پیچھے رہ جانے والون مین سے لکھا ہے کہ وہ لوط علیہ السلام کے ہمراہ نہین تھی یہہ کہکر رہ

ع

گئی تھی کہ میں راضی ہوں مجھ پر جو سب قوم پر ہو ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ پس ہلاک کیا ہمنے اوروں کو وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا اور برسایا
ہمنے اوپر انکے مینہ پتھر ونکا یا گندک اور آگ کا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ پس برا ہوا مینہ ڈرائے گیوں کا کہ ایمان نہیں لائے تھے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَةً تحقیق بیچ عذاب اہل مؤتفکہ کے البتہ نشانی ہے اوپر عقوبت نافرمانوں کے وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ اور نہ تھے اکثر اس قوم
ایمان والے سوا دو بیٹیوں حضرت لوط کے بقول اصح اور دو داماد ونکے بقول بعضی کوئی ایمان نہیں لایا تھا حضرت لوط پر وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ
اور تحقیق پروردگار تیرا وہ ہے غالب کہ ہرگز کسی سے نہیں ڈرتا مہربان ہے کہ پہلی تنبیہ اور ارشاد کے عذاب نہیں کرتا كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ
الْمُرْسَلِينَ جھٹلایا رہنے والوں بن کے نے پیغمبروں کو سمجھ لیجئے کہ ایک جنگل نزدیک مدین کے تھا وہاں درخت اور میوے بہت تھے حق تعالی نے
شعیب علیہ السلام کو وہاں بھیجا جیسے کہ مدین بھیجا تھا إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ٥ یاد کر جسوقت کہا واسطے انکے شعیب علی نبینا
وعلیہ السلام نے کیا نہیں ڈرتے تم عذاب خدا سے کہ اسکا شریک پیدا کرتے ہو إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ تحقیق
میں واسطے تمہارے پیغمبر ہوں باامانت سوا بھلائی تمہارے کے نہیں چاہتا پس بچو کفر اور تکذیب سے اور ڈرو عذاب الہی سے اور کہا مانو میرا
بیچ ترک مناہی کے وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر پہنچانے وحی کے کچھ بدلا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ
رَبِّ الْعَالَمِينَ نہیں بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالموں کے أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ پورا کرو ماپ کو اور مت ہو نقصان
دینے والوں سے اور کم کرنیوالوں سے بیچ حقوق لوگوں کے وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ٥ اور تولو ساتھ ترازو سیدھی کے وَلَا
تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور مت کم دو لوگوں کو چیزیں انکی اور مت پھرو بیچ زمین ایسے کہ لوٹنا اور
مارنے درانحالیکہ قصد فساد کرنیوالے ہوتے ہو وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ اور ڈرو عذاب اسکے سے کہ اپنی قدرت سے پیدا
کیا اسنے تمکو اور خلقت پہلی کو قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ کہا اہل ایکہ نے سوا اسکے نہیں کہ تو جادو کئے گیوں سے ہے یعنے ان لوگوں میں سے ہے کہ جنکو
باربار جادو کیا ہوا اور ہوش انکا اڑا ہوا ہو وَمَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِن نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ اور نہیں تو مگر آدمی مانند ہمارے صفات
بشریت میں پس کس چیز سے اپنی فضیلت ہمپر ٹھہراتا ہے اور دعوی رسالت کرتا ہے اور البتہ گمان کرتے ہیں ہم تمکو جھوٹوں سے دعوی بیچ میں
فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ پس ڈال دے اوپر ہمارے یعنے اپنے خدا سے کہہ کہ ڈالدے ہمپر ایک ٹکڑا آسمان
سے اگر ہے تو سچوں سے بیچ اس بات میں کہ ہمپر عذاب آویگا قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ کہا شعیب علی نبینا وعلیہ السلام نے پروردگار میرا خوب
جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم بتوں کا پوجنا اور طعام بند کرنا اور کم بیچنا اور سوا اسکے طرح طرح کی گناہ کرنا اور ان اعمالوں کا بدلا تمہیں دیگا یعنے
مہلت تمہیں دی ہے تاکہ رو عیش او رناز پھر آخر کار تمکو ہے سوز و گداز لکھا ہے کہ جب قوم شعیب علی نبینا وعلیہ السلام کا انکار اور استکبار
حد سے زیادہ ہوا حق تعالی نے ایک ہفتہ گرمی سخت انپر بھیجی وہ گھبرائے نہ گھر میں آرام تھا نہ باہر چین آخر جنگل کو نکل گئے درختوں کے تلے تھے
وہاں بھی مارے گرمی کے جلے جاتے تھے ناگاہ ابر سیاہ آیا اور ہوا ٹھنڈی چلنے لگی خوش ہوکر آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ آؤ اس
ابر کے نیچے بیٹھ کر راحت اٹھاویں جب سبکے سب اس ابر میں جمع ہوئے آگ آسمان سے آئی اور سب کو جلا گئی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَكَذَّبُوهُ
فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ پس جھٹلایا شعیب علی نبینا وعلیہ السلام کو پس پکڑا انکو عذاب دن سائبان کی نے سمجھ لیجئے کہ ظلہ سائبان کو
کہتے ہیں اور وہ ابر سیاہ تھا سائبان کی شکل اونکے سر پر کھڑا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب گرمی بہت ہوئی حق تعالی نے پہاڑ کو سائبان
کی طرح ہوا پر کھڑا کر دیا اور اسکے تلے ٹھنڈا پانی ظاہر کیا وہ سب اسکے نیچے جمع ہوگئے پھر اس پہاڑ کو گرا کر سب کو ہلاک کردیا إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ
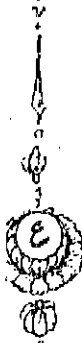
یوم عظیم تحقیق وہ تھا عذاب دن بڑیکا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً تحقیق بیچ اس عذاب کے کہ ابر آیا برسے آتش بیچ شرار نکلی البتہ نشانی ہے
اوپر کمال قدرت حق کے وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور نتھے اکثر صحاب ایکہ کے ایمان والے مراد اکثر سے سب ہین کیونکہ کوئی
شعیب علیہ السلام پر ایمان نہین لایا تھا بخلاف اصحاب مدین کے کہ انہین لوگ ایمان لائے تھے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ اور تحقیق
پروردگار تیرا وہ ہے غالب کرنیوالا پیغمبرون کو انکے دشمنون پر مہربان ہے انبیا اور متابعت کرنیوالون انکے پر سمجھ لیجیے کہ یہہ سات پیغمبرونکے
قصے اس سورت مین بطور اختصار بیان فرمائے قصہ موسیٰ اور قصہ ابراہیم اور قصہ نوح اور قصہ ہود اور قصہ صالح اور قصہ لوط اور قصہ شعیب
علی نبینا و علیہم السلام واسطے تسلی خاطر عاطر جناب سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ڈرانا قریش جھٹلانے والونکا ہے کہ معلوم کرین کہ جسنے تکذیب
پیغمبر کی اس فرقہ پر عذاب اترا اور یہہ بھی تکذیب کرتے ہین انپر بھی عذاب آویگا وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور تحقیق قرآن
البتہ اُتارا گیا ہے پروردگار عالمون کا ہے نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ بِلِسَانٍ
عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ اتارا ہے ساتھ قرآن کے جبرئیل علیہ السلام کو اوپر دل تیرے کے تو کہ ہو تو ڈرانے والون میسے لوگون کو ساتھ زبان عربی
بیان کرنیوالے کے اور نزل ساتھ تشدید کے اور روح ساتھ نصب کے بھی قرأت ہے اور عربی زبان والے پیغمبرون مین ہود اور صالح اور شعیب
اور اسمعیل علی نبینا و علیہم الصلوة والتسلیمات ہوئے ہین وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ اور تحقیق یہہ قرآن یا نعت پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوٰة
اللہ الملک المنان البتہ مذکور ہے بیچ کتابون پہلون کے لکھا ہے کہ مشرکان عرب بعضے مشکل کام اپنے علماء بنی اسرائیل سے پوچھتے تھے اور انکے
کہے پر عمل کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَوَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کیا نہین مشرکان واسطے قریش کے نشانی
اوپر صحت قرآن کے یا نبوت پیغمبر آخر زمان کے یہہ کہ جانتے ہین قرآن کو ساتھ صفت اسکے کے یا پیغمبر کو ساتھ نعت اسکے کے عالم بنی اسرائیل کے اور علما کی
شہادت موجب یقین کے ہے وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ اور اگر اتارتے ہم قرآن کو اوپر بعضے عجمیون کے زبان عربی مین فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ
پس پڑھتا وہ عجمی قرآن کو اوپر انکے انکی زبان مین اور یہہ دلیل زیادتی اعجاز قرآن کی ہوتی کہ عجمی کلام عربی ایسا فصاحت اور بلاغت کا پڑھے مَّا
كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ نہوتے وہ ساتھ اس قرآن اتارے ہوئے بھی ایمان لانے والے کیونکہ کہتے کہ عرب کو متابعت عجم سے عار ہے یا اگر قرآن کو
عجمی پر اور زبان مین سوا عربی کے اتارتے کافر ایمان نہ لاتے کہ ہم سمجھتے نہین اور معنی اسکی ہمارے فہم مین نہین آتے كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِیْ قُلُوْبِ
الْمُجْرِمِیْنَ اسیطرح چلاتے ہین ہم اس انکار اور عناد کو بیچ دلون مشرکون کے کہ مکہ مین ہین لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ
نہین ایمان لاتے ساتھ قرآن کے یہانتک کہ دیکھین وہ عذاب دردناک کو دنیا مین جیسے پہلے امتون نے دیکھا تھا یا قیامت مین فَیَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً
وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ پس آوے انکو عذاب ناگہان اور وہ نہ سمجھتے ہون وقت آنے اسکا فَیَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ پس کہینگے کیا ہم ہین
ڈھیل دئے گئے یعنے آیا ہمکو مہلت دین تو کہ ہم ایمان لاوین اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ کیا پس عذاب ہمارے کو جلدی کرتے ہین اور کہتے ہین برسا
ہمپر پتھر اور لا ہمپر عذاب اور حالانکہ وقت دیکھنے عذاب کے ڈھیل مانگینگے اَفَرَءَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ کیا پس دیکھا تو نے اگر فائدہ دین ہم
انکو کتنے برس اور جلاتے رکھین ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ پھر آوے انکے پاس جو کچھ کہ تھے وعدہ دئے جاتے عذاب سے مَآ اَغْنٰی
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ نہ کفایت کریگا اور نہ دفع کریگا انسے عذاب وہ جو تھے اس سے فائدہ دئے جاتے یعنے فائدہ مند چیزین اور نعمتین
دنیا کی عذاب الٰہی کو دور نکرینگے کشاف مین ہے کہ میمون بن مہران حسن بصری رح کے دیدار کا مشتاق تھا ایکدن طواف کعبہ مین پاکر کہا کہ اے شیخ
کچھ مجھکو پند دے شیخ نے یہہ آیت پڑھی کہ ما اغنی عنہم ما کانوا یمتعون میمون نے کہا نصیحت دے اور بات تمام کی بلیث

جہان فانی سے مت لگا دل ٭ کہ ہے یہہ آفت سراب و باطل ٭ فقط ہے دھوکا نہ کچھ حقیقت ٭ نہ کچھ ثبات اور نہ کچھ بقا ہے ٭ وَمَا
أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ ذِكْرَىٰ اور نہیں ہلاک کی ہم نے کوئی بستی مگر واسطے اس کے کے ڈرانیوالے تھے واسطے نصیحت
دینے کے یعنے پہلے پیغمبر بھیجے تو کہ انکو دعوت طرف حق کے کریں اور عذاب سے ڈراویں اور جب انھوں نے نہ ایمان قبول کیا اور انکار اور عنا
د عدول کیا سزاوار عذاب کے ہوئے وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ اور نہیں ہم ظلم کرنے والے کہ پہلے ڈرانے سے کسیکو ہلاک کریں موضح میں ہے
کہ قریش کہتے تھے دیو کوئی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہے اور قرآن پڑھتا ہے انکے رد کلام میں حق تعالی نے فرمایا کہ وَمَا تَنَزَّلَتْ
بِهِ الشَّيَاطِينُ اور نہیں اترے ساتھ قرآن کے شیطان وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ اور نہیں لائق واسطے انکے اتارنا
قرآن کا اور نہیں قدرت رکھتے اتارنے کی کیونکہ فرشتے انکو آسمان پر جانے کب دیتے ہیں تیر شہاب برساتے ہیں إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُ
ولُونَ تحقیق وہ سننے کلام ملائکہ کے سے باز رکھے گئے ہیں فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ پس مت پکار ساتھ
اللہ کے معبود اور کو پس ہو جاویگا تو عذاب کیے گیوں سے یہہ خطاب صورت میں حضرت کو ہے اور حقیقت میں ہر ایک کو امت والوں میں سے
حضرت کے ہے وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ اور ڈرا عذاب خدا سے قبیلے اپنے نزدیک والوں کو یہہ خطاب خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
ہے بعد نزول اس آیت کے آپ نے کوہ صفا پر چڑھکر پکارا ایک ایک قرابتی اپنے کو جب سب جمع ہوئے فرمایا کہ اگر کہوں میں کہ اس پہاڑ کے پرے
سوار ہیں تو تم مانو سب نے کہا ہاں سے فرمایا کہ میں ڈرانیوالا ہوں تمکو عذاب سخت سے کہ درپیش ہے سب قوم والے یہہ بات سنکر متغیر
اور متفرق ہوئے اور ابولہب واسطے ایذا دینے آپ کے اٹھا وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اور نیچا کر بازو اپنے
یعنے مہربانی کر اور کرم فرما واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرتا ہے تیری ایمان والوں میں سے فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ
پس اگر نافرمانی کریں تیرے قرابت والے تیرے پس کہہ تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ کرتے ہو تم مجھے ساتھ اسکے مواخذہ نکرینگے وَتَوَكَّلْ
عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ اور توکل کر اپنی حل مشکلات میں اوپر غالب مہربان کے کہ قادر ہے
اوپر قہر اعدا اور نصرت اولیا کے وہ جو دیکھتا ہے تجھکو جسوقت اٹھتا ہے تو واسطے نماز تہجد کے اور اکیلا پڑھتا ہے اور دیکھتا ہے پھرنا
تیرا بیچ سجدہ کرنیوالوں کے یا نماز پڑھنے والوں کے جب امامت کرتا ہے تو إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تحقیق وہ ہے سننے والا باتیں تیری جاننے
والا نیتیں تیری هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ کیا بتاؤں میں تمکو اوپر کسکے اترتے ہیں شیطان سمجھ لیجیے کہ پہلے اس سے
فرمایا تھا کہ روا نہیں اترنا شیطانوں کا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کیونکہ مناسبت نہیں اب یہاں جنسے مناسبت ہے انکا بیان کرتا ہے کہ
تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ اترتے ہیں شیطان اوپر ہر جھوٹ باندھنے والے گنہگار کے مانند کاہنوں کے کہ وہ يُلْقُونَ السَّمْعَ رکھتے ہیں
وہ جھوٹ باندھنے والے کان طرف شیطانوں کے اور انسے چیزیں جھوٹی سیکھتے ہیں اور اسمیں جھوٹ میں اور جھوٹ اپنی طرف سے بھی
ملا لیتے ہیں کیونکہ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ اور اکثر انکے جھوٹے ہیں انوار میں ہے کہ بعضوں نے اکثر کو ساتھ کل کے تفسیر کیا ہے یعنے
وہ سب کے سب جھوٹے ہیں وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ اور شاعر مشرک مانند ابن زبعری اور ہبیرہ اور مسافع اور امیہ ثقفی کے پیروی
کرتے ہیں انکی گمراہ بیوقوف عرب کے یعنے انکے شعر بنائے ہوئے یاد کرکر پڑھتے پھرتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ دو شاعر تھے انھوں نے ہجو میں
جناب سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے اور مذمت میں اسلام کے اشعار کہے تھے انکو مشرک یاد کرکر پڑھتے تھے یہہ آیت انکی شان میں
نازل ہوئی اور يَتْبَعُهُمْ صیغہ مضارع معروف باب افتعال سے اور سمع سے دونو قرأتیں ہیں أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَـ -

یَہِیْمُوْنَ کیا نہین دیکھا تو نے یہہ کہ وہ بیچ ہر دشت مضمون شعر کے سرگردان ہوتے ہین اور اوقات اپنی بیہودہ پن مین کھوتے ہین
کہین تشبیہین ڈھونڈھتے ہین اور کہین مناسبتین تلاش کرتے بطرز گمراہی کسیکی مدح کہتے ہین اور حال آنکہ وہ مستحق ذم کے ہوتا ہے
اور کسیکی ذم کرتے ہین اور وہ لائق مدح کے ہوتا ہے اور واہی تباہی بڑے بکتے ہین وَاَنَّہُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ اور یہہ
کہ وہ کہتے ہین جو کچھہ کہ نہین کرتے یعنے فسق نہین کیا اور اپنے پر گواہی آپ دیتے ہین اور پیغام سلام کسی کو نہین پہنچاتے اور اقرار کرتے
ہین بیت کبھی کہتے ہین اسکے وصل مین ہم محو رہتے ہین کھوئے ہجر کا غم کبھی کہتے ہین بیا اسکے پیغام دینا وہ بدزبان ہے صد
دشنام ؎ اسیطرح کے ہزارون مضمون جو واقع مین نہین ہین باندھ دیتے ہین لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے حسان ابن رواحہ
اور شعرا صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت کی خدمت شریف مین حاضر ہو کر کہنے لگے کہ حق تعالی جانتا ہے کہ ہم شاعر ہین ابن رواحہ نے کہا کہ مین
ڈرتا ہون کہ اس وصف پر مرون آپ نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہے تلوار سے اور زبان سے جو شعر کہ تم ہجو کفار مین کہتے ہو وہ تیر سے اور
نیزہ سے سخت تر پر لگتا ہے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ شاعر پیروی کیے گئے سبھا کے ہین اور دشت
گمراہی اور تباہی مین سرگردان ہین مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کیے اچھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت کہے اور کفار کی مذمت
وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا اور یاد کیا اللہ تعالی کو اپنے شعرون مین بہت یعنے اکثر تحمید اور توحید نظم کی اور مضمون طاعت کرنے کی
اور غفلت سے نکلنے کی باندھے وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا اور بدلا لیا پیچھے اس سے کہ ظلم کیے گئے تھے ساتھ ہجو کے یعنے کفار کے
بنائے ہوئے ہجو کفار ہی پر ڈال دیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حسان مشرکون ہجو سے مت اندیشہ کر تحقیق جبرئیل ساتھ تیرے
ہے سمجھہ لیجیے کہ کفار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کاہن بناتے تھے اور شعرا وہان کے شاعر ٹھہراتے تھے آیت سابق مین مذمت کاہنون کی بیان
کی اور ان آیتون مین مذمت شاعرون کے ارشاد کیے اور جو کاہن سب کافر تھے اسیواسطے کسیکو مستثنی نکیا اور شاعرون مین مسلمان تھے پس
انکو بواسطہ صلاح اور عمل اور صدق ایمان کے بحر والشعراء یتبعہم الغاوون سے نکال کر ساحل الا الذین امنوا وعملوا الصالحات
پہنچا کر تحت ذکروا اللہ کثیرا پر بٹھایا بیت شاعرون کو گرچہ خدا وحی حق نے قرآن مین کہا لیک ظاہر منفصل ہے استثنا پڑھا
وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ اور شتاب جانینگے وہ لوگ جو ظلم کرتے ہین ساتھ کفر اور افترا اور نسبت شعر کی طرف
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بعد مرنیکے کون سے پھرنے کے جگہہ پھر جاوینگے یعنے مکان بازگشت انکا دوزخ ہوگا سمجھہ لیجیے کہ بعد ذکر کفار اور فساق
جزا اور سزا انکی بیان کی کہ جگہہ جانے انکے کی آتش جہنم ہے بحر مواج مین ہے کہ اس آیت مین تہدید جامع ہے کیونکہ جو گناہ ہے اپنے نفس پر
ظلم ہے اور جرم ہے ستم ہے بیت وعید ظالمان اسمین بیان ہے مآل کافران اس سے عیان ہے کوئی چیز اس باب مین نہین مگر
اس آیت مین موجود ہے اسیواسطے امیر المومنین ابوبکر صدیق رض نے وقت معاہدہ خلافت کے ساتھ امیر المومنین عمر فاروق رض کے یہی
آیت پڑھی اور سبب نصیحت اپنی اسی پر ختم کی سورہ نمل مکی ہے تیرانوے ۹۳ آیتین ہین ایکہزار ایکسو انچاس کلمے ہین چار ہزار سات سو
ننانوے ۹۹ حرف ہین فواصل اسکی من ہین اور ربط اسکا سورہ شعرا سے یہہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھ ذکر مومنون اور کافرون کے تھا افتتاح
اسکا بھی ساتھ ذکر مومنون اور کافرون کے ہوا ٥

سورۃ النمل مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم ثلاث وتسعون آیۃ

طٰسٓ لباب التفسیر مین اخفش سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ واسطے ابتداء کلام اور انتہاء کلام کے آتے ہین پس دلالت انکی اوپر

شروع ہونے سخن کے اور تمام ہونیکے ہوتی ہے جیسے یہاں طس ہے کہ شعرا تمام ہوئے اور نمل شروع یا طا اشارت ہے طرف طہارت
قدس الہی کے اور سین کنایت ہے طرف سنا یعنی غیر متناہی کے یا طا اشارہ ساتھ طلب سالکان راہ کے ہے اور سین ساتھ سلامت قلوب
انکے کے ماسوی اللہ سے تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ یہہ سورہ آیتیں قرآن کی ہیں اور آیتیں کتاب روشن کرنیوالے کی ہیں
کہ احکام حلال اور حرام اسنے ظاہر ہوتے ہیں اور عطف کتاب کا قرآن پر عطف ایک دو صفتون کا ہے اور پر دوسرے کے قرآن اسواسطے کہا کہ
پڑہتے ہیں اور کتاب اس جہت سے کہا کہ لکھتے ہیں هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم
بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ یہہ کتاب راہ دکھانیوالی اور مژدہ دینے والی ہے واسطے مومنون کے وہ مومن جو قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے
ہین زکوۃ کو اور حال یہہ ہے کہ وہ ساتھ آخرت کے وہ یقین رکھتے ہین تکرار ضمیر کا واسطے اختصاص انکے کے ہے بیچ تصدیق آخرت کے إِنَّ الَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ تحقیق جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ دن قیامت کے زینت دی ہمنے
واسطے انکے عملون برون انکے کو یعنے خواہش طبع انکے کو محبوب انکے نفس کا کیا ہمنے پس وہ بہکتے ہین اپنے گمراہی مین أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ

سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ یہہ لوگ وہ ہین کہ واسطے انکے برا عذاب ہے دنیا مین مانند قتل اور اسیر کی دن بدر کے اور وہ
بیچ آخرت کے وہی نقصان پانیوالے ہین کہ ثواب گم جاویگا اور عذاب کے لایق ہونگے وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ
اور تحقیق تو البتہ سکھلایا جاتا ہے قرآن یعنے جبرئیل آکر سکھاجاتا ہے تجھکو نزدیک خدا حکمت والے دانا کے سے إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي
آنَسْتُ نَارًا یاد کر جسوقت کہا موسی نے واسطے بی بی اپنے کے مدین سے مصر کو جاتے ہوئے کہ راہ بھول گئے تھے اور اونکو درد زہ تھا اور سردی
سخت پڑی تھی تحقیق مین نے دیکھی ہے آگ روشن سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ شتاب
لاونگا مین تمہارے پاس اس آگ مین سے کچھ خبر یعنے جو کوئی اس آگ پر ہوگا اس سے خبر راہ کی پوچھونگا یا لاونگا واسطے تمہارے شعلہ دہکتے
انگارے تو کہ تم سینکو فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَن بُورِكَ مَن فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا پس جب آیا موسی نزدیک آگ کے دیکھا کہ درخت سبز سے
آتش رخشندہ ہے پکارا گیا یہہ کہ برکت دیا گیا ہے جو کوئی بیچ آگ کے ہے یعنے فرشتے اس بقعہ مبارک کے یا جو کوئی بیچ طلب آتش کے ہے یعنے
موسی علیہ السلام اور جو کوئی گرد اس آتش کے ہے یعنے ملائکہ وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور کہہ کہ پاک ہے اللہ پروردگار عالمونکا تبیان مین
لکھا ہے کہ موسی علی نبینا وعلیہ السلام نے یہہ آواز سنی کہا کہ پکارنے والا کون ہے پھر آواز آئی کہ يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اے
موسی تحقیق پکارنیوالا مین ہون اللہ غالب حکم کرنیوالا ساتھ صواب کے وَأَلْقِ عَصَاكَ اور ڈالدے عصا اپنا موسی علی نبینا وعلیہ السلام نے
عصا ڈالدیا اسیدم سانپ بنکر ہر طرف دوڑنے لگا فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ پس جسوقت دیکھا موسی نے عصا کو کہ حرکت کرتا ہے
باضطراب اور ادہر ادہر دوڑتا ہے شتاب گویا کہ وہ سانپ ہے باریک تیز رو کہتے ہین کہ اول سانپ پتلا تھا آخر اژدہا سے بزرگ ہوگیا
تفسیر ابو اللیث مین ہے کہ وہان وادی مقدس مین مار باریک تھا فرعون کے یہان اژدہے بزرگ ہوگیا غرض ہر شکل کہ موسی علی نبینا وعلیہ السلام
جو یہہ حال دیکھا وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ پھر گیا دراں حال کہ پیٹھ پھیرنے والا تھا اور بھاگنے والا اسکے ڈرسے اور نہ پیچھے پھرا پھر آواز آئی کہ
يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ اے موسی مت ڈر سوا مجھ سے تحقیق مین ہون نہین ڈرتے میرے پاس پیغمبر یعنے انکو
نزدیک میرے بدی نہین جس سے ڈرین ڈرنا گنہگارون کو چاہیے إِلَّا مَن ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ مگر جو
کوئی ظلم کرے پھر بدل ڈالے اور اسکی جگہہ بجا لاوے نیکی پیچھے برائی کے یعنے توبہ کرے بعد گناہ کے پس تحقیق مین بخشنے والا توبہ کرنیوالون کو ہون

مہربان ہون اپر وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ اور داخل کر ہاتھ اپنا بیچ گریبان پیراہن اپنے کے تو کہ نکلے سفید
چمکتا بغیر برائی سے یعنے مرض برص بیے پس موسی علی نبینا و علیہ السلام نے ہاتھ گریبان مین ڈالکر نورانی چمکتا نکالا آواز آئی کہ یہہ دو معجزے
ظاہر کر فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ بیچ نو معجزون کے جو تیرے واسطے ہین اور جا رسول ہو کر طرف فرعون اور قوم اسکے کے اِنَّهُمْ
كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ تحقیق وہ ہین قوم باہر نکلے ہوئے حکم ہمارے سے فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ
پس جب آئین فرعون اور قوم اسکے کے پاس نشانیان قدرت ہمارے کی اور دلیلین رسالت موسی کی دکھلانے والین اور روشن اور ہویدا
کہنے لگی یہہ جادو ہے ظاہر یعنے جانتے ہین کہ یہہ سحر ہے وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا اور انکار کیا ساتھ
ان معجزون کے اور یقین جان لیا تھا انکو جیون انکے نے کہ یہہ معجزے اللہ کی طرف سے ہین جادو نہین ہین اور انکار کیا ازروے ظلم و تکبر کے
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنیوالونکا کہ دنیا مین پانی مین غرق ہوئے اور عقبی مین

آگ مین جلینگے بیت فسادون کے جانب جیسے لاگ ہے ∴ سرانجام کار اسکا بس آگ ہے ∴ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ
عِلْمًا اور البتہ تحقیق دیا ہمنے داؤد اور سلیمان بن داود کو علم احکام شرایع کا یا علم کیمیا کا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى
كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور کہا ان دونون نے بعد علم دیئے کے سب ثنا واسطے اللہ کے ہے جسنے بسبب علم کے بزرگی دی ہمکو اوپر
بہت بندون اپنے ایمان والون کے وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ اور قایم مقام ہوا سلیمان داؤد کا نبوت مین یا علم مین بعضون نے کہا ہے
ملک مین کہ انیس بیٹے داؤد علیہ السلام کے تھے ہر ایک ارادہ بادشاہت کا رکہتا تھا حق تعالی نے نامہ مہر کیا ہوا آسمان سے اتارا اسمین کچھ
مسئلے لکھے تھے اور فرمایا کہ جو کوئی اولاد تیرے سے جواب ان مسئلونکا دے وارث ملک تیرے کا وہی ہے داؤد علیہ السلام نے بیٹون کو
جمع کیا اور امیرون و وزیرون کو حاضر کر کر مسئلے بیان کیئے اور جواب پوچھے کہ بتاؤ بہت نزدیک کونسی چیز ہے اور بہت دور کونسی
ہے اور کس سے انس زیادہ ہے اور کس سے وحشت زیادہ اور دو قائم اور دو مختلف اور دو دشمن کیا ہین اور کس کام کا آخر محمود ہے اور کسکا
انجام مذموم سب اور بیٹے حضرت داؤد کے لاجواب ہوئے اور سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین جواب دون داؤد علیہ السلام نے
اجازت دی سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ نزدیک تر اشیا کہ ساتھ آدمی کے آخرت ہے اور دور تر وہ چیز ہے کہ دنیا سے گذری ہے اور انس
زیادہ بدن کو ہے آدمی کے ساتھ روح کے اور وحشت زیادہ بدن بے روح کو اور دو قایم زمین و آسمان ہین اور دو مختلف دن رات اور
دو دشمن آپسمین موت اور حیات ہین اور وہ کام جسکا آخر محمود ہے حلم ہے وقت غضب کے اور وہ چیز کہ مآل جسکا مذموم ہے تیزی ہے
وقت غصہ کے جب سلیمان نے یہہ جواب موافق کتاب منزل کے دئے سب امیر وزیر رئیس بنی اسرائیل کے انکے فضل اور کمال کے قایل ہوئے
اور داؤد علیہ السلام نے ملک اپنا انکو دیا اور دوسرے دن اس عالم سے انتقال کیا سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ
الطَّيْرِ اور کہا اے لوگو سکہائے گئے ہین ہم بولی پرندون کی ہر نوع کی جدی آواز ہے اوس نوع والے سمجھتے ہین اور سلیمان علیہ السلام کو وہ بولی سکھا دی تھی
حق تعالی نے جو آپسمین پرند ایک دوسرے کی سمجھتے ہین لکھا ہے کہ ایکدن ایک بلبل دم ہلا ہلا کر شاخ پر بیٹھے چہچہے کرتے تھے حضرت سلیمان عم نے کہا اصحاب سے کہا کیا جانتے ہو یہہ کیا کہتے
ہین کہا انہون نے اللہ و رسول ہے عالم سلیمان عم نے کہا کہ کہتی ہے آج آدھا خرمہ کہایا ہے مین نے خاک اوپر سر دنیا کے پھر فاختہ بولی فرمایا
یہہ کہتی ہے کاشکے یہہ خلایق مخلوق نہوتی اور سلیمان عم سے منقول ہے کہ مرغ الہی کہ کبوتر صحرائی طوقدار ہے کہتا ہے پیدا ہو واسطے
مرنے کے اور بنا کرو واسطے خراب ہونے کے اور طاوس کہتا ہے جو کچھ کریگا اسکا بدلا پاویگا اور ہدہد کہتا ہے جو رحم نہین کرتا وہ نہین

رحم کیا جاتا اور ابابیل کہتی ہی نیکی آگی بہیج تو نزدیک خدا کے پاوے تو کبوتر کہتا ہی سبحان ربی الاعلی ملا سمائہ وارضہ سنگ خوار کہتا
خلا وار ہی بیابان بے آب مین ہوتا ہی کہتا ہی جو خاموش ہو سلامت رہے طوطی کہتی ہی واے ہی اسپر کہ مطلب اور مقصود
جسکا دنیا ہو بار کہتا ہی سبحان ربی العظیم وبحمدہ لتورا کہتا ہی استغفار کرو ای گنہگارو جیل کہتی ہی کل شی ہالک الا وجہہ ہزار داستان
کہتا ہی سبحان اللہ الخالق الدائم کترا کہتا ہی لعنت ہی عشار پر اور وسیط مین باسناد منقول ہی ابن عمر رض سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ خروس کیا آواز کرتا ہی فرمایا کہتا ہی اذکروا اللہ یا اہل الغافلون اور یہہ بھی اسی ابن رض سے منقول ہی کہ چکاوک اپنے صفیر مین
کہتا ہی بار خدایا لعنت کر او پر دشمن محمد کے اور دشمن آل محمد کے اور تیتر کہتا ہی الرحمن علی العرش استوی اور مینا کہتی ہی بار خدایا تجہہ سی قوت
روز بروز چاہتی ہون ہر بار ازق الغرض جاننا زبان مرغون کی معجزہ سلیمان علیہ السلام کا تہا اس سبب فرمایا کہ سکہائے گئے ہین ہم بولی
طیور کی وَاُوْتِیْنَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اور دئے گئے ہین ہم ہر چیز سے کہ جسکی احتیاج ہی ہمکو اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ تحقیق یہہ البتہ
وہی ہی بزرگی ظاہر کسی پر چہپی نہین لکہا ہی کہ سلیمان علیہ السلام کا ایسا تخت تہا کہ کسی بادشاہ کا نہتا موضع مین ہی کہ داہنی طرف تخت کے دولاکہ
کرسیان بچہی رہتی تہین انپر امرا آدمیون کے بیٹہتے تہے اور بائین طرف دو لاکہ کرسیان بچہی رہتی تہین انپر شرفا جنون کے بیٹہتے تہے اور جانب
دست راست سلیمان علیہ السلام کے پینتیس منبر رکہے ہوئے تہے انپر علمائے انس بیٹہتے تہے اور جانب دست چپ انکے پینتیس منبر رکہے رہتے تہے
انپر فضلا جن بیٹہتے تہے اور یہہ تمام علما فضلا سخن گوئی کہتے تہے اور سب جن اور انس کرسیون پر بیٹہے سنتے تہے اور سلیمان تخت پر ہوتے تہے اور طیور پر
پر کہولے برابر برابر سایہ کرتے تہے وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ اور اکٹہے کئے گئے واسطے سلیمان کے
لشکر اسکے جنون سے اور آدمیون سے اور پرند جانورون سے پس وہ لشکر چلائے جاتے تہے وقت سیر آگے کے یا مثل کہڑے کئے جاتے تہے
ضبط ربط انکا ایسا تہا کہ کوئی اپنے مقام سے چل بچل نہین ہوتا تہا اور باوجود اس کثرت کے لشکر برہم درہم نہین ہوتا تہا کشاف مین ہی
کہ لشکرگاہ انکا سو فرسخ لنبا سو فرسخ چکلا تہا پچیس فرسخ مین لشکر آدمیونکا پچیس مین طیور پچیس مین وحوش اور آپکے واسطے بساط رکہی
ہوئی تہی ایک فرسخ کا طول ایک فرسخ کا عرض تہا ریشم کے تخت انکا درمیان مین اسکے رکہا ہوتا تہا اور انکا برادر اشراف کرسیون پر گرد تخت کے
بیٹہے ہوتے تہے اور باد اسکو اوڑا کر ایک مہینے کا راہ ایک دن مین پہنچاتی تہی ایک دن ولایت شام سے یمن کی طرف جاتے تہے حَتّٰی اِذَا
اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ یہان تک کہ جب آئے اوپر میدان چیونٹیون کے قَالَتْ نَمْلَةٌ کہا ایک چیونٹی لنگڑی نے کہ اسکا نام منذرہ تہا یا طلا
یا طاحنہ یا خرمی اور دو بازو تہے اسکے اور برابر بریغ کے تہی یا بکری کے یا بہیڑئے کے اور اس میدان کے سب چیونٹیون کی سردار تہی سلیمان علیہ السلام کے
لشکر کو دیکہ کر بلندی پر چڑہکر کہا یٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ اے چیونٹیون داخل ہو گہرون اپنے مین لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ
وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ نہ کچل ڈالے تمکو سلیمان اور لشکر اسکے اور حال آنکہ وہ نجانتے ہین کہ تم کچل گئے سوال ادخلوا مساکنکم خطاب عقلا
چیونٹیون کے کیونکر ہوگا جواب لشکر سے بچنا اور خوف سے سوراخ مین جانا کام عقل کا ہی پس واسطے اسناد فعل عقل کے سزاوار اس خطاب کے ہوا
سوال مورچہ کا کلام کرنا اور مورچونکا سمجہنا کیونکر ہو کہ زبان قال نہین رکہتا جواب مورچہ گیاہ اور سنگ سے کم نہین اور وہ تسبیح کہتے ہین اور
انکے ہم جنس سنتے ہین پس اسکا کہنا اور انکے ہم جنسونکا سننا سمجہنا کیا بعید ہی لکہا ہی کہ باد نے یہہ بات تین کوس سے سلیمان علیہ السلام کے کان تک
پہنچا دی فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا پس مسکرایا ہنستا اس حال کو سنتا تہا بات چیونٹیون کے سے یا تعجب کرتا تہا لکہا ہی کہ سلیمان علیہ
السلام نے اسکو بلا کر کہا کہ تو نہین جانتی کہ لشکر میرا کسی پر ستم نہین کرتا کہا جانتی ہون لیکن مین سردار اپنی قوم کی ہون مجہے نصیحت کرنی ضرور تہی

کہان لشکر میرا ہوا یہہ وہ کیونکر کچل تا اسنے کہا غرض میری یہہ نہین تھی کہ زمین پر کچلے جاوین بلکہ مراد میری یہہ تھی کہ مبادا انظر دبدبا اور شوکت تیری پر کرین اور نظارہ لشکر مین مشغول ہوکر ذکر خدا سے باز رہین اور میدان غفلت مین پامال خذلان ہون یا پادشاہت تیری دیکھکر تمنا دنیا انکے دل مین نہ بھر جاوے اور دنیا سبغوضہ حق ہے کشف الاسرار مین ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ لشکر تیرا کتنا ہے کہا چالیس ہزار سرہنگ ہین زیر دست ہر سرہنگ کے چالیس ہزار نقیب ہین زیر دست ہر نقیب کے چالیس ہزار چیونٹیان ہین کہا کیون اپنے لشکر با ہر نہین نکالتے کہا یا نبی اللہ مجھے روے زمین دیتے تھے اختیار نکیا مین نے اور زیر زمین مکان لیا تو کہ سوا خدا کے کوئی مطلع میرے احوال سے نہو پھر اس چیونٹی کہا کہ تم اپنی نعمتون سے جو اللہ تعالی نے تمھین عطا کین بیان کرو انھون نے کہا کہ باد کو مرکب میرا کیا ہے غدوہا شہر ورواحہا شہر کہا جانتے ہو تم کہ یہہ کیا معنی رکھتا ہے مراد اس سے یہہ ہے کہ جو کچہہ تجھے دیا ہے مملکت دنیا سے مانند باد کے ہے کہ آئی نہ آئی قطعہ چلے با و پر سے جو ہر صبح وشام ٭ بساط سلیمان علیہ السلام ٭ تو سمجھی اسکے یہہ ہے راز دان ٭ کہ بر باد ہے کرّو فر جہان ٭ ثبات و قرار اسکو مطلق نہین ٭ کسی کو بقا آہ جز حق نہین ٭ اسیکو ہے زیبا اسیکو قیام ٭ اسیکو بقا اور اسیکو دوام ٭ سلیمان علیہ السلام سنکر یہہ کلام منہہ بطرف مناجات ملک علام لائے وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ اور کہا اے پروردگار میرے توفیق دے مجھکو یہہ کہ شکر کرون مین نعمت تیری کا کہ محض کرم سے انعام کیا ہے تو نے اوپر میرے اور اوپر ماں باپ میرے کے کیونکہ ماں باپ کے نعمتونکا بھی فائدہ انکی نسل کو ملتا تھا وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ اور یہہ کہ عمل کرون نیک جو پسند کرے تو اوسکو اور داخل کر مجھکو ساتھ مہربانی اپنے کے بیچ بندون اپنے صالحون کے بہشت مین بحر الحقایق مین تشبیہ دی ہے وادی نمل کو ساتھ ہوا کے نفس حریص دنیا کے اور نملہ منذرہ کو ساتھ نفس لوامہ کے اور سلیمان کو ساتھ قلب کے اور مساکن کو ساتھ حواس خمسہ کے اور باقی قصہ سالک راہ اسرار ان پر کہ زبان مرغان ہوائے عشق جانتا ہے ادنی تامل سے ظاہر ہے **بیت** جسنے دیکھا نہین سلیمان کو ٭ سمجھے کیا وہ زبان مرغان کو ٭ لکھا ہے کہ اسی سفر مین میدان بے آب مین پہنچے وقت نماز کا آیا سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وضو کرین پانی نہ ملا اور پانی بتانیوالا لشکر کا ہدہد تھا اسکو بلا یا نہ پایا بعضون نے کہا ہے کہ سلیمان علیہ السلام تخت پر تھے اور پرندے اوپر پرون سے سایہ کئے کہ ناگاہ روزن ہوگیا آفتاب آپ پر چمک گیا نظر اٹھا کر دیکھا تو مقام ہدہد کا خالی تھا تلاش کرنے لگے وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ اور خبر لی پرندون جانورون کے ہدہد ان مین نہ تھا پس کہا کیا ہے مجھکو کہ جمعیت مین مرغون کے نہین دیکھتا مین ہدہد کو کیا میری نگاہ نہین پڑتی اسپر اَمْ كَانَ مِنَ الْغَاۗىِٕبِيْنَ یا ہے وہی غائبون سے جمعیت مین لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ البتہ عذاب کرونگا مین اوسکو واسطے ادب دینے کے اور مصلحت کے عذاب سخت کہ پر اکھیڑ ڈالونگا یا دھوپ مین کھڑا کرونگا یا اسمین اور جنس اسکے مین جدائی کا حکم کرونگا یا پنجرے مین ساتھ ضد اسکے کے قید کرونگا یا اپنی خدمت سے دور کرونگا یا ذبح کرونگا مین اوسکو کہ اور ریزہ ریزہ ہوجاوین یا لاویگا میرے پاس دلیل ظاہر اور عذر معقول کہ کس واسطے چلا گیا ہے سمجھ لیجئے کہ یہان کئی خدشے ہین اول یہہ ہے کہ لام قسمیہ ہے اور لاتا ہدہد کا حجت یقینی نہ تھا پھر قسم کسطرح کھائی جواب اسکا یہہ ہے کہ اوسواسطے ایک کے ان ہو ثلثہ سے ہے نہ ہر واحد کے اور خدشہ دوسرا یہہ ہے کہ پرندہ غیر مکلف ہے وعید اسکی کیا معنی رکھتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ تعذیب بہائم اور طیور کے واسطے مصلحت انکے کے آئی ہے چنانچہ کتنے کو مارنا واسطے تعلیم شکار کے اور گھوڑے کو کوڑا لگانا وقت شرارت کے اور آنکھین باندھنی اور بھوکا رکھنا باز کا بجہت شکار درست ہے فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ پس دیر کی ہدہد نے تھوڑی سی اور پھر آیا سلیمان علیہ السلام غصہ کرنے لگے فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ پس کہا ہدہد نے کہ احاطہ کیا مین نے اور دیکھا اس جگہ کو کہ نہین احاطہ کیا اور دیکھا تمنے

اسکو

اسکو اور لایا ہون مین تمہارے پاس شہر سبا کی خبر تحقیق اور وہ یہہ ہے کہ ایک ہد ہد اس ولایت کا ہوا پر مجھ سے ملا اُسنے اپنے وہان کے بادشاہ
کی عظمت اور خوبی بیان کی مین مشتاق اسکے دیکھنے کا ہوا پس گیا اور دیکھہ آیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ بادشاہ وہانکا کون ہے اور دین اسکا
اور اسکے رعیت کا کیا ہے ہد ہد نے کہا اِنِّي وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ تحقیق پائی
مین نے ایک عورت کہ پادشاہی کرتی ہے انکی جو ملک سبا مین رہتے ہین نام اسکا بلقیس ہے ماں اسکی پری باپ آدمی ہے اور دی گئی ہے اسکو ہر چیز سے
کہ بادشاہون کو درکار ہے اور واسطے اسکے ایک تخت ہے بڑا بہ نسبت اسکی اور اور بادشاہون کی لکھا ہے کہ تیس گز عرض اور تیس گز طول
مین تھا یا اسّی گز عرض اور اسّی گز طول رکھتا تھا سونے چاندی کا بنا ہوا جواہر جڑا ہوا وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ پایا مین نے اسکو اور قوم اسکے کو کہ جہل سے سجدہ کرتے ہین واسطے سورج کے سوا اللہ کے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ اور زینت
دی ہے واسطے انکے شیطان نے اعمال انکے کو فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ پس بند کیا ہے شیطان نے انکو راہ راست سے
پس وہ نہین راہ پاتے سیدھی اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہہ کہ سجدہ کرین واسطے اللہ کے جو نکالتا ہے چھپی
چیزون کو بیچ آسمانون اور زمین کے یعنے قطرات آسمان سے برساتا ہے نباتات زمین سے اگاتا ہے وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ اور جانتا
جو چھپاتے ہو تم دلون مین اور جو ظاہر کرتے ہو زبانون سے اور ما یخفون و یعلنون ساتھ صیغہ غائب کے بھی قراءت ہے یعنے جو چھپاتے ہین بندے
اور ظاہر کرتے ہین اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اللہ نہین کوئی معبود بحق مگر وہ پروردگار عرش بڑے کا وہ عرش جو محیط ہے کرسی کو اور کرسی
محیط ہے تمام آسمانون اور زمینون کو پس بڑائی کو عرش خدا کے عرش بلقیس کب پہنچتا ہے مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ سجدہ تلاوت کا یہہ
آٹھوان ہے بقول امام اعظم رح اور نوان ہے بقول امام شافعی رح فتوحات مین اسکو سجدہ سر خفی کہا ہے اور موضع سجود مین اختلاف ہے یعنے وما
تعلنون پر سجدہ کرتے ہین یا رب العرش العظیم پر لکھا ہے کہ جب ہد ہد نے یہہ احوال بیان کیا قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ کہا
سلیمان علیٰ نبینا و علیہ السلام نے شتاب ہے کہ دیکھینگے ہم آیا سچ کہا تو نے یا ہے تو جھوٹون سے سوال ام کذبت احصر تھا بڑا کر ام کنت من الکاذبین
کیون فرمایا جواب بطریق کنایت کذب اسکا بیان کیا کہ ابلغ ہے تصریح سے پس نامہ لکھا اور کہا اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ
عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ لیجا مکتوب میرا یہہ پس ڈال دے اسکو طرف انکے پھر منہہ پھیرا لینے اور ایک گوشہ مین بیٹھکر تجسس کر پس دیکھہ کہ
کس چیز کے رجوع کرتے ہین اور آپس مین ایک دوسرے سے مشورہ کرکر کیا جواب دیتے ہین سمجھیے کہ بلقیس شراحیل بن مالک کی بیٹی تھی پری سے کہ بادشاہ
یمن کا تھا بعد باپ کے تخت نشین ہوئی اسکے ننہیال والی جنون نے مدد کر کر تخت عظیم بنا دیا وہ اور قوم اسکی آفتاب پرست تھی جب ہد ہد نے اسکی خبر لاکر
سلیمان علیہ السلام کو سنائی اور نامہ انکا لیکر منقار مین گیا بلقیس تخت پر بیٹھی تھی اور ارکان دولت حاضر تھے زیر تخت سے پرواز کرکر بلندی پر جا نامہ
تخت پر گرا دیا لوگون نے اسکا پرواز کرنا اور نامہ گرانا دیکھا اور اشہر یہہ ہے کہ بلقیس خلوت گاہ مین تکیہ لگائے دروازے بند کئے لیٹی تھی ہد ہد نے
روزن در سے جاکر نامہ اسکے سینہ پر ڈال دیا اُسنے جونک کر نامہ اٹھا کر پڑھا پھر نامہ ہاتھہ مین لئے باہر نکل آئی اور ارکان دولت کو بلاکر انکی طرف متوجہ ہوکر
قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ کہا اے سردارو تحقیق ڈالا گیا ہے طرف میرے مکتوب بزرگ سمجھیے کہ نامہ کو بزرگ
واسطے بھیجنے والے کے کہا کہ پیغمبر بزرگ تھے یا بسبب لانے والے کے کہا کہ ہد ہد تھا اور یہہ معاملہ غریب الشان ہے یا واسطے اسکے کہا کہ مہر لگی تھی کلام شریف کہا
کہا ہے کہ بزرگ اس سبب سے کہا کہ اسمین طمع ملک کی نہ تھی بلکہ دعوت طرف مالک الملک کے تھی بیت پسند جو بے لگاؤ ہوتی ہے ٭ تخم دل مین
اثر کا بوتی ہے ٭ بعضون نے کہا ہے کہ مضمون نامہ شروع بنام خدا تھا اسواسطے بزرگترین نامہ ہوا بیت آغاز مین جسکے تیرا ہو نام ٭ نامہ ہے وہی

بزرگ انجام ۔ القصہ بلقیس نے کہا کہ ایک نامہ میرے پاس آیا ہے ارکان دولت نے پوچھا کہ کس کے طرف سے آیا ہے کہا کہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ
تحقیق وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور تحقیق مضمون اسکا یہہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ
شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ مہربان بخشنے والے کے یہہ کہ مت سرکشی کرو اوپر میرے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہوکر جب اہل قوم نے مضمون نامہ کا معلوم کیا
اور دیکھا کہ باوجود قلت الفاظ کے کثرت معانی پر دال ہے سراسیمہ اور پریشان حال ہوئے قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ کہا
بلقیس نے اے سردارو جواب دو مجھکو بیچ اس کام میرے کے اور جو میرے حق میں صلاح اور صواب ہو بتاؤ لکھا ہے کہ وہ ارکان مملکت تین سو تیرہ تھے
کہ ہر ایک دس ہزار سپاہ کا سردار تھا مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ نہیں ہوتی میں قطع کرنے اور فیصل کرنے کسی کام کو یہانتک کہ حاضر
ہو تم میرے پاس یعنے بے مشورہ تمھارے کوئی کام نہیں کیا ہے میں قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ کہا انہوں نے ہم صاحب قوت کے ہیں
اور صاحب جنگ سخت کے ہیں یعنے بہادر بھی ہیں اور لشکر بھی رکھتے ہیں وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ اور حکم طرف تیرے یا کام حوالہ
تیرے ہے اور عقل عمل تیری پس دیکھ تو کیا حکم کرتی ہے مقاتلہ سے اور مصالحہ سے **بیت** جنگ کر یا صلح ہم ہمراہ ہیں ٭ تیرے تابع ہر طرح
اے ماہ ہیں ٭ جب بلقیس نے سمجھا کہ یہہ میل طرف جنگ کے رکھتے ہیں پسند نہ کیا اور کہا کہ لڑنا صلاح نہیں کیونکہ لڑائی میں اگر وہ غالب آئے مال و ملک
ہمارا تلف ہو جاویگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً کہا بلقیس نے تحقیق
بادشاہ جسوقت کہ داخل ہوتے ہیں کسی شہر میں کہ اسکو ساتھ قہر کے تصرف میں لاویں خراب کرتے ہیں اسکو اور کرتے ہیں عزت والوں اسکے کو ذلیل لوٹ کر اور
قید کر کر وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ اور اسیطرح یہہ بھی کرینگے یا اسیطرح کرتے ہیں کام انکا یہی ہے عادت انکی ایسی ہی ہے اور یہہ بھی تاکید ہے قول اول کے
اور ہوسکتا ہے کہ کلام حق ہو واسطے تصدیق کلام سابق کے وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ اور تحقیق میں
بھیجنے والی ہوں طرف سلیمان اور قوم اسکے کے تحفہ کہ مقدمہ صلح ہے پس دیکھتی ہوں کہ وہاں سے ساتھ کس چیز کے پھر آوینگے بھیجے ہوئے اگر تحفہ
میرا قبول کیا تو بادشاہ ہے اور نہیں تو پیغمبر کشاف میں ہے کہ پانچسو غلاموں کو لباس لونڈیوں کا پہنا کر اور پانچسو لونڈیوں پر پوشاک غلاموں کی
سج کر اور ہزار خشت زرین اور تاج درّ یاقوت جڑا اور مشک و عنبر اور صندوق درّ ناسفتہ سے اور مہرہ کج سفتہ سے بھرا تیار کر کر منذر بن
عمرو کو دیکر اور اشراف قوم اسکے ہمراہ کر کر روانہ کیا اور کہہ دیا کہ اے منذر اگر وہ چشم غضب سے تجھے دیکھے تو سمجھ جائیو کہ وہ بادشاہ ہے اس سے مت
ڈریو اور اگر نرمی اور خوش خوئی اور شگفتہ روئی سے کلام فرماوے تو جانیو کہ پیغمبر ہے اور دلیل اسکی پیغمبری کی اور یہہ ہے کہ غلاموں اور لونڈیوں میں
فرق کرے اور گوہر ناسفتہ میں سوراخ کرے اور مہرہ کج سفتہ کو پرو دے منذر رخصت ہو کر چلا اور ہدہد نے یہہ سب باتیں سنکر وہاں سے پرواز کر کر حضرت
سلیمان کے پاس آکر عرض کر دی سلیمان علیہ السلام نے جنوں کو فرمایا کہ خشت زرین تیار کرو اور میدان میں کہ سات فرسنگ کا طول رکھتا ہو بچھا دو
انہوں نے موافق حکم کے فرش کر دیا پھر منذر کے آنے کے دن سواریاں بحری اور بری گرد میدان میں کھڑی کیں اور آدمیوں کے اور پریوں کے اور دیووں کے اور سباع
اور وحوش کے اور ہوام کے جدے جدے پرے باندھے اور مرغوں کو ہوا پر سے پر ملائے کھڑا کیا **بیت** یہہ ہے آراستگی دید و شنید خلق سے باہر
جو مجلس ہے تو ایسی ہو جو محفل ہو تو ایسی ہو ٭ منذر کنارے میدان کے پہنچ کر وہ فرش اور آرائش دیکھ کر اپنے تحفوں سے شرمندہ ہوا جب
تخت کے پاس پہنچا آپ نے دیکھ کر شگفتہ روئی سے تبسم کیا اور احوال پوچھ کر حکم فرمایا کہ صندوق لاؤ جسمیں گوہر ناسفتہ اور مہرہ کج سفتہ بھرے
ہیں پھر دیمک کو کہا کہ گوہر ناسفتہ میں سوراخ کر دے اور کیڑے کو کہا کہ دھاگا منہہ میں لیکر سوراخ مہرہ کج سفتہ میں سے نکل جاوے وہ دونوں حکم بجا لائے
پھر پانی منگوایا اور لونڈیوں اور غلاموں کو فرمایا کہ منہہ دھو کر غبار راہ سے پاک ہو غلاموں نے منہہ دھویا اور لونڈیوں نے پانی ایک ہاتھ سے دوسرے

ود ۱۱۱
۲۴

ڈالا اس نکتہ سے درمیان انکے امتیاز فرمایا اور تحفہ اسکا رد کیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ پس جب آیا
ایلچی بلقیس کا سلیمان کے پاس اور تحفے لایا کہا سلیمان نے کیا تم مدد دیتے ہو مجھکو ساتھ مال کے اور حال یہ کہ میرے پاس تم سے زیادہ ہے فَمَآ اٰتٰىنِ
ءَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ پس جو کچھ کہ دیا ہے مجھکو اللہ نے ملک اور نبوت اور علم سے بہتر ہے اس چیز سے کہ دیا ہے تمکو مال اسباب دنیا کے سے
بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ بلکہ تمہیں ساتھ تحفہ اپنے کے خوشی ہوتی ہوا ور ناز کرتے ہو کیونکہ سوا زندگانی دنیا کے گذرگاہ نگاہ ہمت تمہاری
نہیں ہے دنیا ہے جیفہ طالب اسکی سگان کو چاہیئے اور بھروسا زندگی پر غافلان کو چاہیئے اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا
وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ اے ایلچی پھر جا طرف بلقیس اور قوم اسکی کے اور کہہ کہ آؤ اور اگر نہ آؤ گے پس البتہ آوینگے ہم انپر ساتھ
ایسے لشکروں کے کہ نہ مقابلہ کی طاقت ہوسکے واسطے انکے ساتھ ان لشکروں کے اور البتہ نکال دیوینگے ہم انکو شہر سبا سے در انحال کہ بے عزت
بے حرمت ہونگے اور وہ رسوا ہونگے اور قاصد منذر گیا اور سب احوال کہا بلقیس تیاری کرکر تخت اپنا مکان مضبوط میں رکھ قفل لگا کنجی ساتھ لے
جو کہ ابتہا مع لشکر پایہ تخت سلیمان علیہ السلام کی طرف چلے دیوؤں نے اندیشہ کیا کہ سلیمان علیہ السلام سکا حسن و جمال دیکھ کر اگر اس سے بیاہ کرینگے تو وہ
پوشیدہ باتیں ہماری بتاویگی اور ہمیں مشکل بنے گی اسکے آنے سے پہلے ہے جو کچھ عیوب ہیں اسکے بیان کریں کہ دل آپکا مکدر ہو جاوے پس اشراف جن کے
تخت پاس کھڑے ہو کر عرض کیا کہ بالقیس کے عقل میں قصور ہے اور باتیں جھوٹی ہیں اور پاؤں اسکے مثل سم گدھے کے ہیں انگلیاں نہیں ہیں سلیمان
علیہ السلام سنکر متفکر ہوئے پہلے چاہا کہ اسکی عقل کو آزماویں قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ
کہا حضرت سلیمان نے اے سردارو کون سا تم میں سے لاتا ہے میرے پاس تخت اسکے کو پہلے اس سے کہ آوے میرے پاس مسلمان ہو کر کیونکہ جب ایمان
لے آویگی تو اسکا تخت لینا روا نہیں بے اجازت اسکے اور غرض آپکی یہہ تھی کہ تغیر دیکر پوچھیں کہ یہہ تخت تیرا ہے یا نہیں اور اسکے جواب میں اسکی عقل آزماویں
قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ کہا ایک دیو پلید ناخوش نے جنوں میں سے کہ ذکوان یا صخر نام اسکا تھا میں
لے آؤنگا تمہارے پاس اسکو پہلے اس سے کہ اٹھو تم جگہہ اپنی سے یعنی مجلس حکومت سے اور آپ دوپہر کو اٹھتے تھے وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ
اور تحقیق میں اوپر اٹھانے اس تخت کے البتہ زور آور ہوں یا امانت دار یعنی جواہر جو اس میں ہیں اسکی خیانت نہ کرونگا یا با امانت تمہارے پاس پہنچا دونگا سلیمان
علیہ السلام نے کہا کہ اس سے جلد تر میں چاہتا ہوں کہ آجاوے قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ
کہا اس شخص نے کہ نزدیک اسکے علم تھا کتاب کا میں لے آؤنگا تمہارے پاس تخت بلقیس کو پہلے اس سے کہ پھر آوے طرف تمہارے نظر تمہاری یعنی تم کسی چیز
دیکھو اس سے نظر نہیں پلٹاؤگے کہ حاضر کردونگا سمجھہ لیجئے کہ وہ شخص خضر علیہ السلام تھے یا فرشتہ جو مؤید سلیمان کا تھا یا جبرئیل علیہ السلام یا ملک [illegible]
مقاومیں ایک مرد کہ مستجاب الدعوات تھا نام اسکا ملیخا یا ذوالنون یا اسطوع تھا یا ضبہ تھا کہ ابو القبیلہ ہے تیسیر میں ہے کہ بنو ضبہ ادعا کرتے ہیں کہ علم
کتاب ہمارے باپ کو تھا عندہ علم الکتاب اسکے حق میں ہے اور اشہر یہہ ہے کہ آصف بن برخیا وزیر سلیمان علیہ السلام کا تھا اسم اعظم اسکو یاد تھا سلیمان
علیہ السلام نے اجازت دی وہ سجدہ میں گیا اور کہا یا حی یا قیوم کہ زبان عبری میں اہیا شراہیا ہے اور بعضے کہتے ہیں یا ذوالجلال والاکرام کہا
پھر بقدر جو دعا کی تخت بلقیس کا زمین کے اندر اگر آگے تخت سلیمان کے نکل آیا وسیط میں ہے کہ حق تعالی اسنے وہاں اسکو معدوم کیا یہاں ایجاد فرمایا فَلَمَّا
رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ پس جس وقت دیکھا سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے تخت کو
ٹھہرا ہوا نزدیک اپنے کہا یہہ کرامت فضل پروردگار میرے کے سے ہے تو کہ آزماوے مجھکو بیچ مثل انکا ہوں کے آیا شکر کرتا ہوں میں یا ناشکری کرتا ہوں
میں وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ اور جو کوئی شکر کرے نعمت خدا کا سوا اسکے نہیں کہ شکر کرتا ہے واسطے جان اپنے کے کیونکہ شکر سے

نعمت ہمیشہ رہتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ اور جو ناشکری کرے پس تحقیق پروردگار میرا بے پرواہ ہے
شکر گذاری سے اور ناشکری سے لوگون کے کرم کرنیوالا ہے ساتھ انعام کے اوپر مستحقون کے قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا کہا سلیمان علی نبینا و
علیہ السلام نے پہچان کرو واسطے بلقیس کے تخت اسکا یعنی شکل اسکی بدل ڈالو اسطرح کہ بالاخانے کا تہ خانہ کرو اور تہ خانہ کا بالاخانہ بناؤ و جواہر اور
روشن پر لگادو بیت اخضر کو رکھو بجائے احمر احمر کو رکھو بجائے اخضر ابیض کو اصفر کے جا لگادو بالعکس سب معاملہ بنادو
نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ کہ دیکھیں ہم بعد سوال کے وہ آیا راہ پاتی ہے اور پہچانتی ہے اپنے تخت کو یا ہوتی ہے ان لوگون سے کہ نہیں راہ
پاتے اور نہیں پہچانتے سوال ام لم تهتد مختصر کیون نہ کہا کہ بڑا کر ام تکون من الذین لا یهتدون کہا جواب یہہ بطریق کنایت فرمایا اور کنایت
ابلغ ہے تصریح سے سوال الذین لا یهتدون صفت جماعت ذکور ہے اور بلقیس انثی تھے جواب بطریق و کانت
من القانتین باب تغلیب ہے فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ پس جب آئی بلقیس نزدیک حضرت سلیمان کے اور تخت اسکا
سامنے رکھا تھا کہا گیا اسکو کیا اسیطرح کا ہے تخت تیرا قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ کہا اسنے گویا کہ یہہ وہی ہے یقینی نہ کہا کہ یہہ وہی ہے اسواسطے احتمال
تھا کہ مثل اسکے اور ہوا اور یہہ کمال عقل اسکی تھی پھر کہا وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ اور دی گئی تھی ہم علم او پر کمال قدرت
ایزد منان کے اور حقیت نبوت سلیمان کے پہلے اس معجزہ سے اور ہوئی تھی ہم مسلمان اور گردن رکھنے والے حکم اسکے پر وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ
تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ اور بند کیا اللہ نے بلقیس کو توفیق دیکر اس چیز سے کہ عبادت کرتی تھی سوا اللہ کے یعنی آفتاب پرستی سے
إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ تحقیق بلقیس تھی قوم کافرون سے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان نے واسطے امتحان اسکے کہ ایک محل بنوایا
تھا زمین اسکی سفید شفاف شیشہ کی تھی اور نیچے اسکے نہر لائی تھی اور مچھلیاں اسمین تیرتی تھین صحن خانہ مین تمام پانی ہے پانی نظر آتا تھا اور
تخت اپنا رکھکر بلقیس کو بلایا جب بلقیس دروازے پر اسکے پہنچی قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ کہا گیا واسطے اوسکے کہ داخل ہو محل مین فَلَمَّا رَأَتْهُ
حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا پس جسوقت کہ دیکھا صحن محل کو گمان کیا اسکو گہرا پانی اور کھول دیا اور کھینچ لیا دامن جامہ
دونون پنڈلیون اپنے سے تو کہ قدم پانی مین رکھے سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ پاؤن اسکے آدمیون کے ہین قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ
کہا حضرت سلیمان نے اے بلقیس مت ڈر اس بات سے تحقیق یہہ جو تو پانی جانتی ہے صحن محل ہے بنا ہوا شیشے سے قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ
مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ کہا بلقیس نے اے آفریدگار میرے تحقیق مین نے ظلم کیا اوپر جان اپنے کے آفتاب پوجکر اور اسلام لائی مین ساتھ
سلیمان کے یعنی انکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے واسطے اللہ پروردگار عالمون کے روایت ہے کہ جب بلقیس مشرف باسلام ہوئی حضرت سلیمان نے
اس سے نکاح کیا اور ملک اسکا اسی کو دیا اور بکمال محبت اور الفت اس سے رکھی تھی ہر مہینے مین آکر تین روز وہان رہتے تھے ایک بیٹا آپ کا
اس سے پیدا ہوا اور تین بیٹیان وجود مین آئین اور انتقال اسکا پہلے حضرت سلیمان سے ہوا اہل تاویل کہتے ہین کہ تشبیہ ہے ہدہد قوت متفکرہ کی اور سبا
مدینہ جسد کے اور سلیمان دل کے اور بلقیس نفس کے اور من عنده علم الکتاب عقل فعال کے اور عرش بلقیس طبیعت مدینہ کے اسیطرح سب حکایت کی تطبیق
سمجھنے والے سمجھتے ہین ۔ بیت اشارے کنایہ سمجھتے ہین وہ جنہین عشق کے لاگ ہے دوستو وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ
صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی انکے صالح علیہ السلام کو
ساتھ اسکے کہ عبادت کرو اللہ کی پس ناگہان وہ دو فرقے ہوئے مومن اور کافر جھگڑنے لگے آپسمین اور انکا جھگڑنا سورہ اعراف مین لکھا گیا ہے
اور جب کافرون نے جھگڑے مین الزام کھایا کہا اے صالح جس عذاب کا وعدہ کرتا ہے ہم سے تو وہ دکھا قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ

بالسیئۃ قبل الحسنۃ کہا حضرت صالح نے اے گروہ میری کیون جلدی کرتے ہو تم ساتھ نزول عذاب کے پہلے توبہ سے تاخیر کرتے ہو یعنی
کلمہ اسکا کہ قوم ثمود کہتے تھے کہ جب عذاب دیکھہ لینگے ہم تب توبہ کرینگے حضرت صالح نے فرمایا کہ لولا تستغفرون اللہ لعلکم ترحمون
کیون نہین بخشش مانگتے ایمان لاکر اور توبہ کرکر اللہ تعالی سے تو کہ تم رحم کیئے جاؤ اور عذاب سے بچو قالوا اطیرنا بک وبمن معک کہا
انھون نے شگون بد لیا ہمنے ساتھ تیرے اور ساتھ ان لوگون کے کہ ساتھ تیرے ہین ایمان والے کہ جیسے تونے دعوت ہمین کی ہے ہمپر
رنج آیا اور جدائی درمیان ہمارے پڑی قال طائرکم عند اللہ کہا حضرت صالح نے کہ شگون بد تمہارا نیک اور بد نزدیک اللہ کے ہے
جو حکم ازلی مین لکھہ گیا وہ نہین ٹلتا بیت لکھا ہے جو ازل مین نیک و بد ہونا ہے وہ رافتنا : نہ دخل اسمین تغیر کا نہ فرق سبب اسمین
تبدل کا بل انتم قوم تفتنون بلکہ تم ایک قوم ہو کہ گرفتار کیئے جاتے ہو اور آزمائے جاتے ہو ساتھ غنا اور فقر کے اور سختی اور آسانی کے
وکان فی المدینۃ تسعۃ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون اور تھے بیچ اس شہر کے کہ جہان صالح علیہ السلام تھے یعنی حجر سے
نو شخص سردار قوم کے سے ایکن مقدار بن سالف اور مصدع بن دہر تھے کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹنے مین شریک تھے فساد کرتے تھے بیچ زمین
حجر کے ساتھ کفر اور عصیان کے اور نہ اصلاح کرتے تھے اپنے کام مین جب انھون نے بعد پاؤن کاٹنے اونٹنی کے وعید عذاب سنا قالوا تقاسموا
باللہ لنبیتنہ واھلہ کہا انہون نے کہ قسم کھاؤ آپس مین ساتھ اللہ کے البتہ شبخون مارینگے ہم صالح کو اور گھر والون اسکے کو یعنی پہلے تم
کھالی پھر یہہ بات ٹھرائی ثم لنقولن لولیہ ما شھدنا مھلک اھلہ وانا لصادقون پھر البتہ کہینگے ہم واسطے وارثون اسکے
یعنے اگر ہم سے پوچھینگے کہ صالح کو کسنے مارا کہینگے ہم کہ نہین حاضر تھے ہم وقت ہلاک اسکے اور اہل اسکے کیا یا بیچ موضع ہلاک اسکے اور اہل اسکے
کے پس ہمکو کیا خبر ہے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین ومکروا مکرا ومکرنا مکرا وھم لا یشعرون اور مکر کیا انھون نے ایک مکر کہ صالح کو
مارین اور وارثون کو اسکے کہین کہ ہمنے نہ مارا ہے نہ خبردار ہین اور مکر کیا ہمنے بھی ایک مکر کہ جزا مکر کی انکے دی کہ انکے مکر کو سبب ہلاک کا انہین کے کیا
اور وہ نہین جانتے تھے اس بات کو لکھا ہے کہ صالح علیہ السلام کی ایک مسجد تھی غار مین رات کو وہان جاکر نماز پڑھا کرتے تھے ان نو آدمیون نے
کہا کہ وعدہ عذاب ہمارے مین تین دن باقی ہین آؤ پہلے ہی عذاب سے صالح کو مار ڈالین پس اول شب اس غار مین آکر گھات لگاتے تھے کہ صالح آوے
تو اسکو قتل کرین ناگہان ایک سیل اوپر سے گری سب دب گئے اور دروازہ غار کا بند ہو گیا وہین ہلاک ہو گئے اور باقی کفار چیخ سے جبرئیل علیہ السلام کے
مرگئے فانظر کیف کان عاقبۃ مکرھم انا دمرناھم وقومھم اجمعین پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کام مکر انکے کا یہہ کہ ہمنے ہلاک کیا ان
نو آدمیون کو غار مین اور باقی قوم انکے کو سب کو چیخ سے جبرئیل کے فتلک بیوتھم خاویۃ بما ظلموا پس یہہ ہین گھر انکے زمین حجر مین دیکھو انکو
دراں حال کہ خالی پڑے ہین اور خراب ہین یہہ بسبب اسکے کہ ظلم کیا تھا انھون نے یعنے شرک لائے تھے ان فی ذلک لایۃ لقوم یعلمون تحقیق بیچ
اسکے جو قوم ثمود سے کیا البتہ عبرت ہے واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین وانجینا الذین امنوا وکانوا یتقون اور نجات دی ہمنے ان لوگون کو
جو ایمان لائے حضرت صالح پر اور تھے وہ پرہیزگاری کرتے ولوطا اذ قال لقومہ اتاتون الفاحشۃ وانتم تبصرون اور بھیجا ہمنے لوط
علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو یاد کر جسوقت کہا لوط نے واسطے قوم اپنے کے آیا کرتے ہو تم بیحیائی اور حال آنکہ تم دیکھتے ہو اور جانتے ہو اسکی برائی
ائنکم لتاتون الرجال شھوۃ من دون النساء کیا آتے ہو تم مردون کے پاس شہوت سے سوا عورتون کے کہ واسطے شہوت کے مخلوق
ہین بل انتم قوم تجھلون بلکہ تم ایک قوم ہو کہ جہل کرتے ہو اور نہین جانتے سرانجام اس کام کا فما کان جواب قومہ الا ان قالوا
اخرجوا ال لوط من قریتکم پس نتھا جواب قوم لوط کا مگر یہہ کہ کہا انہون نے آپسمین نکالو لوگون کو لوط کے لوط سمیت بستی اپنی سے کہ سدوم

ہے اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ تحقیق وہ ایک لوگ ہین کہ ستہرائے کرتے ہین اپنی آپ کو پاک جانتے ہین ہمین پلید فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِیْنَ پس نجات دی ہمنے لوط کو اور اہل اسکے کو یعنے بیٹون اسکے کو مگر عورت اسکے کو کہ مقرر کیا تہا ہمنے اسکو پیچھے رہنے والون سے واسطے عذاب کے وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر انکے مینہ یعنے سونشانات کر ایک مینہ پتھرونکا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ پس برا تہا مینہ ڈرائے گیونکا کہ ڈرانیوالون پر ایمان نہ لائے قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی کہا ہمنے لوط کو کہ کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اوپر ہلاکی کرنے کافرون کے اور سلام ہے اوپر بندون اسکے کے وہ جو برگزیدہ کیا انکو ساتھ عصمت کے اور نگاہ رکھا بچایا ان سے اور نجات دی عذاب سے یا یہ امر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ جب اللہ تعالی نے قصہ موسی اور سلیمان اور صالح اور لوط علیہم السلام کا سنایا کہ کیا کیا قدرتین انمین ہین اور کیسے کیسے معجزے اور کس کس طرح سے ہلاکت اعدا بیان ہے اور اسکا علم بڑی نعمت ہے پس امر کیا کہ حمد الہی کرو اور سلام بندگان برگزیدہ پر بھیجو کہ انبیا ہین یا صحابہ کبار آپکے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین یا اہل قرآن یا عام مسلمان ہین محقق کہتے ہین کہ اسلام ان لوگونکا ہے جنکے دل سالم ہین تعلقات ماسوی اللہ سے اور سر انکے خالی ہین خیالات دو کر سے جو ہو سالم خیال غیر سے دل اہل سلام اسکو کہتے ہین انپر آج بواسطہ سلام ہے اور کل بیواسطہ ہوگا سلام قولا من رب الرحیم بیت جسکو نہ بن تیرے کچھہ دو جگ کام ہووے اسپر نہ کیونکر تیرا یہان وہان سلام ہووے آٰللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ کیا اللہ تعالی بہتر ہے یا وہ چیز کہ شریک لاتے ہین کافر یا شریک عاجز بہتر ہین اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً آیا جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اتارا واسطے تمہارے آسمان سے یا ابر سے پانی فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ پس اگایا ہمنے ساتھ اس پانی کے سمجھہ لیجئے کہ یہان عدول غیبت سے طرف تکلم کے واسطے تاکید اختصاص فعل کے ساتھ ذات مبارک اسکے کے یعنے ہمین قدرت رکھتے ہین اسکی اور ہمنے اگائے آب باران سے باغ رونق والے یا باغ کہ دیوارین انکی صاحب خوبی اور خرمی ہین آراستہ اور زیبا مَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا نہ قدرت تہی تمکو یہہ کہ اگاؤ درختون انکے کو ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ آیا ہے یعنے نہین کوئی معبود ساتھ اللہ کے کہ مدد کرے انکامون مین اسکے کیونکہ وہ خلق و تکوین مین اکیلا ہے منفرد ہے اور یکتا ہے بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ بلکہ مشرک ایک قوم ہین کہ پہر جاتے ہین راہ راست سے کہ راہ توحید ہے یا شریک لاتے ہین اور عدیل اسکا ٹہراتے ہین پس وہ عدیل بہتر ہے یا اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَجَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًا یا جسنے کیا ہے زمین کو ٹھکانا آدمیونکا اور جانورونکا اور کئین درمیان زمین کے نہرین اور رکہے واسطے استحکام زمین کے پہاڑ کہ انمین معادن ہین اور چشمے جاری اور کیا درمیان دو دریا شور و شیرین کے پردا کہ آپس مین مل جاوین ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ آیا ہے کوئی معبود یعنے نہین ساتھ اللہ کے کہ پیدائش مین ان چیزون کے اسکی مدد کرے بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر مشرک نہین جانتے یگانگی اسکی لازم پیدا کرنے مین اشیا کے اور شریک اسکا بنانے اپنا آیا وہ شریک ضعیف انکا بہتر ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ یا وہ کوئی کہ قبول کرتا ہے دعا مضطر کی جسوقت کہ پکارتا ہے اسکو مضطر بیچارے کو کہتے ہین جسکا کوئی حیلہ وسیلہ نہو سوا حق کے بعضون نے کہا کہ مضطر وہ ہے جسنے دل ہستی اپنے سے اٹہایا ہو جیسے دریا مین ڈوبتا ہو یا صحرائے لق و دق مین گما ہو یا بیمار کہ ناامید اپنی صحت سے ہوا ہو شیخ داؤد یمانی ایک شخص کی عیادت کو گئے اسنے کہا ای شیخ دعا کرو کہ مین شفا پاؤن شیخ نے کہا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہے دعائے مضطر قبول ہے کیونکہ نیاز تیرا زیادہ ہے اور اللہ تعالی نیاز بیچارونکا دوست رکھتا ہے قطعہ

چھوڑ اسے رافت تکبر اور ناز بارگاہ حق مین آیا صد نیاز زاری و عجز اس جگہہ درکار ہے حشم دریا بار کو وان بار ہے صرف کر گر عمر پڑھہ پڑھہ کر نماز فائدہ کیا گر نہین سوز و گداز چاہیئے سوز و گداز عاشقی زاری و عجز و نیاز و عاشقی درد اگر تجھہ مین ہے تو درمان ہے وہ جان

وسے اسکو کہ جان جان ہے وہ ؛ چارہ سازی چاہیے تو بیچارہ ہو ؛ اس سے ملنا چاہیے تو آوارہ ہو ؛ ہوگا مضطر تو تو وہ آویگا پاس
پاس اپنے ہوگا تیرا ست ہوا اس ؛ کیونکہ جو مضطر ہوا اور ہو وے ملول ؛ کرتا ہے اسکی دعا اللہ قبول ؛ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور کھو
دیتا ہے برائی اور رفع کرتا ہے اس رنج وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاۗءَ الْاَرْضِ یا بت بہتر ہے یا وہ خدا کہ کرتا ہے تمکو جانشین زمین کے یعنی مالک اور
وارث پہلے لوگون کے اور زمین پر انکے تمہین تصرف دیتا ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ایا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے کہ ان کامون مین اسکی اعانت کرے
یعنی نہین ہے قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تھوڑا سا نصیحت پکڑتے ہو یا کم اللہ کو یاد کرتے ہو لکھا ہے کہ مراد قلت سے عدم ہے یعنی پند پذیر نہین ہوتے
اور سوچنا بتونکا نہین چھوڑتے کیا بت بہتر ہے اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهٖ وہ کوئی کہ راہ دکھاتا ہے تمکو بیچ اندھیرون جنگل کے اور دریا کے اور وہ کہ بھیجتا ہے باؤن کو جو خوشخبری دینے والے آگے رحمت اسکے کے
کہ باران ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ کیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے یعنی نہین ہے تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ بہت بلند ہے اللہ اس چیز سے کہ شریک
لاتے ہین کافر کیونکہ قادر خالق پاک ہوتا ہے شرکت عاجز مخلوق کے سے اور آیا ایسا شریک بہتر ہے اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَ
مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ یا وہ کہ پہلے بار کرتا ہے پیدایش اور عدم سے وجود مین لاتا ہے پھر دوبارا کریگا اسکو بعد مارنے کے
یعنی اٹھاویگا قیامت کے دن اور وہ کہ رزق دیتا ہے تمکو آسمان سے مینہہ برسا کر اور زمین سے اناج اگا کر یا ساتھ اسباب آسمانی اور زمینی کے
روزی بخشتا ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ کیا ہے کوئی معبود شریک ساتھ اللہ کے کہ یہہ کام کرے قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ
کہ لاؤ دلیل اپنی اوپر اسکے کہ سوا اللہ کے ایسی قدرت رکھتا ہو اگر تم سچے ہو اس بات مین کہ اِلٰہ دوسرا ہے کیونکہ کمال قدرت لوازم الوہیت سے
ہے اور وہ سوا اللہ کے اور کو ثابت نہین قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا جو
کوئی بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے غیب کو مگر اللہ یعنی جیسی کہ قدرت اسکی کامل ہے ویسا ہی علم اسکا بھی شامل ہے ۔ بیت نہ یہہ قدرت
کسیکو ہے نہ یہہ دانش کسیکو ہے ۔ یہہ اسکا خاصہ ہے نے نبی کو نے ولی کو ہے وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ اور نہین جانتے مشرک
کہ کسوقت اٹھائے جاوینگے بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ بل کے معنی بل کی ہین اور لباب مین ام کے ہین اور ہر طرح استفہام بمعنی نفی ہے اور ادّارک
بہ تشدید دال ہے اصل اسکی تدارک تھی تے کو دال سے بدل کر دال مین ادغام کیا اور ہمزہ وصلی واسطے آئے اور ادرک بوزن اکرم بھی قرات ہے چنانچہ جلالین
مین ہے یعنی نہ پہنچا اور نہ کامل ہوا علم انکا بیچ آخرت کے یعنے وقوع آخرت مین خوب نہ سمجھے بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا بلکہ وہ بیچ شک کے ہین وقوع
اسکے سے بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ بلکہ وہ آخرت سے اندھے ہین یعنے دیدہ دل انکی دلیلین بعث اور حشر کی نہین دیکھتے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا
كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَاۗؤُنَآ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے کہ جسوقت ہو جاوینگے ہم مٹی اور باپ ہمارے بھی خاک ہو جاوینگے
کیا ہم البتہ نکالے جاوینگے قبرون سے یا لائے جاوینگے تنگی فنا سے فراخی حیات مین لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ
اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ البتہ تحقیق وعدہ دئے گئے ہین اس حشر و نشر کا ہم اور باپ ہمارے پہلے وعدہ محمد سے یعنے سب پیغمبرون نے وعدہ دیا تھا
اور وقوع مین نہ آیا نہین یہہ وعدہ مگر کہانیان پہلون کی یعنے مانند قصون کے کہ بے حقیقت ہوتے ہین قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ کہہ سیر کرو بیچ زمین جھٹلانے والون کے جیسے دیار حجر اور احقاف اور موتفکات ہے پس دیکھو کہ کیونکر ہوا
آخر کام گنہگارون کا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اور ست غمگین ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر جھٹلانے
اور منہہ پھرانے مشرکون کے اور ست ہو بیچ تنگی کے اس سے کہ مکر کرتے ہین وہ کہ تو میری پناہ مین ہے اور مین تیرا نگہبان ہون بیت

راز تھا جسکا نگہبان ہو حبیب — خوف اغیار سے اسکو نہ ہو رقیب — غم اسے کیا جسکا وہ غمخوار ہو — کسکا ڈر یاری پہ گروہ یار ہو وَيَقُولُونَ
مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہین کافر کہان ہے اور کب ہوگا یہہ وعدہ موعود اگر ہو تم سچے مخاطب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہین اور اصحاب آپکے رضی اللہ عنہم اجمعین ہمیشہ کافرون کو ڈراتے رہتے تھے قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي
تَسْتَعْجِلُونَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو شتاب ہے یہہ کہ لگے ہو پیچھے تمہارے بعض وہ چیز کہ جلدی کرتے ہو بیچ نزول اسکے کے پس حاصل
ہوا انکو قتل دن بدر کا اور باقی عذاب پائینگے بعد موت کے وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ
اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب فضل کا ہے اوپر لوگون کے کہ بسبب گناہون کے عذاب شتاب نہین بھیجتا ولیکن اکثر انکے نہین شکر کرتے اور
جو نعمت تاخیر عذاب کا نہین پہچانتے وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ جانتا ہے جو کچھ
پوشیدہ کرتے ہین سینے انکے حسد اور کینہ تیرے سے اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہین تکذیب اور عداوت تیرے سے وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ اور نہین کوئی چیز پوشیدہ حوادث اور نوازل سے بیچ آسمان اور زمین کے مگر لکھی ہے بیچ کتاب روشن کے کہ لوح محفوظ
ہے إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ تحقیق یہہ قرآن بیان کرتا ہے اوپر بنی اسرائیل کے اکثر
اس چیز کا کہ وہ جہالت سے بیچ اسکے اختلاف کرتے ہین جیسے یہود کی تشبیہ اور نصاریٰ کی تنزیہ اور معاد کا احوال اور دوزخ اور بہشت کا حال اور عزیر اور
عیسیٰ علی نبینا وعلیہما السلام کا قصہ وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ اور تحقیق یہہ قرآن البتہ ہدایت ہے اور رحمت واسطے ایمان والون کے
کہ نفع لیتے ہین اس سے إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان اختلاف والون بنی اسرائیل کے ساتھ حکم راست
اور درست اپنے کے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝ اور وہ ہے غالب کہ حکم اسکا نہین ٹلتا جاننے والا حقیقت کو اس چیز کے کہ حکم کرتا ہے فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
پس توکل کر اوپر اللہ کے اور دشمنون سے مت ڈر إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ تحقیق تو اوپر حق ظاہر کے ہے کہ راہ تیری راست اور کام تیرا درست ہے
إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ تحقیق تو نہین سنا سکتا مردون کو اور نہین سنا سکتا بہرونکو پکارنا
جسوقت پھر جاوین پیٹھ موڑ کر یعنے کافر مردہ دل ہین بات تیری نہین سمجھ سکتے اور گوش دل انکے بہرے ہین اور استماع قرآن سے منہ پھراتے
ہین پس جو کوئی بہرا ہو وہ کیا سنے خصوصاً جسوقت کہ پیٹھ پھیرلے سنا کیا اشارے کو بھی نہین دیکھتا کہ سمجھ جاوے وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن
ضَلَالَتِهِمْ اور نہین تو راہ دکھانیوالا اندھون کو گمراہی انکی سے کیونکہ راہ وہ پاتا ہے جسکی آنکھین ہون یا دل روشن سو انہین دونون نہین إِن
تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ نہین سناتا مگر اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے ساتھ نشانیون ہماری کے یعنے تیری باتون کو نہین
سمجھے مگر مومن پس وہ فرمان برداری کرنیوالے ہین وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا
لَا يُوقِنُونَ اور جسوقت کہ آن پڑیگی بات اور لازم ہو جاویگا عذاب اوپر آدمیون کے اس زمان کہ ہے ترک امر معروف اور نہی منکر سے اٹھا لینگے نکالینگے
ہم واسطے انکے ایک جانور زمین سے بولیگا انسے جو موجود ہونگے وقت خروج اسکے کے زبان عربی مین البتہ یہہ لوگ کفار مکہ کے تھے ساتھ نشانیون
قدرت ہمارے کی نہین یقین لاتے یا ساتھ قرآن کے نہین ایمان لاتے کہ مشتمل ہے اوپر بعث اور حساب کے حاصل یہ ہے کہ ساتھ خروج دابہ کے
امر معروف اور نہی منکر اٹھ جاویگی اور نہین ایمان لاویگا پھر کوئی کافر جیسے کہ وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف نوح علیہ السلام کے انہ لن یؤمن من
قومک الا من قد امن سمجھہ لیجئے کہ نکلنا دابۃ الارض کا ایک نشانی نشانیون قیامت کے سے ہے اور وہ ایک جانور ہوگا کوہ صفا پھٹ کر نکلیگا
یا وادی تہامہ مین سے خروج کریگا یا مسجد حرام سے باہر آویگا ساٹھ گز کا لنبا ہوگا منہہ اسکا آدمی کا پاؤن اونٹ کی گردن اور بال گھوڑیکا اور آنکھ

سور کی کان ہاتھی کے سینگ بارہ سنگے کی رنگ چیتےکا سینہ شیر کا دم گائے کے ہاتھ بندر کے ہونگے صاف باتین کریگا ایک ہاتھ مین اسکے عصا موسی کا دوسرے مین انگوٹھی سلیمان کی ہوگی تمام شہرون مین سیر کریگا ایسی جلدی کہ کوئی ڈھونڈھنے والا نہ پاویگا اور کوئی بھاگنے والا اس سے نہ بچیگا اور ہر شخص پریشان کر جاویگا مسلمان کے پیشانی پر عصائے موسی سے خط کھینچیگا چہرہ اسکا چمک جاویگا اور کافر کے ناک پر یا گردن پر مہر سلیمان لگاویگا منہہ اسکا کالا ہوجاویگا پھر کوئی نہ رہیگا دنیا مین مگر سفید رو اور سیاہ رو اور لوگ پھر سیہ کو نام لیکر نہ پکارین بلکہ سفید رو کو بہشتی کہکر بلاوینگے اور سیاہ رو کو دوزخی ایمان اور کفر ہر ایک کا ہر ایک پر روشن ہوجاویگا وہ معنی آیت کی جو بعضون نے کہے ہین یہان خوب پوشیدہ ہوتے ہین کہ جب واقع ہوگا قول ہمارا اور تمیز مومن اور کافر کے نکالینگے ہم دابۃ الارض کو زمین سے وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ اور یاد کر جس دن کہ اٹھاوینگے ہم ہر ایک امت مین سے گروہ کہ سردار اور اشراف ہونگے ان لوگون سے کہ جھٹلاتے ہین آیتون کلام ہمارے کو یا نشانیون قدرت ہمارے کو پس وہ فرقے فرقے اکٹھے کئے جاوینگے حَتَّى إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُمْ بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یہان تک کہ جب آوینگے حشرگاہ مین کہیگا حق تعالی کیا جھٹلاتے تھے تم نشانیون میرے کو پہلے اور نہین گھیرا تھا تمنے انکو از روے علم کے یعنے ایمان تمنے تامل نہین کیا اور کنہہ کو انکے نہین پہنچے یا وہ کیا چیز تھی کرتے تھے تم کرتے یعنے کیا کام کرتے تھے پیچھے اسکے کہ خدا و رسول پر ایمان نہین لائے تھے وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنْطِقُونَ اور ان پر لگی بات یعنے اترآویگا عذاب اوپر انکے بسبب اسکے کہ ظلم کیا انھون نے یعنے جھٹلایا پس وہ نہ بول سکینگے عذاب خواہی مین کیونکر پیسے ہونگے عقوبت نامتناہی مین أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا کیا نہین دیکھا اور نہین جانا منکران حشر نے یہہ کہ کیا ہمنے رات کو اندھیری تو کہ آرام پکڑین بیچ اسکے خواب راحت سے اور کو دکھانیوالا روشن تو کہ نہ بیٹھ رہین طلب معیشت سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ تحقیق بیچ اس اندھیری اور اجالے لانے کے آگے پیچھے بوجہ مخصوص البتہ نشانیان ہین اوپر بعث اور نشر کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین کہ جو قدرت رکھتا ہے بدلنے کے دنکو ساتھ رات کے اور رات کو ساتھ دن کے وہ قادر ہے بدلنے پر موت کے ساتھ حیات کے قیامت کو بیچ بدون مردون کے اور جاگنا اور سونا کہ ونظرت مین ہے دلیل واضح ہے مرنے اور جینے پر وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ اور یاد کر جس دن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ڈرجاویگا جو کوئی بیچ آسمانون کے ہے اور جو کوئی بیچ زمین کے ہے مگر جسکو چاہا ہے اللہ نے یعنے فرشتے جو نگہبان ہین بہشت اور دوزخ کے یا شہدا ریا اسرافیل علیہ السلام کہ پھونکنے والے ہین یا چارون فرشتے مقرب جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام یا موسی علیہ السلام کہ طور پر صعقہ سے چکے ہین تیسیر مین ہے کہ اور لیس علیہ السلام ہین واللہ اعلم اور فزع کو بصیغہ ماضی واسطے تحقیق وقوع کے لائے ہین کہ دم نفخ صور البتہ سب ڈرجاوینگے وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ اور سب آوینگے عرصہ گاہ مین ذلیل اور خوار وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ اور دیکھتا ہے تو پہاڑون کو گمان کرتا ہے تو انکو جمی ہوئی اور حال انکہ وہ پہاڑ چلے جاتے ہین مانند گذرنے بادل کے اور وہ حرکت انکی مین نہین آتی کیونکہ بڑے جسم کی حرکت خوب ظاہر نہین ہوتی ایک محقق نے کہا کہ اولیا بھی خلق مین ہوتے ہین قائم رسم اور رحد پر اور خلق حرکت باطن انکے سے کہ دم مین ہزار عالم طے کرتے ہین خبر نہین رکھتے **مثنوی** پاؤن سے کرتے نہین ہین طے وہ راہ سر سے جاتے ہین بدرگاہ الہ ظاہرا تم مین ہین گو بیٹھے ہوئے لیک باطن ہین ہین جیتے جی موئے الکا جانا اپنا سا جانا نہ جان بے نشان ہین گرچہ ظاہر ہے نشان یہہ سفر باہر ہے عقل و ہوش سے جذب حق بہہ عشق کی ہے جوش سے صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ کاریگری اللہ کی ہے جسنے کہ محکم کیا ہر چیز کو جیسا کہ چاہیے إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ تحقیق وہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے

کرتے ہو تم مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا جو کوئی لاوے نیکی پس واسطے اسکے جزا ہے بہتر اس سے کیونکہ فانی دیکر باقی لیگا
اور ایک کے عوض سات سو پاویگا اور اگر حسنہ کو کلمہ شہادت کہئے تو یہہ معنی ہوئی کہ جو کوئی لاوے کلمہ پس واسطے اسکے صرحا صل ہے اس کلمہ سے
وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ اور وہ نیکی کرنیوالے ڈر اور ہول سے اس دن قیامت کے امن میں ہیں وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ
وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ اور جو کوئی لاوے برائی یعنے شرک پس اوندہے کئے جاوینگے منہہ انکے بیچ آگ کے یعنے اوندے منہہ دوزخ میں ڈالینگے
هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور کہینگے فرشتے نہ جزا دئے جاوگے تم مگر جو کچھ کہ تھے تم دنیا میں کرتے اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ
هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ سوا اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یہہ کہ عبادت کروں میں پروردگار اس شہر کے کو کہ مکہ ہے
جسنے حرمت دی اسکو یعنے حرم امن والا کیا خون ریزی سے ظلم سے شکار سے اور یہہ نعم الہی سے اوپر اہل اس شہر کے ہے کہ جو عذاب اور فتنے اور
بلا و عرب پر ہیں وہ وہاں سے اٹھا لئے ہیں اور واسطے صاحب اس شہر کے ہر چیز ہے یعنے سب مخلوق اور مملوک اوسکے ہیں وَّاُمِرْتُ اَنْ
اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور حکم کیا گیا ہوں میں یہہ کہ ہوؤں میں مسلمانوں سے وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ اور یہہ کہ پڑہوں میں قرآن اور تلاوت اور
اسکے مواظبت کروں تو کہ حقایق اسکے مجھپر کھل جاویں فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ پس جسنے راہ پائی بسبب متابعت کرنیکے ان
حکموں پر پس سوا اسکے نہیں کہ راہ پائی واسطے جان اپنی کے کیونکہ فوائد اسکے وہی پاویگا وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ
اور جو کوئی گمراہ ہوا پس کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہیں کہ میں ڈرانیوالوں سے ہوں مجھپر بلاغ ہے نہ وبال ضلال اور رونکا وَقُلِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا اور کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اوپر نعمت نبوت کے یا اس چیز کے جو مجھے عطا کی ہے
علم نافع اور عمل صالح سے البتہ دکہاویگا تمکو اللہ نشانیاں قدرت اپنے کی مانند خروج دابۃ الارض کہ یا آیات قاہرہ دنیا میں کہ واقع بدر ہے
قتل اور اسیر ہوگے اسدن اور فرشتے مارینگے سونٹوں اور پیٹھوں تمھارے پر اور آخرت میں کہ عذاب ابدی ہے ہمیشہ تڑپکے جلوگے وتا
آتش دوزخ میں وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۵ اور نہیں پروردگار تیرا غافل اس چیز سے کہ کرتے ہو تم یا کرتے ہیں کافر تاور یا سے و نو
قرآنین میں لیکن تاسے حفص کے ہے پس تاخیر عذاب کے کافروں کے واسطے حکمت کی ہے بیت کام صانع کے بھرے سب کے ہیں سب صنعت سے
فعل اسکا نہیں خالی ہے کوئی حکمت سے سورہ قصص مکی ہے مگر آیۃ ان الذی فرض علیک القرآن تا آخر نازل ہوئی یعنے جحفہ میں اور آیۃ الذین
آتیناہم الکتاب تا لانبتغی الجاہلین اٹھاسی آیتیں ہیں ایک ہزار چار سو اکتالیس کلمہ ہیں پانچ ہزار آٹھ سو حرف ہیں فواصل اسکی لم تر ہیں نظم
اور تطبیق اسکی سورہ نمل سے یہہ ہے کہ اسکے آغاز میں قصہ موسی علیہ السلام تھا
اسکے بھی ابتدا میں وہی ہے

سورة القصص مكية وهي بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثمان وثمانون آية

طٰسٓمّٓ امام یافعی رح نے کہا ہے کہ ان حروف کو واسطے محافظت قرآن کے لائے کہ کم بیشی راہ نہ پاوے اور آیتہ وانا
لحافظون میں جسکی طرف اشارہ ہے سر اسکا یہہ حروف ہیں امام قشیری رح نے کہا کہ طا اشارت طہارت نفوس عابدان کے ہے
عبادت اغیار سے اور طہارت قلوب عارفان کے ہے تعظیم غیر جبار سے اور طہارت ارواح محبان کے ہے محبت ماسوا کے وو وغفار سے
اور طہارت اسرار موحدان کے ہے شہود غیر پروردگار سے اور سلمی نے کہا کہ سین رمز ہے سر الہی سے کہ ساتھ عاصیوں کے نجات ہے اور
ساتھ مطیعوں کے درجات ہے اور ساتھ محبوں کے دوام مناجات ہے اور بحر الحقایق میں ہے کہ میم اپنا ہے ساتھ منت خالق کے اوپر

تمام خلائق کے کہ سب کی مرادیں برلاتا ہے اور حاجتیں پوری کرتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہہ تینوں حرف قسم کے ہیں یعنے اللہ تعالی نے قسم کھائی
ہے طا کی کہ کنایت طور سینا سے ہے اور سین کے کہ اشارت طرف اسکندریہ کے ہے اور میم کے کہ عبارت مکہ سے ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ تِلْكَ
اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ یہہ سورۃ یا یہہ آیتیں آیتیں ہیں کتاب روشن کی یا روشن کرنیوالے کی نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ
بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ پڑھتے ہیں ہم یعنے ہمارے حکم سے جبرئیل پڑھتا ہے اوپر تیرے بعضے خبر موسی اور فرعون کے ساتھ راستی کے واسطے
اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ تحقیق فرعون نے تکبر کیا تھا بیچ زمین مصر کے وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ
طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ اور کیا تھا اہل مصر کو فرقے مختلف ضعیف چاہتا ایک فرقے کو انہیں سے یعنے بنی اسرائیل کو ذبح کرتا تھا
بیٹوں انکے کو کہ کاہنوں نے کہہ دیا تھا بنی اسرائیل میں ایک لڑکا ہوگا اسکے سبب تیری سلطنت برباد ہوگی کشاف میں ہے کہ نو ہزار لڑکے بنی اسرائیل کے
قتل کئے وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ اور زندہ رہنے دیتا تھا عورتوں انکے کو واسطے خدمت سرداروں قبطیوں کے اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ
تحقیق فرعون تھا مفسدوں سے کہ اولاد کو پیغمبروں کے مارتا تھا اور آزادوں کو غلام بناتا تھا وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِي الْاَرْضِ اور ارادہ کرتے ہیں ہم یہہ کہ احسان کریں اوپر ان لوگوں کے کہ ناتواں کئے گئے تھے بیچ زمین مصر کے یعنے بنی اسرائیل ساتھ اسکے کہ چھٹکارا دے
ہمنے بلا اور سختی فرعون کے سے وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ اور کریں ہم انکو پیشوا دنیا میں یا دین میں اور کریں ہم انکو وارث
ملک کے اور مال و متاع فرعونیوں کے وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝
اور قدرت دیوین ہم انکو بیچ زمین شام اور مصر کے اور دکھاویں ہم فرعون کو اور ہامان کو کہ وزیر اسکا ہے اور لشکروں انکے کو بنی اسرائیل کے ہاتھ سے
وہ چیز کہ تھے ڈرتے اس سے جیسے ملک جانا اور ہلاکت پانا دست بسر بنی اسرائیل سے ہے اور یہہ صورت دیکھی اور جب غرق ہونے لگے بنی اسرائیل
کھڑے تھے کنارہ دریا پر خوش ہو رہا تھا کہ بسبب ظلم کے ہے ڈوبے اور مظلوم ساحل مراد پر پہنچے سر یوم المظلوم علی الظالم اشد من یوم الظالم
علی المظلوم کھل گیا ع بیت ظلم مت کر کہ نصیحت ہیں یہہ اسکا انجام غرق ہوتا ہے ؛ حال مظلوم و ظالم آخرکار ؛ دیکھ ہنستا ہے اور روتا
لکھا ہے کہ فرعون نے لوگ مقرر کئے تھے کہ جو لڑکا بنی اسرائیل کا پیدا ہوا اسوقت مار ڈالیں جب حضرت موسی پیدا ہوئے ایک شخص مارنے کو
آیا وہ آپ کا جمال دیکھتے ہی شیدا ہو گیا انکے ماں سے کہا کہ تو چھپا رکھ اور کسی کو خبر مت کیجیو میں کہہ دونگا مار آیا اور ایک قول ہے کہ لوگ گھر میں
دوڑ آئے مارنے کو انکے ماں نے تنور گرم میں آپ کو ڈال کر منہہ بند کر دیا جب وہ ڈھونڈھ کر چلے گئے ماں نے تنور کھولکر دیکھا وہاں انگاروں کی
جگہہ پھول تھے اور حضرت موسی انہیں کھیلتے تھے نکال کر چھپی رکھا اور پالنے لگے لیکن بہت ڈرتے تھے کہ مبادا کوئی دیکھ کر مار ڈالے اسوقت
الہام ہوا اسکو چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ اور وحی کی ہمنے یعنے الہام اور علم الہی نے کہا ہے کہ شاید
کوئی رسول بھیجا ہو فرشتے وغیرہ سے طرف ماں موسی کی یہہ کہ دودھ پلا اور پال اسکو سمجھیے کہ نام مادر موسی کا نوخابذ ساتھ نون کے شروح میں ہے
اور یوخابذ عین المعانی میں ساتھ یائے مثناۃ تحتانیہ کے ہے اور اولاد لاوی ابن یعقوب علیہ السلام کے سے تھی فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ
فِي الْيَمِّ پس جب ڈرے تو اوپر موسی کے کہ لوگوں نے جان لیا مار لینگے پس ڈال دے اسکو بیچ دریا کے یعنے صندوق میں رکھکر رود نیل میں بہا دے
وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ اور مت ڈر کہ وہ ضایع ہوگا اور مت غم کھا تو جدائی اسکی اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ
تحقیق ہم پھیرنے والے ہیں اسکو طرف تیرے تھوڑے زمانے میں اسطرح کر تو خوش ہو جاوے اور کرنیوالے ہیں اسکو پیغمبروں سے جب ماں نے حضرت
موسی کے دریافت کیا کہ فرعون بہت تلاش میں ہے پسران بنی اسرائیل کے نجار کو بلا کر کہا کہ خزبیل بن صبورا نام تھا فرعون کے چچا کا بیٹا اور اس سے

اور عمران سے آشنائی تھی صندوق پانچ بالشت کا لمبا پانچ بالشت کا چوڑا بنوایا اسکے خاطر مین آیا کہ اسکے لڑکا ہوگا اسکے واسطے بنوایا ہے
کہ فرعون کے لوگون سے چھپا کر کہین بھیجگا وے فرعون کے پاس جاکر چاہا کہ یہہ احوال کہون زبان اسکی بند ہوگئی گھبرایا پھر چاہا کہ فرعون کے
پاس جاکر بیان کرون اندھا ہوگیا سمجھا کہ یہہ وہی لڑکا ہے کہ کاہنون نے جسکا نشان دیا ہے اسیدم بن دیکھے ایمان لایا سو من آل فرعون وہی
ہے اور ماں نے موسی علیہ السلام کے صندوق سیاہ روغن کرکر موسی علیہ السلام کو اسمین لٹا کر منہہ بند کر کر رود نیل مین بہادیا فرعون کی ایک
بیٹی تھی اسکو بیماری برص کی تھی کاہنون نے کہا تھا کہ فلانے دن ایک انسان خورد سال رود نیل مین پاوگے اسکا برص اسکے آب دہن سے جاویگا
اسدن فرعون اور بی بی اسکی اور لڑکا اور اور محرم اسکے کنارے نیل کے منتظر تھے کہ ناگاہ یہہ صندوق نمود ہوا فرعون نے لوگون سے کہا کہ لے آؤ اسکو
فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا پس اٹھا لیا اسکو لوگون فرعون کے نے تو کہ ہو واسطے فرعونیون کے دشمن ہر دو لکا
کہ سبب اسکے غرق ہون اور غم عورتونکا کہ انکو لونڈیان کرے إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ تحقیق فرعون اور
وزیر اسکا ہامان اور لشکران دونون کے تھے خطاکر نیوالے سب چیزون مین لکھا ہے کہ جب صندوق کھولا حضرت موسی کو دیکھتے ہی دلون مین
سب حاضرون اور ناظرون کے محبت آپ کی آگئی فرعون کو اندیشہ ہوا کر مبادا یہہ وہی لڑکا ہو جو کاہنون نے کہا ہے زن فرعون نے کہا کہ مین نے
منجمون سے سنا ہے کہ فلانی شب جس ہواو کا ہم اندیشہ کرتے تھے فرعون پر اس سے خاطر جمع ہوگئی تو اسکو چھوڑ کہ لڑکی کا علاج کرون پھر آب
دہن حضرت موسی کا لیکر مقام برص پر اسکے لگایا اسیدم دور ہوا بلیت ورد اپنا کیون نہ جاوے کہ وہ طبیب آوے :: گروہ طبیب آوے
درد اپنا کیون نہ جاوے وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِي وَلَكَ کہا زن فرعون آسیہ بنت مزاحم نے کہ قوم بنی اسرائیل سے
تھی عین المعانی مین ہے کہ پھپھی حضرت موسی کی تھی ہے فرعون ٹھنڈک آنکھون کی ہے یہہ لڑکا واسطے میرے اور واسطے تیرے کیونکہ ہمارا فرزند نے
اسکے سبب سے شفا پائی لَا تَقْتُلُوهُ مت مارو اسکو لفظ جمع کا واسطے تعظیم کے کہا عَسَى أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ
شاید کہ نفع دیوے ہمکو کہ آثار برکت اور اطوار امارت کے اسکے ماتھے سے چمکتے ہین یا کر لینگے ہم اوسکو بیٹا کہ اہلیت اس بات کی رکھتا ہے
فرعون نے آسیہ کو بخش دیا آسیہ حضرت موسی کو پالنے لگین اور حالانکہ فرعون اور قوم اسکی نہ جانتی تھی کہ ہلاکت انکی اسیکے ہاتھ سے ہے وَأَصْبَحَ
فُؤَادُ أُمِّ مُوسَى فَارِغًا اور ہوگیا دل مادر موسی کا خالی صبر اور قرار سے یعنے جب سنا کہ صندوق فرعون نے نکلوا لیا بے صبر اور بیقرار
ہوئے إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ تحقیق نزدیک تھی کہ اضطراب سے البتہ ظاہر
کردیوے موسی کو کہ فرزند میرا ہے یا جب سنا کہ فرعون نے بیٹا کر لیا دل اسکا فارغ ہوا غم سے اور نزدیک تھے کہ کمال خوشی سے ظاہر کردیوے
اسکو کہ میرا بیٹا ہے اگر نہ باندھہ رکھتے ہم بند اوپر دل اسکے کے تو کہ ہووے مادر موسی یاد رکھنے والون سے وعدہ ہمارے کو البتہ ظاہر کر دیتے
بھید اپنے بیٹے کا وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ اور کہا مادر موسی نے واسطے بہن موسی کے کہ مریم نام تھا یا کلثم اور شوہر کا نام اسکے غالب بن یوشا تھا ؛
قُصِّيهِ پیچھے پیچھے چلے جا موسی کے اور خبر لے کلثم دروازے پر بارگاہ فرعون کے آئے فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ
پس دیکھتے رہی اپنے بھائی موسی کو دور سے گود مین آسیہ کے اور وہ نہ جانتی تھی کہ یہہ بہن اسکی ہے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ
اور حرام کردیا ہمنے اوپر موسی کے دودھ دایونکا پہلے آنے سے بہن اسکے کے لکھا ہے کہ آٹھ دن تک حضرت موسی نے کسیکا دودھ نہ پیا
آسیہ اور قوم والے اسکے تدبیر کرتے کرتے تھک گئے اور حضرت موسی انگشت شہادت اپنی چوستے تھے شیر پاک اس سے نکلتا تھا وہی پیکر
رہتے تھے جب کلثم نے جانا کہ آسیہ دائی کی تلاش مین ہے فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ؛

س

پس کہا کیا دلالت کرون مین تمکو اوپر ایک گھر والون کے کہ کمال شفقت سے پالین اس لڑکے کو واسطے تمہارے اور وہ گھر والے واسطے
اسکے خیر خواہ ہون اور دودھ پلانے مین اور پالنے مین قصہ مونکمرین لکھا ہے کہ جب ہامان نے یہہ بات سنی کہا کہ اس عورت کو پکڑو
یہہ جانتی ہے اس لڑکے کو کہ کس خاندان کا ہے کلثم نے معلوم کر کر کہا مین کہ اس راہ سے کہتی ہون کہ وہ گھر والی واسطے بادشاہ کے کہ زعم
ہے خیرخواہ ہون نہ لڑکے کے سبب سے پھر کلثم کو ولا سا دیکر کہا کہ جا اور جسکو تو کہتی ہے لیے آ کلثم جا کر اپنی مان کو لے آئی اسوقت حضرت موسیٰ
فرعون کے گود مین تھے اور جو دائی آتی تھی اسکی طرف نہ دیکھتے تھے اور نہ دودھ پیتے تھے جب مان نے آکر آغوش مین لیا اسکی طرف متوجہ
ہوئے اور دودھ پینے لگے فرعون نے کہا تو کون ہے کہ تیرے پستان سے یہہ لڑکا دودھ پیتا ہے اور اوروں کا نہین پیتا کہا مین زن خوشبو
پاکیزہ تن ہون شیر میرا نہایت پاک اور شیرین ہے کوئی لڑکا میرے پاس نہین لاؤگے مگر وہ دودھ میرا قبول کریگا فرعون نے اجرت
مقرر کر کر حضرت موسیٰ کو اسکے سپرد کیا اور کہا کہ اپنے گھر لیجا ہفتہ مین ایک روز یہان لے آیا کر یان حضرت موسیٰ کی موسیٰ کو لیکر شاد
شاد اپنے گھر آئی اور وعدہ الہی ظہور مین آیا چنانچہ فرمایا فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ
وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ؁ پس پھیر لائے ہم موسیٰ کو طرف مان اسکے کے تو کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اسکی اور نہ
غم کھاوے بیچ فراق اسکے کے اور تو کہ جانے بعلم مشاہدہ یہہ کہ وعدہ اللہ کا حق ہے اور لیکن اکثر قبطی نہین جانتے وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ اور جب
پہنچا موسیٰ نہایت قوت اور کمال جوانی اپنے کو کہ تیس برس سے چالیس برس تک ساہے وَاسْتَوَىٰ اور پورا ہوا کمال عقل مین یعنی چالیس
برس کا ہوا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا دیا ہمنے اسکو نبوت اور علم دین وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اور اسیطرح کہ موسیٰ اور مان
اسکے پر کیا ہمنے فضل اور کرم اپنے سے جزا دیتے ہین ہم نیک کارون کو ذکر نبوت دینے کا اس قصہ مین واسطے صدق وعدہ کے ہے کہ ہمنے
اسکو مان پاس پہنچایا ایسی نبوت بھی اسکو دی وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا اور داخل ہوا موسیٰ شہر
مصر مین اوپر وقت غفلت کے کہ واقف تھے اہل مصر سے وہ وقت شام اور عشا کے درمیان تھا ہر ایک اپنے اپنے کاروبار مین مشغول تھا
یا وقت قیلولہ کا تھا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ ؁ پس پائے بیچ اسکے دو مرد کہ لڑتے تھے هَٰذَا مِن شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ
عَدُوِّهِ یہہ ایک قوم موسیٰ کے سے تھا بنی اسرائیل سامری نام یا ہیجان اور دوسرا دشمن اسکے سے قبطی نالون یا فلیتون نام بان ہم
فرعون کا اور لڑائی یہہ تھی کہ لکڑیان بنی اسرائیل سے وہ قبطی اٹھواتا تھا جب حضرت موسیٰ وہان پہنچے فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن
شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ ؁ پس فریاد کی موسیٰ سے اس شخص نے کہ قوم اسکے تھا اوپر اس شخص کے کہ دشمن اسکے سے تھا یعنی مدد چاہا
حضرت موسیٰ سے سبطی نے اوپر دفع قبطی کے حضرت موسیٰ نے قبطی کو کہا کہ اسے چھوڑ دے قبطی نے نہ مانا فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ
پس گھونسا مارا اسکو موسیٰ نے پس تمام کی زندگی اوپر اسکے یا حکم کیا اللہ نے اوپر اسکے موت کا پس مر گیا حضرت موسیٰ نے بعد مرنے اسکے
قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ؁ کہا یہہ کام عمل اس شخص کے سے ہے کہ شیطان جسکو بہکا دے نہ عمل مجھ سے لوگونکا إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ
مُّبِينٌ تحقیق شیطان دشمن ہے گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے عداوت اسکی سمجھئے کہ انبیا نافرمانی خدا سے بقصد معصوم ہین پس نہین
واقع ہوتے انسے مگر سہوا اور یہہ بھی رتبہ انکا نہ تھا کہ سہو ہو پس حضرت موسیٰ نے بطریق مناجات قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
فَاغْفِرْ لِي کہا اے پروردگار میرے تحقیق مین نے ظلم کیا جان اپنے پر ساتھ قتل قبطی کے پہلے اس سے کہ امر تیرا ہو پس بخش واسطے میرے
فَغَفَرَ لَهُ پس بخش دیا اللہ نے اسکو بسبب استغفار اسکے کہ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے بندون کو مہربان ہے

اسپر قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ کہا موسی علیہ السلام نے اے پروردگار میرے قسم کھاتا ہون مین ساتھ
اس چیز کے کہ انعام کی تونے اوپر میرے مغفرت سے کہ توبہ کرتا ہون مین پس ہرگز نہونگا مین پشتیبان گنہگارون کا یعنے مدد ایسے کی نکرونگا جو
گناہ کی طرف لیجائے جیسے مددگاری سبطی سے واقع ہوا قتل قبطی فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ پس صبح کو تھا موسی بیچ اس شہر کے
ڈرتا ہوا خبر لیتا کہ معلوم کر کر ڈھونڈھ کر کوئی قصاص نہ لے اس سے فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ پس ناگہان وہ شخص
کہ جسنے مدد مانگی تھی موسی سے کل پھر پکارتا ہے اسکو اور مانگتا ہے اوپر اور قبطی کے قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ کہا واسطے اسکے
موسی نے تحقیق تو البتہ گمراہ ہے ظاہر یعنے کل سبب قتل کا ایک شخص کے ہوا تھا فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا پس جب قصد
کیا موسی نے یہہ کہ پکڑے اس شخص کو کہ وہ دشمن تھا موسی اور اسرائیلی کا انکے شر سے بچاوے اسرائیلی نے سمجھا کہ غصہ زبانی مجھہ پر کیا ہے شاید مجھی کو
پکڑ کر مارینگے کل کا خون چھپا ہوا ظاہر کردیا کہ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ کہا اے موسی کیا چاہتا ہے تو
یہہ کہ مار ڈالے مجھکو جیسا مار ڈالا تھا تونے ایک جی کو کل اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ
نہین ارادہ کرتا تو مگر یہہ کہ ہو تو سرکش خونریز نامہربان بیچ زمین مصر کے اور نہین ارادہ کرتا تو یہہ کہ ہو تو صلح کرنیوالون سے درمیان لوگون کے قبطی نے
یہہ بات سنکر معلوم کر گیا کہ کل فلانے جبار کو موسی نے مارا تھا فرعون کو خبر پہنچا دی اسنے اپنے ارکان دولت سے مشورہ کیا یہہ ٹھہرا کہ موسی کو اسکے عوض
مار ڈالو حزبیل کہ مومن آل فرعون تھا اس بات سے آگاہ ہو کر موسی علیہ السلام کی طرف چلا وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى اور آیا ایک
مرد یعنے حزبیل پرلے طرف شہر کے سے یعنے بارگاہ فرعون سے کہ کنارے شہر کے تھے دوڑتا یہانتک کہ حضرت موسی کے پاس آن پہنچا قَالَ يٰمُوْسٰٓى
اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ کہا اے موسی تحقیق سردار مشورت کرتے ہین بیچ حق تیرے کے
تو کہ مار ڈالین تجھکو عوض مین قبطی مقتول کے پس نکل شہر سے تحقیق مین واسطے تیرے خیرخواہون سے ہون فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ
پس نکلا موسی اسیدم بن سواری اور خرچ اور رفیق کے اس شہر سے ڈرتا ہو اپنی جان پر خبر لیتا ہوا کہ کوئی پیچھے نہ آوے قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ کہا اے پروردگار میرے نجات دے مجھکو قوم ظالمون کے سے یعنے فرعون اور لوگون اسکے سے موضع مین پہنچے جبرئیل علیہ السلام
آکر مدین کی راہ پر لگا گئے کہ ادھر چلا جا وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ اور جب متوجہ ہوا موسی طرف مدین کے اور وہ شہر تھا بانی اسکا مدین
بن ابراہیم علیہ السلام تھا اپنے نام پر اسکا نام رکھا تھا مصر سے آٹھ منزل موسی علیہ السلام راہ نہین جانتے تھے قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ
سَوَآءَ السَّبِيْلِ کہا نزدیک ہے کہ پروردگار میرا یہہ کہ دکھاوے مجھکو راہ سیدھی مدین تک پس حضرت موسی آٹھ دن تک چلے گئے گھاس
سو کچھ کھانا نہ تھا سلمی نے کہا ہے کہ منہہ طرف مدین کے تھا اور دل متوجہ بذو المنن راہ مدین بشوق لقائے ذو المنن طی کرتے تھے بیت خیال
کاکل شبرنگ جانان گر ہو ساتھ اپنے ۰۰ تو طی کرتی ہے کیا مشکل درازی کالے کوسون کی وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً
مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ اور جب آیا اوپر پانی مدین کے کہ کوا تھا کنارے شہر کے پائے اوپر اسکے ایک جماعت لوگون سے کہ پلاتے تھے پانی اپنے
جانورون کو وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ اور پائین ورے ان سے دو عورتین کہ ہٹاتی تھین بکریون اپنے کو کہ اور کی بکریون
نہ مل جاوین پیغمبرون کی ذات مین شفقت اور مہربانی بڑی ہوتی ہے سو اس راہ سے حضرت موسی نے بطریق مہربانی قَالَ مَا خَطْبُكُمَا کہا کیا حال
ہے تمہارا کہ بکریون کو پانی نہین پینے دیتین اور اور بکریون سے ملنے کو نہین چھوڑتین قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ کہا ان دونون نے
کہ نہین پلاتے ہین ہم بکریون اپنے کو یہانتک کہ پھر جاوین چرواہے یعنے اپنی بکریون کو پانی پلا کر چرواہے چلے جاوین پھر ہم اپنی بکریون کو پلاتے

بچا ہوا کیونکہ ہم بے مددگار ہین وَاَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ اور باپ ہمارے بوڑھے بزرگ ہین نہین آ سکتے کہ مدد ہماری کرین لکھا ہے کہ وہ دونون
بیٹیان شعیب علیہ السلام کی تھین بڑی کا نام صفورا تھا چھوٹی کا نام صفیرا یا صفورا اور یا حضرت شعیب کے بھائی کی بیٹیان تھین جب حضرت موسی نے
انکا احوال معلوم کیا چروا ہونکے پاس جا کر کہا کہ ان بیچاریون کو کیون منتظر رکھتے ہو پہلے انکے بکریون کو پانی پلا دو کہ یہہ اپنے گھر جاوین چروا ہون نے
کہا نہین دیتے ہم پانی اگر تم طاقت رکھتے ہو تو آؤ موسی علیہ السلام آگے بڑہے وہ سب آپکے پیشانی پر نگاہ کر کر ڈر گئے ایک کنارے کھڑے
ہوگئے حضرت موسی نے اکڑ ڈول جو دس آدمیون سے کھینچا تھا اکیلے کھینچا باوجود اسکے کہ آٹھ دن کے فاقہ سے تھے اور انکے بکریون کو سیراب
کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ اور کوئی پتھر کنوئی کے منہہ پر تھا کہ چالیس آدمیون سے وہ سرکتی تھی اکیلے اسکو اٹھا لیا اور ڈول چالیس آدمیون کے
کھینچنے کا تھا آپ نے کھینچا فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ پس پانی پلا دیا واسطے بکریون
ان دونون کے اور وہ چلے گئے پھر پھرا موسی طرف سایہ دیوار کے یا درخت کے پس کہا اے پروردگار میرے تحقیق مین واسطے اس چیز کے کہ اتاری تو نے طرف میرے بھلائی سے یعنے کھانا کم اور زیادہ
جو ہو محتاج ہون یا مین واسطے اس چیز کے کہ بھیجی تو نے طرف میرے نیکی سے کہ دین کا کمال ہے محتاج ہوا دنیا مین وسعت عیش اور تونگری جو فرعون کے پاس رکھتا تھا چھوڑ آیا علیہ السلام
نہ تخت سلطنت درکار نہ اکلیل پر زر ہے ۔۔ اگر تو میرا ہے سلطان ہون گدا فقر افسر ہے ۔ القصہ دختران شعیب علیہ السلام جو اس دن جلد تر گھر آئین
باپ نے پوچھا کہ سبب شتاب آنیکا کیا ہے ان دونون نے سب قصہ بیان کیا حضرت شعیب نے بیٹی کو کہا کہ جا جلد اسکو لا فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ
عَلَی اسْتِحْیَآءٍ پس آئی موسی کے پاس ایک ان دونون مین سے اور وہ صفورا تھی چلتی تھی شرماتی یعنے اوپر طریقہ شرم کے جیسی کنواری چلتی
ہے قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا کہا تحقیق باپ میرا بلاتا ہے تجھکو تو کہ دیوے تجھکو مزدوری اسکی کہ پانی
پلایا تو نے بکریون ہمارے کو واسطے ہمارے حضرت موسی واسطے زیارت حضرت شعیب کے اور واسطے تقریب آشنائی کے چلے نہ واسطے طمع دنیا کے
راہ مین بسبب رفتار کے جامہ بعضے اعضا سے صفورا کے سرک جاتا تھا حضرت موسی نے اسکو کہا تو پیچھے پیچھے میرے چل اور زبان سے راہ بتاتی آ
فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ پس جب آیا موسی نزدیک شعیب کے اور بیان کیا اوپر اسکے قصہ اپنا شعیب علیہ السلام نے
جانا کہ یہہ اہل بیت نبوت سے ہے کہا مت ڈر نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ نجات پائی تو نے قوم ظالمون کے سے یعنے فرعون اور لشکر اسکے سے
کیونکہ انکا اس ولایت مین اختیار نہین پھر کھانا منگوا کر فرمایا کہ کھاؤ حضرت موسی نے کہا کہ مین نہین کھاتا اور دنیا کیواسطے ثواب آخرت نہین
گنواتا یعنے پانی پلایا ہے مین نے واسطے خدا کے حضرت شعیب نے فرمایا کہ یہہ کھانا نہ مزدوری تمہاری ہے بلکہ عادت ہماری ہے کہ جو ہمارے گھر آتا ہے
اسکی خدمت بطریق ضیافت کرتے ہین اب تم مہمان ہمارے ہو جو موجود تھا حاضر کیا ہمنے مروت سے دور ہے کہ تم رد کرو حضرت موسی نے کچھ کھایا پھر اس
وقت قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ کہا ایک عورت نے ان دونون مین سے کہ صفورا تھی اے باپ ہمارے نوکر رکھ لے موسی کو
واسطے چرانے بکریون کے اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ تحقیق بہتر ہے اس سے جو نوکر رکھے تو کہ زورآور با امانت ہے حضرت شعیب نے
اس سے پوچھا کہ تو نے امانت اور قوت اسکی کہان سے معلوم کی صفورا نے کہا کہ ڈول چالیس شخص کے کھینچنے کا اس اکیلے نے کھینچ لیا اور راہ مین آتے ہوئے
مجھے پیچھے اپنے کیا حضرت شعیب نے سنکر قَالَ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰٓی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ کہا اے
موسی تحقیق مین چاہتا ہون یہہ کہ نکاح کر دون تجھسے ایک کو دو بیٹیون اپنے سے جو یہہ ہین جسکو تو چاہے اوپر اس بات کے کہ نوکری کرے تو میری آٹھ برس
عین المعانی مین ہے کہ پہلے شریعتون مین مہر بیٹی کا باپ لیتے تھے ہمارے شریعت مین وہ منسوخ ہو گیا اس حکم سے کہ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ
نحلة اور بعضون نے یہہ معنی آیتہ کی کہی ہین کہ مزدوری اس بات کی کہ بیاہ کرتا ہون مین بیٹی اپنی کا تجھ سے یہہ ہے کہ آٹھ برس میری بکریان

چرائے یہہ کہ مہر بیٹی میرے کا یہی ہے فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِكَ پس اگر پورا کردے تو دس برس پس وہ نزدیک تیرے سے ہے
یعنی تیری خوبی ہے وَمَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَيۡكَ اور نہیں ارادہ کرتا ہوں یہہ کہ محنت ڈالوں میں اوپر تیرے کہ دس برس پورے ہی کر
یا ایسا کچھ کام کہوں کہ جسمیں تجھے رنج نہ پہنچے بلکہ کار سہل اور آسان کہونگا سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ شتاب پاویگا تو
مجھکو اگر چاہا ہے اللہ نے صالحوں سے جس معاملہ میں اور ایفائے عہد میں اور التزام اداب صحبت میں قَالَ ذٰلِكَ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكَ کہا
موسی علیہ السلام نے یہہ ہے قرار درمیان میرے اور درمیان تیرے کہ اسپر ہم دونوں قایم رہیں اور خلاف نکریں اَيَّمَا الۡاَجَلَيۡنِ قَضَيۡتُ
فَلَا عُدۡوَانَ عَلَىَّ جونسی مدت دونوں میں سے کہ آٹھ برس اور دس برس میں پورے کردوں میں پس نہیں زیادتی اوپر میرے یعنی میری بی
مجہہ سے نہ بازرکھو وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوۡلُ وَكِيۡلٌ اور اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم اور شرط کرتے ہیں گواہ ہے یا اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم
کارساز ہے یعنی کام اپنا اسکے سپرد کیا ہے ہمنے وہی توفیق دیگا تو عہدہ سے اس عہد کے نکلیں ہم **بیت** نہ توفیق یاری اگر ہو درست :: تو تو
قرار او پیماں ہو سست فَلَمَّا قَضٰى مُوۡسَى الۡاَجَلَ پس جب تمام کی موسی نے مدت اپنی حدیث میں ہے کہ وہ مدتیں تمام کیں یعنی دس برس بکریاں
چرائیں اور دو برس اور بصاحبت شعیب علیہ السلام کے رہے چالیس برس کی عمر میں اجازت حضرت شعیب سے لیکر مصر کو چلے وَسَارَ بِاَهۡلِهٖۤ اور لیچلے
بی بی اپنے کو رات اندھیری تھی اور سردی پڑتی تھی راہ بھول گئے اور بی بی حاملہ تھی وضع حمل کے نزدیک ہوئی بکریاں مارے برف کے اور ہوا کے
سردی کے گھبرا کر متفرق ہوئیں آگ کے کمال احتیاج ہوئی تلاش کرنے لگے اٰنَسَ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ نَارًا ۚ دیکھی طرف کوہ طور کے سے آگ قَالَ
لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِخَبَرٍ اَوۡ جَذۡوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ کہا موسی نے واسطے بی بی
اپنے کے تم ٹہرو تم یہیں تحقیق میں نے دیکھی ہے آگ شاید کہ لے آؤں میں واسطے تمہارے اس آگ میں سے یعنی ان لوگوں سے جو آگ کے پاس ہیں خبر راہ
کی کہ کس طرف ہے یا انگارہ آگ کے تو کہ تم سینکو اور گرم ہو فَلَمَّاۤ اَتٰٮهَا نُوۡدِىَ مِنۡ شَاطِیِٴ الۡوَادِ الۡاَيۡمَنِ پس جب آیا موسی اس آگ کے پاس پکارا
گیا کنارے میدان برکت والے کے سے یا اس کنارے سے کہ جانب راست موسی کی تھا فِى الۡبُقۡعَةِ الۡمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنۡ يّٰمُوۡسٰٓى اِنِّىۡۤ اَنَا اللّٰهُ
رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ بیچ زمین مبارک کے طرف درخت عناب کے سے یہہ کہ اے موسی تحقیق میں ہوں اللہ پروردگار عالموں کا موسی علیہ السلام نے درخت کیطرف
دیکھا آتش سفید پیدا و نظر آئی وکلے جانب لحاظ کیا شعلہ شوق لقائے جان فزائے کبریا مشاہدہ کیا **نظم** دیکھہ وہ شعلوں کو یک شعلہ بنا جسم
پاک موسوی سر تا بہ پا :: جان و تن سر و چراغاں بن گیا :: ظاہر و باطن زبس روشن ہوا :: شعلہ سینا نے تن میں آگ دی :: شعلہ سینا نے دلمیں
لاگ کی :: جب انا اللہ کی ندا آئی بگوش :: اور گیا موسی کا آرام اور ہوش :: بیقرارانہ قدم آگے دھرا :: وسیدم صد چند تھا شوق لقا وَاَنۡ اَلۡقِ
عَصَاكَ ؕ اور پکارا گیا یہہ کہ ڈالدے عصا اپنا موسی نے عصا ڈالدیا سانپ بن گیا فَلَمَّا رَاٰهَا تَهۡتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدۡبِرًا وَّلَمۡ
يُعَقِّبۡ ؕ پس جب دیکھا عصا کو ہلتا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے پھر چلا پیٹھہ پھیر کر خوف سے اور نہ پیچھے پھر کر دیکھا آواز ہوئی يٰمُوۡسٰٓى اَقۡبِلۡ وَلَا
تَخَفۡ ؕ اے موسی آگے آ اور مت ڈر اس سانپ سے اِنَّكَ مِنَ الۡاٰمِنِيۡنَ تحقیق تو امن والوں سے ہے اُسۡلُكۡ يَدَكَ فِىۡ جَيۡبِكَ تَخۡرُجۡ
بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ داخل کر ہاتھ اپنا بیچ گریبان پیراہن اپنے کے نکل آویگا سفید چمکتا بے عیب یعنی سفیدی اسکی بد نہ معلوم
ہوگی جیسے مرض برص کی بری لگتی ہے وَّاضۡمُمۡ اِلَيۡكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهۡبِ اور ملالے طرف اپنے بازو اپنی یعنی ہاتھ اپنے سینہ پر رکھہ ڈر سے
تو کہ تسکین پاوے تو دست راست بغل چپ کے نیچے لا جیسا کہ ترسناک لاتے ہیں فَذٰنِكَ بُرۡهَانٰنِ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ٮِٕه پس
یہہ دو یعنی عصا اور ید بیضا دو دلیلیں ہیں پروردگار تیرے سے اوپر رسالت تیرے کے جا ساتھ ان دو معجزوں کے طرف فرعون کے اور سرداروں

اسکے کہ اِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ تحقیق وہ ہین قوم فاسق قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ کہا موسی نے
کہ اے پروردگار میرے تحقیق مین نے مار ڈالا ہے انہین سے ایک شخص پس ڈرتا ہون مین یہہ کہ مار ڈالین مجھکو اسکے عوض مین وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ
مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِي اور بھائی میرا جو ہارون ہے وہ بہت فصیح ہے مجھ سے زبان مین پس بھیج اسکو ساتھ میرے مدد دینے
والا کہ تصدیق کرے بات میری کی یا تعبیر کرے تقریر میری کی إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ تحقیق مین ڈرتا ہون یہہ کہ جھٹلا دین مجھکو فرعون اور زبان
میری وقت مناظرہ کے یاری نہ دے قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا فرمایا حق تعالی نے
البتہ محکم کرینگے ہم بازو تیرا یعنے زور دینگے تجھکو ساتھ بھائی تیرے کے اور کرینگے ہم واسطے تمہارے غلبہ اور براہین کہ پس نہ پہنچ سکینگے لوگ طرف تمہارے
یعنے تم پر غلبہ نہ پا سکینگے دشمن تمہارے جاؤ تم دونو بِآيَاتِنَا ساتھ نشانیوں ہمارے کے یا بسبب آیتون ہمارے کے أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ
تم دونو اور جو پیروی کرے تمہارے غالب ہے فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُفْتَرًى پس جب آیا انکے
پاس موسی ساتھ معجزون ہمارے روشن کے کہا فرعونیون نے نہین یہہ مگر جادو باندھ لیا ہوا کہ اور نے نہین کیا اور جیتے نہین کیا وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا
فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ اور نہین سنا مثل اس جادو کے کہ ہوا ہو بیچ زمانے باپون اپنے پہلون کے اور یہہ بات اسواسطے کہی کہ انکے زمانے مین اور انکے آبا
جادوگر بہت تھے وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ اور کہا موسی نے پروردگار میرا خوب
جانتا ہے اس شخص کو کہ لایا ہے ہدایت نزدیک اسکے سے اور اس شخص کو کہ ہوگی واسطے اسکے عاقبت اچھی اس گھر دنیا کی یعنے خاتمہ ایمان پر یا سرانجام نیک
اس گھر آخرت کا یعنے نجات دوزخ سے اور دخول جنت کا إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین فلاح پاتے ظالم ساتھ انجام نیک اور حسن
خاتمہ کے وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي اور کہا فرعون نے اے سردارو نہین جانتا مین واسطے تمہارے کوئی خدا
کہ اسکو پوجو اور تعظیم کرو سوا اپنے اور موسی کہتا ہے خدا اور ہے کہ پیدا کرنیوالا آسمان کا ہے فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ پس آگ
جلا واسطے میرے اے ہامان اوپر مٹی کے کہ پختہ ہو لکھا ہے کہ اینٹین پکوانین شروع فرعون سے ہی ہوئے ہین کہا اپنے وزیر کو کہ اینٹ واسطے میرے پکا
فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ پس بنا کر واسطے میرے ایک محل بلند اور اوسکی سیڑھیان رکھ تو کہ اسکے چھت پر چڑھ جاؤن شاید
مین آگاہی پاؤن طرف خدائے موسی کے یعنے اسے دیکھون کیسا ہے وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ اور تحقیق مین گمان کرتا ہون موسی کو
جھوٹون سے فرعون نے تصور کیا تھا کہ خدا تعالی جل شانہ جسمانی ہے اور آسمان پر مکان رکھتا ہے اور وہان تک چڑھ جانا ہو سکتا ہے اور اس سے خبر نہ تھا
کہ قطعہ وہ جہان ہے وہان مکان ہی نہین :: وقت ہے وہان نہین زمان ہی نہین :: وہ کہان ہے کہ ہر جگہ کیسا ہے :: کیا کہون اسکا کچھ بیان ہی
نہین کشاف مین ہے کہ ہامان نے پچاس ہزار استاد جمع کیئے سوا مزدورون کے اور حکم کیا کہ اینٹین بناؤ اور لکڑیان تراشو اور گچ وغیرہ تیار کرو اور
محل اٹھاؤ انھون نے محل ایسا بلند محکم اٹھایا کہ پہلے اس سے کسی نے نہ بنایا تھا زاد المسیر مین ہے کہ جب تیار ہوا فرعون اوپر چڑھا وہ جانتا تھا کہ
آسمان سے نزدیک ہوا ہوگا دیکھا تو آسمان ویسا ہی دور نظر آیا جیسا زمین سے تھا شرمندہ ہوا کہا کہ تیر طرف آسمان کے پھینکو تیر پھینکا
خون آلودہ گرا کہنے لگا کہ مین نے خدائے موسی کو مارا حق تعالی نے جبرئیل کو فرمایا کہ پر اپنا اس محل کو مار کر تین ٹکڑے کر دے جبرئیل علیہ السلام
پر مارا سہ پارہ ہو گیا ایک ٹکڑا لشکر فرعون پر گرا دس ہزار قبطی دب کر مر گیا اور ایک ٹکڑا دریا مین گرا اور ایک طرف مغرب کے اور کوئی مزدور نہ تھا
اور مزدور دے جیتا رہا اور فرعون باوجود اس حال کے کچھ نہ ڈرا اور غرور زیادہ کرنے لگا وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ اور تکبر کیا اسنے اور لشکرون اسکے نے بیچ زمین مصر کے ناحق اور گمان کیا انھون نے یہہ کہ وہ طرف ہمارا

ہمارے کے پہیرے جاوین گے ساتھ بعث اور نشر کے فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ پس پکڑا ہمنے اسکو اور لشکرون اسکے
پس ڈالدیا ہمنے انکو بیچ دریا کے اور ڈبو دیا فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ پس دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیونکر ہوا آخر کام ظالمونکا
یعنے مشرکون کا اور قوم اپنے کو مثل ان واقعون کے سنا کر ڈرا وَجَعَلْنٰهُمْ اَىٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ اور کیا ہمنے انکو بیچ جہان کے پیشوا
مگراہونکا کہ اپنے گمراہی سے لوگون کو بلاتے تھے طرف آگ کے یعنے طرف ان عملون کے کہ سبب دوزخ مین جانے کے ہون جیسے کفر و معصیت
وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ اور دن قیامت کے نہ مدد دئے جاوینگے یعنے کوئی یار عذاب انسے دور نکر سکیگا وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا
لَعْنَةً اور پیچھے لائے ہم انکے بیچ اس دنیا کے لعنت کہ فرشتے اور مسلمان انپر لعن کرتے ہین وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ اور دن قیامت
وہ برے کئے گیون سے ہین وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو توریت
پیچھے اسکے ہلاک کئے ہمنے لوگ قرنون پہلے کے مانند قوم نوح اور ہود اور صالح اور لوط علی نبینا و علیہم السلام کے بَصَآىٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً
لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ درانحالیکہ وہ کتاب حکم اور پیغام روشن تھے یا نور کہ آنکہین دل کے کہل جاوین واسطے بنی اسرائیل کے اور راہ دکہانیوالی ہے
طرف احکام کے اور رحمت واسطے متابعت کرنیوالون اور عمل کرنیوالون اپنے کے تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ
اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ اور نہ تہا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرف میدان غربی طور کے مقام موسی سے یعنے کوہ
طور پر تو حاضر تہا جسوقت کہ فیصل کیا ہمنے طرف موسی کے وحی کو اور نتہا تو گواہون سے او پر امر رسالت اسکے کے طرف فرعونیون کے وَلٰكِنَّاۤ
اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ اور لیکن وحی کیا ہمنے اس قصہ کو تجہہ پر اسواسطے کہ پیدا کیا ہمنے بعد موسی کے قرنون مختلف کو ایک
گروہ کو بعد دوسرے گروہ کے پس دراز ہوئین اوپر انکے عمرین انکے اور مدتین انکو گذرین خبرون مین اسوقت کہ شک پڑگیا قصے صحیح کسیکو یاد نرہے
پس تجہکو ہم نے واسطے تجدید ان اخبار کے بہیجا اور اہل عقل جانتے ہین کہ خبر دینے ایسے قصون کی سوا وحی کسی سے نہین ہوسکتی وَمَا كُنْتَ ثَاوِیًا
فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا اور نہ تہا تو رہنے والون مدین کے بیچ کہ ہمیشہ واسطے سیکہانے کے پڑہا کرتا اوپر انکے آیتین ہماری
بیچ قصہ موسی اور شعیب کے جیسے شاگرد استادون پر پڑہتے ہین یعنے تو مدین مین نتہا کہ یہہ قصہ سیکہہ رکہتا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ اور لیکن
ہم ہین بہیجنے والے تیرے اور خبر کرنیوالے تجہکو ان قصونکو وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا اور نتہا تو حاضر بیچ کنارے طور سینا کے
جسوقت کہ پکارا ہمنے موسی کو اور توریت عنایت کی زاد المسیر مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پکارا امت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور مہربانی فرمائی کشف الاسرار مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے کہا الہی توریت مین صفت اور سیرت ایک امت کی پڑہتا ہون مین کہ اسمین
بہلائیان اور نیکیان بہری ہین وہ کس پیغمبر کی امت ہے خطاب ہوا کہ وہ امت احمد ہے کہ حبیب میرا ہے موسی نے آرزو کی کہ مین انکو دیکہون حق تعالی نے
فرمایا ابہی زمانہ ظہور انکے کا نہین اگر چاہے تو آواز انکی سنا دون پس پکارا یا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبھانے پشت پدران سے لبیک اللہم لبیک
جواب دیا جب موسی علی نبینا و علیہ السلام کو آواز سنوایا تہا کہ یہ تحفہ بہراؤن فرمایا کہ عطا کیا مین نے تمکو پہلے اس سے مانگو اور بخشا مین نے
تمکو پہلے اس سے مغفرت طلب کرو **نظم** عجب رتبہ ہے اس امت کا عالی ؛ کہ بن مانگے ہوئی بخشش ہے پائی ؛ نبی جنکے امام الانبیا ہین ؛
اعضون کی فضل پہر کیا کہنے کیا ہین ؛ کتاب انکی ہے قرآن معلا ؛ کہ جو ناسخ ہے سبکے سب کتب کا ؛ رسول ایسا کتاب ایسی ہو جسکی ؛ برابر
اسکے ہو طاقت کسکی ؛ اور جب ایسے شرافت حق تعالی نے اس امت کو بواسطہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرف کیا پس فرماتا ہے
کہ اے حبیب میرے تو طور پر نتہا جسدم کہ امت تیرے کو پکارا ہم نے وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ

قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ولیکن خبر کی ہمنے تجھکو بسبب رحمت کے کہ واقع ہے تجھپر پروردگار تیرے سے اور یہہ قصّے سکھا دئے تو کہ تو ڈراوے
اس قوم کو کہ نہین آیا انکے پاس کوئی ڈرانیوالا پہلے تجھ سے یعنے ایام فترت مین کہ درمیان عیسی علیہ السلام کے اور سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے تھا اور
نہین تو اسمعیل علیہ السلام کو عرب پر بھیجا تھا پھر جبکی مدت دراز گذری آپ کو بھیجا تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اور اگر نہوتا یہہ کہ پہنچے انکو مصیبت بسبب اس چیز کے کہ آگے بھیجا ہاتھون انکے نے شرک اور ظلم اور گناہون سے فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا
لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس کہتے وہ وقت آنے عذاب کے اے پروردگار ہمارے کیون نہ بھیجا
تو نے طرف ہمارے پیغمبر کہ تیرے حکم ہمارے پاس لاتا پس پیروی کرتے ہم آیتون تیری کی اور تصدیق کرتے رسول تیرے کی اور ہوتے ہم ایمان والون سے جواب لولا
پہلے کا محذوف ہے یعنے اگر نہوتا یہہ کہ وقت نزول عذاب کے حجت لاتے کہ پیغمبر ہمارے پاس نہین آیا اور ہمکو طرف حق کے نہین بلایا البتہ عذاب بھیجتے ہم
اسپر لکھا ہے کہ مشرکان قریش نے یہود سے احوال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھا انھون نے اقرار آپکے نبوت کا کیا اور صفت آپکی توریت مین پڑھی
مشرک توریت کا بھی انکار کرنے لگے اور بولے کہ اگر یہہ پیغمبر ہین تو جو معجزے موسی علیہ السلام رکھتے تھے وہ یہہ کیون نہین رکھتے یہہ آیت نازل ہوئی ؞
فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى پس جب آیا کفار عرب پاس پیغمبر ہمارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ پیغام حق کے کہ قرآن
ہے ہمارے پاس سے کہا انھون نے کیون نہین دیا گیا یہہ پیغمبر جیسا دیا گیا تھا موسی معجزہ ید بیضا اور عصا اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ
کیا کفر نہ کرتے تھے ابنا جنس انکے مشرکان قبطی ساتھ اس چیز کے کہ دیا گیا تھا موسی پہلے اس سے قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا کہتے تھے قبطی دو جادو گر
ہین یعنے موسی اور ہارون ایک دوسرے کا مددگار ہے اظہار خوارق عادات مین یا کہتے تھے مشرک عرب کہ دو سحر مددگار ایک دوسرے کے ہین یعنے توریت
اور قرآن وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ اور کہتے تھے قبطی یا مشرکان مکہ تحقیق ہم ساتھ ہر ایک کے ان دو جادوون سے یا ساتھ سب پیغمبرون اور کتابون
انکے کے کافر ہین قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ پس لے آو تم ایک کتاب نزدیک
اللہ کے سے کہ وہ بہت راہ دکھانے والی ہووے دونون کتابون سے کہ تجہہ پر اور موسی پر اترین ہین تو کہ مین پیروی کرون اسکی اگر ہو تم سچے کہ توریت
اور قرآن سحر ہے فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ پس اگر نہ قبول کرین وہ واسطے تیرے اور کتاب ملا وین کیا
جان تو کہ سوا اسکے نہین کہ پیروی کرتے ہین خواہشون اپنے کی بے دلیل وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ اور کون بہت گمراہ
ہے اس سے کہ پیروی کرتا ہے خواہش اپنے کی بغیر ہدایت کے خدا کی طرف سے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا
اور نہین پہنچاتا منزل مقصود کو قوم ظالمون کو کہ پیروی اپنے ہواے نفس کی کرتے ہین وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ
اور البتہ تحقیق پے در پے کہی ہم نے انسے بات یعنے پے در پے آیتین قرآن کی اتارین تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور راغب ہون تامل کر کر ایمان لاوین اَلَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے انکو توریت پہلے اس قرآن سے وہ ساتھ قرآن کے ایمان لاتے
مراد ایمان لانیوالے یہود ہین مانند ابن سلام اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم اور مشہور یہہ ہے کہ کتاب سے مراد انجیل ہے اور مراد چالیس آدمی نصاری سے
ہین شام اور حبشہ کے جو مکہ معظمہ مین حضرت کی خدمت مین آکر ایمان لائے تھے کیونکہ یہہ سورہ مکی ہے اور عبد اللہ بن سلام اور اصحاب انکے
مدینہ منورہ مین مشرف باسلام ہوئے تھے مگر کہا جاوے کہ یہہ آیت مدنی ہے واللہ اعلم وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ
اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ اور جب پڑھا جاتا ہے قرآن اوپر انکے کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ اسکے تحقیق یہہ حق ہے نازل ہوا پروردگار ہمارے
کی طرف سے تحقیق تھے ہم پہلے نزول اسکے سے اسلام لانیوالے کیونکہ پہلے کتابون مین ذکر اسکا دیکھا تھا ہم نے اور حقیقت اسکے کی جانی تھی اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ

اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا یہ لوگ دو کتاب والے دیے جاوینگے ثواب اپنا دو بار بسبب اسکے کہ صبر کیا انھون نے اور ثابت تھے ایمان توریت پر
یا انجیل پر اور ایمان قرآن پر وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اور ٹالتے ہین ساتھ نیک بات کے بری بات کو سو صنع مین ہے کہ بعد ایمان لانے
ترسایون کے ابو جہل وغیرہ انکو گالیان دیتے تھے اور وہ جواب مین کہتے تھے کہ خدا تم کو توفیق نیک دے اور راہ دکھاوے یا منافق اور یہود
عبد اللہ بن سلام پر طعن کرتے تھے اور وہ انکو یہی جواب دیتے تھے پس حق تعالی تعریف انکی کرتا ہے کہ دفع کرتے ہین ساتھ بھلائی کے برائی کو وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین بیچ راہ ہماری کے وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا
لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور جب سنتے ہین بات بیہودہ منافقون سے اور کافرون سے اعراض کرتے ہین اس سے اور کہتے ہین
اُن بیہودہ گویون کو واسطے ہمارے عمل ہمارے ہین اور واسطے تمھارے عمل تمھارے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ سلامتی ہے اوپر تمھارے ہم سے یعنے
ہم بیہودہ کلام تمھارے مقابلہ مین نہین کہتے یا سلام رخصت کا ہے اوپر تمھارے کہ تم سے ہمنے لا پہ چھوڑا لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ
نہین ڈھونڈھتے ہم صحبت جاہلون کی کہ ایسی صحبت سے دنیا اور آخرت خراب ہوتی ہے **نظم** یار بد سے یار بد بدتر ہے جان ؛
یار بد سے مار بد بہتر ہے جان مار بد کا نیش ہے جان پر لگے نیش یار بد ہے ایمان پر لگے مار بد کے سم کا تو آوے دوا یار بد کے
سم کب پاوے شفا مار بد دشمن ہے رافت جان کا یار بد ہے خصم دین ایمان کا مار بد کی تو عداوت ہے عیان دشمنی یار
بد کی ہے نہان دشمن باطن برا ہے اس سے ڈر پر حذر ہو پر حذر ہو پر حذر شکل مین وہ یار ہے معنون مین مار گل ہے صورت مین
حقیقت مین ہے خار ظاہر آ حلوا ہے وہ باطن مین زہر لطف پر اسکے بچا ہے سخت قہر اسکی صحبت ترک کر اس سے مل مجلس اسکی
ہے بلائے جان و دل پاس بیٹھا اسکے جو ہووے یار نیک تجھکو وہ نیکی کریگا ایک نہ ایک صحبت نیکان صفائی دل ہے جان زنگ گرگے
غفلت کا نہین رہتا نشان لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال خوشی تھی کہ ابو طالب چچا ایمان لاوے جب تمام عمر ایمان نہ لایا اور دم
پہنچا تو آپنے آکر فرمایا کہ اے چچا کلمہ پڑھ کر مجھے یاری دے تو کہ ایمان پر شہید ہو نزدیک اللہ کے حجت لاؤن مین ابو طالب نے کہا اے بھتیجے میرے
مین جانتا ہون کہ تو سچ کہتا ہے مگر اندیشہ طعن قریش کا نہ ہوتا کہ کہینگے ابو طالب موت سے ڈر کر ایمان لے آیا تو البتہ مین کلمہ پڑھکر دل تیرا
خوش کر دیتا یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ تحقیق تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نہین ہدایت کرتا جسکو چاہے ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہ جانتا ہے ہدایت
پانیوالون کو یعنے انکو جو ہدایت کی لیاقت رکھتے ہین یا انکو جنکی ہدایت کا ازل مین حکم ہو چکا ہے **قطعہ** ہدایت ملی جسکی ہے حکم ازل مین
وہی راہ ایمان مین ہے بے خلل ازل مین نہین جسکو کہلائی راہ ابد تک وہ گمراہ ہے اور تباہ ؛ لکھا ہے کہ حارث بن عثمان بن نوفل
حضرت کے پاس آکر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم جانتے ہین کہ تمھارا قول حق ہے اور بات سچی اور تم کہتے ہو سبب دولت ہماری کا ہے
حیات مین اور وسیلہ سعادت ہماری کا ہے بعد وفات لیکن متابعت تمھاری موجب مخالفت تمام عرب کی ہے ڈرتے ہین ہم کہ اگر تمھاری
پیروی کرینگے عرب واسطے زمین حرم سے نکال دینگے ہمین پھر انکے مقابلہ کی ہمین طاقت نہین یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ
الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا اور کہا مشرکین کافرون نے اگر پیروی کرین ہم ہدایت کی ساتھ تیرے یعنے ایمان لاوین
تجھ پر اوچک جاوینگے ہم زمین ہماری سے یعنے عرب ہمکو نکال دینگے ہمارے گھرون سے اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا
اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ کیا نہین جگہ دی ہمنے واسطے ان کے حرم امن والا کہ کوئی ان پر غلبہ نکرے کھینچے جاتے

ہین طرف اسکے میوہ ہر چیز کے یعنے منافع ہر نوع کے اور عجائب ہر جگہہ کے وہان جاتے ہین اور رزق دیا ہمنے انکو اسمین یہان تک کہتی ہین رِّزْقًا
مِّنْ لَّدُنَّا رزق دینا کر نزدیک ہمارے سے ہمت غیر کے پس باوجود بت پرستی کے انکو امن اور چین اور رزق دیا ہمنے اگر ایمان لاوینگے تو کیون نہ انکو
خوف اور خطر اور جلا ہونے وطن سے بچاوینگے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے اسی نکتہ کو وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ
بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا اور بہت ہلاک کین ہمنے بستیان یعنے لوگ ان بستیون کے کہ اتراتے تھے بیچ معیشت اپنے کے جیسے مکہ والے اتراتے ہین
فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا پس یہہ ہین گھر انکے خالی اور خراب کہ نہین بسا کوئی انمین پیچہے ہلاک انکے کے مگر تہوڑے سے
رستہ چلنے والے کہ وہان جا ٹہرے اور پھر اپنے رستہ پر لگے خالی مکان چہوڑ گئے بیت دنیا سے دل نہ باندھ کہ جہان سرا ہے ایکسا
اسمین رات آئے ہی اور ایک جائے ہی وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ اور ہین ہم ہین وارث ان گہرون کے بعد ہلاک رہنے والون انکے کے یعنے ہم
باقی ہین پیچہے فنا ہونے سبکے وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا اور نہین تھا پروردگار
تیرا ہلاک کرنیوالا بستیونکا یہان تک کہ بھیجے بیچ بڑے شہر انکے کے پیغمبر کہ پڑھے اوپر انکے آیتین ہماری واسطے دفع حجت اور قطع معذرت امت کے وَمَا
كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ اور نہ تھے ہم ہلاک کرنیوالے یعنے خراب کرنیوالے بستیون کے مگر جب رہنے والے انکے ظالم تھے کہ رسولونکا
جھٹلاتے تھے اور حق کو نہین مانتے تھے وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا اور جو کچھ کہ دئے گئے ہو تم کسی چیز سے کہ اسباب
دنیوی ہے پس فایدہ زندگانی اس جہان کا ہے اور آرائش اس سرای کی کہ مدت تہوڑی بے اعتبار اور زندگانی ناپایدار ہے اسپر اتراؤ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
وَّاَبْقٰى اور جو کچھ کہ نزدیک اللہ کے ہے ثواب اس جہان کے سے وہ بہتر ہے بنفسہ اسواسطے کہ لذت اسکی خالص ہے کدورات محنت و مشقت سے اور
باقی تر ہے رہنے والا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ آیا پس نہین سمجہتے کہ بدلتے ہو باقی کو فانی سے اور بہتر کو بدتر سے بیت لعل کے بدلے مت خذف

لیجیے پھینک کر در کو مت صدف لیجیے حدیث مین ہے کہ حضرت علی مرتضی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کا ابو جہل سے معارضہ ہوا و بعضے کہتے ہین
یا حضرت عمار یاسر کا ولید بن مغیرہ سے یہہ آیت اتری اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ آیا وہ شخص کہ وعدہ کیا ہے ہمنے اسکو جنت کا
عقبی مین اور نصرت کا دنیا مین وعدہ نیک کہ اسمین خلاف متصور نہین پس وہ ملنے والا ہے اس سے بے شبہ یعنے علی اور حمزہ یا عمار رضی اللہ عنہم
جو کوئی ہو كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مانند اس شخص کے کہ فائدہ دیا ہمنے اسکو فائدہ زندگانی دنیا کا کہ دولت اسکی بہری ہے نکبت سے
نعمت اسکی ملی ہے نقمت سے بیت مال کو اسکے چہٹ زوال ہے بس جاہ کو اسکے انتقال ہے بس ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ
پہر وہ شخص دن قیامت کے حاضر کئے گئیون سے ہے واسطے عذاب کے یا حساب کے مراد اس سے ابو جہل ہے یا ولید پلید ہے وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور یاد کر جس دن کہ پکاریگا اللہ تعالی کافرون کو پس فرماویگا کہان ہین شریک میرے جو تھے
تم دعوی کرتے کہ شریک ہین قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا کہینگے وہ لوگ کہ ثابت ہوا اوپر انکے بات اللہ کی
وعید کی یا قول لاملئن جہنم کا اور وہ رئیس گمراہون کے یا شیاطین کہ کہینگے ای پروردگار ہمارے یہہ ضعیف اور متابعت کرنیوالے ہمارے
وہ لوگ ہین جنکو گمراہ کیا تھا ہمنے اور شرک کی طرف بلایا تھا اور یہہ شرک لائے تھے اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا گمراہ کیا انکو ہمنے جیسا کہ گمراہ ہوئے
تھے ہم تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ اب بیزاری کی ہمنے ان سے اور کفر سے متوجہ ہوئے طرف تیرے مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ نہ تھے یہہ واقع مین ہمکو
عبادت کرتے بلکہ اپنی خواہش نفس کی عبادت کرتے تھے وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ اور کہا جاویگا کافرونکو
بلاؤ شریکون اپنے کو یعنے ان بتونکو کہ تم شریک اللہ کا ٹہراتے تھے تو کہ تم سے عذاب دفع کرین پس پکارینگے انکو اسلیے پہر کہ ہماری مدد کرین

پس جواب دینگے انکو کیون کہ عاجز ہونگے نہ جواب دے سکینگے نہ مدد کر سکینگے وَرَاَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے عذاب کو تابع اور متبوع لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا
يَهْتَدُوْنَ اور آرزو کرینگے کہ کاشکے وہ ہوتے راہ پانیوالے طرف کسی حیلہ کے کہ عذاب انسے دور کرتا یا راہ پانیوالے ہوتے طرف حق کے کہ عذاب
نذر ہوتے وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ اور یاد کر جس دن کہ پکاریگا اللہ تعالیٰ پانیوالون کو پس فرمایگا کیا جواب دیا تھا
تمنے پیغمبرون کو جب انھون نے تمکو حق کی طرف بلایا تھا فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ پس اندھی و دھندھی ہو جاوینگی
اوپر انکے خبرین جو پیغمبرون سے کہی ہونگے یا بھول جاوینگے حجتون کو اسدن کچھ بتا نینگے کہ کیا کہین پس وہ لوگ دوسرے سے نہ پوچھینگے کہ کیا جواب
دین کیونکہ سائل اور مسئول سب عاجز ہونگے اور نہایت دہشت اور حیرت سے بھی پوچھ نہ سکینگے فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ پس جس شخص نے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا خدا اور رسول پر اور عمل کیے اچھے پس امید ہے یہ کہ ہو فلاح
پانیوالون سے اور وقت سوال کے عاجز نہ ہیگا جواب سے اور فلاح وابستہ رضا سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے **بیت** دفع چاہنا را
گر عذاب باری ہے راہ شرع پیغمبر راہ رستگاری ہے لکھا ہے کہ سردار عرب کے طعن کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے واسطے نبوت کے محمد کو کیون
اختیار کیا چاہیئے تھا کہ یہ منصب عالی کسی بزرگ اہل مکہ اور طائف کو دیتا لولا انزل ھذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم حق تعالیٰ نے انکے جواب
فرمایا وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے واسطے نبوت کے
جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کیا مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ نہین ہے اور نہ ہوگا واسطے کافرون کے مثل ولید بن مغیرہ وغیرہ کے اختیار اسمین جیسے
چاہین پیغمبر بنالین کیونکہ یہ اختیار بیں اللہ کو ہے **قطعہ** سب یہ ہے اختیار بین اوسکے قبضۂ اقتدار مین اسکے جسکو چاہے کرے رسول
اپنا دخل کسکو ہے کار مین اسکے سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاکی ہے اللہ کو اس سے کہ اسکے اختیار پر کسیکا اختیار چل سکے اور برتر
اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اور پروردگار تیرا جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہین
سینے انکے عداوت پیغمبر اور کینے مومنون کے سے اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہین طعن نبوت کے اور تکذیب قرآن کی وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اور وہ اللہ ہے مستحق عبادت کہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ واسطے اسکے ہے تعریف بیچ دنیا اور آخرت
کے کیونکہ دینے والا نعمتین دنیا اور آخرت کا وہی ہے وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور واسطے اسیکے حکم ہے اور طرف اسیکے پھر
جاؤگے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا تم نے اگر کر دیوے اللہ تعالیٰ اوپر تمہارے رات کو ہمیشہ تا روز قیامت کہ سورج کو زمین کے تلے سے نہ نکالے کون ہے خدا
سوا اللہ کے کہ اپنی قدرت سے لے آوے تمہارے پاس روشنی یعنے دن روشن کہ تم طلب معاش مین اپنے مشغول ہوا اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ کیا
نہین سنتے تم نصیحت کان فکر کے سے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ
بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ کہہ کیا دیکھا تمنے اگر کر دیوے اللہ اوپر تمہارے دن ہمیشہ روز قیامت تک کہ آفتاب کو آسمان پر ٹھہرا دے یا آہستہ
حرکت دے کون ہے خدا سوا اللہ کے کہ اپنی رحمت سے لے آوے تمہارے پاس رات کو کہ آرام پکڑو تم بیچ اسکے اور رنج کاموں کے سے راحت
پاؤ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پس نہین دیکھتے تم آثار قدرت کے آنکھ سمجھ کے سے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا
فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور مہربانی اپنے سے پیدا کیا واسطے تمہارے رات اور دن کو تو کہ آرام
پکڑو تم بیچ رات کے اور تو کہ ڈھونڈو آثار قدرت کے بیچ دن کے رزق اللہ کے سے کہ فضل اپنے کے سے مقرر کیا اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا او پر

نعمت

نعمت دن رات کے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ اور یاد کر جس دن کہ پکاریگا اللہ بت پرستوں کو تکرار
اس ندا کا تقریع بعد تقریع ہے پس فرماویگا کہاں ہیں شریک میرے جو تھے تم دعوا کرتے کہ یہہ شریک حق ہیں اور جھوٹ بکتے تھے وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ
أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ اور کھینچ لیوینگے ہم ہر ایک امت میں سے گواہ اوپر قول اور فعل انکے کے یعنے پیغمبر
اوپر گواہی کے لاوینگے ہم پس کہینگے ہم امتوں کو کہ لاؤ تم دلیلیں اپنی جو رکھتے ہو اور شرک اور تکذیب کے پس جان لیوینگے کہ اسدم تحقیق حق یعنی کہنا
یا توحید یا حجت واسطے اللہ کے ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور کھو یا جاویگا انسے جو کچھ باندھ لیتے تھے باتیں یا امید شفاعت کی
کہ بتوں سے رکھتے تھے إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ تحقیق قارون تھا قوم موسی علیہ السلام کے سے لکھا ہے کہ بیٹا حضرت موسی کے
چچا کا تھا کہ اسکے باپ کا نام یسہر تھا اور دادا کا قاہث اور حضرت موسی کے باپ عمران تھے اور دادا قاہث اولاد لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی
میں ہے کہ قارون بہت خوبصورت اور مرد زاہد تھا خلوت نشین بعد چند روز کے کھانا کھاتا تھا اور قرات توریت میں اقرا بنی اسرائیل اور متواضع اور خلیق
شیطان نے اکر اغوا کیا کہ اسکی خلوت گاہ میں مرد بزرگ بن کر آیا اور سات دن تک اسکے ساتھ بیٹھا کچھ نہ کھایا نہ پیا قارون نے جانا کہ مجھ سے
بھی زیادہ عابد ہے اسکا معتقد ہوا شیطان نے پھر نصیحت کرنی شروع کی ایک دن قارون کو سمجھایا کہ ہفتہ میں ایکدن کسب معاش بھی کیا کر اپنی محنت
پیدا کرکے کھانا اور کھلانا بہت اجر رکھتا ہے قارون کسب میں مشغول ہوا مالدار ہوگیا اور بعضے کہتے ہیں کہ فرعون حضرت موسی پر طعن فخر کرتا تھا
اللہ تعالی نے موسی کو کیمیا سکھا دی انھون نے حضرت ہارون اور حضرت یوشع علیہما السلام کو اور اپنی بہن کو بتا دی قارون نے انکی بہن سے سیکھی
پھر تقدیر جب تونگر ہوگیا تو حال اسکا بدل گیا بیت فقر کے بعد غنا کیا آیا ہائے ویسا ایمان پہ آفت لایا فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ پس سرکشی کی اوپر قوم موسی کے
اور چاہا کہ سب کو زیر حکم لاوُن وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ اور دیا تھا ہم نے اسکو خزانون سے اسقدر
کہ کنجیاں اسکی یعنے اٹھانا انکا البتہ بھاری تھا ایک جماعت قوت والے پر عصبہ دس سے چالیس تک کی جماعت کو کہتے ہیں اور یہان مراد چالیس آدمی ہیں
کہ کنجیاں اسکی اٹھاتے تھے کشاف میں ہے کہ ساٹھ آدمی کا بوجھ بردار خزائن اسکے کے تھے ہر خزانے کی ایک کنجی تھی اور کوئی کنجی زیادہ انگلی سے نہ تھی اور چمڑے
کی بنی تھین تاکہ ہلکی ہوون اور امام ثعلبی نے کہا ہے کہ مراد مفاتیح سے ظروف مال ہیں اور وہ چار لاکھ چالیس ہزار انبار تھے سونے اور چاندی کے إِذْ قَالَ
لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ یاد کر جس وقت کہ کہا واسطے قارون کے قوم اسکے نے یعنے مومنون نے بطریق نصیحت کہ اے قارون
مت خوش ہو مال و دنیا پر تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے خوش ہونیوالوں کو اوپر دنیا کے مبغوضہ خوب ہے نظم کیا ہے دنیا گھر ستم کا ہے بلا محنت خانہ ہے ۞ دشت ہے
صحرا ہے بن ہے قفر ہے ویرانہ ہے ۞ نہ رفیق اور نہ شفیق و نہ مددگار اور نہ یار ۞ آشنا جسکو سمجھتے یہاں ہو وہ بیگانہ ہے ۞ کب یہہ مال و دولت و جاہ و جلال دنیوی
لایق دل بستگی عاقل و فرزانہ ہے ۞ جسنے دل اس سے لگایا عقل سے باہر ہے وہ ۞ ابلہ ہے نادان ہے مجنون ہے دیوانہ ہے ۞ جسنے اس غم خانہ دنیا کا ایک ساغر بھی پیا ۞ ہوش اور عقل اسکے ہیں وہ
بیگانہ ہے ۞ گر ہے تو دانا تو ڈر روز حساب آتا ہے آہ ۞ عمر دنیا کا وہاں ہر شخص کو حساب کا پیمانہ ہے ۞ پھول پیا خدا کو مست عشق اسکی پی ۞ رافتا غفلت کا کیا تو پیا پیمانہ ہے
وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ اور طلب کر بیچ اس چیز کے کہ دی ہے تجھکو اللہ نے گھر آخرت کا یہہ تتمہ ہے کلام ناصحون کا یعنے صرف کر مال اپنے کو راہ خدا میں اور وسیلہ کر
ثواب آخرت کا وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا اور مت بھول حصہ اپنے کو دنیا سے کہ نصیب تیرا مال و دنیوی سے اسی وقت تک کے سوا کفن کے نہ ہوگا پس یہہ سوچ کہ مال و دنیا
غرور ہے مت کر بیت تصرف میں تیرے گر ملک چین تا یمن ہوگا ۞ دم رحلت تیرے ہمراہ نہ کچھ غیر کفن ہوگا ۞ اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہیں کہ مت فراموش کر حصہ اپنے کو یعنی
بقدر احتیاج ضروری کے مال پر کفایت کر بیت باقی ہوس ہے بیت چھوڑ اسکو کہ جو ہوس ہو اسقدر رکھ کہ تجھکو بس ہو وَأَحْسِنْ كَمَا
أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ اور احسان کر طرف بندگان خدا کے جیسا کہ احسان کیا اللہ نے طرف تیرے اور مت

چاہ فساد بیچ زمین کے ساتھ تکبر اور ظلم کے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے فساد کرنیوالون کو کہ ساتھ
دنیا کے اپنی برائی کرین اور اتراوین قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِيْ کہا قارون نے جواب مین انکے سوا اسکے نہین کہ مین دیا گیا ہون
مال بسبب علم کے کہ نزدیک میرے ہے یعنے علم توریت کا کیونکہ وہ اعلم بنی اسرائیل تھا یا دانا تھا خزائن یوسف علیہ السلام کا وہ تصرف مین لایا
تھا یا علم کیمیا یاد رکھتا تھا کہ اپنی بہن سے سیکھا تھا اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ
قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا کیا نجانا قارون نے توریت مین پڑھکر اور تاریخ والون سے سنکر یہہ اللہ نے تحقیق ہلاک کئے ہین پہلے قارون سے اہل
قرنون سے ان لوگونکو کہ وہ بہت زور اور تھے اس سے قوت مین اور بہت تھے جماعت والے یا زیادہ تھے جمع مال مین وَلَا يُسْئَلُ عَنْ
ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ اور نہین پوچھے جاتے گناہون اپنے سے گنہگار وقت آنے عذاب کے یعنے مشرکون کے چہرون سے معلوم کر لیتے ہین
يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ یا انسے سوال استعلام نہوگا کیونکہ حق تعالی دانا ہے یا سوال بعتابہ نہوگا کیونکہ بےحساب دوزخ مین جاوینگے فَخَرَجَ
عَلٰی قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ پس نکلا قارون شنبہ کے دن اوپر قوم اپنے کے بیچ آرائش اپنے کے اشتر سفید پر سوار زین زرین کسا جامہ ارغوانی
پہنے چار ہزار سوار اسیطرح کے سجے ہوئے ساتھ لئے کشاف مین ہے کہ انیس ہزار سوار سرخ جوڑے شہابی پہنے ہوئے ساتھ تھے اور پہنے
پہلے اس سے رنگ معصفر نہ کیا تھا موضح مین ہے کہ ہزار لونڈیان سفید خچرون پر سوار زین زرین کسے اور لباس معصفر اور زیور سفید پہنے ہمراہ
تھین القصہ جب اسطرح بہ باد و شوکت سے قوم مین آیا قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ
حَظٍّ عَظِيْمٍ کہا ان لوگون نے کہ چاہتے تھے زندگانی دنیا کی اے کاشکے ہووے واسطے ہمارے مال مانند اسکے کہ دیا گیا ہے قارون تحقیق وہ بڑے
نصیب والا ہے دنیا سے وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا اور کہا ان لوگون نے کہ دیئے
گئے تھے علم احوال آخرت کا یا جو جانتے تھے برکت قناعت کے اور فضل توکل کا مانند حضرت یوشع اور اصحاب انکے کے وائے ہے واسطے تمہارے
اے طالبو دنیا کے ثواب اللہ کا آخرت مین بہتر ہے مال دنیا سے واسطے اس شخص کے کہ ایمان لاتا ہے خدا اور پیغمبر پر اور کام کرتا ہے اچھے وَلَا يُلَقّٰهَآ
اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ اور نہین سکھلائے جاتے یہہ بات جو علما نے کہی مگر صبر کرنیوالے اوپر طاعت کے یا بچنے والے معصیت سے لکھا ہے کہ قارون کو
حضرت موسی اور حضرت ہارون پر حسد آیا ایکدن حضرت موسی سے کہنے لگا کہ تم پیغمبر ہوئے اور مجھکو کچھ بہرہ نہ پہنچا مین اپنی بےمنصبی پر کب تک صبر کرون
پھر ہر روز اُنکے درپے رہتا تھا یہان تک کہ حکم زکوۃ نازل ہوا کہ عشر یا ربع مال دیا چاہئے حضرت موسی نے جناب الہی سے اسکا ہزار دینار سے ایک
ٹھہرایا قارون نے جو حساب کیا مبلغ کثیر ہوئے پھر گیا اور بنی اسرائیل کو بلا کر کہا کہ جو موسی کہتے تھے ہم قبول کرتے اب مال تمہارا چھینتے ہین کیا علاج کرنا
سب نے کہا کہ تو مہتر ہمارا ہے جو کہے کہا مین چاہتا ہون کہ انکو قوم مین رسوا کرون تاکہ کوئی انکی بات پھر نہ سنے پس ایک زن فاجرہ ستیزا نام کو بلا
دو ہمیانیان زر کی دین اور کہا کہ مجلس عام مین اگر اقرار کیجیو کہ موسی نے مجھ سے زنا کیا ہے دوسرے دن موسی علیہ السلام لوگون مین بیٹھے امر اور نہی
بیان کرتے تھے کہ چور کے ہاتھ کاٹونگا اور جو کوئی زنا کریگا اگر غیر محصن ہے تازیانے مارونگا اور جو محصن ہے سنگسار کرونگا قارون نے اٹھکر کہا کہ اگرچہ
تم ہی ہو کہا اگرچہ مین ہون قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہین کہ فلانی عورت سے تمنے زنا کیا حضرت موسی نے فرمایا معاذ اللہ اسے بلاؤ
ستیزا حاضر ہوئی موسی علیہ السلام نے کہا اے زن تجھے قسم دیتا ہون اسخدا کی جسنے دریا شگافتہ کیا اور توریت نازل کی سچ کہہ ستیزا ہیبت الہی سے
ڈرنے کہنے لگی اے کلیم اللہ قارون نے دو ہمیانیان زر کی رشوت مین مجھے دین ہین کہ تجھ پر بہتان اٹھاؤن اور مین باوجود گنہگاری اپنے کے تجھ پر افترا
نہین کرتی اور یہہ ہمیانیان ہین وہ مہر لگی قارون کے سب بنی اسرائیل نے مہر قارون کی دیکھ لی اور مکر اسکا ظاہر ہوگیا حضرت موسی نے منہ خاک پر رکھا

اور اللہ سے قارون کی شکایت کی خطاب ہوا کہ زمین کو تیرے حکم میں کیا جو کہے کہ موسی علیہ السلام نے کہا اے قوم قارون پر مبعوث ہوا ہوں
جیسا کہ فرعون پر تھا جو قارون کے ساتھ ہے وہ ٹھہرا رہے اور جو میرے ساتھ ہے یہاں سے ہٹ جاوے سب بنی اسرائیل اس مجلس سے
کنارہ کش ہوئے مگر دو آدمی اسکے ساتھ رہ گئے حضرت موسی نے زمین کو کہا کہ پکڑ اسکو اور اسکے ساتھیوں کو زمین پاؤں انکے ٹخنوں
تک نگل گئی عجز اور زاری کرنے لگے کچھ فائدہ نہوا حضرت موسی علیہ السلام نے کہا خذیہم تا زانو دھس گئے ہرچند فریاد اور فغان
کرتے تھے حضرت موسی کو کچھ ترس نہ آیا یہاں تک زمین میں تا بسر دھس گئے بعضے مفسروں نے لکھا ہے حق تعالی نے حضرت موسی کو خطاب
کیا کہ اگر ستر بار قارون اور یار اسکے فریاد کرتے نہ رحم کرتا تو اور فریاد کو انکے نہ پہنچتا اور قسم ہے عزت اور جلال اپنی کی مجھکو اگر یکبار مجھے
پکارتے قبول کرتا میں الفقصہ بعد خسف ہونے قارون کے بعضے بیوقوف بنی اسرائیل آپس میں کہنے لگے کہ موسی اپنے دعا سے قارون کو زمین
میں دھسایا تاکہ خزانوں پر اسکے آپ تصرف کرے حضرت موسی نے دعا کی کہ الہی اسکا مال بھی اسکے ساتھ زمین میں دھسا دے چنانچہ
حق تعالی فرماتا ہے فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ پس دھسا دیا ہمنے ساتھ قارون کے اور گھر اسکے کے زمین کو لباب میں ہے
کہ ہر روز قارون مقدار قامت اپنے کے گھر اور مال سمیت زمین میں دھستا ہے نفخ صور کو ارض سفلی تک پہنچیگا **بیت**
ہر آن خدا کا جسپہ قہر آئے :: قارون کی طرح زمین میں وہ دھس جائے فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ پس
نہوے واسطے قارون کے کوئی جماعت یاروں اسکے سے اس دم کہ مدد دیتے اسکو سوا اللہ کے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ اور
نہوا بدلا لینے والوں سے یا منع کرنے والوں سے عذاب اپنی جان سے یعنے کسی نے عذاب اس سے دفع کیا نہ وہ آپ اپنا عذاب
دور کرسکا وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ اور صبح اٹھے وہ لوگ کہ آرزو کرتے تھے مرتبہ اور جاہ اسکے کی کل کو یعنے
مایوس اٹھے بعد خسف اسکے کے يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ کہنے لگے آپس میں
ایک دوسرے سے وہائی ہے اوپر تیرے جان تو کہ اللہ کھول دیتا ہے رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور
تنگ کر لیتا ہے اوپر جسکے کہ چاہتا ہے **بیت** بسط عزت سے نہیں محض ارادت سے ہے :: قبض ذلت سے نہیں اسکی مشیت سے
ہے :: ویک بمعنے ویلک ہے اور اعلم مضمر ہے اور جلالین میں ہے کہ وہی اسم فعل ہے بمعنی اتعجب انا اور کاف بمعنی لام ہے
لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا اگر نہوتا یہ کہ احسان کیا اللہ نے اوپر تمہارے البتہ دھسا دیتا ہمکو بھی زمین میں

بیت مثل قارون گرنہ مال و رتبہ دنیا ہوا :: خسف سے تو بچ گئے اچھا ہوا اچھا ہوا وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ وی
کلمہ ندامت ہے اور کاف واسطے تشبیہ کے ہے یا ویکان سارا بمعنی الم تعلم اور الم تر کے ہے یعنے نہیں جانتا تو اور نہیں
دیکھتا یہہ کہ نہیں فلاح پاتے کافر عذاب سے یعنے بے ایمان یا کفران نعمت والے یا جھٹلانیوالے انبیا کے تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ
لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا یہہ گھر آخرت کا یعنے بہشت کرتے ہیں ہم اوسکو واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں چاہتے
تکبر کرنا بیچ زمین کے ساتھ اہل زمین کے اور نہ فساد اور ستم اوپر لوگوں کے جیسے قارون نے چاہا تھا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ اور سرانجام
نیک واسطے پرہیزگاروں کے ہے یا آخرت واسطے پرہیزگاروں کے ہے یعنے بہشت صاحب بحر الحقائق نے کہا کہ سرا رضا مرد واسطے
اس جماعت کے ہے کہ پاک ہیں آلودہ کی صفات نفسانیہ سے اور زمین بشریت میں غلو نہیں کرتے مثل فرعون اور جابروں کے اور فساد
نظر سے بچتے ہیں کہ سوا تیرے کسی کی طرف التفات نہیں کرتے **قطعہ** اسنے راضی ہے خدا ایسے ہیں جو :: گھر رضا سے حق کا

کیون انکو ہوو؛ قول اور فعل انکا سب مقبول ہے؛ یا رسے باری یا نہین ہے بچ بہ بچ ؛ کام جو انکا ہے وہ حق کا ہے کام ؛
ہین تصرف مین انہین کے خاص و عام ؛ جو وہ چاہین سو کرین محبوب ہین ؛ حق ہے طالب انکا وہ مطلوب ہین ؛ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا جو کوئی آوے ساتھہ نیکی کے کہ خوبہصلی ہے یا بندگی یا اخلاص ولی ہے یا معرفت لم یزلی ہے پس واسطے اسکے بہتر
اس خصلت سے یا طاعت سے یا معرفت سے یا جو کوئی آدمی بھلائی کرے دنیا مین پس واسطے اسکے بہتر ہے اس سے آخرت مین وَمَنْ جَاءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اور جو کوئی آوے ساتھہ برائی کے کہ شرک اور تکذیب اور
سوا اسکے ہے پس نہ جزا دئے جاوینگے وہ لوگ کہ کین ہین انھون نے برائیان مگر جو کچہہ کہ تھے کرتے دنیا مین سمجھہ لیجئے کہ ظاہر اس آیت کا
دلیل ہے اسپر کہ ثواب نیکی کا بہتر اس سے ملیگا اور عذاب بدی کا برابر اسکے اور وضع مظہر موضع مضمر مین واسطے تقبیح حال بدکارون کے ہے
اور اسناد سیہ کا تکرار بجہتہ زیادتی تقبیح حال گنہگارون کے ہے لکھا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ہرمان ہجرت جحفہ مین پہنچے شوق حرم
کعبہ اور آرزو سے وطن پیدا ہوئے جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ تحقیق جسنے
کہ فرض کیا ہے اوپر تیرے پہنچانا قرآن کا یا عمل کرنا اسپر البتہ پھیر لیجانیوالا ہے تجھکو طرف جگہہ پھر جانے کے یعنی مکے کے بعضے کہتے ہین یہہ وعدہ
ہے فتح مکہ کا اور بعضے کہتے ہین کہ معاد بہشت ہے اور تاویلات کاشفی مین ہے کہ معاد فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہے سالک پر اس مقام
سر منه البداء واليه العود کھل جاتا ہے نظم ابتدا جس سے ہے اس سے انتہا ؛ ابتدا انتہا ہے ایک جا ؛ آئے
جس جا سے ہین جانا بھی ہے وہان ؛ آنے اور جانیکا جان ایک ہے مکان ؛ کون لایا اور لیے آیا کسے ؛ کس جگہہ سے لایا اور لایا کسے
کس جگہہ لیجائیگا ٹک سوچ تو ؛ سوچ تو غافل بس اتنا بھی نہو ؛ گفتگو کا کچھہ نہین ہے یہہ مقام ؛ فہم یہان درکار ہے اور نی کلام ؛ قُل رَّبِّي
أَعْلَمُ مَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے اس شخص کو آیا ہے
ساتھہ راہ راست کے یا توحید کے یا قرآن کے اور وہ مین ہون اور خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ وہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہے اور وہ منکر میرا ہے
وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ اور نہ تھا تو امیدوار
اس بات کا کہ اتارا جاوے طرف تیرے قرآن مگر مہربانی پروردگار تیرے کی سے اوپر تیرے پس مت ہو تو پشتی بان اور مددگار واسطے
کافرون کے یعنے انکی خاطرداری مت کر اور التماس انکے کا جواب مت دے بیت سخت دشمن ہے رقیب اس سے نہ ایک بات تو کر نہ دلا وہ تسلی
نہ مدارات تو کر وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور چاہئے
کہ کافر نہ باز رکھین تمکو پڑھنے آیتون اللہ کے سے اور عمل کرنے سے اونپر پیچھے اسکے کہ اتارے گئین طرف تیرے اور پکار خلق کو طرف عبادت
پروردگار اپنے کے اور مت ہو شریک لانے والون سے وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ اور مت پکار ساتھہ اللہ کے معبود اور کو کیونکہ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی خدا الا وہ پکارنے کے لائق ہے اگرچہ سمجھہ لیجئے کہ مخاطب اس آیہ مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت آپکی
ہے اور فائدہ خطاب کا ساتھہ اس جناب کے یہہ ہے کہ مشرکون کے طمع قطع ہو جاوے کہ موافقت ہماری آپ ہرگز نہین کرینگے كُلُّ شَيْءٍ
هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات پاک اسکی یا سب عمل باطل ہے مگر جس سے ذات مبارک اللہ تعالی کی مطلوب ہے
لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ واسطے اسیکے ہے حکم اور طرف اسیکے پھیرے جاوینگے واسطے جزا اور سزا کے محقق کہتے ہین کہ جو موجود حقیقی
ہین سوا حق کے پس حقیقت مین ما سوا اسکے فانی ہے نظم پڑھہ تو بس لا اله الا هو ؛ راحت انجام شرک سے بچ تو ؛ غیر حق

کون

کون و وجہان مین ہے نہ زمین ہے نہ آسمان ہین ہے نہ ہوا ہے نہ کوئی ہو ویگا ہے ہی ایک واحد اور یگا ما سوا اسکے جو ہے مالک ہے فی ہے قایم کوئی نہ سالک ہے غیر معدوم او فانی ہے وہی باقی ہے جاودانی ہے اسکے غیرت نے غیر کہا چھوڑا حرف شرکت ازل مین ہے توڑا نہ شریک اور نہ کوئی ہمتا ہے وہ اکیلا ہے اور یگا ہے اوسکے جہت اور کا وجود نہین کچھ نمایش نہین نمود نہین وہی اول ہے اور آخر ہے وہی باطن ہے اور ظاہر ہے راقم بس زیادہ یہان مت بول کشف اسرار مین زبان مت کھول یہہ مکان ہے خموش رہیگا کہ سمجھنے کا ہے نہ کہنے کا سورہ عنکبوت مکی ہے انہتر آیتین ہین نو سو اسی کلمہ ہین چار ہزار ایک سو چہانوین حرف ہین فواصل اسکی نمرین اور ربط اسکا ساتھ سورہ قصص کے یہہ ہے کہ دونون مین اثبات توحید اور نفی شرک مذکور کی ہے اور یہہ بھی ہے کہ آخر مین قصص کے ذکر ہلاک اور فنا اور بازگشت کا طرف حساب گاہ کبریا کے تھا آغاز مین اس سورہ کے ذکر فتنہ و بلا کا

الفتنة اشد من القتل فتنہ زیادہ تر ہلاک اور فنا سے ہے

سورة العنکبوت مکیة	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی تسع وستون آیة

الٓمّٓ حروف مقطعہ واسطے عاجز کرنے خلق کے ہین تو کہ سمجھین کہ کسی کو ساتھ حقایق اس کتاب کے راہ نہین اور عقل کسی کامل کی کنہ معرفت اسکے سے آگاہ نہین **بیت** عقل عاجز کم ہے یہین فہم خلق پہنچے کیا اسکو خیال و وہم خلق لکھا ہے کہ الف اشارہ باسم اللہ ہے اور لام بلطیف اور میم بمجید فرماتا ہے کہ اللہ مین ہون عبادت میری کرو لطیف مین ہون اخلاص بیچ بندگی میرے کے مت چھوڑو مجید مین ہون بزرگی اور دین کی مسلم مت رکھو اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ کیا گمان کیا ہے لوگون نے یہہ کہ چھوڑے جاوین اتنے ہی بات پر کہ منہہ سے کہہ لیوین کہ ایمان لائے ہم اور حال یہہ ہے کہ وہ نہ آزمائے جاوین ساتھ اوامر اور نواہی کے یا نفس اور مال کے یا ہجرت اور جہاد کے سمجھہ لیجئے کہ یہان استفہام انکاری ہے بوجہ توبیخ اور ایسے آیتین بیچ شان جماعت مسلمانون کے آئی ہین کہ مکہ مین تھے اور انکو ہجرت وہان سے مشکل تھی اور مہاجرین انکو مدینہ سے کھلا کھلا بھیجتے تھے کہ اسلام تمہارا جب تک کہ جوار کفار مین ہو تمام نہین ہے بعضے تب ہجرت کرکے باہر مکہ سے نکلے مشرک آگاہ ہوکر کتنون کو راہ سے پھرا لے گئے اور کتنے اونسے بھاگ کر نجات یافتہ ہوئے انکے حق مین فرمایا کہ بے کشاکش بلا دعوی ولا صحیح نہین **بیت** عاشقون کو درد و غم لیسیار کھینچا چاہیئے جور یارا و طعنہ اغیار کھینچا چاہیے تیسیر مین ہے کہ یہہ آیت بیچ شان ایک گروہ مومنون کے آئی ہے کہ ایذا سے مشرکان کے عاجز آئے تھے اور فریاد و فغان کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ عمار یاسر رض کے شان مین ہے کہ انکو کافر بسبب ایمان لانے کے پکڑ لے گئے اور نالے کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ مولی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مہجع نام جنگ بدر مین زخم تیر عامر حضرمی سے شہید ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی مدح مین فرمایا کہ ہو اول من یدعی الی باب الجنة من ھذہ الامة قوم اسکے واسطے اسکی روتی تھی حق تعالی نے یہہ آیت اسکے قوم کی شان مین نازل کی یا اسکا باپ بہت جزع فزع کرتا تھا اسکے حق مین یہہ آیت بھیجی کہ بعد قول ایمان سے ابتلا و امتحان بے کام نہین نکلتا **نظم** رنج اٹھایا چاہیئے اور درد کھینچا چاہیئے نالہ گرم اور آہ سرد کھینچا چاہیئے ابتلا امتحان ہین عشق مین سو طرح بار جور کہین سو ہوکر درد کھینچا چاہیئے وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہمنے ان لوگون کو کہ پہلے ان مسلمانون سے تھے یعنے سب استون پہلیون کے آزمایش کی ہے اور دعوی ہر ایک کا محک بلا پر آزمایا ہے پس البتہ ظاہر کر دیگا خدا ان لوگون کو کہ سچ بولے ہین دعوی ایمان مین اور البتہ ظاہر کر دیگا جھوٹونکو

کہ سچ دین کے ہین یا دیکھا دیگا ان دونو فرقون کو خلق کو یا جزا دیگا ان دونون گروہ کو ساتھ اس چیز کے کہ جانتا ہے سچ اور جھوٹ انکا قطعہ
عشق مین کوئی اگر دعوے کرے یار اسکا امتحان سو طرح لے کھینچے جو بار جفا صادق ہے وہ بھاگتا ہے رنج سے کاذب ہے جو صادق و کاذب
کی یہہ پہچان ہے جان اسے کچھ تو نہین انجان ہے اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ
جو کرتے ہین برائیان مانند کفر اور معاصی کے یہہ کہ چڑھ جاوین ہمسے یعنے غالب ہو جاوین اور عاجز کردین ہمکو سزا پہنچانے مین برا برا ہے جو سَآءَ
مَا يَحْكُمُوْنَ برا ہے وہ جو حکم کرتے ہین فتوحات مین ہے کہ آیا گمان کرتے ہین گنہگار یہہ کہ بسبب گناہون کے سبقت لیجاوین مغفرت
اور رحمت ہمارے پر برا ہے یہہ جو حکم کرتے ہین کیونکہ رحمت ہماری سبقت لے گئی ہے اوپر گناہون انکے کے کہ موجب غضب کے ہین بیت
تیرہ آفاق ہوا روسیہ سے ہے میرے لیک رحمت تیری صد چند گنہ سے ہے میرے مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ
لَاٰتٍ جو کوئی ہے امید رکھتا لقاء خدا کے بہشت مین یا ملنے کے ثواب الہی کے یا جو کوئی ڈرتا ہے قیامت سے اور عرض اعمال اپنے سے اوپر
خدا کے کہ تیار ہو پس تحقیق وعدہ اللہ کا واسطے لقا یا جزا کے البتہ آنیوالا ہے وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہ سننے والا ہے باتین بندون کی جاننے والا
ہے نیتین انکی وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اور جو کوئی جہاد کرتا ہے ساتھ کفار کے یا ساتھ ہوائے نفس غدار کے پس سوا
اسکے نہین کہ جہاد کرتا ہے واسطے جان اپنے کے کیونکہ ثواب اسکا اسیکو ملتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ تحقیق اللہ بے پروا ہے
طاعت عبادت عالمون کے سے تکلیف عبادت کی بندون کو واسطے اصلاح احوال انکے کے ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیئے اچھے البتہ دور کرینگے ہم انسے برائیان انکی وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ بدلا دینگے ہم انکو بہتر اس چیز کا کہ تھے وہ کرتے یعنے توحید کا کہ بہتر سب عملون انکے سے ہے بدلا دینگے
ہم اور باقی عملون کا بدلا اگرچہ اسکے برابر نہین ہین مساوی اسکی عطا کرینگے اور اکثر اعمال انکے سے ایک کا دس حصہ اور نو سو حصون تک دینگے
کیونکہ وہ محتاج ہین اور ہم بے نیاز اور رسم ہے کہ مصرعہ غنی رحم کرتا ہے محتاج پر لکھا ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص رض ایمان لائے مان انکی
حمیرہ بنت سفیان نے قسم کھائی کہ دھوپ مین کھڑی رہونگی اور کچھ نہ کھاؤنگی جبتک تو دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اختیار کیا ہے
نہ پھر جاوے سعد نے یہہ احوال حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا اور حکم کیا ہمنے آدمی کو
ساتھ مان باپ کے بھلائی کرنا وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا اور اگر کوشش کرین مان باپ
اور جھگڑین تجھسے تو کہ تو شریک لاوے تو ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہین ہے واسطے تیرے ساتھ الوہیت اسکے کے علم پس مت کہا مان دونو کا
کہ اطاعت کرنی مخلوق کی معصیت خالق مین درست نہین اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ طرف جزا میرے کے بازگشت تمھاری
ہے اے مومنو اور کافرو اور معصیت مین کہا ماننے والو مان باپ کے اور نہ ماننے والو پس خبر دونگا مین تمکو وقت جزا دینے کے ساتھ اس
چیز کے کہ تھے تم کرتے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ اور وہ لوگ جو ایمان لائے بعد کفر کے اور کام
اچھے بعد برائیون کے البتہ داخل کرینگے ہم انکو بیچ نیکیون کے یا لاوینگے ہم انکو بیچ مقام صالحون کے کہ بہشت ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ اور بعضے لوگون مین سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے مراد اس سے منافق و ضعیف الایمان
ہین فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ پس جب ایذا دیا جاتا ہے بیچ راہ اللہ کے بسبب دین اسکے کے یعنے کافر
اسکو رنج پہنچاتے ہین کرتا ہے رنج لوگون کے کو مانند عذاب خدا کے یعنے ایمان چھوڑ دیتا ہے عذاب خلق کے ڈر سے جیسے کہ کفر کو ترک کیا تھا

خوف عذاب خدا سے وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ اور اگر آوے مدد پروردگار تیرے کی طرف سے مانند
فتح اور غنیمت کے البتہ کہینگے تحقیق تھے ہم ساتھ تمہارے دین اور ملت مین ہمکو بھی غنیمت مین حصہ دو أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ
الْعَالَمِينَ کیا نہین اللہ دانا تر ساتھ اس چیز کے کہ بیچ سینون عالمون کے ہے صفائی اخلاص اور کدورت نفاق کے وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ اور البتہ جانتا ہے اللہ ان لوگون کو جو ایمان لائے اور البتہ جانتا ہے منافقون کو اور ظاہر کردیگا دنیا مین اونکو
بلا اور محنت مین ڈال کر کہ محک امتحان بلا ہے بیت امتحان جو ہر مردان ہے صبر جس طرح آتش جان زر ہے معیار طلا لباب مین ہے کہ ابو سفیان اور
امیہ بن خلف نے امیر المومنین عمر فاروق بن خطاب اور جناب علی رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اس دین کے سے پھر جاؤ اور دین قدیم اپنے آبا کا اختیار
کرو پھر جو اس مین کچھ گناہ تم پر آویگا تو ہم اٹھالینگے تم پر بوجھ نچھوڑینگے حق تعالی نے فرمایا کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا
سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے پیروی کرو راہ ہماری کی یعنے ہمارے
باپون کی طریقہ پر چلے جاؤ اور چاہیے کہ اٹھالیوین ہم گناہ تمہاری یہان امر بتاویل جزا ہے یعنے اگر پیروی کروگے تم ہماری تو ہم اٹھالیوینگے
خطائین تمہاری وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ اور حالانکہ نہین کافر اٹھانیوالے گناہ مومنون کے سے کچھ چیز إِنَّهُمْ
لَكَاذِبُونَ تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہین اس بات مین کہ کہتے ہین ہم اٹھالینگے بوجھ گناہون کا مسلمانون کے کہ وہ بوجھ اٹھانے پر قادر
ہی نہونگے نہ تھوڑا نہ بہت کیونکہ انہین کے گناہ ہونگا ان پر بوجھ بھاری ہوگا پھر تسپر گناہون ان لوگون کے سے کر
جنکو انہون نے گمراہ کیا ہے گران بار ہونگے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ
اور البتہ اٹھاوینگے بوجھ اپنے گناہون کے قیامت کے روز اور بوجھ دوسرون کے ساتھ بوجھون اپنے کے یعنے
وبال گناہون کا ان لوگون کے جنکو گمراہ کیا ہے زیادہ انکے گناہون پر رکھا جاویگا بغیر اسکے کہ گناہ سے گمراہ ہونے کے
کچھ کم ہو وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور البتہ پوچھے جاوینگے تابع اور متبوع دن قیامت
کے اس چیز سے کہ تھے باندھتے یعنے جھوٹی باتین جو سبب گمراہی اور تباہی خلق کے ہوتے ہین وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ
فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اسکے کی پس رہا بیچ انکے واسطے
دعوت انکے کے طرف حق کے ہزار برس مگر پچاس برس روایت اشہر یہہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس برس کی عمر مین پیغمبر
ہوئے اور نوسو پچاس برس خلق کو دعوت کرتے رہے اور بعد طوفان کے ساٹھ برس اس عالم مین رہے بعضون نے لکھا ہے کہ عمر نوح
علیہ السلام کی ایک ہزار چار سو برس کی ہوئی تھی عین المعانی مین ہے کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوئے نوسو پچاس سال
دعوت کرتے رہے اور بعد طوفان کے تین سو پچاس برس جئے ملک الموت نے وقت قبض روح پوچھا کہ اے بڑی عمر والے
پیغمبرون مین دنیا کو کیسا پایا کہا کہ مانند اس گھر کے کہ دو دروازے رکھتا ہو ایک مین سے جاوین دوسرے مین سے نکل آوین

بیت

عمر ہو تیری گر ہزار برس یا ۔ موت آخر دلا ہے سر پہ کھڑی
وقت مردن تو فکر کر لے بیا ۔ دم کا دم اور ہزار سال مین ایک سا

سمجھ سکتے کہ بیان کرنا قصہ نوح علیہ السلام کا واسطے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور آپ کو جتاتا ہے کہ کیسے کیسے
ایذا اسی قوم سے کھینچے اور جھٹلانے والوں کو ڈراتا ہے کہ طوفان میں سب کو ڈبو دیا اسطرح کہ نو سو پچاس برس انھوں نے جفا اپنی
قوم اٹھائے اور دعوت فرمائی جو کسی نے نہ مانا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظَالِمُوْنَ پس پکڑا قوم انکی کو عذاب
طوفان نے اور وہ کافر تھے فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ پس نجات
دی ہمنے نوح علیہ السلام کو اور کشتی والوں کو یعنے حضرت نوح کے ساتھ جو کشتی میں سوار تھے آدمی مسلمان اور جانور اور
کیا ہمنے کشتی کو یا قصہ نوح کو نشانی یا عبرت واسطے عالموں کے لوگ ساتھ اسکے دلیل پکڑیں یا نصیحت قبول کریں
وَاِبْرٰهِيْمَ اور بھیجا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ یاد کر جسوقت کہا اوسنے
واسطے قوم اپنے کے کہ بابل میں تھے عبادت کرو اللہ کو اور ڈرو اس سے ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
عبادت اور وہشت یہہ بہتر ہے واسطے تمھارے دنیا سے کہ رکھتے ہو اگر ہو تم جانتے خیر کو شر سے اور نفع کو ضرر سے اِنَّمَا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا سوا اسکے نہیں کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے
بتوں کو اور بنا لیتے ہو جھوٹ کہ انکا نام خدا رکھتے ہو اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ
رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ تحقیق جنکو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے نہیں ہیں
مالک واسطے تمھارے رزق دینے کے پس ڈھونڈو ڈھونڈو نزدیک اللہ کے رزق کہ وہ قادر ہے اسکے دینے پر اور عبادت کرو اسکو
ساتھ یگانگی کے اور شکر کرو اسکا کہ سو جب مزید نعمت ہے اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ طرف اوسکے پھر جاؤ گے تم یہاں تک کلام
ابراہیم علیہ السلام کا تمام ہوا اب حق تعالیٰ قریش کو ڈراتا ہے اور فرماتا ہے وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ
اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ اور اگر جھٹلاؤ تم اے مکے والو پیغمبر میرے کو پس تحقیق جھٹلایا تھا پیغمبروں اپنے کو امتوں نے پہلے تم سے
جیسے قوم نوح اور ہود اور صالح نے علی نبینا وعلیہم السلام اور انکے تکذیب نے کچھ ضرر پیغمبروں کو نہ پہنچایا بلکہ ضرر اسکا انہیں پر
آیا کہ عذاب دنیا اور آخرت کے سزاوار ہوئے پس تمہارے تکذیب سے بھی میرے حبیب کو کیا زیان ہے وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ۝ اور نہیں اوپر پیغمبر کے مگر پہنچا دینا ظاہر سو اس نے پیغام پہنچا دیا اور ثواب اور عقاب آخرت کا بتا دیا اور تم نے اسکی بات کو
جھٹلا دیا اور بعث اور نشر کا انکار کیا اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ کیا نہیں دیکھا انھوں نے
یعنے منکروں نے بعث کے کہ کیونکر پہلے بار کرتا ہے اللہ پیدایش اور عدم سے وجود میں لاتا ہے پھر دوبارا کریگا اسکو کہ بعد مرنے
کے جلا دیگا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ تحقیق پہلے اور پیچھے جلانا اوپر اللہ تعالیٰ کے آسان ہے ۝ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منکروں کو کہ
سوچ کر سیر کرو بیچ زمین کے پس دیکھو کہ کیونکر شروع کیا اللہ نے پیدایش کو کہ طرح طرح کی شکلیں اور جدا جدا فعل اور
نئی نئی حالتیں ہیں پھر اللہ ہے پیدا کریگا پیدایش پچھلی حاصل یہہ ہے کہ جب تمنے دیکھ لیا کہ ابتدا میں خالق سب کا اللہ ہے
پس سمجھ جاؤ کہ انتہا میں بھی وہی ہوگا

بیت

وہ ہی مبدی تو پھر معید بھی ہے		خوف بھی اُس سے اور امید بھی ہے	

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر ہر شی کے شروع اور اعادہ سے قادر ہے کیونکہ قدرت صفت ذات اسکی ہے اور ذات اسکی بہ نسبت سب ممکنات کے برابر ہے تب پیدا کرنا پچھلی بار کیون نہ ہوگا يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۤءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۤءُ عذاب کرتا ہے جسے چاہے اور بخشش دیتا ہے جسے چاہے وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ اور طرف اسکے پھیرے جاؤگے روز جزا میں کفر پر عذاب کریگا اور ایمان پر ثواب دیگا کشف الاسرار میں ہے کہ عذاب اسکا عدل سے ہے اور رحمت اسکی فضل سے جسکو چاہیگا عدل سے دوزخ میں ڈالیگا اور جسکو چاہیگا فضل سے بہشت میں پہنچا دیگا ٭ **بیت** عدل کریگا تو ٹھکانا کہان ٭ فضل کریگا تو ہے سب کچھ وہان ٭ عدل نہین چاہتے ہم اے رحیم ٭ فضل کر اپنا تو بڑا ہے کریم ٭ زاد المسیر میں ہے کہ عذاب بدخوئی پر ہے اور رحمت خوش خلقی پر اور بعضون کے نزدیک عذاب میل دنیا پر ہے اور رحمت ترک دنیا پر یا حرص اور قناعت پر یا متابعت بدعت اور ملازمت سنت پر یا تفرقہ خاطر اور جمعیت دل پر امام قشیری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ عذاب یہہ ہے کہ بندے کو اسکے جان پر چھوڑ دے اور رحمت یہہ ہے کہ خود اسکی کارسازی کرے

بیت

٭ تو اگر یار میرا ہو جاوے ٭		٭ گرم بازار میرا ہو جاوے ٭	

وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۤءِ اور نہین تم اے لوگو عاجز کرنے والے پروردگار اپنے کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے کہ کہین بھاگ کر جاؤ اور نہ بیچ آسمان کے اگر چڑھ جاؤ اسکے عذاب سے کہین نہین بچ سکوگے یا نہ رہنے والے زمین کے اور نہ رہنے والے آسمان کے قدرت رکھتے ہین اوپر عاجز کرنے خدا کے وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ٭ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ تعالی کے کوئی دوست کہ بچاوے عذاب حق سے اور نہ مدد دینے والا کہ چھڑاوے اُس سے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۤئِهٖۤ اُولٰۤئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۤئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ آیتون کتاب اللہ کے یا ساتھ نشانیون وحدانیت اسکے کے اور ملاقات اسکی کی یعنے قیامت کے یہہ لوگ ناامید ہوئے رحمت میری سے دنیا میں یا آخرت میں اور تعبیر ماضی سے واسطے تحقیق وقوع ہے اور یہہ لوگ واسطے انکے عذاب ہے دردناک یعنے دائم بسبب کفر اسکے کے سمجھنا چاہیے کہ درمیان مین یہہ کئی جملہ معترضہ بیان کر کر پھر وہی قصہ ابراہیم علیہ السلام کا شروع کیا فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ پس نہ تھا جواب قوم ابراہیم علیہ السلام کا بعد منع کرنے بت پرستی کے اور توڑنے بتون کے مگر یہہ کہ کہتے تھے آپس میں بعضون سے کہ مار ڈالو ابراہیم کو یا جلا دو اسکو پھر سب نے اتفاق کر کر آگ میں ڈال دیا پس نجات دی اسکو اللہ تعالی نے آگ سے کہ گرمی کو اسکے سردی سے بدل ڈالا اور شعلہ نار برنگ گل گلزار کر دیا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اس نجات کے البتہ نشانیین ہین قدرت کاملہ حق کی کہ آگ کا بجھانا اور پھول بنا کر وہان کھلا دینا ہے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین کیونکہ وہ ان باتون مین تامل کر کے نفع اٹھاتے ہین وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے سوا اسکے نہین کہ پکڑا ہے تمنے سوا خدا کے بتون کو ساتھ خدا کے واسطے دوستی کے درمیان اپنے بیچ زندگانی دنیا کے کہ تم اور بت پرست آپس مین ملے رہو ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا پھر دن قیامت کے کافر ہو جاوینگے اور بیزار اور منکر بعضے تمھارے کہ متبوع ہو بعضون سے کہ تابع ہو اور لعنت کرینگے بعضے تمھارے پیرو اور اراذل ہین بعضون کو کہ پیشرو اور اشراف ہین وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور جگہہ پھرنے تمھاری سب کی دوزخ ہے اور نہین واسطے تمھارے اسدن یارون اور مددگارون سے کہ آگ سے بچاوے جیسے ابراہیم کو سلامت رکھا فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ

پس ایمان لایا واسطے اسکے لوط علیہ السلام نے کہ بھانجا یا بھتیجا اسکا تھا وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ اور کہا ابراہیم عم نے اسکو اور
بی بی سارہ کو کہ چچا کی بیٹی تھی انکے اور انپر ایمان لائی تھی کہ تحقیق مین وطن چھوڑنیوالا ہون طرف پروردگار اپنے کے یعنے دشمنون سے
تنگ اگر اب یہان سے نکلتا ہون وہان جاؤن گا جہان امر پروردگار میرے کا ہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تحقیق وہ غالب ہے مجھے
دشمنونکا مغلوب نہ کریگا دانا ہے حکمت سے کام میرا سنواریگا پس لوط اور بی بی سارہ کو لیکر کوفہ کے پہاڑ مین ہو کر حران مین جا ولایت شام مین
داخل ہوئے حضرت ابراہیم فلسطین مین رہے اور حضرت لوط موتفکہ مین گئے کشاف مین ہے کہ حضرت ابراہیم وقت ہجرت کے پچھتر
برس کے تھے اور اسی برس حضرت اسمعیل پیدا ہوئے بی بی ہاجرہ سے اور جب ایک سو بارہ یا بیس برس کی عمر ہوئی
بی بی سارہ سے حق تعالی نے فرزند دیا چنانچہ فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ اور بخشا ہمنے اسکو بڑھاپے مین
بیٹا اسحاق نام وَيَعْقُوْبَ اور پوتا یعقوب وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ
فِي الدُّنْيَا اور کی ہم نے بیچ اولاد اسکے کے پیغمبری یعنے بنی اسرائیل اور بنی اسمعیل مین اور کتاب کہ توریت اور انجیل
اور زبور اور فرقان ہین اور دیا ہمنے اسکو ثواب اسکا بیچ دنیا کے کہ بڑھاپے مین بانجھ بی بی سے فرزند عنایت کیا یا اولاد
پاکیزہ دی اور نبوت اور کتب عطا کرین یا اسکو مقبول اور محبوب قلوب خلق کا کیا یہان تک کہ سب ملتون والے اپنی نسبت
اسیکی طرف ٹھہراتے ہین یا حکم کیا ہمنے کہ درود اسپر تا قیامت بھیجین یا مراد اجر دنیا سے بقاے قیامت انکی ہے کہ
جیسے حیات مین وہ مہمانون کو کھلاتے تھے ویسے ہی تا حال خوان نعمت انکے سے خاص و عام پرورش پاتے ہین
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے البتہ صالحون سے ہے وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ اور بھیجا ہمنے لوط علیہ السلام کو یاد کر جسوقت کہ کہا اسنے واسطے قوم اپنے کے
کہ سو تحقیق کیا کرتے ہو تم بے حیائی اور وہ فعل جسمین ہے کمال رسوائی مَا سَبَقَكُمْ بِهَا
مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ نہین پہلے کیا تم سے اسکو کسی نے عالمون سے اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ
وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ کیا تحقیق تم آتے ہو تم مردون کے پاس بطریق بدکاری اور کاٹتے ہو راہ کہ مسافرون کو
لوٹتے مارتے ہو یا غریبون سے زبردستی بدفعلی کرتے ہو اور اس سبب سے ادھر کا رستہ بند ہو گیا ہے کوئی
مسافر نہین گذرتا وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ اور کرتے ہو بیچ مجلس اپنے کے کام برے کہ نزدیک عقل
اور عرف کے اچھے نہین جیسے گالیان دینے اور ٹھٹھے بازی کرنا ساتھ فحش کے اور سیٹی بجانی اور کنکریان
اینٹون سے مارنی اور ڈھیلے چلانے راہ گیرون پر اور شراب پینے اور تنبور ستار بجانا اور مسافرون پر
ہنسنا اور مانند انکے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ
پس نتھا جواب قوم اسکے کا مگر یہہ کہ کہتے تھے لے آ ہمارے پاس عذاب خدا کا اگر ہے تو سچون سے اس بات
مین کہ یہہ جو ہم کرتے ہین برے فعل ہین اور سبب عذاب کے ہین ہمپر عذاب آویگا یعنے ہم یہہ کام نہین چھوڑنے کے
اگر تو سچ کہتا ہے کہ خدا ہے اور تو پیغمبر اسکا ہے تو کہہ اللہ کو کہ ہمپر عذاب اتارے حضرت لوط جب انکے ایمان لانے
سے مایوس ہوئے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ کہا بطریق دعا اے پروردگار میرے مدد دے مجھکو

عذاب اُتار کر اوپر قوم مفسدون کے وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ اور جب آئے بھیجے ہوئے
ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس ساتھ بشارت بیٹے کے قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُو أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ کہا انھون نے تحقیق
ہم ہلاک کرنیوالے ہین رہنے والون اس بستی کے کو کہ سدوم ہے کہ تکذیب لوط کی کرتے ہین إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ تحقیق
رہنے والے سدوم کے ہین ظالم کہ کفر کرتے ہین اور طرح طرح کے گناہ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق
بیچ اس بستی کے لوط ہے اور وہ ظالمون سے نہین قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا کہا فرشتون نے کہ ہم خوب جانتے
ہین ان شخصون کو کہ بیچ اسکے ہین مومن اور کافر یا لوط علیہ السلام کے احوال سے خوب خبردار ہین ہم لَنُنَجِّيَنَّهُ
وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ البتہ نجات دینگے ہم اسکو اور لوگون اسکے کو مگر بی بی اسکے کو کہ ہے
پیچھے رہنے والون بیچ عذاب کے یا بیچ گانون کے حاصل یہہ ہے کہ ہم کہہ دینگے لوط کو کہ قوم مین سے وہ اور اہل اسکے باہر
نکل جاوین وہ بستی سے نکل جاوین گے مگر زن لوط کی قوم مین رہ جاویگی اور اسکے ساتھ ہلاک ہو جاویگی وَلَمَّا أَنْ
جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور جسوقت ہوا یہہ کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے لوط کے
پاس ناخوش ہوا ساتھ ان کے اور تنگ ہوا ساتھ انکے دل مبادا کہ ایسا نہو قوم سے میرے انکو ایذا پہنچے کیونکہ وہ
غریبون کو رنج دیتے تھے فرشتون نے جب حضرت لوط کے چہرہ پر اثر ملال پایا تسلی انکی کی وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ
إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ اور کہا مت ڈر اور مت غم کھا تحقیق ہم نجات
دینے والے ہین تجھکو اور اہل تیرے کو مگر عورت تیری کو کہ ہے پیچھے رہنے والون سے اور ہلاک ہونے والون سے
إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ تحقیق ہم اتارنیوالے
ہین اوپر اہل اس بستی کے عذاب آسمان سے کہ پتھر برسائین گے بسبب اسکے کہ تھے یہہ ہمیشہ فسق کرتے پس حکم الہی سے
حضرت لوط اور اہل انکے بچ گئے اور کفار مؤتفکہ ہلاک ہوئے اور شہر ویران ہو کر عبرت اہل عالم ہوا چنانچہ فرماتا ہے
وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ اور تحقیق چھوڑ دی ہمنے اس بستی مین سے
نشانی ظاہر واسطے اس قوم کے کہ سمجھ کرین اور عبرت پکڑین اور وہ نشانی یہہ ہے کہ آثار انکے محلون کے خراب
پڑے ہین یا پتھر جو آسمان سے برسے تھے وہ کہین کہین نظر آجاتے ہین یا پانی کالا اب تک موجود ہے وَإِلَىٰ
مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور بھیجا ہمنے طرف اہل مدین کے بھائی نسبی ان کے شعیب کو فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ پس کہا شعیب نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ تعالی کی اور امید رکھو ثواب دن پچھلے کی یعنے ایسے
کام کرو جس سے امیدوار ثواب آخرت کے ہو یا ڈرو شدت سے روز قیامت کے وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ
اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے ہوئے زمین مدین مین جو تم تول اور ناپ مین کم دیتے ہو چھوڑ دو فَكَذَّبُوهُ
فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ پس جھٹلایا اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو
اور فساد سے باز نہ ہے پس پکڑا انکو زلزلہ سخت نے یا جبرئیل علیہ السلام کے آواز نے کہ تن بدن انکا کانپ گیا پس صبح
اٹھے بیچ گھرون کے اپنے زانو پر گرے ہوئے وَعَادًا وَثَمُودَ وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنْ مَسَاكِنِهِمْ وَزَيَّنَ

لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ اور ہلاک کیا ہمنے قوم عاد کو اور ثمود کو
اور تحقیق ظاہر ہے ہلاکت انکی واسطے تمہارے گھرون انکے سے کہ حجاز اور یمن کی طرف تم جاتے ہو اور آثار عذاب کے پاتے ہو
اور زینت دی تھی واسطے ان کے شیطان نے عمل انکے کو کبر اور تکذیب سے پس منع کیا انکو راہ راست سے کہ پیغمبر جدہر بلاتے تھے اور
تھے وہ سب کچھ دیکھتے لیکن نہین مانتے تھے اور اپنے آپ کو عقلمند اور پیغمبرون کو بیوقوف جانتے تھے وَقَارُوْنَ
وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ اور ہلاک کیا ہمنے قارون کو اور فرعون کو اور ہامان کو وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ اور البتہ تحقیق آیا انکے پاس موسی ساتھ نشانیون روشن اور معجزون ظاہر کے
پس سرکشی کی انھون نے بیچ زمین مصر کے اور نہ تھے وہ ہم سے آگے نکل جانیوالے یعنے حکم ہمارے سے کہان نکل سکتے تھے فَكُلًّا اَخَذْنَا
بِذَنْۢبِهٖ پس ہر ایک کو کہ مذکور ہوئے پکڑا ہمنے ساتھ گناہون انکے کے فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا پس بعضا انمین سے
وہ شخص ہے کہ بھیجا ہمنے اوپر انکے مینہ پتھر و سنگا یعنے قوم لوط وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ اور بعضا ان مین سے وہ شخص
ہے کہ پکڑا اسکو آواز سخت نے جیسے قوم ثمود اور اہل مدین وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ اور بعضا ان مین سے وہ شخص
ہے کہ دہسا دیا ہمنے اسکو زمین مین جیسے قارون وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا اور بعضا ان مین سے وہ ہے کہ ڈبو دیا ہمنے اسکو
مانند قوم نوح اور فرعونیون کے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور نہ تھا اللہ تعالی کہ ظلم کرے انکو
یعنے بن گناہ کے عذاب دے ولیکن تھے وہ جہل اور عناد سے جانون اپنے پر ظلم کرتے اور کفر معصیت کر کر اپنے نفسون پر آپ عذاب لیتے

بیت

فعل بد تونے جو کیا ہے دلا	اسکی ہی جزا تو پاویگا	ظلم اپنے پہ کیون کرے ہے آپ	کہ کئے کی سزا تو پاوے گا

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ مثال ان لوگون کی کہ پکڑتے ہین سوا خدا کے دوست یعنے بت
مانند مکڑی کے ہے کہ واسطے اپنے اِتَّخَذَتْ بَيْتًا بنائی ہے گھر وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ اور تحقیق بہت سست
گھرون مین گھر مکڑی کا ہے کہ نہ چھت رکھتا ہے نہ دیوار نہ گرمی دفع کرتا ہے نہ سردی لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ کاشکے ہوتے کافر جانتے اس
مثال کو کہ انکے دین کے واسطے بیان کی ہے یعنے جیسا مکڑی کا گھر سست اور بے اعتبار ہے ایسا ہی دین انکا خوار اور بےمقدار ہے کہ اس سے
کچھ حاصل اور نہ اس سے کچھ فائدہ بحر الحقائق مین ہے کہ مکڑی اپنے جالے مین آپ پھنستی ہے کہ گھر اسکا قید خانہ اسکا ہے ایسی ہی وہ لوگ کہ اپنے خواہشون
کی پرستش کرتے ہین اور محبت دنیا اور متابعت شیطان مین پھنسے ہین اسکے وبال مین آپ قید ہو کر راہ خلاصی کہا نہین پاتے آخر کو دوزخ مین چلے جاوینگے
اور جیسا کیا ہے ویسا پاوینگے بیت خالق نے جیسا کیا بناؤن کیسا ہے کری بھرنی اپنی ہے ہر جیسے کو تیسا ہے خانہ دنیا ہے مانند شکل دار عنکبوت
رشتہ دام ہوا سے مثل تار عنکبوت ہے اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ تحقیق اللہ تعالی جانتا جو کچھ کہ پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے ہر چیز مثل بت اور فرشتے
اور آدمی اور ستارون کے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہے غالب ملک اپنے مین شریک نہین رکھتا حکیم کہ ہے ساتھ حکمت کے عذاب مشرکون مین تاخیر کرتا ہے وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ اور یہہ مثالین بیان کرتے ہین ہم انکو واسطے لوگون کے وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ اور نہین سمجھتے انکو یا فایدے انکے کو مگر علم والے کہ سوچتے ہین حقیقت مین ہر چیز کے
خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا اللہ تعالی نے آسمانون کو اور زمین کو واسطے اظہار حق کے نہ واسطے باطل اور بازی کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
تحقیق بیچ اس پیدا کرنے کے البتہ نشانیان ہین روشن یا بیچ اس مثال لانے کے البتہ عبرتین ہین واسطے ایمان والون کے

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ پڑہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ چیز کہ وحی کی گئی ہے طرف تیری قرآن سے اور قایم کر نماز کو اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ تحقیق نماز باز رکہتی ہے اُن کاموں سے جو نزدیک عقل کے برے ہیں اور اُن عملوں سے جو ساتھہ حکم شرع کے منع ہیں یعنے سبب بچنے کا ہوتی ہے گناہوں سے کیونکہ جو نماز ہمیشہ پڑہیگا وہ البتہ ذکر حق میں رہیگا اور عذاب الٰہی سے ڈریگا پھر گناہ کا ہیکو کریگا لکھا ہے کہ ایک جوان انصاری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز جماعت پڑہا کرتا تھا اور ہر طرح کے گناہوں میں آلودہ رہتا تھا حضرت سے لوگوں نے اُسکا احوال ظاہر کیا آپنے فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ نہی جلد ہے کہ نماز اُسکو بد فعلوں سے باز رکھے چند روز میں توبہ کر کر زاہد صحابہ سے ہوا اور بیچ میں انس بن مالک سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کسیکو باز نہ رکھے نماز فحشا و منکر سے زیادہ نہوئے اُسکو ساتھہ اُس نماز کے حق تعالے سے مگر دوری صاحب تاویلات کہتے ہیں کہ ہر ایک کے کہ نفس اور تن اور دل اور سر اور روح اور خفی میں نماز ہے باز رکھتی جُدی جُدی بُرائیوں کے نماز نفس ناہی ہے معاصی اور ملاہی سے اور نماز تن مانع ہے اخلاق رذایل سے اور نماز دل باز رکھتی ہے غفلت سے اور نماز سر منع کرتی ہے التفات ماسوا حق سے اور نماز روح پھراتی ہے ملاحظہ اغیار سے اور نماز خفی بچاتی ہے شہود اثنینیت اور ظہور انانیت سے مثنوی تیرے جلوہ نے دکہلایا یہہ عالم کہ کل عالم نظر سے اُٹھہ گیا ہے اُٹھا عالم میں کیا ابھی ہے یہہ مشکل رہا اطلاق لی ہے بین لیا ہے تو کی تو ہی تو ہی تو کی تو یہاں میں رہا ہے اور نہ ما ہے وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے اسواسطے کہ اوسکی یاد عبادت ہے اور اوروں کی یاد طاعت نہیں یا بڑی ہے اُسکے آگے جو اُسکی قدر جانے یا بزرگتر ہے اُس سے کہ یاد دوسرے کی اُسکے مقابل ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ذکر سے نماز ہے اور یہہ معنے ہیں کہ نماز بزرگتر ہے سب طاعتوں سے یا اُسسے بزرگتر ہے کہ اپنے ادا کرنیوالے پر موجب عقوبت فحشا و منکر باقی چھوڑے اور محقق کہتے ہیں کہ ذکر خدا کا بندہ کو بزرگتر ہے یاد بندہ کے سے خدا کو کیونکہ ذکر بندہ کا ملا ہے اپنی حاجات سے اور ذکر اللہ کا صاف ہے ان کدورات سے یا ذکر بندہ کا فانی ہے اور ذکر خدا کا باقی شیخ ذوالنون مصری نے کہا کہ ذکر اُسکا بزرگتر اس جہت سے ہے کہ تو اُسے یاد کرے مگر بعد اُس سے کہ وہ تجھے یاد کرے سلمی نے کہا کہ ذکر اُسکا تمکو ازل میں بہتر ہے ذکر تمہارے سے اُسوقت میں اُسکو بیت وہاں ذکر اپنا دم بھر گر ہو تو وہ مزا ہے یہاں یاد اُسکی کر کر مر جائیں ہم تو کیا ہو وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ اور اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھہ کہ کرتے ہو تم نماز اور سوا اُسکے اور جزا تمکو مناسب اعمال کے دیگا وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَھْلَ الْکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اور مت جھگڑو اہل کتاب سے یعنے اُن لوگوں سے کہ تمہارے عہد و امان میں ہیں یا جزیہ قبول کر لیا ہے مگر اسطرح سے کہ وہ بہت اچھی ہے یعنے اُنکے بدخلقی کو خوش خوئی سے دفع کرو اور غصہ کو حلم سے اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ مگر جو لوگ کہ ظلم کریں اُن میں سے یعنے عہد توڑ ڈالیں یا جزیہ نہ دیں بعضوں نے کہا ہے کہ ظالم اہل کتاب وہ ہیں جو اللہ سبحانہ کا ولد ٹھہراتے ہیں وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَاِلٰھُنَا وَاِلٰھُکُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ اور کہو اُنسے کہ بصدق تمام ایمان لائے ہم ساتھہ اُس چیز کے کہ اُتاری گئی ہے طرف ہمارے یعنے قرآن اور اُتاری گئی ہے طرف تمہارے یعنے توریت اور زبور اور انجیل اور معبود ہمارا اور تمہارا ایک ہی اور ہم واسطے اُسکے مطیع ہیں اور مخلص اور موحد ہیں اور تم مشرک کہ اُسکے اولاد ٹھہراتے ہو وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ اور جیسے کہ انبیائے سابق پر کتابیں اُتاری ہیں اُسیطرح اُتاری ہمنے طرف تیرے کتاب کہ قرآن مجید ہے موافق پہلی کتابوں کے اصول دین میں فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ پس جو لوگ کہ دی ہے ہم نے اُنکو سمجھہ کتاب پہلے کی جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اُنکے رضی اللہ عنہم ایمان لاتے ہیں ساتھہ قرآن کے یا وہ لوگ مراد ہیں جو پہلے بعثت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نزول قرآن کے ایمان لائے تھے مانند قیس بن ساعدہ اور بحیرا راہب اور نسطورا اور ورقہ بن نوفل اور امثال اُنکے کے وَمِنْ ھٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِہٖ اور اُن مکہ والوں سے بعضا وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھہ قرآن کے یا محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کے وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ اور نہین جھگڑا کرتے ساتھہ آیتون کتاب ہمارے کے مگر کافر یہودی جیسے کعب بن اشرف اور
معاندِ عرب کے جیسے ابوجہل نااہل اور مانند انکے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ اور نہ تھا تو
کہ پڑھتا پہلے قرآن سے کچھہ لکھا ہوا کتب منزلہ سے اور نہ لکھتا تھا تو کتاب کو سیدھے ہاتھہ اپنے سے یعنے ہرگز نہ پڑھا تھا تو نہ لکھا تھا اگر لکھا
پڑھا ہوتا اسوقت البتہ دھوکا کرتے جھوٹے یعنے مشرکان عرب کہتے ہین کہ یہہ لکھا پڑھا تھا قرآنکو پہلی کتابون سے چن کر ہمارے روبرو پڑھتا ہے
یا یہودی شک مین پڑتے کہ ہم نے کتب مین پڑھا ہے کہ پیغمبر آخر زمان اُمّی ہوگا اور یہہ قاری اور کاتب ہے تفسیر مین ہے کہ لکھنا اور پڑھنا فضیلت ہے
غیر پیغمبر کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پڑھنا معجزہ تھا جب یہہ معجزہ ظاہر ہوگیا اور اُمیّت آپکی مین کچھہ شک نرہا حق تعالی نے آخر عمر مین
یہہ فضیلت خط اور قراءت کی بھی عنایت کی تاکہ معجزہ دوسرا ہو اور ابن ابی شیبہ نے تصنیف مین اپنے عون بن عبداللہ سے نقل کیا ہے
کہ ما مات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی کتب و قرا اور یہہ بات منافی قرآنکے نہین کیونکہ آیت مین نفی کتابت کی زمان قبل نزول قرآن مین ہے
اور بعضے تا آخر عمر اُمی کہتے ہین بیت قلم گو نکھی اُسکے انگشت مین ۞ یہہ لوح و قلم اُسکے تھا مشت مین بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ بلکہ قرآن آیتین ہین روشن بیچ سینے اُن لوگونکے کہ دئے گئے ہین علم یعنے مومنان اہل کتاب یا صحابہ کرام کہ اُنکو یاد
کرتے ہین توکہ کوئی تحریف نکرسکے اور حفظ ہونا قرآن کا خاصہ اِسیکا ہے کیونکہ اور کتب منزلہ کے حافظ نہین ہوتے تھے ورقون کو دیکھکر پڑھتے تھے
اور ایک قول یہہ ہے کہ ضمیر ہُوَ کی راجع طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے یعنے پیغمبر اور اُنکے کام اور اُنکا علم باوجود اسکے کہ اُمّی ہین آیتین
روشن ہین بیچ سینون اُنکے کہ دئے گئے ہین علم کتب الٰہی اور واقف ہین بصفات حضرت رسالت پناہی وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ
اور نہین انکار کرتے ساتھہ آیتون ہمارے کے کہ محمد اور قرآن ہین مگر ظالم کہ باوجود وضوح دلایل اعجاز کے جھگڑتے ہین وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ
اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہا کافرون نے کیون نہین اُتارے گئے اوپر محمد کے نشانیان پروردگار اُسکے سے یعنے معجزے مثل ناقہ صالح اور
عصائے موسیٰ اور مائدہ عیسیٰ کے علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ کہہ سوا اسکے نہین نشانیان اور معجزہ نزدیک خدا کے ہین جسوقت
چاہے اور جسپر کہ چاہے اُتارے ظہور انکا کسیکے اختیار مین نہین وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اور سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانیوالا ہون ظاہر
یعنے تمھین ڈراتا ہون اس زبان مین کہ تم سمجھتے ہو اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ کیا نہین کفایت کرتا اُنکو معجزہ روشن
یہہ کہ اُتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن اور ہمیشہ پڑھا جاتا ہے اوپر اُنکے اُنکی زبان مین اور وہ افصح مردم ہین فصاحت بلاغت خوب سمجھتے ہین سب
مین چھوٹی سورت قرآن کی مقابل ہرچند جان ماری اور زر خرچ کیا نہ بنا سکے پھر اس سے روشن تر معجزہ کیا ہوگا بعضون نے کہا ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کچھہ لوگ آئے اور یہود کا کلام لکھکر اپنے ساتھہ لائے غرض اُنکی یہہ تھی کہ علم اپنا اس کلام سے زیادہ
کرین حضرت نے فرمایا کہ یہی گمراہی بہت ہے واسطے اُس قوم کے کہ پیغمبر اُنکا اُنکے پاس کلام لایا اور رغبت کرتے ہین اُن باتون پر کہ غیر نبی اُنکے
پاس لایا ہے حق تعالے نے یہہ آیت اُتاری کہ کیا نہین کفایت کرتا اُنکو قرآن کہ پڑھا جاتا ہے اوپر اُنکے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى
لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اُسکے البتہ رحمت ہے اور نعمت بڑی واسطے اُسکے کہ متابعت اُسکی کرتا ہے اور نصیحت ہے واسطے اُس قوم
کہ ایمان لاتے ہین قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا کہہ کہ کفایت ہے اللہ تعالے درمیان میرے اور درمیان تمھارے گواہ اوپر کلام
میرے کے يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جانتا ہے جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہے اور زمین کے ہے سب احوال میرا اور تمھارا اُس سے چھپا نہین
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھہ جھوٹ کے جیسے یہودیت اور نصرانیت

ایمان لائے یا معبودون جھوٹون پر ایمان لاا اور کفر کیا ساتھ خدا سچے کے یہہ لوگ ہی ہین ٹوٹا پانیوالے کہ کفر کو ساتھ ایمانکے بدلا ہی وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ اور جلدی کرتے ہین کافر تجھسے ساتھ نزول عذابکے مانند نضر بن حارث وغیرہ کے وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ اور اگر ہوتا ایکوقت مقرر واسطے عذاب ہر قوم کے البتہ آتا انکے پاس عذاب موعود وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور البتہ آویگا انکے پاس عذاب ناگہان یعنے دنیا مین یا دم مرگ یا آخرت مین اور وہ نجاننے ہونگے آنا اسکا يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ جلدی کرتے ہین تجھسے ساتھ عذابکے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ اور حال آنکہ دوزخ البتہ گھیرنیوالا ہی کافرونکو یعنے اسباب جہنم کے جیسے کفر اور معصیت ہی محیط ہوآئے ہین کافرون پر یا فاعل بمعنی مستقبل ہی یعنے دوزخ البتہ گھیریگا کافرونکو يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور سدن کہ ڈہانک لیگا انکو عذاب اوپر سر وانکے سے اور نیچے پانوون انکے سے اور کہیگا حق تعالیٰ یا فرشتہ اے دوزخیو چکھو جو کچھہ کہ تھے تم کرتے یعنے جزا اپنی عملونکی جو دنیا مین کرتے تھے کہ دنیا دار عمل ہی اور عقبیٰ دار جزا ہی وہان جو یا تھا یہان کا اٹہنا ہی لکھا ہی کہ بعضے مسلمان مکہ مین رہتے تھے اور بسبب افلاس کے یا محبت وطن کے یا دوستی بھائیونکے ہجرت نہین کرتے تھے اور ڈرتے ہوئے عبادت خدا کی کرتے تھے حق تعالیٰ نے یہہ آیت اُتاری کہ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ اے بندو میرے جو ایمان لائے ہو مشرکونسے دور رہو اور صحبت مومنونکی ڈہونڈہو اور اگر شہر مین ظاہر عبادت میری نہین کر سکتے تو تحقیق زمین میری کشادہ ہی ہجرت کرو مقام خوف سے مکان امن کے طرف پس مجھی کو عبادت کرو اور اگر دوستی اہل اور ولد کی اور یار اور وطن کی مانع ہی تو انسے ایک دن جدائی ہوئی ہی گی کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر جی چکھنے والا ہی موت یعنے ہر جگہہ ہر ایک کو موت آویگی ہمسرے آخر کو جدائی لاوے گی ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ پھر طرف ہمارے پھیرے جاؤگے تم یہہ قرأت حفص کی ہی ساتھ مثناۃ فوقانیہ کے اور اوروں کی ساتھ مثناۃ تحتانیہ کے ہی یرجعون یعنے طرف جزا ہمارے کے پھیرے جاوینگے پس دار الشرک مین نجات ہی زمین اور ہجرت طرف آستانہ پیغمبر کے کہ دار الایمان ہی کرین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اور جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور پیغمبر پر اور کام کئے اچھے یعنے فرض ادا کئے البتہ جگہہ دینگے ہم انکو بہشت مین سے بالا خانون کہ چلتے ہین نیچے اُن غرفونسے نہرین در انحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اُس بہشت کے یا بالا خانونکے نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ بہت اچھا ہی ثواب عمل نیک کرنیوالونکا بہشت الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ جن لوگون نے صبر کیا ایذائے مشرکون پر اور وطن کے چھٹنے پر اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین اور کام اپنے اُسیکو سونپتے ہین نہ غیر اُسکے کو مومنان مکہ نے جب ایسی بشارتین سنین ارادہ ہجرت کا کیا کہ مکہ سے مدینہ کو چلیئے پھر دلمین اندیشناک ہوئے کہ وہان اسباب معیشت ہمارے کچھہ نہین کیونکر جاوین یہہ آیت نازل ہوئی وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اور کتنے چلنے والے ہین بیچ زمین کے کہ کسی وجہ سے نہین اُٹھاتے پھرتے رزق اپنا یعنے طاقت اُٹھانے کی نہین رکھتے یا ذخیرہ نہین کرتے اور ذخیرہ کرنیوالے جاندار و قسمین آدمی اور موش اور موری اور عقعق ذخیرہ کرکے بھول جاتا ہی کشاف مین بعضے اہل سلف سے منقول ہی کہ بلبل کو دیکھا مین نے کہ اپنی خوراک زیر بغل چھپاتی تھی غرض بہت جانور ہین کہ رزق اپنا ذخیرہ نہین کرتے جیسے حیوانات آبی اور طیور اور وحوش اور سباع اور ہوام اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ اللہ ہی رزق دیتا ہی انکو اور تمکو بھی پس عدم اسباب معیشت سے بلاد ہجرت مین اندیشہ مت کرو بیت خوان فیض کرم حق ہی بچھا رزق ہر ایک کا ہی اسمین وہرائے انس وجن مور وملخ وحش وطیور ہر پاتے ہین جتنا ہی قسمت کا لکھا وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہ سننے والا ہی کہنا تمہارا کہ رزق کہان سے ملیگا جاننے والا ہی رزق جہانسے ملیگا وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ

اور اگر پوچھے تو انکو والوں سے کسنے پیدا کیا ہی آسمانونکو اور زمین کو اور فرمانبردار کیا ہی سورج کو اور چاند کو البتہ کہینگے اللہ نے
کیونکہ یہہ بات سب جانتے ہین کہ خالق سبکا ایک ہی فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ پس سمجھہ بوجھہ کر کہانسے پھیرے جاتے ہین راہ توحید سے یعنے
کسواسطے راہ حق سے پھر کر طریق باطل مین بھٹکتے پھرتے ہین اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَیَقْدِرُ لَہٗ اللہ کشادہ کرتا ہی
رزق واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہی بندون اپنے سے اور تنگ کرتا ہی واسطے اُسکے کہ چاہتا ہی سمجھہ لیجیے کہ ضمیر لہ کی پھرتی ہی طرف غیر مذکور
کے اور تقسیم کرنا دال ہی اوپر اسکے یا جس پر کشادہ کرتا ہی رزق اور جسپر کہ تنگ فرماتا ہی ایک ہی یعنے ہر بندہ کا کہ چاہتا ہی رزق فراخ
کرتا ہی اور کبھی چاہتا ہی تو اُسکا تنگ کر دیتا ہی اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قبض و بسط سے دانا ہی اور مصلحت
بندونکی سمجھتا ہی وَلَئِنْ سَاَلْتَہُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِہَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ اور اگر پوچھے تو مشرکان عرب سے
کہ کون شخص اُتارتا ہی آسمان سے پانی پس زندہ اور تازہ کرتا ہی بسبب اُس پانی کے زمین کو بعد موت اور افسردگی اُسکی کے البتہ کہینگے
اللہ یعنے اقرار کرتے ہین اسبات کا کہ خالق اور رازق تمام ممکنات کا وہی ہی اور باوجود اسکے بعضے مخلوق کو اُسکے پوجتے ہین اور عبادت
مین اُس واحد یکتا کے شریک ٹھہراتے ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ اُس گمراہی سے ہمین اور متابعت کرنیوالون کو
ہمارے بچایا بَلْ اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ بلکہ اکثر کافرونکے نہین جانتے اور بات کہتے کچھہ ہین اور عمل مین کچھہ لاتے ہین کہ اقرار خالقیت کا
اُسکے کرتے ہین اور مخلوق اُسکی کو شریک اُسکا ٹھہراتے ہین وَمَا ہٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَہْوٌ وَّلَعِبٌ اور نہین یہہ زندگانی مگر مشغولہ
اور کھیل کہ پائداری نہین جلد جانیوالی ہی جیسے لڑکے ایک جگہہ جمع ہوکر کھیلتے کودتے ہین پھر تھوڑی دیر مین تھک کر اپنے
اپنے مکانون پر چلے جاتے ہین قیام اور قرار نہین رکھتے بیت نگارخانہ دنیا ہی جان طفل فریب ٭ وہ بیخرد ہی کہ جو اُسپہ مبتلا ہوئیے
وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَہِیَ الْحَیَوَانُ اور تحقیق گھر آخرت کا وہی زندگانی ابدی یعنے ہمیشہ حیات وہان ہوگی لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اگر ہوتے لوگ جانتے
اختیار نکرتے دنیائے فانی کو اوپر سرائے باقی کے فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ پس جسوقت کہ سوار ہوتے ہین
کافر بیچ کشتی کے اور باد مخالف سے کشتی تباہ ہونے لگتی ہی پکارتے ہین اللہ کو درانحال کہ خالص کرنیوالے ہوتے ہین واسطے خدا
کے دین اپنے کو یعنے ظاہر مخلصونکے طرح بن جاتے ہین کہ اُسیکو یاد کرتے ہین اور اُسیطرف التجا لاتے ہین فَلَمَّا نَجّٰہُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا ہُمْ
یُشْرِکُوْنَ پس جب نجات دیتا ہی انکو اللہ سبحانہ غرق ہونیسے اور باہر لاتا ہی سلامت طرف جنگل کے اُسوقت وہ شریک لاتے
ہین پھر اپنی عادت پر آجاتے ہین لِیَکْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰہُمْ تو کہ کفر کرین ساتھہ اُس چیز کے کہ دی ہی ہم نے انکو نعمت نجات سے وَلِیَتَمَتَّعُوْا اور تو کہ
فائدہ اُٹھاوین ساتھہ اکھٹے ہونیکے عبادت پر بتونکے یا تو کہ فائدہ مند ہون زندگانی اُس عالم کی سے فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ پس شتاب
جانینگے انجام کام کا اپنے وقت عذاب کے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّیُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِہِمْ کیا نہین دیکھا اہل مکہ نے
اور نہین جانا تحقیق کیا ہی ہم نے شہر اُنکے کو حرام امن والا کہ وہانکے رہنے والے امین ہین قتل اور غارت سے اور حال آنکہ اُچکے جاتے
ہین لوگ گرداگرد سے شہر اُنکے کے یعنے لوگونکو مار ڈالتے ہین اور قید کرتے ہین گرداگرد مکہ کے اور کوئی نہین پوچھتا اَفَبِالْبَاطِلِ
یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَۃِ اللّٰہِ یَکْفُرُوْنَ کیا پس ساتھہ جھوٹ کے کہ بت ہین یا شیطان ایمان لاتے ہین اور ساتھہ نعمت اللہ کے کہ حرم مین رکھا
اور خوف سے امن دیا کفر کرتے ہین اور دلیل کفران نعمت اُنکے کی شرک لانا اُنکا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ
اور کون ہی ظالم تر اُس شخص سے کہ باندھہ لیا اُسنے اوپر اللہ کے جھوٹ اور گمان کیا کہ اُسکا شریک ہی یا جھٹلایا قرآن کو یا پیغمبر کو

جب آیا اُسکے پاس اَلَیْسَ فِی جَہَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ کیا نہین بیچ دوزخ کے ہی جگہہ رہنے کی واسطے کافرونکے یعنے ہی بیت
دوزخ جگہہ ہی اُنکی دائم ÷ جو شرک کفر پر ہین قایم وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا اور جن لوگون نے کہ کوشش کی بیچ راہ
ہمارے کے اور اقامت دین ہمارے کی البتہ دکھلاوینگے ہم اُنکو راہین اپنی وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ اور تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھہ احسان کرنے
والونکے ہی یعنے مجاہدونکے ساتھہ یاری اور مددگاری کے سمجھہ لیجیے کہ ذکر مجاہدہ کا واسطے اسکے ہی کہ جہاد ظاہر اور باطن کو شامل ہو پس جو
لوگ کہ جہاد کرتے ہین راہ حق مین دشمنان دین سے اور نفس اور ہوا سے مشرف ہونگے دولت لقاء کبریا سے شیخ سہل تستری رحنے کہا ہے
کہ فرماتا ہی حق تعالیٰ کہ جو کوشش کریگا اقامت سنت مین دکھلاؤنگا مین اُسکو راہ جنت امام قشیری رحنے کہا کہ جو کوئی آراستہ کرین ظاہر
اپنے کو ساتھہ مجاہدونکے زینت دونگا مین باطن اُنکے کو ساتھہ مشاہدونکے شیخ ابو بکر واسطی رحمہ نے کہا کہ جسنے محنت کی بیچ راہ ہمارے کے راہ دکھلاوینگے
ہم اُسکو طرف اپنے بحر الحقائق مین ہی کہ جو کوئی مجھے ڈھونڈھے کوشش کرے طلب مین میرے مین دکھلاؤنگا اُسکو راہ پہچاننے اپنے کی لاکن
طلبنی وجدنی بیت جو مجھے ڈھونڈھیگا مجھکو پائیگا ÷ میرا طالب تیر جانب آئیگا ÷ ترجمہ مین بعضے کلمات زبور کے ہی بیت انا المعبود
فاطلبنی تجدنی ÷ انا المقصود فاطلبنی تجدنی ÷ مین ہون معبود جو ڈھونڈھیگا تو پاویگا مجھے مین ہون مقصود جو ڈھونڈھیگا تو پاویگا مجھے

سورہ روم مکی ہی ساٹھہ آیتین ہین آٹھہ سو انیس کلمے ہین تین ہزار پانچ سو چونتیس حرف ہین فواصل اُسکی نمر ہین اور ربط
اِسکا سورہ عنکبوت سے یہہ ہی کہ ان دونون مین مذکور مومنون اور کافرون کا اور وعدہ وعید اُنکے کا ہی

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَکِّیَّۃٌ وَھِیَ سِتُّوْنَ اٰیَۃً

الٓمّٓ الف اشارت الوہیت سے ہی اور لام لطف سے اور میم ملک سے موافق روایت ابو الجوازکے کہ ابن عباس رض سے نقل کی ہی اور بعضے کہتے
ہین کہ الف اسم اللہ کا ہی اور لام جبرئیل کا اور میم محمد کا یعنے اللہ سبحانہ نے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے وحی بھیجی اوپر محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کے کہ غُلِبَتِ الرُّوْمُ مغلوب ہوگئے ہین رومی اور فارسیون نے اُنپر غلبہ کیا ہی فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ بیچ نزدیک کی زمین کے کہ عرب
سے ہی بہ نسبت زمین روم کی یعنے زمین شام مین اور ہوسکتا ہی کہ ارض سے زمین روم مراد ہو اور ادنی الارض سے وہ زمین جو
نزدیک تر زمین روم سے ہی زمین دشمنون اُنکے کی چنانچہ بحر مواج مین ہی یا فی ادنی الارض کے یہہ معنی ہین کہ بیچ نزدیکتر زمین روم
کے کہ شام ہی موطن اور مدفن جماعت انبیا علیہم السلام اور قصہ مختصر اسکا یہہ ہی کہ خسرو پرویز نے کہ بادشاہ فارس کا تھا دو امیر

شہر یار اور فرخار لشکر ہمراہ کر کر بھیجے بعضے بلاد ولایت روم کے اُنھون نے فتح کیئے اور فوج روم کی نے شکست کھائی نوبت بر
مین بعثت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بقول اصح یہہ خبر مکہ مین پہنچی کافر خوش ہوئے کہنے لگے فال نیک ہی ای مسلمانون ہم بہر
غالب ہونگے کیونکہ ہم اور فارسی اُمی ہین اور تم اور رومی کتابی ہو جیسا اُن امیون نے کتابیون پہ فتح پائی البتہ ہی ہم تمپر
نصرت پاوینگے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اور بیان فرمایا کہ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ اور رومی پیچھے
مغلوب ہونے اپنے کے شتاب غالب آوینگے بیچ کئی برس کے کہ درمیان تین اور نو کے ہین امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
بعد نزول اس آیت کے مشرکون سے کہا مت شاد ہو قسم خدا کی کئی برس مین رومی فارسیون پر غالب ہونگے ابی ابن خلف نے
کہا یہہ نہین ہوتا ہم تم سے مراہنہ کرتے ہین ساتھہ دس شتر جوانکے مدت سہ سالہ تک حضرت صدیق نے یہہ احوال پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بضع درمیان تین اور نو کے ہی جا مال اور مدت مین زیادتی کر کہ حضرت ابو بکر نے نو برس کی

مدت اور سو شتر ٹھہرائے اور ضامن بھی ایک دوسرے نے لیا روز بدر کے مسلمان غالب ہوئے قریش پر خبر غلبہ رومیون کی
اوپر اہل فارس کے آئی حضرت ابو بکرؓ نے سو اونٹ ابی بن خلف سے لئے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ خبر حدیبیہ مین آئی حضرت ابو بکرؓ نے
ضامن سے سو شتر لئے کیونکہ ابی جنگ احد مین قتل ہو چکا تھا القصہ یہہ آیت اخبار ہی امور آیندہ کی کہ وہ معجزون قرآن کے سے ہے
لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ واسطے اللہ تعالی کے ہی حکم پہلے غلبہ فارس سے اوپر روم کے اور پیچھے غالب ہونے روم کے اوپر فارس کے یعنے
سب وقت اُسیکا حکم جاری ہی اور سب کام اُسیکے اختیار مین ہین یا قبل ازل ہی اور بعد ابد حکم ازلی اور ابدی اُسیکو ہی بیت کہ خدا
ازل ابد کا وہ ہی رب ہی ہر ایک نیک و بد کا وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ اور اُسدن کہ روم والے فارس والون پر غالب ہونگے
خوش ہووینگے مسلمان ساتھہ مدد کرنے خدا کے اوپر اہل کتاب کے اُس قوم پر کہ کتاب نہین رکھتے کیونکہ اِس صورت مین اُنکے حق مین فال
نیک ہی اور ظہور صدق اخبار اُنکے کا ہی اور ہاتھہ لگنا ہی مال گرو کا اور سبب زیادہ ہونے یقین صحابہؓ کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خوش اسواسطے
ہونگے کہ بعضے دشمن دینکے بعضون پر غلبہ کرینگے اور آپس مین لڑ کر مرینگے سو وہ واقعہ یون ہوا کہ جب شہریار اور فرخان نے بعضے مکان روم
والے کے لئے پرویز کو کسی نے اُنکی طرف سے کچھہ سکھا بجھا دیا وہ چاہنے لگا کہ یہہ دونو آپس مین کٹ کر مر جاوین یہہ خبر اُنھون نے سنکر قیصر روم کو
لکھی اور دین نصرانی اختیار کیا سپہدار لشکر روم ہوئے اور فارسیونکو مغلوب کر کر بعضے شہر اُنکے خالی کرلئے يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ مدد کرتا ہی اللہ
تعالی جسے چاہتا ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور وہ غالب ہی بدلا لیتا ہی ایک گروہ کا دوسرے سے مہربان ہی غلبہ دیتا ہی ایک جماعت کو دوسرے
پر وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا خدا نے غلبہ روم کا یا فرح مومنانکا وعدہ کرنا لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین خلاف کرتا
اللہ تعالی وعدہ اپنے کو مصرعہ کہ سچا ہی وہ اُسکی سچی ہی بات ٭ ولیکن اکثر آدمی نہین جانتے صحت وعدہ اُسکے کو يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا جانتے ہین ظاہر کو زندگانی دنیا کے سے یعنے مال متاع دولت حشمت کو یا اسباب معاش اور تجارت کو بعضے کہتے ہین کہ
مراد محل بنانے اور زراعت کرنی اور نہرین لانی ہین کہ اکثر اہل دنیا قواعد اُنکے جانتے ہین وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ اور وہ آخرت کے
کامون سے کہ مقصود اصلی ہین وہ غافل ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید کے ہی اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ کیا نہین فکر کیا اُنھون نے بیچ جانون
اپنے کے کہ آیینہ عالم ہی جو تمام آفاق مین تماشا ہی وہ نفس مین جلوہ نما ہی بیت سارے آفاق مین پیدا ہی جو ٭ دیکھہ انفس مین ہویدا ہی وہ
یا اپنے جانونکے کام مین کیا نہین فکر کیا اُنھون نے تو کہ پہلے پیدایش سے اعادہ پر دلیل پکڑتے مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا
بِالْحَقِّ نہین پیدا کیا اللہ نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھہ کہ درمیان اُن دونونکے ہی مگر ساتھہ حق کے یا واسطے حق کے یعنے ثواب اور عقاب
کے حاصل یہہ ہی کہ اُن سب کی پیدایش واسطے کھیل کے نہین بلکہ واسطے دلیل پکڑنے کے ہی اوپر توحید کے وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور واسطے وقت
مقرر کے ہی کہ جب وہ وقت آیا انتہی کو پہنچے یعنے قیامت آلی وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ اور تحقیق بہت لوگ یعنے کافر
ساتھہ ملاقات پروردگار اپنے کے یعنے قیامت کے کہ وقت لقا ہی البتہ منکر ہین اور نہین یقین کرتے اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا نہین سیر کی اُنھون نے بیچ زمین کے یعنے عاد اور ثمود کے مکانات نہین دیکھے تجار نکو جاتے ہوئے پس
دیکھین کہ کیسا نکرہ ہوا انجام کار اُن لوگونکا کہ پہلے اُنسے تھے اُمم گذشتہ سے كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ تھے وہ لوگ سخت تر اُن
مکے والونسے قوت مین مانند قوم عاد اور ثمود اور امثال اُنکے کے اور پھاڑا تھا اُنھون نے زمین کو کھیتی کرنے کو اور باغ لگانے کو اور نہرین
دوڑانے اور کہانین نکالنے کو وَعَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا اور آباد کیا تھا اُس زمین کو اور عمارت بنائی تھی وہان زیادہ تر اُن

سے کہ آباد کیا اور عمارت بنائی مکے والون نے کہ رہنے والے وادی بن کھیتی کے ہین یا عمر دنیا مین اُنھون نے زیادہ پائی تھی قریش سے
عمر وتنسے وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اور آئے اُنکے پاس پیغمبر اُنکے ساتھہ دلیلون روشن اور معجزون ظاہر کے اور وہ ایمان نہ لائے تو حقتعالے
نے ہلاک کر دیا اُنکو فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ پس نتھا اللہ تعالے کہ ظلم کرے اُنکو یعنے بن بھیجے پیغمبرون کے اور بن کھاؤ
تکذیب کرنے اُنکے کے اور نہین ہلاک کرے اور لیکن تھے وہ کہ جانون اپنے کو ظلم کرتے تھے بسبب موجبات عقاب کرتے تھے یعنے فعل بد بحساب
کرتے تھے اپنے نفس و دل و بدن کو آپ مورد ات عقاب کرتے تھے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ پھر ہوا آخر کام اُن لوگونکا جو برائی کرتے تھے یعنے کفر کرتے تھے برا کہ نتیجہ بدی کا بد ہوا اور ثمرہ برائی کا برا ہی
قطعہ نخل جیسا بوئے ویسا لاوے پھل بد کا بد اور نیک کا نیک آئے پھل جو بوئیگا گندم تو گندم پائیگا اور جو جو بوئیگا جو آئیگا سوچ
کر بونا نہو وقت درو سنفعل پاکر ضرر کو جائے سوء یا سوء نام دوزخ کا ہے جیسے حسنی نام بہشت کا ہے یعنے انجام کار شر کو نکا دوزخ
ہی اسواسطے کہ جھٹاتے تھے آیتون اللہ کے کو یعنے قرآن کو یا دلایل قدرت حق کو اور تھے وہ ساتھہ آیتون حق کے ٹھٹھا کرتے اللّٰهُ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اللہ تعالے پہلے بار کرتا ہے پیدایش نطفہ سے پھر دو بارا کریگا اُسکو اور جلاویگا بعد موت کے
پھر طرف جزا اور حکم اُسکے کے پھیرے جاؤگے تم یہہ قرأت حفص کی ہے ساتھہ خطاب کے اور اوروں کی ساتھہ صیغہ غایب کے یرجعون ہے وَيَوْمَ
تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ اور جسدن کہ قایم ہوگی قیامت ناامید ہونگے گنہگار یعنے مشرک یا چپ ہو سنگے جیسے کوئی حجت سے عاجز آوے
وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا اور نہو ونگے واسطے اُنکے شریکون اُنکے سے یعنے خداؤن اُنکے سے کہ شریک ٹھہرایا تھا اُنھون نے اللہ کا کیا کیا جیسے
فرشتے اور بت شفاعت کرنیوالے یعنے دنیا مین کہتے تھے کہ ہمارے معبود شفیع ہونگے سو اُسدن ناامید ہو جاوینگے وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ
اور ہو جاوینگے کافر ساتھہ شریکون اپنے کے کافر یعنے جب اپنی مراد نپاوینگے بیزار ہو جاوینگے اُنسے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ
يَّتَفَرَّقُوْنَ اور جسدن کہ قایم ہوگی قیامت اُسدن متفرق ہو جاوینگے لوگ کوئی اعلاے علیین کو جاویگا کوئی اسفل السافلین مین
گریگا کسیکو درجہ وصل سے شاداب کرینگے کسیکو درکہ فرقت مین بیتاب کرینگے ایک کو سریر محبت پر بٹھاوینگے ایک کو حضیض محنت پر
گراوینگے ایک کو انواع ثواب سے مشرف فرماوینگے ایک کو اصناف عذاب سے رنج دکھلاوینگے قطعہ کوئی خندان کوئی گریان کوئی شادان کوئی
نالان کوئی خورم کوئی پرغم یہہ عالم اس مکان کا ہے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ پس جو لوگ کہ ایمان لائے
اور عمل کئے اچھے پس وے بیچ باغ کے آراستہ کئے جاوینگے ساتھہ حلیہ و حلونکے یا خوش کئے جاوینگے ایسے کہ اثر شادمانی کا اُنکے چہرون سے ظاہر
ہوگا یا خاطر اور مدارات کئے جاوینگے اور تعظیم اور تکریم یا تاج پہنائے جاوینگے یا آواز خوش سنوائے جاوینگے اور اُنکو کوئی لذت برابر اُس
سماع کے نہوگی حدیث مین ہے کہ اشجار بہشت گاوینگے ایسے آواز سے کہ خلایق نے مثل اُسکے سنی ہی نہوگی اور یہہ افضل نعمتون سے بہشت کے ہوگی ابو درداء
سے پوچھا کہ مغنیات بہشتی کا راگ کیا ہے کہا تسبیح کشف الاسرار مین ہے کہ فردا و بستان خدا ریاض بہشت مین بیچ ریاحین انس کے خوش
ہو ہو سماع کرینگے فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ سے حکم آویگا کہ ای داؤد اس نغمہ شوق خیز اور آواز شور انگیز سے کہ تو نے فرمایا
ہوا ہے زبور پڑھہ اور ای موسیٰ تورتیت کی تلاوت کر اور ای عیسیٰ تو قرأت انجیل میں مشغول ہو ای اسرافیل تو قرآن شروع کر اور ای
درخت طوبی تو صوت دل آرا سے ساتھہ تسبیح میری کے نکال امام ثعلبی نے اوزاعی سے نقل کیا ہے کہ کوئی خوش آواز تر اسرافیل سے
نہین جب وہ نغمی آغاز کریگا تمام فرشتے اور داؤد و ظایف اپنے سے باز رہینگے حاصل یہہ ہے کہ بڑی لذت بعد مشاہدہ انوار

تجلیات الٰہیہ کے بہشت مین سماع ہی نظر دوستان حق کا وہان وہ راگ ہی جانب حق جو لگاتا لاگ ہی بخشتا ہی انکو شوق کبریا
دمبدم دیتا ہی انھین ذوق لقا وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَاۤئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰۤئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ اور جو لوگ کہ کافر ہوا اور جھٹلا
اُنھون نے قرآن کو یا دلایل قدرت کو اور ملاقات آخرت کو یعنے حشر اور نشر کو پس یہہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کئے جاوینگے فَسُبْحَانَ
اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ پس تسبیح کہو اللہ کے یا ساتھ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑہو جسوقت کہ شام کرتے ہو تم اور جس وقت
کہ صبح کرتے ہو تم سبحان مصدر بمعنی امر ہی وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ اور واسطے اُسیکے ہی سب تعریف
بیچ آسمانونکے اور زمین کے کہ جو افلاک اور زمین مین ہی اُسیکی حمد کرتا ہی اور نماز پڑہو بیچ طرف آخر کے اور جب ظہر کرتے ہو تم سمجھ لیجے کہ
پانچون وقت کی نمازین اِس سے نکلتی ہین جبین تمسون سے نماز مغرب اور عشا کی اور تصبحون سے نماز فجر کی اور عشیًّا سے نماز عصر کی اور
تظہرون سے نماز ظہر کی صاحب لباب نے کہا ہی کہ تسبیح مین رفع صوت ہی اسکا نماز جہریہ مین لانا مناسبت کھتا ہی اور حمد دلالت برفع صوت
نہین رکھتی اُسکا نماز اخفائیہ مین مذکور ملازم ہی یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ نکالتا ہی اللہ زندہ کو مردہ سے جیسے درخت کو گٹھلی سے اور
بال کو دانے سے اور مرغ کو انڈے سے اور آدمی کو نطفہ سے یا اچھے کو برے سے پیدا کرتا ہی اور مومن کو کافر سے اور عالم کو جاہل سے وَ
یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ اور نکالتا ہی مردیکو زندہ سے جیسے درخت سے گٹھلی کو اور بال سے دانیکو اور مرغ سے انڈیکو اور آدمی سے نطفہ کو
یا صالح سے طالح کو اور مومن سے کافر کو اور عالم سے جاہل کو وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور جلاتا ہی زمین کو ساتھ گیاہ کے پیچھے
موت اُسکی کے وَکَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اور اِسیطرح نکالے جاؤگے تم قبرونسے وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ
اور نشانیون قدرت اللہ کے سے ہی یہہ کہ پیدا کیا تمکو یعنے باپ تمہارے آدم کو خاک سے پھر ناگہان تم انسان ہو پھرتے چلتے زمین پر
واسطے کار و بار اپنے کے وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا اور نشانیون قدرت اُسکے سے ہی یہہ کہ پیدا کیا واسطے
تمہارے جنس تمہاری مین سے جوڑونکو تو کہ آرام پکڑو تم طرف اُنکے اور رغبت کرو تم بسبب جنسیت کے اُنسے کہ ہر ایک رکھے انس ہم
جنس سے فرشتہ فرشتے سے انس انس سے وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اور ظاہر کیا درمیان تمہارے اور جوڑون تمہارے کے پیار اور مہربانی
منقح مین ہی کہ مودت مجرد بیاہ کے ہی اور رحمت فرزند ہونے پر یا محبت جوانی مین اور رحمت بڑہاپے مین اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ
تحقیق بیچ پیدا کرنے جوڑونکے ہم جنس ہم شکل البتہ نشانیان ہین واسطے اُس قوم کے کہ فکر کرتے ہین اور حکمت پر اُسکے آگاہ ہوتے ہین
وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اور نشانیون قدرت اُسکے سے ہی پیدا کرنا آسمانونکا اور زمین کا
اور اختلاف بولیون تمہاریکا کہ کسیکی بولی عربی ہی کسیکی ترکی کسیکی فارسی ہی کسیکی ہندی لباب مین ہی کہ اصل سب زبانین بہتر ہین
انیس اولاد سام مین اور سترہ فرزندان حام مین اور چھتیس یافث مین یا اختلاف زبانون تمہاریکا وقت بات کرنیکے کہ کوئی
آہستہ بولتا ہی کوئی پکار کر کوئی فصاحت سے کلام کرتا ہی کوئی لکنت سے اور اختلاف رنگون تمہاریکا کہ کوئی کالا کوئی گورا کوئی سانولا
کوئی سنہرا ہی یا اختلاف اعضا اور شکلون تمہاریکا کہ کوئی آدمی مشابہ دوسرے کے نہین یہانتک کہ توامان باوجود اکٹھے پیدا ہونیکے البتہ کسی
نہ کسی اعضا مین مخالف آپسمین ہوتے ہین اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ تحقیق بیچ اِس مخالفت بولیون اور رنگون باوجودیکہ ایک ماں
باپ سے پیدا ہین البتہ نشانیان قدرت اور حکمت کی ہین واسطے عالمونکے کہ سمجھ دار ہین تو کہ علم سے فوائد اُسکے معلوم کرین یہہ قرأت
حفص کی بکسر لام اور عالمین بفتح لام اور روں نے پڑہا ہی اپنے واسطے سب عالمونکے یعنے کسی صاحب عقل پر آدمی ہو یا جن یا فرشتہ چھپا نہین

کا س ۲

کراس اختلاف مین حکمت ہے بڑی کیونکہ اگر یہہ نہوتا امتیاز درمیان اشخاص مشکل ہوتا اور بہت معاملے معطل رہ جاتے وَمِنْ
اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اور نشانیو قدرت اُسکے سے ہے سونا تمھارا بیچ رات کے اور دنکے واسطے آرام
بدنکے اور ڈہونڈھنا تمھارا رزق کو فضل اُسکے سے یعنے طلب معاش کی دن رات کرنا اور بعضونے کہا ہے کہ سونا خاص راتکے
واسطے ہے اور طلب معاش دنکے اور آیہ مین تقدیم تاخیر ہے بیچ معنے کے تقدیر اُسکی یہہ ہے کہ منامکم باللیل والنہار وابتغاؤکم من فضلہ النہار
یعنے سونا تمھارا بیچ راتکے اور ڈہونڈھنا تمھارا رزق کو فضل اُسکے سے بیچ دنکے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ تحقیق بیچ اس راتکے
سونے مین اور دنکے معاش ڈہونڈھنے مین البتہ نشانیان اور عبرتین ہین واسطے اُس قوم کے کہ سُنتے ہین گوش ہوش سے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور نشانیون حکمت اُسکے سے ہے کہ دکھاتا ہے
تمکو بجلی واسطے ڈرانے کے مسافرون کو گرنے سے اور واسطے امید کے مقیمونکو باولونسے اور اُتارتا ہے آسمانسے یا ابر سے پانی پس زندہ کرتا
ساتھ اُسکے زمین کو کہ گیاہ تر و تازہ اوگتی ہے بعد موت اُسکے کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ اس بجلی اور مینہہ کے البتہ
نشانیان قدرت کی ہین واسطے اُس قوم کے کہ عقل پکڑتے ہین حادثہ جو جہان مین ہوتا ہے قدرت صانع قدیم سے دیکھ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ
السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ اور نشانیون قدرت اُسکے سے ہے یہہ کہ قائم ہین آسمان بے ستون اور زمین پانی پر ساتھ حکم اُسکے کے ثُمَّ اِذَا
دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ پھر جب پکاریگا تمکو اسرافیل ساتھ نفخہ اخیر کے ایکبار پکارنا اسطرح کہ یا ایہا الموتی اے لوگو نکلو زمین سے اِذَآ اَنْتُمْ
تَخْرُجُوْنَ ناگہان تم نکل آؤگے قبرونسے اور نکلنا خلق کا قبرون سے یہہ بھی ایک نشانی ہے نشانیون قدرت اُسکے سے وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور واسطے اُسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانونکے ہے اور زمین کے ہے سب مخلوق اور مملوک اور مربوب اُسیکے ہین كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ سب
واسطے اُسکے فرمانبردار ہین زندگی اور مرگ اور بعث اور نشر مین کسی حالت مین اُسکے حکم سے باہر نہین مصرعہ کہین رہین کہین جاوین
تمھارے حکم مین ہین وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ اور وہ وہی ہے جو پہلے بار کرتا ہے پیدایش کو مارکر پھر دوبارا
جلا دیگا اُسکو اور وہ بہت آسان ہے اوپر اُسکے جیسے پہلے بار پیدا کرنا آسان تھا یاد و بارا جلانا تمھارے اعتقاد مین سہل ہے اول بار کی
پیدا کرنے سے پھر اول پیدایش کا جو اقرار کرتے ہو تو پچھلے جلانے کا کیون انکار کرتے ہو اور اُسکی قدرت کے آگے دونون برابر ہین قطعہ
قدرت مین کچھ اُسکے نہ کچھ نقصان ہے ابدا و اعادہ اُسکو سب یکسان ہے ہم تم پہ جو مشکل ہے وہ سہل اُسیکو ہے دشوار جو ہوا
ہے وہ اُسے آسان ہے وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اُسکے ہے صفت بلند اور وصف ارجمند مانند قدرت کاملہ
اور حکمت شاملہ اور وحدت ذاتیہ اور عظمت صفات کی بیچ آسمانونکے اور زمین کے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہ ہے غالب کہ ہرگز عاجز نہین
ہوتا پہلے پیدا کرنے سے نہ پچھلے جلانے سے حکمت والا ہے جو کام اُسکا ہے حکمت ہے ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ بیان کی اللہ تعالی نے واسطے
تمھارے اے آزادو امثال احوال آپس والون تمھارے کے سے هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ
تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ کیا ہو واسطے تمھارے اے آزادو اُس چیز سے کہ مالک ہین داہنے ہاتھ تمھارے کوئی شریک بیچ اُس چیز کے کہ دیا ہے ہم نے
تمکو مال اسباب سے پس تم اور وہ سب بیچ اُسکے برابر ہو جاؤ ڈرو تم اُنسے جیسا ڈرتے ہو تم آپس والون اپنے سے کہ آزاد ہین حاصل یہہ ہے کہ
جیسا جو تم اپنے غلامونکو کیا مال اور ملک مین شریک کرتے ہو تو کہ وہ بھی آپ پہ تصرف کر کر جیسے تم ہو ویسے ہی ہو جاوین یعنے نہین کرتے پھر
اللہ کے ملک مین اللہ کا کیون شریک ٹھہراتے ہو عین المعانی مین اور بعضی تفسیر دنمین ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
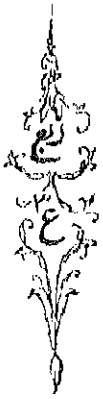
یہہ آیت سردارونکے پاس قریش کے پڑھی کہنے لگے واللہ ایسا کبھی نہوگا آپنے فرمایا پھر اُس آفریدگار زمین و زمان کا کسطرح شریک ٹھہراتے
ہو بیت مخلوق کو اللہ نکہہ یہہ ستم نکرو بندہ کہیں خدا بھی ہوا ہی خدا سے ڈرو كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اسیطرح مفصل بیان
کرتے ہین ہم دلیلین وحدت اپنی کی واسطے اُس قوم کے کہ عقل اُن مثالون مین خرچ کرتے ہین لیکن بیوقوف ستمگار حقیقت کو ان
باتونکے نہین سمجھتے بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ بلکہ پیروی کی اُن لوگون نے کہ ظلم کیا ساتھ شرک کے خواہشون نفس اپنے پر بغیر علم
کے فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ پس کون راہ دکھاتا ہی اُس شخص کو کہ گمراہ کرے اللہ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور نہین واسطے مشرکون گمراہ کے مدد
دینے والے کہ عذاب دوزخ سے چھڑاوین فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا پس سیدھا کر اے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم منہہ اپنا واسطے عبادت
خدا کے باخلاص کہ عمل کو اپنے واسطے کبریا کے درانحال کہ مائل ہو تو سب دینون سے طرف دین اسلام کے اور امت اپنی کو کہہ کہ اُسکی پیروی
کرین فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لازم پکڑ دین خدا کو جو پیدا کیا ہی لوگون کو اوپر اُسکے یا مراد فطرت سے معرفت صانع ہی اور روز
الست سب آدمیون کو حاصل ہوئی ہی اُسکو فرمایا ہی کہ مت چھوڑو بیت عہد الست کو نہ بھول یا ڈالدیا تجھے حشر کو تا نہو ملول ہمنے جتادیا تجھے
لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ نہین تبدیل یہہ نہی ہی بشکل نفی یعنے مت بدل ڈالو پیدایش خدا کے کو یعنے دین حق کو کہ حق نے خلق کو اُسپر پیدا کیا ہی
اور عہد اُنسے لیا ہی ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہہ ہی مذہب درست اور راہ دین مستقیم کی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن
اکثر لوگ نہین جانتے استقامت دین کو بسبب کج طبعی اور ناسمجھی کے مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ درانحال کہ رجوع کرنیوالے ہون طرف حق کے غیر اُسکے
سے منہہ پھیر کر سمجھ لیجے کہ منیبین حال ہی ضمیر اقم کے سے یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سیدھا کر منہہ اپنا واسطے دین اسلام کے اور امت کو
کہہ کہ اُسکی پیروی کرین درانحال کہ رجوع کرنیوالے ہون طرف اُسکے شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ نے کہا ہی کہ انابت رجوع خلق سے
طرف حق کے ہی اور منیب وہ شخص ہی کہ سوا حق کے کوئی مرجع نہ رکھے بیت مرجع و مستعان میرا کوئی نہین سوا تیرے کس کے طرف کردن رجوع
کھو دیگا کون غم میرے وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور ڈرو اُس سے اور برپا رکھو نماز کو اور مت ہو شریک لانیوالون سے یعنے
اُسکا کوئی شریک مت ٹھہراؤ کہ بڑے سے بڑا گناہ شریک لانا ہی ساتھ اللہ کے یا مت ہو مشرکون سے ساتھ چھوڑنے نماز کے خفیف جانکر
یا انکار کرکر یہہ خطاب امت کو ہی تیسیر مین ہی کہ شیخ محمد امام بن اسلم طوسی نے کہا کہ حدیث مجھکو پہنچی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کہ جو روایت مجھسے کرین عرض کرو اُسکو قرآن شریف پر اگر موافق ہو تو قبول کرو مین نے اِس حدیث کو کہ من ترك الصلوة متعمدا فقد كفر
ہی چاہا کہ قرآن سے موافق کرون تیس برس تامل کیا تب یہہ آیت پائی کہ واقیموا الصلوة ولا تکونوا من المشرکین سمجھ لیجے کہ معنے حدیث کے
یہہ ہین کہ من انکر الصلوة ترک سے مراد انکار ہی یا من ترك الصلوة من جهة الاستخفاف فقد كفر ہی مثنوی قصد سے کرتے ہین جو ترک
نماز دلمین انکار حق ہی نہی نیاز کفر اُنکا آیت اور خبر سے ہوتا ہی ثابت ای خجستہ نظر جب تلک دم مین دم ہی اے لوگو چھوڑیو مت کسیطرح اُسکو
دم بھی جاوے تو بس نماز مین جائے موت تیجے آوے تو اُس نیاز مین آئے زاری عجز بندگی ہی نماز اُسمین بالکل نیاز کا ہی ساز کیون نہ حق کو ہو
پھر نماز پسند کہ ہی بندگی بس نیاز پسند عمر بھر بندگی مین اُسکے مرجاؤ اور عبادت مین شرک مت لاؤ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا
شِيَعًا مت ہو اُن لوگون سے کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا ہی اُنھون نے دین اپنے کو اور ہو گئے فرقہ کہ دین اسلام چھوڑ کر مشرک بنے کوئی بت پرستی کرنے لگا
اور کوئی ستارے پوجنے لگا اور کوئی فرشتون کی عبادت کرنے لگا بیت کوئی تارے کوئی آتش کوئی پوجے ہی پتھر کو ہو گئے بندہ وہ نکے بندے
چھوڑکر خلاق اکبر کو یا مراد یہود اور نصاری ہین کہ ہر ایک مین کتنے ہی فرقے ہو گئے ہین یا خوارج یا روافض ہین اور لطف یہہ ہی کہ اپنے آپکو

یہہ شیعہ کہتے ہیں كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ہر گروہ ساتھ اُس چیز کے کہ نزدیک اُنکے ہے دین اور آئین سے خوش ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں حق پر ہیں قطعہ ہر ایک اپنے دین پر ہی شادمان ہے اپنے حقیقت یہ ہے سب کا گمان ہے جو عشق صنم سے ہو گیے مست ہے بت پرستی پر ہیں شاد آتش پرست ہے ایسی ہی گبر اور ترسا و یہود ہے اپنے دین کو جانتے ہیں اپنا سود ہے راہ حق جو دین ہے اسلام کا اُس سے غافل ہیں یہہ گمراہان سب وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ اور جب لگتی ہے لوگوں مشرکوں کو سختی یا بیماری یا فقر یا عام آدمیوں کو پکارتے ہیں عاجزی سے پروردگار اپنے کو رجوع کرتے ہوئے طرف اُسکے ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ پھر جب چکھاتا ہے انکو اللہ اپنی طرف سے آسانی یا صحت یا تونگری اور وہ سختی دور ہوتی ہے ناگہاں ایک فرقہ انہیں سے ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہیں تو کہ کفر کریں ساتھ اُس چیز کے کہ دی ہے ہمنے اُنکو نعمت اور عافیت سے فَتَمَتَّعُوا تہدید فرماتا ہے حق تعالیٰ کافروں کو کہ پس فائدہ اُٹھا لو دو تین روز دنیا کے نعمتوں سے فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پس شتاب جانوگے مآل کار اپنا کہ عذاب آخرت کا ہے أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ کیا اُتاری ہے ہمنے اوپر کافروں کے کتاب اور دلیل یا رسول یا فرشتہ کہ اُسکے پاس حجت ہے پس وہ رسول یا فرشتہ بولتا ہے یا وہ کتاب حکم کرتی ہے ساتھ اُس چیز کے کہ ہیں ساتھ اُسکے شریک کرتے یعنے دلیل ہے اوپر شرک لانے اُنکے کے وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا اور جس وقت چکھاتے ہیں ہم آدمیوں کو رحمت یعنے نعمت صحت اور وسعت رزق اور سوا اُنکے خوش ہوتے ہیں ساتھ اُسکے وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ اور اگر پہنچے اُنکو برائی یعنے بیماری اور تنگی رزق کی اور سوا اُنکے بسبب اُسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھوں اُنکے نے یعنے بالشامت اعمال بد اُنکے سے آوے ناگہاں وہ ناامید ہو جاتے ہیں اور چلانے لگتے ہیں حاصل یہہ ہے کہ نہ ادائے شکر نعمت میں کرتے ہیں اور تحمل اور صبر محنت میں أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ کیا نہیں دیکھا اُنھوں نے یہہ کہ اللہ سبحانہ کھول دیتا ہے رزق واسطے جسکے چاہے اور بند کر دیتا ہے واسطے جسکے چاہے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ تحقیق بیچ اس کھول دینے اور بند کر لینے رزق کے ہیں البتہ نشانیاں وحشت کی ہیں واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں اور قبض اور بسط حکم الٰہی سے جانتے ہیں اور شکر کرتے ہیں نعمت پر اور صبر کرتے ہیں نقمت پر ابیات رحمت و زحمت ہے گر تو شکر و صبر ہے مومن صادق ہو تو اے نفس گر ہے یہی دو چیز ایمان کے اساس ہے اس پہ قایم ہو کہ تا ہو حق شناس فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ پس دے اے رسول میرے قرابت والوں کو کہ بنی ہاشمی ہیں حق اُسکا مال غنیمت میں سے یا یہہ خطاب ظاہر میں حضرت کو ہے اور باطن میں سب اہل ایمان کو ہے کہ حق قرابت والوں کا ادا کریں اور صلہ رحمی اور احسان موافق مقدور کے بجالا دیں اسی آیۃ سے استدلال کرتے ہیں امام اعظم اوپر وجوب نفقہ ذوی الارحام کے وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ اور دو حق محتاجوں بیچاروں کا اور مسافروں کا کہ مال کی زکوٰۃ ہے ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ یہہ ادائے حقوق بہتر ہے بہتر کرنے مال کے سے واسطے اُن لوگوں کے کہ ارادہ کرتے ہیں رضامندی اللہ کی یا دیدار حق تعالیٰ کا یا مراد اُنکی اِس دینے سے نزدیک ہونا اللہ سے ہے نہ اور کچھ غرض وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور یہہ لوگ نفقہ دینے والے وہی ہیں چھٹکارا پانے والے وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ اور جو کچھ دیتے ہو تم سود کو تو کہ بڑھے مال تمہارا بیچ مالوں لوگوں کے پس نہیں بڑھتا وہ نزدیک اللہ کے اور برکت اُسکی اُٹھ جاتی ہے وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ اور جو کچھ دیتے ہو تم زکوٰۃ مفروضہ سے یا صدقہ سے کہ اُسکے دینے میں ارادہ کرتے ہو ثواب اللہ کا فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ پس یہہ لوگ جو زکوٰۃ اور صدقہ اللہ کے واسطے دیتے ہیں نہ واسطے بدلے کے وہی ہیں دوگنا کرنیوالے کہ ایک کا دس حصے ثواب پاوینگے اور زیادہ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ اللہ وہ

جسنے پیدا کیا تمکو عدم سے پھر رزق دیا تمکو عمر بھر پھر ماریگا تمکو جب اجل آویگی پھر جلاویگا تمکو قیامت کو هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ
ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ کیا ہی شریکوں تمھارونمیں سے یعنے بتوںمیں سے کہ تمنے اپنے زعم میں شریک خدا کے ٹھرا رکھے ہیں کوئی شخص کہ کرے اس پیدا کرنے
اور رزق دینے اور مارنے اور جلانے میں سے کچھ چیز کہ لائق عبادت کرنیکے ہوا اور جو یہہ کچھ نہیں کرسکتے تو پوجنے کے لائق اور شریک باری
ٹھرانیکے کب ہوئے سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ پاک ہی اللہ اور بہت بلند اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں ساتھہ اُسکے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ظاہر ہوا فساد بیچ جنگل کے خشک سال سے اور مرنے جانوروں کے
سے اور وبا کے آنے سے اور بیچ دریا کے طوفان سے اور ڈوبنے جہازوں اور کشتیوں کے سے بسبب اُس چیز کے کہ کمایا ہی ہاتھوں لوگونکے
یعنے بسبب شامت اعمال بد اور معاصی آدمیونکے تو کہ چکھاوے انکو بعضے جزا اُس چیز کی کہ کرتے ہیں کیونکہ پوری سزا آخرت میں ملے گی تو کہ وہ بعضے
جزا چکھنے سے پھر آویں شرک سے طرف توحید کے اور گناہ سے طرف طاعت کے سمجھ لیجیے کہ مراد فساد سے امساک باران ہی کیونکہ جب مینہہ نہیں
برستا صحرا میں کھیت نہیں اوگتا اور دریا میں موتی اور جواہر نہیں بنتا کشاف میں ہی کہ امساک باران سے جانور پانی کے اندھے ہوجاتے
ہیں یا فساد بر ہلاک ہونا شہرونکا ہی اور فساد بحر غرق ہونا قوم نوح اور فرعونیونکا اور بعضے محقق کہتے ہیں کہ مراد بر سے نفس ہی اور بحر سے
قلب شیخ ابو بکر واسطی نے کہا ہی کہ جسکا کچھ قلب ترک مراقبہ سے فاسد ہوا ظاہر ہوا فساد بیچ بر نفس اُسکے کے امام قشیری رحمۃ اللہ نے کہا
کہ فساد بر نفس ساتھہ ارتکاب محظورات کے ہی اور فساد بحر قلب ساتھہ اخلاق ذمیمہ کے اور چلنے اوپر رسوم اور عادات کے ہی حقائق سلمی
میں ہی کہ بر زبان علمائے ظاہر ہی اور بحر لسان عرفائے باطن اور فساد زبان علما کا ساتھہ تاویلات فاسدہ کے ہی اور لسان عرفا کا ساتھہ
ادعائے باطلہ کے نظم واسطے دنیا کے تاویل کتاب یہ کرتے ہیں جو سخت ہی اُنپر عذاب یہ حق تو ہی کچھ اور کچھ بتلاتے ہیں یہ مدعا اپنا غرض ٹھرا
ہین ہیں یہ عالمونکے یہ زبانکا ہی فساد یہ انہیں رافت یک جہانکا ہی فساد یہ اور نہیں رکھتے جو لوگ اپنی خبر یہ اور زبان عرش سے
ہین فوق تر یہ اپنے بستر سے نہیں ہرگز ہلے یہ اور کہتے ہیں عرش پہ ہم چڑھہ گئے یہ سیر باطن سے نہیں آگاہ ہیں یہ اور مریدوں کو بتاتے
راہ ہیں یہ صوفیوں کے یہہ لسان کا ہی فساد یہ اس لسان پر کیجیے مت اعتماد یہ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلُ کہہ کہ سیر کرو اے منکرو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کام اُن لوگوں کا جو پہلے اس سے تھے كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ
تھے اکثر انکے یعنے سب ہلاک ہو گئے شرک لانے والے فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ
يَصَّدَّعُونَ پس سیدھا کر منہہ اپنا یا سب وجود اپنا واسطے دین درست کے پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہیں پھر جانا واسطے اُسکے
اللہ کی طرف سے یعنے نہیں ٹلنے کا وہ اللہ کی طرف سے اور البتہ آویگا یا اللہ کی طرف سے آویگا اور کوئی اوسکو نہیں ٹلا سکے گا اُسدن کہ متفرق
ہونگے لوگ ایک دوسرے سے کہ کوئی بہشت کو جاویگا کوئی دوزخ کو مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ جو کوئی کفر کریگا پس اوپر اُسکے ہی جزا کفر اُسکے کی کہ
دوزخ میں ہمیشہ پڑا رہے گا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ اور جو کوئی کرے نیکی پس واسطے جان اپنے کے بچھاتے ہیں یعنے جگہہ درست
کرتے ہیں جنت میں اور متفرق ہونا لوگونکا دن قیامت کے ہی لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ تو کہ بدلا دے اللہ اُن لوگوں کو
کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے فضل اپنے سے سمجھ لیجیے کہ ذکر جزا سے کافران نفرمایا سو واسطے کہ مقصود بالذات مسلمان تھے إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ
تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا کافرونکو تو کہ مسلمانونکے ساتھہ جمع کرے بلکہ انکو جدا کرکر دوزخ کو بھیجے گا وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ
مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور نشانیوں قدرت اللہ

کے سے ہی یہہ کہ بھیجتا ہی باؤ ونکو کہ پروائی پچھوائی دکہنے پہاڑی ہی خوشخبری دینے والیان مینہہ کی کہ غلہ اوگاوسے اور تو کہ چکہاوے تمکو
نعمت اپنے سے اور تو کہ جاری ہوویں کشتیان دریا مین ساتھہ حکم اسکے کے اور تو کہ ڈہونڈہو فضل اسکے سے رزق اپنا بیچ تجارت
دریاؤنکے اور تو کہ تم شکر کرو ان کا لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ اور تحقیق بھیجے ہمین تم سے پہلے یعنی اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر آدمیونسے طرف قوم انکے کے پس آئے وہ انکے پاس ساتھہ معجزون روشن کے یا احکام ظاہر کے حلال اور حرام سے اور بعضے قوم انکے
سے ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے فَانتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا پس بدلا لیا ہمنے ان لوگونسے کہ کافر ہوئے اور ہلاک کیا انکو اور مدد دی انکو جو ایمان لائے
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ اور تھا سزاوار اوپر ہمارے مدد دینا ایمان والونکا کیونکہ یہہ لائق باری اور مددگاری ہی اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ
الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ اللہ وہ ہی جو بھیجتا ہی باؤونکو پس اٹھاتی ہین باؤین بادلونکو پس پہیلاتی ہین اسکو یا پہیلاتا ہی اللہ انکو
بیچ طرف آسمانکے جسطرح چاہتا ہی وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ اور کرتا ہی اسکو ٹکڑے تہ بتہ پس دیکھتا ہی تو مینہہ کو کہ حکم الٰہی سے
نکلتا ہی درمیان بادل کے سے کہ ملے ہوئے ہین آپس مین جدا جدا ٹکڑے بدلی کے ہوتے ہین فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ
پس جب پہنچاتا ہی اللہ مینہہ کو بیچ زمین اور شہر جس کسیکے کہ چاہتا ہی بندون اپنے سے ناگہان وہ خوش وقت ہوجاتے ہین وَإِن كَانُوا مِن قَبْلِ أَن يُنَزَّلَ
عَلَيْهِم مِّن قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ اور تحقیق تھے یہہ پہلے اس سے کہ اتارا جاوے اوپر انکے مینہہ پہلے نمود ہونے بدلی کے البتہ ناامید ہارے ہوئے فَانظُرْ إِلَىٰ
آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پس دیکھہ طرف نشانیون رحمت خدا کے کہ کیونکر زندہ کرتا ہی مینہہ برساکر زمین کو ساتھہ کہیتون
اور باغون طرح طرح کے درختونسے بعد موت اسکے کے اثر بصیغہ واحد بھی قرأت ہی إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ تحقیق وہ کہ قادر ہی زمین مردہ کے زندہ کرنے پر
البتہ جلانے والا ہی مردون کو کیونکہ زمین کا زندہ کرنا بھی مثل اسکے ہی وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قادر ہی کیونکہ قدرت اسکی
بہ نسبت سب موجودات ممکنات کے برابر ہی حقایق سلمی مین ہی کہ آثار رحمت ظاہر مین باران ہی کہ سبب حیات جہان ہی اور باطن مین ذکر ہی واسطے
کہ زندگی جان ہی یا آثار رحمت آب محبت ہی کہ زمین دل اس سے زندگی پاتی ہی یا اثر رحمت خود دل ہی کہ منتظر نظر حق اور مورد تجلیات مطلق ہی نظم
دیکھکر دلکو سوچ کیا ہی یہہ ۔ اثر رحمت خدا ہی یہہ ۔ جب کدورت سے مجرد ہو صاف ۔ صاف آوے نظر رخ شفاف ۔ جبکہ نسیان ما سوا ہووے
نور مولا ہی پھر بھرا ہووے ۔ دل ہی آئینہ جمال خدا ۔ پر مکدر رہی تو پس مرا ۔ چاہتا ہی خدا جو اسکی حیات ۔ تو کرے اسپر تجلیات ۔ ہوگی پس صاف یہہ
کدورت سے ۔ فیض لے ہی عجب ہی صورت سے ۔ مثنوی جلوے دکھلائے پھر رنگ برنگ کہ اٹھاتی ہی لطف صلح و جنگ بسط اور قبض
اسمین آتا ہی ۔ وصل ہجر انکا ڈہب دکھاتا ہی ۔ رفتہ رفتہ پھر اسکی یہہ تلوین ۔ دور ہوآئی ہی عجب تمکین ۔ حال اسوقت اسکا یکسان ہی ۔ زندگی
دلکی یون نمایان ہی ۔ یہی رافت حیات دلکی ہی ۔ سوچ تو کیا ہی بات دلکی ہی ۔ وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوا مِن بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ
اور اگر بھیجدین ہم ایک باؤ عذاب کی جیسے دبور ہی انکے کہیتون پر پس دیکھین اس کہیتی کو زرد ہوئی جلنے ناکارہ البتہ ہوجاوین پیچھے زرد
ہونے کہیتی کے کفر کرنیوالے پچھلی نعمتون پر اور لائق یہہ ہی کہ ہماری طرف التجا کرین اور رحمت سے ہمارے مایوس نہون سو انکی نہ پروا کر
حبیب میرے کافرونسے طمع مت رکھہ کہ تیری بات سنینگے اور تیرا کہا مانینگے فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ
پس تحقیق تو نہین سنا سکتا مردونکو اور نہین سنا سکتا بہرونکو پکارنا جسوقت کہ پھر جاتے ہین پیٹھہ موڑکر مجہہ ہے کہ قید پھر جانیکی اوپر بہرے
کی واسطے تاکید کے ہی کہ بہرا جو روبرو ہو اگرچہ کلام نہ سنے لیکن حرکات لب و دہان سے سمجھہ جاتا ہی اور جب پیٹھہ پھیر لے تو کچھہ بھی نہین سمجھتا وَمَا
أَنتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ اور نہین تو راہ دکھانے والا کور دلونکا گمراہی انکی سے یعنی تجھکو قدرت نہین کہ توفیق ایمان کی دے منکرونکو

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ نہیں سناتا تو پند اور نصیحت قرآن کی مگر اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہی ساتھہ آیتوں
کتاب ہماری کے کیونکہ ایمان انکا اسباب پر انکو قایم کرتا ہی کہ لفظ قرآن کے سنیں اور اسکے معنوں میں فکر کریں پس وہ مطیع ہوتے ہیں امر اور نہی کے
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو ناتوان چیز سے کہ نطفہ ہی پھر
اور دی تمکو پیچھے ناتوانی بچپن کے قوت جوانی کی پھر دی پیچھے قوت جوانیکے ناتوانی اور پیری يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھہ چاہتا ہی ناتوانی
اور قوت اور جوانی اور پیری سے وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ اور وہی ہی جاننے والا احوال بندونکا قدرت والا اوپر بدلنے صفتوں انکے کے وَيَوْمَ
تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ اور جسدن کہ قایم ہوگی قیامت اور وہ آخر ساعت دنیا کی ہوگی قسم کھاوینگے گنہگار کفار کہ
نہیں رہے تھے دنیا میں یا قبر میں سوا ایک ساعت کے اور مومن جانینگے کہ یہہ جھوٹ بولتے ہیں كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ اسیطرح جیسے قیامت کو
جھوٹ کہینگے دنیا میں تھے انکار حشر اور رشد کے پھیر جاتے راہ سچی سے یعنے کام انکا دروغ گوئی ہی اس جہان میں بھی اس جہان میں بھی وَقَالَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ اور بعد قسم کھانے کافرونکے کہ ہم دنیا میں دیر نہیں رہے کہینگے وہ لوگ کہ دئے گئے
ہیں علم اور ایمان یعنے مسلمان اور علمائے ملائکہ اور انسان کہ کیوں جھوٹ بکتے ہو البتہ تحقیق دیر کی تمنے اور ٹہرنا دیر تک تمھارا مذکور
اور مسطور ہی بیچ لوح محفوظ کے یا قرآن کے کہ جہان فرمایا ہی وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یا علم الہی میں یا قضائے حق میں یا تمہارے نوشتہ میں
کہ اسقدر دنیا میں ٹہروگے اور اتنا قبر میں دن زندہ کرنے تک فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پس یہہ ہی دن زندہ کرنیکا کہ تم انکار کرتے
تھے اور لیکن تھے تم کہ نادانی اور بے غوری سے نہیں جانتے تھے کہ بعث حق ہی پس کافر عذر کرینگے واسطے تدارک پچھلی خطاؤں کے پھر دنیا میں آنا چاہینگے
لیکن قبول ہوگا فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ پس اسدن نہ نفع دیگا ان لوگونکو کہ ظلم کرتے ہیں اپنے پر ساتھہ کفر کے
عذر انکا اور نہ وہ قبول کئے جاوینگے یا نہ بلائے جاوینگے ساتھہ اس چیز کے کہ انکا عذاب دفع ہووے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
اور البتہ تحقیق بیان کیا ہمنے واسطے آدمیونکے بیچ اس قرآن تفسیر کے ہر ایک مثال سے کہ انکے کام آوے توحید اور حشر اور صدق رسل میں وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ
بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ اور اگر لاوے تو انکے پاس کوئی نشانی یعنے اے رسول اگر تو منکرونکے پاس کوئی معجزہ موافق
طلب انکے لاویگا البتہ کہینگے وہ لوگ کافر ہوئے عنادا اور فسادا نہیں ہو تم مگر جھوٹے كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
اسیطرح مہر رکھتا ہی اللہ اوپر دلوں ان لوگونکے کہ نہیں جانتے اور طلب علم کی نہیں کرتے فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ
الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ پس صبر کر اے رسول میرے اوپر ایذا انکے کے تحقیق وعدہ اللہ کا تجھے مدد دینے کا اور ایذا دین غالب کرنیکا سچ ہی
حق تعالی پورا کریگا اور نہ سبک کریں تجھکو وہ لوگ کہ نہیں یقین لاتے امر معاد میں یا نہ سبک کریں تجھکو نہ یقین لانیوالے کہ تو جلدی کرے
بیچ دعاے عذاب انکے کے اور وہ وقت پر موقوف ہی جب وہ آن پہنچیگا حکم الہی ظہور کریگا بیت ہر ایک کام موقوف ہی وقت پر جب آیا تو
ٹلتا نہیں آن پھر سورۃ لقمان کی ہی چونتیس آیتیں پانچ سو اٹھتالیس کلمہ ہیں دو ہزار ایک سو بیس حرف ہیں اور فواصل اسکے ظن
مرد میں اور تطبیق اسکی سورہ روم سے یہہ ہی کہ دونوں میں بیان توحید اور حقیقت رسول اور حقیقت قرآن مجید ہی

سورۃ لقمان مکیۃ وهي بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اربع وثلاثون آیۃ

الٓمّٓ الف اللہ کا لام اعلم کا میم مراد کا ہی ای اللہ اعلم بمرادہ یعنے اللہ جانتا ہی مراد اسکی اور بعضے کہتے ہیں کہ الف اشارت طرف انا کے
اور لام طرف لی کے اور میم طرف منی کے ہی یعنے انا اللہ ولی جمیع الصفات الکمال ومنی الغفران والاحسان میں اللہ ہوں اور واسطے

سب سے بہتر سب صفتیں کمال کی اور مجھ سے ہی بخشنا اور بھلائی کرنا تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ یہہ آیتیں ہیں کتاب حکمت والی کی
یا کتاب کی کہ متضمن حکمت ہے یا محکم ہے کہ اُسمین تناقض نہیں پایا جاتا ہے حلال اور حرام کا حکم کرتا ہے اور وہ کتاب قرآن مجید ہے هُدًى وَّرَحْمَةً
لِّلْمُحْسِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ راہ دکھانے والا اور رحمت خدا واسطے احسان کرنیوالون کے وہ
جو قائم رکھتے ہیں نماز فرض کو اور دیتے ہیں زکواۃ واجب کو اور وہ ساتھ آخرت کے وہ ہیں یقین لاتے بعثا ور جزا حق ہے اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہہ لوگ کہ ان صفتون کے ساتھ ہیں اوپر راہ سیدھی کے ہیں پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہہ
لوگ بھی فلاح پانیوالے ہین لکھا ہے کہ نضر بن حارث تجارت کو طرف فارس کے گیا تھا وہان سے قصہ رستم اور اسفندیار خرید لایا تھا مجالس قریش مین ایسے
الحان سے پڑہتا تھا کہ سب شیفتہ اور فریفتہ اُسکے ہوتے تھے اور لاف مارتا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصہ عاد اور ثمود کا اور فسانہ
مملکت سلیمان اور داؤد کا بیان کرتے ہین مین ملوک عجم کی شان اور شوکت بہادری اور عظمت وسعت مملکت اور شجاعت سے خبر دیتا ہون حقتعالے
نے یہہ آیت نازل کی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اور بعضے لوگون مین سے وہ شخص گروہ
ہے کہ مول لیتا ہے غافل کرنے والی بات کو یعنے اختیار کرتا ہے اعتبار حکایات کو تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنے دین سے یا سُننے
قرآن کے سے بغیر علم کے اور پکڑے راہ خدا کو ٹھٹھا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ یہہ لوگ واسطے اُنکے عذاب ہے رسوا کرنیوالا کہ قتل اور بند ہے دنیا
مین اور عذاب دوزخ ہے عقبیٰ مین بحر المواج مین ہے کہ مراد اس سے گروہ ہے بدلیل جمع اولٰئک اور ضمیر لہم اور افراد ضمیر یشتری اور یضل اور یتخذ
واسطے افراد لفظ من کے ہے اور لہو باطل کو کہتے ہین کہ امور خیر سے باز رکھے جیسے کہانیان اور بعضے لہو حدیث سے سرود اور استماع مزامیر مراد لیتے
ہین اس تاویل پر سننا سرود اور مزامیر کا حرام ہے لیکن یہہ محمول اُس پر ہے جو بوجہ بازی اور لہو بطریق عبث اور لغو ہو کہ وہ باتفاق حرام اور
باجماع منع ہے اور اگر متضمن فائدہ ظاہری ہو تو باتفاق مباح ہے جیسے سرود حاربان اور طبل غازیان لیکن جس سرود مین کہ منافع باطنی ہون
جیسے نرمی دل اور آرام نفس چنانچہ بعضون کو حاصل ہوتا ہے بعضے علما نے بدلیل منفعت باطنی ثابت کیا ہے اور لیضل کہ متعلق ساتھ
یشتری کے ہے اس سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ آیت مذہب اشتری باین ہے کہ مقصود واسطے گمراہ کرنا دین سے ہے اور جس سرود کے حق مین
یہہ آیت آئی ہے وہ بوجہ لہو تھا پس جو سرود کہ بوجہ لہو نہو دلیل حرمت اُسکی یہہ آیت نہین ہوسکتی امام زاہد نے تفسیر مین اس آیۃ
کے کہا ہے کہ مخالفان کتاب کو اور متابعان لہو اور باطل کو فرمایا ہے کہ بعضے لوگون مین سے وہ شخص ہے کہ متابعت قرآن کی چھوڑ کر لہو اور لغو اور
باطل اور اخبار شاہان عجم اور افسانہ ملوک پیشین اختیار کرتا ہے اور نزول آیت کا ولید بن مغیرہ کے شان مین ہے اور بار دن اسکی کنیزکین
کہ یہہ و تیرہ رکھتے تھے اور ابن مجاہد شاگرد ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم نے کہا کہ مراد لہو حدیث سے سرود کی اختیار کرنا ہے وہ
کو اوپر قرآن کے تلاوت کی تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا سے ساتھ جہل اور نادانی کے اور جسنے کہ سرود کو سننا اور سننا مباح کیا اُسنے قرآن
کو ٹھٹھا پکڑا کہ مخالفت قرآن کی ٹھٹھا پکڑنا قرآن کا ہے ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوا واسطے اُنکے عذاب خوار کرنیوالا ہے اور اعراض قرآن سے
اور شادی استماع لہو اور سرود کے وصف کا قرآن ہے تم کلامہ مدارک مین ہے کہ لہو الحدیث نحو السمر بالاساطیر التی لا اصل لہا والغناء وکان ابن عباس
وابن مسعود رضی اللہ عنہما یحلفان انہ الغناء وقیل الغناء مفسدۃ القلب مفسدۃ للمال مسخطۃ للرب وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من
رجل یرفع صوتہ بالغناء الا بعث اللہ علیہ شیطانان احدہما علی ہذا المنکب والآخر علی ہذا المنکب فلا یزالان یضربانہ بارجلہما حتی یکون ہو الذی
یسکت اور تفسیر احمدی مین ہے حکی عن موسی علیہ السلام لما رجع غضبان اسفا واستمع الصباح وکان ذو اسیر قصص (؟)

حول العجلۃ ویضربون الدف والمزامیر فقال ھذا صوت الفتنۃ صاحب کشاف نے کہا ہی کہ لھو الحدیث نحو الغنا و تعلیم موسقیات معالم مین ہی
عبد اللہ ابن عباس اور عبد اللہ بن مسعود اور حسن اور عکرمہ اور سعید بن جبیر سے ہی کہا لھو الحدیث الغنا والمزامیر اور حاکم نے عطاء
خراسانی سے روایت کی ہی کہ کہا نازل ہوئی ہی یہہ آیت ومن الناس من یشتری لھو الحدیث بیچ غنا اور طبل اور مزامیر کے اور روایت کی ہی
بخاری نے اور بیہقی نے اپنے سنن مین ابن عباس رض سے تفسیر مین اس آیت کے کہ ھو الغنا واشباھہ واخرج ابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی
فی قولہ تعالی ومن الناس من یشتری لھو الحدیث قال باطل الحدیث ھو الغنا ونحوہ اور عبد اللہ ابن مسعود اور عبد اللہ بن عباس رض قسم کھا کر
کہتے تھے کہ ہمنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے مراد لھو الحدیث سے تغنی ہی کما فی الفتاوی الحماویۃ وکذا فی العوارف اور
واقدی نے کہا ہی کہ اکثر مفسرین اسپر ہین کہ مراد لھو الحدیث سے غنا ہی واللہ اعلم بالصواب وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ
یَسْمَعْہَا کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْہِ وَقْرًا اور جب پڑہی جاتی ہین اوپر اسکے کہ لہو حدیث اختیار کی ہی آیتین ہماری منہہ پھیر لیتا ہی درانحال کہ تکبر کرتا ہی یعنے
اسکی طرف التفات نہین کرتا گویا کہ نہین سنا اسکو گویا کہ بیچ دونون کانون اسکے کے بوجہہ ہی فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ پس آگاہ کرا ور جگہہ
خوشخبری کے ڈرا اسکو ساتھہ عذاب دردناک کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے
اور کام کئے اچھے واسطے انکے ہین بہشتین نعمت کی درانحال کہ ہمیشہ ہونگے بیچ اسکے وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا وعدہ کیا ہی اللہ نے وعدہ کرنا سچ
وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اور وہ غالب ہی کوئی اسکے وعدہ کو نہین ٹلا سکتا حکمت والا ہی جو کرتا ہی حکمت سے کرتا ہی نہ وعدہ مین اسکے ہی
نقص اور خلاف مصرحہ نہ ہی کام مین اسکے لاف وگزاف خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا پیدا کیا آسمانون کو بے ستون دیکہتے ہو تم اسکو
اٹھا ہوا وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ اور ڈالے بیچ زمین کے یعنے پیدا کئے پہاڑ بلند پایدار ایسا نہو کہ ہل جاوے ساتھہ تمہارے
زمین یا تو کہ ہلاوے تمکو زمین کیونکہ زمین پانی پر ہلتی تھی مانند کشتی کے اور پہاڑ و نسے ٹہر گئی موضح مین ضحاک سے نقل کیا ہی کہ حقتعالے نے
انہیں پہاڑون کو میخ زمین کا بنا یا ہی تو کہ اپنے مقام سے حرکت نکرے انہین کوہ قاف اور جبل بوقبیس اور کوہ جودی اور طور سینا
ہی وَبَثَّ فِیْہَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ اور پھیلائے بیچ زمین کے ہر جانور وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْہَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍ کَرِیْمٍ اور اتارا
ہمنے ابر سے یا آسمان سے پانی پس اگائے ہمنے بیچ زمین کے بسبب اس پانیکے ہر قسم کی گیاہ نفیس کثیر المنفعت سے سمجھہ لیجے کہ التفات طرف
متکلم کے واسطے اختصاص فعل کے ہی ساتھہ فاعل کے یعنے اور کسی نے نہین مینہہ برسا یا ہمین برساتے ہین ھٰذَا خَلْقُ اللّٰہِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا
خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ یہہ ہی پیدایش اللہ کی آسمان زمین کوہ حیوان نبات کہ مذکور ہوئے ہیں دکھلا دو مجھکو کہ عالم مین کیا پیدا کیا ہی
ان لوگون نے کہ سوا اسکے ہین مراد بت ہین کہ کفار انکو شریک حق کہتے ہین سو حق تعالی فرماتا ہی کہ یہہ سب مخلوق میرے ہین جو چیز
تمہارے بتون نے پیدا کی ہو وہ کونسی ہی بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ بلکہ مشرک بیچ گمراہی ظاہر کے ہین کہ عاجز کو ساتھہ قادر کے
اور مخلوق کو ساتھہ خالق کے عبادت مین شریک کرتے ہین قطعہ بندہ کو کیا مجال شرکت ہی ۔ بندہ بندہ خدا خدا ہی ۔ بندہ
اسکا بندگی مین ہی بندہ اسکو آزادی اور شاہی ہی ۔ لکھا ہی کہ قصہ لقمان حکیم کا اور انکے وصیتونکا ہو دیکہ شہرت عظیم رکھتا تھا
اور عرب والے ہر ایک مہم مین رجوع انکی طرف کرتے تھے اور حکمتونکو لقمان کے انپر مثل لاتے تھے سو حق تعالی نے احوال لقمان کا
بیان فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے لقمان کو حکمت کہ قول صائب اور فعل کامل ہی یا شناخت توحید کی اور
نفی شرک کی ہی تفسیر احقاف مین ہی کہ حکمت قایم کرنا دلیلون عقلیہ کا ہی بیچ توحید حق اور ایمان رسل اور نفی شرک کے ہی اور اختلاف علما کا ہی نبوت

لقمان نہیں عکرمہ و شعبی و راسدی کہتے ہیں کہ پیغمبر تھے اور مراد حکمت سے اس آیۃ میں نبوت ہی اور وہ بھانجے حضرت ایوب علیہ السلام کے یا خالہ
زاد بھائی تھے تیسیر میں ہی کہ لقمان بن باعور بن ناخور بن تارخ ہیں اور تارخ باپ ابراہیم علیہ السلام کے تھے امام ابو اللیث نے کہا ہی کہ
کنیت انکی ابو الانعم ہی اور عین المعانی میں ہی کہ دسویں برس سلطنت داؤد علیہ السلام سے پیدا ہوئے اور یونس علیہ السلام کے زمانے تک حیات
رہے بعضے کہتے ہیں ہزار برس کی عمر پائی اور اکثر علما کہتے ہیں کہ پیغمبر نہ تھے حکیم تھے بعضے کہتے ہیں کسی کے غلام تھے بکریاں چرایا کرتے تھے
یا سیا کرتے تھے یا بڑھئی کا کسب کیا کرتے تھے بعضے کہتے ہیں حبشی تھے بنی اسرائیل کے قضائے فیصل کرتے تھے اور بقول امام سجاوندی
بندگان آزاد سے تھے مرد سیاہ رنگ موٹے ہونٹھوں والے ایکدن قیلولے کے وقت گروہ فرشتوں کا انکے گھر میں آیا اور انہیں
سلام کیا انھوں نے جواب دیا لیکن نظر نہیں آتے تھے کہا اے لقمان ہم فرشتے ہیں بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے تجھے خلیفہ زمین کا
کرتے ہیں تو کہ حکم کرے درمیان لوگوں کے ساتھ راستی کے لقمان نے جواب دیا کہ اگر مقرر یہہ بات میرے رب کے طرف سے ہی تو سمعًا
وطاعۃً قبول کیا میں نے اور امید رکھتا ہوں میں کہ مجھے توفیق دے اور مدد کرے میری اور اگر مجھکو حکم اور اختیار دیا فیت اجتناب
کرتا ہوں میں اور متعرض فتنہ کا نہیں ہوتا میں فرشتے یہہ بات سنکر متعجب ہوے اور حقتعالے نے قول انکا پسند کیا اور حکمت زیادہ
دی یہاں تک کہ دس ہزار کلمہ حکمت کے انسے منقول ہیں کہ ہر کلمہ کا مول ایک عالم کا ہی ایکدن ایک سردار بنی اسرائیل کا ادھر سے
گذرا دیکھا کہ لقمان بیٹھے ہیں اور لوگ ادب سے کھڑے اور بیٹھے کلمات حکمت سنتے ہیں کہا اے لقمان تو وہی غلام کالا ہی کہ بکریاں فلانے کی
چراتا تھا کہا ہاں کہا کہ پھر کس چیز نے تجھکو اس مرتبہ کو پہنچایا کہا تین چیزوں نے راست گوئی اور امانت داری اور ترک مالایعنی نے
تفسیر ثعلبی میں ہی کہ حکیم لقمان کو ایکدن انکے خواجہ نے اور غلاموں کے ساتھ باغ کو بھیجا کہ میوہ لاویں غلاموں نے میوہ سارا کھالیا
اور آکر کہا کہ لقمان کھا گیا خواجہ غصے ہوا انھوں نے کہا میں نے نہیں کھایا یہہ جھوٹے ہیں خواجہ نے کہا حقیقت اسکی کیونکر دریافت
لقمان نے کہا گرم پانی پلاکر سب کو دوڑاؤ یہاں تک کہ قی کردیں جسنے کھایا ہوگا اسکے منہہ سے میوہ نکل آویگا خواجہ نے یونہیں کیا لقمان
کے منہہ سے آب صاف نکلا اور اور غلاموں کے میوہ **نظم** حکمت لقمان عجب کام آگئی * سرخ روئی خواجہ کو دکھلا گئی * چیز پنہاں جسکی
پیدا ہوگئی * خائنوں کی جان رسوا ہوگئی * صدق لقمان اور دروغ خائنان * ہوگیا خواجہ پہ ظاہر اسزمان * ہوا ہی رکھ فوائد
پر نگاہ * راہ استقامت رکھ خیانت پہ نگاہ * فاش ہو جاویگا سب انجام کار * جو کہ سینے میں بھرا ہی آب دار * حکمت لقمان کو یہاں تک حکم
حکمت رحمان پہ تو کر نظر * اس سے ہی صدق و دروغ پنہاں عیاں * اس سے ہو گا جھوٹ سچ سب وا دو ہاں * حکمت لقمان یہی کارگر
حکمت رحمان ہی پیدا و نہاں جلوہ گر * جو کہ ہی اہل عالم سے پنہاں * سر و فاش و آشکارا و نہاں * سبکا سب ہو جاویگا ظاہر تمام
ہی یہہ رافت حکمت رب جہاں * سنوات الاتقیا میں ملا بدر الدین سرہندی رحمہ نے لکھا ہی کہ لقمان علیہ الرضوان قریہ سودان
میں متولد ہوئے اور کہتے ہیں تین ہزار پانچ سو برس کی عمر پائی حکیم اور ولی تھے تحبر مواج میں ہی کہ پہلے بعثت داؤد علیہ السلام
سے فتوی دیتے تھے جب حضرت داؤد مبعوث ہوئے انھوں نے فتوی دینا موقوف کیا اور حضرت داؤد سے علم سیکھا اور بعضے
کہتے ہیں کہ حقتعالی نے لقمان کو مخیر کیا حکمت اور نبوت میں انھوں نے حکمت اختیار کی اور نبوت کہ مرتبہ اعلی ہی بسبب تواضع اور انکسار
کے نہ لی ایکدن ایک شخص نے انکی صورت پر نظر کی کہا کہ اگر روشنی شکل میں میری دیکھتا ہی تو نرمی سخن میں میرے سے غافل ہی اور
اگر طرف سیاہی ظاہر میرے کے نظر کرتا ہی تو روشنائی باطن میرے کے سے جاہل ہی ایکدن مولی انکے نے حکم کیا کہ گوسفند

ذبح کرکر گوشت پاکیزہ تر سے آئو لقمان دل و زبان لے آئے پھر ایکدن حکم کیا کہ گوسفند ذبح کرکر پلید تر گوشت لے آؤ پھر وہ دل و زبان
لے آئے مولی اسنے کہا کہ اطیب گوشت مانگا تو دل و زبان لائے اور اخبث گوشت مانگا تب بھی وہی لائے ایک شئے اطیب اور اخبث
دو نو یہہ کیونکر ہوسکے لقمان نے کہا یہی دو نون ہین کہ نیک اندیشہ اور نیک کہنے مین اطیب ہوتے ہین اور بد اندیشہ اور بد کہنے مین
اخبث ہوتے ہین اور حکمتین انکی مطولات مین مسطور ہین القصہ حقتعالی نے فرمایا کہ لقمان کو حکمت دی ہمنے اور کہا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ تحقیق
یہہ کہ شکر کرو واسطے اللہ کے اوپر نعمت حکمت کے وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ج اور جو کوئی شکر کرتا ہی پس سوا اسکے نہین کہ شکر
کرتا ہی واسطے جان اپنی کے کیونکہ فائدہ شکر کا کہ مزید نعمت اور دوام اسکا ہی اسیکو ملتا ہی وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ
اور جو کوئی ناشکری کرتا ہی پس تحقیق اللہ بے پروا ہی شکر گذاری آدمیونکے سے تعریف کیا گیا ہی کہ تمام کائنات لسان حال اور قال
تعریف اسکی کرتے ہین یا سزاوار حمد ہی اگرچہ کوئی حمد نہ کہے سمجھ لیجئے کہ کار لقمان علم اور حکمت مین یہان تک پہنچا کہ حقتعالے نے قرآن
شریف مین وصیت انکی بیان فرمائی کہ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ط اور یاد کر جسوقت کہ کہا لقمان
نے واسطے اپنے بیٹے کے کہ نام اسکا نعم تھا یا ماثان یا اسکم یا مشکو اور لقمان نصیحت کرتا تھا اسکو کہ اے چھوٹے بیٹے میرے تصغیر
واسطے شفقت اور رحمت کے ہی مت شریک لا تو ساتھ اللہ کے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ تحقیق شرک لانا البتہ ظلم ہی بڑا کہ مخلوق
کو خالق کے برابر کرنا ہی وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ج اور حکم کیا ہمنے انسان کو ساتھ نیکی کرنے ماں باپ کے اور موجبات نیکی کی سے
ایک یہہ ہی کہ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اٹھایا بیٹے کو ماں اسکی نے سستی سے اوپر سستی اور
دودھ چھڑانا اسکا بیچ دو برس کے ہی اتنی مدت اسنے دودھ پلایا اور دوسرا حکم کیا آدمی کو یہہ کہ شکر کرو واسطے میرے اور واسطے ماں
باپ اپنے کے اِلَيَّ الْمَصِيْرُ طرف حکم میرے کے ہی پھر آنا سب کا شکر اور شرک انکے کے جزا سزا دینگے ہم وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا اور اگر شدت کرین تجھسے ماں باپ تیرا اوپر اسکے کہ شریک لا ساتھ میرے اس چیز کو
کہ نہین واسطے تیرے بیچ استحقاق شرکت اسکے کے کچھ علم پس مت کہا مان انکا اور صحبت رکھ انسے بیچ زندگانی دنیا کے صحبت اچھی طرح کہ
پسندیدہ شرع اور مقتضائے کرم ہو وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ اور پیروی کر دین مین راہ کی اس شخص کی کہ رجوع کرتا ہی طرف توحید
اور اخلاص میرے کی کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف
جزا میری کے ہی پھر آنا تمھارا پس جزا دونگا مین تمکو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے بھلائی اور برائی سے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت سعد بن وقاص کے
شان مین نازل ہوئی ہی چنانچہ سورۂ عنکبوت مین گذرا اور ذکر اس وصیت کا حضرت لقمان کے قصہ مین واسطے مناسبت نہی کے ہی
شرک سے دونون وصیتو مین لکھا ہی کہ ماں نے سعد کے تین دن روٹی پانی نہ کھایا اور نہین کھاتی تھی یہان تک کہ لوگون نے منہہ
چیر کر پانی چوایا اور سعد رض نے کہا کہ اگر ستر جانین اسکے ہون اور ایک ایک نکلے یعنے بالفرض اگر ستر بار یہہ مرے مین دین اسلام سے
نہین پھرنے کا پھر حضرت حق سبحانہ وصیت لقمان کی خبر دیتا ہی کہ اپنے بیٹے کو کہا يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ
صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ط ای چھوٹے بیٹے میرے تحقیق وہ فعل یعنے کوئی کام آدمی کا اچھا اور برا اگر ہو خوردی مین
برابر ایکدانہ رائی کے پس ہو وے وہ بیچ پتھر بڑے کے کہ نام اسکا صخرہ ہی کہ ساتون زمین کے تلے ہی یا ہو وے بیچ آسمانون کے کہ بہت بلند اور وسیع ہین
یا ہو بیچ زمین کے چھپے مکانون مین لے آویگا اور حاضر کریگا اسکو اللہ اور اسپر حساب کریگا اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ تحقیق اللہ باریک دان

ہی اور علم اسکا سب چھپے سے چھپی چیزونکے محیط ہی اور کیسے ہی چھوٹی سے چھوٹی چیز ہو وہ جانتا ہی خبردار ہی ہر چیز کے نکالنے پا بُنَیَّ
اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ ای چھوٹے بیٹے میرے قائم کر نماز کو تو کہ نفس تیرا کمال پاوے اور امر
کر ساتھہ بھلائی کے اور منع کر برائی سے تو کہ اور لوگ تجھہ سے کمال کو پہنچیں اور معروف ہی وہ کہ موافق شرع اور سنت کے ہی
اور منکر وہ ہی جو مخالف عقل نقل کے ہو اور صبر کر اوپر اس چیز کے کہ پہنچی تجھکو سختی سے خصوصا امر اور نہی مین اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
تحقیق یہہ جو کہا گیا ہے کاموں سے ہی یا واجبات امور سے ہی کہ جو خدا نے قطع کیا ہی قطعی ایجاب ہی وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ
وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اور مت موڑ گالون اپنے کو واسطے لوگونکے یعنے تکبر سے منہہ لوگونسے مت پھیر بلکہ تواضع سے انکی
طرف متوجہ ہو اور مت چل بیچ زمین کے اترا کر بہیت منہہ خلق سے نہ موڑ تکبر سے ای پسر ۷ اترا کے ناز سے نہ قدم دہر زمین پہ
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ تحقیق اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہر چلنے والے کو کہ متکبرونکی طرح چلے ناز کرنے والے کو کہ اسباب تنعم
اپنے پر اور پر لوگونکے برائی کرے وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ اور بیچ کی راہ سے بیچ چال اپنے کے نہ دوڑ کے چل نہ بہت آہستہ کہ شتاب تر چلنا علامت
خفت اور سبکساری کی ہی اور آہستہ تر چلنا نشانی تکبر اور بزرگواری کی بلکہ میانہ روی اختیار کر اور طریق تواضع قدم دہر وَاغْضُضْ
مِنْ صَوْتِکَ اور نرم کر اور کم کر آواز اپنے سے یعنے فریاد کرنیوالا اور نعرے مارنے والا اور دراز زبان اور سخت گو مت ہو اِنَّ
اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ تحقیق بہت ناپسندیدہ آوازون سے البتہ آواز گدہے کی ہی یعنے بلند آوازی مین کچہہ فضیلت نہین کیونکہ آواز
گدہی کی باوجود رفعت کے مکروہ طبیعت اور موجب وحشت ہی عین المعانی مین ہی کہ مشرک عرب کے آواز بلند پر فخر کرتے تھے
اس آیت سے فخر انکا انپر رد کیا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آواز نرم کو دوست رکھتے تھے اور پکار کر بولنے سے ناخوش ہوتے
تھے انجیل مین مذکور ہی کہ فرمایا بندون میرے کو کہ جب میری جناب مین مناجات کرین آوازونکو اپنے پست کرین کہ مین سنتا ہون
اور جو کچہہ دلونمین انکے ہی جانتا ہون سوال وجہ تخصیص انکریت صوت کے ساتھہ حمار کے باوجود اسکے کہ آواز بعضے حیوانون
زشت تر اس سے کیا ہی جواب آواز خر اہل عرب مین مثل ہی کراہت اور زشتی مین سفیان ثوری رح نے کہا ہی کہ فریاد ہر حیوان
کی تسبیح اسکی ہی مگر حمار کی کہ اسکی آواز شیطان کے دیکھنے سے ہی حدیث مین ہی کہ جب سنو تم آواز گدہے کی پس پڑہو اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم پس تحقیق وہ دیکھتا ہی شیطان کو وجہ زشتی آواز حمار بعضون نے لکھی ہی کہ وہ واسطے جنگ کے اپنے
ہم جنس سے پکارتا ہی یا بجہت شہوت چلاتا ہی یا بجہت طلب آب و گاہ آواز کرتا ہی اور جو آواز کہ غلبہ صفات بہیمیہ اور
اخلاق سبعی سے پیدا ہو زشت تر آوازونکی ہی یہانسے معلوم ہوتا ہی کہ جو ندا اخلاق روحانی اور صفات ملکی سے آوے
خوشتر ندا اونکی ہی نظم عاشقان حق کے جو آواز ہی ۷ انمین شوق وذوق کا ایک ساز ہی ۷ وہ عجب نالہ عجب وہ آہ ہی ۷ عشق
مولی اسمین پیدا راہ ہی ۷ بہترین صوت جان اس صوت کو ۷ مانگ رب اس صوت کو تو موت کو ۷ جسکے دل سے یہہ نہین آتی
صدا ۷ وائے اسکی زندگی پر ہی سدا ۷ نالہ ہی یار درخت زندگی ۷ آہ ہی شوق خدا مین بندگی ۷ دل کو خالی ماسوا حق سے کر
عشق مین اللہ کے پھر آہ بھر ۷ گرمی الفت کی چنگاری جلا ۷ عشق بازی مین تو کر زاری سدا ۷ راقما دین عشق ایمان عشق
ہی ۷ زندگی ہی عشق اور جان عشق ہی ۷ عشق مولی مین جو کرتا ہی فغان ۷ احسن الاصوات ہی صوت اسکی جان ۷
اور نکلی ہی بجبر جو آواز جو ۷ انکر الاصوات ہی آواز وہ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ

عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً کیا نہین دیکھا تم نے ای لوگو یہہ کہ اللہ نے مسخر کیا واسطے نفع تمھارے کے جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی سورج
اور چاند سے اور ستارونسے کہ اُنکے روشنی سے فائدے اُٹھاتے ہو اور اُنکو دیکھہ کر راہ چلتے ہو اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی پہاڑ
اور جنگل اور دریا اور جانور اور درخت اور گانونسے کہ ان سب سے نفعی لیتے ہو اور پوری کی اوپر تمھارے نعمتین اپنی ظاہر اور باطن اور نعمت
بافراد بھی قرائت ہی اور نعم ظاہر و باطن مین علمانے بہت بیان فرمایا ہی نعم ظاہر وہ ہین جو دریافت مین آتے ہین اور باطن وہ ہین جو
دریافت سے باہر ہین یا نعمائے ظاہری محسوسہ ہین اور نعمائے باطنی معقوله صاحب تیسیر نے کتاب بحر العلوم مین تین سو نعمتین بیان کین ہین
اُنمین مشہور یہہ ہین کہ نعمت ظاہری پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور باطنی امداد ملائکہ ہی یا نعمت ظاہر حسن خلق ہی اور نعمت باطن
نیک خلق یا نعمت ظاہر اقرار ہی اور باطن تصدیق یا نعمت ظاہر و باطن نطق اور عقل ہی یا وجود نعمت اور شہود منعم ہی یا تسویۂ اعضا
اور معرفت یا ملاء اعلی یا حفظ قرآن اور فہم اُسکا یا دنرات مین صوم وصلوٰۃ ہی یا ذکر زبان اور فکر جنان ہی یا صحت ابدان اور صحت
ادیان ہی یا بصر اور بصیرت ہی یا جذب منافع اور دفع مضار ہی یا نمائی مال اور صفائی احوال ہی یا نبوت اور ولایت ہی شیخ
جمال الدین ساوجی نے کہا کہ فخر الاولیا یونس سجاوندی نے کہا کہ نعمت ظاہر انصاف گداؤنکا کرنا ہی دن کو اور نعمت باطن
انصاف گداؤنکا کرنا ہی رات کو بحر مواج مین ہی کہ نعمت ظاہر حواس خمسہ و سلامت اعضا ہی اور نعمت باطن مشاعر باطنی اور عقل
اور ذہن اور ذکا ہی یا نعمت ظاہر دنیا ہی اور نعمت باطن عقبے ہی یا نعمت ظاہر انتفاع بفرزندان ہی اور نعمت باطن استماع
بزبان یا نعمت ظاہر فیض عطا ہی اور نعمت باطن قبض بلا یا نعمت ظاہر قبول مردمان ہی اور باطن رضائے رحمان وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ اور بعضے لوگونسے وہ شخص ہی کہ جھگڑتا ہی بیچ کتاب خداکے وہ نضر بن حارث تھا کہ کہتا تھا قرآن شریف کو
کہ افسانہ پیشینیان ہی اور عین المعانی مین ہی کہ ایک یہودی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خدا تمھارا کس چیز کا ہی ہیدم
بجلی اُسپر پڑی اور یہہ آیت اُتری کہ بعضے لوگونمین سے وہ ہی جو جھگڑتا ہی بیچ ذات اللہ کے بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ بغیر علم کے
اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے یعنے نہ اُسکو اللہ نے علم دیا ہی نہ راہ دکھائی ہی نہ کتاب اُتاری ہی بلکہ محض تقلید ریا سے
یہہ بات کہتا ہی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اور جب کہا جاتا ہی واسطے اُنکے صدق
سے پیروی کرو اُس چیز کی جو اُتاری ہی اللہ نے یعنے قرآن کی متابعت کرو اور اُسپر ایمان لاؤ کہتے ہین نہین متابعت کرتے اور
نہین ایمان لاتے ہم اُسپر بلکہ پیروی کرینگے ہم اُس چیز کی کہ پایا ہی ہمنے اوپر اُسکے باپون اپنے کو یعنے اپنے آبا کے طریقہ پر چلینگے
اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ کیا اگرچہ ہو شیطان بلاتا اُنکو طرف عذاب دوزخ کے یعنے یہہ متابعت باپونکی
نہ چھوڑینگے اُنھین کی گمراہی پر چلے جاوینگے وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى اور جو کوئی خالص کرے
دین اپنا یا عمل اپنا یا اخلاص سے منہہ کرے اپنا طرف درگاہ اللہ کے اور حال آنکہ وہ نیکی کرنے والا ہی یعنے موحد ہی پس تحقیق
محکم پکڑا اُسنے دست آویز مضبوط کو کہ کلمہ شہادت ہی یا اسلام یا قرآن اور بعضونے کہا ہی کہ دوستی کرنا واسطے اللہ کے ہی
اور بغض رکھنا واسطے اللہ کے اور راستہ طریقہ سنت اور جماعت کا ہی وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ اور طرف اللہ کے ہی انجام
کامونکا یعنے کام کرنیوالونکا کہ تمام خلائق ہی مآل اور بازگشت اُسیطرف ہی وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ اور جو کوئی کافر
ہوا اور نہ محکم پکڑے دست آویز مضبوط کو پس نہ غم مین ڈالے تجھکو کفر اُسکا اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا طرف ہمارے

ہی پھر آنا اُنکا پس خبر دینگے ہم ساتھہ اُس چیز کے کہ کی ہی اُنھون نے اور خبر دیکے ساتھہ عذاب کے ہوگی اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تحقیق اللہ تعالےٰ جاننے والا ہی سینے والی بات کو بھلی ہو یا بُری نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ فائدہ دینگے ہم اُنکو ساتھہ نعمتوں اور خوشی کے تھوڑی مدت کہ جلد گذر جاوے پھر بے بس کرینگے ہم اُنکو یعنے لا دینگے ہم بے بس کر کر طرف عذاب گاڑہی کے یعنے سخت اور گرانکے کہ کبھی اُنپر سبک نہوگا وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ اور اگر سوال کرے تو اُنسے کہ کسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو البتہ کہینگے اللہ نے کیونکہ یہہ بات ظاہری دلائل روشن سے قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ اے رسول میرے سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ اقرار کرنے ہو اُس چیز کا کہ تمھارے اعتقاد کو جھٹاتی ہی بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ بلکہ اکثر کافر نہیں جانتے کہ اِس اقرار میں الزام کھاتے ہیں لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے اور زمین کے ہی یعنے سب اُسکی مخلوق ہیں پس آسمان اور زمین میں سوا اُسکے لائق عبادت کے نہیں إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ تحقیق اللہ بے پروا ہی ذات اپنے میں پہلے خلق اشیا سے تعریف کیا گیا ہی صفات اپنے میں قبل نطق احیا سے یا بے پروا ہی حمد کرنیوالوں سے حمد کیا گیا ہی بغیر حمد اُنکے کے اثبات ذات اُسکی غنی ہی ماسوے سے بے پروا نہیں اُسکو دوسرے سے حمد ہی وُہ آپ کہہ رہا ہی محمود وہ خود حمد خدا ہی آخر سورہ کہف میں گذرا کہ یہود قرآن شریف پر اعتراض کرتے تھے کہ کہیں فرمایا ہی کہ بہت خیر دی اور کہیں کہا ہی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اور آیتہ آئی تھی کہ قل لو کان البحر مدادا تا آخر اس سورہ میں بھی تاکید اُسکے ارشاد ہوتا ہی وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ اور اگر ہو یہہ کہ جو کچھ بیچ زمین کی درختوں سے قلمیں ہوں وین اور دریاے محیط سیاہی اُسکی پیچھے تمام ہونے پانی اُسکے کے سات دریا اور مانند اُسکے ہوں اور اُن قلموں اور اُنکے پانی کی سیاہی سے لکھیں نہ تمام ہونگے باتیں اللہ کی یا علم حق یا عجائبات صنع اُسکے کے یا نام اُن چیزونکے جو اُسنے پیدا کیں ہیں دنیا میں اور پیدا کریگا عقبے میں یا حکم اور فرمان اُسکے یا نعمتیں اُسکی جو دونوں جہان میں بندوں کو دیتا ہی اور دیگا کیونکہ قلم اور دریا فنا ہی ہی اور یہہ جو مذکور ہوا فنا نہیں ہی إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ تحقیق اللہ غالب ہی حکم اور فرمان کے نہایت اپنے میں دانا ہی کوئی چیز علم اور حکمت اُسکے سے باہر نہیں مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ نہیں بنانا تمھارا اے مکہ والو اور جلانا تمھارا بعد موت کے مگر مانند بنانے اور جلانے ایک تن کے کہ وہ بڑا قدرت والا ہی واسطے عالم ایک کلمہ کن سے بے اسباب اور آلات بناوے اور اسرافیل کو فرماوے وہ ایک آواز میں تمام خلائق کو قبروں سے اُٹھاوے اور جلاوے إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ تحقیق اللہ تعالےٰ سننے والا دیکھنے والا ہی سب کچھ بیت عجز اُسکے نہیں ہی قدرت میں یہ ہی کمال اُسکی اپنے صنعت میں أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کیا نہیں دیکھا تونے اور نہیں جانا یہہ کہ اللہ داخل کرتا ہی ظلمت شب کو بیچ روشنی روز کے شام کو اور داخل کرتا ہی روشنی روز کو بیچ ظلمت شب کے صبح کو یا مقدار میں دن اور رات کے کم اور زیادہ کرتا ہی اور حکم اپنے میں لگا رکھا ہی سورج اور چاند کو کہ سبب منافع خلق کے ہیں كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ہر ایک چاند اور سورج چلتا ہی آسمان پر اپنے ایک وقت مقرر تک کہ قیامت ہی پھر حرکت نرہیگی وَأَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور کیا نہیں جانا تونے یہہ کہ اللہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبر دار ہی جاننا کنہ کام کی ہی ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ یہہ علم اور قدرت بسبب اُسکے ہی کہ تحقیق اللہ وہی ہی ثابت ذات اپنے میں واجب ساتھہ وجود اپنے کے وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ اور یہہ جو پکارتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں مشرک سوا اللہ کے سو وہ اور نابود ہونے والا ہی بلیت باطل و بیہودہ ناحق ہی سب جسکی کرتے ہیں عبادت غیر رب اور ندعون بخطاب بھی قرات ہی وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ اور تحقیق اللہ وہ ہی بلند مرتبہ بزرگ قدر کہ اُسپر کوئی غالب ہی نہ کسیکو برتری ہی أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ

لِیُرِیَکُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ کیا نہین دیکھا تو نے یہہ کہ کشتیان چلتی ہین بیچ دریا کے ساتھ نعمتون اللہ کے اور احسان اُسکے کے کہ پانی پر ٹھہرانا ہی اور باد بھیجکر چلاتا ہی تو کہ دکھادے تمکو بعضے نشانیون قدرت اپنے کے سے حرکات کشتی مین اور عجائبات دریا مین اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ تحقیق بیچ اس معاملہ کشتی اور دریا کے ہین البتہ نشانیان ہین کمال قدرت اور حکمت اور نعمت حق کے واسطے ہر صبر کرنیوالے کے اوپر بلا اُسکے کے شکر کرنیوالے اوپر نعما اُسکے کے وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ کَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اور جب ڈھانکتی ہی اہل کشتی کو موج دریا کی کہ بڑائی مین مانند سایہ بانونکے ہی یا مثل پہاڑونکے یا بادلونکے پکارتے ہین اللہ کو درانحال کہ خالص کرنیوالے ہین واسطے خدا کے عبادت اپنی کیونکہ خوف جان ہوائے نفسانی اور تقلید آبائی کو بھلا کر فطرت اصلی پر لے آتا ہی فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَی الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ پس جب نجات دیتے ہین ہم انکو اور پہنچاتے ہین سلامت طرف جنگل کے پس بعضے انمین سے سیدہی راہ پر رہتے ہین کہ راہ توحید ہی اور بعضے گمراہی اختیار کرتے ہین جیسے کشتی والے جو بربین ہین وہ ثابت رہتے ہین اوپر دعا اور نیاز کے بجناب پروردگار اور کافر پھر جاتے ہین اور کرنے لگتے انکار وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا کُلُّ خَتَّارٍ کَفُوْرٍ اور نہین انکار کرتا نشانیون ہماری کو مگر ہر ایک عہد توڑنے والا یعنے منکر آنیہ ہو وہ ناحق شناس وعدہ شکن اور جو ہی ناسپاس یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ اے لوگو ڈرو تم عذاب پروردگار اپنے سے اور بچو بڑے کاموسے اور ڈرو ایسے دن سے کہ نہ دفع کریگا عذابکو باپ بیٹے اپنے سے وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْئًا اور نکوئی اولاد وہ دفع کرنے والی ہوگی باپ اپنے سے کچھ شے عذابسے سمجھ لیجے کہ یاایہا الناس ندا لئے عام تھی اور یہہ خاص کفار کے حق مین کیونکہ اولاد اور آبا مومن بعضے بعضون کی شفاعت کرینگے اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا تحقیق وعدہ اللہ تعالے کا ساتھہ ثواب اور عقاب کے سچ ہی اسمین خلاف نہوگا پس نہ مغرور کرے تمکو زندگانی دنیا کی یعنے مال اسباب پر دنیا کے فریفتہ مت ہو وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اور نہ مغرور کرے اور فریب دے تمکو ساتھہ عفو اور کرم کے برآ یا ساتھہ ڈھیل دینے خدا کے شیطان فریب دینے والا یعنے بڑی بڑی امیدین تمھارے جی مین لاکر او طول عمر ذہن مین ٹھہراکر تو بہ مین دیر اور گناہون پر دلیر نکرے نظم کر آج ہی توبہ دل افروز ہے فردا پہ چھوڑ کار امروز ہے کیا جانے توکل ہی نہین ہی کب زیست پہ اعتقاد یقین ہی لکھا ہی کہ حارث یا وارث بن عمرو محاربی نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین آکر عرض کیا کہ قیامت کب آویگی اور مینہ کھیت بویا ہی مینہہ کب برسیگا اور میرے گہر مین حمل ہی پیٹ مین بیٹا ہی یا بیٹی اور مین کل کیا عمل کرونگا اور مدفون کہان ہونگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ یہہ ان پانچ چیزونکا علم اللہ ہی کو ہی کوئی نہین جانتا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ تحقیق اللہ نزدیک اُسکے ہی جاننا قیامت کا وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ اور اُتارتا ہی مینہہ جسوقت جس جگہہ کہ اُسنے مقدر فرمایا ہی وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ اور جانتا ہی جو کچھہ بیچ پیٹون ماؤنکے ہی بچہ یا ہی کامل یا ناقص وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا اور نہین جانتا کوئی جی نیک کار ہو یا بدکار کہ کیا کماویگا کلکو بھلائی اور برائی کے سے اور جانتا ہی اللہ تعالے وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اور نہین جانتا کوئی جی کہ کس زمین مین مریگا اور کس دم دم نکلیگا اور اللہ جانتا ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ تحقیق اللہ جاننے والا ہی غیب کا جب چاہتا ہی ظاہر کر دیتا ہی خبردار ہی عیب کا جب چاہتا ہی پردہ کرم سے چھپاتا ہی بلبث پردہ پوشی کر خطاؤن کی سیر ہے اور اجابت کر دعاؤنکے میرے سورہ سجدہ مکی ہی تیس آیتین ہین تین سو اسی کلمہ ہین ایکہزار پانچ سو سترہ حرف ہین فواصل اُسکے لمن ہین اور نظم تطبیق اُسکے سورہ لقمان سے یہہ ہی کہ دونون

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ ذکر توحید اور بیان حقیقت رسول و قرآن اور مدح مومنان اور وعدہ ثواب اُنکے کا ہی مکیۃ وھی ثلاثون اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ امیر المومنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا ہر ایک کتاب کا خلاصہ ہی اور خلاصہ قرآن شریف کا حروف مقطعہ
ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ الم مین الف کا مخرج پہلا ہی کہ اقصاے حلق ہی اور لام کا مخرج درمیان کا ہی کہ طرف زبان ہی اور میم کا مخرج پچھلا ہی کہ
ہونٹھ ہین انمین اشارت ہی طرف اسکے کہ بندہ کو چاہئے کہ اول عمر اور درمیانے اور آخر اللہ تعالےٰ کے ذکر مین گذارے اور قول و فعل موافق رضا حق کے
کرے مثنوی کسی دم کسی آن اسکو نہ بھولئے یہی کل ہی بندگی کتاب و رسول کے ہی جبتک ہر دم مین دم رفقا ہے نہ یاد خدا سے ہو غافل ذرا تَنْزِيْلُ
الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اتارنا کتاب کا قرآن شریف ہی نہین شک بیچ اسکے کہ پروردگار عالمونکے طرف سے ہی اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ
کیا کہتے ہین مکے والے کہ یہہ اللہ کی طرف سے نہین باندھ لیا ہی اسکو محمد نے اپنے دلسے بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ
نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ایسا نہین ہی جو یہہ کہتے ہین بلکہ وہ حق ہی اترا پروردگار تیرے کی طرف سے تو کہ ڈراوے عذاب اسکے سے اس
قوم کو کہ تیرے زمانے مین ہین اور نہین آیا انکے پاس کوئی ڈرانے والا پہلے تجھہ سے یعنے زمان فترت مین اور اسمٰعیل اپنے وقت مین اپنی قوم کا
نذیر تھا اور تو اپنے قوم کا تو کہ وہ ڈرانے تیرے سے راہ پاوین اگر ہم چاہین اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو اور جو کچھہ کہ درمیان ان دونونکے ہی بیچ مدت چھہ دنکے ایام دنیا سے پھر
مستولی ہوا حکم اسکا اوپر عرش کہ اعظم مخلوقات ہی پس اسپر ایمان لاؤ اور اسکی راہ سے مت پھرو کہ دونون جہان مین مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ نہین واسطے تمھارے سوا اسکے کوئی دوست کہ یاری کرے اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ مددگاری کرے اَفَلَا
تَتَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم مواعظ ربانی اور نصایح قرآنی سے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ تدبیر کرتا ہی کام دنیا کے یعنے حکم کرتا ہی اسکا اور فرشتے کو کھینچتا ہی جو اسکام پر مقرر ہین آسمان سے طرف
زمین کے پھر وہ فرشتہ اگر وہ کام بجا لاتا ہی پھر چڑھہ جاتا ہی طرف آسمان کے بیچ اسدنکے کہ ہی اندازہ اسکا ہزار برس کا ان برسونسے کہ گنتے
ہو تم یعنے فرشتہ آتا جاتا ہی آسمان پر اتنی دیر مین کہ اگر آدمی آوے جاوے تو ہزار برس لگین کیونکہ زمین سے آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہی
پس آنے جانے مین ہزار سال ہوئے ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ یہہ اللہ کہ مدبر امور عالم ہی جاننے والا غیب کا ہی اور حاضر کا یعنے دنیا
اور عقبی کے کامونکا یا جو کچھہ ہوا ہی اور ہوگا سب کا جاننے والا ہی الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ غالب ہی تقدیر کرنے مین مہربان ہی بندون کی کہ تدبیر کرنے
مین الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وہ ہی جسنے اچھی طرح بنایا ہر چیز کو کہ پیدا کیا موافق حکمت کے وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ اور
شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے یعنے آدم علیہ السلام کا ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ پھر پیدا کی اولاد اوسکی خلاصہ پانی
حقیر سے کہ استخوان پشت سے نکلتا ہی یعنے نطفہ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ پھر درست کیا قالب آدم اور پھونکا بیچ اسکے روح اپنی
سے یہہ اضافت تکریم اور تشریف کی ہی کہ انسان اشرف مخلوق ہی وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ اور بنائے واسطے تمھارے کان تو کہ سنو
اور آنکھین تو کہ دیکھو اور دل تو کہ دریافت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا شکر کرتے ہو ان بہت نعمتون پر وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا
فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ اور کہا منکرون نے بعث کے جیسے ابی بن خلف وغیرہ تھے کہ کیا جب کھوئے جاوینگے ہم بیچ زمین کے یعنے خاک
ہو جاوینگے اور ہماری مٹی اور زمین کی نہ پہچانی جاویگی کیا ہونگے ہم بیچ پیدایش نئی کے یہہ استفہام انکاری ہی یعنے بعد مٹی ہونیکے نہین
پیدا ہونے کے بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ایسا نہین ہی کہ وہ کہتے ہین بلکہ وہ ساتھہ ملاقات پروردگار اپنے کے کافر ہین یعنے
آخرت پر کہ سراسر لقا ہی ایمان نہین رکھتے قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ کہہ اے رسول میرے

منکران بعث کو کہ جلد قبض کریگا روح تمھاری کو فرشتہ موت کا کہ عزرائیل علیہ السلام ہے وہ جو مقرر کیا گیا ہے واسطے قبض ارواح تمھارے کی
پھر طرف پروردگار اپنے کے پھیرے جاؤ گے واسطے حساب اور جزا کے کشاف میں ہے کہ عزرائیل روحونکو پکارتا ہے وہ جواب دیتے ہیں پھر
اپنے کارندونکو حکم کرتا ہے وہ قبض کرتے ہیں امام ابو اللیث نے تفسیر میں لکھا ہے کہ ملک الموت کا ایک منہہ آگ کا ہے اس سے کافرون پر ظاہر ہوتا ہے ایک
منہہ ظلمت کا ہے اس سے منافقونکے پاس آتا ہے ایک منہہ آدمیونکا ہے وہ مسلمونکو دکھاتا ہے ایک منہہ نور کا ہے وہ انبیا اور صدیقون پر جلوہ کرتا ہے اس کی
صورتسے اگر قبض ارواح کرتا ہے اور اعوان اسکے فرشتے ہیں رحمت اور عذاب کے اور عجب ہے آدمی باوجود ایسے حریف کے کہ گھات میں لگ رہا ہے غافل ہے
اور آرام سے بیٹھتا ہے اسمان رااتا تحتہ اجل ہے کھڑا ملک الموت ہے کمین میں لگا بیٹھا آرام کیا کرے ہے تو زندگانی پہ کیا مغرور ہے تو کوئی دم کا تو مہمان ہے
یہان یہہ سفری ہے امکان ہے وہاں نہ جانا دہائیگا تجھے مسلم ہے نہ رہنا یہان کوئی پل کوئی دم ہے کچھ بھروسا نہیں ہے زیست کا جان نہ لمحہ کے لمحہ آن کی
ہے آن نہ جان است برقرار تو اسکو نہ یاد حق میں گذار تو اسکو نہ جان جاؤ تو حق کے دہیان میں جائیے نہ دہیان میں اسکے جس میں جائیے یہی ثمرہ ہے زندگانی کا
نخل ثمرہ ہے یہی پانی کا۔ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ اور کاشکے دیکھے تو اے دیکھنے والے جس وقت گنہگار کافرون حشر کے کو
نیچے ڈالے ہونگے شرمندگی سے سرون اپنے کو نزدیک پروردگار اپنے کے بوقت عرض میں کہ وہ بڑا وحشت و دہشت کا وقت ہوگا اور اسوقت کہینگے رَبَّنَا
أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ اے پروردگار ہمارے دیکھا ہمنے جو کچھہ تونے وعدہ کیا تھا اور سنا ہمنے تجھ سے کہ پیغمبر سچے تھے یا دیکھا
ہمنے نشور کا دن دراز اور سنا ہمنے صور کا آواز پس پھیر کر بھیج ہمکو دنیا میں کہ عمل کریں ہم اچھے تحقیق ہم یقین لانے والے ہیں اوپر قیامت کے کیونکہ
دیکھ لئے ہم کچھ شبہ نہیں رہا پھر حق تعالی فرماویگا وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم دنیا میں ہر ایک جی کو راہ پانے اسکی طرف ایمان اور احسان کی اور لیکن ثابت ہوئی بات میری طرف سے کہ البتہ بھرونگا میں دوزخ
کو کافرون جنون اور آدمیون سے اکٹھے فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا پس چکھو تم عذاب بسبب اسکے کہ بھول گئے تھے تم ملاقات اس دن اپنے کی کہ
ایمان نہیں لاتے تھے قیامت پر إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ تحقیق ہم بھول گئے ہم تمکو یعنے چھوڑ دیا ہم نے تمکو عذاب میں اور چکھو عذاب
ہمیشہ کا بسبب اس چیز کے کہ تھے تم کرتے إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ سوا اسکے
نہیں کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ آیتون ہماری کے وہ لوگ کہ جب یاد دلائے جاتے ہیں ساتھ ان آیتونکے کہ پڑتے ہیں سجدہ میں اور پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف پروردگار
اپنے کی یعنے تنزیہ کرتے ہیں صفات نالائق سے اور تعریف کرتے ہیں ساتھ خوبیون موافق کے یا سجدہ میں کہتے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ اور وہ نہیں تکبر کرتے
اور نہیں گردن پھراتے ایمان اور طاعت اور سجدہ سے سمجھ لیجے کہ یہہ سجدہ نواں ہے بقول امام اعظم اور دسواں ہے بقول امام شافعی رحمہما اللہ محی الدین
ابن عربی رح نے اس سجدہ کو سجدہ تذکر کہا ہے ساجد کو چاہئے کہ یاد کرے اس چیز کو کہ جس سے غافل ہو رہا ہے اور تصدیق کرے دلیلونکی وجود واحد کی کہ
تمام اشیا میں موجود ہیں ففی کل شیء لہ آیۃ تدل علی انہ واحد یعنے ذرہ ذرہ میں ہے دلیل اسکے پتے پتے میں ہے سبیل اسکی نہ اسکے وحدت پہ دال ہے ہر شئے
اسکی صنعت کمال ہر جا ہے جز کوئی کہیں مشہود میں آئے نہ قدرت حق وہین مشہود میں آئے نہ لکھا ہے کہ بعضے انصار کے مکان دور تھے نماز مغرب حضرت کے
ساتھ بجماعت ادا کر مسجد میں بیٹھے رہتے تھے اور نماز عشا پڑھکر اپنے گھرونکو جاتے تھے اس خوف سے کہ جماعت فوت ہو حق تعالی نے انکی شان
میں یہہ آیت اتاری کہ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا دور ہوتی ہیں کروٹیں انکی بچھونون سے پکارتے
ہیں پروردگار اپنے کو ڈر عقوبت اسکے سے اور امید خوشنودی اسکے سے ابو درداء نے کہا کہ یہہ آیت ان لوگونکے شان میں ہے کہ نماز عشا
اور نماز صبح جماعت سے پڑھتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ یہہ آیت تہجد پڑھنے والونکے حق میں اتری ہے کہ راتونکو اندھیرونمین کہ لوگ سب آرام سے سوتے ہیں

اور یہہ بستر گرم اور فرش نرم سے اُٹھکر ہیبت خدا یا محبت کبریا مین روتے ہین اور نیاز دلسے نماز پڑہتے ہین اور خواب راحت اپنی کھوتے ہین حضرت
اویس قرنی قدس سرہ سے منقول ہی کہ بعضے رات کو کہتے تھے کہ ہذہ لیلة الرکوع اور ایک رکوع مین صبح کرتے تھے اور بعضے شب کو کہتے تھے
کہ ہذہ لیلة السجود اور ایک سجدہ مین گذارتے تھے کسینے کہا ای اویس کسطرح اتنی بڑی رات ایک حال پر کاٹتے ہو تم کہا کہان ہی شب دراز کاشکے
ازل سے ابد تک ایک رات ہوتی تو ایک سجدہ مین کاٹتا اور آہین نالے زار اور گریہ بیشمار کیا کرتا مثنوی رانکو جبکہ لوگ سوتے ہین اہل دل
جاگتے ہین روتے ہین تپش آہ سرد بھرتے ہین گرم نالے بدر کرتے ہین کاٹتے گاہ ہین رکوع مین رات لاکھ زاری و سوز خشوع کے سات
کبھی رہتے سجود مین ہین پڑے صبح کرتے ہین گہ کھڑے ہی کھڑے غم مین کب ہوش جان ہی انکو رات ساری یک آن ہی انکو کہتے ہین ہوتی شب
دراز ایکاش بھرکے دل کرتے ہم نیاز ایکاش آہ کیا کہیے شب دراز ہین بندگی کا کچھ ہمین ساز نہین کہ ازل سے ابد تک ہوتی ایک شب تو غم
اپنا کچھ کھوتی ایک سجدہ مین ہم بسر کرتے ایک بار ہین ہم سحر کرتے آہ بھرتے تو حشر کر دیتے نالہ کرتے تو نشر کر دیتے وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ اور اُس چیز سے کہ دیا ہی ہمنے انکو خرچ کرتے ہین راہ نیک مین یعنے رانکو نماز پڑہتے ہین اور ہماری درگاہ مین نیاز کرتے ہین اور دنکو نفقہ
دیتے ہین اور ہماری راہ مین مال خرچ کرتے ہین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ پس نہین جانتا کوئی جی فرشتہ مقرب ہو یا آدمی
پیغمبر ہو کیا چھپایا گیا ہی واسطے اُٹھنے والون بستر کے ٹھنڈک آنکھون کی سے حدیث قدسی مین ہی کہ آمادہ کی واسطے بندون صالحون کے وہ چیز کہ انکو آنکھ نے
دیکھی اور نہ کانون نے سنی اور نہ خیال گذرا دلمین کسی بشر کے محقق کہتے ہین کہ مناسب یہہ ہی کہ اس نعمت مخفی مین کچھہ کلام نکرین کیونکہ فلا تعلم نفس
اور ولا خطر علی قلب بشر دو گواہ ہین اِس دعوے پر کہ وہ دریافت سے باہر ہی بلیت ہو خیال البشر سے باہر ہو کیونکہ دریافت را افتادہ ہو اور جزا
دئے جاوینگے جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جزا دینا اس چیز کا کہ تھے اخلاص دل سے عمل کرتے ایک بزرگ نے کہا کہ اعمال پنہان کی جزا بھی پنہان ہی کہ
کوئی جیسے اُس طاعت سے آگاہ نہین ہوا ویسے ہی اُسکے جزا سے بھی مطلع نہو بیت جو کچھ راز اپنا ہی دریافت اُسے کیا کوئی پہچانے وہ جانے
اور مین جانون مین جانون اور وہ جانے لکھا ہی کہ ولید ابن عقبہ نے امیر المؤمنین علی مرتضی رض سے کہا کہ ای علی سنان میری سنان تیر سے سخت تیز ہی
اور زبان میری زبان تیر سے تیز تر حضرت علی رض نے فرمایا کہ چپ ای فاسق تجھکو کیا بڑائی ہی حقتعالی نے تصدیق قول علی مین یہہ آیت نازل کی اَفَمَنْ
كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا کیا پس جو شخص کہ ہوا ایمان والا خدا اور رسول پر یعنے علی رض مانند اُس شخص کے کہ ہووے نافرمان
لَا يَسْتَوٗنَ نہین برابر ہوتے مرتبہ اور بزرگی مین یا جزا اور ثواب مین اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى سو جو ہین لوگ
کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے پس واسطے اُنکے ہین بہشتین رہنے کی یا جنت الماوی نام بہشت کا ہی نیچے عرش ہی حق تعالی مسلمانونکو
دیگا نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ مہمانی بسبب اسکے کہ تھے کرتے ایسے عمل کہ لایق اُسکے ہوئے نزل ما حضر کہ واسطے مہمانونکے پہلے لادین پس
یہہ پیشکشی ہی اور بعد دخول بہشت کے کیا جانے کیا کیا نعمتین عنایت فرماویگا وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اور جو ہین وہ لوگ کہ فاسق ہین
یعنے راہ دین اسلام سے نکلے ہوئے ہین پس جگہہ رہنے اُنکے کی آگ دوزخ ہی بلیت جنت الماوی سے مقام مومنان ای یار ہی اور جو کفار ہین ماوی
اُنکو نار ہی كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا جسوقت ارادہ کرین یہہ کہ نکلین آگ سے پھیر سے جاوینگے بیچ اُسکے لکھا ہی
کہ آگ جوش مار کر کافرونکو اوچھالے گی یہان تک کہ نزدیک دروازے دوزخ کے پہنچینگے اور توقع باہر نکلنے کی کرینگے خزنہ دوزخ گرز آتشین مار کر
پھر قعر جہنم مین ڈال دینگے وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ اور کہا جاویگا واسطے اُنکے چکھو عذاب آگ کا جو تھے
تم ساتھ اُسکے جھٹلاتے اور اعتبار نہین کرتے تھے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور البتہ

الثلثة

چکھاوینگے ہم انکو والونکو عذاب نزدیک تر اور خوردتر بیچ دنیا کے کہ قتل اور قید ہے یا قحط ہے کم عذاب بڑے کے کہ ہمیشہ رہنا ہے آگ مین تو کہ وہ بعضے
بعضے باقی رہے ہوے انمین سے پھر آوینگے راہ حق پر اور کفر سے توبہ کرین یا ادنا عذاب قبر ہے اور اکبر عذاب دوزخ یا ادنی خذلان اور نیران ہے یا خواری دنیا
اور انکو نساری عقبی ہے یا نزدیکی گناہ اور دوری مولی ہے سبب عذابونسے بڑا سوز فراق یار ہے اور بہتر سب نعم سے دولت دیدار ہے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ
ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ اور کون ہے ظالم تر اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ہے ساتھ آیتوں پروردگار
اپنے کے یعنے قرآنکے پھر منہہ پھیر لیا اوسنے ان آیتوں سے اور انمین نہ سوچا تحقیق ہم منکرونسے بدلا لینے والے ہین ساتھ ہلاک اور عذاب کے
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ اور البتہ تحقیق دی تھی ہمنے موسی کو توریت جیسے کہ دیا تجھکو قرآن پس مت
تو بیچ شک کے ملاقات اوسکے سے لکھا ہے کہ حق تعالی نے وعدہ کیا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پہلے رحلت سے اس عالم کے موسی کو تجھے دکھا
دونگا یہاں تاکید اسی وعدہ کی ہے سو وہ پورا کیا کہ شب معراج مین آتے جاتے دوبار ملاقات ہوی وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ اور کیا
ہم نے کتاب موسی کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا اور کیے ہمنے بنی اسرائیل مین سے
پیشوا کہ ہدایت کرتے تھے خلق کو اوپر احکاموں توریت کے ساتھ حکم ہمارے کے جب صبر کیا انھون نے ایمان پر یا ایذا قوم پر یا طاعت پر یا ترک گناہ پر وَ
كَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ اور تھے وہ ساتھ نشانیون ہمارے کے یعنے معجزونکے کہ موسی کو دیے تھے یقین لاتے إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ تحقیق پروردگار تیرا وہی فیصل کریگا درمیان لوگونکے دن قیامت کے بیچ اوس چیز کے کہ تھے بیچ اسکے اختلاف کرتے امر
دین سے یعنے سچے جھوٹے مین فرق کر دیگا اور ہر ایک کے مناسب جزا سزا دیگا أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ
کیا نہین راہ دکھائی اور نہین بیان کیا واسطے مکے والونکے کہ کتنے ہلاک کیے ہم نے پہلے انسے قرنون گذرے ہوونسے کہ چلتے ہین سفر مین بیچ گھرون
انکے کے إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین دہشت کی واسطے پچھاونکے أَفَلَا يَسْمَعُونَ کیا پس نہین سنتے ان باتونکو
یعنے گوش ہوش سے نہین سنتے أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ کیا نہین دیکھا انھون نے اور نہین جانا ہے کہ ہم چلاتے ہین پانی مینہہ
کا یا سیل کا طرف زمین کے کہ خالی گیاہ سے ہے بعضون نے کہا ہے کہ جرز نام ایک مقام کا ہے ولایت یمن مین کہ پانی نہرونکا وہان نہین پہنچتا حق تعالی
فرماتا ہے کہ اس زمین خشک مین ہم پانی پہنچاتے ہین فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ پس نکالتے ہین ہم ساتھ اس پانی کے کھیتی
کھاتے ہین اسمین سے جانور انکے گھاس اور پتے اور آپ دانے اور میوے أَفَلَا يُبْصِرُونَ کیا پس نہین دیکھتے آثار قدرت ہمارے کے کھیتی مین تو کہ دلیل پکڑین
کہ جو یہہ قدرت رکھتا ہے کہ زمین خشک سے درختونکو اگاتا ہے اسکو مردے کا جلانا کیا دشوار ہے وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے
ہین کفار مکہ کے کب ہوگی یہہ فتح کہ مسلمان کہتے ہین ان اللہ سیفتح لنا علے المشرکین تحقیق اللہ جلد فتح دیگا واسطے ہمارے اوپر مشرکونکے دکھادو
ہمکو اگر ہو تم سچے اسبات مین قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم دن فتح بدر کے یا فتح مکہ کے
نہ فائدہ دیگا ان لوگونکو کہ کافر ہین ایمان انکا مراد اس سے مقتول اور فتح ہین کہ حالت قتل مین ایمان فائدہ نہ دیگا کیونکہ ایمان یاس ہے اور نہ وہ
ڈھیل دیے جاوینگے کہ دنیا مین عذاب سے بچین اور آخرت پر رہین فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ پس منہہ پھیر لے تو
بطریق اہانت انسے یہانتک کہ آیت سیف نازل ہو اور منتظر رہ مدد حق کا تحقیق وہ بھی منتظر ہین اسکے کہ غالب ہون تجھ پر اور اللہ تعالی تجھ
ہی کو غالب فرمادیگا انہر مثنوی کہ حق غالب ہوی مغلوب ہووے ٭ وہ دکھہ کب پاے جو محبوب ہووے ٭ تیرا دین حق ہے تو محبوب حق ہے ٭ توئی طالب
توئی مطلوب حق ہے ٭ تیرا دین دن بدن ہوگا زیادہ ٭ جہان سب لیگا اس سے استفادہ ٭ نیر انقارہ اکناف جہانمین ٭ بجیگا تا قیامت

ہر زمانہ میں سورۂ احزاب مدنی ہے تہتر آیتیں ہیں ایکہزار دو سو اٹھاسی کلمے ہیں پانچ ہزار سات سو چھیانوے حرف ہیں فواصل اسکے الف ہیں اور ربط
اسکا سورۂ سجدہ سے یہہ ہے کہ ختم سورۂ سجدہ میں امر تھا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اعراض کفار کے اور انتظار کے افتتاح اسکی بھی امر ہے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور ہوے انکے کی متقیوں سے اور نہی اطاعت کافرون سے اور منافقون سے

سورۃ الاحزاب مدنیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم ثلاث وسبعون آیۃ

لکھا ہے کہ ابو سفیان اور عکرمہ اور ابو الاعور بعد واقعہ احد کے مکہ سے مدینہ میں آئے اور ابن ابی کے وہاں اترے دوسرے دن جماعت منافقوں کو
ہمراہ لیکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایسی جاہ کر کہنے لگے کہ ہمیں ساتھ لات اور منات کے چھوڑ دو اور کہو کہ ہمارے بتونکا قیامت میں مقام
شفاعت ہے ہم تمکو چھوڑ دینگے کہ اپنے خدا کی خدمت کرو حضرت یہہ کلام سنکر درہم برہم ہوئے ابن ابی اور ابن قشیر اور جد بن قیس نے کہا یا رسول اللہ بات
اشراف عرب کی رد مت کرو کہ صلاح کل اسکی ضمن میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضبناک ہوکر چلے کہ انکو قتل کرون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر
میں نے انکو امان جان دی ہے نقض عہد روا نہیں اور یہہ آیت نازل کی کہ یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ
اے پیغمبر ثابت رہ اوپر تقوی کے یا ڈر اللہ سے عہد شکنی میں اور مت کہا مان کافرونکا مکہ کے مانند ابو سفیان اور عکرمہ کے اور منافقونکا مدینہ کے
مثل ابن ابی اور ابن قشیر کے اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا تحقیق اللہ تعالی ہے جاننے والا کلام انکا حکم کرنیوالا ساتھ وفا عہد کے وَّاتَّبِعْ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ
مِنْ رَّبِّکَ اور پیروی کر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سے جیسے کہ تجھے فرمائے اطاعت انکے سے اِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِیْرًا وَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ تحقیق اللہ ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار اور توکل کر اوپر خدا کے یعنی چھوڑ سب کام اپنے اوپر کرپا
کے وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا اور کفایت ہے اللہ کارساز اور نگہبان اور حاجت روائی بندگان خاص کی لطف سے سپردہ عنایت کرے ساتھ
کفایت کرے گا لکھا ہے کہ ابو معمر جمیل بن اوس دانا اور ادب دان تھا یاد رکھا کرتا تھا کہ میرے دو دل ہیں ایک سے فہم کرتا ہون زیادہ محمد سے کہ جو تقریر کرتے
ہیں عرب والے اسکو ذو القلبین کہتے تھے جب جنگ بدر سے بھاگ کر مکہ کو جاتا تھا ایک جوتی ہاتھ میں تھی ایک پانوں میں ابو سفیان نے اسکے پاس
آکر خبر قوم کی پوچھی کہا بعضے مرے بعضے بھاگے ابو سفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک نعلین ہاتھ میں ایک پانوں میں ہے ابو معمر نے خیال کر کر اپنا حال
دیکھ کر کہا میں جانتا تھا کہ میں دونو جوتیاں پانوں میں پہنے ہوے ہوں حق تعالے نے اسکو جھوٹا کیا اور سب کو معلوم ہوا کہ اسکے دو دل نہیں اور
اسیکے حق میں یہہ آیت اتری کہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ نہیں کئے اللہ نے واسطے کسی شخص کے دو دل بیچ پیٹ اسکے کے
کیونکہ دل کان روح حیوانی ہے اور روح حیوانی ایک ہے پس یہہ بھی چاہئے ایک ہی ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ منافق کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے دو دل ہیں ایک دل سے ہمارے ساتھ ایک سے اصحاب کے ساتھ حق تعالی نے فرمایا کہ دروغ گو ہیں منافق کسیکے دو دل نہیں بنائے وَمَا جَعَلَ
اَزْوَاجَکُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِکُمْ اور نہیں کیا بیبیوں تمہاری کو جنکو ماں کہہ لیتے ہو تم ان سے مائیں تمہاری یعنی جورو کو اپنی کہتے
انت علی کظهر امی تو مجھ پر مثل پیٹھ ماں میری کے ہے اس سے ماں نہیں ہو جاتی کیونکہ جورو خادمہ ہے اور ماں مخدومہ ایک عورت میں یہہ دونو بات جمع ہونی محال
ہیں وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَکُمْ اَبْنَآءَکُمْ اور نہیں کیا لے پالکوں کو تمہارے بیٹے تمہارے کیونکہ بیٹا ہونا یہہ امر اصلی ہے اور لے پالنا
عارضی پس دو نو جمع نہیں ہوتے سمجھ لیجے کہ نزدیک عرب والونکے ظہار طلاق تھا اور لے پالک کو فرزند اصلی کی طرح میراث دیتے تھے
حق تعالے نے فرمایا کہ جیسے دو دل ایک پیٹ میں نہیں ہوتے ایسے ہی جورو ہونا اور ماں ہونا ایک عورت میں جمع نہیں ہوتا اور پالا ہوا بیٹا اور اصلی
بیٹا ایک شخص نہیں ہوتا ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ بِاَفْوَاهِکُمْ یہہ کہنا تمہارا ساتھ مونہوں تمہارے کے حقیقت نہیں رکھتا کہ کہنے سے ماں ہو جاوے

اور پالے سے بیٹا بن جاوے وَاللّٰهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ اور اللہ کہتا ہے سچ کہ مطابق واقع کے ہے اور وہ راہ دکھاتا ہے طریق حق یہہ
آیت واسطے زید بن حارثہ کے نازل ہوئی کہ لوگ انکو زید بن محمد کہتے تھے اور حال آنکہ وہ حضرت خدیجہ کے غلام تھے انھوں نے حضرت کو بخش دیا تھا
حضرت نے آزاد کر کر فرزندوں کیطرح پالا تھا حق تعالی نے فرمایا ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ پکارو فرزندوں کو نسبت کر
کر واسطے باپوں انکے کے وہ پکارنا بہت انصاف ہے نزدیک اللہ کے صحیح بخاری میں ابن عمر سے منقول ہے کہ ہم زید بن محمد کہتے تھے یہاں تک کہ یہہ
آیت نازل ہوئی پھر ہم زید بن حارث کہنے لگے فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ پس اگر نجانو تم باپوں انکے کو
کہ منسوب کرو انکی طرف پس بھائی تمھارے ہیں بیچ دین کے کہو انکو یا اخی اور دوست تمھارے ہیں پکارو انکو یا مولای وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَٰكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ اور نہیں اوپر تمھارے گناہ بیچ اس چیز کے کہ خطا کرو تم ساتھ اسکے جیسے زید بن محمد کہتے تھے
اور لیکن گناہ ہے جو کچھ قصد کر کر یں دل تمھارے اور نسبت دو تم کسیکو بغیر باپ اسکے کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا اور ہے اللہ تعالی بخشنے والا
خطا کار و نکا مہربان عمداً گناہ کرنیوالوں پر جب توبہ کریں النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ پیغمبر بہت شفقت والا
مسلمانو نپر جانوں انکے سے سب کاموں میں کیونکہ جو وہ فرماتا ہے عین صلاح اور محض فلاح بندہ کے حق میں ہے بخلاف نفس اسکے کہ امر بکار ناشایستہ
کرتا ہے پس پیغمبر دوستتر ہے بندے کو نفس اسکے سے حدیث صحیح میں ہے کہ نہیں ایمان لاتا ایک کوئی تم میں سے یہانتک کہ نہیں ہوتا میں دوست تر
اسکا باپ اور فرزند اور سب لوگوں سے لکھا ہے کہ جب حضرت نے غزوہ تبوک کا ارادہ کیا سب مومنوں کو نکلنے کا امر فرمایا بعضوں نے کہا کہ ماں باپ سے اجازت
لیتے ہیں یہہ آیت اتری کہ پیغمبر اولی ہے ساتھ مومنوں کے نفسوں انکے سے پس چاہیئے کہ حکم اسکے کو لازم تر جانیں عین المعانی میں ہے کہ صحبت ساتھ حضرت
کے سزاوار تر ہے محبت اپنی اور اوروں کی سے چاہیئے نہ اپنی اور نہ اپنوں کی صحبت کام آویگی محبت ہو تو اسکی ہو جو الفت ہو تو اسکی ہو کہ
اور بیبیاں اسکی مائیں ہیں مسلمانوں کے واسطے تعظیم اور تکریم کی کیونکہ دیکھنا انکا روا نہیں اور نسبت وراثت کی نہیں رکھتی مصحف ابی و قرأت
ابن مسعود رضی اللہ عنہما میں ہے کہ وہو اب لہم وازواجہ امہاتہم مراد شفقت تمام اور رحمت لاکلام ہے اور ابتداء اسلام میں ہجرت اور موالات
اور مواخات کے سبب میراث لیتے تھے حق تعالی نسخ اسکا فرماتا ہے کہ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُهَاجِرِينَ اور قرابت والے بعضے انکے نزدیک تر ہیں بعضوں سے ورثہ لینے میں بیچ لوح محفوظ کے یا قرآن کے یعنے آیت مواریث میں اور حکم کیا ہے
کہ اولوالارحام احق ہیں میراث میں ایمان والوں سے یعنے انصار سے ہجرت کرنیوالوں سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آپس میں بھائی کر دیا ہے
إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا مگر یہہ کہ کرو تم بیچ زندگانی اپنی کے طرف دوستوں اپنے کے احسان یا وصیت واسطے جسکے کہ دوست رکھو
كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ہے یہہ اولویت پیغمبر کی اور وارث ہونا قرابت والوں کا بیچ قرآن کے یا لوح محفوظ کے لکھا ہوا وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ
مِيثَاقَهُمْ اور یاد کر جسوقت کہ لیا ہمنے پیغمبروں سے عہد انکا اسبات پر کہ خدا کی عبادت کریں اور خدا کی عبادت کی طرف لوگوں کو بلانا اور ایک دوسرے
کو سچا ٹھہرانا اور امت کو نصیحت فرمانا یا پہلا پیغمبر پچھلے پیغمبر کی بشارت دے کہ بعد اسکے آویگا اور یہہ عہد الست کے دن لیا وَمِنْكَ وَمِنْ
نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ اور لیا ہمنے عہد تجھ سے کہ محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسے سے اور عیسی
بن مریم سے تخصیص ان پیغمبروں کی اسواسطے ہے کہ اولوالعزم ہیں اور تقدیم ہمارے پیغمبر کی واسطے تعظیم کے وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا اور لیا ہمنے
پیغمبروں سے عہد پکا ساتھ قسم کے لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ تو کہ سوال کرے اللہ سچوں کو یعنے پیغمبروں کو بیچ انکے سے اون باتوں
میں کہ قوم سے کہیں ہیں یا تصدیق قوم سے انکو وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا اور تیار کیا اللہ نے واسطے کافروں کے کہ پیغمبروں

کو نہیں پاتے عذاب دردناک یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا اے لوگو جو ایمان
لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی کو جو انعام کی اوپر تمھارے جسوقت کہ آیا تمھارے اوپر لشکر یعنے قریش اور بنی غطفان اور بنی کنانہ اور یہود قریب
دس ہزار آدمیوں کے تھے پس بھیجے ہمنے اوپر انکے باد صبا اور لشکر کہ ندیکھا تھا تمنے اسکو یعنے فوج فرشتوں کی وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا اور ہے اللہ ساتھ
اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ان آیتوں میں بیان غزوہ احزاب کا ہے اور جنگ خندق بھی کہتے ہیں اور قصہ اسکا مختصر یہہ ہے کہ چوتھے سال
ہجرت کے بعد اجلاے بنی النضیر کے مدینہ سے حی بن اخطب گروہ یہود کو لیکر مکے کو گیا اور ابوسفیان وغیرہ سے مقاتلہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر عہد باندھ
دس ہزار عرب کو جمع کر مدینے کی طرف چلا حضرت کو خبر ہوئی تین ہزار مسلمانوں کے ساتھ نکلے اور لشکر ظفر پیکر کو دامن کوہ سلع میں اتارا اور مشورت
فرمایا سلمان فارسی رضی نے عرض کیا کہ لشکر اعدا میں لوگ ہتھیار بند زیادہ ہیں بطور بلاد عجم خندق گرد لشکر کے اگر ہو جائے تو مناسب ہے آپنے
یہہ بات پسند کر کر حکم خندق کا فرمایا اور صحابہ پر زمین قسمت کر دی صحابہ خندق کھودنے لگے آپ بھی انکے شریک ہوئے اور مٹی نکالتے تھے اور
یاروں کو وعدہ ظفر فرماتے تھے اور یہہ کلمات زبان فیض ترجمان سے ارشاد کرتے تھے کہ اللھم ان العیش عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ
ناگہان ایک سل نمود ہوئی کہ اسکا ٹوٹنا دشوار تھا آپ کو خبر کی آپنے اُسپر کھڑے ہو کر گینتی ہاتھ میں لیکر بسم اللہ کہہ کر جو مارا دو دانگ سل ٹوٹ
گئی اور نور برق کی مانند ظاہر ہوا سیدانام کو قصر شام روشنی میں اُسکے نظر آئے فرمایا اللہ اکبر کنجیاں شام کی مجھکو عنایت ہوئیں پھر دوسری
ضرب کی دو دانگ اور سل ٹوٹ گئی اور نور ظاہر ہوا روشنی میں اُسکے قصور یمن نظر آئیں میں جناب رسول ذو المنن کے آئے فرمایا اللہ اکبر کنجیاں
یمن مجھے دیئے پھر تیسری ضرب کی تمام سل ٹوٹ گئی اور چمکا بیچ میں اُس نور کے جو اس سے درخشان ہوا محل کسری کے دکھائی دیئے فرمایا اللہ اکبر
کلید ہائے ممالک فارس تصرف میں ہمارے آگئیں منافق کہنے لگے کہ یہہ شخص لوگوں کو فریب دیتا ہے کیونکہ خوف دشمن سے خندق کھودتا ہے اور فتح کے شام
اور یمن اور فارس کے وعدے کرتا ہے نظر کو دونوں نکالی یہہ بات نہ ہوئے کو روشن ہیں یہہ سب معجزات ہیں ظلمت کفر آپسے ہو دبگی اور
چمکیگا اسلام کا عالم میں یوں القصہ جبکہ خندق تیار ہوئی اور لشکر اعدا کے آن پہنچے مالک بن عوف اور عیینہ بن حصین ساتھ بنی اسد اور
غطفان اور قریظہ اور یہود کے مشرق کی طرف سے مدینہ کے ادھر کی زمین اونچی تھی آئے اور ابوسفیان جنہیں قریش اور کنانہ لئے ہوئی مغرب کی
طرف سے آیا اُدھر کی زمین نیچی تھی اور یہود قریظہ نے جو حضرت سے عہد کیا تھا حی بن اخطب کے ورغلانے سے توڑ ڈالا اور مددگار کفار ہوئے اور بہت
سے کثرت لشکر اعدا کے ضعفاے اہل اسلام خوفناک ہوئے اور دل اُنکے جگہہ سے گئے چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ
وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ یاد کرو جسوقت کہ آئے تمپر لشکر اوپر تمھارے سے یعنے اعلاے وادی کے کہ مشرق کی طرف مدینہ سے تھی اور نیچے تمھارے سے یعنے اسفل وادی
کہ مغرب کی جانب تھی وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور جسوقت کہ پھر گئیں نظریں اور خیرہ ہوئیں خوف سے اور پہنچ گئے دل
گلوں کو ترس سے یہہ بیان خوف کا ہے کہ مارے ڈر کے آنکھیں ٹھہری ہو گئیں دل نکلنے لگے دھڑک کر وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا اور گمان کرتے تھے
تم ساتھ اللہ کے طرح طرح کے مسلمان کہتے تھے کہ لشکر اسلام فتح پاویگا اور منافق کہتے تھے شکست کھاویگا هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا
زِلْزَالًا شَدِیْدًا اُس جگہہ آزمائے گئے ایمان والے اور ثابت قدم اہل تزلزل سے ممتاز ہوئے اور ہلائے گئے ہلانا سخت وَاِذْ
یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا اور یاد کر جسوقت کہ کہتے تھے منافق ابن قشیر وغیرہ اور وہ لوگ کہ بیچ
دلوں انکے کے بیماری ہے ضعف اعتقاد کے نہیں وعدہ کیا تھا ہمکو اللہ تعالے نے اور رسول اُسکے نے بیچ فتح ہونے شام اور یمن کے مگر فریب دیکر
وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا اور یاد کر جسوقت کہا ایک فرقہ نے منافقوں میں سے کہ اوس بن قیظی

اور ابو عرابہ اور ابن ابی اور سوا انکے تھے ای لوگو مدینے کے نہیں جگہہ رہنے کی واسطے تمھارے لشکر میں محمدؐ کے کیون یہان رہتے ہو پس
پھر جاؤ اپنے گھرونکو کہ مدینہ مین رکھتے ہو یا یہہ کہا کہ دین اسلام پر کیون قایم ہو پھر جاؤ اس سے طرف دین آبا اپنے کے اور اسکو دشمنونکے بیچ چھوڑ دو
یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لیجے کہ یثرب نام مدینہ منورہ کا تھا پھر منع ہوگیا یہہ نام لینا یعنے مدینہ کو یثرب کہنا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ
مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ اور اذن مانگتا ہی ایک فرقہ انمین سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے وہ بنی حارث اور بنی سلمہ
ہین کہتے ہین تحقیق گھر ہمارے مدینہ مین خالی ہین اور استحکام نہین رکھتے ہمین اجازت دو تو وہان جا کر بچا دین ڈر ہی کہ دشمن شبخون نہ مارے وَ
مَا هِيَ بِعَوْرَةٍ اور حال آنکہ نہین گھر انکے خالی اور خلل دار بلکہ محکم اور مضبوط ہین إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا نہین ارادہ کرتے اس جانے
مین مگر بھاگنے کا لڑائی سے وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا اور اگر پیٹھ آوے مدینہ مین لشکر
کفار کا اوپر منافقونکے اور ہجوم کرے طرفون انکے سے یعنے یکبارگی ہنہہ مین آگر دا گرد سے انکے گھیر لے پھر مانگی جاوے انسے خانہ جنگی مسلمانون سے
یا دعوت طرف شرک کے البتہ دیوین اسکو یعنے قبول کرین بات انکی کو اور نہ ڈھیل کرین ساتھ قبول کرنے کے مگر تھوڑا جلد بلکہ مشرک
ہو جاوین یا خانہ جنگی کرین مسلمانون سے وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ اور البتہ تحقیق تھے بنو حارثہ اور بنو سلمہ کہ
عہد باندھا تھا انھون نے اللہ سے پہلے اس کے یعنے احد کے دن کہ ہرگز نہ پھیرینگے پیٹھ کو لڑائی مین وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا اور ہی عہد خدا کا سوال
کیا گیا یعنے پوچھا جاویگا پورا کرنا اور جزا سزا اسپر دی جاویگی قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ کہہ ای محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ ہرگز نہ فائدہ دیگا تمکو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا قتل سے کیونکہ جسوقت تقدیر مین ہی مرنا اور قتل ہونا اسیدم مر جاؤگے اور قتل
ہوگے ایک پل نہین ٹلیگا وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا اور اسوقت کہ بھاگوگے نہ فائدہ دیے جاوگے مگر تھوڑا یعنے مثلا اگر بھاگوگے اور رہا بالفرض
کوئی دن اور جیوگے پھر کیا آخر موت ہی فرد اس سے نہین رہائی رافت بقول شخصے خنجر تلے کسی نے ٹک دم لیا تو پھر کیا قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم
مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً کہہ کون ہی وہ شخص کہ بچاوے تمکو عذاب خدا سے اگر ارادہ کرے خدا ساتھ تمھارے
برائی کا اور شکست دینے لڑائی کا یا ارادہ کرے ساتھ تمھارے نعمت کا اور نصرت کا کون ہی کہ منع کرے اسکو وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ
اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا اور نہ پاوینگے لوگ واسطے اپنے سوا اللہ تعالے کے دوست کہ نفع پہنچاوے اور نہ مددگار کہ ضرر دفع کرے زاد المسیر مین
ہی کہ ایک شخص لشکر ظفر پیکر پیغمبر سے مدینہ مین گیا اپنے بھائی کو دیکھا کہ عیش وعشرت مین بیٹھا تھا شراب وکباب آگے دھرا تھا کہا ای بھائی تو یہان عیش و
نعمت سے شادان ہی اور حضرت پیغمبر وہان درمیان نیزے اور شمشیر کے جولان مین اسنے کہا آ بیٹھ جا تو اور یار تیرے بلا مین گرفتار ہین اور محمد ہرگز
وہان سے سلامت نہ پھرینگے وہ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا اور ارادہ کیا کہ حال اسکا عرض کرے جب خدمت شریف مین پہنچا تو اسکے
پہلے ہی آیتہ اتر گئے تھے کہ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا تحقیق جانتا ہی اللہ تعالے منع کرنیوالون کو فتح
رسول کے تم مین سے اور کہنے والونکو بھائیون اپنے کے کہ چلے آؤ طرف ہمارے لکھتے ہین کہ منافق مسلمانون کو ڈراتے تھے یا ابوسفیان یا یہود منافقون
کو کہتے تھے کیون خراب ہوتے ہو اور اپنی جان ہلاک کرتے ہو مددگاری محمد کی چھوڑ دو منافقون نے یہود کی بات مانکر لڑائی سے پہلو تہی کیا
چنانچہ فرماتا ہی حق تعالے وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ اور نہین آتے منافق لڑائی کفار کی مگر تھوڑا ریا اور سمعہ
سے دراں حال کہ بخیلی کرتے ہین مدد کرتے اور نفقہ دیتے ہین اوپر تمھارے یا نہین چاہتے کہ فتح اور غنیمت تمھارے ہاتھ لگے فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ
رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ پس جسوقت آوے ڈر دشمن کا دیکھا تو نے انکو کہ

نامرادی سے دیکھے ہین طرف تیرے پھرتے ہین آنکھیں مانند اس شخص کے کہ غشی آتی ہو اوپر اُسکے سکرات موت سے فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ
بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ پس جسوقت جاتا رہتا ہے ڈر رنج دیتے ہین تمکو اور سخت باتین کہتے ہین ساتھہ زبانون تیز کے دراز
بخیلی کرتے ہین اوپر بھلائی کے یعنے مال غنیمت کے کہ وقت تقسیم غنایم کے جھگڑتے ہین اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ
یہہ لوگ نہ ایمان لائے تھے پس ناپید کردئے اللہ نے عمل اُنکے یعنے جہاد جو کیا اور غرض دنیوی سے کیا ہے باطل کردیا اللہ نے ناپید ہوا عمل انکے کا
وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اور ہے یہہ ظاہر کرنا اوپر اللہ کے آسان يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا یہہ گروہ گمان کرتے ہین لشکر کو
کفار کے کہ نہین گئے یعنے نامردی اور دہشت منافقونکو اسقدر ہے کہ باوجود اسکے کہ مشرک لڑائی ہار کر بھاگ گئے ہین یہہ جانتے ہین کہ مدینہ کو گھیرے ہوے جنگ پر
کھڑے ہین وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ اور اگر آوین وہ لشکر بار دیگر دوست رکھین
منافق کاشکے وہ جنگل مین رہتے بیچ گنوارونکے یعنے نامرادی سے چاہے کہ مدینہ مین نہ رہتے گانون مین رہتے پوچھا کرتے آتے جاتے جانیوالو سے خبر
تمہاری کو اور دشمنون کے کو کس کسطرح لڑائی ہوئی کسنے فتح پائی کسنے شکست کھائی وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا اور اگر ہوتے
درمیان تمہارے مدینہ مین اور لڑائی آن پڑتی نہ لڑتے کفار سے مگر تھوڑا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ البتہ تحقیق ہے
واسطے تمہارے اے نامردو اور ڈرپوکو بیچ افعال پیغمبر خدا صلعم کی پیروی اچھی کہ اُنکے طرح لڑائی مین قدم جمائے رہو اور محنتون پر صبر کرو یا بیچ ذات
پاک اُنکے کے واسطے پیروی کے خصلت نیک ہے لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا واسطے اُس شخص کے کہ امید رکھتا ہے ثواب
خدا کی یا لقائے کبریائی اور نعیم اور جزا کی و یاد کرتا ہے اللہ کو بہت دل اور زبان سے موضح مین ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے صحابہ کو خبر دی تھی کہ لشکر آوینگے
اور تجھہ پر کام سخت ہوگا پھر آخر تم فتح پاؤگے اُنپر وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اور جسوقت دیکھا ایمان والون نے لشکرونکو خندق کے دن کہ برابر لشکر اسلام کے صف باندھی تھی کہا یہہ ہے جو وعدہ کیا تھا ہمکو
اللہ نے اور رسول اُسکے نے اور سچ کہا تھا اللہ نے اور رسول اُسکے نے اور نہ زیادہ کیا دیکھنے لشکرونکے نے مسلمانونکو مگر یقین لانا مواعید الٰہی پر
اور اطاعت کرنا احکام حضرت رسالت پناہی پر کہ سعادت دوسرا اس تسلیم مین مندرج ہے بیت جسنے خط فرمانپر سر کو جھکایا تاج ظفر
دولت کونین کو پایا ٭ لکھا ہے کہ بعضے اصحابون نے نذر کیا تھا جیسے حمزہ اور مصعب اور عثمان اور طلحہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہم کہ کبھی
کسی لڑائی مین جو ہمراہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہون تو ایسے مقاتلہ کفار مین ڈٹ جاوین کہ ہرگز نہ ہلین اور نہ ہٹین یہانتک کہ شہید
ہون حق تعالی اُنکی صفت مین فرماتا ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ بعضے مسلمانون مین سے وہ مرد ہین کہ سچ کیا انھون
نے اُس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوپر اسکے کہ ثابت رہنا ہے قتال کفار پر واسطے رضائے پروردگار کے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ
پس بعضا اُنمین سے وہ شخص ہے کہ پورا کر چکا کام اپنے کو یعنے نذر اپنے کو کہ گویا کہ شربت شہادت پیا مانند حمزہ اور مصعب اور انس رضی اللہ
عنہم کے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ اور بعضا اُنمین سے وہ شخص ہے کہ انتظار کرتا ہے جیسے عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا اور نہین بدل
ڈالا عہد کو انھون نے کچھ بدل ڈالنا لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ تو کہ بدلا
دیوے اللہ سچونکو بدلے سچ اُنکے کے اور عذاب کرے منافقونکو اگر چاہے کہ نفاق پر مرین یا رجوع رحمت کرے اور توفیق توبہ دے اوپر انکے
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ ہے بخشنے والا اُسکا جو توبہ کرے مہربان اُسپر جو توبہ پر مرے حدیث مین ہے کہ فوجین بیس دن
یا ستائیس دن مدینہ پر رہین دنکو گرد خندق کے جاکر تیر اور پتھر مارتے تھے اور رات کو ارادہ شبخونکا کرتے تھے حضرت سوار ہوکر گروہ

صحابہ سے محافظت اپنے لشکر کی کرتے تھے ایکدن عمر کہ بڑا بہادر تھا لوگ ہزار مردونکے مقابل اُسکو جانتے تھے چار آدمیون سے خندق کود کر
آیا اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور اُن چارونکو مسلمانون نے سنگسار کیا دل کافرونکے ٹوٹ گئے حضرتؐ دوشنبہ سہ شنبہ
واسطے خرابی اعدا کے دعا کی چارشنبہ کے دن ظہر کے وقت اثر دعا کا ظاہر ہوا حق تعالیٰ نے پروائی باو بھیجی تند کافرونکے فوج پر آگین بھیجے
گئیں تا پھوکے رہے فرشتون نے میخین اکھیڑ ڈالین خیمہ ڈیرے گر پڑے گھوڑے چھٹ گئے تہ و بالا مچا گھبرا کر آپ سے بن لڑائی کے بھاگ گئے
بیت بن تیغ و تبر کے فتح پائی ۔ کفار نے کیا شکست کھائی وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا اور پھیر دیا اللہ نے مدینہ سے
اُن لوگون کو کہ کافر ہوے تھے ساتھ غصہ اُنکے کے یعنی خشمناک بھاگے نہ پہنچے غنیمت اور نصرتکو وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ اور کفایت کیا اللہ نے
مسلمانونکو لڑائی سے بسبب باد کے اور فرشتے کے وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا اور ہے اللہ زبردست غالب سب پر بعد بھاگنے فوجونکے حکم ہوا
کہ بنی قریظہ پر چڑھائی کرو کہ مدینہ کے پاس ہین عہد شکنی کر کر مددگار فوجونکے ہوے ہین لشکر اسلام نے اُنکو پندرہ دن گھیرا اور زندگی
سے تنگ کیا آخر حکم سعد بن معاذ پر اُتر آیا سعد رضہ نے حکم کیا کہ مردونکو اُنکے قتل کرو اور عورتون اور بچون کو بُردے کرو اور مال اُنکے
مسلمانونکو بانٹ دو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حکم سعد نے کیا یہی حق تعالیٰ کی طرف سے ساتوین آسمان کے اوپر سے حکم آیا تھا
اُس واقعہ کی اللہ تعالے خبر دیتا ہے وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا
تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا اور اُتارا اللہ نے اُن لوگونکو کہ مددگار ہوے تھے فوجونکے اہل توریت سے یعنی یہود قریظہ کو اُتار قلعون اُنکے سے
اور ڈالا بیچ دلون اُنکے کے ڈر پیغمبر اور لشکر پیغمبر کا ایک فرقہ کو کہ نو سو آدمی تھے یا سات سو مار ڈالتے ہو تم اور بردے کرتے ہو ایک فرقہ کو کہ عورتین
اور بچے اُنکے ہین وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا اور وارث کیا تمکو زمین اُنکے کا یعنی کھیتون اور
باغون اُنکے کا اور گھرون اُنکے کا اور مالون اُنکے کا یعنی کوٹ اور قلعون اور نقد اور جنس اور چارپایون اُنکے کا اور اُس زمین کا کہ نہ پانو
رکھا تھا تمنے اوپر اُسکے یا نہ مالک ہوے تھے تم اُسکے مراد اُس سے خیبر ہے یا دیار روم ہے یا ملک فارس ہے بعضون نے کہا ہے کہ قیامت تک
جو زمین کہ تصرف اہل اسلام مین آویگی اُسمین داخل ہے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا اور اللہ ہے اوپر ہر چیز کے قادر یعنی قدرت
رکھتا ہے کہ تصرف اہل اسلام مین شہرونکو لاوے اور دست ملازمان سید انام مین بلاد کو مسخر فرماوے بیت کاف اشارہ اُسکا ہو کیونکہ
نو فتح باب مین رہ فتح و ظفر اِدھر اُدھر چلتے ہین دہان رکاب مین ۔ لکھا ہے کہ نوین برس ہجرت سے ازواج طاہرات سے آپکے لباس پوشاک
زیور زیادہ نفیس آپ سے طلب کرتی تھین کہ آپکے پاس نتھے اُنسے آزردہ ہو کر آپ مسجد مین آبیٹھے اور قسم کھائی کہ ایک مہینے تک اُنسے خلوت نکرو
بعد اُن تیس دنکے کہ وہ چاند اُنتیسا ہوا جبرئیل علیہ السلام آیت حضرتؐ لائے کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہہ واسطے بیبیون اپنے کے اگر ہو تم ارادہ کرتے
زندگانی دنیا کا اور بناؤ سنگار اُسکا جیسے لباس نفیس اور زیور پر تکلف پس آؤ کہ کچھ فائدہ دون مین تمکو جیسے طلاق والیون کو دیتے
ہین سوا مہر کے اور رخصت کرون مین تمکو رخصت کرنا اچھا رغبت سے نہ کراہت سے وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ
اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا اور اگر تم ارادہ کرتین ثواب خدا کا اور خوشنودی رسول اُسکے کا اور نعمتون گھر پچھلے کا پس
تحقیق اللہ نے تیار کیا واسطے نیکی کرنیوالونکے تم مین سے ثواب بڑا کہ نعمتین دنیا کی اُسکے آگے کچھ چیز نہین لکھا ہے کہ اول جس کسی نے ازواج مطہرات سے
کہ خدا اور رسول کو اختیار کیا عائشہ صدیقہ تھین رضی اللہ عنہا يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ

ع ۳

لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ اے بی بیو پیغمبر کی جو کوئی لاوے تم مین سے بیحیائی ظاہر کہ نافرمانی رسول ہے مُبَيِّنَةٍ بفتح یا بھی قرأت ہے یعنے بیحیائی
ظاہر ہوئی دوچند کیا جاویگا واسطے اُسکے عذاب دو برابر کہ اور عورتونکو ہو کیونکہ گناہ اونکا زشت تر ہے وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا
اور ہے دوچند عذاب دنیا اوپر اللہ کے آسان وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا اور
جو کوئی فرمانبرداری کرے تم مین سے کہ بی بیان پیغمبر کی ہو واسطے اللہ کے اور رسول اُسکے کے اور عمل کرے اچھے دوینگے ہم اُسکو ثواب
اُسکا دوبار ایکبار بسبب فرمانبرداری خدا کے دوسرے بار بجہت رضامندی رسول کے اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے اُس بی بی کے رزق
اچھا بہشت مین زیادہ اجر اُسکے سے يٰنِسَاۤءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاۤءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهٖ
مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا اے بی بیو پیغمبر کی نہین تم مانند ہر ایک کی عورتون امت کے بیچ مین سے کیونکہ تمکو فضل بڑا ہے سب عورتون پر اگر
پرہیزگاری کرو تم اور ڈرو اللہ سے اور کہا مانو پیغمبر کا پس مت نرمی کرو بات مین جب کسی سے کلام کرو پس طمع کرے وہ شخص کہ بیچ
دل اُسکے کے مرض ہو یعنے نفاق یا خواہش بدکاری کی اور کہو بات سیدھی وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولٰى
اور ٹھہری رہو بیچ گھرون اپنے کے اور مت بناؤ کرو بناؤ جاہلیت پہلے کا سمجھیے کہ ایام جاہلیت دو ہین ایک پہلے ایک پچھلے پہلے زمان ادریس
علیہ السلام تا وقت نوح علیہ السلام ہین اور پچھلے زمان عیسیٰ علیہ السلام سے تا عہد نبوت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اصح یہہ ہے کہ جاہلیت
اولی زمانہ ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام مین تھی کہ عورتین لباس نفیس اور زیور پرتکلف سج کر مردونکے روبرو جلوے دکھاتی تھین
اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہے کہ مت خرام کرو مانند خرام اہل جاہلیت پہلے کے تبرج سے مراد ہے کہ تبرج باریک لباس پہننا ہے عورتون کو کہ بدن نظر
آوے حدیث مین اُسکے حق مین لعنت آئی ہے اور جاہلیت اولی بعد آدم تا نوح ہے یا بعد ادریس تا نوح اُسوقت مین مرد سب خوبرو تھے
اور عورتین بدشکل عورتین اپنے آپکو مردونکو دکھاتی تھین یا موتی پہنکر چلتی تھین اجنبی مردونکے سامنے ہوتی تھین سو خداتعالے نے فرمایا
کہ بناؤ مت کرو اور غیر مردونکے سامنے مت چلو باریک مت پہنو بدن مت دکھاؤ مانند تبرج جاہلیت اولی کے وَأَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَآتِينَ
الزَّكٰوةَ وَأَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ اور قایم کیا کرو نماز کو کہ اصل طاعات بدنیہ ہے اور دیا کرو زکوٰۃ کو کہ اشرف عبادات مالیہ
اور فرمانبرداری کرو اللہ کے فرضون مین اور رسول اُسکے کی سنتون مین إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا
سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ دور کرے تم سے گناہ کو اے گھر والو پیغمبر کے اور پاک کرے تمکو عصیان سے خوب پاک کرنا صاحب
کشاف نے کہا ہے کہ یہہ آیت دلیل ہے کہ بی بیان پیغمبر کی اہل بیت مین سے اُنکے ہین اور دوسرے یہ بین ہے کہ مراد اہل بیت سے بی بیان ہین
کی ہین ساتھ دلیل خطاب پہلے اور پچھلے کے اور ضمیر مذکر کی یطہرکم مین واسطے تغلیب کے ہے کہ پیغمبر درمیان اُنکے تھے زاد المسیر مین ہے کہ یہہ ندا
عام ہے واسطے ازواج اور اولاد آپکی اور احقاف مین بھی امام ابو منصور ماتریدی سے یہی منقول ہے عین المعانی مین ہے کہ ظاہر تفسیر
دلالت کرتی ہے کہ اہل بیت ازواج ہون لیکن حضرت عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ
عنہم سے نقل کیا ہے کہ اہل بیت فاطمہ اور علی اور حسنین رضی اللہ عنہم ہین اسباب نزول مین ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ حضرت میرے گھر مین گلیم پر کہ اُنکے بچھونے پر بچھادی تھی بیٹھے تھے حضرت فاطمہ کھانا آپکے واسطے لائین آپنے فرمایا علی اور حسنین کو
بلاؤ کہ اس خوان پر ہم سب کاسہ ہون وہ آئے کھانا کھایا پھر حضرت نے گلیم انپر اوڑھائی اور کہا کہ آلہی یہہ اہل بیت میرے ہین دور کر
اُنسے رجس کو اور پاکیزہ کر اُنکو یہہ آیت نازل ہوئی اور مین نے سر اپنا گلیم مین ڈالکر کہا کہ یا رسول اللہ مین بھی اہل بیت سے ہون

ہون فرمایا انکؑ علی خیر اسیواسطے آل عبا ان پانچونکو کہتے ہین فرو جنون کو آل عبا کہتے ہین سوای رافت ؑ نبی ہین اور علی فاطمہ ہین اور حسنین
تفسیر مین انس بن مالک سے منقول ہی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو جو حضرت فاطمہ کے گھر کی طرف سے نکلے فرمائے انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا بحر المواج مین ہی کہ جملہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت یطهرکم تطهیرا تعلیل ہی کیونکہ ازالت
رجس اہل بیت کلام سابق سے مفہوم ہوئی تھی اُسنے تاکید اُسکی کی اور یہہ آیت دلیل ہی کہ زن اہل بیت شوہر کی ہوتی ہی اور تذکیر ضمیر عنکم
اور یطهرکم دلیل ہی اسپر اہل بیت شامل ہی عورتون کو اور مردونکو جو گھر مین ہون کیونکہ اگر مخصوص عورتین ہوتین تو تذکیر ضمیر نہ لاتے اور
انمین علی اور فاطمہ اور حسنین داخل ہین کیونکہ اُنکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللّٰہم لکل نبی اهل وهؤلاء اهلی اور حدیث
دوسری مین ہی کہ ہؤلاء اہل بیتی اور اہل البیت منادا ہی یا منصوب بمدح او پر تقدیر اعنی کے اور یطهرکم تطهیرا معطوف ہی اوپر لیذہب
عنکم الرجس کے سوال دور ہونے رجس سے طہارت مفہوم ہوتی ہی پھر ذکر طہارت کا کیا فائدہ رکھتا ہی جواب فائدہ اسکا توضیح ہی اور
بعضون نے تاکید کہا ہی اور امتناع عطف تاکید مین نہین گنا ہی اور شک نہین ہی کہ تاکید مین کمال اتصال چاہیئے اور کمال اتصال مانع
عطف ہی سوال یطهرکم چاہتا ہی کہ پہلے پلیدی ہو اور حال آنکہ انمین سابق رجس نتھا پس تطہیر کس معنے سے ہی جواب یہہ کلام باب تنزیل
ممکن سے ہی منزلہ متحقق کے بطریق المبتدأ ہو المجرد عن العوامل اللفظیة واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمة اور یاد کرو
بی بیو پیغمبر کی جو کچھ کہ پڑھا جاتا ہی اوپر تمہارے بیچ گھرون تمہارے کے آیتون کلام اللہ کی سے اور باتون پیغمبر کی سے کہ محض حکمت ہین
اور احکام شریعت ہین اس آیت سے حفظ کرنا قرآن اور حدیث کا نکلتا ہی ان اللہ کان لطیفا خبیرا تحقیق اللہ ہی لطف کرنیوالا اوپر خبردار ساتھ
اقوال اور افعال تمہارے کے بعد نزول ان آیتونکے بیچ شان ازواج طاہرات کے بعضے عورتون نے مسلمانونکے کہا کہ ہمارے حق مین
کچھ نازل نہین ہوا حق تعالی نے یہہ آیت اتاری اور بحر مواج مین ہی کہ بعضے عورتون نے کہا کہ مردونکے شان مین آیتین بہت اُتری ہین اور عورتون
نے یہہ شرافت نہین پائی کہ مذکور انکا قرآن شریف مین ہو اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ
وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصّٰٓئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا تحقیق مسلمان اور مسلمانیان اور ایمان والے اور ایمان والیان اور قرآن پڑھنے والے اور
قرآن پڑھنے والیان اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیان اور صبر کرنیوالے اور صبر کرنے والیان اور عاجزی کرنے والے اور
عاجزی کرنیوالیان اور خیرات دینوالے اور خیرات دینے والیان اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیان اور نگہبانی کرنے
والے شرمگاہون اپنے کو اور نگہبانی کرنے والیان اور یاد کرنیوالے اللہ کو بہت اور یاد کرنیوالیان تیار کیا ہی اللہ نے واسطے اُنکے کہ مرد
اور عورتین ہین بخشش گناہونکی اور ثواب بڑا طاعت کا اُنکے لکھا ہی کہ حضرت نے زینب بنت جحش کو زید بن حارثہ کے واسطے پیغام بھیجا
اُسنے سمجھا اپنی منگنی کرتے ہین قبول کیا اور جب سمجھا کہ زید کی ہی بیاہنا کیونکہ صاحب جمال تھی اور آپکے پھپھی کی بیٹی تھی کہنے لگی کہ مین
کیون غلام آزاد کئے ہوئے سے نکاح کرون اور اُسکے بھائی عبداللہ نے بھی انکار کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ
وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ اور نہین لایق واسطے کسی مرد مسلمانونکے یعنے عبداللہ بن جحش کے
اور نہ عورت مسلمان کی یعنے زینب بنت جحش کے جسوقت کہ حکم کرے خدا اور رسول اُسکا کام کو یہہ کہ ہووے واسطے اُنکے

اختیار

اختیار کام اپنے سے کچھ بلکہ واسطے واجب ہوئے انپر کہ اختیار اپنے کو تابع اختیار خدا اور رسول کریں اور جان و دل سے قبول کریں وَمَنْ
یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اُسکے کی یا حکم کتاب اور سنت کی سے اباکرے
پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر کیونکہ اگر خلاف اعتقاد سے کرے تو کفر ہی بعد نزول اس آیت کے زینب اور بھائی اسکا راضی ہوئے اور نکاح
بندھا اور حق تعالی نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا کہ علم قدیم ہمارے بیچ مقرر ہوا کہ زینب داخل ازواج طاہرات تیری ہیں سو پھر درمیان زینب کے
اور زید کے ناسازگاری شروع ہوئی یہانتک کہ زید نے کئی بار ارادہ طلاق دینے کا کیا حضرت نے منع فرمایا چنانچہ حق تعالی نے ارشاد کیا ہے
وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اور یاد کر جسوقت کہ کہتا تھا تو واسطے اُس شخص کے کہ انعام کیا ہے اللہ نے اوپر اُسکے ساتھ
اسلام کے اور توفیق خدمت اور متابعت تیری کے اور انعام کیا ہے تو نے اوپر اُسکے ساتھ پرورش کرنے اور آزاد کرنے اور بیٹا کہنے کے
یعنے زید کو کہ نعمت بیچ خدا کے اور تیری بہرہ ہی کہتا تھا تو کہ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ تھام رکھ اوپر اپنے بی بی اپنی کو یعنے زینب کو وَاتَّقِ
اللّٰہَ اور ڈر اللہ سے اُسکے معاملہ میں اور ضرر پہنچانیکو اُسکے طلاق مت دے وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَتَخْشَی النَّاسَ اور
چھپاتا تھا تو بیچ جی اپنے کے جو کچھ اللہ ظاہر کرنیوالا ہے اُسکا یعنے زینب داخل ازواج میں تیرے ہوگی اور ڈرتا تھا تو طعن لوگوں کے
سے کہ کہینگے بیٹے کی جورو آپ کر لی وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىہُ اور اللہ بہت لائق ہے اِسکا کہ ڈرے تو اس سے جن کاموں میں کہ ڈرنا چاہئے
اور مقرر ہے کہ حضرت سب سے زیادہ ڈرتے تھے اللہ سے کیونکہ خوف بہ نسبت علم کے ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا پس بحکم انا اعلمکم باللہ
قطعًا سب عالم سے زیادہ ڈرنے والے تھے علم کا رافت نتیجہ خوف و خشیت ہے کہ آہ ؎ جسقدر جانئے اُسے اُتنا ہی اُس سے ڈر لگے لکھا ہے کہ زید نے زینب
کو طلاق دی بعد پوری ہونے مدت عدت کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ہاتھ پیغام اپنا بھیجا زینب نے خوش ہو کر قبول کیا
اور سجدہ شکر بجا لایا اور دوگانہ شکرانہ ادا کیا اور کہا خدایا پیغمبر تیرا مجھے چاہتا ہے اگر میں لائق اُسکے ہوں تو مجھکو اُسے دے اُسیوقت دعا
اُسکی قبول ہوئی اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْہَا وَطَرًا پس جب ادا کر لی زید نے زینب سے حاجت کہ رکھتا تھا تو
بیچ ہے کہ مراد زید کی طلاق دینا زینب کو تھا جب اُسنے یہہ مراد اپنی پائی یعنے زینب کو طلاق دی اور مدت عدت کی گذر گئی زَوَّجْنٰکَھَا
لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِہِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْہُنَّ وَطَرًا بیاہ دیا ہمنے تجھے اُسکو تو کہ نہو وے بعد تیرے اوپر ایمان والونکے تنگی یا
گناہ یا وبال بیچ بی بیوں پالکوں اُنکے کے جب ادا کر لیں اُنسے حاجت یعنے طلاق دے دیویں اور مدت عدت کی گذر جاوے وَکَانَ
اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا اور ہے حکم خدا کا کیا گیا یعنے جیسے کہ زینب کے معاملہ میں ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعد نزول اس آیہ کے بے
دستور زینب کے گھر تشریف لائے زینب نے کہا یا رسول اللہ بیچ پیغام نکاح بن گواہ حضرت نے فرمایا اللہ نکاح باندھنے والا ہے
اور جبریل شاہد پھر زینب عورتوں میں فخر کیا کرتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ نے پیغمبر سے کیا اور تمھارے نکاح باندھنے والے اولیا تمھارے
ہوتے ہیں مَا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰہُ لَہٗ نہیں ہے اوپر پیغمبر کے کچھ تنگی اور وبال بیچ اُس چیز کے کہ مقرر کیا ہے اللہ نے واسطے
اُسکے اور یہہ صورت مخصوص آپ ہی کی نہیں بلکہ سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ راہ مقرر کی اللہ نے بیچ اُن لوگوں کے کہ
گذرے پہلے اس سے مراد اور پیغمبر ہیں جو پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گذرے کہ حق تعالی نے نفی حرج کی کری اُنسے اُن چیزوں میں
کہ مباح کیں اُنپر وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا اور ہے کام اللہ کا اندازے پر مقرر کیا ہوا پس صفت اُن لوگوں کی کرتا ہے کہ گذرے
ہیں پیغمبروں سے کہ اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخْشَوْنَہٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ وہ لوگ کہ پہنچاتے ہیں پیغام خدا کے اُمتوں کی

کو اور ڈرتے نہین اُس سے اور نہین ڈرتے کسی سے مگر اللہ سے وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ حَسِيبًا اور بس ہی اللہ کفایت کرنیوالونکو یا حساب کرنیوالا بندونکا پس جبکہ حساب اُسکے ہاتھہ مین ہوا تو ڈرا بھی اُس سے چاہیے ہدیت جنکے کہ بس اختیار مین حساب اپنا ہووے اُس سے نڈر ہین تو پھر ڈرین کس سے کہوے بعد واقعہ زینب کے بے ادبون نے زبان طعن کھولی اور حضرت کو کہنے لگے کہ یہہ شخص ہمین کہتا ہی کہ بیٹون کی جورو ہمپر حرام ہین اور آپ زید کی جورو کو کہ زینب ہی نکاح مین لے آیا اور زید کو کہلے پالک آپ کا تھا مثل پسر اصلی کے حکم شرع مین وہ جانتے تھے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ نہین ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم باپ کسی ایک کا مردون تمھارے مین سے اور اگرچہ قاسم طاہر طیب ابراہیم کا ہی لیکن وہ مرتبہ رجلیت کو نہین پہنچے تھے کہ اس عالم سے انتقال کر گئے پس اُسکا حقیقت مین کوئی اصلی صلبی بیٹا ہی نہین کہ جسکی جورو ہین اُسپر حرام ہون وَلٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ اور لیکن وہ رسول خدا کا ہی اور ختم کرنیوالا تمام پیغمبرونکا یا خاتم بمعنے آخر ہی یعنے وہ آخر پیغمبرونکا ہی نور ظہور مین جیسا کہ اول اُنکا تھا ظہور نور مین یا خاتم بمعنے مہر ہی یعنے مہر ہی پیغمبرونکی کہ پیغمبری اُسپر تمام ہوئی اور نبوت ختم ہوئی وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا اور ہی اللہ ساتھ سب چیزونکے دانا پس جانتا ہی کہ کون لائق ہی اسبات کے کہ نبوت اُسپر ختم ہو لکھا ہی کہ صحت ہر کتاب کی مہر اُسکی سے ہی حق تعالیٰ نے حضرتکو مہر فرمایا تو کہ جانین کہ تصحیح دعوی محبت الٰہی کے سوا متابعت حضرت رسالت پناہ ہی نہین ان كنتم تحبون اللّٰه فاتبعونى اور شرف اور بزرگواری ہر کتاب کی مہر اُسکی سے ہی شرف سب انبیا کے بھی حضرت ہمارے ہین اور شاہد ہر کتاب کی مہر اُسکی ہی پس شاہد سب کے محکمہ قیامت مین حضرت ہمارے ہون گے وجئنا بك على هؤلاء شهيدا اور جب کتاب پر مہر کر دی لکھنا موقوف ہوا جب نبوت آپ پر ختم ہوئی در نبوت بند ہوا اور آپ سب انبیا مین ساتھ مُہر نبوت کے مخصوص تھے ساتھ خثمیت اُنکے کے بھی اختصاص پایا فرد جو مہر نبوت مین مخصوص ہوے حضرت ہ ویسے ہی تو مختص وہ ختم نبوتمین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت یعنے غالب اوقات یا طرح طرح سے ذکر کرو تہلیل اور تکبیر اور تحمید اور تمجید وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا اور پاکی بیان کرو اُسکی یا نماز پڑھو واسطے اُسکے صبح اور شام کیونکہ یہہ دونون نمازین شاق ہین ادا کرنے مین سلمی نے کہا ہی کہ مراد ذکر کثیر سے ذکر قلبی ہی کیونکہ ہر دم ذکر کثیر کی اشارت طرف محبت کے ہی کہ مجھے دوست رکھو کیونکہ مقرر ہی کہ من احب شيئا اكثر ذكره نشان دوستی کا یہی ہی کہ کوئی دم ذکر دوست کے سے غافل نرہے زبان سے اُسکو یاد کرے اور دل سے اُسکا دہیان رکھے بیت زبان و دل مین نہووے تیرا جو ذکر و خیال ۔ تو وہ دہن مین ہی بیکار یہہ ہی بر مین بال هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وہ ہی اللہ جو درود بھیجتا ہی اوپر تمھارے یعنے رحمت اور درود بھیجتے ہین فرشتے اُسکے یعنے بخشش طلب کرتے ہین واسطے گناہون تمھارے اور یہہ درود خدا کی اور فرشتون کی بھیجنا اسواسطے ہی تو کہ نکالے تم کو اندھیرون کفر کے سے طرف روشنی ایمانکے مراد اخراج سے مداومت اور استقامت ہی اوپر خروج کے کیونکہ وقت صلوۃ کے اللہ اور فرشتون کی ظلمت مین تھے اور بعضے کہتے ہین کہ نکالتا ہی ظلمت معصیت سے طرف نور طاعت کے یا شک سے طرف یقین کے یا تاریکی تدبیر سے ہی طرف روشنی تقدیر کے بحر الحقایق مین ہی کہ بشریت سے طرف روحانیت کے وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا اور ہی اللہ اوپر ایمان والونکے مہربان کہ آپ اُنپر رحمت کرتا ہی اور فرشتون کو اُنکے بخشش کے واسطے فرماتا ہی تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ دعا ایمان والون کی اللہ تعالے کے سے جسدن کہ ملاقات کرینگے اُس سے سلام ہی کہ خبر دینے والا سلامتی کا ہی ہر آفت سے اور بعضون نے کہا ہی کہ عزرائیل کیطرف ضمیر پھرتی ہی کہ مذکور نہین یعنے جسدن ملک الموت کو دیکھینگے سلام کرینگے وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا اور تیار

کیا ہی

کیا ہی اللہ نے واسطے مومنوں کے باوجود محبت کے اُنپر ثواب بڑا کہ بہشت ہی اور نعمتیں وہان کی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ای پیغمبر یہہ ندا ہے کرامت کی تحقیق ہمنے بھیجا ہی تجھکو گواہی دینے والا اوپر تصدیق اور تکذیب امت کے اور خوشخبری دینے والا ساتھ
رحمت ہمارے کے اور ڈرانے والا عذاب ہمارے سے وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا اور پکارنیوالا طرف عبادت خدا کے
اور توحید کبریا کے ساتھ حکم اُسکے کے یا توفیق اُسکے کے اور چراغ روشن کرنیوالا یا صاحب چراغ روشن کے کہ قرآن ہی لکھا ہی کہ حق تعالی نے
پیغمبر ہمارے کو چراغ فرمایا اسواسطے کہ روشنی چراغ کی اندھیریکو دفع کرتی ہی نور وجود آپکے نے بھی ظلمت کفر عرصہ عالم سے نابود کی بیت
رہیں بند ظلمت میں پھر کیونکہ اسیر ہ دیا حق نے ہمکو سراج منیر ہ دوسری جو چیز گھر میں گم جائے چراغ کی روشنی سے مل جاتی ہی جو مقام کہ
پوشیدہ تھے نور چراغ مصطفوی سے اوپر مقتبسان انوار معرفت کے روشن ہوگئے مثنوی گنج اسرار الٰہی وا کیا ہ کنج عشاقون کو
روشن کر دیا ہ ای چراغ حق تیرا کیا ہی فروغ ہ کور ہی آگے تیرے چشم دروغ ہ دیدہ عالم میں بینائی تجھی ہ تجھسے ہی چشم جہان روشن ہوئی
تیسرے چراغ اہل خانہ کا سبب امن اور راحت کا ہوتا ہی اور چور کا موجب خجالت اور عقوبت کا حضرت بھی دوستون کے وسیلہ امن
ہین اور منکروں کے موجب حسرت اور ندامت اور تیسرا تاکید ہی یعنے تو چراغ مثل اور چراغونکے نہین کہ کاہی روشن ہون کاہی بجھ جا
بلکہ اول سے آخر تک تو روشن رہیگا اور چراغ باد سے بجھتے ہین نور تیرا کوئی نہین گھٹا سکیگا یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ
متم نورہ ۱۰ اور چراغ رات کو روشن ہوتے ہین نہ دنکو اور تو نے شب ظلمت کو دنیا کے منور کیا نور دعوت سے اور روز قیامت کو
روشن کریگا بنور شفاعت سے ... ہوا ہی تجھسے منور جہان جہان پیارے ہ تیرا چراغ ہی روشن یہان وہان پیارے ہ کشف
الاسرار میں ہی کہ حق تعالی نے آفتاب کو چراغ کہا کہ وجعلنا سراجا وھاجا اور پیغمبر ہمارے کو بھی چراغ فرمایا وہ چراغ آسمان کا ہی یہہ چراغ
زمین کا وہ چراغ دنیا کا ہی یہہ چراغ دین کا وہ چراغ منازل فلک کا ہی یہہ چراغ محافل ملک کا وہ چراغ آب و گل کا ہی یہہ چراغ جان
و دل کا اُسکے طلوع سے خواب سے بیدار ہوتے ہین اسکے ظہور سے عدم سے چونک کر عرصہ گاہ وجود میں آتے ہین ملت اُسی کے
نور سے روشن کیا ہی راہ آمد کا یہہ ہوتا گر نہو راتحا تو پھر عالم مین کون آتا ہ اور حق تعالی نے آپکو چراغ فرمایا اور آفتاب نہین فرمایا
باوجودیکہ مہر روشن تر اور تابندہ تر ہی یہہ نسبت چراغ کی اسواسطے مہر سے مہر نہین بن سکتا اور چراغ سے چراغ لاکھون روشن
ہوجاتے ہین یہہ اشارہ ہی کہ اُس چراغ بلاغ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے کروڑون چراغ دلکے روشن ہوکر رہنمائی عالم ہونگے اور
اُنسے تا قیامت یہہ فیض جاری رہیگا فرد تا حشر منقطع نہ کبھی ہوگا اُسکا فیض ہ وہان وہ خزانہ ہی کہ ہو تقسیم زیادہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ
لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا اور خوشخبری دے ایمان والون کو ساتھ اسکے کہ واسطے اُنکے ہی اللہ کی طرف سے فضل بڑا سوا اجر اعمال انکے
کے یعنے دولت لقا کہ بزرگتر اور بہتر یعنے تر جزا ہی وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ اور مت کہا مان کافرونکا اور منافقونکا
اور چھوڑ دے ایذا دینا اُنکا یعنے بدلا اپنے رنج پہنچانیکا مت لے کہ ہم اُنسے سمجھ لینگے اور اُنکی برائی تجھسے دفع کرینگے وَتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ
اور توکل کر اوپر اللہ کے بیچ دفع انکے کے وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا اور کفایت ہی اللہ کارساز یا نگہبان یا ضامن واسطے وعدہ نصرت
اور غالبیت تیرے کے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جب وقت نکاح
کرو تم ایمان والیون کو پھر طلاق دو اُنکو پہلے اسسے کہ ہاتھ لگاؤ اُنکو مس امام صاحب کے نزدیک خلوت صحیحہ ہی اور شافعی کے
نزدیک مباشرت ہی یعنے پہلے خلوت صحیحہ سے یا دخول سے فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا نہین ہی اُنکے

تمھارا اوپر ان طلاق والیونکے گنتی ایام کی کہ گنو اُسکو فَمَتِّعُوهُنَّ پس فائدہ دو اُنکو اگر مہر فرض کیا ہی تو نصف مہر لازم ہی واسطے مطلقہ کے اور متعہ مندوب نزدیک امام صاحب کے اور نزدیک بعضونکے واجب اور اگر مہر مسمی نہین رکھے متعہ واجب ہی بمقدار مال دینا کے وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا اور رخصت کرو اُنکو اپنے گھر دینے رخصت کرنا اچھا اگر عدت نہین اور ضرر مت پہنچاؤ اُنکو يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ ای پیغمبر تحقیق ہمنے حلال کئین واسطے تیرے بی بیان تیری وہ جو دیا ہی تونے مہر اُنکا تقید حلال با عطاء مہر واسطے فضیلت کے ہی نہ واسطے توقف حل کے اُسپر وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ اور حلال کئین اوپر تیرے جنکا کہ مالک ہوا ہی داہنا ہاتھ تیرا اُس چیز مین سے کہ پھیر لایا ہی اللہ تعالی اُوپر تیرے غنائم مشرکون سے مانند صفیہ اور ریحانہ اور امثال اُنکے کے وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ اور بیٹیان چچے تیرے کی اور بیٹیان پھپھیون تیرے کی اولاد عبد المطلب سے وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ اور بیٹیان ماموں تیرے کے اور بیٹیان خالاؤن تیری کی اولاد عبد مناف بن زہرہ سے وہ جو وطن چھوڑ آئے ہین ساتھ تیرے احتمال ہی کہ قید ہجرت کی مخصوص تھا حضرتکے ہوا اور قول ام ہانی کا بھی موید اسکا ہی کہ کہا مجھے حضرت نے پیغام بھیجا تھا آیتہ سے مین آپ پر حرام ہوئی کیونکہ ہجرت مینے نہین کی تھی وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ اور حلال کی ہی عورت ایمان والی اگر بخش دیوے بغیر مہر کے جان اپنے کو واسطے پیغمبر کے اگر ارادہ کرے پیغمبر یہہ کہ نکاح کرے اُسکو خالص واسطے تیرے سوا مسلمانونکے یعنے مخصوصات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی کہ عورت فقط ہبہ سے بے مہر نکاح مین آئی اور امام اعظم رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ بلفظ ہبہ نکاح منعقد ہو جاتا ہی لیکن مہر مثل لازم آتا ہی سمجھ لیجئے کہ اسطرح کے اتفاق پڑنے مین اختلاف ہی اشہر یہہ ہی کہ یہہ واقع ہوا زینب بنت خزیمہ سے کہ ام المساکین اُنکو کہتے ہین یا خولہ بنت حارث سے یا ام شریک بنت جابر سے اور زینب کا یہہ قصہ مین تیسرے برس ہجرت سے ہوا آٹھ مہینے حرم محترم مین رہے ربیع الآخر مین جوتھے سال وفات پائی اور اہل سیر کے نزدیک یہہ امر ہر سے واقع ہوا اور وہ لٹ عقد نہین پائے واللہ اعلم قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ تحقیق جان لیا ہمنے جو کچھ مقرر کیا ہی ہمنے اوپر امت کے شرائط عقد سے بیچ حق نکاح بی بیون اُنکے کے یعنے مہر اور گواہ اور نفقہ اور کسوت اور وجوب تسویہ قسمت اور تیز وبیچ چار عورتون حد ون کی اور بیچ اُس چیز ونکے کہ مالک ہو ہین داہنے ہاتھ اُنکے یعنے لونڈ یون اُنکی کہ تو اربع امور مین اُنکے کرین اور حلال کیا ہمنے عورتون کو تجھ پر فقط یعنے بن مہر کے تو کہ نہو اوپر تیرے تنگی وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا اور ہی اللہ بخشنے والا اُس چیز کا کہ جس سے بچنا دشوار ہی مہربان ہی ساتھ کشادگی کے جہان تنگی ہو تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ڈھیل دیوے تو جسکو چاہیے ازواج اپنے سے اور جگہہ دیوے تو طرف اپنے ساتھ رکھے جسکو چاہے اُنمین سے وسیط مین ہی کہ وجوب تسویہ قسمت اور نوبت ساتھ اس آیتہ کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ساقط ہوا زاد المسیر مین ہی کہ درمیان سب بی بیون سوا سودہ کے کہ نوبت اپنی حضرت عائشہ کو بخش دی تھی آپ رعایت قسمت کی فرماتے تھے آخر عمر تک صاحب کشاف نے کہا ہی کہ ارجا کیا پانچ بی بیونکو کہ سودہ اور صفیہ اور جویریہ اور میمونہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن تھین اور رعایت قسمت کی فرماتے تھے اُنمین جب چاہتے تھے اور جسطرح سے کہ چاہتے تھے اور چار بی بیون کو اپنے ساتھ رکھا کہ عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور زینب رضی اللہ عنہن تھین وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ اور جسکو بلا بھیجے تو اُنمین سے کہ ایک کنارے کر دیا تھا اُسکو بس نہین گناہ اوپر تیرے ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ یہہ مجبور رکھنا اُنکو بلا بہت نزدیک ہی اسبات سے کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اُنکی اور

نہ غم کھاویں اور راضی رہیں ساتھ اُس چیز کے کہ دیتا ہی تو اُنکو سارے یان یعنے جو جان لیا اُنھوں نے کہ پاس بُلانا اور دور رکھنا تیرے
فرمان خدا سے ہی تابع رہینگے تیرے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ اور اللہ جانتا ہی جو کچھ بیچ دلوں تمھارے کے ہی رغبت اور کراہیت وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا
حَلِيمًا اور ہی اللہ جاننے والا اچھی باتیں بندوں کی تحمل والا جلدی نہیں کرتا عقوبت بیچ عاصیوں کے لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ
بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ نہیں حلال واسطے تیرے جورویں پیچھے ان نو بی بیوں کے کہ تیرے نکاح میں ہیں کیونکہ تو حضرت کے حق میں ایسی ہیں جیسے
اُمت کے حق میں چار اور نہیں حلال یہہ کہ بدل ڈالے تو ان سے اور بی بیاں یعنے ایک کو اُنمیں سے طلاق دے اور اُسکی جگہہ دوسری کرلے
وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ اگرچہ خوش لگے تجھکو حسن اُنکا مگر جنکے مالک ہوگئے داہنے ہاتھ تیرے یہہ استثنا نسا سے ہی یعنے حلال نہیں
تجھپر ان لوگوں کے سوا اور بی بی مگر لونڈی جو تیرے ملک میں اور تصرف میں آئی سمجھ لیجیے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بی بیوں کا انتقال ہوگیا
تھا حضرت بی بی خدیجہ اور حضرت زینب بنت خزیمہ اور نو بی بیاں تھیں کہ بعد وفات کے بھی حضرت کے بقید حیات رہیں حضرت عایشہ حضرت حفصہ
بنت عمر حضرت سودہ حضرت اُم سلمہ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان حضرت زینب بنت جحش حضرت جویریہ حضرت صفیہ حضرت میمونہ پچھلی پانچ
قریشی تھیں اور لونڈیاں چار تھیں حضرت ماریہ قبطیہ حضرت جمیلہ حضرت حارثہ حضرت ریحانہ سمجھ لیجیے کہ جس مرد کے کئی عورتیں ہوں واجب
ہی اُسپر باری کے برابر رہنا سب پاس اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر یہہ واجب نتھا اسواسطے کہ عورتیں اپنے حق نہ سمجھیں لیکن آپ فرق نہیں
کرتے تھے سب کی باری برابر رکھتے تھے مگر حضرت سودہ نے خود اپنی باری حضرت عایشہ کو بخش دی تھی وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا
اور ہی اللہ اوپر ہر شے کے نگہبان اسمائت راذنا اللہ ہی تیرا رقیب ہے اور تیری جان سے زیادہ نزدیک ہے سوچ کرکے دلمیں کر ہر کام تو تا اثر رشد
ہو اُسکے روبرو ہے عالم سر و علن ہی کردگار ہے اور دانا ہی نہان و آشکار ہے اُس سے کچھ مخفی نہیں تیرا عمل ہے ظاہر و باطن جدا پر اُسکے جل کوئی
دم اُسکے نگہبانی کا دہیان ہے دل سے اپنے مت گما اے میری جان ہے تاکہ ہر ایک کام تیرا ہو درست ہے اُسکے طاعت میں رہے چالاک و
چست ہے لکھا ہی کہ جب زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت نے بحکم الٰہی قبول کیا اور لوگوں کو کھانا کھلایا لوگ بعد طعام کے کلام میں مشغول ہوئے اور زینب
کونے میں گھر کے بیٹھی تھیں آپنے چاہا کہ لوگ جاویں جب لوگ نہ گئے تو حضرت آپ دہاں سے اُٹھے مجلس برخاست ہوئی لیکن تین شخص وہیں
بیٹھے باتیں کرتے رہے آپنے دروازے پر آکے دیکھا اور شرم سے اُنکو نہ اُٹھایا بعد دیر کے وہ اُٹھے آپ گھر میں زینب کے گئے انس نے کہا کہ
جب حضرت اندر گئے میں نے بھی چاہا کہ جاؤں دروازے پر آپنے پردہ ڈالا اور یہہ آیت حجاب کی نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا
بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو گھروں پیغمبر کے میں مگر یہہ کہ اذن دیا جاوے
واسطے تمھارے طرف کھانے کے در انحال کہ نہ انتظار کرنیوالے ہو پکنے اُسکے کے بعضے لوگ دیکھتے رہتے تھے جب پیغمبر کے گھر کھانا پکا جا بیٹھتے پھر یہہ
حکم ہوا کہ ایسا مت کرو وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ اور لیکن جب بلائے جاؤ تم پس داخل ہو پس
جب کھا چکو تم پس متفرق ہو جاؤ اور مت بیٹھے رہو جی لگانے والے واسطے باتوں کے إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ تحقیق یہہ
ٹھہرنا تمھارا واسطے کلام کے بعد طعام کے ہی ایذا دیتا پیغمبر کو پس شرماتا ہی تم سے کہ کہے باہر نکلو وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ اور اللہ نہیں
شرماتا حق کہنے سے وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ اور جب مانگا چاہو ازواج پیغمبر سے کچھ اسباب پس مانگو اُنسے پیچھے پردہ کے
سے ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ یہہ پردے سے مانگنا بہت پاک کرنیوالا ہی واسطے دلوں تمھارے کے اور دلوں اُنکے کے خواطر شیطانی
اور خیالات نفسانی سے وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا اور نہیں ہی لایق واسطے تمھارے

یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو اور وہ بات کرو جسمین وہ آزردہ ہو اور نہین لائق یہہ کہ نکاح کرو اُنکی بیبیون سے اُسکے پیچھے کبھی یعنی بعد وفات کے
اور طلاق کی کیونکہ وہ مائین تمھاری ہین اور مائین پر فرزند دونپر حرام ہین اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا تحقیق یہہ ایذا پیغمبر کی اور نکاح میں
لانا بیبیون اُسکے کا ہی نزدیک اللہ کے بڑا گناہ کیونکہ حرمت حضرت کی لازم ہی حالت حیات اور بعد وفات اُنکے کے اور حیات و ممات مین تعظیم
اُنکی یکسان ہی کیونکہ خلعت خلافت عظمی حالت حیات مین اور سرو پا شفاعت کبری بعد وفات واسطے قد مبارک آپکے کے تیار کیا ہی لکھا ہی
کہ ایک صحابی نے کہا تھا کہ اگر آپکا وصال ہوا تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو نکاح مین لاؤنگا اور دوسرے نے یہہ بات دلمین ٹھہرائی تھی یہہ آیۃ
اُتری اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا اگر ظاہر کرو تم کچھہ چیز یعنے نکاح بعضے امہات مومنین کا اور زبان سے
کہو یا پوشیدہ کرو اُسکو دلمین اور زبانسے نہ نکالو پس تحقیق اللہ ہی ہر چیز کو جاننے والا اور اُسپر تمھین جزا و سزا دیگا حدیث مین ہی کہ جب
آیت حجاب کی نازل ہوئی عورتون نے پردہ کیا آبا اور ابنا اور اقارب اُنکے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم بھی کیا پردہ
مین باتین کرین یہہ آیت نازل ہوئی لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَ
لَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ نہین گناہ اوپر عورتونکے بیچ منہہ دکھانے کے ساتھہ باپون اُنکے کے اور بیٹون اُنکے
کے اور بھائیون اُنکے کے اور نہ بھتیجون اُنکے کے اور نہ بھانجون اُنکے کے اور نہ عورتون اُنکے کے یعنے مسلمانیون کے اور نہ اُس چیز کے
کہ مالک ہوئے داہنے ہاتھہ اُنکے یعنے غلام اور لونڈیون اُنکے کے اور اصح یہہ ہی کہ مراد لونڈیان ہین اور کچھہ بیان اسکا سورۂ نور مین مذکور
ہوا اب عدول کیا غیبت سے طرف خطاب کے واسطے تشدید امر کے اور فرمایا کہ ای عورتو یہہ دین رہو وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے بے
پردہ مت ہو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا تحقیق اللہ ہی اوپر ہر چیز کے اقوال و افعال تمھارے سے گواہ اور کار ہائے ظاہر و باطن سے
آگاہ سمجھیے کہ پچھلی آیتون مین تعظیم اور تکریم بجالانا جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ اللہ الملک الاکبر کا سمجھا جاتا تھا اب یہان وہ آیت جو مشعر
کمال عنایت بیچ شان حضرت کے ہی ارشاد ہوئی کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ تحقیق اللہ اور فرشتے اُسکے درود بھیجتے ہین اوپر
پیغمبر کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيمًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اوپر اُسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجنا اُسکی
ہیں مالک ای میرے مولیٰ ای میرے والی بھیج مدام میری طرف سے روح نبی پر لاکھہ درود اور لاکھہ سلام یعنی انقیاد کرو امر اُسکے کا انقیاد
کرنا درود اللہ کی طرف سے رحمت ہی اور غیر اُسکے کی طرف سے طلب رحمت اور بعضے کہتے ہین کہ اللهم صلے علی محمد کے یہہ معنی ہین کہ ای
تعظیم کر محمد کی دنیا مین ساتھہ اعلائے دین اور ابقائے شریعت اور اعظام ذکر اور اظہار دعوت کے اور آخرت مین ساتھہ قبول شفاعت
اُسکے کے بیچ حق اُمت کے اور ساتھہ تضعیف ثواب کے اور اظہار فضل اُسکے کے اوپر اولین اور آخرین کے اور ساتھہ تقدیم اُسکے کے
اوپر انبیا و مرسلین کے صلواۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور جمہور علما کہتے ہین کہ امر درود کا اِس آیت مین محمول ہی اوپر وجوب کے لیکن اختلاف
مقدار واجب مین ہی امام مالک کے نزدیک تمام عمر مین ایکبار واجب ہی باقی مستحب اور بعضی مواضع مین استحباب اکد ہی جیسے بعد
تشہد اول نماز مین بمذہب امام شافعی اور تشہد آخر مین اُنکے نزدیک واجب ہی اور مذہب حنفی مین سنت اور جب حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کا نام مبارک لے یا سنے تو بعضے کہتے ہین ہر بار درود بھیجنا واجب ہی اور بعضے کہتے ہین ایکبار ایک مجلس مین واجب
پھر مستحب اور فتوی اِسی پر ہی کہ اول بار واجب ہی پھر سنت اور کیفیت صلوٰۃ مین احادیث متنوعہ وارد ہین افضل یہہ ہی کہ جمع کرے
طرف احادیث مذکورہ کے کہ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ

کہ صلی پڑا

كما صلّيت وسلمت وباركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا تحقیق وہ لوگ جو ایذا دیتے ہین اللہ کو یعنے ایسی بات کرتے جو اُسکے نزدیک مکروہ ہے
جیسے شریک ٹھہراتے ہین اور زن و فرزند بتاتے ہین و کلمات کفر زبان پر لاتے ہین اور ایذا دیتے ہین رسول اُسکے کو شاعر ساحر کہتے ہین اور فعل سے
رنج منہہ اور دانتون پر پہنچاتے ہین لعنت کیا ہی انکو اللہ نے بیچ دنیا اور آخرت کے اور تیار کیا ہی واسطے اُن کے عذاب عقبی مین رسوا کرنیوالا
وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین مسلمانونکو اور مسلمانیونکو
جیسے صفوان سہمی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بغیر اسکے کہ کچھہ برا کیا ہووے انہون نے پس تحقیق اُٹھایا انموذیون نے بہتان اور
گناہ ظاہر سو بدا یعنے لائق عقوبت بہتانکے اور مستحق عذاب گناہ ظاہر کے ہوے بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت منافقون کے شان مین ہی کہ
نالائق باتون سے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو ایذا دیتے تھے اسباب نزول مین ہے کہ ایکدن حضرت عمر نے ایک کنیز آراستہ کو کہ میل
بدکاری رکھتی تھی واسطے ادا کے ملامت کیا اُسنے اپنے خواجہ سے شکایت کی اُسنے سخنان بیہودہ آنکی شان مین کہی اُسکے حق مین
یہہ آیت اتری اور بعضون نے لکھا ہی کہ آیت انمونکے حق مین آئی ہی کہ راتونکو راہونمین بیٹھے تھے اور لونڈیون کو پکڑتے تھے لکھا ہی کہ اُس وقت
علامت بی بیونکی یہہ تھی کہ سرپوشیدہ نکلتے تھے اور لونڈیان کھلے سر اور وہ بدکار جو سرپوشیدہ والیون سے کنارہ کش تھے تو حق تعالے نے یہہ آیت
بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ اے پیغمبر کہہ واسطے بی بیون اپنے
کے اور بیٹیون اپنے کے اور بی بیون کو مسلمانونکے کہ وقت نکلنے کے گھر سے نزدیک کرلین اور لٹکالین اوپر منہہ اور بدن اپنے کے چادرین
یعنے منہہ اور بدن اپنا چھپالین ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ یہہ چھپانا منہہ اور سر نزدیک تر ہی اِس سے کہ پہچانے جاوین کہ آزاد
ہین یا صلاح اور عفت والی ہین پس نہ ایذا دی جاوین یعنے زانیان غرض نرکھین اُنسے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی اللہ
بخشنے والا گناہون گذشتہ کا جو توبہ کرین مہربان کہ مصلحت بندون کی اُنسے بیان کرتا ہی لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا مَّلْعُوْنِيْنَ البتہ اگر نہ باز رہینگے
منافق اور وہ لوگ کہ بیچ دلون اُنکے کے بیماری ہی یعنے زنا کرنیوالے اور بدخبرین اڑانے والے بیچ شہر کے لشکر اسلام اور عیب جو
مسلمانونکے البتہ پیچھے لگا دوینگے ہم تجھکو اُنکے اور امر کرینگے ہم تجھکو اوپر قتل اُنکے کے پھر ہمسایہ رہینگے تیرے بیچ مدینے کے مگر تھوڑے
دنون یعنے جلد شہر سے نکلینگے لعنت مارے اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا جہان پائے جاوین پکڑے جاوین یعنے چاہیے کہ پکڑین انکو اور
قتل کئے جاوین قتل کرنا یعنے چاہیے کہ قتل کرین اُنکو قتل کرنا ساتھہ ذلت اور رسوائی کے سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا
مِنْ قَبْلُ عادت ہے اللہ کی بیچ اُن لوگون کے کہ گذرے پہلے اسکے یعنے مقرر کیا ہی امتون پہلونمین کہ پیغمبر انکو حکم کرین منافقونکے قتل کا
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا اور ہرگز نپاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل يَسْــَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ سوال کرتے ہین تجھکو کافر ساتھہ
ٹھٹھے اور آزمائش کے قیامت سے قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ سوا اسکے نہین کہ علم اسکا نزدیک اللہ کے ہی یعنے وقت وقوع قیامت کا وہی جانتا ہی
کسی فرشتے اور پیغمبر کو اُس سے آگاہ نہین کیا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا اور کیا معلوم کرواتی ہی تجھکو شاید کہ قیامت ہووے نزدیک یعنے مطلق
نہین جانتا تو اسقدر گمان کرتا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا تحقیق اللہ نے لعنت کی ہی کافرونکو اور تیار کیا ہی
واسطے اُنکے دوزخ درانحالیکہ ہمیشہ رہینگے بیچ اُسکے ہمیشہ تاکید کہ کبھی نہین اُس سے نکلنے کے ہمیشہ اُس مین جلینگے لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا نپاوینگے

بیچ اُسکے دوست کہ انکو دوزخ سے نکالے اور نہ مددگار کہ عذاب انسے ٹالے یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ یاد کر جسدن کہ پھیرے جاوینگے منھ
انکے بیچ آگ کے یعنی ایک طرف سے دوسرے طرف کبھی سیدھا الٹا ویگا اور کبھی اوندھے منھ آتش مین گراوینگے یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ
وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا کہینگے ای کاشکے ہمنے فرمانبرداری کی ہوتی اللہ کی اور فرمانبرداری کی ہوتی رسول کی وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا
سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا اور کہینگے وہ ای پروردگار ہمارے تحقیق ہمنے اطاعت کی سرداروں اپنے اور بڑوں اپنے
کی پس گمراہ کردیا ہمکو انھون نے راہ سے رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ای پروردگار ہمارے دے انکو دوگنا عذاب
ہم سے کہ وہ ضال بھی تھے اور مضل بھی اور لعنت کر انکو لعنت بڑی کہ کوئی اس سے نہ نکال سکے قطعہ حق یہہ ہی جسکو
خدا لعنت کرے کس کی طاقت ہی کہ پھر رحمت کرے جسکو وہ راندے بلاوے کون اُسے جسکو وہ بلاوے جسکو راندے
کون اسے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو تم مثل ان لوگو
کے کہ ایذا دی انھون نے موسی کو یعنی پیغمبر میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مت ایذا دو جیسے بنی اسرائیل نے موسی کو دی تھی اور تہمت
زنا کی کی تھی چنانچہ قصہ اسکا احوال قارون مین گذرا پس پاک کیا اسکو اللہ نے اس چیز سے کہ کہتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ رشوت
دیکر بہتان اٹھوایا تھا اسنے اقرار پاکیزگی کا موسی کے کیا یا ہارون علیہ السلام نے جو کوہ طور پر جاکر وفات پائی بنی اسرائیل
کہنے لگے کہ حسد سے موسی نے مار ڈالا حق تعالے نے فرشتے کو حکم کیا وہ اسکی لاش گور سے نکال لایا قوم نے دیکھکر
معلوم کرلیا کہ غیر مقتول ہی یا اللہ تعالے نے اسکو زندہ کردیا اسنے کہہ دیا کہ موسی نے نہین مارا یا بنی اسرائیل موسی علیہ السلام کو
عیب لگاتے تھے کہ تنہا نہاتے تھے ایکدن کپڑے اتار کر انھون نے پتھر پر رکھے اور نہانے لگے پتھر چلا موسی ع پانی سے نکلکر
اسکے پکڑنے کو دوڑے بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہین رکھتے وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا اور تھا موسی نزدیک
اللہ کے آبرو والا یا مقبول یا مستجاب الدعوات يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو
ڈرو اللہ سے ارتکاب معاصی مین اور ایذا سے رسول اسکے سے اور کہو بات مضبوط سچی مسلمانوں کے حق مین مراد نہی
ضد اسکے سے یعنی جھوٹ مت کہو مانند بات تہمت عائشہ صدیقہ کے اور قصہ زینب کے یا قول سدید کلمہ لا الہ الا اللہ ہے
یا وہ بات ہے جسمین رضا حق ہو اور قول جامع اس باب مین یہہ ہے کہ قول سدید وہ بات ہی جو سچی ہو نہ جھوٹی اور صواب ہو نہ خطا اور مفید ہو
نہ لغو اور خالص ہو نہ آمیختہ پس ایسی بات کہو يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ سنوار دیگا اللہ واسطے تمہارے اعمال تمہارے یعنی انکو حسب صلاحیت
قبول کی دیگا اور ثواب انپر مترتب کریگا وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور اللہ بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارے وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اسکے کا پس تحقیق وہ مراد کو پہنچا مراد کو پہنچنا بڑا اِنَّا عَرَضْنَا
الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ تحقیق ہمنے رو برو کیا تھا ہمنے امانت کو کہ طاعت ہے یا حدود شرع مین مع صحیح ہین کہ نماز اور روزہ اور زکواۃ اور حج
اور امانت مردم ہی یا نگاہ رکھنا زبان کو فضول سے ہی بعضے کہتے ہین غسل جنابت ہی اوپر آسمانوں کے اور زمین کے اور پہاڑونکے ساتھ شرط ثواب اور
عقاب کے اسوقت کہ فہم ہمنے اللہ اکر دیا تھا فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا پس انکار کیا سب نے یہہ کہ اٹھاوین اسکو اور ڈر گئے اس سے زمین
اور کہنے لگے کہ مسخر ہم فرمان مین جسواسطے کہ ہمین پیدا کیا ہی نہ محتاج ثواب کے ہین نہ توانا اوپر کھینچنے عقاب کے یا اوپر اہل آسمانکے کہ ملائکہ ہین اور ساکنان
زمین وجبال پر کہ حیوانات بحری اور بری ہین عرض کیا سب نے انکار کیا محافظت سے مخالفت سے وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اور اٹھالیا اسکو

انسان نے باوجود ضعف اور ناتوانی کے اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا تحقیق تھا وہ بے باک یا ستمگار اور بیجان
اپنی کے کہ وہ امانت جسکو اسقدر بڑے بڑے جسم والوں نے نہ اٹھایا اسنے باوجود اپنے ناتوانی کے اٹھا لیا نادان عاقبت اسکے یعنے
عقوبت اسکی سے اگر خیانت واقع ہو عرض امانت کیا لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تو کہ عذاب کرے اللہ منافقوں مردونکو اور منافقوں عورتوں کو بسبب ضایع کرنے امانت کے اور عذاب کرے شرک لانے
والونکو اور شرک لانے والیونکو بسبب خیانت کرنے امانت کے اور پھر اوے اللہ ساتھ رحمت کے اوپر ایمان والونکے اور ایمان والیونکے بسبب حفظ
امانت کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی اللہ تعالی بخشنے والا توبہ کرنیوالونکا مہربان اسپر سمجھہ لیجیے کہ علما اور عرفا نے اس آیت میں بہت
بیان فرمایا ہی کچھ اسمیں سے یہاں تحریر ہوتا ہی بعضوں نے معنے آیت کی یوں ہالیں ہیں کہ عظمت شان امانت یہانتک ہی کہ اگر عرض کرے اجرام
عظام پر شعور اور ادراک رکھکر تو تحمل اسکے سے ابا کرین اور حق یہہ ہی کہ حق تعالے نے انکو ادراک و شعور دیا اور انپر عرض کیا انھوں نے انکار کیا خشیت
معصیت سے اور انسان نے اٹھا لیا ہمت سے نہ قوت سے بلبت جو چیز کہ نہ اٹھا وے ہم اٹھاتے ہیں یہہ قوت کہان ہی نری ہمت کہا ہیں ہی
امام قشیری رح نے کہا ہی کہ ان پر امانت کو عرض کیا انسان پر فرض کیا وہان عرض تھا سر پھیر ایا یہان فرض تھا اٹھا یا حضرت جنید رحمۃ اللہ نے کہا کہ نظر آدم
عرض حق پر تھی نہ بار امانت پر لذت عرض نے ثقل امانت کو فراموش کر دیا اسیواسطے لطف ربانی نے زبان عنایت سے فرمایا کہ اٹھا
تجھہ سے نگاہ رکھنا مجھہ سے ہو تو نے رغبت سے بار میرا اٹھا یا ہی میں بھی تجھکو سب سے اٹھا لیا وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ صاحب انوار نے کہا
کہ چاہیے کہ مراد امانت سے تعقل اور تکلیف ہو اور جو آسمان و زمین و پہاڑ کو استعداد تحمل کا اسکے نہ تھا انسان نے ساتھہ قابلیت اپنی
کے قبول کیا کیونکہ ظلوم ہی بواسطہ استیلا قوت غضبی کے اور جہول ہی بجہتہ غلبہ قوت شہوانی اور فائدہ عقل کا یہہ ہی کہ دونوں قوتوں
کو تعدی سے نگاہ رکھکر راہ اعتدال پر ثابت رکھے اور بڑا مقصود تکلیف سے تعدیل قوتین ہی کہ نتیجہ صفتین سبعی و بہیمی ہیں یعنی ظلومی اور
جہولی علت حمل کی ہوئی اور بعضوں نے کہا ہی کہ شان اسکی سے ہی ظلم اور جہل جیسے کہے تو جعل الماء طہورا یعنی شان اسکے سے ہی
طہارت پس یہہ دو صفتین شان انسان سے ہیں لیکن جب آدمی حامل امانت ہوئے بعضوں نے ظلم اور جہل ترک کیا اور بعضے اوسپر رہے
یا خود یہہ دو صفتین نوع انسان میں ہیں باعتبار اغلب افراد کے بحر الحقائق میں ہی کہ ظلوم اور جہول خلق کے نزدیک ہے نہ حق کے
نزدیک تفسیر حضرت خواجہ پارسا رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ حق تعالے نے عرض کیا امانت کو اوپر اہل آسمان و زمین و جبال کے ابا کیا انھوں نے
حمل اسکے سے بسبب عدم استعداد اور انسان کو اسکے اٹھانے کا استعداد تھا بیں مضایقے اور مبالغے کے قبول کیا اور وہ ظلوم
ہی اوپر نفس اپنے کے کہ فنا کرتا ہی ذات اپنی کو ہویت مطلقہ میں اور جہول ہی کہ غیر کو نہیں پہچانتا اور بقول لا الہ الا اللہ نفی ماسوا
کرتا ہی فتوحات میں ہے کہ امانت اتصاف ہے ساتھہ اسماے حسنی کے کہ سب موجودات پر عرض کیا اور انسان نے قبول کیا اور وہ
ظلوم ہوتا اگر نہ اٹھاتا اور جہول ہی یعنی عالم کیونکہ نہایت علم باللہ اقرار کرنا ساتھہ جہل کے ہی اور عجز معرفت سے ہی لان العجز عن
درك الادراك ادراك بیت وہان نگارست معرفت ہی جہل علم ہی ۴ راہ حق میں سچ ہی جو نادان ہوا و دانا ہوا
حضرت قاسم الانوار نے لکھا ہی کہ امانت خلافت ربانی ہی اور ظلم اور جہل ضد عدل اور علم ہی اور معنے اذا جاوز الشی حده انعکس ضده کی یہان
ظہور میں آئے یعنی ظلوم و جہول صیغہ مبالغہ کا ہی اور سبب یہہ دو صفتیں حد سے تجاوز ہوئیں البتہ ضد سے بدل جاوینگے روح الارواح میں
ہی کہ ظلوما جہولا بیان مدح ہی یعنی آدم علیہ السلام نے بار ساتھہ ہمت کے اٹھایا فوق طاقت تھا کہا ظلم کیا تو اوپر نفس اپنے

سکے نہین جانتا تھا کہ بار گران ہی کہا غیر حق سے جاہل تہا یہن آوازہ ظلومی اور جہولی اوسکے کا عالم مین پڑا عالم والے سر اسکے
سے غافل مین لوامع مین ہے کہ جو لوامع ہی عشق کو عالم انسانیت مین ہی مملکت ملکیت مین نہین کہ یہہ سایہ پرورد لطف و عصمت ہین اور مرد
سایہ پرور اور محبت نے درد کے قدر اور قیمت نہین عشق کے لائق وہ گروہ ہی کہ صفت اتجعل فیہا من یفسد فیہا سرمایہ بازار انکے کا ہی
اور سمت انہ کان ظلوما جہولا پیرایہ روزگار انکے کا بیت عاشقی کو درد و بدنامی خوش ہے عاشقون کے سوز ناکامی ہی خوش ہے آفتاب ما انا
کہ بیچ عرض لو ہیبت سے جمکا آسمان نے کہا مجھے وصف رفعت ثابت ہے زمین نے کہا مجھے نعمت بسطت واقع ہی پہاڑ نے صدا کی کہ مجھے ثبات قدم حاصل
ہی ہم حمل اس بار کا نہین رکھتے کہین مجھے آفت نہیر نہ آجاوے کہ یہہ صفتین ہماری گنوا دے آدم خاکی نے کہا کہ میرے پاس کیا ہی کہ مجھ سے
لینگے مرا نہ بیش آگرا اس لئے مجھ کو یہہ نسبت اوٹہا اسکے دوش نیاز پر لیکر نعرہ ھل من مزید آغاز کیا سب نے کہا کہ ای خاکی دلیر یہہ قوت
کہا لسے پیدا کی زبان حال اسکے نے جواب دیا کہ بار گران بلے ویا مہربانی سے اٹھتا ہی فیر وہ بار جو عرش سے اٹھتا نہین باآفت یہہ یکبار اٹھایا
مدد یار سے ہمنے یہ القصہ خلعت حمل امانت سوا قامت با استقامت انسانکے کہ بنشور انی جاعل فی الارض خلیفہ اوپر نام نامی اسکے کے
لکہا ہی چست اور درست نہ آیا اور جب ایسا بڑا کام اسسے واقع ہوا واسطے دفع چشم دون شیطانونکے کہ دشمنان تیرہ بین ہین سپند انہ
کان ظلوما جہولا کا اوپر آتش غیرت کے ڈالا فقطعہ لیس این تعریف احمال امانت سوج ای رافت یہہ نہین بوجہ ظلم و جہل کہتا ہیر ولا کا
ہے دفع گزند چشم بد عین تلطف سے یہ لگایا اسنے ٹیکا ہی ظلوما و جہولا کا سورۂ سبا مکی ہی مگر آیتہ ویرے الذین اوتوا العلم تا آخر اسمین پچپن
آیتین ہین آٹھ سو تراسی کلمے ہین تین ہزار پانچ سو بارہ حرف ہین فتح اصل اسکی ظن المد بر ہین اور ربط اسکا سورہ احزاب سے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھ
ذکر قبول توبہ مومنون اور ثنائے خدا عزوجل کے ساتھہ مغفرت اور رحمت کے تھا آغاز اسکا ساتھہ ذکر حمد اور شکر نعمت کے ہی اور یہہ بھی کہ آخر مین
اسکے ذکر سموات تھا شروع مین اسکے بھی ذکر سموات ہے

سورۃ السبا مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اربع وخمسون آیۃ

الحمد للہ الذی لہ ما فی السموٰت وما فی الارض ولہ الحمد فی الاخرۃ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی وہ جو واسطے اسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھ
بیچ زمین کے ہی اور واسطے اسیکے ہی تعریف بیچ آخرت کے راہ سرور نہ از روے تکلیف کے چنانچہ کہینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا
الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ اور الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ بعضے کہتے ہین کہ سب اہل آخرت اسکی حمد کہینگے دوست ساتھہ فضل کے اسکو سراہینگے
اور دشمن ساتھہ عدل کے وھو الحکیم الخبیر اور وہ حکمت والا خبردار ہے یعلم ما یلج فی الارض جانتا ہی جو کچھ داخل ہوتا ہی بیچ
زمین کے جیسے آب باران اور جو کچھ نکلتا ہی اسمین سے جیسے نبات یا جاتا ہی جو کچھ کہ زمین سے نکلے ہی مانند خزانون اور دفینون اور مردون کے اور جو کچھ زمین بیچ اور بیچ
حیوان اور چشمون اور دریاؤنکے وما ینزل من السماء وما یعرج فیہا اور جو کچھ کہ اترتا ہی آسمان سے جیسے فرشتے اور کتابین اور تقدیرین اور رزق
اور مینہ اور جو کچھ کہ چڑھتا ہی بیچ اسکے جیسے فرشتے اور عمل نامے بندونکے اور دعائین اور کلمے پاکیزہ اور ارواح طاہرہ غرائب التفسیر مین ہی
کہ اترنے والے آسمان سے جبرئیل علیہ السلام ہین اور چڑھنے والے آسمان پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہین شب معراج مین کشف
الاسرار مین ہی کہ اسکے علم قدیم پر پوشیدہ نہین جو کچھ اترتا ہی قلوب اولیا پر انوار ذات اور کشوفات سے اور جو کچھ
چڑھتا ہی انفاس صفیا سے سب اوقات مین یا جو کچھ اترتا ہی آسمان سے وہ الطاف الٰہی اور کرم نامتناہی ہی کہ متوجہ طرف ان
دلون کے ہو کہ جنسے بوئی آشنائی آتی ہی نزول کرتا ہی اور جو کچھ اوپر چڑھتا ہی وہ نالہ تائبان اور آہ مفلسان ہی کہ جو سحرگاہ

خلوت خانہ سینہ انکے سے نکل کر منہہ بدرگاہ رحمت پناہ لاتا ہی اور قبولیت کو پہنچتا ہی کہ انین المذنبین احب الی من زجل المسبحین لنظم
زاہد التسبیح خوانی ہر نکر اپنے گھمنڈ ٭ ہم گنہگار دنکے نالون کی قبولیت ہی اورے ذکر مین افضل ہی کو تو لبیک رندانہ ہوتے ہین ٭ آہ دردآلود کی اس
بزم مین عزت ہی اور وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ اور وہ ہی مہربان بیچ انعام نعمت کے چھپانے والا گناہ کا ساتھہ پردہ رحمت کے اور بخشنے والا گناہ کا
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ اور کہا ان لوگون نے کہ کافر ہوئے بسبب انکار کے اور ٹھٹھے کے نہ آویگی ہمارے پاس قیامت قُلْ
بَلَىٰ وَرَبِّي کہہ تو یون نہین جو تم کہتے ہو قسم ہی پروردگار میرے کی لباب مین ہی کہ ابو سفیان نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی کہ بعث اور نشر نہین ہی
حق تعالی نے فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو بھی قسم کھا کے سوگند ہی رب میرے کی کہ لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ البتہ آویگی تمھارے پاس قیامت
جانے والا ہی پوشیدہ کا یہہ صفت پروردگار کی ہی لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ
مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ نہین پوشیدہ اُس سے یا نہین دور علم اسکے سے برابر ایک چھنگی کے یا ذرہ ریت کے
بیچ آسمانونکے اور بیچ زمین کے اور نہ چھوٹا اس سے اور نہ بڑا اس سے مگر لکھا ہی بیچ کتاب روشن کے یا ظاہر کرنیوالی کے کہ لوح محفوظ ہی اور یہہ
کچھہ لکھا ہی ہمنے اسواسطے لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ تو کہ بدلا دیوے اُن لوگونکو جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے أُولَٰئِكَ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ یہہ لوگ مومن اور نیک کار ہین واسطے انکے ہی بخشش گناہون کی اور رزق باکرامت بے تعب اور طلب
وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِنْ رِجْزٍ أَلِيمٌ اور جن لوگون نے کہ سعی کی بیچ رد کرنے اور باطل کرنے آیتون ہمارے کے
عناد کرنے والے یا کوشش کرنیوالے ہوکر بیچ نصرت دلانے لوگونکے اُن آیتون سے یا اپنے زعم مین آگے بڑھنے والے ہوکر اوپر ہمارے تو کہ عذاب
ہمارا انسے ٹل جائے یہہ لوگ واسطے انکے ہی عذاب سخت تر قسم سے درد دینے والا وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ اور دوسرے لکھا لوح محفوظ مین
ہی لوگ جانتے وہ لوگ کہ دئے گئے ہین علم مراد اس سے اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین یا اہل کتاب ہین الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ وہ جو اتارا گیا ہی طرف تیرے پروردگار تیرے سے یعنے قرآن وہ ہی حق اور راہ دکھاتا ہی طرف طریق
خداوند غالب تعریف کئے گئے کے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ اور کہا
اُن لوگون نے جو کافر ہوئے کیا راہ بتادین ہم تمکو اوپر اس شخص کے کہ خبر دیتا ہی تمکو یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ کہتا ہی جب ریزہ ریزہ ہوجاؤگے
تم نہایت ریزہ ریزہ ہوجانا البتہ تم بیچ پیدایش نئی کے ہوگے یعنے پھر جلائے جاؤگے منکر بعث کے یعنے بعضون کو کہتے تھے کہ ایک مرد یہہ
خبر دیتا ہی أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ کیا باندھہ لیا ہی اوپر اللہ کے جھوٹ یا اسکو جنون ہی کہ کہتا ہی جو بات نہین جانتا بَلِ الَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ نہین ہی ایسا کہ کہتے ہین کافر بلکہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کے بیچ عذاب کے
ہین اُس جہان مین اور گمراہی دور کی ہین ہین راہ صواب سے اس جہان مین سمجھئے کہ وصف ضلال کا ساتھہ بعید کے قبیل اسناد مجازی کے ہی کیونکہ
بعید صفت ضال ہی أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کیا پس نہین دیکھا کافرون نے طرف اس چیز کے کہ آگے
انکے ہی اور اس چیز کے کہ پیچھے انکے ہی آسمانون سے اور زمین سے یعنے گھیر لیا ہی آگے پیچھے سے انکو اور قید ہو رہے ہین درمیان آسمان اور زمین
کے إِنْ نَشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ اور جاہین ہم دھسا دیوین ساتھہ انکے زمین کو یا ڈال دیوین ہم اوپر
انکے ایک ٹکڑا آسمان سے بسبب جھٹلانے انکے کے آیتون ہمارے کو إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ تحقیق بیچ اس دیکھنے آسمان
و زمین کے یا بیچ تامل کرنے قدرت ہماری کے اوپر دھسانے اور گرانے کے البتہ نشانی ہی اور عبرت واسطے ہر بندہ رجوع کرنیوالے کے طرف

حق کے کیونکہ وہ فکر اور غور کرتے ہین دلائل قدرتین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا اور البتہ دی ہمنے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی
کہ نبوت ہی یا کتاب زبور یا بادشاہی یا حسن خُلق یا رعیت یا توفیق عدل حکم ہین یا بخشش کرنا عجزہ اور ضعفا پر یا حلاوت مناجات یا علم
عین المعانی مین ہی کہ مراد خوش آوازی ہی جب حضرت داؤد زبور پڑہتے تھے درندے اور وحشی اپنے مکانون سے نکل کر سننے کو آتے تھے
اور پرندے بیتاب ہوکر اپنے آپ کو زمین پر گراتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ فضل یہہ ہی کہ بعد اسکے فرماتا ہی يَا جِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ کہا ہمنے
ای پہاڑو تسبیح کرو ساتھ اُسکے اور ای جانورو یا ای پہاڑو پھراؤ آوازین کو وقت تسبیح کہنے اُسکے کے اور ای مرغو موافق ہو ساتھ اُسکے تسبیح مین
یا ای پہاڑو سیر کرو ساتھ اُسکے جس جگہہ کہ وہ جاوے اور جسوقت کہ وہ چاہے یہہ معجزہ حضرت داؤد کا تھا کہ پہاڑ اُنکے ساتھ چلتے تھے اور جب وہ
تسبیح کہتے تھے کوہ سے صدا آتی تھی اور مرغ ہوا پر صف باندھہ کر با الحان دلاویز امداد کرتے تھے اور بہت لوگ سنکر ان نغمونکو جان دیتے تھے علت
سُنکے اُسکے نغمہ کی پرداز یان ٭ مرغ بیجان کرتا ہی کیا پرداز یان ٭ ایکدن ایک فرشتہ اُنکی زیارت کو آیا اُسنے کہا کہ آپ پیغمبر خدا اور خلیفہ کبریا
ہین اولی یہہ ہی کہ طعام اپنے کسب سے کھاؤ اُنھون نے دعا کی حق تعالی کا امر ہوا کہ زرہ بنایا کرو اور یہہ کسب اُنپر آسان کیا چنانچہ فرماتا ہی حقتعالی
وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ اور نرم کیا ہمنے واسطے داؤد کے لوہا ین آگ کے مثل موم کے کہ جو ہین چاہے تصرف کرے اور حکم کیا ہی اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ
فِي السَّرْدِ یہہ کہ بنا زرہین فراخ دامن کشادہ اور اندازہ رکھہ حلقے پر کہ وہین کہ مساوی ہون آپسمین تو کہ وضع اسکی مناسب ہو کہتے ہین
کہ ہر زرہ چھہ ہزار درم کو بکتی تھی چار ہزار خیرات کرتے تھے دو ہزار نفقہ عیال کرتے تھے لباب مین ہی کہ جب وفات پائی آپنے ہزار زرہ
خزانہ مین تھے وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اور کہا ہمنے ای داؤد تم اور گھر والے تمھارے عمل کرو اچھے اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق مین ساتھہ اُس چیز
کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہون اور موافق اُسکے جزا دونگا وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ اور مسخر کیا واسطے سلیمان کے باد کو
صبح کی سیر اسکی ایک مہینے کی راہ تھی اور شام کی سیر اسکی ایک مہینے کی راہ تھی صبح کو تدمر سے جاکر قیلولہ اصطخر شیراز مین کرکر رات کو کابل مین
آرام کرتے تھے وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ اور بہایا ہمنے واسطے سلیمان کے چشمہ تانبے گلے ہوئے کا سمجھ لیجئے کہ یمن مین ایک مقام تھا ہر مہینے مین تین
دن وہان معدن سے تانبا گلا ہوا مثل آب رواں کے بہتا تھا جو چاہتے تھے اُس سے بناتے تھے وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ اور مسخر کیا
جنون سے اُن لوگونکو کہ خدمت کرتے تھے آگے اُسکے ساتھہ حکم پروردگار اُسکے کے مقرر کیا ہمنے کہ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ
مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ اور جو کوئی کجی کرے جنون مین سے حکم ہمارے سے اور اطاعت سلیمان سے چکھاوینگے ہم اُسکو عذاب دوزخ سے عقبی مین بعضے
کہتے ہین کہ دنیا مین مقرر کیا تھا کہ فرشتہ تازیانہ آتش ہاتھہ مین لیے ہوئے جنون پر مسلط رہتا تھا جو کوئی حضرت سلیمان کی عدول حکمی کرتا تھا اُسکو
مارتا تھا اور جلاتا تھا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ بناتے تھے واسطے سلیمان کے جو کچھہ چاہتا قلعو نسے اور بنیاد رونسے لکھا ہی کہ جن آپکے
واسطے قلعہا بلند اور حصار ہا استوار بناتے تھے چنانچہ ولایت یمن مین بہت تیار کئے ہین اور وسیط مین ہی کہ محراب بالاخانہ کو کہتے ہین
کہ کئی درجہ اُسکے ہون وَتَمَاثِيْلَ اور بناتے تھے تصویرین فرشتون اور پیغمبرونکی حالت عبادت کی کہ لوگ دیکھکر اسیطرح عبادت کرین اور
اُس زمانے مین تصویر کا رکھنا مباح تھا عین المعانی مین ہی کہ آدمیون کی تصویرین آہنی بناتے تھے حق تعالی لڑائی کے وقت اُنمین جان ڈال
دیتا تھا تو کہ قتال مین قوی اور مضبوط ہون بعضون نے کہا ہی کہ تصویرین دو شیرون کی تخت کے تلے بنائین تھین اور شکلین دو
کرگسونکی اوپر تخت کے جب حضرت سلیمان تخت پر چڑہنے لگتے تھے دونو شیر بازو اپنے بچھا دیتے تھے اُنپر پانو رکھکر چڑہہ جاتے تھے اور جب تخت پر بیٹھتے
تھے دو نو کرگس اپنے پر کھولکر سایہ کرتے تھے وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ اور بناتے تھے تاش اور لگن مانند تالابونکے

اور حوضوں بڑے جیسے اور دیگیں بڑی ایک جگہہ چولہے پر دہری رہنے والیاں مثل پہاڑوں کے اور بارہ ہزار باورچی انمیں کہانا پکاتے تھے اور
اتنک بعضے ولایتوں میں پتھر کی تراشی ہوئی وہ دیگیں موجود ہیں اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا اور کہا ہمنے نیک عمل کرو اے آل داود کے
واسطے شکر ان نعمتوں کے بعضوں نے کہا ہی کہ آل داود علیہ السلام نے ساعتیں دن رات کے بانٹ لیں تھیں ہر ساعت آپ اپنے بار بیسے ایک
انمیں سے قایم رہتا تھا اوپر شکر گذاری اور عبادت باری کے وَقَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ اور تھوڑے ہیں بندوں میں سے شکر کرنیوالے شکور اسکو
کہتے ہیں کہ دل اور زبان اور جوارح سے اکثر اوقات مراسم شکر گذاری کے ادا کرے اور ظاہر اور باطن سپاس باری میں رہے کسی حال
غافل نہو وجدان اور حرمان اور عافیت اور مرض میں شکر کرتا رہے وجدانمیں یہہ کہ نعمت پائی حرمانمیں یہہ کہ زیادتی نہ آئی صحت میں یہہ کہ مرض
نہوا مرض میں یہہ کہ ہنوز نہ موا اور زیادہ جو اسکے اپنے آپ کو شکر سے عاجز جانے کیونکہ توفیق شکر کی بھی نعمت ہی اسکے واسطے اور شکر
چاہیے پس کیونکر ادا کرے رافت سپاس حق تیری کیا جان ہے شکر واجب ہوا اور ممکن کیا امکان ہے بجز سواء میں ہے روایت ہی کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے سنا کہ ایک شخص کہتا تھا اللہم اجعلنی من القلیل اس سے پوچھا کہ معنے اسکی کیا ہیں اسنے کہا کہ جیسے معنے آیت
وقلیل من عبادی الشکور کی ہی یہہ دعا درد کی ہی حضرت عمر نے کہا کہ سب لوگ مجھسے دانا تر ہیں ہر ایک ایسے چیز کہتا ہی کہ میں نہیں جانتا
لکھا ہی بنائی مسجد بیت المقدس داود علیہ السلام نے شروع کی اور سلیمان علیہ السلام نے اتمام میں اسکے بہت سعی کی اور ایک برس کا کام انمیں
باقی تھا کہ انکی اجل آئی انھوں نے اپنے اہل کو وصیت کی کہ میرا مرنا ظاہر مت کیجو اور بعد موت میرے مجھے عصا کا تکیہ لگا دیجو تو کہ جن کام بنا جاویں
جب انکا وصال ہو گیا غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھکے عصا کا تکیہ لگا کر کھڑا کر دیا جب آپنے معلوم کیا کہ موت آن پہنچی جنوں کو عمارت کا نقشہ بتا کر
شیشہ محل میں در بند کر عصا کا تکیہ کر بندگی میں کھڑے ہو گئے جن دور سے دیکھتے تھے کہ آپ عصا لگائے ہیں اور اپنا اپنا کام کئے جاتے تھے
یہاں تک کہ بعد ایکسال کے گھن نے جڑ عصا کی کھا گئے آپ زمین پر گر پڑے موت معلوم ہو گئی جن اس سے دم بہاگ گئے پہاڑوں اور جنگلوں کی
طرف چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی فَلَمَّا قَضَیۡنَا عَلَیۡہِ الۡمَوۡتَ مَا دَلَّہُمۡ عَلٰی مَوۡتِہٖۤ اِلَّا دَآبَّۃُ الۡاَرۡضِ تَاۡکُلُ مِنۡسَاَتَہٗ پس جب مقرر کیا ہمنے اوپر اسکے موت کو
اسکے اور موا ہوا عصا پر تکیہ لگا دیا نہ خبردار کیا جنوں کو اوپر موت اسکے کے مگر کیڑے گھن کے نے کہ زمین سے نکل کر کھاتا تھا عصا اسکا
فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الۡجِنُّ اَنۡ لَّوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ الۡغَیۡبَ مَا لَبِثُوۡا فِی الۡعَذَابِ الۡمُہِیۡنِ پس جب گر پڑا سلیمان جان لیا جنوں نے یہہ کہ اگر ہوتے
جانتے غیب کو نرہتے ایک برس بیچ عذاب ذلیل کرنیوالے کے یعنے عمارت کے بنانے کی تکلیف نہ اٹھاتے سمجھ لیجے کہ جن آدمیوں کے پاس دعوے
کرتے تھے کہ ہم علم غیب رکھتے ہیں سو غافل ہوئے یا لوگ گمان کرتے تھے کہ جن غیب دان ہیں سو وہ گمان اٹھ گیا لَقَدۡ کَانَ لِسَبَاٍ فِیۡ مَسۡکَنِہِمۡ
اٰیَۃٌ البتہ تحقیق تھا واسطے اولاد سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کے بیچ گھروں انکے کے نشانی اوپر وجود صانع اور قدرت کاملہ
سمجھ لیجیے کہ پہلے وہاں ملک یمن میں بادشاہ اس شہر سبا کی بلقیس تھی اسنے اس ملک کو خوب بسایا تھا پانی جھیلوں کا اور نہروں کا سب
سمیٹ کر ایک جگہہ بند کیا تھا آب بیزا و پر نیچے رکھی تھی بلند اور پست زمین کے واسطے تمام سال پانی وہاں بھرا رہتا تھا جسقدر درکار ہوتا تھا
خرچ کرتے تھے ملک سبز اور آباد رہتا تھا دو باغ ادھر ادھر تھے درخت میوہ دار چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی جَنَّتٰنِ عَنۡ یَّمِیۡنٍ
وَّ شِمَالٍ دو باغ داہنے طرف سے اور بائیں طرف سے گھروں انکے یعنے نشانی کہ مساکن اہل سبا میں مذکور ہوئی دو باغ تھے اگرچہ ہر طرف
بوستان دلکشا اور گلستان راحت افزا لہلہاتے تھے لیکن تقارب اشجار کے سبب ایک باغ نظر آتے تھے پس پیغمبر نے انکے کہا
کُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ رَبِّکُمۡ وَ اشۡکُرُوۡا لَہٗ کھاؤ رزق پروردگار اپنے کے سے اور شکر کرو واسطے اسکے لکھا ہی کہ کثرت میوے کی وہاں

اسقدر تھی کہ اگر کوئی ٹاش سر پر دھر کر درختونکے تلے ہو کر گذرتا ٹاش بھر جاتا میوونسے بغیر اسکے کہ ہاتھ سے توڑے بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ
غَفُوْرٌ یہہ جو تھیں حق تعالی نے دیا ہی شہر پاکیزہ کہ ہوائے خوش اور آب شیرین اور خاک پاک رکھتا ہی لکھا ہی کہ وہان مچھر اور جوں و
بچھوا اور پسو نتھا اگر کسی مسافر کے جوئین کپڑونمین ہوتین تو وہانکے شب باشی مین خود بخود مرجاتی تھین اور پروردگار ہی بخشنے والا اسکے
کہ شرک سے توبہ کرے فَاَعْرَضُوْا پس منہہ پھیر لیا انھون نے پیغمبر اپنے سے اور شکر گذاری نکی اخبار مین ہی کہ تیرا پیغمبر انپر آئے سب کو انھون جھٹلایا
آخر پیغمبر انپر بعد رفع عیسی علیہ السلام کے آیا اسکو بہت ایذا دی حق تعالی نے گھونس کو حکم کیا ایسے آدھی رات کو کہ سب سوتے تھے بند پانی کا
ڈالا پانی یہہ نکلا باغ اور گھر انکے بہہ گئے بہت آدمی اور جانور مر گئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ
بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ پس بھیجا ہمنے اوپر انکے سیل عرم کو سمجھ لیجئے کہ عرم نام اس بند آب کا ہی یا نام اس
میدانکا ہی جہانسے پانی آیا تھا یا نام اس کھونس کا جسنے بند مین سوراخ کیا تھا اور بدل دیا ہمنے انکو عوض دونو باغون انکے کے دو باغ
میوے والے بدمزہ تلخ اور جھاؤ اور کچھ چیز بیر مین سے تھوڑی یعنے کچھ بیر بیری بھی دے کہ انکو دیکھکر بیتو کمی ہوئے یاد کرین سمجھ لیجے کہ آبیسے موضع
کو جنت کہنا بطریق مشاکلة لکھا ہی کہ پانی اس سیل کا جس زمین پر گیا وہ شورہ زار ہو گئی کام جاتی رہی اور رنگ اس پانی کا سرخ تھا ذٰلِكَ
جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا یہہ عذاب سیلاب بدلا دیا ہمنے انکو بسبب کفران نعمت انکے کے اور بسبب اسکے کہ کفر کیا انھونے ساتھ پیغمبرونکے وَ
هَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ اور نہین عذاب دیتے ہم مگر ناشکر کو نجازی بصیغہ متکلم معروف اور کفور منصوب ہی بقرات حفص اور اوروں
نے بصیغہ مجہول اور کفور مرفوع پڑھا ہی یعنے نہین عقاب کیا جاتا مگر ناشکرا اور جزا عام ہی واسطے مومن اور کافر کے اور مجازات خاص کفار کے
واسطے ہی لکھا ہی کہ جو قوم سبا ہلاکت سے بچ گئی اپنے پیغمبر پاس آکر کہنے لگی کہ ہمنے سچا نا رب آپکے کو اگر آپ ہمین نعمت انعام کرے ناشکری نکرینگے
اور ایسی عبادت کرینگے کہ کسی قوم نے نکی ہو حق تعالی نے پھر انپر نعمتین خالص عنایت کین چنانچہ فرماتا ہی وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ
بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ اور کیا ہمنے درمیان انکے اور درمیان ان گانوونکے کو برکت دی ہمنے بیچ انکے یعنے
ملک شام کی بستیان جیسے اردن اور فلسطین اور ایلیا بستیان ظاہر آباد پاس پاس عین المعانی مین ہی کہ مارب سے کہ اہل سبا کی تھا
تھی شام تلک چار ہزار سات سو بستیان بستی تھین اور مقرر کردی تھی ہمنے بیچ ان بستیون کے سرائے اترنے کی کہ مسافر آرام پاوین یعنے
یا مقدار کیا تھا ہمنے بیچ انکے جانا لوگونکا یا مقادیر مراحل بیان کی ہمنے اور کہا ہمنے سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ چلو بیچ ان بستیونکے
راتون کو اور دنونکو امن پانے والے دشمن سے اور درندے سے بسبب کثرت لوگونکے یا امن پانیوالے بھوکھ پیاس سے بسبب آبادی کے کہ جگہ جگہ
گانو بستے تھے پس جو لوگ کہ باقی رہے تھے بھاگ کر تجارت کرنے لگے تھے شام کو جاتے تھے کہین دوپہر کو آرام کرتے تھے کسی گانو مین شب
گذارتے تھے یونہین بفراغت تمام آتے جاتے تھے تونگرون نے حسد کیا کہ فقیر دنیا اور ہم مین کچھ فرق نہین پیادہ اور مفلس اس راہ مین مثل
سوار اور تونگر کے جاتا ہی فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا پس کہا تونگرون نے اے پروردگار ہمارے دوری ڈال درمیان منزلون
سفرون ہمارے کے یعنے جنگل بیابان راہ مین ایک منزل سے دوسری منزل تک کردے کہ لوگ بن توشہ اور سواری کے سفر نکر سکین
جیسا اور ملکونکی خبر سنتے ہین کہ رستے بیچ پانی نہین ملتا بستی نہین نظر آتی کوسون تک بیابان لق ودق مین چلے جاتے ہین اپنا
سامان کئی ہو جائے وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اور ظلم کیا انھون نے یہہ دعا مانگکر جانون اپنے کو
اور ہم نے ان بستیون کو ویران کر دیا پس کیا ہمنے اہل سبا کو باتین اور کہانیان یعنی لوگ تعجب سے انکی باتین بیان کر

بائین کم ۱۲

ہین کہ بستی سے ویرانی اور آبادی سے بربادی چاہی اور ٹکڑے کیا ہمنے انکو نہایت ٹکڑے ٹکڑے یہان تک کہ انمین سے تار بیر ہین کوئی نہ رہا
قبیلہ غسان انمین سے شام کو نکل گئے اور قضاعہ مکے کو اور اسد بحرین کو اور انمار مدینے کو اور جزام تہامہ کو عرب مین ضرب المثل ہو گیا
منتشر ہونا انکا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے والے کے اور
محنتونکے شکر کرنے والے کے اور نعمتونکے کشف الاسرار مین ہے کہ اہل سبا خوش حال فارغ البال وقت کاٹتے تھے بسبب صبر کے اور بیچ نعمتونکے
کے اور ناشکر کے اور نعمتونکے ستحا انکو جو پہنچا انظم شکر کر نعمت پہ شعر دلانہ ناسپاسی کرنے جو اہل سبا جو یہان آیا یہان بھی آئیگا کفر نعمت
ریح و نعمت لائیگا وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ اور البتہ تحقیق سچا کیا اوپر اہل سبا کے یا اوپر سب کافرونکے ابلیس نے گمان اپنا یعنے ابلیس
گمان کیا تھا کہ بنی آدم ہونگے بسبب شہوت اور غضب کے کہ انکے طینت مین رکھا ہے دست تصرف پاؤنگا اور انکو گمراہ کرونگا سو وہ گمان
اسکا اہل ضلالت کے حق مین سچ نکلا فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ پس پیروی کی اسکی شرک اور معصیت مین مگر ایک فرقے نے ایمان والون سے
کہ مستثنی ہین وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ اور نہ تھا واسطے ابلیس کے اوپر انکے جنکے حق مین
اسکا گمان سچ نکلا کچھ غلبہ مگر اسواسطے تو کہ ظاہر کرین ہم اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے ساتھ آخرت کے اس شخص سے کہ وہ آخرت سے بیچ شک کے ہے یا تو کہ جدا
اولیا ہمارا اہل ایمان اور اہل کفر کا انکو وَرَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ اور پروردگار تیرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہے قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیچ کو کہ پکارو تم ان لوگونکو کہ گمان کرتے ہو خدا انکو سوا اللہ کے ہے یعنے فرشتونکو تم پوجتے ہو پکارو کہ کچھ ہمین نفع
پہنچا دین یا ضرر دفع کرین کیا طاقت کہ بن حکم اللہ کے کچھ کر سکین یا کافر دنکو کہہ کہ جھوٹے معبود ونکو بلاوین تو کہ اجابت کرین تمھاری
اور کیونکر اجابت کرینگے کہ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ نہین
مالک ہوتے برابر ایک ذرہ کے خیر او شر سے بیچ آسمانونکے اور نہ بیچ زمین کے اور نہین واسطے انکے یعنی فرشتونکے یا انکو بیچ آسمان وزمین کے کچھ ساجھا
پیدا کرنے مین نہ تصرف کرنے مین اور نہین واسطے خدا کے فرشتون اور بتونمین سے کوئی پشتبان اور مددگار نفاذ امور تدبیر مین وَلَا تَنْفَعُ
الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اور نہین فائدہ دیتی شفاعت کسی کے نزدیک خدا کے یعنے گمان شفاعت کا کہ فرشتون اور بتونسے رکھتے ہو تحقیق ہوگا
کیونکہ کسی کی شفاعت فائدہ نہین دیتی اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ مگر واسطے اس شخص کے کہ اذن دیوے اللہ واسطے اسکے شفاعت کرنے کا یا وہ فرو
ہو ساتھ شفاعت کرنیکے اور قیامت کے دن منتظر ہونگے شفاعت کرنیوالے اور شفاعت کئے گئے اور ڈرینگے کہ حق تعالی کیا فرماتا اور حکم الہی کا انتظار کرینگے
حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ یہانتک کہ جب دور کئے جاوینگے بیقراری دلون انکے سے کہینگے یعنے انکے بعضونکو کیا کہا
پروردگار تمھارے نے شفاعت کے حق مین قَالُوا الْحَقَّ کہینگے کہ کہا سخن راست اور درست اور فرمایا کہ شفاعت کرین مومنونکی نہ مشرکونکی وَهُوَ
الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ اور وہ ہی بلند بڑا برتر اس سے کہ پیغمبر اور فرشتے بے اذن اسکے کے شفاعت کر سکین قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
کہہ کون شخص رزق دیتا ہے تمکو آسمانونسے اور زمین سے مینہہ برساکر بناتا اُگاکر قُلِ اللّٰهُ کہہ تو آپ کہ اللہ رزق دیتا ہے کیونکہ اس سوال کا سوا
اسکے جواب نہین اور کافر اگر الزام کے ڈر سے زبان سے نہین کہتے تو دل سے اقرار کرتے ہین وَاِنَّاۤ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰی هُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور کہہ
انکو کہ ہم مسلمان کہ رزق دینے والے کو ایک جانتے ہین اور اسکی عبادت کرتے ہین یا تم مشرک کہ اس واجب الوجود کا شریک ٹھہراتے ہو البتہ
اور ہدایت کے ہین یا بیچ گمراہی ظاہر کے ہین قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ نہ پوچھے
جاوگے تم اس چیز سے کہ گناہ کرتے ہین ہم اور نہ پوچھے جاوینگے ہم اس چیز سے کہ کرتے ہو تم بلکہ ہر ایک کو عمل اسکے سے پوچھین گے اور موافق اسکی جزا دینگے

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ کہہ جمع کریگا ہم سب کو پروردگار ہمارا دن قیامت کے پھر حکم کریگا درمیان ہمارے ساتھ حق کے
اور محق کو بہشت میں لیجاویگا اور مبطل کو دوزخ میں وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ اور وہی حکم کرنیوالا جاننے والا فرد حکم کرتا ہے بیچ خلق وہ جانتا ہے
حکم جیسا چاہیئے قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ كَلَّا کہہ دکھلاؤ مجھکو ان لوگونکو کہ ملا دیا ہے تمنے ساتھ خدا کے شریک ٹھہرا کر بیچ عبادت کے
ہرگز نہیں یوں بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ بلکہ وہ اللہ ہی غالب سب پر کس کی قدرت ہے کہ اسکی شرکت کا دم مارے دانا ساتھ
احکام صواب کے اور موصوف ساتھ حکمت بالغہ کے کون طاقت رکھتا ہے کہ اسکے شریک ہو سکے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ اور نہیں بھیجا ہم نے تجھکو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بھیجنا عام واسطے سب لوگونکے یا واسطے سب خلائق کے
یہہ خصائص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ہے کہ مبعوث سب پر کیا آدمی کیا جن کیا اور سوا انکے اور کوئی پیغمبر تمام جن انس پر مبعوث نہیں
اور بعضوں نے کہا ہے کہ یائے کافہ واسطے مبالغے کے ہے جیسے علامہ یعنے نہیں بھیجا ہمنے تجھکو مگر باز رکھنے والا لوگونکو شرک سے خوشخبری دینے والا
ساتھ فضل کے موحدونکو اور ڈرانے والا ساتھ عدل کے مشرکونکو اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے بڑائی اور فضیلت تیری اور نادانی سے
کرتے ہیں مخالفت تیری وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہیں نادانی سے کہ کب ہوگا یہہ وعدہ عذاب کا یا قیام قیامت کا
اگر ہو تم بیچ اسکے اے پیغمبر اور مسلمانو سچے قُلْ لَكُمْ مِيعَادُ يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ کہہ کہ واسطے تمہارے ہے وعدہ ایک دن کا
کہ جب وہ آئیگا نہ پیچھے رہوگے اسدن سے ایک گھڑی اور نہ آگے بڑھوگے اس سے لکھا ہے کہ کفار مکہ نے بعضے اہل کتاب سے پوچھا احوال پیغمبر کا
انہوں نے کہا کہ ہمنے اپنی کتاب میں نعت اسکی پڑھی ہے وہ پیغمبر مقرر ہے ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ ہم تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے یہہ آیت نازل
ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہیں اہل کتاب کو کہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم
ساتھ اس قرآن کے کہ محمد پر اترا ہے اور نہ ساتھ اس کتاب کے کہ اتری ہے آگے اسکے وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور کاشکے دیکھے تو
جسوقت کہ مشرک کھڑے کیے جاوینگے نزدیک پروردگار اپنے کے حساب گاہ میں واسطے حساب کے کیا امر مشکل ہے کہ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ الْقَوْلَ
پھیرینگے بعض انکے طرف بعضوں کی بات کو يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ کہینگے وہ لوگ کہ ناتوان کیے گئے
تھے یعنے پیروی کرنیوالے واسطے انکے جو تکبر کرتے تھے یعنے پیشوا تھے اگر نہوتے تم البتہ ہوتے ہم ایمان والے لیکن تمنے گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکھا
قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَى بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ کہینگے وہ لوگ جو تکبر کرتے تھے واسطے ان لوگونکے
جو ناتوان کیے گئے تھے دنیا میں کیا ہمنے بند کیا تھا تمکو قبول ہدایت سے پیچھے اسکے کہ آئے تھے تمہارے پاس بلکہ تھے تم جانوں اپنے پر گناہ کرنیوالے
اور شرک لانے والے وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا
اور کہینگے وہ لوگ جو ناتوان کیے گئے واسطے ان لوگونکے جو تکبر کرتے تھے ایسا نہیں ہے کہ ہم آپ کافر ہوتے تھے بلکہ مکر تمہارا دن اور رات میں باز رکھتا
ہمکو ایمان سے جسوقت کہ تم حکم کرتے تھے ہمکو یہہ کہ کفر کریں ہم ساتھ اللہ کے اور مقرر کریں ہم واسطے اسکے شریک وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا
الْعَذَابَ اور چھپاوینگے دونو فرقے بعد جواب سوال کے پشیمانی کہ اعمال کے سبب ہوگی یا اسرار یعنی اظہار ہے اور یہہ لغت اضداد
سے ہے یعنے ظاہر کرینگے پشیمانی جسوقت کہ دیکھینگے عذاب کو وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کردینگے ہم طوق بیچ گردنوں
ان لوگونکے کہ کفر کرتے تھے لانا مستقبل کا ساتھ صیغہ ماضی کے واسطے تحقیق وقوع کے ہے اور وضع مظہر بجائے مضمر واسطے بیان سبب
طوق انکے کے ہے هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ نہ جزا دئے جاوینگے وہ مگر وہ کچھ کہ تھے وہ عمل کرتے لیکن تسلی حضرت صلی اللہ

الربع

نصف

علیہ وسلم کی فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ اور نہیں بھیجا ہمنے بیچ کسی
بستی کے کوئی ڈرانے والا پیغمبر مگر کہا دولتمندوں اور آسودوں اسکے نے اول پیغمبرون کو تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے
اپنے زعم میں کافر ہیں اور منکر وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ اور کہا انھوں نے کہ ہم زیادہ تر ہیں مال میں اور اولاد میں
تم سے پس ہم لائق تر ہیں تم سے دعوی نبوت میں اور نہیں ہیں ہم عذاب کئے گئے یعنے اللہ ہمیں عذاب نہیں کریگا کیونکہ نعمت دی ہے محنت نہ دیگا قُلْ اِنَّ رَبِّيْ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ کہہ تحقیق پروردگار میرا کھولتا ہے رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہے اہل شرک
اور معصیت سے ساتھ اپنی مشیت کے نہ اسکی کرامت کے اور تنگ کرتا ہے اور جسکے کہ چاہتا ہے ساتھ حکمت اپنی کے نہ واسطے ذلت اسکی کے اور لیکن اکثر
لوگ نہیں جانتے اور گمان کرتے ہیں کہ کثرت مال اور اولاد واسطے شرف اور کرامت کے ہے وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى
اور نہیں مال تمہارا اور اولاد تمہاری وہ کہ نزدیک کرے تمکو ہمارے نزدیک کرنیکا اعمال صالحہ ہیں سو وہ تم میں نہیں پس مال و اولاد کسی کو اللہ سے نزدیک
نہیں کرتے اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا مگر جو شخص کہ ایمان لاوے اور عمل کرے اچھے لائق قبول کے یعنے مال کو براہ خدا خرچ کرے اور اولاد کو علم
دین سکھلاوے اور صلاحیت بتاوے فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ پس یہہ لوگ واسطے انکے ہے جزا دوگنی بیچ
اسکے دس اور زیادہ ساتھ سو تک بسبب اسکے جو کیا انھوں نے اور وہ بیچ بالاخانوں کے نڈر ہیں رنج اور مصیبت اور شدت اور آفت سے
وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ اور جو لوگ سعی کرتے ہیں بیچ رد کرنے آیتوں ہمارے کے یعنے قرآن کے اور ابطال
کے گمان کرتے ہیں کہ ہمکو عاجز کرینگے اتباع اسکے سے یا لوگوں کو قبول کرنے سے یا ایمان لانے سے یہہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کئے جاوینگے اور وہ بیچ
ہمیشہ رہینگے قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ کہہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہے روزی کو واسطے جسکے
کہ چاہتا ہے بندوں مومنوں اپنے سے بمقتضی رحمت اور تنگ کرتا ہے واسطے اسکے بوجہ حکمت وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ اور جو کچھ
کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے اللہ کی راہ میں پس وہ بدلا دیتا ہے اسکا دنیا میں یا ذخیرہ رکھتا ہے واسطے اسکے آخرت میں حدیث میں ہے کہ ہر سحر
فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک کہتا ہے اللهم اعط كل منفق خلفا الہی تو ہر نفقہ کرنیوالے کو بدلا دے اور دوسرا کہتا ہے اللهم اعط كل ممسك
تلفا خدایا تو ہر بند کرنیوالے کو مال کے تلف ہونا مال کا یعنے مال دے راہ خدا میں کہ تلف ہو وینگا یہہ بندست کہ کوئی دم میں تلف
ہو ویگا وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور وہ بہتر رزق دینے والوں کا ہے یعنے سوا اسکے جو رزق دیتا ہے وسیلے ہیں واسطے ہیں درمیان میں
حقیقت میں رازق وہی ہے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ اور یاد کر جسدن کہ جمع کریگا
اللہ سب کو بہم کہ خدا تعالی پھر کہیگا واسطے فرشتوں کے کیا یہہ تمکو عبادت کرتے تھے اور یحشر اور نقول بھی ساتھ صیغہ متکلم کے قرات آئی ہے اور
یہہ سوال واسطے قطع طمع مشرکوں کے ہوگا شفاعت ملائکہ سے قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ کہینگے فرشتے پاکی ہے تجھکو اس سے کہ سوا تیرے
اور کی عبادت کریں تو ہی ہے خدا اور معبود ہمارا ہم بندے ہیں تقصیر وار ہیں معبودیت کے کب سزاوار ہیں تو ہی ہے دوست ہمارا سوا انکے
یعنے درمیان ہمارے اور انکے کچھ دوستی نہیں اور نہ جانا کہ ہمنے اپنی پرستش پر انکو رضا دی بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ
بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ بلکہ وہ تھے عبادت کرتے جنوں کی یعنے انکا کہا مانتے تھے اور باطل سے پوجتے ہیں یا جن شکلیں بن کر طرح طرح انکو نظر آتے
تھے اور خیال میں انکے سمانے تھے کہ یہہ فرشتے ہیں اکثر آدمیوں کے ساتھ انکے ایمان رکھتے ہیں یعنے تابعداری کرتے ہیں فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا پس آج کے دن کا سب حکم اللہ ہی کا ہے نہ اختیار میں رکھیگا بعضا تمہارا واسطے بعضوں کے نفع

اور نہ ضرر کو یعنے معبود ون جھوٹونکو واسطے عابدون اپنے کے قوت نفع دینے کی اور ضرر دفع کرنے کی نہین وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا
ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ اور کہینگے ہم واسطے اُن لوگونکے کہ ظلم کرتے تھے ساتھہ وضع عبادت کے غیر موضع اسکے مین چکھو
عذاب آگ کا وہ آگ کہ تھے تم ساتھہ اُسکے جھٹلاتے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ
اور جب پڑہی جاتی ہین اوپر کافرونکے آئتین ہماری یعنے قرآن ظاہر کہتے ہین نہین یہہ محمد مگر ایک مرد ہی چاہتا ہی یہہ کہ بند کرے تمکو اس چیز سے
کہ ہمیشہ تھے عبادت کرتے باپ تمہارے یعنے مدعا اسکا یہہ ہی کہ بت پرستی تمہاری چھڑاوے اور اپنے دین آئین پر کہ نیا نکالا ہی لاوے اور
اپنا پیرو بناوے وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى اور کہتے ہین نہین یہہ کلام کہ محمد پڑھتا ہی صلے اللہ علیہ وسلم یعنے قرآن مگر جھوٹھہ باندھ لیا
ہوا خدا پر کہ یہہ اُسکا کلام ہی وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ اور کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہوئے واسطے
کلام حق کے جسوقت کہ آیا اُنکے پاس قرآن نہین یہہ مگر جادو ظاہر یہہ بات وہ کہا کرتے ہین وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا
أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ اور حال آنکہ نہین دی ہمنے کتابون منزلہ سے کہ ہمیشہ پڑھتے ہون اُسکو اور اُسمین سے دلیل لاوین بطلان
قرآن پر اور نہین بھیجا ہمنے طرف اُنکے پہلے تجھہ سے کوئی ڈرانے والا زمانہ فترت وحی مین یعنے پیغمبر کہ اُنکو حق کی طرف بلاوے اور تکذیب اُسکے
سے ڈراوے وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ اور جھٹلایا تھا پیغمبرونکو اُن لوگون نے کہ پہلے اُنسے تھے اور
حال آنکہ نہین پہنچے یکہ والے دسوین حصہ کو اُس چیز کے کہ دی تھی ہمنے اُنکو قوت اور طول عمر اور کثرت مال سے یا نہین پہنچے تھے پہلے لوگ
دسوین حصہ کو اُس چیز کے کہ دی ہمنے اہل زمانے تیرے کو دلائل اور حجت اور اسباب ہدایت سے فَكَذَّبُوا رُسُلِي فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ
پس جھٹلایا پہلے ان سے پیغمبرون میرے کو پس کیونکر تھا عذاب میرا اور انکار میرا ساتھہ اُنکے یعنے ناپسند کرنا میرا اُنکو پس چاہیے کہ قوم تیری بھی
ڈرے ایسے حال سے قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ کہہ سوا اسکے نہین کہ نصیحت کرتا ہون تمکو ساتھہ ایک بات کے أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ
وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا اور وہ بات یہہ ہی کہ کھڑے ہو مجلس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے واسطے اللہ کے دو دو لوگ آپسمین مشورت کرو
اور ایک ایک لوگ ازدحام سے خاطر پریشان نہو پھر فکر کرو پیغمبر کے معاملہ مین اور ابتدا سے اس آن تک احوال اطوار اُنکے نظر مین لاؤ
تو کہ جانو تم کہ البتہ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ نہین یار تمہارے کو کچھہ جنون کہ سبب دعوی رسالت کا پڑے بلکہ پہنچا تو کمال عقل اُسکی اور یہی
کافی ہی صدق قول اُسکے پر إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ نہین وہ مگر ڈرانیوالا تمکو آگے واقع ہونے عذاب سخت کے
کہ عذاب آخرت ہی قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ کہہ جو کچھہ مانگا ہو مین نے تم سے کچھہ بدلا ادائے رسالت کا پس وہ واسطے تمہارے ہی یعنے
جو عوض ادائے رسالت تم سے مانگا ہو وہ تمہین کو بخشتا ہین نے مراد نفی سوال ہی یعنے کچھہ بدلا نہین چاہتا مین إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى
اللَّهِ نہین ثواب وعوض میرا مگر اوپر اللہ کے وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے گواہ ہی اور حاضر قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ
بِالْحَقِّ کہہ تحقیق پروردگار میرا ڈالتا ہی حق کو یعنے وحی کو القا کرتا ہی جسپر کہ چاہے یا حق باطل کو پھیلاتا ہی عالم مین مراد افشاء دین اسلام
اور اظہار احکام اُسکے ہین عَلَّامُ الْغُيُوبِ جاننے والا ہی غیبونکا کچھہ اُس سے چھپا نہین قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ کہہ
کہ آیا حق یعنے قرآن یا اسلام یا بعثت پیغمبر اور نہ پہلی بار پیدا کرتا ہی معبود باطل یعنے ابلیس یا بت کسی چیز کو اور نہ دوبارا کرتا ہی یعنے قدرت
نہین رکھتا خلق اور بعث پر قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي کہہ اگر گمراہ ہوجاؤن مین راہ حق سے پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا
ہون اوپر جان اپنی کے یعنے وبال اسکا مجھہ پر ہی وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي اور اگر راہ پاتا ہون مین سیدھی بسبب اسکے

ہی کہ وحی کیا ہی طرف میرے پروردگار میرے نے کیونکہ توفیق ہدایت اُسکی عنایت سے ہی اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ تحقیق وہ سننے والا ہی دعا بندو
کی نزدیک ہی ساتھ امید نیازمند و نکے وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ اور اگر دیکھے تو کافرونکو جس وقت کہ گہبراوینگے
دم مرگ یا وقت بعث یا روز بدر دیکھے امر عجیب وہشتناک کو پس نہ بھاگ سکینگے اور پکڑے جاوینگے مکان نزدیک سے یعنے روے
زمین سے زیر زمین یا موقف سے دوزخ میں یا صحراے بدر سے چاہ میں بعضے تفاسیر میں ہی کہ یہ آیت سفیان اور قوم اُسکی کے شان میں ہی کہ
آخر زمانہ میں خروج کریگا اور شام سے لشکر واسطے خراب کرنے مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا وکرامۃ کے ترتیب دیگا وہ سب لشکر بیدا میں پہنچکر
دہنس جاوینگا پس معنے اخذوا من مکان قریب کے جب اس تفسیر کے یہ ہیں کہ زیر پا اپنے سے پکڑے جاوینگے اور سب لشکر میں دو شخص نجات
پاوینگے ایک بشارت مکہ کو پہنچاویگا ایک بھاگ کر خبر قوم سفیان کے پاس لیجاویگا وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ اور کہینگے مشرک مکے کے یا لشکر سفیانی والے
وقت مرنے کے یا زمان خسف کے ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے یعنے خدا کے یا پیغمبر کے یا حشر کے یعنی پھر دنیا میں لیجاویں وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ
بَعِیْدٍ اور کہاں ممکن ہی واسطے اُنکے پکڑنا ایمانکا مکان دور سے کہ وہ عالم آخرت ہی اور محل تکلیف ایمان دنیا ہی اور نزدیک پاس کے
آخرت نظر آئی ہی پس ایمان اُسدم کا فائدہ نہیں بخشتا اور تناوش ساتھ واو کے ہی اور ساتھ ہمزہ کے بدل واو سے بھی قرأت آئی ہی وَّقَدْ
كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ اور تحقیق کافر ہوئے تھے ساتھ خدا کے یا رسول کے یا بعث کے پہلے اس سے کہ مقام تکلیف میں تھے وَیَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ
بَعِیْدٍ اور پھینکتے تھے بن دیکھے بیہودہ باتیں یعنے کلام لایعنی کہتے تھے اور قرآن اور پیغمبر پر طعن کرتے تھے مکان دور سے تو وہ رہتے تھے اُس چیز کے
تھے اور نہیں جانتے تھے کہ کیا کہتے تھے وَحِیْلَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اور پیدا ڈالا گیا درمیان اُنکے اور درمیان
اُس چیز کے کہ چاہتے تھے قبول ایمان اور رجعت دنیا سے جیسا کہ کیا گیا تھا یہی عمل ساتھ اشباہ اُنکے کے کافران گذشتہ سے پہلے اس یعنے ایمان
یاس کا اُنسے بھی قبول نہیں کیا تھا اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ تحقیق تھے وہ بیچ شک اضطراب میں ڈالنے والے کے سورہ فاطر مکی ہی پینتالیس
آیتیں ہیں سات سو ستتر کلمے ہیں تین ہزار ایک سو تیس حرف ہیں فواصل اسکی زان مد بر ہیں اور ربط اسکا سورہ سبا سے یہ ہی
کہ افتتاح دونوں کا ساتھ الحمد للہ کے ہی اور ہر ایک میں بیان وحدانیت خداے عزوجل اور نفی شرک ہی

سورة فاطر مكية وهي | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | خمس واربعون اٰیة

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا ہی جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ
مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ کرنیوالا فرشتونکا پیغام لانیوالے پروں والے دو دو اور تین تین اور چار چار دو دو پر واسطے اوڑنے کے اور باقی واسطے
آرایش کے اور مراد خصوصیت میں اعداد کے نہیں کہ اتنے ہی پر ہیں زیادہ نہیں کیونکہ جبرئیل علیہ السلام کے چھ لاکھ پر حدیث سے ثابت ہیں یَزِیْدُ
فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ زیادہ کرتا ہی بیچ پیدایش کے جسکو چاہتا ہی یعنے پر چار سے زیادہ کرتا ہی جس فرشتے کے کہ چاہتا ہی اور واضح یہ ہی کہ مراد
پیدایش آدمیونکی ہی اور زیادتی اُنکی یا عقل کی راہ سے ہی جیسے فصاحت اور علم اور کرم یا جسم کی راہ سے ہی جیسے حسن صورت اور ملاحت
چشم تفصیل میں کہا ہی کہ مراد قبولیت خلق ہی امام قشیری نے کہا ہی کہ علو ہمت ہی یا رضا بقضا یا شوق بمرتبہ قرب حقایق سلمی میں ہی کہ نور اخلاق
اشراف میں اور سخاوت ہی اغنیا میں اور تعفف ہی فقرا میں اور صدق ہی مومنوں میں اور شوق ہی محبوں میں فرد ہی آتش شوق تیز ہی کہ
جلا جائے کہ دل وہ کلا ہی نکلتا سینہ سے جو شرق مزید فی الخلق کا اثر ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے کہ فرشتونکا
بھیجنا اور پیدایش کا زیادتی کرنا ہی قادر ہی مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا جو کچھ کہ کھول دیوے اللہ واسطے لوگوں کے

رحمت اپنی سے نعمت اور عافیت اور صحت اور علم اور توبہ پس نہیں بند کرنیوالا واسطے اسکے وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ اور جو کچھ بند کر لیوے اللہ تعالے بندوں سے آثار رحمت اپنی سے پس نہیں چھوڑنے والا واسطے اسکے پیچھے بند کرنے بندوں اسکے سے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور وہ ہے غالب بند کرنے میں حکمت والا کھولنے میں کشف الاسرار میں ہے کہ ارباب فہم کہتے ہیں کہ اس آیت میں اشارہ طرف فتوح سوشوں اور عارفوں کے ہے اور فتوح وہ ہے کہ غیب سے بے طلب آوے اور وہ دو قسم ہے ایک مواہب صوریہ ہے جیسے رزق بن کسب کے دوسرا مطالب معنویہ ہے مانند علم لدنی کے کہ بن سیکھے موافق شرع دل پر فایض ہو شیخ الاسلام نے کہا کہ آہ اس علم ناآموختہ سے کہ گاہ اسمیں غرق ہوں گاہ سوختہ نظم نہ حرف ہے نسخہ علم چکہ نہ بن قلم ہے صفحہ دلبر رقم ٭ علم اہل دل نہیں مکتب کا جان نہ بلکہ القا اسکو لطف رب کا جان يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ای لوگو مکے والو یاد کرو نعمتیں اللہ کی کو کہ انعام کئی ہیں اوپر تمہارے بھیجنے پیغمبر ونکے سے اور پہنچانے رزقونکے سے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کیا ہے کوئی پیدا کرنیوالا سوا خدا کے کہ رزق دے تمکو آسمانوں سے مینہ برسا کر اور زمین سے اناج اگا کر لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو تم راہ توحید وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ اور اگر جھٹلاویں تجھکو مکے والے پس تحقیق جھٹلائے گئے ہیں پیغمبر پہلے تجھسے اور انھوں نے صبر کیا ہے تو بھی پیروی کر انکی صبر میں وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہیں سب کام تجھے صبر کی جزا دیگا انکو تکذیب کی سزا پہنچا دیگا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ ای لوگو تحقیق وعدہ اللہ کا حشر اور جزا میں سچ ہے ہرگز اسمیں خلاف نہیں پس نہ فریب دیوے تمکو زندگانی دنیا کی کہ آخرت کو بھلا دو اور نہ فریب دیوے تمکو ساتھ کرم اللہ تعالی کے فریب دینیوالا شیطان یعنے دلمیں تمہارے ڈال دیوے کہ گناہ کرے چلو وہ بخشش دیگا اور اگرچہ اسکے کرم سے بعید نہیں لیکن ایسا ہے کہ زہر کھاؤ اور امید وار ہو کہ طبیعت دفع ضرر اسکا کر دیگی بزرگوں نے کہا ہے کہ ایک مکروں میں سے شیطانکے یہ ہے کہ آدمی کے دلمیں ڈالتا ہے کہ ابھی سے توبہ کیوں کرتا ہے بڑی عمر ہے کر لیجو عیش و عشرت تو کرے فردو شب کو تو کاٹے دلا راگ میں اور شراب میں ٭ صبح کو توبہ کرکے بانوں رکھیو رہ صواب میں إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے قدیمی پس پکڑو تم بھی اسکو دشمن اور ہر حال میں اس سے ڈرتے رہو اور اسپر اعتماد مت کرو کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کسطرح شیطان کو دشمن پکڑیں کہا کہ اپنے ہوائے نفس کی متابعت مت کرو اور آرزوونکے پیچھے مت جاؤ اور جو کرو موافق شرع اور مخالف طبع کے کرو إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ سوا اسکے نہیں کہ بلاتا ہے شیطان طرف پیروی کرنے ہوا کے اور میل کرنے دنیا کے کہ وہ انکو یعنے متابعت کرنیوالوں اور فرمانبرداروں اپنے کو تو کہ ہوویں آخرت میں اسکے ساتھ رہنے والوں دوزخ کے سے الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ جو لوگ کہ کافر ہیں اور شیطان کا کہا مانتے ہیں واسطے انکے عذاب ہے سخت آخرت میں وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور شیطان کا حکم نہ مانا اور عمل کئے اچھے خالص اللہ کے واسطے انکے بخشش ہے اور ثواب ہے بڑا بہشت میں أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا کیا پس وہ شخص کہ زینت دیا گیا واسطے اسکے بدعمل اسکا پس دیکھا اسکو اچھا مانند اسکے ہے کہ تمیز کرتا ہے اچھے کو برے سے اور ہر ایک کو دیکھتا ہے موضح میں ہے کہ مراد ابوجہل یا اہل ہے یا عاص بن وایل اور عمل بد انکا شرک اور تکذیب ہے یا یہود اور نصاری ہیں اور سوء عمل انکا عقاید اور جھگڑنا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یا خوارج ہیں اور عمل بد انکا اعتقادات باطلہ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ پس تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ پس نہ جاتا رہے

جی تیرا اوپر انکے یعنے ہلاک ہو جاوے تو اوپر گمراہی انکے کے افسوس سے کہ پے درپے کھاتا ہی تو اور فعلون پر دن انکے کہ ہر فعل انکا موجب
حسرت تیری کا ہی حاصل یہہ ہی کہ اپنے افسوس بہت کھاوا اور اپنی جان مت کھو إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ تحقیق اللہ جانتا ہی ساتھ اُس چیز کے
کہ کرتے ہیں اور اُسکی انکو سزا دیگا وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور اللہ
وہ ہی جو بھیجا باؤنکو پس اُٹھاتے ہیں بادلونکو پس ہانک لاتے ہیں ہم اُن بادلونکو طرف زمین مردہ کے عدول طرف متکلم واسطے اختصاص فعل کے
ہی یعنے ہم ہی قدرت رکھتے ہیں یہہ نہ سوا ہمارے کوئی اور پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اُس پانی کے زمین کو پیچھے موت اُسکے کے كَذَٰلِكَ النُّشُورُ
اسیطرح سے نکلنا ہی قبرونسے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا جو شخص کہ چاہتا ہی عزت پس واسطے اللہ کے ہی عزت ساری اور
اُسیکی عزت سے رسول اور مومن عزت پاتے ہیں ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين اور عزت انکی عبادت میں ہی اور بدلے اُسکی مخالفۃ
فروتر اُسکے درسے سر کا جس کسوکا کہیں عزت نہ پائی دوجہانمین إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ
طرف اُسیکے چڑھتے ہیں یعنے طرف رضا اُسکی کے یا درگاہ قبول اُسکی کے کلمات پاکیزہ یا اعمال نامے بسبب چڑھنے کاکے کرتے ہیں اور عمل نیک بلند کرتا
اُسکو اور محل قبول میں پہنچاتا ہی کیونکہ مجرد قول بے عمل صالح کہ اخلاص ہی نافع نہیں یا کلمہ طیب دعا ہی اور عمل صالح صدقہ مساکین
اور غالب دعا صدقہ دینے والونکی قبول ہوتی ہی یا کلمہ طیب دعا اماموں کی ہی اور عمل صالح آمین کہنا مقتدیوں کی یا کلمہ تکبیر غزا کی ہی
اور عمل تلوار مارنا یا کلمہ استغفار ہی اور عمل ندامت اور ان سب صورتوں میں بلند کرنے والا کلمے کا عمل ہی اور بعضے ضمیر فاعل کو بیچ
یرفعہ کے عاید کلمہ طیب کیطرف ٹھہراتے ہیں کہ قول لا الہ الا اللہ ہی اور کہتے ہیں کہ توحید بلند کرتی ہی عمل کو کیونکہ قبولیت اعمال کی ساتھ توحید
کے ہی اور ایک وجہ کشاف میں یہہ لکھی ہی کہ خدا بلند کرتا ہی عمل صالح کو یعنے قدر اور مرتبہ اُسکا رفیع کرتا ہی اور مراد عمل سے جو خالص
ہوتا ہی کہ کوئی شے اُسکے برابر نہیں اور جو عمل ریا سے ملا ہی کوئی چیز اُس سے خوار تر نہیں فرق دیکھتا ہی سونا وہ عمل جسمیں ملی ہی ریا اور مثل زر خالص
سمجھ خالص عمل کو وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ اور جو لوگ کہ مکر کرتے ہیں برائیوں کی مراد قریش ہیں کہ حضرت
کے ساتھ مکر کرتے تھے واسطے اُنکے عذاب ہی سخت آخرت میں وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ اور مکر اُنکا وہی ہلاک ہو دیگا وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ
مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنے تمھارے آدم کو مٹی سے پھر پیدا کیا تمکو نطفے سے پھر کیا
واسطے تمھارے جوڑے مرد اور زن کہ آپس میں نکاح کرو وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ اور نہیں اٹھاتی کوئی عورت
فرزند سے اور نہ جنتی ہی مگر ساتھ علم اللہ کے یعنے حمل اور وضع اور مدت اور زمانہ ہر ایک کا اُسکو معلوم ہی وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ
مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ اور نہیں عمر دیا جاتا ہی کوئی عمر دیا گیا اور نہ کم کی جاتی ہی درازی عمر اُسکے سے مگر بیچ
لوح محفوظ کے ہی یعنے درازی اور کوتاہی عمر کی مقرر اور مقدر ہی إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ تحقیق یہہ تقدیر درازی اور کوتاہی
عمر کی اوپر اللہ کے آسان ہی وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ اور نہیں برابر ہوتے دو دریا هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ
یہہ شیریں ہی پیاس کھونے والا آسانی سے گذرنے والا گلی میں پینا اُسکا یا پانی اُسکا اور یہہ کھاری ہی کڑوا وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ
لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا اور ہر ایک اُن دو دریا سے کھاتے ہو تم گوشت تازہ یعنے مچھلی اور نکالتے ہو دریائے
شور خالص سے گہنا موتی اور مونگے سے کہ پہنتے ہو تم اُسکو یعنے عورتیں تمھاری بعضے کہتے ہیں کہ یہہ ضرب المثل مومن اور کافر کی
ہی کہ یہہ برابر نہیں کیونکہ ایک حلاوت ایمان سے عین عذب فرات عرفان ہی اور دوسری تلخی حرارت عصیان سے ملح اجاج

کفر وطغیان ہیں وہ آب حیات اور یہہ نقش سراب ہے یہہ عین خطا اور وہ محض صواب وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور دیکھتا ہی تو کشتیان بیچ ہر ایک کے اُن دو دریا مین سے پھاڑنے والیان پانی کی درچلنے والیان واسطے
تو کہ ڈھونڈھو فضل خدا کے سے یعنے نفع سوداگری مین اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اُن نعمتون پر يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ داخل کرتا ہی راتکو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہی دنکو بیچ رات کے اور مسخر حکم اپنے کا کیا سورج اور چاند کو كُلٌّ
يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ط ہر ایک چلتا ہی اُن دونون مین سے واسطے وقت مقرر کے کہ دور اُسکا تمام ہوتا ہی اور یون ہی چلے جاینگے
قیامت تک ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ یہہ ہی اللہ کہ خالق اُن چیزونکا ہی پروردگار تمھارا واسطے اُسیکے ہی بادشاہی وَالَّذِينَ
تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ اور جسکو کہ پکارتے ہو اور عبادت کرتے ہو تم سوا اُسکے نہین مالک ایک چھلکے کھجور کے
پس لائق بادشاہت کے اور مستحق عبادت کے وہی ہی إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ اگر پکارو تم معبودان باطل اپنے کو نفع پہنچانے اور ضرر
دفع ہونے کو نہ سنینگے پکارنا تمھارا کیونکہ پتھر ہین پتھر کیا سنین وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ اور اگر سنینگے نہ جواب دینگے تمکو یعنے بطریق
فرض اگر سنینگے تو جواب نہین دینے کے اور مراد نہین برلانے کے کیونکہ قدرت نفع پہنچانے کی اور ضرر دفع کرنے کی نہین رکھتے
وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ اور دن قیامت کے کفر کرینگے ساتھ شرک لانے تمھارے یعنے انکار کرینگے تمھارے پوجنے کا اور
کہینگے مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ یا اقرار کرین ساتھ بطلان شرک تمھارے کے وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ اور نہ خبر دیگا تجھکو حقیقت سے
کامونکے کوئی خبر دینے والا مانند حق تعالی خبردار کے يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ اے لوگو تم محتاج ہو طرف خدا کے یعنے
رزق اُسکے کے اور بخشش اُسکے کے اور خوشنودی اُسکے کے اور بہشت اُسکے کے وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ اور اللہ وہ ہی بے احتیاج
تعریف کیا گیا سمجھ لیجئے کہ ماہیات ممکنہ فاعل کے محتاج ہین وجود مین انتم الفقرا طرف اسکے اشارت ہی اور اللہ سبحانہ
بواسطہ کمال ذاتی کے وجود عالم سے مستغنی ہی واللہ ہو الغنی اس سے عبارت ہی اور ظہور کمال اسما موقوف ہی اوپر وجود اعیان
ممکنات کے پس ایجاد مین کہ نعمت کبری ہی مستحق حمد وثنا ہی اور کلمہ الحمید بیچ طرف اُسکے ہی إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ
اگر چاہے خدا لیجاوے تمکو روئے زمین سے یعنے ہلاک کرے اور لے آوے پیدایش نئی یعنے ایسی قوم کہ تم سے زیادہ فرمانبردار
یا ایسے لوگ لاوے کہ جنہین نہ کبھی سنے ہون وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ اور نہین ہی یہہ کہ تمکو لیجاوے اور اور کو لاوے اوپر اللہ کے دشوار
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ اور نہین اُٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانیوالا بوجھ گناہ دوسرے کا وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ
مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ اور اگر پکارے کوئی جان بوجھ والی طرف بوجھ اپنے کے اُٹھایا جاویگا گناہ اُسکے سے کچھ اور اگرچہ ہو
صاحب قرابت یعنے کوئی گنہگار قرابت والونکو اپنے کا پکارے اور چاہے کہ کچھ گناہ اُسکی اُٹھالین کوئی نہ قبول کریگا کیونکہ اپنے کام میں
ہر ایک گرفتار ہوگا إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہی تو اُن لوگونکو کہ ڈرتے ہین
پروردگار اپنے سے بن دیکھے یا ڈرتے ہین جیسی خلوت مین اثر اُس ڈر کا ظاہر ہوتا ہی نہ خلوت مین یا ڈرتے ہین عذاب پروردگار سے بن
دیکھے اُس عذاب کے اور قایم رکھتے ہین نماز کو تخصیص ڈرنیوالونکی اور نماز پڑھنے والونکی ساتھ انذار کے اسواسطے ہی کہ یہہ اُس سے فواید
اُٹھاتے ہین وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ اور جو کوئی پاکیزہ ہوگا ہوئے پس سوا اسکے نہین کہ پاکیزہ ہو واسطے جان اپنی کے کیونکہ
فائدہ اُسکا اُسیکو پہنچتا ہی وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ اور اللہ کے طرف پھر جانا سبکا پس پاکیزونکو جزا پاکیزگی سے دیگا وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ

وَالْبَصِیْرُ اور نہیں برابر ہوتا اندھا اور بینا یعنے کافر مومن کے اور جاہل عالم کے اور گمراہ راہ یافتہ کے مساوی نہیں ہوتا وَلَا الظُّلُمٰتُ
وَلَا النُّوْرُ اور نہ اندھیرا اور نہ اُجالا یعنے باطل اور حق یا معصیت اور طاعت برابر نہیں وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ اور نہ سایہ اور نہ دھوپ یعنے
بہشت اور دوزخ مساوی نہیں یا ثواب اور عقاب یا راحت اور شدت وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ اور نہیں برابر ہوتی زندگی اور
موت یعنے موحد ساتھ مشرکونکے مساوی نہیں اِنَّ اللّٰہَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ تحقیق اللہ سنا دیتا ہے اور سمجھا دیتا ہے جسے چاہتا ہے ساتھ توفیق
اور ہدایت کے وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ اور نہیں تو سنانے والا اُن شخصونکو جو بیچ قبرونکے ہیں یعنے کفار دنکو گویا مردہ ہیں اِنْ اَنْتَ
اِلَّا نَذِیْرٌ نہیں تو مگر ڈرانے والا اور تجھ پر بھی یہی ہے کہ پیغام پہنچا دے اور ڈرا دے کہ مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا
تحقیق ہمنے بھیجا ہے تجھکو ساتھ حق کے کہ اسلام ہے خوشخبر دینے والا ساتھ ثواب کے اور ڈرانے والا ساتھ عذاب کے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا
نَذِیْرٌ اور نہیں کوئی امت سے مگر گذرا ہے درمیان اُسکے نبی ڈرانیوالا وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور اگر جھٹلا دین تجھکو
قریش تعجب کر پس تحقیق جھٹلایا ہے اُن لوگون نے کہ پہلے اُنسے تھے اپنے پیغمبرونکو جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ آئے تھے
اُنکے پاس پیغمبر اُنکے ساتھ معجزونکے اور ساتھ صحیفونکے جیسے شیث اور ادریس اور ابراہیم علے نبینا وعلیہم السلام اور ساتھ کتاب روشن کے جیسے

احکام حلال اور حرام کے مانند توریت اور انجیل کے ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ پھر بعد جھٹلانے کے پکڑا ہمنے اُن لوگونکو جو کافر
تھے پس کیونکر ہوا انکار ہمارا ساتھ عذاب کے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً کیا نہیں دیکھا تونے یہہ کہ اللہ نے اُتارا آسمان سے یا ابر سے پانی
فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا پس نکالے ہمنے ساتھ اُس پانی کے میوے کہ مختلف ہیں رنگ اُنکے یا گوناگون قسمیں ہیں اُنکی یا طرح طرح کی شکلیں
ہین اُنکی وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ اور پہاڑونسے ٹکڑے ہین یا خطین سفید اور سرخ مختلف ہین رنگ انکے
کہ بعضے بہت سرخ ہین بعضے کم اور بہت کالے ہین وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ کَذٰلِكَ اور لوگونسے اور جانورونسے
اور چارپایونسے مختلف ہین رنگ اُنکے اسیطرح جیسے میوونکے اور پہاڑونکے رنگ مختلف ہین اور جو کوئی اسقدر رب حق کا عالم ہو وہ کیونکر ڈرے
اُس سے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا سوا اسکے نہیں کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندون اُسکے مین سے عالم کیونکہ منشا ڈرنے کی علم ڈرانیوالے
کا ہے اور صفات اور افعال اُسکے کا پس جسکا علم زیادہ اُسکو ڈر زیادہ اسواسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین بہت ڈرنے
والا تمہارا ہون ساتھ اللہ کے اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ تحقیق اللہ غالب ہے سزا دینے مین اُس کسیکو کہ نہ ڈرے اُس سے بخشنے والا ہے ڈرنے والونکو
اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ تحقیق وہ لوگ
کہ پڑھتے کتاب اللہ کی کہ قرآن ہے یعنے متابعت کرتے ہین اُسکی اور قایم رکھتے ہین نماز کو ساتھ آداب اور شرائط اُسکے کے اور خرچ کرتے ہین اُس
چیز سے کہ دی ہے ہمنے اُنکو پوشیدہ اور ظاہر یعنے دیتے چھپا کے خوف سے ریا کے اور خرچ کرتے ہین برملا کہ اورونکو رغبت ہو پیدا دیتے
ہین چھپا کر صدقات اور ظاہر زکوۃ امید رکھتے ہین ساتھ اُس عمل کے سوداگری کی ہرگز کاسد فاسد نہوگی اور زیان نقصان اُنکو
نہ پہنچیگا بلکہ بازار حشر مین متاع اعمال اُنکے رواج خوب پاوینگے اور یہہ عمل کرتے ہین لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ توکہ پورا
دے اللہ تعالے اُنکو ثواب اُنکا اور زیادہ کرے نیکیان اُنکی فضل اپنے سے یعنے ثواب بر رتبہ یا شفاعت زیادہ فرماوے لیاقت ہین ہر کہ
شفاعت اُنکی قبول کرے اُن لوگونکے حق مین کہ مستحق عذاب ہین اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ تحقیق وہ بخشنے والا گنہگارونکا ہے ثواب دینے والا
شکر گذارونکا وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ اور وہ چیز کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے قرآن سے

وہ ہی حق سچا کرنیوالی اُس چیز کو کہ آگے اُسکے ہی کتابوں سے یعنے مطابق ہے موافق عقائد اور اصول احکام میں اُنکے اِنَّ اللّٰہَ بِعِبَادِہٖ لَخَبِیْرٌ
بَصِیْرٌ تحقیق اللہ ساتھ بندوں اپنے کے خبردار باطن اُنکے کا اور بینا ظاہر اُنکے کا ہے اور احوال اُن لوگون کا جو تصدیق اور تکذیب قرآن
کی کرتے ہیں اُسپر ہویدا ہے پس مانا ہے کہ ہمنے کتابیں پہلی اُمتوں پر اتاری ہیں ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا پھر میراث
دیا ہمنے قرآن کو یعنے عطا کیا ہمنے قرآن ان لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے بندون اپنے سے یعنے اُمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کو میراث
فرمایا کیونکہ میراث مال ہوتا ہے کہ بے طلب اور تعب ہاتھ لگے ایسے ہی قرآن ہے کہ بے جستجو مومنوں کو محض فضل خدا سے پہنچا یا میراث میں خلل
بیگانونکا نہیں ایسے قرآن سے بھی دشمن بے بہرہ ہیں یا میراث کے حصہ میں وارثونکے فرق ہے آٹھواں حصہ اور چھٹا اور چوتھا اور تیسرا اور
آدھا اور دو تہائی اور کوئی سب میراث لیتا ہے ایسے ہی حصہ لینا قرآن سے بھی متفاوت ہے ہر ایک موافق استعداد اپنے کے حقائق
اُسکے سے بہرہ پاتا ہے قرو کہیں قطرہ کہیں چلو کہیں پیالا کہیں خم ہے تلو مع منان ہے خوف بہہ دریا سے قلزم ہے فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ
پس بعضا بندون میں سے ظلم کرنیوالا ہے واسطے نفس اپنے کے ساتھ تقصیر کے بیچ عمل کرنے قرآن کے وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ اور بعضا اُنمیں سے میانہ
رو ہے کہ عمل کرتا ہے اکثر اوقات وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور بعضا اُنمیں سے آگے نکل جانے والا ہے ساتھ بھلائیوں کے بحکم خدا
کہ ہمیشہ عمل کرتا ہے احکام قرآن پر ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ یہہ میراث دینا اور برگزیدہ کرنا وہی ہے بزرگی بڑی حضرت عمر فاروق
سے منقول ہے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس آیت میں فرمایا کہ سابق ہمارا سب بہشتی کیا ہے اور مقتصد ہمارا نجات پائیگا
ہے اور ظالم ہمارا بخشا گیا ہے اور تفسیر ثعلبی میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں فرقونکی تفسیر فرمائی کہا سابق وہ ہیں کہ بیحساب بہشت میں
جاوینگے اور مقتصد وہ ہیں کہ حساب اُنکا آسان ہوگا اور ظالم وہ ہیں کہ مدت تک موقف حساب میں رہینگے اور اللہ تعالی ساتھ رحمت اپنی کے
تلافی حال اُنکے کی کریگا حضرت عثمان نے کہا کہ سابق ہمارے جہاد والے ہیں اور مقتصد ہمارے وہ ہیں کہ جہاد میں نہیں جاتے لیکن جماعت میں
حاضر ہوتے ہیں اور ظالم ہمارے جنگل میں رہنے والے ہیں کہ نہ جہاد کو جاتے ہیں اور نہ وقت جماعت آتے ہیں امام ابو اللیث نے کہا کہ
سابق وہ ہیں کہ پہلے ہجرت کے ایمان لائے اور مقتصد وہ بعد ہجرت کے قبل فتح مکہ ایمان لائے اور ظالم وہ کہ بعد فتح مکہ دائرہ اسلام میں
داخل ہوئے عبد اللہ تستری رح نے کہا کہ سابق عالم اور مقتصد متعلم اور ظالم جاہل ہیں بعضوں نے کہا کہ سابق متوجہ مولے اور مقتصد
طالب عقبی اور ظالم مائل دنیا یا بے گناہ اور مرتکب صغیرہ اور صاحب کبیرہ یا تائب ثابت اور تائب عاید اور مصر گناہ پر یا وہ کہ صرف معاد
پر ہو اور معاد اور معاش دونو ملاتا ہو اور معاش معاد پر غالب رکھتا ہو یا عبادت کرنیوالا اللہ فی اللہ اور عبادت کرنیوالا واسطے
خوف اور طمع کے اور عبادت کرنیوالا اور سیر عبادت کے پالذت پانیوالا یا بلا پر صبر کرنیوالا بلا پر اور جزع کرنیوالا بلا پر یا کھانے والا حلال کا
اور شبہہ کا اور حرام کا یا متوجہ طرف مذکور کے اور مشغول ساتھ ذکر کے اور غافل ذکر سے یا متقی اور تائب اور مجرم یا واجد اور طالب
اور غافل یا جسکی حسنات سیئات پر غالب ہوں اور برابر ہوں اور سیئات ظاہر زیادہ ہوں حسنات سے یا جسکا باطن ظاہر سے
اچھا ہو اور باطن اور ظاہر برابر ہوں اور ظاہر باطن سے بہتر ہو یا دینے والا فقط اور دینے اور لینے والا اور لینیوالا فقط
والا امام قشیری رح نے کہا کہ یہہ فرقے اہل اثبات و رجوع اور سخا ہیں یا طالب معالی کے اور درجوں کے اور نجات کے ہیں حقائق
سلمی میں ہے کہ دیکھنے والا طرف حق کے اور دیکھنے والا طرف آخرت کے اور دیکھنے والا اپنے سے طرف اپنے
فتوحات میں ہے کہ سابق ہمیشہ بیدار ہے اور مقتصد کبھی بیدار اور ظالم مدام خواب غفلت میں ہے لطائف میں ہے کہ سابق منعم سے منعم کو دیکھتا ہے

اور مقتصد منعم سے نعمت کو اور ظالم نعمت سے منعم کو سمجھ لیجئے کہ حق تعالےٰ نے یہ عنایت اس امت پر فرمائی کسی امت پر نہیں کی ۓ
خلعت اصطفا سب کی حاجت پر پہنایا ہے اور ابتدا ظالم سے کی ہے کہ شرمندہ نہووے اور رحمت سے نہایت ہی امیدوار رہے قرطبی
غرقۂ بحر عصیان ہوں سر سے پاؤں تک فضل سے تیرے مگر امیدواری ہے مجھے لکھا ہے کہ تقدیم ظالم کی اوسکے فضل سے ہے اور تاخیر اسکی عدل
سے اور اللہ تعالےٰ فضل کو دوست تر رکھتا ہے عدل سے اور تاخیر سابق کی اسواسطے ہے کہ ثواب سے جو دخول بہشت ہے نزدیک تر ہو یا اسواسطے
بھروسا عمل پر نکرے اور عبادت پر مغرور نہووے کہ غرور اور تکبر آگ ہے کہ جب افروختہ ہو ہزار خرمن عبادت سوختہ ہو فر ؤ الیش کہ
ذرہ جو بہتر ہے صد خرمن عبادت ہے اپنا جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا باغ ہین ہمیش رہنے کے
داخل ہونگے بیچ او فرشتے انہیں گہنا پہنا جاوینگے بیچ ان بہشتونکے کول سونے کے اور موتی کے عین المعانی میں ہے کہ کنگن سے زر اور موتی کے زیور
ملوک عرب کا تھا خاص جیسے کہ تاج بادشاہوں عجم کا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ اور پوشاک انکی بیچ بہشت کے ریشم ہے نہ دنیا کا سا ریشم نہیں بنا وسا
لوگونکا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور کہینگے وہ سب جب دوزخ سے گذر کر بہشت میں پہنچینگے سب تعریف واسطے
اللہ کے ہے جسنے دور کیا ہم سے غم دوزخ کا یا خوف وطاعت کا بعضوں نے کہا ہے کہ مراد دنیا کی اندوہ ہیں مانند خوف مرگ کے یا وسوسہ
شیطانکے یا ڈر بھوکھ پیاس کا یا سلطانکا یا حاسدونکا اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ تحقیق پروردگار
ہمارا البتہ بخشنے والا گنہگارونکا جزا دینیوالا شکر گذارونکا ہے جسنے اتارا ہمکو گھر ہمیش رہنے کے میں کہ بہشت ہے فضل سے نہ سبب
عمل ہمارے سے لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ نہیں لگتی ہمکو بیچ گھر ہمیش رہنے کے کہ بہشت ہے رنج اور تحصیل طلب
معیشت کے اور تمام خواہشونکے کہ دنیا میں ہیں اور نہیں لگتی ہمکو بیچ اسکے ماندگی اور کلفت بلکہ سب عیش اور فرح اور راحت ہے
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ اور وہ لوگ جو کافر ہوے واسطے انکے آگ ہے دوزخکی لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا
نہ حکم کیا جاویگا اوپر انکے موتکا جسوقت کہ دوزخ میں ہونگے پس مر جاویں اور عذاب سے نجات پاویں اور نہ ہلکا کیا جاویگا انسے کچھ
عذاب دوزخ سے بلکہ جب آگ کم ہونے لگیگی زیادہ ہونگے شعلے اسکے كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ اسیطرح جزا دیتے ہیں ہم کفر
اور کفران کرنیوالے کو وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا اور کافر چلاوینگے بیچ دوزخ کے کہینگے رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ اے
پروردگار ہمارے نکال ہمکو دوزخ سے اور دنیا میں بھیج تو کہ عمل کریں ہم اچھے سوا اسکے جو تھے ہم عمل کرتے کیونکہ اب ہمنے عذابکو دیکھ لیا اور جانا
کہ عمل ہمارے دنیا میں اچھے نہ تھے تب حقتعالیٰ فرماویگا اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ کیا عمر دی تھی ہمنے تمکو اس قدر کہ نصیحت
پکڑیں بیچ اس عمر کے جو کوئی چاہے کہ نصیحت پکڑے مراد وہ عمر ہے کہ مکلف اسکا نصیحت پذیر ہو سکے بعضوں نے کہا کہ درمیان بیس اور
ساٹھ کے ہے زاد المسیر میں ہے کہ ستر برس ہیں کہ آخر زمانہ نصیحت قبول کرنیکا ہے کیونکہ اسکے بعد زمانہ ہرم کا ہے مقصود کلام یہ ہے کہ تمکو عمر دی
اسواسطے کہ پند پذیر ہو وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا یعنی پیغمبر یا کتاب یا عقل یا مرگ اقربا اور ہمسایوں کی یا موئے سپید
ماوردی نے کہا کہ نذیر وہ ہے جسکو ملک الموت کہتے ہیں اور اکثر علما اسپر ہیں کہ مراد نذیر سے بڑھاپا ہے کیونکہ زمانہ بڑھاپے کا حیات کا ختم
کو پہنچاتا ہے موضح میں ہے کہ دوزخی فریاد کرینگے اور کہینگے الٰہی ہمکو دنیا میں بھیج تا عمل کریں جب ایک مدت ہزار برس تک دنیا کی استدعا کرینگے
حقتعالیٰ جواب دیگا کہ کیا زندگی نہیں دی تھی تمکو اور نذیر نہیں بھیجا تھا تمہارے پاس کہینگے ہاں نہ کان تھے یا اس کی تحقیق سنتے اور نہ ڈرانیوالے
کو دیکھا تھا حق تعالیٰ فرماویگا کہ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ پس چکھو عذاب کیونکہ نہیں واسطے مشرکوں کے کوئی مدد دینیوالا

که عذاب دوزخ کا دفع کرے اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ تعالی جانتا ہی پوشیدہ چیزیں آسمانونکی اور زمین کی پس احوال کفار
اُسپر مخفی نہیں اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی باتکو هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ وہ ہی جسنے کیا تمکو خلیفے بیچ
زمین کے اور جگہہ پہلے لوگونکے بٹھایا اور تصرف زمین پر دیا یہہ بڑی نعمت ہی فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ پس جو شخص کہ کفر کرے ساتھ نعمت منعم کے اور
کفران کرے اس نعمت کا پس اوپر اُسکے ہی جزا اسکے کفر اور کفران اُسکے کی وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا اور نہیں زیادہ کرتا
کافرونکو کفر انکا نزدیک پروردگار اُنکے کے مگر دشمنی سخت یعنے نتیجہ اُنکے کفر کا نہیں مگر ناخوشی آلہی کہ سخت غضب تلنا ہی ہوگا وَلَا يَزِيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا اور نہیں زیادہ کرتا کافرونکو کفر انکا مگر نقصان دنیا آخرت میں قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کہہ ای محمد کہ کیا دیکھا تمنے شریکون اپنونکو جنکو پکارتے ہو اور پوجتے ہو سوا اللہ کے اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ دکھا
مجھکو کیا کچھہ پیدا کیا اُنھوں نے زمین سے اور ان چیزوں سے کہ زمین کے بیچ میں ہیں اور اُنکے ہیں یا واسطے اُنکے ساجھا ہی بیچ پیدا کرنے آسمانونکے اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ
كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ یا دی ہی ہمنے اُنکو کتاب ناطق اسپر کہ ہمنے شریک پکڑا ہی پس وہ اوپر حجتوں روشن کے ہی اس کتاب سے
بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا نہیں ہی ایسا بلکہ نہیں وعدہ دیتے مشرک بعضے اُنکے بعضونکو یعنے سردار پیروی کرنیوالونکو
اپنے کو بتوں کی شفاعت کا مگر از روے مکر اور فریب کے اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا تحقیق اللہ تعالی نے تھام رکھا ہی آسمانونکو
اور زمین کو اس سے کہ ٹل جاوین اپنی جگہہ سے لکھا ہی کہ یہود عزیر کو اور نصاری عیسے کو حق تعالی کا فرزند کہتے ہیں آسمان اور زمین شق ہونے
کو ہوئے حق تعالی نے فرمایا کہ ہم قدرت کاملہ اپنے سے اُنکو نگاہ رکھتے ہیں تو کہ اپنے مقام سے ٹلیں اور جگہہ سے ہلیں وَلَئِنْ زَالَتَآ
اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اور اگر ٹل جاوین تھامنیگا ان دونوکو کوئی شخص پیچھے اُسکے اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا تحقیق اللہ ہی
تحمل والا کہ عذاب میں یہود اور نصاری کے جلدی نہیں کرتا بخشنے والا اُس کسیکا کہ اس قول سے پھر وحدانیت حق کا قایل ہوا اور سمجھا
کہ لم یلد ولم یولد صفت اسکی ہی نظم حق تعالی احد ہی اور صمد نہ کوئی اُسکا والد اور نہ ولد نہ کفو و مانند سے منزہ ہی زن و فرزند سے
مبرا ہی روسا قریش نے سنا تھا کہ اہل کتاب نے اپنے پیغمبرونکو جھٹلایا انہیں کہنے لگے کہ لعن اللہ الیہود والنصاری یہہ کیسے فرقے تھے کہ تکذیب
رسل کی کرتے تھے ہم اگر پیغمبر آوے تو اُسکی تصدیق کریں اور کہنے پر چلیں سو وہ حق تعالی بیان فرماتا ہی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ اور قسم کھائی اُنھوں نے ساتھ اللہ کے سخت قسم اپنی کہ اگر آوے اُنکے پاس پیغمبر ڈرانیوالا
البتہ ہونگے بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے مانند یہود اور نصاری اور سوا اُنکے فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ
وَمَكْرَ السَّيِّئِ پس جب آیا اُنکے پاس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ڈرانیوالا نہ زیادہ کیا آنے اُسکے نے اُنکو مگر نفرت اور رمیدگی حق سے
بسبب تکبر کرنیکے اور گردن پھرانیکے فرمان آلہی سے بیچ زمین کے اور مکر کرنے برائی کے اور ہلاکت کے اُس پیغمبر نذیر کے وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ
السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ اور نہیں گھیرتا مکر برا مگر مکر کرنیوالے کو اور ادھر ادھر سے اُسیکو احاطہ کرتا ہی اور جو کوئی کسیکے حق میں چاہتا ہی اپنے
حق میں پاتا ہی فرد سچ ہی کہ چہ کن کو ہی درپیش چاہ آپ گریگا تو کسی کو نڈاہ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ پس نہیں انتظار کرتے
تکذیب اور مکار مگر عادت پہلوں کی کا کہ عذاب اہل تکذیب اور عقوبت ارباب مکر ہی فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا پس ہر گز
نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا یعنے عذاب کو صواب سے نہ بدلے گا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا اور ہر گز نہ پاویگا تو واسطے
عادت اللہ کے پھیر دینا یعنے مکذبوں اور مکاروں کے سوا اور کے حوالے نکریگا اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا

اشدّ منھم قوّۃ کیا نہیں سیر کیا ملک والوں نے بیچ زمین کے پس دیکھیں کہ کیونکر ہوگا آخر کام اُن لوگوں کا کہ پہلے اُنسے تھے جیسے قوم عاد اور ثمود
اور تھے وہ سخت تر اُنسے قوت میں اور باوجود اس زور اور توانائی کے نہ رہائی پائی عذاب الٰہی سے اور آثار ہلاکت ہر ایک قوم کی اُنکے دیار میں
تا حال باقی ہیں وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعْجِزَہٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ اور نہیں ہے اللہ اس لائق کہ عاجز کرے اُسکو کوئی چیز بیچ آسمانوں کے اور
نہ بیچ زمین کے پس وہ جو چاہے وہ کرے کوئی حکم اُسکا نہیں پھیر سکتا اِنَّہٗ کَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا تحقیق وہ ہی جاننے والا احوال بشر کا اشیا سے قدرت
والا بیچ تصرف کرنے اُنکے کے وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہْرِہَا مِنْ دَآبَّۃٍ اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو ساتھ جزا اُس چیز کے کہ کماتے
ہیں شرک اور معصیت سے نہ چھوڑے اوپر پیٹھ زمین کے کوئی چلنے والا آدمیوں سے یا جن اور انس سے بعضے کہتے ہیں کہ مراد سب حیوانات ہیں
کہ شامت گناہ بنی آدم سے ہلاک ہو جاویں جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں ہوا تھا کہ شومی کفر منکران سے سب جانور ہلاک ہو گئے تھے
مگر کشتی والے پس اسوقت میں بھی یہی اگر ساتھ گناہ عاصیوں کے مواخذہ کرے سب ہلاک ہو جاویں وَلٰکِنْ یُّؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی
اور لیکن ڈھیل دیتا ہے اُنکو ایک وقت مقرر تک کہ زمانہ ہلاک اُنکا ہے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیْرًا پس جب
آویگا وقت مقرر ہلاکت اُنکے کا پس تحقیق اللہ ہے ساتھ بندوں اپنے کے دیکھنے والا اور جانتا ہے کہ لائق ہلاک کے کون ہے اور مستحق نجات کے کون
اور ہر ایک کو موافق حال اُسکے کے جزا اور سزا دیگا فردکسی پہ مہر وکرم ہے اُسکا کسی پہ قہر و غضب ہے اُسکا نہیں ہے ذرہ بھی ظلم جانتا ہے عدل
ہی عدل سب ہے اُسکا سورۃ یٰسٓ کی ہے تراسی آیتیں ہیں سات سو ستائیس کلمے ہیں تین ہزار حرف ہیں فواصل اُسکی نم ہیں اور تطبیق اُسکی
سورہ فاطر سے یہہ ہے کہ افتتاح اُسکا بحمد الٰہی تھا آغاز اُسکا بذکر رسالت پناہی ہوا ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

سورۃ یٰسٓ مکیّۃ وھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثلث وثمانون اٰیۃ

یٰسٓ ۝ جاننا چاہیے کہ یہ حروف مقطعہ سے کہ خزانہ غیب ہے کہ حق تعالیٰ نے پہلے اپنی حبیب کو اس سے آگاہ کیا پھر جبرئیل وہ لیکر آئے اور
سوا خدا اور رسول اُسکے کے کوئی اُس سے واقف نہیں اور بعضے علمانے یٰسٓ میں کہا ہے کہ یہہ نام قرآن شریف کا ہے اور حقائق میں ہے کہ اللہ کا نام ہے
بعضے کہتے ہیں نام سورہ کا ہے اور موید اسکی یہہ حدیث ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھی حق تعالیٰ نے طٰہٰ اور یٰسٓ ہزار برس پہلے پیدا کرنے آسمان
و زمین کے اور تفسیر باوردی میں ہے کہ سات نام ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو قرآن میں مذکور ہیں ایک یٰسٓ ہے اور اہل بیت کو آل یٰسٓ
کہتے ہیں تائید اسی قول کی ہے امام قشیری رح نے کہا ہے کہ یا اشارت ساتھ یوم میثاق کے ہے اور سین عبارت سر اُسکے سے ہے ساتھ احباب
اہل شوق کے بحر الحقائق میں ہے کہ قسم ہے یمن نبوت حبیب کی اور سر طہر اُنکے کی بعضے کہتے ہیں کہ معنے اُسکی یا انسان ہے لغت طے میں اور اصل
میں یا انیسین تھا بسبب کثرت ندا کے کم کر گیا اور حقیقت یہہ ہے کہ عرب کلمہ کو ساتھ حرف کے تعبیر کرتے ہیں پس سین اشارت طرف کامل
ہے اور وہ بقول گذشتہ انسان ہے اور مخاطب بانسانیت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کہ صفت کمال انسانی آپ میں ثابت ہے اور یہی کلمہ
اکمل کا سید ہو یعنی یا سید المرسلین یا سید البشر اور حدیث انا سید ولد آدم تفسیر اس حروف کی ہو سمجھیے کہ سب حروف میں حرف میں کو نسبت
اعتدال ہے کہ درمیان ابتدا و نہایت اسکے کی موافقت اور برابری ہے اور کوئی حرف یہہ بات نہیں رکھتا اسیواسطے مخصوص ساتھ
حضرت کے ہے کہ عدالت حقیقی خواہ طریق توحید میں خواہ احکام شرع میں آپ سے اختصاص رکھتی ہے فرد اُسکو مرتبہ اعتدال حق سے دیا
وہی ہے افضل عالم وہی ہے اعدل خلق ہے اور مضمون حدیث نفیس قلب القرآن یٰسٓ سمجھا گیا کہ فرد دیا شکر خدا نے اُسکو قرآن کا قلب
ہے کہ جیسے میں سورہ یٰسٓ ظاہر قلب لشکر ہے صحیح ترمذی میں ہے دابیت انس رض ہے کہ فرمایا حضرت نے لکل شیء قلب وقلب القرآن یٰسٓ

مصرعہ ہر شی کا ایک دل ہے قرآن کا دل یٰسٓ ہے اور نسائی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور صحیح ابن حبان میں ہے بروایت انس کہ دل قرآن کا
یعنے خلاصہ اور لب قرآن کا یٰسٓ ہے نہیں پڑھیگا اسکو کوئی مرد کہ ارادہ کرے رضائے الٰہی کا اور بہشت کا مگر مغفرت کی جاویگی واسطے اسکے
پڑھو اسکو اوپر مُردوں اپنوں کے یعنے اُن لوگوں پر کہ قریب مرگ ہوں کیونکہ اس سورت میں آیتیں مذکور ہیں متعلق موت میں جیسے انا نحی
یا خاصیت ہو اسکی کہ محتضر کو نفع بخشے اور حدیث مرفوع میں ہے اگر پڑھے اس سورت کو خائف امن پاوے اور بھوکا سیر ہو اور ننگا لباس
پہنے اور پیاسا سیراب ہو روایت کیا اسکو حارث بن اسامہ نے مسند اپنی میں اور اس سورت کا نام معممہ ہے کہ اپنے قاری پر تمام کرتی ہے
بھلائیوں کو اور دافعہ ہے کہ دفع کرتی ہے اُس سے سب برائیوں کو اور قاضیہ ہے کہ روا کرتی ہے اُسکے سب حاجتوں کو لکھا ہے کہ کفار مکہ کہتے تھے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم تو رسول اللہ کا نہیں اللہ نے فرمایا کہ یٰسٓ یعنے اے سید وَالْقُرْآنِ الْحَکِیمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِینَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیمٍ قسم ہے قرآن محکم
کی یا حکم کرنے والے کی یا حکمت والے کی تحقیق تو البتہ بیشک و شبہ بھیجے گیوں میں سے ہے اور پر خلق کے وہ بھیجے گئے کہ تھے اوپر راہ سیدھی کے کہ اُنکے
یا تو بھیجا گیا ہے اور پر طریق استقامت کے کہ راہ ہے پہنچانے والی مقصود کو تَنْزِیلَ الْعَزِیزِ الرَّحِیمِ اتارا قرآن اتارنا عزت والے مہربان کا اور تو رسولوں سے
ہے لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ تو کہ ڈراوے تو عذاب الٰہی سے اُس قوم کو کہ نہیں ڈرائے گئے باپ نزدیک والے اُنکے بسبب
دوری اور دیر زمان فترت کے یا ڈراوے تو اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ ڈرائے گئے ہیں باپ دور والے اُنکے زمان اسمٰعیل علیہ السلام میں پس وہ
غافل ہیں لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی أَکْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُونَ البتہ تحقیق ثابت ہوئی ہے بات عذاب کی اوپر اکثر کافروں کے یعنے کلمہ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِینَ پس وہ نہیں ایمان لاتے مراد وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ کفر پر مرینگے یا شرک پر مارے جاوینگے مانند ابو جہل
نا اہل وغیرہ کے إِنَّا جَعَلْنَا فِی أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِیَ إِلَی الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ تحقیق ہمنے کر دی ہیں بیچ گردنوں اُنکے طوق پس وہ ٹھوڑیوں
تک ہیں سو نہیں ہلا سکتے پس وہ گردن اُٹھائے ہوئے ہیں تمثیل دی مشرکوں کو اُس گروہ سے کہ طوق گردنوں میں ڈالے ہیں لکھا ہے کہ ابو جہل نا اہل نے
قسم کھائی کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اکیلے پاؤنگا تو سر توڑونگا ایکدن آپ نماز پڑھتے تھے اُس ملعون نے پتھر لا کر ہاتھ اوپر
اُٹھا کر چاہا کہ آپکے سر پر شکوں ہاتھ اوسکا اُسکی گردن میں طوق ہو گیا اور پتھر ہاتھ میں چپٹ رہا اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ ہم
باز رکھا کام سے اُنکو جیسے طوق والے عاجز کار و بار سے ہوتے ہیں پھر بنی مخزوم نے ہزار کوشش سے ہاتھ اُسکا پھیلایا اور گردن
سے جدا کیا ایک نے اُنمیں سے کہا کہ جاتا ہوں میں اس پتھر سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مارونگا جب آپکے پاس پہنچا اندھا ہو گیا اور
یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ أَیْدِیهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَیْنَاهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُونَ اور کر دیا ہمنے آگے اُنکے سے پردہ
اور دیوار اور پیچھے اُنکے سے حجاب اور آنکھیں ڈھانک دیا ہمنے آنکھوں اُنکی کو پس وہ نہیں دیکھتے پیغمبر کو محقق کہتے ہیں کہ آگے کا پردہ طول
امل ہے اور پچھلا حجاب غفلت گناہان گذشتہ یعنی جیسے کوئی دو دیواروں سے گھیر لیا ہو آنکھیں اوسکی بند ہونگی دیکھنے دلائل قدرت سے
اندھا ہوگا وہ راہ فلاح اور ہدایت سے وَسَوَاءٌ عَلَیْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُونَ اور برابر ہے اوپر اُنکے یا ڈرایا تو نے
اُنکو یا نڈرایا تو نے اُنکو نہیں ایمان لانے کے وہ کہ علم ازلی ہمارے میں موت اور قتل اُنکا کفر پر ہے إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِیَ
الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ سوا اسکے نہیں کہ ڈراتا ہے تو ڈرانا مفید اس شخص کو کہ پیروی کرتا ہے قرآن اور نصیحت کی اور ڈرتا ہے خدا سے
بن دیکھے یا ساتھ پوشیدہ گی کے نہ ظاہر و کھلانے کو خلق کے یا ڈرتا ہے حق سے ساتھ اُس چیز کے کہ غایب ہے اُس سے یعنے قیامت کے
معاملے فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ کَرِیمٍ پس خوشخبری دی اُس ڈرنے والے کو ساتھ بخشش گناہان گذشتہ کے اور ثواب بزرگی والے

زمانہ آیندہ میں کہ بہشت ہی اسباب نزول میں ہی کہ بنو سلمہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر ہمارے مسجد سے دور ہیں اگر ہم قریب
مسجد کے گھر بنالیں تو کیسا ہی یہہ آیت اتری کہ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ تحقیق ہم جلاتے ہیں مردونکو ساتھ بعث کے یا
دلہا مردہ کو ساتھ ہدایت کے اور لکھتے ہیں ہم جو کچھ آگے بھیجا ہی انھون نے اچھے اور برے کاموں سے اور لکھتے ہیں ہم نشانیوں کو قدموں انکے کی طرف
مسجد کے جاتے ہیں یعنے خطوات انکے مثل خطیات کرتے ہیں اور ہر قدم پر ثواب عنایت فرماتے ہیں وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ اور ہر
چیز کو گن لیا ہی یعنے یا نگاہ رکھا ہی یا بیان کیا ہی یعنے بیچ کتاب کے کہ پیشوا ہی سب کتابونکی اور بیان کرنے والی ہی اکثر اسرار ونکی یعنے لوح
محفوظ بعد نزول اس آیت کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای بنی سلمہ اپنے گھروں میں رہو کہ تو آثار تمھارے قدمونکا لکھا جاتا ہی تحقیق
میں ہی کہ بزرگتر لوگونکا ثواب نماز میں وہ شخص ہی کہ دور تر ہو راہ آنے اسکے کا طرف مسجد کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ آثار عام ہی اس کو سنت
جیسے علم کہ لوگوں کو پڑھا دے یا مواضع نیک میں جا دے یا صدقہ جاریہ جیسے پل و مسجد اور مہمان سرائے اور رجاہ بنادے یا سنت ہو جیسے یا ظلم
کا رواج دے اور ظلم کی بنا رکھے حق تعالی فرماتا ہی کہ سب کو ہم لکھتے ہیں موافق ہر ایک کے جزا دینگے نظر اپنے کئے حصہ ولا فعل نہو کہ گیہون بوے
گیہون ہون پیدا ہوتے جو ہی جو ہی بو یا تو نے پاویگا وہی جو پکایا تو نے کھاویگا وہی یعنے دنیا میں کیا ہی جو عمل آخرت میں پاویگا وہ
سے خلل ہی نیک کی نیک اور بد کی بد جزا ہی بارگاہ کبریا میں ہی وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اور بیان کر واسطے مکہ والونکے ایک
مثال رہنے والون گانون انطاکیہ کے کے اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ جسوقت کہ آئے انکے پاس بھیجے ہوئے لکھا ہی کہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ
السلام نے یا شمعون خلیفے انکے نے بعد رفع عیسی علیہ السلام کے دو حواریونکو کہ یحیی اور تومان نام تھا یا تاروس اور ماروس او نکو
ثعلبی صادق اور مصدوق نام تھا انطاکیہ کو بھیجا کہ خلق کو طرف خدا کے دعوت کرین وہ دونوں جب نزدیک شہر کے پہنچے ایک مرد
کو کہ گوسفند چراتا تھا اسکو سلام کیا اسنے پوچھا تم کون ہو کہا ہم رسول عیسی کے ہیں لوگونکو ہدایت کرنے کو آئے ہیں کہا صدق دعوی پر تمھارا
کوئی دلیل ہی کہا ہی بیمار کو شفا دیتے ہیں ہم بحکم خدا اور ابرص اور گونگے کو صحت بخشتے ہیں پھر مرد نے کہا میرا فرزند مدت سے بیمار ہی اطبا اسکے
علاج سے عاجز آئے ہیں اگر وہ شفا پاوے تو میں ایمان لاؤن ان دونوں نے جا کر اسکے بالین پر کچھ پڑھ کر دعا کی اسنے صحت پائی پھر وہ ایمان لایا
اور وہ حبیب نجار ہی کہ صاحب یاسین کہتے ہیں چھ برس پہلے حضرت پیغمبر ہمارے پر ایمان لایا ہی اور ایک پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہی
القصہ خبر ان دونوں شخصونکی انطاکیہ میں فاش ہوئی بہت بیماروں نے انکی برکت سے صحت پائی بادشاہ نے اس شہر کے کہ بت پرست
تھا خبر انکی سنکر کہ بت پرستی سے منع کرتے ہیں اور طرف وحدانیت کے بلاتے ہیں انکو قید کیا شمعون انکے پیچھے آئے اور مصاحب ہوئے بادشاہ
آشنائی پیدا کرکر ساتھ دانش اور حکمت کے متقرب بادشاہ کے ہوئے وہ قصہ حق تعالی بیان فرماتا ہی کہ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ یاد کر جس وقت بھیجا ہم نے طرف مردم انطاکیہ کے دو رسولونکو عیسی کے پاس شمعونکو بھیجا پس جھٹلایا وہانکے لوگوں نے ان دونوں کو پس
غالب کیا ہم نے انکو ساتھ تیسرے کہ بقول اصح شمعون الصفا تھے یا شمعان یا سلوم یا یونس فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ پس کہا انھوں
نے ای اہل انطاکیہ تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہیں عیسی کی طرف سے یا اسکے خلیفہ کی طرف سے قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ
الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ کہا وہانکے لوگوں نے نہیں ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے اکثر یا تو نہیں ہم نے کہ بڑائی پائی جو مخصوص
برسالت ہو اور نہیں اتاری کچھ چیز اللہ نے وحی اور رسالت سے نہیں ہو تم مگر جھوٹھ بولتے ہو دعوی رسالت میں قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ
اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ کہا انھون نے پروردگار ہمارا جانتا ہی تحقیق ہم طرف تمھارے البتہ بھیجے گئے ہیں وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور نہیں ہم پر ہمارے

مگر پہنچا دینا ظاہر سو پہنچا دیا پیغام اگر تم نہ مانو گے عذاب تم پر آویگا قالوا انا تطیرنا بکم کہا انھون نے تحقیق ہمنے شگون بد لیا ساتھ آنے
تمھارے کے جیسے تم یہان آئے مینہہ نہین برسا زراعت ہماری خشک ہو گئی لئن لم تنتہوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم اگر نہ باز
ہوگے تم دعوت اپنی سے البتہ سنگسار کرینگے ہم تمکو اور البتہ لگیگا تم کو ہماری طرف سے عذاب درد دینیوالا قالوا طائرکم معکم کہا ان رسولون
نے شگون بد تمھارا ساتھ تمھارے ہی یعنے نشامت عقائد فاسدہ اور اعمال باطلہ تمھارے ہی ائن ذکرتم آیا اگر نصیحت دیگئے تم شگون
ہوا وقتل سے ڈراتے ہو بل انتم قوم مسرفون بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکل جانے والے لکھا ہی کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بتخانہ مین جاتے تھے اور
سجدہ خدا کو کرتے تھے لوگ سمجھتے تھے کہ بت کو کرتے ہین بادشاہ انپر بہت اعتماد رکھتا تھا اور بن مشورہ انکے کے کچھ کام نہین کرتا تھا ایکدن
انھون نے بادشاہ سے کہا کہ سنا ہی دو شخص غریب زندان مین ہین سبب قید کا انکے کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ وہ دعوے کرتے ہین کہ سوا بتونکے
اور خدا ہی شمعون نے تعجب سے کہا کہ انکو بلاؤ تو بھی عجب باتین ہین انکی بادشاہ نے بلوایا وہ شمعون کو دیکھکر خوش ہوئے اور دلیرانہ بیٹھہ گئے شمعون
نے پوچھا کہ تم کسکو پوجتے ہو کہا اسکو جو آفریدگار زمین و آسمان ہی شمعون نے کہا تمھارا خدا کیا کرتا ہی کہا اندھونکو بینا کرتا ہی شمعون نے بادشاہ
کہا کسی اندھے کو بلاؤ اندھا حاضر ہوا شمعون نے کہا تم اپنے خدا سے کہو کہ اسکی آنکھین روشن کرے انھون نے دعا کی اسیدم بینا ہوا شمعون نے
کہا ای بادشاہ ہم اپنے خداؤن سے کہین کہ یہی کام کرین بادشاہ نے آہستہ سے کہا ای شمعون تو جانتا ہی کہ وہ نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین
نہ کسی شی پر قدرت رکھتے ہین شمعون نے پھر کہا کہ ای جوانو تمھارا خدا اور کیا کر سکتا ہی کہا مردہ کو زندہ کرتا ہی شمعون نے کہا کہ اگر خدا تمھارا
یہہ کام کریگا ہم بھی اسپر ایمان لاوینگے پس دختر بادشاہ کو کہ مدت سے موئی تھی یا مردہ ہفت روزہ کو زندہ کیا بادشاہ کچھہ قوم سے ایمان
لایا اور کچھہ قوم در پی ایذا کے رسولون اور مومنونکے ہوئی حبیب نجار کو خبر ہوئی کہ کفار در پی ایذا مومنان ہین اپنے گھر سے انکی
طرف چلا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی وجاء من اقصی المدینۃ رجل یسعی اور آیا پرلی طرف شہر کے سے ایک مرد یعنے حبیب نجار دوڑتا
ہوا یہانتک کہ آن پہنچا قال یقوم اتبعوا المرسلین اتبعوا من لا یسئلکم اجرا وہم مہتدون کہا ای قوم میری پیروی کرو پیغمبرونکی پیروی کرو
ان شخصونکی کہ نہین مانگتے تم سے مزدوری اوپر پہنچانے پیغام خدا کے اور وہ راہ بتانے والے ہین اور راہ پائے ہوے ہین دو نوجوان
بھلائی کی ومالی لا اعبد الذی فطرنی والیہ ترجعون اور کیا ہی مجھکو کہ صدق دل سے نہ عبادت کرون اس کسیکو کہ پیدا کیا
مجھکو اور نیستی سے ہستی دکھائی اور طرف اسکے پھرا اور حکم کے پھیرے جاؤگے تم دن قیامت کے اضافت پیدایش کی طرف اپنے واسطے
اظہار شکر کے کی اور اضافت بعث کی طرف کافرونکے واسطے ڈرانے کے کی انکو و زجر اسے ءاتخذ من دونہ آلہۃ ان یردن الرحمن
بضر لا تغن عنی شفاعتہم شیئا ولا ینقذون کیا پکڑون مین سوا اسکے معبود اور یعنے بت اگر ارادہ کرے اللہ واسطے
میرے ساتھہ ایذا کے نہ کفایت کریگی مجھہ سے سفارش انکی یعنے بت بلا میری نہ ٹال سکینگے زرا بھی اور نہ چھڑا سکینگے مجھکو
اگر مین انکو جو طاقت نفع اور ضرر کی نہین رکھتے پوجون اور عبادت اسکی جو قادر ہی نفع پہنچانے پر اور ضرر دفع کرنے پر چھوڑ دون
انی اذا لفی ضلل مبین تحقیق مین اسوقت البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہون پس قوم نے جو یہہ بات حبیب نجار کی سنی قصد قتل اسکا
کیا اسنے منہہ طرف پیغمبرونکے کرکر کہا انی امنت بربکم فاسمعون تحقیق مین ایمان لایا مین ساتھہ پروردگار تمھارے کے پس سنو مجھہ
تو کہ کل قیامت کو گواہی ایمان میرے کی دو بعضون نے کہا ہی کہ یہہ خطاب طرف قوم کے کیا اور وہ پتھر مارتے تھے اسکو یہانتک کے
شہید ہوا قبر اسکے بازار انطاکیہ مین ہی اور ایک قول یہہ ہی کہ اسکو مارڈا اور اللہ نے زندہ کرکر بہشت مین پہنچایا حضرت حسن بصری

ہے ہی کہ جب قصد قتل اُسکے کا کیا حق تعالےٰ نے اُسکو آسمان پر اُٹھا لیا اور ازروے کرامت قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ کہا گیا کہ اے حبیب
داخل ہو بہشت میں پس جب بہشت مین گیا قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ کہا اے کاش کہ قوم میری
جانتی ساتھ اُس چیز کے کہ بخشا واسطے میرے پروردگار میرے نے اور کیا مجھکو عزت دی گیون سے ایک قول یہہ ہی کہ پیغمبر اور مومن اور بادشاہ
مارے گئے اور ایک قول یہہ ہی کہ سلامت نکل گئے اور حبیب نجار مارا گیا یا آسمان پر گیا وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ
مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ اور نہ اتارا ہمنے اوپر قوم حبیب کے پیچھے قتل اور رفع اُسکے کے کوئی لشکر آسمان سے واسطے ہلاک کرنے کافرون کے
اور نہ تھے ہم اُتارنے والے لشکر واسطے ہلاک کرنے کافرونکے یعنے کافر کیا قدر رکھتے ہین کہ اُنکے ہلاک کرنے کے واسطے لشکر ملائکہ نازل ہو اور
بدر اور حنین مین جو فرشتے اُترے تھے تعظیم سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی نہ واسطے کفار کے إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ
خَامِدُونَ نہ تھی عقوبت اہل انطاکیہ کی مگر آواز سخت جبرئیل کی ایکبار کہ دونو بازو اُس شہر پر کھول کر کہے پس ناگہان وے بھی ہولناک تھے
ایک چیخ مین جبرئیل کے مر گئے مانند آتش کے کہ یکبار بجھ جاتی ہی يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ اے افسوس اوپر بندونکے مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا
كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ نہین آتا اُنکے پاس کوئی پیغمبر مگر ہوتے ہین ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرنے والے أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ
کیا نہین دیکھا اور نہین جانا انھون نے کہ کتنون کو ہلاک کیا ہمنے پہلے اُنسے اہل قرنون سے یہہ گروہ طرف اُنکے نہین پھرتے یعنے دنیا مین نہوین
کرتے وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ اور نہین سب مگر اکٹھے نزدیک ہمارے حاضر کئے جاوینگے دن قیامت کے واسطے جزا کے یعنے وہ جو پہلے
ہلاک ہوئے ہین اور یہہ مخالف جو پچھلے ہین سب عرصہ گاہ حشر مین ہماری درگاہ مین حاضر ہونگے اور اقوال اعمال اپنے کی جزا سزا پاوینگے عذاب دردناک

الیم اور عقاب عظیم مین گرفتار ہونگے وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ اور نشانی ہی قدرت ہماری کی واسطے کافرونکے زمین مردہ یعنے خشک بے
گیاہ کہ ہمنے بسبب بارانکے أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ زندہ کیا ہمنے اُسکو اور نکالا ہمنے اُسمین سے دانہ اناج کا
پس اُسمین سے کھاتے ہین وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ اور کئے ہمنے بیچ اُسکے باغ کھجورون سے اور
انگورونسے اور بہائے ہمنے بیچ اُسکے چشمون سے لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ تو کہ کھاوین میوون اُسکے سے وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ اور نہین بنایا بلکہ اُن
میوون کو جو مذکور ہوے ہاتھون اُنکے نے بلکہ محض قدرت الٰہی سے بنے تھے أَفَلَا يَشْكُرُونَ کیا پس نہین شکر کرتے منعم کا اور اُن نعمتونکا
کے اور عبادت مین اُسکے نہین مصروف ہوتے تفسیر بحر الحقایق مین ہی کہ معنے آیت اہل اشارت یون بیان کرتے ہین کہ زمین دل کو زندہ کیا ہم
ساتھ باران عنایت کے اور اُگایا ہمنے اُس سے دانہ طاعت تو کہ روحین اُس سے غذا پاتی ہین اور کئے ہمنے بیچ اُسکے باغ ذکر کے کھجور وغیرہ تجلیے
اور شوق کے انگور نکے اور بہائے ہمنے اُسمین چشمے حکمت کے تو کہ اثمار مکاشفات اور مشاہدات سے فائدہ اُٹھاوین اور بار
اعمال سے کہ بجالاتے ہین صدقات اور خیرات سے حظ پاوین آیا پس شکر نہین کرتے یعنے شکر کیا چاہیئے اوپر اِس نعمت ظاہرہ اور باطنہ
کے تو کہ موجب مزید نعمت ہو لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ بیت شکر کر نعمت کا ہر دم شکر کر تا کہ نعمت ہو زیادہ اے پسر سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ
كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ پاک ہی وہ اللہ جسنے پیدا کیا اقسام سارے اُس چیز سے کہ اگاتی ہی زمین مانند نباتات
اور اشجار کے اور جانون اُنکے سے مثل بیٹا بیٹی کے اور اُسی چیز سے کہ نہین جانتے طرح طرح کی خلقت سے وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ
النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ اور نشانی ہی واسطے اُنکے ہماری قدرت کی رات کہ ازروے حکمت کے اتار لیتے ہین ہم اُس سے دن کو پس ناگہان
وہ آنے والے ہین اندھیری مین وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا اور نشانی قدرت ہماری کی ہی واسطے اُنکے سورج کہ چلتا ہی طرف

قرار گاہ اپنے کے صحیح مسلم مین ہی کہ مستقر آفتاب تحت عرش ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مستقر سے مراد حد معین ہی کہ دورا اسکا جہان تک تمام ہوتا ہی
ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ یہہ جانا سورج کا طرف قرار گاہ اپنے کے اندازہ ہی خداوند غالب دانا کا وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ
الْقَدِيمِ اور چاند کے واسطے مقرر کین ہمنے منزلین اٹھائیس بارہ برجون مین کہ ہر برج مین دو منزلین اور تہائی ہوتی ہی اور ہر دن
قریب ایک منزل کے قطع کرتا ہی منازل اجتماعیہ مین نور اسکا بڑہتا اور استقبالیہ مین گھٹتا ہی اور بیل طرف جھکنے اور کم نور ہونے کے
کرتا ہی یہانتک کہ پھرتا ہی مانند شاخ کھجور پرانے یک سالہ کے کہ خشک ہو کر ٹیڑھی بشکل ہلال ہوتی لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ نہ سورج کو لائق ہی اسکو یہہ کہ پالیوے چاند کو اسکے مکان مین کیونکہ چاند پہلے آسمان پر ہی اور سورج چوتھے پر
یا نہین لائق سورج کو کہ پالیوے چاند کو سرعت سیر مین کیونکہ چاند سب برجون کو ایک مہینے مین قطع کرتا ہی اور سورج برس مین پس
اگر سورج سرعت مین مانند ماہ کے ہو فصلین سال کی بد وضع ہو جاوین اور خلل معیشت حیوانات مین پڑ جاوے اور نہ رات نکل جاتی ہی
دن سے اس معنے کر کہ روشنی پر اسکے غالب ہو اور سب وقتون مین رات ہی رہے بلکہ آگے پیچھے آتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد دن رات سے
دو نو آیتون مین چاند سورج ہین اور حاصل یہہ ہی کہ جیسا سورج سرعت مین چاند کو نہین پاتا چاند بھی روشنی مین سورج پر سبقت نہین
لیجاتا وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ اور ہر ایک ستارا چاند اور سورج اور غیر انکے بیچ آسمان کے تیرتے ہین جیسے مچھلی پانی مین وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا
حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ اور نشانی قدرت ہماری کی واسطے انکے ہی تحقیق سوار کیا ہمنے باپون انکے کو بیچ کشتی بھری ہوئی کے
یعنے کشتی نوح مین کہ بھری تھی آدمیون سے اور تمام حیوانات سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ذریت سے اولاد ہی کہ پشتون مین باپون انکی
یا مراد کشتی ہی یعنے فرزندان خورد کو جو قوت سفر کی خشکی مین نہین ہی تو انکے واسطے کشتی مقرر کی ہمنے وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ
مَا يَرْكَبُونَ اور پیدا کیا ہمنے واسطے انکے مانند اس کشتی کے وہ چیزین کہ چڑہتے ہین انپر جیسے بجرے اور ناوین اور مانند اسکے بعضون
نے کہا ہی کہ مراد اونٹ ہین کہ کشتیان بیابانکی ہین وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ
اور اگر چاہین ہم ڈبو دیوین کشتی والونکے پس نہو فریاد کو پہنچنے والا واسطے انکے ڈوبنے سے بچالے اور نہ وہ چھڑائے جاوین موت سے
مگر مہربانی کر اپنی طرف سے اور فایدہ دین ہم انکو فائدہ دنیا ایک مدت تک کہ اجل انکی پہنچے وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ
وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور جب کہا جاتا ہی واسطے کافرونکے ڈرو اُس عذاب سے کہ آگے تمہارے ہی تم سے امتون جھٹلانے
والیون پر آیا اور اس عذاب سے کہ پیچھے تمہارے ہی یعنے آخرت مین اور ایمان لاؤ تم تو کہ رحمت کئے جاؤ منہہ پھیرتے ہین اور عناد زیادہ
کرتے ہین وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ اور نہین آتی انکے پاس کوئی نشانی نشانیون پروردگار انکے
سے یعنے قرآن اور دلائل وحدانیت رحمان مگر ہوتے ہین اس سے منہہ پھیرنے والے وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ
الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ اور جب کہا جاتا ہی واسطے انکے کہ اوپر درویشون اور محتاجون کے
خرچ کرو اس چیز سے کہ دی ہی تمکو اللہ نے کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے واسطے اُن لوگونکے کہ ایمان لائے کیا کھلاوین ہم ان لوگونکو کہ اگر
چاہتا اللہ کھلا دیتا انکو یعنے تمہارے زعم مین اللہ قادر ہی کھلانے پر سبب مخلوق کے جاتے تھا کہ وہ انکو کھلاتا اور اسنے جو نہین کھلایا تو ہم
بھی نہین کھلاتے إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ نہین تم اے مسلمانو مگر بیچ گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو اوپر مخالفت ارادہ الٰہی کے حکم کرتے ہو اور
یہہ بات انکی خطا تھی کیونکہ خدا نے بعضونکو غنی کیا بعضونکو محتاج واسطے آزمایش کے حکم فرمایا ہی کہ اغنیا اپنے مال مین سے فقرا کو دین

پس مشیت خدا کا بہانہ کرنا اور امر کرنے والا کو کہ نفقہ دینے کو فرمایا ہی ترک کرنا محض خطا اور عین جفا ہی ظلم ای تونگر تیرا ہی جتنا مال ہی فقرا کا بھی
حصہ اسمین نکال ہی ورنہ آخر کو پھر قیامت مین ہی غرق ہوگا تو بحر حسرت مین نہ نفع پھر دیگا وہان تجھے ارمان ہو سوچ کر دست جو کچھ ہو دنیا
مین ہان وَیَقُولُونَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہین کافر کب ہی یہہ وعدہ یعنے قیام قیامت اگر ہو تم سچے مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً
وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ نہین انتظار کرتے وہ مگر آواز ایک کا کہ پکڑ لیوے انکو وہ جھگڑتے ہون سودا اور معاملہ دنیا مین اور اسرافیل
علیہ السلام صور پھونکین اور سب خلق مرجاوا الا ما شاء اللہ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ پس نکر سکینگے وصیت کرنا یا
حاضرونکے اور نہ طرف اہل اپنے کے کہ غائب ہین پھر جا سکینگے یعنے طاقت بازار سے گھر جانے کی نرکھینگے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ
اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ اور پھونکا گیا بیچ صور کے بعد چالیس برس کے دوسری بار پس ناگہان وہ قبروں سے نکل کر طرف پروردگار اپنے
کے دوڑتے ہین اور ان چالیس برس مین کافرونکو عذاب نہین ہوگا جب اٹھینگے قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا کہین گے اوے ا
ہمکو کس نے اٹھایا ہمکو اور جگایا خوابگاہ ہمارے سے یعنے قبر سے فرشتے جواب مین کہینگے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ یہہ ہی جو کچھ
وعدہ کیا تھا خدا نے بعث اور نشر کا اور تم کہتے تھے کب ہی یہہ وعدہ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اور سچ کہا تھا پیغمبرون نے کہ بعث اور جزا ہوگی لیکن تم نہین
مانتے تھے اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ تھا پکارنا انکا مگر آواز ایک کہ نفخہ اخیرہ ہی یعنے پھر پھونکنا زندہ ہونیکا
پس ناگہان وہ سب نزدیک ہمارے حاضر کئے گئے فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پس آج کے دن ظلم کیا
جاویگا کوئی جی کچھ جزائے کردار اپنے سے نہ ثواب گھٹاوینگے نہ عذاب بڑھاوینگے قدر استحقاق ہر ایک کے سے اور نہ جزا دئے جاؤ گے ای اہل
محشر مگر جو چیز کہ تھے تم کرتے برائی اور بھلائی سے اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ تحقیق رہنے والے بہشت کے آج کے دن بیچ
شغل کے ہین یعنی باتین کرتے اور خوشیان کرتے اور میوے کھاتے اور نغمین اڑاتے اور شغل حورون کی صحبت ہی یا انکے سماع کی لذت ہی یا مہمانی
کی حق کرامت ہی یا نعمات بہشت کی مسرت ہی اور انواع عذاب دوزخیون سے فراغت یا اللہ تعالی مشغول کریگا انکو ایسی چیزون مین کہ
بھول جاوینگے آخر یارونکو اپنے جو دوزخ مین ہین کیونکہ یاد انکی موجب تلخی لذت عشرت ہی بحر الحقایق مین ہی کہ مراد اصحاب جنت سے
طالبان بہشت ہین کہ مقصود انکا نعیم جنان ہی حق تعالی انکو نعم مین مشغول کریگا اور یہہ حال اگرچہ دوزخیون کے نسبت
بلندی ہی لیکن یہہ نسبت طالبان حق پست نظر آتا ہی یہانتک کہ اکثر اہل الجنۃ بلہ سمجھا تا ہی کہا ہی کہ یہہ آیت حضرت شیخ شبلی رح کے روبرو
پڑہی آہ بھر کر بیہوش ہوگئے جب بخود آئے کہا کہ بیچارے اگر جانین کہ کسی سے مشغول ہوئے ہین فی الحال گرداب ہلاکت مین ڈوب جاوین
کشف الاسرار مین شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری رح سے منقول ہی کہ مشغول ساتھ نعمت بہشت کے عام مومنون کے واسطے ہی اور
جو مقربان بارگاہ مین مطالع شہود اور ملاحظہ نور وجود سے ایک لمحہ طرف نعیم بہشت کے نہین التفات کرتے مثنوی جب تک
تیرا وصل میسر ہوویگی بہتر وہ بہشت سے مجھے گھر ہوویگی تو بر مین ہو تو بھی مجھے بستان ہی بستان شیرین بن سے بھی بدتر ہوئے
هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ وہ یعنے اصحاب بہشت اور بیبیان انکی دنیا کی یا حورین بیچ سایون کے ہین
زیر قصور حرارت آفتاب سے دور اوپر تختون کے یا چھپر کھٹون کے تکیے لگائے ہوئے کہ اول نعم ہی لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ
واسطے انکے بہشت کے میوے ہین سب طرح کے اور واسطے انکے ہی جو مانگین انتخاف مین ابن عباس رض سے نقل ہی کہ جو کچھ بہشتی
خیال مین لاویگا کھانے اور پینے سے بن اسکے کہ زبان سے نکالے سامنے اپنے مہیا کر دیکھیگا اور واسطے انکے ہی سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ

رَّحِیۡمٍ سلام کہا گیا ہے واسطے پروردگار مہربان کی طرف سے معالم مین جابر بن عبداللہ رض سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اہل بہشت نعیم اپنے مین مستغرق ہونگے کہ ناگہان نور انپر چمک جاویگا جب سر اوپر اُٹھاوینگے حضرت پروردگار فرماویگا
سلام علیکم یا اہل الجنۃ فرد عجب وہ دن ہی کہ جسدن پیام یار آوے کلام یار سنین اور سلام یار آوے وَامۡتَازُوا الۡیَوۡمَ اَیُّھَا
الۡمُجۡرِمُوۡنَ اور جدا ہو جاؤ آج کے دن ای مشرکو موحدون سے اور ای منافقون مخلصون سے کہ تمکو دوزخ دکھاوینگے اور انکو بہشت
کہ انکا عقیدہ نیک تھا اور تمھارا زشت اَلَمۡ اَعۡھَدۡ اِلَیۡکُمۡ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ کیا نہ عہد کیا تھا مین نے طرف
تمھارے اور نہ فرمایا تھا مین نے تمکو ای بیٹو آدم کے عبادت کرو شیطان کی یعنے ہونکی شیطانکے کہنے سے اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ تحقیق وہ واسطے
تمھارے دشمن ظاہر ہی اور عداوت اسکی تمھارے باپ آدم سے سب پر روشن ہی وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ اور یہ کہ عبادت کرو میری کہ مین دوست
تمھارا ہون هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ یہ عبادت میری راہ ہی سیدھی بہشت کی وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا اور البتہ تحقیق گمراہ کیا شیطان
نے تم مین سے ای آدمیو خلقت بہت کو اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ کیا پس نہ تھے تم سمجھتے اور اپنے آپکو دام فریب مین نہ پھنساتے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىۡ
كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ یہ ہی دوزخ جو تھے تم وعدہ دیئے جاتے دنیا مین تمھین جانیکا اِصۡلَوۡهَا الۡيَوۡمَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ داخل ہو اُسمین آج کے دن سبب
اسکے کہ تھے تم جھٹلاتے حق کو اور کفر کرتے تھے انبیا سے اَلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰٓى اَفۡوَاهِهِمۡ آج کے دن مہر رکھینگے ہم اوپر موہون انکے کے
جو انکار کرتے ہین کہ ہم مشرک نتھے اور تکذیب رسل کی ہمنے نہین کی اور شیطانکی پرستش کی وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَتَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا
كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ اور بولینگے ہم سے ہاتھ انکے اور گواہی دینگے پانون انکے ساتھ اُس چیز کے کہ تھے وہ دنیا مین کرتے کشف الاسرار
مین ہی کہ جیسے اعضا اعدا کے گواہی دینگے اوپر افعال بد انکے کے ایسے ہی جوارح اولیا کے شاہدی بھرینگے اوپر طاعات انکے کے چنانچہ
آثار مین وارد ہی کہ حقتعالی بندہ مومن کو خطاب فرمائیگا کہ کیا لایا وہ شرم کریگا کہ طاعت وعبادت اپنی بیان کرے حقتعالے نے
اعضا کو اُسکے گویا کریگا تاکہ ہر ایک اعمال اپنے بیان کریگا یہانتک کہ پور انگلیون کے گواہی دینگے اوپر تسبیحات کے چنانچہ وارد ہی
کانہن مسئولات مستنطقات وَلَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰٓى اَعۡيُنِهِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبۡصِرُوۡنَ اور جو چاہین ہم دنیا مین البتہ مٹا ڈالین ہم اوپر
آنکھون انکے کے پس ڈھونڈھتے پھرین راہ پس کہان دیکھینگے اسکو وَلَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰهُمۡ عَلٰى مَكَانَتِهِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِيًّا
وَّلَا يَرۡجِعُوۡنَ اور اگر چاہین ہم البتہ صورت بدل ڈالین ہم اوپر جگہہ انکے کے پس نکر سکین وہ آگے چلنا اور نہ پھر جانا یا طرف صورت
پہلی کے رجوع کرنا وَمَنۡ نُّعَمِّرۡهُ نُنَكِّسۡهُ فِى الۡخَلۡقِ اور جسکو عمر دراز دیتے ہین ہم الٹا کردیتے ہین ہم اسکو بیچ پیدایش کے یعنے قوت کو اسکے
ضعف سے بدل ڈالتے ہین اور جوانی کو بڑہاپے سے اَفَلَا يَعۡقِلُوۡنَ کیا پس نہین سمجھتے کہ جو کوئی الٹنے پر پیدایش کے قادر ہی وہ مٹانے
آنکھون کے اور بدلنے پر صورتکے قدرت رکھتا ہی بلیت کرنا انکار اسکی قدرت کا کمال جہل ہی یہہ سب کچھ صعب ہی اور اسپر
کچھ سہل ہی کفار مکہ کے کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم شاعر ہین رد قول انکے مین حق تعالی فرماتا ہی وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهٗ
اور نہین سکھایا ہمنے اس پیغمبر اپنے کو شعر اور نہین لائق واسطے اسکے شاعر کہنا کیونکہ اگر شعر کہتا تو شبہ لوگون کو پڑتا کہ فصاحت
شاعری کے سبب سے قرآن بنالیا ہی اسواسطے حقتعالے نے اسکو شعر نہین سکھایا کہ وہ شبہہ نہ پڑے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کسی شاعر کا بطور تمثیل شعر زبان مبارک پر لاتے تھے تو بحر اسکی بدل جاتی اور موزونیت مین اسکے خلل آجاتا تھا چنانچہ
ایکدن آپنے پڑھا کفی الاسلام والشیب للمرء ناہیا امیر المومنین ابوبکر صدیق رض نے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

شاعر یون کہا ہی کہ کفی الشیب والسلام للمرء ناہیا پھر آپنے بطریق اول ہی پڑھا ابوبکرؓ نے کہا اشہد انک رسول اللہ وما علمک الشعر
وما ینبغی لک اور کلمات حضرتکے یہہ کہ بعضے موزون واقع ہین جیسے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب بغیر تکلف کے اور بن قصد کے صادر
ہوئے ہین انکو شعر نہ کہا چاہیئے کیونکہ شعر اُسے کہتے ہین کہ کلام موزون مقفی صادر ہو ساتھ قصد قایل کے اور تشریح اسکی مفصل سورہ بقرہ
مین بیچ تفسیر آیتہ ثم اقررتم وانتم تشہدون کے گذری ہی اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
نہین وہ جو ہمنے اسکو سکھایا ہی مگر نصیحت اور قرآن روشن معانی اور حقایق مین یا روشن کرنیوالا احکام حلال اور حرام کے تو کہ ڈرادے
قرآن یا محمد ساتھ قرآن کے اُس شخص کو کہ ہی وہ زندہ یعنے عاقل اور فہم دار کیونکہ جاہل اور غافل مثل مردہ کے ہی یا اُس شخص کو کہ مومن ہی علم
الٰہی مین کیونکہ حیات ابدی ساتھ ایمان کے ہی اور تخصیص ڈرانے کی مومن کو واسطے انتفاع اُسکے کے ہی ساتھ اسکے اور ثابت ہو لے بات
عذاب کی اوپر کافرونکے کہ قرآن کو قبول نہین کرتے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ کیا نہین دیکھا
اور نہین جانا انھون نے یہہ کہ پیدا کیا ہمنے واسطے اُنکے اُس چیز سے کہ بناے ہاتھون ہمارے نے چارپاے جانور مانند اونٹ اور گائی اور گوسفند کے
پس وہ واسطے اُنکے مالک ہوتے ہین اور تصرف کرتے ہین سمجھ لیجئے کہ ہاتھون سے بنانا موافق محاورہ خلقت کے بیان کیا ہی کہ جو کوئی آپ اکیلا کوئی
کام کرتا ہی تو کہتا ہی کہ یہہ کام مین نے اپنے ہاتھون سے کیا ہی یعنے کوئی اور شریک نتھا وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ اور مسخر
کیا ہمنے اُن جانورون کو واسطے اُنکے پس بعضے اُنہین سے سواری اُنکی ہی جیسے اونٹ اور بعضے اُنہین سے کہاتے ہین جیسے گائے اور گوسفند
وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اور واسطے اُنکے بیچ چارپایون کے فایدے ہین پوست اور بال اور پشم سے اور پینے کی چیزین ہین دودھ
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ کیا پس نہین شکر کرتے نعمت ہماری کا کہ انعام کے ساتھ پیدا کئے انعام کی اور مسخر کرنے اُنکے کے اور فایدہ دینے کے ساتھ
اُنکے وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ اور پکڑا مشرکون نے سوا اللہ کے معبود تو کہ وہ مدد کئے جاوین اُنسے اور حال آنکہ
وہ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ نہین کر سکتے مدد اُنکی کیونکہ شعور قدرت کا بھی نہین رکھتے اور بت
واسطے بتونکے لشکر ہین حاضر کئے گئے کہ دنیا مین نگہبانی اُنکی کرتے ہین یا قیامت کو لشکر اُنکا ہونگے کہ ساتھ اُنکے حاضر ہونگے دوزخ مین فَلَا
يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ پس چاہئے کہ نہ غمگین کرے تجھکو بات اُنکی کہ نسبت اولاد کی جناب باری کو کرتے ہین اور شریک اُسکے ٹھہراتے ہین
یا تجھے شاعر ساحر بتاتے ہین اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ تحقیق ہم جانتے ہین جو کچھ پوشیدہ کرتے ہین کینہ اور بغض اور جو کچھ ظاہر
کرتے ہین کلمے کفر کے اور جزا دینگے ہم اُسپر اُنکو فرد کرتے ہو پیارے پنہان جو کہ پاوگے جزا وہ ہی وہ داناے نہان و آشکارا کبریار لکھا ہی کہ
ابی ابن خلف یا ابو جہل یا عاص بن وایل چند استخوان کہنہ ہاتھ مین ملتا ہوا مجلس شریف نبوی مین حاضر ہو کر کہنے لگا کون ہی کہ ان اجزا
متفرق کو جمع کر کر بار دگر زندہ کرے یعنے سردار قریش کے بھی وہان حاضر تھے آپنے وہ اُسکے منہ پہ مار کر فرمایا کہ آفریدگار ہمارا انکو
جلاویگا اور تجھے بھی اور یہہ آیت نازل ہوئی اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ کیا نہین دیکھا اور
نہین جانا آدمی نے یہہ کہ پیدا کیا ہمنے اُسکو آب منی سے اور مرتبہ بمرتبہ ترقی دیکر پیٹ سے باہر نکال کر بچے سے بڑا کیا گویائی دی پس
ناگہان وہ جھگڑنے والا ہی ظاہر وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ اور بیان کی واسطے ہمارے ایک مثال یعنے امر عجیب لایا استخوان
کہنہ ہاتھ مین ملکر ہوا پر اڑا کر اور بھول گیا پیدایش اپنی کو کہ ہم نے کسطرح اسکو پیدا کیا قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ کہا کون
زندہ کریگا ہڈیون کو اور حال آنکہ وہ بوسیدہ ہین بیچ گوشت پوست رگ پٹھے کے قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ کہدی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ کریگا اسکو وہ جسنے قدرت کاملہ اپنی سے پیدا کیا تھا اسکو پہلے بار اور عدم سے وجود مین لایا تھا وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ
عَلِيمٌ ۙ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ اور وہ ہر پیدایش کو جانتا ہی تفصیل وار سب مخلوق کا
اُسے علم ہی کوئی چیز کسیکی کہین ہو اُسکو معلوم ہی اکٹھا کرنے پر سب کے قدرت رکھتا ہی جسنے کیا واسطے تمہارے درخت سبز مین آگ کو پس
ناگہان تم اُس سے آگ روشن کرتے ہو سمجھ لیجئے کہ جیسے پتھر سے آگ نکلتی ہی ویسے ہی درخت سبز سے کہ مرخ اور عفار اور بانس ہی ڈالیان
اُنکی جب رگڑی جاتی ہین تو آگ نکلتی ہی سو حق تعالے فرماتا ہی کہ جو قادر ہی آگ نکالنے پر درخت سبز سے کہ اُسمین پانی ہی جو جوہر نار کی ضد ہی
وہ البتہ قادر ہی اعادہ طراوت پر بیچ اُس چیز کے کہ تر و تازہ تھا اور خشک ہو گیا أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ
مِثْلَهُم ۚ کیا نہین وہ کوئی کہ جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو قادر ہی اوپر اسبات کے کہ پیدا کرے مانند اُنکے بَلَىٰ ہان ہی قادر اوپر اُسکے
وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ اور وہ ہی پیدا کرنیوالا بہت خلق جاننیوالا کیفیت احوال مخلوقات کی إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ
سوا اسکے نہین کہ حکم اُسکا جسوقت کہ ارادہ کرے کسی چیز کے پیدا کرنیکا یہہ ہی کہ کہے واسطے اُسکے ہو بس ہو جاتا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ تمثیل
ہی اوپر کمال قدرت کے کہ جو چاہتا ہی ہو اُسسے دم ہوتا ہی ایک آن کی اُسمین تاخیر نہین ہوتی چنانچہ تفسیر کبیر مین ہی کہ مراد اس قول سے سرعت
نفاذ امر ہی تکوین اشیا مین اوپر اسرع وجہ کے کہ ممکن ہو نہ تکلم ساتھہ اس کلمہ کے اور بعض کہتے ہین کہ یہہ کلمہ علامت ہی کہ جب فرشتے
سنتے ہین جانتے ہین کہ کوئی شی حادث ہوگی فرد کیونکہ نہ حرف کاف و نون صنعت حق پر دال ہی کہتے ہی جسکے بن گیا فَائِقَهُ خاف تک
تمام فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ پس پاکی اور بے عیبی ہی اُسکو کہ بیچ ہاتھہ قدرت
اُسکے کے ہی بادشاہی ہر چیز کی اور طرف اُسیکے پھیر جاؤگے واسطے جزائے اعمال کے یہہ آیت وعدہ ہی واسطے دوستونکے اور وعید
ہی واسطے دشمنونکے فر و اعدا کے واسطے تو اشد العذاب ہی اور دوستونکو طوبی و حسن ماب ہی سورۂ صافات مکی ہی ایکسو
بیاسی آیتین ہین آٹھہ سو ساٹھہ کلمے ہین تین ہزار آٹھہ سو چھبیس حرف ہین فواصل اُسکی قدم بنا ہین اور نظم اور تطبیق اُسکی سورہ
سورة والصّافات مكيّة وهي ليس سے یہہ ہی کہ آغاز دونون کا بذکر توحید خدا ہی مائة واثنتان وثمانون آية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا قسم ہی فرشتون کی جو صف باندھتے ہین عبادت حق مین صف باندھکر فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا پھر ڈانٹنے
والون کی شیطانون کو کہ باتین سننے کو آسمان پر چڑھتے ہین ڈانٹکر فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا پھر تلاوت کرنے والون کی ذکر کو
یعنے وحی کو کہ انبیا پر اُترتی ہی سمجھ لیجئے کہ حق تعالے قسم کھاتا ہی فرشتونکی کہ صف باندھے ہین ہوا پر کہ جو فرمان ہو بجا لاوین یا قسم
کھاتا ہی غازیون کی کہ صف باندھے واسطے جہاد کے یا قسم کھاتا ہی مومنونکی کہ صف باندھے ہین واسطے جماعت کے یا قسم کھاتا ہی
علما کی کہ صف باندھے ہین واسطے افاضہ خلق کے یا قسم کھاتا ہی مرغونکی کہ صف باندھے ہین ہوا پر اگر مراد فرشتے ہین تو ڈانٹتے
ہین بادلونکو اور قصد تلاوت مین تسبیح و تحمید کے مشغول ہین اور اگر مراد غازی ہین تو ڈانٹنے والے گھوڑونکے ہین
یا دشمنونکے اور تلاوت اُنکی تکبیر و تہلیل ہی اور اگر مراد مومن ہین تو انوار ریاضت سے ڈانٹنے والے شیطانونکے ہین اور نماز مین
پڑھنے والے قرآن کے ہین اور اگر مراد علما ہین تو ڈانٹنا اُنکا کفر اور فسق سے ہی ساتھہ دلیل و حجت کے اور تلاوت اُنکی احکام شرع
ہین اوپر خلق کے اور اگر مراد مرغ ہین تو ذکر حق کی تلاوت سے آفات اپنے سے ٹالتے ہین صاحب تاویلات نے کہا ہی کہ قسم کھائی

ہی نفوس سالکان طریق توحید کی کہ موافق مشاہدہ کے ہین صف باندھے ہین اور خطرات شیطانی اور خیالات نفسانی کو زجر کرتے ہین اور انواع ذکر قلبی یا زبانی مین مشغول رہتی ہین بحر الحقائق مین ہی کہ صافات ارواح ہین اور زاجرات الہامات الٰہی کہ زاجر ہین عوام کو مناہی سے اور خواص کو رویت طاعات سے اور اخص کو التفات کونین سے اور تالیات نفوس ذاکرہ ہین کہ بحکم من احب شیئا اکثر ذکرہ عمر اپنی یاد حضرت حق مین صرف کرتے ہین بابت یاد مین اُسکی دن رات بسر کرتے ہین یہ شام کرتے ہین یون ہین یون ہین سحر کرتے ہین ۔ لکھا ہی کہ کفار مکے کے تعجب سے کہتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سب خداؤنکو طرف ایک خدا کے لایا ہی حق تعالی نے ان آیتون مین قسم کھاکر فرمایا کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ تحقیق معبود تمھارا اپنی ذات مین البتہ ایک ہی یگانہ او یکتا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ پروردگار آسمانونکا اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان اُنکے ہی اور پروردگار مشرقونکا اور کواکب کا کیونکہ ہر کوکب کی ہر روز مشرق علاحدہ ہی جہان سے نکلتا ہی اور ایسیہی مغرب جدی ہی جہان ڈوبتا ہی اور یہان مغارب کا ذکر نہین کیا واسطے اکتفا کرنے ساتھ احد الضدین کے اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ تحقیق ہمنے زینت دی ہم نے آسمان دنیا کو ساتھ آرایش کواکب کے کشاف مین ہی کہ مراد شکلین مختلف ستارون کی ہین جیسے ہیئت ثریا اور بنات النعش او سوا انکے کے اشکال تین شکلو نہین سے وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ اور نگاہ رکھا ہمنے آسمانونکو نگاہ رکھنا چڑھنے ہر شیطان سرکش کے سے لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى نہین سن سکتے یعنے طاقت سننے کی اور کان رکھنے کی نہین رکھتے طرف باتون فرشتون بلند تر کے کہ مطلع ہین اوپر بعضے اسرار لوح محفوظ کے اور آپس مین کہتے ہین وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا اور پھینکے جاتے ہین یعنے آگ یا رانده جاتے ہین ہر جانب سے رانده جانا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اور واسطے اُنکے ہی عذاب سخت آخرت مین یا لازم ہو جانے والا دنیا مین اور اُنکو طاقت سننے کلام ملائکہ کی نہین ہی اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ مگر جو کوئی اوچک لے گیا ایکبار اُچک لیجانا کچھ بات فرشتے کی پس پیچھے لگتا ہی اُسکے شعلہ جلانے والا یا ستارا چمکتا کہ اُسکو جلا دیتا یا ابتر کر دیتا لکھا ہی کہ رکانہ بن زید اور ابو الاسدین کہ منکر حشر اور بعث کے تھے ہمیشہ اپنی قوت پر گھمنڈ کرتے تھے اور درمیان قریش کے اپنی بڑائی بیان کرتے تھے حق تعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا پس پوچھ مشرکان مکے سے کیا وہ سخت تر پیدایش مین یا جو پیدا کیے ہین ہمنے فرشتے اور آسمان اور زمین اور ستارے اور مشارق اور شہب اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہی انکے پدر انکے کو مٹی چپکتی ہوئی سے پس یا وہ انکا اصلی کچھ ہی کہ ملا ہی جزو آب اور جزو خاک سے سمجھ لیجیے کہ مراد اس کلام سے اثبات بعث کا ہی اور رد اُنکی بات کا کیونکہ وہ اگر بسبب عدم قابلیت مادہ کے محال جانتے ہین تو مادہ موجود ہی اور قابل انضمام کے ہی اور اگر قدرت فاعل کے منکر ہین تو جوان اشیاء مذکورہ کے پیدا کرنے پر قادر ہو وہ ضم اجزا اور اعادہ حیات پر بطریق اولی قدرت رکھیگا کیونکہ قدرت صفت ذاتی اُسکی ہی کسی آن نہین جاتی اور سب حق مین برابر ہی پس جب مہر قدرت اُسکا مطلع ارادات سے طلوع ہوگا سب ظلمت ممات سے نکلکر نور حیات پاوینگے اور بعث اور حشر قایم ہوگا فرد

لیے ہلا تو ہوا سے پیار تو یہہ ہی یا ہو حشر ہی جی اُٹھے قبر دینے مردے کفن پہنے ہوئے ۔

معالم التنزیل مین ہی کہ گمان تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ جو کوئی قرآن سنیگا ایمان لاویگا مشرکان مکے نے جو قرآن سنا اور ٹھٹھا کیا آپ کو اسی حال سے تعجب آیا یہہ آیت نازل ہوئی بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ بل واسطے قطع کلام اول کے ہی اور زاد المسیر مین ہی

دع ہی یعنے چھوڑ کلام کفار کو اور اُنسے ہاتھ اٹھا تعجب کیا تو اُنکے نہ ایمان لانے پر ساتھ قرآنکے اور ٹھٹھا کرتے ہین ساتھ اُسکے یا تعجب کیا تو
کہ باوجود قدرت حق کے کیون انکار بعث کا کرتے ہین اور ٹھٹھا کرتے ہین اوپر تعجب کرنے تیرے کے وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ اور داب
انکا یہہ ہی کہ جسوقت نصیحت دیئے جاتے ہین ساتھ کسی چیز کے نہین یاد رکھتے اُسکو اور پند پذیر نہین ہوتے ساتھ اُسکے وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً
يَّسْتَسْخِرُوْنَ اور جس وقت دیکھتے ہین کوئی معجزہ کہ دلیل صدق قول تیرے کا ہی ٹھٹھا کرتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو بلاکر
وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ اور کہتے ہین نہین یہہ کہ ہمنے دیکھا مگر جادو ہویدا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ اَوَاٰبَآؤُنَا
الْاَوَّلُوْنَ کیا جب مرجاوینگے ہم اور ہوجاوینگے ہم مٹی اور ہڈیان بن گوشت اور پوست کے کیا ہم البتہ اُٹھائے جاوینگے یا باپ
ہمارے پہلے قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہان اُٹھائے جاؤگے تم اور باپ تمہارا اور حال آنکہ تم ذلیل
ہوگے اور جب قیامت آویگی فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ پس سوا اسکے نہین کہ وہ اُٹھانا ڈانٹنا ہی
ایک بار یعنے ایک پھونک ہی صور مین پس ناگہان وہ زندہ ہون قبرونسے اٹھکر دیکھتے ہونگے وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ
اور کہینگے ای وائے واسطے ہمارے یہہ ہی دن جزا کا کہ ہم سے وعدہ کرتے تھے فرشتے کہینگے ہان هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ
بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ یہہ ہی دن فیصل کرنیکا معاملونکے یا جدا کرنیکا نیکون کو بدون سے جو تھے تم ساتھ اُسکے جھٹلاتے اور باور نکرتے تھے
پھر اللہ تعالی کی طرف سے حکم آویگا فرشتونکو اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ اکٹھا کرو اُن لوگونکو جو ظلم کرتے
تھے اپنی جان پر ساتھ شرک لانیکے اور قسم اُنکے کو یعنے بت پرستونکو ساتھ بت پرستونکے اور ستارون پرستونکو ساتھ
ستارہ پرستونکے یا عورتون اُنکی کو کہ کافر ہین اور اُس چیز کو کہ تھے وہ عبادت کرتے بعضے کہتے ہین کہ مراد ظالمون سے ظلم کرنیوالے
خلق پر ہین ساتھ جور کے اور اپنے نفس پر ساتھ گناہ کے اور حشر یہہ ہی کہ حساب گاہ مین اُنکو لیجاوینگے جیسے زانی کو ساتھ زانی کے
اور مددگارونکو ظالم کے ساتھ ظالم کے قوت القلوب مین ہی کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن مبارک رح سے پوچھا کہ مین درزی ہون کہین
واسطے ظالم کے کپڑا سیون اور اُسکے مددگارون سے ہوجاؤن ابن مبارک نے فرمایا کہ نہین تو اعوان سے نہین بلکہ ظالمون سے ہی
اعوان ظلمہ وہ ہین کہ سوئی اور تاگے تیرے ہاتھ بیچتے ہین فرد مدد ظالم کی مت کر ان سے رہ تو دور ای رافت ہ گروہ ظالمان ہین تا ہو
محشور ای رافت ہ اور اصح یہہ ہی کہ ظالم مشرک ہی ساتھ دلیل وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ کے کہ فرماویگا اکٹھا کرو مشرکون کو اور ازواج
اُنکے کو اور اُس چیز کو کہ تھے وہ پوجتے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا اسکے بتون وغیرہ سے فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ پس راہ دکھاؤ اُنکو
یعنے مشرکونکو اور معبودون اُنکے کو طرف رستے دوزخ کے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ اور جب دوزخ کی طرف منہہ کرین کھڑا
کرو اُنکو حساب گاہ مین یا صراط پر تحقیق وہ سوال کئے گئے ہونگے یعنے اُنسے عقائد اور اعمال اُنکے سے پوچھنا واسطے زیادہ تذلیل
اُنکے کے پھر فرشتے کہینگے مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ کیا ہی واسطے تمہارے کہ نہین مدد کرتے آپسمین ایکدوسرے کی اور اس عذاب
حساب سے نہین چھڑاتے وہ کچھ جواب نہ دینگے حق تعالی فرماویگا فرشتونکو کہ یہہ آپسمین ایکدوسرے کی مدد نہین کرتے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ
مُسْتَسْلِمُوْنَ بلکہ وہ آج کے دن فرمانبردار ہین وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ اور حساب گاہ مین منہہ کرینگے بعضے
اُنکے اوپر بعضونکے پوچھتے ہوئے یعنے رؤسا اور ضعفا آپس مین ایکدوسرے کو پوچھینگے کہ یہہ کیا حال ہی جو ہمپر پیش آیا یا سرزنش
کرینگے ایک دوسرے کو قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ کہینگے ضعیف رئیسونکو قوم کے کہ تحقیق تمہین تھے کہ آتے تھے

ہمارے پاس نصیحت اور نیکو راہی سے کہ تمہارے زعم میں ہمیں تھا یا قہر اور قوت سے یا طرف قسم سے یعنے قسم کھا کر کہتے تھے کہ دین یہی حق ہے جسپر ہم
تمہیں بلاتے ہیں قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ کہینگے رئیس جواب میں اُنکے یوں نہیں ہے بلکہ تھے تم ایمان والے یعنے تم راہ راست پر تھے
کہ ہم نے تمکو گمراہ کیا ہو وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اور نہ تھا ہمکو اوپر تمہارے کچہ غلبہ کہ زبردستی تمکو گمراہی کے طرف لاتے ہوں
بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ بلکہ تھے آپہی تم ایک قوم سرکش فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ پس ثابت ہوا اوپر ہمارے قول پروردگار ہمارے کا کلمہ
عذاب ہی یعنے لاملئن جہنم اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب آج کے دن فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ پس گمراہ کیا
تھا ہمنے تمکو تحقیق جیسے ہم تھے گمراہ کیونکہ جیسا آپ ہوتا ہے ویساہی دوسرے کو چاہتا ہے فرد چاہتا ہے بدہی ہو تو بد ہر ایک یہ نیک کہتا ہے
ہووے ہر ایک نیک ہے حق تعالی فرماویگا فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ پس تحقیق تابع اور متبوع آجکے دن بیچ عذاب کے شریک ہیں جیسے
گمراہی میں شریک تھے اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ تحقیق ہم اسیطرح کرتے ہیں ساتھ مشرکوں کے اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
يَسْتَكْبِرُوْنَ تحقیق یہ تھے کہ جسوقت کہا جاتا تھا واسطے انکے کہ کوئی نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر اللہ تکبر کرتے تھے داعی اپنے سے
باہر کشی کرتے تھے کہنے اس کلمہ کے سے وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ اور کہتے تھے کیا ہم البتہ چھوڑ دینے والے ہیں
عبادت معبودوں اپنے کو واسطے ایک شاعر دیوانے کے یعنے اسکے کہنے سے ہم عبادت اصنام ترک نہیں کرنیکے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو جو نسبت شعر اور جنونکی کرتے تھے حق تعالے اُسکے جواب میں فرماتا ہے بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ یوں نہیں ہے جو
وہ کہتے ہیں بلکہ آیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُنپر ساتھ حق کے یا لایا حق کو اور سچا کیا ہے پیغمبروں کو جو پہلے اُس سے گذرے اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا
الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ تحقیق تم اے کافرو البتہ چکھنے والے ہو عذاب درد دینے والا دوزخ میں بسبب شرک و تکذیب کے وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ اور نہ جزا دئے جاؤگے تم مگر جو کچھ کہ تھے تم کرتے مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے شک اور شرک سے کہ جزا انکی مضاعف
ہوگی اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ فَوَاكِهُ یہہ لوگ کہ واسطے انکے ہے رزق معلوم یعنے ظاہر نہ چھپا یا معلوم ہے خاصیت اُسکی کہ ہمیشہ رہنا
اور بہرا لذت والا ہے وہ رزق میوے ہیں ہر قسم کے خشک اور تر وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اور وہ عزت دئے جاوینگے بیچ بہشتوں نعمت کے
عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ اوپر تختوں کے آمنے سامنے ایکدوسرے کے نا دیکھکر آپس میں خوش ہوں يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ بَيْضَآءَ
لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ پہرایا جاویگا اوپر انکے یعنے ساقیان بہشت پہرادینگے اوپر انکے پیالے شراب پاک لطیف سے سفید یعنے شیر سفید زیادہ تر
دودہ سے ہوگی لذت بخش پینے والوں کو کہ جاری ہوگی روز زمین پر مانند انہار کے لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ بیچ اُسکے
خرابی ہے جیسے شراب دنیا میں ہوتی ہے کہ عقل جاتی رہتی ہے درد سر وغیرہ پیدا ہوتا ہے اور نہ بہشتی اس شراب پینے سے مست ہوکر بیہودہ
کہینگے وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اور نزدیک انکے بیٹھی ہونگی لونڈیاں نیچے نظر رکھنے والیاں یعنے سوا شوہروں
اپنے کے کسی پر نگاہ نڈالینگی خوب صورت آنکھوں والیاں گویا کہ وہ انڈے ہیں چھپائے ہوئے بہت نسبت فرمائی ہے حوروں کی
ساتھ انڈوں کے ملاحت اور پاکیزہ گی اور خوش رنگی میں اور مقرر ہے کہ بیضہ شتر مرغ سفید کچہ گونہ صفرت رکھتا ہے اور حسن الوان
ایسا اہل عرب کے نزدیک یہی ہے اور وہ اپنے انڈے کو پروں میں اپنے پوشیدہ رکھتا ہے کہ غبار آلودہ نہو فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَسَآءَلُوْنَ پس منہہ کرینگے بعضے کبھی بہشتیوں اور بعضوں کے سوال کرتے ہوئے احوال دنیا کا اور ماجرا اسکے کا یا دشمن اور
دوست کا قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ کہیگا ایک کہنے والا بہشتیوں میں سے یاروں اپنے کو کہ تحقیق میں جب دنیا میں تھا

واسطے بہرے ہمنشینون میں کہ منکر بعث کا تہا منافل سے کہاکہ یہہ وہ دونو بہائی ہین جنکا قصہ سورہ کہف میں ہی یہودا مومن اور فطروس کافر
یہودا مومن کہیگا کہ بہائی میرا فطروس نام دنیا مین سرزنش کرتا ہوا یقول أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ کہتا تہا کیا تو قیامت کو البتہ ماننے
والون میں سے ہی أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَئِنَّا لَمَدِينُونَ کیا جب مرجاوینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم مٹی اور ہڈیان پرانی کیا ہم
البتہ جزا دے جاوینگے یعنے ہم کو زندہ کرکر جزا دینگے قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُونَ کہیگا یہودا اہل بہشت کو کیا تم جہانکنے والے ہو دوزخیون کو
مراد اسکی یہہ ہوگی کہ احوال بہائی کا میرے معلوم کرو کہ کون سے درکے میں ہی اور کسطرح کے عذاب میں مبتلا ہی بہشتی کہینگے
کہ تو اسکو خوب پہچانتا ہی تو ہی جہانک کر دوزخ مین دیکہہ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ پس جہانکیگا یہودا پس دیکہیگا فطروس کو
درمیان دوزخ کے قَالَ تَاللَّهِ إِنْ كِدْتَ لَتُرْدِينِ کہیگا یہودا کہ اے فطروس قسم ہی اللہ کی تحقیق نزدیک تہا تو کہ ہلاک کر ڈالے
مجہکو گمراہ کرکے وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ اور اگر نہوتی بخشش پروردگار میری کہ مجہکو ہدایت کی اور فتنے تیرے سے بچایا
البتہ ہوتا مین حاضر کئے گیون سے دوزخ مین ساتہہ تیرے پہر یہودا فرشتون سے کہیگا ایسا کہ بہائی اسکا سنے أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ آیا
پس نہین ہم مرینگے بہشت مین إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ مگر موت ہمارے پہلے تہی دنیا مین اور نہین ہم عذاب کئے گئے
فرشتے کہینگے ہان ہرگز نہین مروگے اور نہ معذب ہوگے یہودا کہیگا إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ تحقیق یہی ہی مراد پانا بڑا کہ ہمیشہ
راحت مین رہینگے اور عذاب نہ دیکہینگے لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ واسطے ایسے ہی چیز کے کہ باقی ہی پس چاہیے کہ عمل کرین عمل
کرنیوالے نہ واسطے دولت دنیا کے کہ فانی ہی پہر حق تعالیٰ فرمائیگا أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ کیا یہہ نعمت بہشت کی
جو انکو روزی ہوئی بہتر ہی ازروے مہمانی اور بخشش کے یا درخت سینڈ کا اور وہ درخت ہی ولایت تہامہ مین کہ پیدا ہوتا ہی اور
میوہ اسکا بد بو اور کڑوا ہی حق تعالیٰ نے درخت دوزخ کا کہ میوہ اسکا دوزخیونکو زبردستی کہلاوینگے یہہ نام رکہا اور ایک نوع عذابکا
یہہ بہی ہوگا اور فرمایا کہ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ تحقیق کیا ہمنے درخت زقوم کو بلا اور عذاب واسطے ظالمونکے آخرت مین اور امتحان
دنیا مین کیونکہ کافرون نے جو سنا کہ درخت زقوم دوزخ مین ہی کہنے لگے کہ آگ مین کیونکر درخت سبز ہوگا یہہ نجانا کہ اللہ قادر ہی سب چیز پر
سمندر کیڑے کو کیسے آگ مین پیدا کرتا ہی اور جلاتا نہین درخت کو آگ مین پیدا کرے اور نہ جلاوے تو کیا عجب ہی معالم مین ہی کہ ابن زبعری نے
قریشیونکے سردارونکو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو زقوم سے ڈراتا ہی اور وہ لغت بربرہ مین مکہن اور کہجور کو کہتے ہین اور ابوجہل
نا اہل اٹہا اور اکابر عرب کو اپنے ساتہہ لایا اور لونڈی کو کہا کہ زقوم لاوے مکہن اور کہجورین لائی کہنے لگا کہ کہاؤ یہہ وہ زقوم ہی
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمین ساتہہ جسکے وعید کرتا ہی حق تعالیٰ نے یہہ آیت اتاری کہ زقوم وہ نہین جو یہہ گمان کرتے ہین
إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ تحقیق وہ ایک درخت ہی کہ نکلیگا بیچ جڑ دوزخ کے اور شاخین اسکی بلند ہوکر سب درکونمین پہنچ جاوینگی
طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ شگوفہ اسکا گویا کہ سر ہین شیطانونکے زشتی اور ہولناکی مین بعضے کہتے ہین کہ شیاطین سانپ
ہولناک ہین بعضے کہتے ہین پتہر کالے گردنکے کہ تہے انکو روس الشیاطین کہتے تہے فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ
پس تحقیق دوزخی البتہ کہانے والے ہین اس درخت زقوم سے پس بہرنے والی ہین اس سے پیٹونکو مارے بہوک کے
یا زبردستی کہلاوینگے انکو ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ پہر تحقیق واسطے انکے اوپر کہانے اسکے کے البتہ ملونی ہی پانی گرم
کہ دل گردا انکا پہٹ جاوے یعنے زقوم کہلاکر آب گرم پلاوینگے کہ آنتین مل جاوے ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ پہر تحقیق

پہر جانا

پھر جانا اُنکا بعد اس کھانے پینے کے البتہ طرف دوزخ کے ہی اور یہہ پہلی مہمانی اُنکی تھی اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ
يُهْرَعُوْنَ تحقیق اُنھون نے پایا تھا باپون اپنونکو گمراہ پس وہ اوپر قدمون اُنکے کے دوڑے جاتے ہین یعنے تقلید اُنکی کرتے ہین
وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ اور البتہ تحقیق گمراہ ہوگئے پہلے قوم تیری سے اکثر پہلے لوگون مین جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود و
لَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ اور البتہ تحقیق بھیجے تھے درمیان اُنکے ڈرانے والے کہ اُنکو عذاب ہمارے سے ڈراتے تھے وہ ایمان نہ لائے
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام ڈرائے گیونکا یعنے عذاب اُنپر آیا مگر بندے اللہ کے
خالص کئے گئے کہ ڈرانے سے فائدہ مند ہوے اور عذاب سے بچ گئے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ اور البتہ تحقیق پکارا ہمکو نوح نے اور ہلاک
ہونا اپنی قوم کا چاہا اور اجابت کی ہمنے پس بہت اچھی اجابت کرنیوالے ہین ہم کہ غرق کر دیا کفار قوم اُسکے کو طوفان مین وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ اور نجات دی ہمنے اُسکو اور اہل اُسکے کو سختی بڑی سے کہ غرق ہونا تھا یا ایذا قوم کی تھی وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ
اور کیا ہم نے اولاد اُسکے کو وہی باقی رہنے والے واسطے نسل کے قیامت تک حدیث مین ہے کہ تین بیٹے اُنکے سام اور حام اور یافث
اور بیبیان اُنکی کشتی مین تھین باقی رہین اور سوا اُنکے کوئی نہ رہا سب آدمی اُنہین کے اولاد سے ہین سام پدر عرب اور فارس و روم
ہے اور یافث پدر ترک اور خزر اور سقلاب اور حام پدر ہند اور حبش اور بربر ہین وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ اور باقی رکھی ہمنے اوپر
نوح کے ثنا گوئی درمیان پچھلونکے کہ امت محمدیہ ہین صلے اللہ علیہ وسلم یا چھوڑا ہمنے کہ ہمیشہ پچھلی کہین سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ
سلامتی ہو اوپر نوح کے بیچ عالمونکے اور ایک قول یہہ ہے کہ یہہ ابتدائے کلام ہے حق تعالی سلام کہکر اوپر نوح علیہ السلام کے فرماتا ہے
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم اسیطرح جیسے نوح کو جزا دی ہے احسان کرنیوالونکو دیتے ہین اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ
تحقیق نوح بندون ہمارے سے ایمان والونسے تھا ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ پیچھے دعائے نوح کے ڈبو دیا ہمنے اور ونکو یعنے کافران قوم
وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ اور تحقیق تابعون اُسکے سے البتہ ابراہیم تھا اصول شرایع طریق توحید مین لباب ہین کہ ہمیشہ
عاید طرف پیغمبر ہمارے کے ہی کنایت غیر مذکور اور حضرت خلیل اگرچہ صورت مین سابق تھے لیکن معنے مین متابع آپکے ہین کہ [illegible]
فضیلت آپکی کے قابل ہوئے اور دین کو آپ کے سراہا اور واسطے آپکے دعا کی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ الاية نظم
ظاہر مین گرچہ آیا پیش انبیا ہی تو بہ باطن ہین لیک سب کا ہوا پیشوا ہی تو نہ اللہ رے یہہ رتبہ یہہ شوکت یہہ [illegible] معلوم [illegible]
پیارے کہ کیا ہی تو اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ یاد کر اسکو جسوقت کہ آیا ابراہیم پروردگار اپنے کے پاس ساتھ دل سلامت کے
یا پاک کے علائق سے یا خالی کے محبت دنیا سے یا دل فارغ کے محبت غیر سے یعنے روے نیاز لایا درگاہ مین نیاز مین ساتھ اس
دل کے کہ تعلق دو جہان سے وارستہ تھا فرد جسمین غیر کا خطرہ نہ غیر کی الفت نہ اُسمین کا دھیان [illegible]
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ یاد کر جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے آزر کے اور قوم اپنی کے کس چیز کی عبادت
کرتے ہو اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ آیا جھوٹ باندھکر معبود سوا اللہ کے چاہتے ہو فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پس کیا
گمان ہے تمہارا ساتھ پروردگار عالمونکے کہ تمہین عذاب نکریگا اسپر کہ جو مستحق عبادت ہے اُسکو چھوڑ کر غیر اُسکی کی عبادت
کرتے ہو قوم نے یہہ بات ابراہیم علیہ السلام کے سنکر جواب دیا کہ کل ہماری عید ہے صحرا کو جاوینگے آج کھانے طرح طرح کر دیوتون
کے رکھے جاتے ہین صبح کو وہان سے پھر کر تناول کرتے ہین جا کر بطریق تبرک اُن کھانون کو [illegible]

کیا زیب زینت ہمارے اصنام کی ہی لیعبد مشاہدہ کر نیکے ہمکو معتقد ور رکھیگا تو اور ملامت نکریگا فر دکرنا ہی ملامت جو مجھے تو پھر آن ؑ دیکھا ہین
تو نے پیرسے بہتر کو میری جان ؑ حضرت ابراہیم نے سنکر کچھ جواب نہ دیا دو تین دن باپ اور یارون اُنکے نے کہا کہ آو ای ابراہیم
چلین نت بنا فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ پس نظر کی اُسنے ایک نظر بیچ تار و نکے اور مقام اور پھیرنا اُنکا دیکھا یا بیچ کتاب علم نجوم کے اور
قوم اُسکی جو علم نجوم کو مانتی تھی اسواسطے اُسی علم سے اُنسے بات کی فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ پس کہا تحقیق مین بیمار ہون یعنی استدلال
کرتا ہون کہ مجھ پر طاعون آوے اور وہ لوگ طاعون کو بہت بد جانتے تھے فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ پس پھر گئے اُس سے پیٹھ موڑکر اس خوف
سے کہ طاعون مرض متعدی ہی ایسا نہو کہ ہمپر بھی آجاوے پھر جب وہ صحرا کو چلے گئے حضرت ابراہیم بتخانہ کو چلے فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ فَقَالَ
أَلَا تَأْكُلُونَ پس پوشیدہ آئے حضرت ابراہیم طرف بتون اُنکے کے بتونکو آراستہ دیکھا اور خوان کھانے کے چنے تھے پس کہا ٹھٹھے سے
کیا نہین کھاتے اِن کھانون کو پھر کہا مَا لَكُمْ لَا تَنطِقُونَ کیا ہی واسطے تمہارے کہ نہین بولتے تم اور مجھے جواب نہین دیتے فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا
بِالْيَمِينِ پس پہنچے آئے اوپر بتونکے اور مار انہونکو مار نا کرنا ساتھ قوت تمام کے یا سید ہے ہاتھ کے یا بسبب قسم کے کہ کھائی تھی تاللہ
لاکیدن اصنامکم غرض حضرت ابراہیم نے بتونکو ٹکڑے ٹکڑے کیا چنانچہ سورہ انبیا مین گذرا اور نمرود یون نے عیدگاہ سے آکر بتخانہ
مین شکست ریخت دیکھکر معلوم کیا کہ یہہ سب کام ابراہیم کے ہین فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ پس متوجہ ہوئے طرف ابراہیم کے دوڑتے ہوئے
اور پکڑکر اُنکو نمرود پاس لیے آئے اور بعد مباحثے کے کہ کچھ بیان اُسکا پیچھے مذکور ہوا قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ
کہا ابراہیم نے کہ کیا عبادت کرتے ہو تم اُس چیز کو کہ تراشتے ہو تم پتھر اور لکڑی سے اپنے ہاتھ سے اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور جو کچھ کرتے تم
اپنے ہاتھ سے یہہ آیت دلیل ہی کہ افعال بندونکے مخلوق خدا کے ہین اور جب ابراہیم علیہ السلام نے اُنکو الزام دیا قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا
فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ کہا نمرود اور مصاحبون اُسکے نے کہ بناؤ واسطے جلانے ابراہیم کے ایک عمارت اور پھر ہیزم بھرکر اُسمین آگ
لگادو پس ڈالدو ابراہیم کو بیچ آگ جلتی کے کہ جل جاوے فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ پس ارادہ کیا ساتھ ابراہیم کے
مکر کا کہ اُسکو جلا دین پس کیا ہمنے اُنہین کو زیر اور ذلیل کیونکہ آتش کو ابراہیم پر گلستان کیا اور یہہ برہان روشن ہوا حقیقت
ابراہیم پر اور بطلان اُنکے پر وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ اور کہا ابراہیم نے جب آتش سے سلامت نکلے تحقیق مین جا
والا ہون طرف فرمانے پروردگار اپنے کے یعنی زمین شام کو البتہ راہ دکھاویگا مجھکو طرف مقصود میرے کے یا طرف مصالح دنیا اور آخرت
میرے کے پس ابراہیم علیہ السلام نے راہ شام کی لی اُسی سفر مین ہاجرہ بی بی سارہ کے ہاتھ لگی اُنھون نے حضرت ابراہیم کو بخشا جب
بی بی ہاجرہ اُنکے ملک مین آئین دعا کی کہ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ای پروردگار میرے بخش مجھکو فرزند صالحون سے کہ مددگار
میرا ہو طاعت مین اور مونس میرا ہو غربت مین فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ پس بشارت دی ہمنے اُسکو ساتھ ایک لڑکے تحمل والے کے
یعنے جب بلوغ کو پہنچیگا حلیم ہوگا پس حق تعالی نے حضرت اسماعیل کو بی بی ہاجرہ سے پیدا کیا اور ابراہیم علیہ السلام کلام خدا سے
شام سے بی بی ہاجرہ اور پسر اُسکے اسمعیل کو مکے مین لائے اسمعیل وہان بڑے ہوئے ایکبار حضرت ابراہیم شام سے بیٹے کے دیکھنے کو آئے
تھے مکے مین شب کو خواب مین دیکھا کہ فرزند اپنے کو قربان کر عید نحر کا دن تھا کہ ابراہیم ہمراہ لیکر اسمعیل کو طرف منی کے چلے فَلَمَّا
بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ پس جسوقت پہنچا ابراہیم ساتھ اسمعیل کے موضع سعی مین درمیان صفا اور مروہ کے قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ
فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ کہا ای چھوٹے بیٹے میرے یہہ تصغیر شفقت کی تحقیق مین دیکھتا ہون بیچ درمیان خواب

میں کہ تحقیق میں ذبح کرتا ہوں تجھکو یعنے بیاں بے خواب میں دیکھتا ہوں کہ ذبح کر فرزند کو پس نگاہ کر بیچ کلام میں کیا دیکھتا
ہی تو اور رائے تیری کیا تقاضا کرتی ہے قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ کہا اسمٰعیل نے اے باپ میری کر جو کچھ حکم کیا جاتا ہے ساتھ
اُسکے سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ شتاب پاویگا تو مجھکو اگر چاہے خدا صبر کرنے والوں سے اوپر ذبح کے یا حکم قضا کے
فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ پس جب مطیع ہوئے دونوں حکم الٰہی ابراہیم ساتھ فدائے پسر کے اور پسر ساتھ فدا سر اپنے کے اور بچھاڑا
ابراہیم نے اسمٰعیل کو ماتھے پر یعنے ماتھا اُسکا زمین پر دھرا اُسکے کہنے سے معالم میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے قصد ذبح اسمٰعیل
علیہ السلام کا کیا اسمٰعیل نے کہا اے باپ میرے ہاتھ پاؤں میرے مضبوط باندھ تو کہ نہ تڑپوں میں کیونکہ دم اضطراب شاید کہ دامن مبارک
تیرا خون آلودہ ہووے اور میں اپنی بے ادبی سے نادم ہوں فردا نہیں قتل کا خوف اسکا مجھے ہے کہ تیرا دامن پاک نہو خون میرے سے آلودہ اور
جب گھر جاوے تو سلام میرا مادر دل افگار میری کو کہنا اور پیراہن میرا اُسے دینا تو کہ اُس سے اُسکو تسلی ہو اور منھہ میرا خاک پر رکھہ
تا کہ نظر تیری ذبح کے وقت مجھہ پر نہ پڑے اور سلسلہ مہر پدری حرکت نکرے مبادا کہ حکم الٰہی میں تقصیر اور تاخیر واقع ہو ابراہیم
علیہ السلام نے دل قوی کر کر دست و پائے پسر باندھکر چھری حلق پر دھری حقتعالے نے حلقہ تانبے کا حلق اسمٰعیل میں پہنایا اور چھری کند ہو گئی
سے بچایا یعنے کہتے ہیں کہ حلق کٹ کر پھر درست ہو گیا پس حقتعالی فرماتا ہے کہ ہمنے عمل ابراہیم پسند کیا وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اور پکارا ہمنے اُسکو یہہ کہ اے ابراہیم تحقیق سچ کیا تو نے خواب کو کہ دیکھا تھا واسطے میں کہ خواب میں دیکھا تھا کہ پسر کو
ذبح کیا لیکن اثر خون نہیں دیکھا تھا سو ویسا ہی بیداری میں ہوا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے ہیں ہم
احسان کرنیوالونکو اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰۗـؤُا الْمُبِيْنُ تحقیق یہہ کام البتہ وہی آزمایش ظاہر کہ اس سے خالص اور غیر مخلص جدا ہو جاتا ہے
وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ اور چھڑالیا ہمنے اسمٰعیل کو بدلے قربانی کبش بڑے کے یعنے موٹے کے اور وہ کبش شاداب تھا کہ چالیس برس
مرغزار بہشت میں چرا تھا جبرئیل علیہ السلام لائے تھے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ اور باقی چھوڑی ہمنے اوپر ابراہیم کے تعریف کو
بیچ پچھلوں کے یعنے بیچ اُمت نبی آخر زمانکے یا باقی رکھا ہمنے اوپر ابراہیم کے درمیان پچھلوں کے کہیں سَلٰمٌ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ سلامتی ہووے
اوپر ابراہیم کے یا ہم سلام کہتے ہیں اوپر ابراہیم کے كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اسیطرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنیوالونکو اِنَّهٗ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق ابراہیم بندوں ہمارے ایمان والوں سے تھا وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور بشارت دی ہمنے اُسکو بعد اسمٰعیل
ساتھہ فرزند کے کہ اسحاق نام نبی تھا صالحوں سے وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓي اِسْحٰقَ اور برکت دی ہمنے اوپر ابراہیم کے اور اوپر اسحاق
کے کہ پشت اُسکی سے انبیائے بنی اسرائیل اور سوا اُنکے جیسے حضرت ایوب نکالے ہمنے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ
مُبِيْنٌ اور اولاد اُن دونوں کی سے احسان کرنیوالے ہیں یعنے مومن اور پرہیزگار اور ستمگار ہیں اوپر نفس اپنے کے ظاہر یعنے
گنہگار اور کفار حاصل یہہ ہے کہ نسل اُنکی میں دونوں فرقے ہیں نیک کار اور ستمگار مومن اور کفار وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اور
البتہ تحقیق احسان کیا ہمنے اوپر موسی اور ہارون کے ساتھہ نعمت نبوت کے وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ اور نجات دی ہمنے اُن
دونوں کو اور قوم اُنکی کو یعنے بنی اسرائیل کو سختی بڑی سے یعنے ایذا اور آزار قبطیوں کے سے اور غلبے اُنکے سے وَنَصَرْنٰهُمْ
فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ اور مدد دی ہمنے موسی و ہارون اور قوم اُنکی کو پس ہووے غالب عدو پر وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ وَهَدَيْنٰهُمَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور دکھائی ہمنے اُنکو راہ سیدھی اور دی ہمنے موسی اور ہارون کو کتاب بیان کرنے والی وَتَرَكْنَا

عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ اور باقی چھوڑا ہمنے اوپر اُن دونون کے تعریف کرنا درمیان پچھلون کے یا یہہ باقی چھوڑا کہین سَلٰمٌ
عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ سلام پہنچو اوپر موسی اور ہارون کے یا ہم سلام کہتے ہین دونون پر اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم اسیطرح
جزا دیتے ہین ہم نیک کارونکو اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق وہ دونون بندون ہمارے ایمان والونمین سے تھے وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ اور تحقیق الیاس بن یاسین یا الیاس بن فنحاص بن عیزار بن ہارون علیہ السلام البتہ بھیجے گیون سے ہی واسطے دعوت
خلق کے اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ یاد کر جسوقت کہ کہا الیاس نے واسطے قوم اپنے کے کیا نہین ڈرتے تم عذاب الٰہی سے
اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ کیا عبادت کرتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو عبادت بہتر پیدا کرنیوالونکی کو پس مت عبادت کرو
تم اُسکی بعل نام بت کا ہی کہ سونیکا بنا تھا بیس گز کا قد تھا اور چار منہہ تھے بک نام زمین تھی شام مین وہان تھا اسیواسطے اُس موضع کو
بعلبک کہتے ہین اور خالقین سے مراد مصور ہین اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ اللہ پروردگار تمھارا اور پروردگار باپون تمھارے
پہلونکا ہی پس اُسیکی عبادت کرو اور شریک اُسکے مت ٹھہراؤ لفظ اللہ کا اور ربکا دونون جگہہ منصوب ہے بدل احسن سے اور قرات رفع تنوینکی ہی
ہی اوپر اضمار ہے فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ پس جھٹلایا اسکو پس تحقیق وہ البتہ حاضر کیے جاوینگے واسطے عذاب
کے اور جھٹلایا سب قوم نے مگر بندون اللہ کے خالص کیے گیون نے شرک اور نفاق سے حاضر کیے جاوینگے سب مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے سمجھیے کہ قصہ مختصر حضرت
الیاس علیہ السلام کا یہہ ہی کہ وہ شریعت حضرت موسی علیہ السلام پر مبعوث تھے حق تعالے نے انکو شہر بعلبک والون پر بھیجا وہان کا
بادشاہ داجب نام پہلے مسلمان تھا پھر اغوا عورت سے کافر ہو کر بت پرستی کرتا تھا بعل بت سنہرا جڑاؤ بنا رکھا تھا حضرت الیاس نے
منع کیا بت پرستی سے جب نمانا انھون نے دعا کی تین برس قحط مین مبتلا رہے پھر آپکی طرف رجوع کی آپنے فرمایا ایمان لاؤ اور وحدانیت
حق پر اقرار کرو وہ متامل ہوا آپنے کہا کہ اگر چاہتے ہو کہ بطلان اور حقیقت دین ہمارے اور تمھارے کی ظاہر ہو تو آؤ کہ ہم بھی اپنے خدا جناب مین
دعا کرین اور تم بھی اپنے بتون کو پکارو جو کوئی اجابت کرے لائق پرستش کے وہی ہی اسبات پر وہ راضی ہو کر بتون کو اپنے
آراستہ کر ثنا صفت کرنے لگے اور مینہہ مانگنے لگے کچھ اثر اجابت کا ظاہر نہوا حضرت الیاس نے دعا کی اسیدم باران آیا تب بھی
وہ انکار سے باز نہ ہے حضرت الیاس نے جناب باری مین زاری کی کہ قبل نزول عذاب کے مجھے انمین سے نکال حکم الٰہی ہوا کہ فلانے
دن فلانے موضع مین جاؤ جو سواری وہان ہو اُسپر سوار ہو کر چلا جاؤ حضرت الیاس اسدن اُس مکان مقرر مین گئے ایک جانور
شیر کی شکل یا گھوڑیکی آتشین کا اُنکے سامنے آیا اُسپر سوار ہو کر الیسع کو اپنا خلیفہ کر کر چلے وہ جانور ہواسے زیادہ تر جنگل اور
میدان طے کرتا تھا پھر حق تعالے انکو پر و بال دئے اور لباس نور پہنایا حاجت طعام اور شراب دور کی فرشتونکے ساتھ پرواز
کرنے لگے صفت مین اُنکے کہا ہی کہ انسی بھی ہین اور ملکی بھی ہین زمینی بھی ہین اور سماوی بھی ہین سنواسلئے لاتقیا مین ہی کہ جب
قوم مین سے وہ نکل آئے قحط سخت وہان پڑا پھر نزدیک اُنکے گئے اور راہ ضلالت سے نکال کر ہدایت فرمائی حسن بصری رح نے
کہا ہی کہ مقام انکا بری ہی جیسے خضر علیہ السلام کا بحری اور تا نفخہ صور دونون باقی رہینگے اور واسطے فریاد رسی غمزدونکے مقرر ہین
بعضے کہتے ہین کہ حضرت الیاس جب حضرت خضر علیہ السلام سے ملتے خدمت انکی کرتے ہین جیسے فرزند خدمت باپون کی کرتے ہین اور وہ طویل القامت
اور قلیل الکلام اور کثیر المراقبہ ہین اور صاحب وقار اور تمکین بہت اور علوم اور معارف اور کرامات سے ہین اور متابع شرع
مصطفوی اور مراعی طریقہ ضبیہ نبویہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ ہین جب حق رعایت ہی اور لوگون کو طرف شریعت

صلے اللہ علیہ وسلم
مصطفوی کے بلاتے ہین اور رعایت سنن ومتابعت اوامر اور نواہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین کمال کوشش
کرتے ہین اور ایسے ہی خضر علیہ السلام اور عرفات مین یہہ دونون آپس مین ملاقات کرتے ہین اور رمضان مین بیت المقدس مین
باہم افطار فرماتے ہین اور بعضے علماے امت انکو دیکھتے ہین وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ اور چھوڑا ہمنے اوپر الیاس کے ثنا اور درود کہنا
بیچ پچھلون کے یا یہہ چھوڑا کہ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ سلام ہوجیو اوپر الیاس کے سمجھہ لیجئے کہ الیاسین بھی نام انہی کا ہے جیسے
میکال و میکائیل اور بعضے بصیغہ جمع پڑھتے ہین یہہ الیاس بھی ایک الیاسین مین سے ہین کیونکہ بہت انبیاؤن مین سے ہین کہ نام
انکا ابراہیم اور داؤد ہی سوا انکے کہ قرآن مین مذکور ہین کما فی سنوات إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے
ہین احسان کرنے والونکو إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ تحقیق الیاس بندون ہمارے ایمان والون سے ہی ایمان انکی جامع ہے
کمالات صوری اور معنوی کا اور نام بندگی تشریف ہی خاص واسطے اہل اختصاص کے بیت بندگی ہی خلعت خاصان حق بندے وہ
ہین جو کہ ہین مردان حق وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ اور تحقیق لوط البتہ پیغمبرون سے ہے کیونکر تھا إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ
إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ یاد کر جسوقت نجات دی ہمنے اسکو اور سب اہل بیت اوسکی کو مگر بڑھیا کو کہ زن اسکی تھی کیونکہ ا
قرار پکڑا تھا بیچ پیچھے رہنے والون کے یا لوط علیہ السلام کی اسنے ہمراہی نہین کی تھی ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ پھر ہلاک کیا ہمنے اونکو
قوم اسکی سے دو بار انکو زیر و زبر کیا وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ وَبِاللَّيْلِ اور تحقیق تم اے گروہ قریش البتہ گذرتے ہو اوپر
منازل انکے کے صبح کو اور راتکو یعنے حسب تجارت کے تم طرف شام کے جاتے ہو تو مقامون پر انکے دن کو اور رات کو گذرتے ہو أَفَلَا تَعْقِلُونَ
کیا نہین سمجھتے کہ آخر کام جھٹلانے والونکا ہلاکت ہی وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ اور تحقیق یونس بن متی البتہ پیغمبرون سے
تھا حقتعالی نے اسکو اہل نینوی کیطرف بلاد موصل مین تھا بھیجا چنانچہ سورۂ یونس مین گذرا قوم نے تکذیب کی اسنے عذاب مانگا
اور اپنی قوم سے باہر نکلا بعد ظہور اثر عذاب کے قوم ایمان لائی عذاب دفع ہوا یونس علیہ السلام نے خبر سنی اور قوم کو جو عذاب
آنیکا وعدہ کیا تھا تو دل مین اندیشہ کر کر کہ لوگ تکذیب کی نسبت کرین دریا کیطرف چلا إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ یاد کر جسوقت کہ بھاگ
گیا یونس طرف کشتی بھری ہوئی کے لکھا ہے کہ یونس علیہ السلام دریا پر پہنچے قوم تجار کشتی مین سوار ہو لی تھی یہہ بھی سوار ہو گئے
جب کشتی درمیان دریا کی پہنچی کھڑی ہو گئی ملاحون نے کہا کہ غلام بھاگا ہوا کوئی اس کشتی مین ہے جو کشتی ٹھہر رہی حضرت یونس نے
کہا کہ بندہ گریختہ مین ہون اہل کشتی نے کہا حاشا کہ تو بندہ ہو نشانی آزادی اور صلاحیت کی پیشانی تیری سے لائح ہی
حضرت یونس نے مبالغہ کیا کہ مین ہی ہون اور دستور اس قوم کا یہہ تھا کہ غلام بھگوڑے کو دریا مین ڈال دیتے تھے تو کہ کشتی
روان ہو جب حضرت یونس نے کمال مبالغہ کیا کشتی والون نے کہا کہ قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ پس
قرعہ ڈالا تین بار پس ہو گیا یونس قرعہ مین دیکھے گیون سے یعنے تینونبار قرعہ اسکے نام پر پڑا کشتی والون نے چاہا کہ دریا مین
ڈال دین حقتعالے نے وحی کی مچھلی پر وہ منہہ کھول کر کشتی کے سامنے آئی ملاح اور طرف لے گئے مچھلی سیدھی ادہر
نکل آئی یونس علیہ السلام کملی اوڑھہ کر آپ دریا مین کود پڑے فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ پس نگل گئی اسکو مچھلی
وہ ملامت کرنے والا تھا جان اپنی کو کہ کیون قوم سے بھاگا فرمان ہوا مچھلی کو کہ ہے طعمہ تیرا نہین کیا اسکو بلکہ
پیٹ تیرا زندان کیا ہی واسطے اسکے دیکھو اسکا جسم نگلی مچھلی جیسے کہ مان رکھتی ہے فرزند کو اسطرح رعایت کرنے لگی دریا

سے نکل کر جینے لگی چالیس دن حضرت یونس شکم ماہی میں اور ماہی ساتون دریا میں پھر آئی پیٹ اوسکا حق تعالیٰ نے شفاف آئینہ وار
کردیا حضرت یونس عجائبات دریا کے دیکھتے تھے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ پس اگر نہوتی یہہ بات
کہ یونس تھا تسبیح کرنیوالون سے اور کہتا تھا لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یا اگر نہوتی یہہ بات کہ یونس
پہلے اس سے کہ شکم ماہی میں جاوے تھا ذکر کرنیوالون اور نماز پڑھنے والون سے لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ البتہ رہتا بیچ شکم مچھلی کے
اُسدن تک کہ اُٹھائے جاوین مردے لیکن ذکر کی برکت سے جلد رہائی پائی اُسنے فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ پس ڈال دیا
ہمنے اُسکو یعنے مچھلی کو حکم کیا ہمنے او گل دیا یونس کو بیچ میدان صاف کے کہ درخت اور گھاس وہان کچھ نتھا اور حال یہ ہے
اُنکہ وہ بیمار تھا یعنے ضعیف نحیف مانند بچے کے کہ شکم مادر سے نکلا ہو وَأَنبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ اور اگا دیا ہمنے اوپر اسکے
کے ایک درخت بیل والا یعنے کدو کا کہ اپنے پتون سے سایہ کرے زاد المسیر میں ہے کہ خاصیت کدو کی یہہ ہے کہ مکھی گرد اسکے
نہین پھرتی حق تعالیٰ نے حضرت یونس کو اُسکے پتون میں چھپایا تاکہ حرارت آفتاب اور آفت ذباب سے بچین اور بزکوہی کو
حکم فرمایا وہ پستان اپنی اُنکے منہہ میں دیکر دودھ پلا جاتی تھی یہان تک کہ پوست اُنکا محکم ہوا اور گوشت حالت اصلی کو
پہنچا وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ اور بھیجا ہمنے یونس کو دوسری بار طرف لاکھ آدمی کے بلکہ زیادہ کے یا او
معنی واو کی ہین یعنے اور زیادہ کی کہ بیس ہزار یا ستر ہزار تھے جب خبر آئی حضرت یونس کی اہل نینوا کو سبھی
بادشاہ قوم سمیت استقبال کو آپ کے آیا فَآمَنُوا پس ایمان لائے حضرت یونس پر یعنے اُنکے ہاتھ پر تجدید ایمان کی
فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ پس فائدہ دیا ہمنے اُنکو تا وقت اجل اُنکی کے فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ پس پوچھ ان سے یعنی قریش اور
خزاعہ اور جہینہ سے کہ فرشتون کو دختران خدا کہتے ہین کیا واسطے پروردگار تیرے کے بیٹیان ہین اور واسطے اُنکے بیٹے أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا
وَهُمْ شَاهِدُونَ کیا پیدا کیا ہمنے فرشتونکو عورتین اور وہ حاضر وقت پیدا کرنے انکے کے أَلَا إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ
لَكَاذِبُونَ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ خبردار ہو تحقیق وہ طوفان باندھنے سے البتہ کہتے ہین جنا ہے خدا نے اور تحقیق وہ جھوٹے ہین کیا پسند کر لیا اللہ نے
بیٹیونکو کہ مکروہ طبائع تمھاری ہین اوپر بیٹونکے کہ موجب خوشی تمھارے ہین مَا لَكُمْ کیا ہے واسطے تمھارے یہہ قسمت بیجا کرنے میں كَيْفَ تَحْكُمُونَ کیونکر حکم کرتے
ہو تم اور نسبت طرف خدا کے کرتے ہو اُس چیز کو کہ واسطے اپنے نہین پسند کرتے أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم اور نہین فکر کرتے کہ اللہ
منزہ ہے جورو اور اولاد سے کیونکہ والد جنس مولود کو چاہیے اور مثل اسکے ہو اور حضرت حق مثل اور شبہ سے مقدس ہے أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُّبِينٌ کیا واسطے تمھارے ہین
فرشتے بنات خدا ہین دلیل ظاہر یا کتاب آسمانی ہے اسمین یہ انکے فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ پس لاؤ تم کتاب اپنی اگر ہو تم سچے دعوے اپنے مین
لکھا ہے کہ بعضے بنی خزاعہ کہا کہ حق تعالیٰ نے بیاہ کیا جنون میں سے فرشتے اُس سے پیدا ہوئے یا مجوس نے کہا کہ خدا اور شیطان دو بھائی ہین حق تعالیٰ فرماتا ہے
وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا اور ثابت کیا اُنھون نے درمیان خدا کے اور درمیان جنون کے ناتا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ اور البتہ تحقیق
جانتے ہین جن کہ قیامت کے دن تحقیق وہ حاضر کیے جاوینگے واسطے عذاب کے بعضے کہتے ہین کہ مراد جن سے فرشتے ہین کہ عرب والے جو چیز کہ نظر نہ آتی
تھی اُسکو جن کہتے تھے اور وہ درمیان خدا کے اور فرشتون کے ناتا ٹھہراتے تھے کہ فرشتونکو بیٹیان بناتے تھے انکو واسطے سوال کے حاضر
کرینگے اور پرستش کفار سے انکو پوچھینگے وہ جواب دینگے کہ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ چنانچہ سورہ سبا میں گذرا
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ پاکی ہے اللہ کو اُس چیز سے کہ بیان کرتے ہین کافر نسبت قرابت اور ولادت کی ٹھہراتے ہین

اور سب وہ حق تعالیٰ کی جناب پاک ہیں بھی طوفان اُٹھاتے ہیں اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے شرک اور کفر سے
فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ پس تحقیق تم اے کافرو اور جس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو تم نہیں تم
اوپر اسکے کہ پوجتے ہو گمراہ کرنیوالے اور بہکانے والے مگر اُس شخص کو کہ وہ جانے والا ہے دوزخ کا یعنے تم اور شیطان لیے فرضی رہنا انکے
کسیکو گمراہ نہیں کر سکتے گمراہ ہی ہوگا جسکو اللہ نے دوزخی لکھدیا سمجھہ لیجیے واسطے قول انکے کے جو ملائکہ پرست ہیں فکر اعتراف کا
فرشتونکے ساتھہ عبودیت کے کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ اور نہیں ہم میں سے مگر واسطے اُسکے ہے ایک
مقام خدمت اور عبادت میں جا باگیا اور مقرر ہوا کہ اُس سے تجاوز نہیں کر سکتے ہم شیخ ابوبکر وراق قدس سرہ نے کہا ہے کہ ہمارے مقامات
سینے میں ہیں مانند خوف اور رجا اور محبت اور رضا کے کہ ہر ایک فرشتہ مقرب بارگاہ ایک مقام میں انہیں سے متمکن ہے وَّاِنَّا
لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ اور تحقیق ہم البتہ بندگی میں حق تعالیٰ کے ہیں صف باندھنے والے وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ اور تحقیق ہم البتہ واسطے
اُسکے ہیں تسبیح کہنے والے لباب میں ہے کہ یہہ کلام ہفر اور مومنونکا ہے کہ کہتے ہیں ہر ایک ہم میں سے مقام معلوم رکھتا ہے بہشت میں
اور آج صف باندھے ہیں ہم واسطے نماز کے اور ساتھہ پاکی کے یاد کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کو اور زنا کیدان دونوں جملونکی ساتھہ
ان اور لام کے دلیل ہے دوام ذکر کی بے قصور اور فتور خواہ ملائکہ کرام ہوں خواہ جناب سید الانام خواہ اہل اسلام صحابہ عظام سے
وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ اور تحقیق تھے کفار قریش پہلے بعثت سے یہہ کہتے کہ اگر ہوتا نزدیک
ہمارے ذکر یعنے کتاب شامل وعظ اور نصیحت کو کتب پیشینون سے یعنے ہم پر بھی کتاب آتی البتہ ہوتے ہم سبھی بندوں اللہ کے سے
خالص کیے گئے شرک اور کفر سے اور جب آئی اُن پر کتاب کہ اشرف کتب سماوی ہے فَكَفَرُوْا بِهٖ پس کفر کیا انھوں نے ساتھہ اُسکے
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ پس شتاب جان لیوینگے مآل کفر اپنے کا کہ آخر کو عقوبت اور مغلوبیت ہے وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
الْمُرْسَلِيْنَ اور البتہ تحقیق گذری ہے بات ہماری یعنے وعدہ نصرت کا کہا ہے ہمنے واسطے بندوں ہمارے سے پیغمبروں کے اور حکم اُس
وعدہ کا لوح محفوظ میں لکھا ہے چنانچہ فرمایا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ تحقیق وہ پیغمبر البتہ وہی ہیں مدد
دیئے گئے وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ اور تحقیق لشکر ہمارا یعنے مسلمان البتہ وہی ہیں غالب حجت میں یا نصرت میں اغلب اوقات
اور غلبہ کفار اوپر طریق ندرت کے ہے فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ پس منہہ پھیر لے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُنسے ایک مدت تک یعنے
امر قتال تک یا وعدہ نصرت تک کہ روز بدر ہے یا روز فتح مکہ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ اور دیکھہ حال انکے کو اُسدن پس البتہ
دیکھہ لیوینگے وہ نصرت تیری دنیا میں یا علوی رتبت تیرا عقبیٰ میں لکھا ہے کہ جب کفار نے وعید فسوف یبصرون سنا کہا کہ کب ہوگا
یہہ آیت آئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ کیا پس ساتھہ عذاب ہمارے جلدی کرتے ہیں اور وقت نزول کا اُسکے
پوچھتے ہیں فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ پس جسوقت اُتریگا وہ عذاب آنگنوں انکے میں پس بری ہوگی صبح
ڈرائے گیوں کی لکھا ہے کہ عرب میں لوٹ مار بہت تھی جو لشکر قصد کسی مکان کا رکھتا تھا رات کو دوڑ کر صبح ہوتے اُسکو غارت
کرتا تھا کیونکہ وہ وقت نیند اور غفلت کا ہوتا ہے اور اسی سبب سے کہ اغلب غارت صباح میں واقع ہوتی تھی غارت کا نام صباح
رکھا تھا پھر اور وقت میں بھی اگر واقع ہوتی تھی تو صباح ہی کہتے تھے اس آیت میں تشبیہ دی اللہ نے عذاب کو ساتھہ لشکر کے کہ ناگہان
آپڑے اور غارت کرے کہ عذاب ہلاکت ہے روایت ہے کہ اُس صبح کو کہ حضرت زمین خیبر پر پہنچے اور انکے قلعے نظر آئے فرمایا اللہ اکبر

خراب ہو جبکہ اترا اذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین پس خقتعالی دو سری بار واسطے تاکید کے فرماتا ہے وَتَوَلَّ عَنْهُمْ
حَتّٰى حِيْنٍ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ اور منہ پھیرلے انسے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت تک کہ آیت سیف نازل ہو اور دیکھہ
عذاب کو کہ انپر آوے پس البتہ دیکھینگے وہ طرحطرح عذاب دنیا مین اور عقبے مین سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ پس
پاکی بیان کر پروردگار اپنے صاحب غلبہ اور قوت کی اُس چیز سے کہ بیان کرتے ہین مشرک وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ اور سلامتی
ہی اوپر پیغمبرونکے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور سب تعریف واسطے خدا کے پروردگار عالمون کے ہی اس آیت مین بندونکو
تسبیح اور تسلیم اور تحمید تعلیم فرمائی معالم التنزیل مین امام محی السنہ نے ساتھ اسناد اپنی کے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے نقل
کیا ہی کہ جو کوئی چاہے کہ اوپر اسکے پیمانہ کرین مزد ثواب کو ساتھ پیمانہ بزرگ کے چاہیے کہ آخر کلام اُسکا مجلس اُسکی سے
یہہ ہو کہ سبحانک ربّ العزّة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ ربّ العالمین تبیان مین ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
جو کوئی پڑھے والصافات اعطی من الاجر عشر حسنات وبعد کل جنی وشیطان وتباعدت منہ مردة الشیاطین وبرئ من
الشرک وشہد لہ حافظاہ یوم القیمة انہ کان مؤمنا بالمرسلین سورة ص مکی ہی اٹھاسی آیتین ہین سات سو تین کلمے ہین تین ہزار تنتیس
حرف ہین فواصل اسکی صد قطر مین لج ہین اور تطبیق اسکی سورہ صافات سے یہہ ہی کہ آغاز مین اُسکے بیان توحید تھا افتتاح اسکی ساتھ حکایات

سورة ص مکیة وهی اثر اکار مشرکان اور شکایات کفار کا قرآن ہوئی ثمانیة و ثمانون آیة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صٓ ابو بکر وراق نے کہا ہی کہ حروف مقطعہ کفار کے چپ کرنیکے واسطے اُترے ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب قرآن شریف
نماز یا غیر نماز مین پکار کر پڑہتے تھے کافر تالیان اور سیٹیان بجاتے تھے کہ بھول جاوین حق تعالے نے یہہ حروف نازل
کئے کہ انکو سنکر سوچ مین پڑین اور مغالطے دینے سے باز رہین بعضون نے بخصوصیت اس حرف کو کہا ہی کہ نام خدا ہی
یا اسم قرآن ہی یا علم سورت ہی یا مفتاح اسم صمد اور صانع اور صادق ہی یا اشارت ہی طرف صدق خدا اور صدق محمد کے فرما
مین ہی کہ ص دریا ہی کہ عرش خدا اسپر ہی یا دہ بحر ہی کہ حق تعالے جس سے مردون کو زندہ کریگا امام قشیری رح نے کہا ہی کہ حق تعالے نے
قسم کھاتا ہی صفائے محبت دوستان کی سلمی نے کہا کہ صفائے دل عارفان کی تاویلات مین ہی قسم ہی صورت محمدیہ کی علیہ
افضل الصلوٰة والتحیة وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ قسم ہی قرآن نصیحت والے کی یا شرف اور عظمت اور شہرت والے کی یا صاحب اُس ذکر کی
جسکی طرف احتیاج ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ یہہ کلام وہ نہین جو کفار کہتے ہین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ بلکہ
وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین روساے قریش سے بیچ سرکشی کے ہین قبول کرنے حق کے سے اور بیچ مخالفت خدا کے ہین اور عداوت
رسول کے كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ کتنے ہلاک کئے ہمنے پہلے کفار مکہ سے اہل قرنون سے
یعنے پہلی امتین بسبب تکبر اور خلاف انکے کے پس پکارتے تھے اس سے کہ کوئی انکی فریاد کو پہنچے اور نہ تھا وقت خلاص کا اور کہا گئے
کا معالم مین ہی کہ عادت کفار مکہ کی تھی کہ جب لڑائی مین سختی آتی تھی مناص کہتے تھے یعنے بھاگو حق تعالے خبر دیتا ہی کہ عذاب آنے کے وقت
بدر مین مناص مناص کہینگے اور وہان جائے گریز نہوگی وَعَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ اور تعجب کیا کافرون نے یہہ کہ آیا انکے پاس پیغمبر ڈرانے والا انکی
جنس مین سے یعنے آدمی انکی قوم مین سے وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ اور کہا کافرون نے یہہ ہی جادوگر جھوٹا دعوے نبوت مین جو معجزہ ہمین

دکھاتا ہی وہ جادو ہین لکھا ہی کہ بعد اسلام حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہما کے اشراف قریش ابو طالب کے پاس آکر کہنے لگے کہ ای عبد مناف تو بہتر
ہمارا ہی ہم بہتر سے پاس آئے ہین کہ درمیان ہمارے اور اپنے بھتیجے کے حکم کرے تو کہ وہ سب وقوفونکو فریب دیتا ہی اور دین آبائین اپنے کی
طرف کہ نیا نکالا ہی بلاتا ہی ہم مین تفرقہ ڈال رکھا ہی ہم عاجز آئے ہین اُس سے ابو طالب نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ ای
محمد قوم تیری آئی ہی اُنکے مدعا کو غور سے سنکر عمل مین لا حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش مطلب تمھارا مجھہ سے کیا ہی سب نے کہا کہ ہمارے
دین کو مت بگاڑ اور بتون کو ہمارے برا مت کہہ تو کہ ہم بھی تجھہ سے اور تیرے تابعون سے غرض نرکھین حضرت نے فرمایا کہ مین تجھہ سے یہی
چاہتا ہون کہ ایک کلمہ کہو اور آپس مین متفق ہو تو کہ مملکت عرب تمھاری مسخر ہو اور اکابر عجم فرمانبردار رہین انھون کہا وہ کیا کلمہ ہی
آپ نے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ سب اشراف قریش نے یکبارگی منہہ پھیر لیا آپ کی طرف سے اور آپس مین کہنے لگے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا
وَّاحِدًا کیا کر دیا محمد نے سب معبودون کو معبود ایک اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ تحقیق یہہ البتہ ایک چیز ہی بہت تعجب کی کیونکہ ہم سو سانٹھ
بت کہ ہم رکھتے ہین ایک شہر ہمارے کا کام درست نہین کر سکتے ایک خدا کہ محمد رکھتا ہی تمام عالم کا کام کیونکر سنبھالیگا وَانْطَلَقَ
الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اور چلے ابو طالب کے گھر سے سردار قریش مین سے کہتے ہوئے یہہ کہ چلو اور صبر کرو اوپر پرستش
معبودون اپنے کے اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ تحقیق یہہ مخالفت محمد کی ساتھہ ہمارے ایک چیز ہی کہ ارادہ کی جاتی ہی ساتھہ ہمارے حوادث
زمانی سے اور وقوع اُسکے سے چارہ نہین یا یہی بڑائی کہ مدعا محمد کی ایک چیز ہی کہ چاہی جاتی ہی یعنے ہر ایک اپنے واسطے چاہتا ہی
مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ نہین سنی ہمنے یہہ بات کہ یہہ کہتا ہی وحدانیت خدا کی بیچ ملت پچھلی کے کہ اپنے باپونکو جنہے
جسپر پایا ہی یا بیچ ملت عیسیٰ کے کہ آخرین ملل ہی کیونکہ تثلیث کے قایل ہین نہ توحید کے اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ نہین یہہ توحید کہ محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کہتا ہی مگر جھوٹھہ بنا لیا اپنے جی سے ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا کیا اُتارا گیا ہی اوپر اُسکے قرآن درمیان ہمارے
یعنے وحی اُترنے پر وہی مخصوص کیون ہوا کہ اور سب بزرگ قوم کے محروم رہے اور وہ یہہ بات حسد سے کہتے ہین بَلْ هُمْ
فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ بلکہ وہ بیچ شک کے ہین وحی میری سے بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ بلکہ ابھی نہین چکھا اُنھون نے عذاب میرا جب
چکھینگے تب شک اور شبہہ جاتا رہیگا اور جانینگے کہ جو پیغمبر میرا وحی سے کہتا تھا حق تھا یعنے وقت نزول عذاب کے ایمان لاوینگے
اور فایدہ نکریگا اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ کیا نزدیک اُنکے ہین خزانے رحمت پروردگار تیرے بخشنے
والے کے یعنے نبوت کافرون کے اختیار مین نہین کہ اپنے سردارون کو دین بلکہ داد الہی ہی جسے چاہتے وہ اپنے فضل سے
عنایت کرے اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ یا واسطے اُنکے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور
جو کچھہ کہ درمیان دونون کے ہی پس چاہئے کہ چڑھہ جاوین بیچ رسیون آسمان کے کہ باب مین ہی کہ اسباب وہ ہی کہ فرشتے
آسمان پر چڑھتے ہوئے بازو اپنے جسپر ٹہہر کر اڑاتے ہین حاصل یہہ ہی کہ اگر کافرون کو آسمان کی بادشاہی ہی تو چڑھہ جاوین
آسمان پر اور عرش پر بیٹھکر تدبیر امور عالم کرین جس سے چاہین وحی بند کرین اور جسپر چاہین اتارین جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ
مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ لشکر حقیر ہی اس جگہہ شکست پا گئے ہین فوجون سے یہہ بھی ایک معجزہ قرآن کے سے ہی کہ
حق تعالے نے خبر دی پیغمبر اپنے کو مکے مین کہ عنقریب لشکر قریش کا مقتول ہوگا اور شکست خوردہ ہوگا سو بدر مین واقع ہوا
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ جھٹلایا تھا پہلے مکے والون سے قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو اور قوم عاد نے

ہود علیہ السلام کو اور فرعون سے کہ میخون والے ہین ستونے علیہ السلام کو لکھا ہی کہ اوسکی چار میخین تھین اُنسے مسلمانون کو تعذیب دیتا
تھا کہ اوتاد سے مراد ملک ثابت ہی تشبیہ ملک خیمہ سے دی کہ طناب ہین اوسکی میخونسے استحکام پاتی ہین وَثَمُوْدُ اور قوم ثمود نے صالح
علیہ السلام کو جبون ہین ہی کہ دعوت ثانی مین جھٹایا تھا کیونکہ اول جو حضرت صالح نے دعوت کی سب ایمان لائے جب اُنکی وفات
ہوئی سب مرتد ہو گئے پھر حق تعالی نے اُنکو زندہ کیا اور قوم پر بھیجا قوم نے نہ پہچانا معجزہ چاہا ناقہ کو پتھر سے نکالا بعضے ایمان لائے
اور بعضے جھٹانے لگے اور ناقہ کے پانون کاٹنے کے سبب ہلاک ہو گئے وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ الْاَیْکَةِ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو
اور بیشے والون نے کہ بن کے رہنے والے تھے شعیب علیہ السلام کو اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ یہہ ہین بڑی جماعتین جھٹانے والونکی اور چند مہزوم قریش بھی
انہین مین سے ہونگے اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ نہین تھے یہہ سب مگر جھٹانے تھے پیغمبرون کو پس سزاوار ہوئی عقوبت
میری اُنپر اور اُترا عذاب میرا وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ اور نہین انتظار کرتے یہہ لوگ قوم تیری سے
مگر تند آواز ایک کا کہ نفخہ صور پہلا ہی اور اُس سے سب مرجاوینگے نہین اُسکو کچھہ ڈھیل اور نہین اُسکو کوئی باز رکھنے والا وَقَالُوْا
رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ اور کہا معاندان قریش نے مانند نضر بن حارث وغیرہ کے ای پروردگار ہمارے جلد دے ہمکو حصہ
ہمارا عذاب سے کہ محمد ہمکو ساتھہ اُسکے وعید کرتا ہی یا نشتاب دے ہمکو نامۂ اعمال ہمارا تو کہ اُسمین دیکھین ہم پہلے دن حساب کے سے اور
جلدی تھٹھے کی راہ سے کرتے تھے اور حضرت کی خاطر عاطر اس سے آزردہ ہوئی تھی حق تعالے نے فرمایا اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
صبر کر اوپر اوسچیز کے کہ کہتے ہین وہ یہہ حکم منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اور یاد کر بندے ہمارے داؤد
صاحب قوت کو کہ دین مین رکھتا تھا یا حرب مین یا مملکت مین بعضون نے کہا ہی کہ صاحب قوت عبادت مین تھا کہ آدھی شب
طاعت مین گذارتا تھا اور ایکدن روزہ رکھتا تھا اور ایکدن افطار کرتا تھا اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف ہماری
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ تحقیق ہمنے مسخر کیا پہاڑون کو کہ جہان چاہتا تھا جاتے تھے ساتھہ اُسکے
تسبیح کہتے تھے سورج ڈھلتے ہوئے اور سورج نکلتے کشف الاسرار مین ہی کہ تسبیح پہاڑون اور پتھرون کی اگرچہ عقل سے باہر ہی لیکن
قدرت حق سے بعید نہین اور سنگریزونکا تسبیح کہنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ مین ایک شواہد قدرت اُسکی سے ہی
نقل ہی کہ ایک ولی نے پتھر کو دیکھا کہ مثل باران کے قطرے اُس سے ٹپکتے تھے ایک لحظہ وہان ٹھہر کر تامل کیا پتھر اُسنے کہنے لگا کہ
ولی خدا اتنے برس ہوتے ہین کہ حقتعالی نے مجھکو پیدا کیا ہی جبسے اوسکے خوف سے روتا ہون مین اُس ولی نے دعا کی کہ الٰہی
اس پتھر کو امن فرما دعا اُنکی قبول ہوئی مژدہ امان اُسکو پہنچا وہ ولی بعد چند مدت کے پھر ادھر گذرے دیکھا تو وہ پتھر ویسا ہی
روتا تھا کہا ای سنگ جو امن ہوا تو پھر یہہ گریہ کسواسطے ہی پتھر نے جواب دیا کہ پہلے خوف عقوبت سے روتا تھا اب شادی
امن اور سلامت سے میرا سوا رونے کے کچھہ کام نہین شیخ الاسلام نے فرمایا کہ سروکار رکھتا ہون گریہ دور دراز سے
نہین جانتا کہ حسرت سے روتا ہون یا ناز سے نظم لگا ہے ہی رولا دوری یارمجھے نہ گہہ گریہ رکھے ہی دل زار مجھے نہ ہوتا ہی جو وصل
بھی تو تم نے نہین اشک یہ رونے کے سوا نہین کچھہ کار مجھے وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً اور مسخر کیا واسطے داؤد کے مرغونکو
اکٹھے کئے ہوئے نزدیک اُسکے اور صف باندھے ہوئے اوپر سر اوسکے كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ہر ایک کے واسطے اوسکے
پہاڑون اور مرغون سے مطیع تھے یا پھر آنے والے تھے زبانین اپنی ساتھہ اُسکے بیچ تسبیح کہنے کے وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ

وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور زبردست کی ہمنے بادشاہت اُسکی اور دی ہمنے اسکو حکمت یعنے تمام علم اور کمال حکم عمل اور فیصل کرنے والے بات کہ
جب بولتے تھے مخاطب مقصود اپنا پا جاتا سمجھہ لیجیے کہ استحکام سلطنت یا دعاے مظلوموں سے تھا یا وزراے نصیحت کوش
سے یا اس سے کہ ظلم رعیت پر نہیں کرتے تھے یا رعب اونکا دشمنوں کے دلوں پر ڈالا تھا یا زرہ بنانے سے اُنکے اور ہتھیار جنگ کے یا کثرت لشکر
یا پاسبان بہت تھے کہ ہر رات چھتیس ہزار جوان چوکی اُنکے گھر کی دیتے تھے امام ابو اللیث نے کہا کہ استحکام مملکت اُنکی
کا اس سے تھا کہ زنجیر آسمان سے اتری تھی وہ محکمے میں اُنکی دیتے تھے جس کا حق ہوتا تھا اُسکے ہاتھ میں آتی تھی اور ناحق والا نہیں
چھو سکتا تھا اور فصل الخطاب کی حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے یہہ تفسیر کی ہی کہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر خصومت میں
یہہ بات فیصل کرنیوالی جھگڑے کی ہی بحر مواج میں لکھا ہی کہ حضرت داود علیہ السلام باری رکھتے تھے تین دن کی ایکدن دربار کرتے تھے
ایکدن اپنی عورتوں پاس رہتے تھے ایکدن عبادت میں مشغول رہتے تھے ایکدن عبادت خانہ میں تھے کہ شیطان مرغ زرین
کی شکل بنکر محراب میں آبیٹھا آپنے چاہا کہ پکڑوں وہ دوڑکر بام پر گیا آپ بھی وہاں پہنچ گئے ہمسایہ میں ایک عورت نہاتی تھی اسپر نگاہ
آپکی پڑگئی اسے پیغام نکاح بھیجا اور اُسکی منگنی پہلے اس سے اور شخص سے ہوگئی تھی یہہ تحقیق نکیا اتنا پوچھ لیا کہ اسکا بیاہ نہیں ہوا
پیغمبروں سے اتنی بھی خطا بڑی ہی اسواسطے عتاب ہوا لکھا ہی کہ ننانوے عورتیں حضرت داؤد کی تھیں ایک ملکر سو ہوگئیں اور اس
قصے کو کئی طرح سے مفسرین نے لکھا ہی بعضوں نے کہا ہی کہ اسکا بیاہا خاوند اور تھا اُسکو آپنے لڑائی پر بھیج دیا وہ وہاں شہید ہوا
بعد اسکے اس عورت کو اپنے نکاح میں لائے آپنے کسی کا خون نہیں کیا نے ناموس نہیں کی مگر بصفاے منصب نبوت پر اتنا داغ بھی
عیب تھا اسواسطے عتاب ہوا بعضوں نے کہا ہی کہ بیاہ نہیں ہوا تھا منگنی ہوئی تھی پھر آپس میں کچھ چند شہ ہوکر منگنی ٹوٹ
چھٹ گئی تھی آپنے نکاح کر لیا الغرض وہ عورت اوریا کی تھی بیاہتا یا منگیتر اور اُسکے وہ ایک ہی تھے اور آپکی ایک کم سو
جب آپنے اسکو بھی نکاح میں لے لیا عتاب ہوا اور صورت عتاب اسطرح تعلیم فرمایا ہی کہ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ اور کیا آئی ہی تیرے
پاس خبر دو گروہ جھگڑنے والوں کی تنبیہ یہ ہی کہ جبرئیل و میکائیل دو جھگڑنے والوں کی شکل میں حضرت داود علیہ السلام کے پاس آئے
اور ہر ایک کے ساتھ جماعت فرشتوں کی تھی حضرت داؤد نے جو دن بانٹ لئے تھے کسی دن وعظ کہتے تھے کسی دن مہمات خلقی کرتے
تھے کسی روز صرف عبادت ہی میں مشغول رہتے تھے وہ دن تھا عبادت کا بالاخانہ پر تھا بیٹھے تھے چوکی دار گرد اسکے کھڑے تھے کسیکو
آنے نہ دیتے تھے یہہ فرشتے بصورت انسان وہاں جا موجود ہوئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ یاد کر
جسوقت کہ دیوار پر چڑھکر آئے عبادت خانہ میں اِذْ دَخَلُوا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ جسوقت کہ داخل ہوئے اوپر
داود علیہ السلام کے پس ڈر گئے داؤد اُنسے کیونکہ بے اجازت بالاخانہ پر چڑھ گئے کہا اُنھوں نے مت ڈر اے داؤد خَصْمَانِ بَغٰى بَعْضُنَا
عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلٰى سَوَاءِ الصِّرَاطِ ہم دو گروہ جھگڑنیوالے ہیں زیادتی کی ہی بعض ہمارے نے اوپر
بعض کے پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھ حق کے اور مت زیادتی کر حکم اپنے میں اور راہ دکھا ہمکو طرف میانہ راہ کے کہ
عدل اور راستی ہی حضرت داود علیہ السلام نے فرمایا کہ بیان کرو ایک نے اشارت طرف دوسرے کی کرکر کہا کہ اے داود اِنَّ هٰذَا اَخِيْ
تحقیق یہہ مرد بھائی میرا ہی دینی اور معنی لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ واسطے اسکے
ننانوے دنبیں ہیں اور واسطے میرے دنبی ایک پس کہا اسنے سونپدے وہ بھی مجھکو اور غلبہ کیا مجھہ پر بیچ بات کے

تجھو ڈا مجھکو کہ کچھ حجت لاؤ مین بیچ اسکے قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ کہا حضرت داؤد نے کہ اگر یہی احوال
ہی تو البتہ تحقیق ظلم کیا اُسنے تجھہ پر ساتھہ مانگنے دنبی تیری کے طرف دنبیون اپنے کے وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاۤءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ اور تحقیق بہت شرکت والے کہ مال انکے ملے ہین البتہ تعدی کرتے ہین بعض
اُنکے اوپر بعض کے اور زیادہ حق اپنے سے طلب کرتے ہین مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور تھوڑے ہین وہ
درمیان شریکون کے حضرت داؤد کی یہہ بات سنتے ہی وہ اُٹھے اور نظر سے غائب ہو گئے داؤد علیہ السلام سوچ کرنے لگے وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا
فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ اور جانا داؤد علیہ السلام نے یہہ کہ آزمایا ہی ہمنے اسکو پس تحقیق بخشش مانگی پروردگار اپنے سے
اور گر پڑا زمین پر سجدہ کرتا ہوا اور رجوع کی طرف خدا کے یہہ سجدہ نزدیک امام اعظم کے سجدۂ عظمت ہی یہہ آیت پڑھکر سجدہ کیا جاے
نماز مین ہو یا غیر نماز مین اور امام شافعی کے نزدیک واجبات سے نہین اور امام محمد سے دو روایتین ہین اور سجدہ دسوان ہی نقل الامام
محمد فی فتوحات مین اسکو سجدہ انابت کہا ہی فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ پس بخشا ہمنے واسطے داؤد کے یہہ کہ جس سے استغفار کی
اُسنے وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ اور تحقیق واسطے اُسکے نزدیک ہمارے مرتبہ نزدیکی کا بعد مغفرت کے اور اچھی جگہہ ہی بہشت مین اور
کہا ہمنے اسکو يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اے داؤد تحقیق ہمنے کیا ہی تجھکو نائب بیچ زمین کے یا خلیفہ پیغمبرونکا کہ پہلے تجھسے گذرے ہین پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھہ حق
کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کریگی تجھکو راہ خدا سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ
بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہو جاتے ہین راہ اللہ کی سے واسطے اُنکے عذاب سخت ہی بسبب اسکے کہ وہ بھول گئے
دن حساب کا اور اُس دن کے واسطے کچھہ کام نکیا فوائد السلوک مین ہی کہ یاد نہ کیا سخت کام ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو باوجود
درجۂ نبوت اور مرتبۂ رسالت کے کیا خطاب آیا کہ حکم کر درمیان لوگون کے ساتھہ حق کے اور داد دی کر ساتھہ راہ عدل اور
انصاف کے اور پانون طریق حق پر رکھہ نہ باطل پر اور متابعت اپنے ہواے نفس کی مت کر تا کہ طریقہ مرضی ہمارے سے گمراہ
نظم عدل اور انصاف کے چل راہ پر دہ داد مظلومون کی دشنام و تحقیر راہ حق پر رکھہ قدم باطل کو چھوڑ دے دل کسی کام
سے ہرگز نہ کوڑے نہ کر اپنی ہوا و آرزو سے حق کی جو مرضی ہی چل وہ راہ تو وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاۤءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا اور نہین پیدا
کیا ہمنے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھہ درمیان اُن دونونکے ہی بیفائدہ بلکہ اسواسطے پیدا کیا ہی کہ دلیل پکڑو اوپر قدرت اور
حکمت ہماری کے ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یہہ پیدا کرنا اشیا کا بے حکمت گمان اُن لوگونکا ہی کہ کافر ہوئے اور یہہ سبب بد
پیدایش کا نہ سمجھے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ پس وائے ہی واسطے اُن لوگونکے کہ کافر ہوئے اور اس طرح کا گمان کیا آتش
دوزخ سے لکھا ہی کہ کفار قریش مسلمانون کو کہتے تھے کہ آخرت مین ہمکو تمہارے برابر یا تم سے زیادہ نعمتین ملینگی یہہ آیت اتری کہ
اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ کیا کر دینگے ہم اُن لوگونکو جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے جزا دینے مین
مانند مفسدون کے بیچ زمین یعنی کافرونکے اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ یا کر دینگے ہم پرہیزگارونکو مانند بدکارونکے یعنی نہین کرینگے ہم كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ
اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہہ کتاب ہی یعنی قرآن کہ اُتارا ہی ہمنے اسکو طرف تیرے
برکت والی تو کہ اندیشہ کرین بیچ آیتون اُسکی کے اور فکر کرین بیچ معانی اور حقائق اوسکی کے اور تو کہ نصیحت پکڑین صاحبان

عفل وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ اور دیا ہمنے داؤد کو بیٹا سلیمان علیہما السلام نِعْمَ الْعَبْدُ بہت اچھا بندہ تھا سلیمان اِنَّهُ
اَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف ہمارے سب احوال مین لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے کفار دمشق اور نصیبین سے لڑائی
کی تھی ہزار گھوڑے وہان سے آئے تھے بعضے کہتے ہین داؤد علیہ السلام نے عمالقہ سے جنگ کیا تھا وہان سے ہاتھ لگے تھے وہ انکو
میراث مین پہنچے تھے بعضے کہتے ہین کہ دریائی گھوڑے تھے پرون والے جنون نے دریا مین سے لاکر حضرت سلیمان کی نذر گذرانی
تھی پھر ایکدن حضرت سلیمان بعد نماز عصر کے انکے تماشے مین مشغول ہوئے اور وقت آخر کا آپسے فوت ہوا اُن سب کو قربانی کیا چنانچہ
حق تعالے فرماتا ہی اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ یاد کر جسوقت کہ روبرو لائے گئے اوپر سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کے
تیسرے پہر گھوڑے تین پانون پر کھڑے رہنے والے اور ایک پانون اٹھائے کنارہ سم زمین سے لگائی بہت خاصے تیز رو سمجھ لیجئے کہ یہہ صفت
بہت بھلے گھوڑے کی ہی کہ ایک پانون اٹھائے کھڑا ہو پس سلیمان علیہ السلام انکے نظارے مین مشغول ہوئے اور وقت فوت ہوا فَقَالَ
اِنِّي اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي پس کہا سلیمان نے تحقیق مین نے دوست رکھا محبت مال کو یعنے گھوڑون کو یہانتک کہ باز
رہا مین یاد پروردگار اپنے کی سے یعنے اس درسے کہ آخر روز پڑھتا تھا مین حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ یہانتک کہ چھپ گیا آفتاب
پردہ شب مین حجاب کوہ سبز ہے محیط کرہ زمین پر رُدُّوهَا عَلَيَّ پھر لاؤ اُن گھوڑونکو اوپر میرے جب پھر لائے انکو فَطَفِقَ مَسْحًا
بِالسُّوقِ وَالْاَعْنَاقِ پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پانون پر گھوڑونکے اور گردنون پر یعنے تلوار سے گردن اور پانون اڑانے لگے
اسوقت مین گوشت اسپ حلال تھا سب کو براہ خدا ذبح کرڈالا بعضون نے کہا ہی کہ مراد ذکر سے نماز ہی کہ آپ سے قضا ہو گئی اور
آفتاب غروب ہو گیا آپنے بحکم خدا فرشتے کو کہ موکل آفتاب پر ہی کہا کہ پھیر لا آفتاب کو وہ بمقام عصر لے آیا آپنے نماز پڑھی اور ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بھی آفتاب ڈوبا ہوا پھر چڑھ آیا تھا قصہ مختصر اسکا یہہ ہے کہ جنگ خیبر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین
علی مرتضے رض کے گود مین سر رکھے ہوے آرام فرماتے تھے علی پاس ادب سے اٹھا نسکے آفتاب غروب ہو گیا نماز عصر انکی فوت ہوئی
آپ بیدار ہوئے حضرت علی رض نے نماز قضا ہونیکا احوال آپسے عرض کیا آپنے دعا کی آفتاب اوپر چڑھ آیا حضرت مرتضی علی رض نے نماز
ادا کی یہہ قصہ محدثین مین مشہور ہی امام طحاوی نے کہا ہی شرح آثار اپنے مین کہ راوی اس حدیث کے ثقات ہین احمد بن صالح
سے منقول ہی کہ اہل علم کو لائق ہی کہ یہہ حدیث یاد رکھیں کہ علامات نبوت سے ہی فرد ۲ دست دعوت اسکے نے مہ کو بھی شق کیا
بعد از غروب لایا ہی کھینچ آفتاب کو یہہ لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو حق تعالے نے بیٹا دیا جنون نے کہا کہ یہہ بھی ہمین مثل اسکے
مسخر رکھیگا آؤ اسکو مار ڈالین حضرت سلیمان نے آگاہ ہو کر ہوا کے سپرد کیا کہ اسکو دودھ پلاکر پالے اور جنون سے بچا وے ناگہان مارا
وہ لڑکا مردہ انکے تخت پر گرا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ اور البتہ تحقیق آزمایا ہم نے سلیمان کو اور ڈالا
دیا ہمنے اوپر تخت اسکے کے بیٹے اسکے کو بدن بے روح سلیمان پہ کئے پشیمان ہوئے پھر رجوع کی طرف حق کے اور عالم پر ظاہر ہوگیا کہ توکل
غیر خدا پر بیجا ہے یہہ لباب مین ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایسے بیمار ہوئی کہ نہایت ضعف سے بدن بے روح معلوم ہوتا تھا تخت پر
انکو ڈال دیتے تھے لوگ کہ مہمات ملک مین خلل نہ پڑے پس پھرے طرف صحت کے اور مشہور یہہ ہی کہ بواسطہ ترک ادب کے انگشتری
اُنکی صخر جنی کے ہاتھ لگ گئی چالیس روز وہ تخت سلیمان علیہ السلام پر بیٹھا پھر انگوٹھی انکی انکو ملگئی اور طرف پادشاہت اپنی کے
پھرے اور کمال نیاز سے دعا مین مشغول ہو کر قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ کہا اے پروردگار

مجھے بخش واسطے میرے بیچ اس چیز کے کہ مجھ سے صادر ہوئی اور دے مجھکو ملک کہ لائق ہو واسطے کسی کے بعد میرے تو کہ وہ
معجزہ میرا ہوا اور کوئی مجھ سے چھین نہ سکے مانند صخر جنی کے بحر الحقائق میں ہی کہ مجھے ملک دے مخصوص تو کہ دوسرا ہوس طلب
اُسکے کی نکرے اور فتنے مین نہ پڑے کیونکہ اتنے بڑے ملک مین سوا قوت نبوت کے فتنے سے بچنا نہیں ہو سکتا إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ تحقیق تو ہی ہے بخشنے والا جو کچھ چاہے اور جسکو چاہے دے امام قشیری نے کہا ہے کہ سلیمان علی نبینا و علیہ السلام نے الہام الٰہی سے
جانا تھا کہ حضرت پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم طرف مملکت دنیا کے التفات نفرماوینگے اسواسطے یہہ دعا کی فتوحات مین ہی کہ مراد سلیمان
کی یہہ تھی کہ نہ دے وہ ملک بخش کہ بالفعل کسی کے لائق ہو کیونکہ بالقوۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا چنانچہ صحیحین
مین مذکور ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عفریت ناگہان میرے پاس آیا تو کہ نماز میری قطع کرے حق تعالے نے مجھے
قوت دی مین نے اُسے پکڑا اور چاہا کہ ستون مسجد سے باندھ دون تو کہ تم سب دیکھو پس یاد آئی مجھکو دعا سلیمان علیہ السلام
کی کہ رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اُسکو چھوڑ دیا مین نے تا کہ بے بہرہ اور ناامید پھر گیا فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ
رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ پس مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باؤ کو چلتی تھی ساتھ حکم اُسکے کے ملایم جہان پہنچایا چاہتا وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ
بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ اور مسخر کیا ہمنے واسطے اُسکے دیوون کو ہر ایک عمارت بنانے والا ابر مین اور غوطہ لگانے والا بحر مین
تو کہ اُسکے واسطے خشکی مین محل بناوین اور تری سے جواہر نکالین اور مسخر کیا اور دیوون کو جکڑے ہوئے بیچ زنجیرون کے تو کہ لوگون کو ضرر
نہ دین پس کہا ہمنے اُسکو هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یہہ جو ملک تجھے دیا بخشش ہماری ہی تجھ پر پس
مت رکھ جیسے کہ چاہے محفوظ کر اُس سے پابند کر عطا اپنی جسے کہ چاہے بغیر حساب کے بخشنا اور نہ دینا تیرا یعنی اختیار دیا ہمنے چاہے کسیکو دے
چاہے نہ دے کچھ تجھسے اسکا حساب نہ ہوگا وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ اور تحقیق واسطے سلیمان کے نزدیک ہمارے البتہ مرتبہ قرب ہی
دنیا اور آخرت مین باوجود اس بادشاہت کے اور اچھی ہی جگہہ پھر جانے کی یعنی بہشت وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ اور یاد کر بندے ہمارے ایوب کو إِذْ
نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ جسوقت کہ پکارا اُسنے پروردگار اپنے کو یہہ کہ ہاتھ لگایا مجھکو شیطان نے ساتھ
ایذا کے اور عذاب کے اور وہ یہہ تھا کہ شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو سرزنش کیا کہ کیا کیا تونے جو حقتعالے نے فوائد نعم تجھسے
لیکر شدائد الم دئے یا وسوسے ڈالتا تھا اُنکے اتباع کو یہانتک کہ اُنھون نے حضرت کو بستی سے باہر نکال دیا تھا اور وہ جو شکایتیں کچھ سورۃ
انبیا مین گذرین ہین القصہ اللہ تعالے نے دعا انکی قبول کی جبرئیل کو اُنکے پاس بھیجا جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا ارْكُضْ بِرِجْلِكَ
لات مار پاؤون اپنے سے زمین پر حضرت ایوب نے جو زمین پر لات ماری دو چشمے جاری ہوئے ایک آب گرم کا ایک سرد کا جبرئیل
نے کہا کہ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ یہہ چشمہ گرم جگہہ غسل کرنے کی ہی یا یہہ پانی ہی کہ جس سے نہاوین اور یہہ دوسرا آب سرد
ہی اور پینے کا پس ایوب علیہ السلام نے اُسمین نہانے سے مرض بدن کا جاتا رہا اور سرد پانی پینے سے بیماری باطن کی دور ہوئی اور
بعضے کہتے ہین کہ چشمہ ایک تھا وقت نہانے کے گرم ہو جاتا تھا اور وقت پینے کے سرد وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً
مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ اور دی ہمنے اُسکو اہل اُسکی یعنی فرزند اُسکے زندہ کئے ہمنے اور مانند اُنکے ساتھ اُسکے یعنی اولاد اُسکی
دوچند کر دی بہ نسبت پہلی کے واسطے مہربانی کے ہماری طرف سے اور یادگاری واسطے عقلمندون کے تو کہ بلا پر صبر کرین
اور پناہ ساتھ حق تعالے کے پکڑین کہ صبر مفتاح فرح ہی فرد عین بلا مین شکر نعمت ہی صابر جین مین ہی الصبر مفتاح الفرج [illegible]

لکھا ہی کہ ایوب علیہ السلام نے زمان مرض اپنے مین اپنی بی بی رحیمہ کو کسی کام کو بھیجا تھا اُنہنے دیر لگائی تھی تو آپنے قسم کھائی تھی کہ
لکڑیان مارونگا جب آپنے صحت پائی اور تندرستی اور جوانی پھر آئی چاہا کہ قسم پوری کرین خطاب آیا کہ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ
بِهِ وَلَا تَحْنَثْ اور لے بیچ ہاتھ اپنے کے جھاڑو کہ سونکے اُسمین ہون لیس مار ساتھ اُسکے بی بی اپنی کو اور مت جھوٹی کر قسم اپنی
إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا تحقیق ہمنے پایا ایوب کو صبر کرنیوالا اُن بلاؤن پر جو اُسکے نفس اور مال اور اولاد پر آئین نِعْمَ الْعَبْدُ
اچھا بندہ تھا ایوب إِنَّهُ أَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف درگاہ ہمارے کے وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي
وَالْأَبْصَارِ اور یاد کر بندون ہمارے ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کو ہاتھون والے اور آنکھون والے مراد اعمال [illegible] اور علوم نافعہ
تعبیر اعمال کو ساتھ ہاتھون کے کی کہ اکثر اسی سے ہوتے ہین اور علوم کو ساتھ آنکھ کے کہ مطالع کتب اسی سے کیا جاتا ہی یا مراد ایدی
سے قوت ہی طاعت مین اور ابصار سے بصیرت ہی شریعت مین إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ تحقیق ہمنے خالص کیا اُنکو
ساتھ صفت خاص کے کہ وہ یاد ہی آخرت کی کیونکہ پیغمبر کا سوا لقاء کے کبریا کے کچھ مقصود نہین اور اُسکا مقام آخرت ہی وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا
لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے البتہ چنے ہوئے بہتر لوگون مین سے تھے وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ
اور یاد کر اسمعیل ذبیح کو اور الیسع بن اخطوب کو کہ خلیفے الیاس کے تھے پیغمبری سے مشرف ہوئے اور ذوالکفل کو کہ بشر بن ایوب تھے
سو پیغمبرون کے کو قتل سے بچا گئے تھے کفیل ہوئے تھے تبیان مین ہی کہ وہ پسر ایوب ہین کہ بعد پدر کے مبعوث ہوئے ایک قوم شام پر
اور اُنکا خدا نے ذوالکفل نام رکھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہی الیسع ہین کہ بعد الیاس علیہ السلام کے متکفل ہوئے کہ امر دین پیغام کرنا
اور اس تقدیر پر عطف اسکا الیسع پر قبیل عطف صفت کے اوپر موصوف کے وَكُلٌّ مِنَ الْأَخْيَارِ اور ہر ایک بہتر لوگون سے تھے هَذَا
ذِكْرٌ یہہ خبرین انبیا کی نصیحت ہین یا سبب یاد کرنیکے ہین تجھکو کہ محمد ہی اور قوم تیری کو وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ اور تحقیق واسطے
پرہیزگارونکے البتہ اچھی جگہہ پھر جانیکی ہی جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ بہشتین ہمیش رہنے کی درانحال کہ کھولے ہوئے
ہونگے واسطے اُنکے دروازے اُن بہشتون کے مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ تکیہ کئے ہونگے اور تختون کے بیچ ان
بہشتون کے جیسے دولتمند واسطے راحت کے تکیہ لگائے بیٹھے ہوتے ہین منگاوینگے بیچ اُن بہشتون کے میوے بہت اور پینے کی چیزین لیکن
کہ میوہ خوری واسطے لذت کے ہی اور طعام کھانا واسطے دفع گرسنگی کے اور وہان گرسنگی نہوگی اسواسطے میوون کی طرف رغبت زیادہ
ہوگی وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ اور نزدیک اُنکے ہونگی عورتین بند رکھنے والی نظر کو اور طرف سے ہمعمر یعنے سب کی ایک
عمر ہوگی لکھا ہی کہ سب عورتین بہشت کی تینتیس برس کی عمر والیان ہونگین بعضے کہتے ہین کہ مراد اتراب سے یہہ ہی کہ سب بی بیان
برابر ہونگی حسن مین کوئی ایک دوسری سے کم نہوگی کہ طبیعت ایک کی طرف مائل ہو اور ایک سے ہٹ جائے فرشتے کہینگے بہشتیونکو
هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ یہہ ہی جو وعدہ دئے گئے تھے تم واسطے دن حساب کے اہل بہشت خوشی سے کہینگے إِنَّ هَذَا
لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ تحقیق یہہ ہی جو ہم دیکھتے ہین نعمت سے البتہ رزق ہمارا کہ حضرت رزاق نے بے منت ہمین عنایت کیا
نہین واسطے اُسکے کم ہونا هَذَا یہہ جو کچھ بہشتیونکو ہوتا ہی وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ جَهَنَّمَ اور تحقیق واسطے سرکشونکے یعنے
کافرونکے بُری جگہہ پھر جانیکی دوزخ يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے اُسمین فَبِئْسَ الْمِهَادُ پس برا بچھونا ہی دوزخ هَذَا فَلْيَذُوقُوهُ
حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ یہہ ہی عذاب پس چاہئے کہ چکھین اُسکو گرم کھولتا پانی کہ لب تک پہنچتے ہی منہہ جلا دے اور جو پینا

اُنسے یہان بکثرت ہوجاوین اور پیپ سمجھ لیجئے کہ غساق لغت ترک مین گندی چیز کو کہتے ہین اور مراد یہان پیپ ہی کہ گوشت اور پوست دوزخیون
کے سے اور شرمگاہون زانیونکے سے بہے گی اُسکو جمع کر کر اُنکو پلاوینگے یا غساق زمہریر ہی کہ دوزخیون کا اُس سے تن بدن گلیگا جیسے آگ سے
جلیگا یہہ تعذیب نہایت شدید ہی وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ اور اُنکو عذاب ہی اُسکی مثل اُس عذاب کے سے یا جنس اُسکی سے قسمین بہت یعنے عذاب
طرح طرح کے ہین لیکن ہم شکل ایک دوسرے کے درد اور دکھ مین لکھا ہی کہ جب رؤسا کفار دوزخ مین جاوینگے تو تابعون کو بھی اُنکے
اُنکے ساتھہ دوزخمین لیجاوینگے فرشتے رؤساؤن سے کہینگے هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ یہہ فوج ہی پیٹھنے والی ساتھہ تمہارے دوزخمین تب کہینگے
لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ نہ خوشی ہو جیو ساتھ اُنکے اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ تحقیق وہ داخل ہونے والے ہین آگ مین شامت اعمال اپنی سے جیسے کہ ہم داخل
ہوئے ہین مرحبا کلمہ ہی کہ واسطے اکرام مہمان کے کہتے ہین رئیس اپنے تابعون پر نفرین کر کر لا مرحبا کہہ چکے اور جب تابع فرشتون سے یہہ کلام سنینگے
قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ کہینگے بلکہ تم لا مرحبا ہو جو ساتھہ تمہارے یعنے نا خوشی ہو جو تمکو لائق تر نفرین کے ہین ہو اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا
تمہین نے آگے تیار کر رکھا تھا موجبات عذاب کو واسطے ہمارے کہ ہمین اغوا کیا تھا تمہارے ہی گمراہ کرنیکے سبب ہم دوزخمین پڑے فَبِئْسَ
الْقَرَارُ پس بری جگہہ رہنے کی ہی دوزخ پھر تابع دوسری بار قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ کہینگے اے
پروردگار ہمارے جنسے پہلے تیار کر رکھا ہی واسطے ہمارے کفر اور گمراہی کو اور راہ حق سے ہمارا پانون پھسلایا ہی پس زیادہ دے اُسکو عذاب
دوگنا بیچ آگ کے یعنے جتنا اب ہی اُس سے دوچند کر پاس اُنکے ہو دوزخ کے سے کہو وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ
اور کہینگے رئیس قریش کے دوزخ مین کیا ہی واسطے ہمارے آج کہ نہین دیکھتے ہم اُن مردونکو کہ تھے ہم گنتے اُنکو دنیا مین شریرون سو صحیح مین ہی
کہ کفار قریش دوزخ مین فقراے مسلمانان کو مثل عمار اور بلال اور صہیب اور خباب کے جو نہین دیکھینگے کہینگے اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ
عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ کیا پکڑا تھا ہمنے اُنکو یہان استفہام واسطے تقریر کے ہی یعنے پکڑا تھا ہمنے اُنکو زیر دست محکوم اور اُنسے ٹھٹھے کرتے
تھے ہم اُنہین دوزخ مین نہین لائے یا کج ہوگئین اُنسے آنکھین ہمارے کہ ہم نہین دیکھتے اُنکو آثار مین ہی کہ حق تعالے اُس گروہ فقرا کو
بہشت کے غرفون مین جلوہ گر فرماویگا تا کہ کفار دیکھین اور زیادہ تر حسرت کھاوین اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ تحقیق یہہ جو
حکایت کی دوزخیون کی البتہ سچ ہی جھگڑنا دوزخ والونکا اور ماجرا اُنکا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم مشرکان
مکے کو سوا اُسکے نہین کہ مین ڈرانیوالا ہون عذاب خدا سے وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اور نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے
مگر خدا اکیلا کہ ذات اُسکی شرکت قبول نہین کرتی اور طرف وحدت اُسکے کے کثرت راہ نہین پاتی قہر کرنے والا کہ شربت اجل چکھاتا ہے
تو کہ کثرت کو کہ حقیقت مین وجود نہین رکھتی نظر عارف سے اُٹھا دے مثنوی غیرت اُسکی نے غیر کب چھوڑا ہے ماسوا اپنے سب کا سب توڑا
عرفی کر بیچ پردہ پندار ہے دیکھہ پھر نور واحد القہار رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ پروردگار آسمانونکا اور زمین کا اور
جو کچھہ درمیان اُنکے ہی غالب عذاب کرنے مین بخشنے والا کہ باک نہین رکھتا بخشنے مین قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ کہہ
کہ جو کچھہ کہا تمکو اور ڈرایا عذاب قیامت سے وہ خبر بڑی ہی تم اُس سے منہہ پھیرنے والے ہو کمال غفلت سے یا نبوت میری نشان
بزرگ رکھتی ہی اور تم اُس سے اعراض کرتے ہو بھلا دیکھیے تو اگر مین نبی نہوتا اور وحی مجھپر نہ آتی مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى
اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ نہوتا واسطے میرے کچھہ علم ساتھہ سردارون بلند کے یعنے فرشتون کے جس وقت کہ جھگڑتے تھے شان آدم علیہ
السلام مین کہ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا تا آخر آیت ہی پس نبوت پر میری دلیل روشن تر اس سے کیا ہو گی کہ قصہ آدم کا اور

فرشتونکا بیان کرتا ہون مین ہو بہو جو پہلی کتابون مین مذکور ہی باوجود اسکے کہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہی نہ کسی استاد سے سنا ہی اِنْ یُّوْحٰۤی اِلَیَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ نہین وحی کیا جاتا ہی طرف میرے مگر یہہ کہ سوا اُسکے نہین کہ مین ڈرانے والا ہون ظاہر اُنکا انکار کرنیوالا اُنو موجبات عذاب کوا اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتونکے تحقیق مین پیدا کرنیوالا ہون انسان شی سے یعنے آدم کو فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ پس جسوقت کہ درست کر دون مین اُسکو اور پہونکون بیچ اُسکے روح اپنی روح کی اضافت طرف اپنے واسطے طہارت اُسکے کی حاصل یہہ کہ جب جان ڈالون مین پس گر پڑو واسطے اُسکے سجدہ تعظیم کا کرتے ہوئے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ پس سجدہ کیا فرشتون سب سارون نے بعد روح پہونکنے کے بیچ قالب آدم کے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اِسْتَکْبَرَ تکبر کیا اپنی جان کو بڑا جانا کہا اللہ کا نمانا وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ اور تھا کافرون سے قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ فرمایا حقتعالے نے ای ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھکو یہہ کہ سجدہ کرے تو واسطے اُس چیز کے کہ بنائی مین نے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے ذکر ہاتھ کا واسطے تحقق خلقت آدم کے ہی یعنی سمجھانا یعنے مین نے ہاتھ سے پیدا کیا بغیر ماں باپ کے یہ بیان مین ہی کہ ذکر ہاتھونکا تثنیہ اور مزید قدرت کے ہی بیچ خلقت آدم کے بعضے تفسیرونمین ہی کہ ید قدرت اور دوست نعمت ہی فتوحات مین ہی کہ قدرت اور نعمت شامل ہی سب موجودات مین پر اس تاویل سے کچھ شرف آدم کا ثابت نہین ہوتا پس بیدی مین ضرور ہی کہ ایسے معنے ہون جو دلالت کرین اوپر شرافت آدم علیہ السلام کے پس تحصیل و تبرئہ مین تنزیہ اور تشبیہ کے کہ آدم جامع اُن دو صفت کا ہی مناسب معلوم ہوتا ہی بحر الحقایق مین ہی کہ مراد صفتین سے لطف اور قہر ہی کیونکہ دو صفت جمیع صفات کو شامل ہین اس واسطے کہ کوئی صفت نہین کہ قہر یا مہر سے خالی ہو بعضے جلالی ہین بعضے جمالی تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام کوئی مخلوق نہین مگر مظہر ایک کی اُن دو صفتون سے ہی چنانچہ فرشتے مظہر لطف ہین اور مظاہر قہر ہی اور انسان مظہر تجلی ہر دو صفت ہین اور اسی جامعیت کے سبب قابلیت مسجودیت پیدا کی ہر فرد مظہر قہر کوئی ظہور مہر کوئی مگر جامع ہی جسکو حضرت انسان کہتے ہین ہے القصہ حقتعالے نے ابلیس کو فرمایا کیون نہ سجدہ کیا تونے اِس مخلوق کو کہ مین نے اپنے ہاتھون سے بنایا اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ کیا تکبر کیا تونے بغیر لیاقت تکبر کے یا تھا تو بلند مرتبے والون سے ابلیس نے شق ثانی اختیار کی قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ کہا کہ مین بہتر ہون اُس سے پھر وجہ بہتری کی بیان کی کہ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ پیدا کیا ہی تونے مجھکو آگ سے کہ وہ لطیف اور نورانی ہی اور پیدا کیا تونے اسکو مٹی سے کہ کثیف اور ظلمانی ہی سمجھ لیجئے کہ ابلیس نے اِس قیاس مین خطا کی شمہ اُسکا سورہ اعراف مین گذرا کشف الاسرار مین مذکور ہی کہ آتش سبب فتنہ ہی اور خاک وسیلہ وصلت آتش سے گشتن آمد اور خاک سے پیوستن آدم کہ خاک سے تھا پیوستہ ہوا تا کہ مشرف بخلعت ثم اجتباہ ہوا ابلیس کہ آتش سے تھا گشتہ ہوا تا کہ بفرمان فاہبط منہا مردود درگاہ ہوا ایک شوریدہ نے سلطان العارفین سے کہا کیا ہوتا جو یہہ خاک بے باک نہ ہوتی بایزید قدس سرہ نے آواز دی کہ اگر خاک نہ ہوتے مہر ازل کون سنتا اور آشنا قرب لم یزل کون ہوتا بیت گر خاک نہ ہوتی تو یہہ چمکا نہ دکھاتا نہ ہستی مین نہ یون جلوہ عدم کا نظر آتا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ فرمایا حق تعالی نے ابلیس کو بعد دعوی انا خیر کے کہ پس نکل بہشت سے یا آسمان سے یا صورت ملکی سے پس تحقیق تو راندا گیا ہی رحمت سے اور دور ہوا ہی تیرہ کرامت سے وَّاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہی روز جزا تک قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ کہا ابلیس ای پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھکو جو راندا ہی تونے مجھکو اُس دن تک کہ اُٹھائے جاوین مردے غرض ابلیس کی یہہ تھی کہ جام مرگ نہ پئے قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ فرمایا حق تعالی نے پس تحقیق تو ڈھیل دئے ہوئے سے ہی دن وقت معلوم تک

یعنے دم نفخ اول تک کہ سب مرجاوینگے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ کہا ابلیس نے کہ پس قسم ہی غلبے اور قہر
تیرے کی جسطرح سے کہ طاقت رکھونگا البتہ گمراہ کرونگا بنی آدم کو اکھٹے مگر بندے تیرے انمین سے خالص کئے گئے اور پاک ہوئے شرک اور عصیان
سے قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ فرمایا حق تعالی نے کہ پس سچ بات یہہ ہی اور سچ کہتا ہون مین کہ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
أَجْمَعِينَ البتہ بھرونگا مین دوزخ کو تجھ سے اور اُن سے جو پیروی کرتے ہین تیری آدمیون اور جنون مین سے اکھٹے قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ
عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر تبلیغ وحی اور ادائے رسالت کے کچھہ بدلا اور نہین
تکلیف کرنیوالونسے یعنے اُس جماعت سے کہ تکلیف اور تصنع اپنے سے ایسی چیز ظاہر کرتے ہین کہ نہین رکھتے صاحب کشاف نے کہا ہی کہ تحقیق
تین ہی کہ متکلف کی تین نشانیان ہین ایک یہہ کہ جھگڑتا ہی اُس سے کہ برتر اُس سے ہی دوسری یہہ کہ چاہتا ہی وہ چیز کہ پاتا جسکا اُسکے
مقدور سے باہر ہی تیسری یہہ کہ کہتا ہی وہ چیز کہ نہین جانتا إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ نہین یہہ قرآن مگر نصیحت واسطے عالمون کے جن
اور انس سے وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ اور البتہ جانونگے خبر قرآن کی یعنے جو اُسمین ہی وعدہ اور وعید سے یا جانونگے خبر محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کی اور صدق کلام کا اُسکے معلوم کروگے پیچھے ایک مدت کے کہ وہ موت ہی یا قیامت ہی یا وقت ظہور اسلام ہی سورۃ زمر کی
پچھتر آیتین ہین ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے ہین تین ہزار سات سو آٹھہ حرف ہین فواصل اسکے من لی بد رہین اور ربط اسکا ساتھہ
سورۃ الزمر مکیۃ وہی سورہ ص کے یہہ ہی کہ ختم اُسکا بذکر قرآن تھا اور شروع اسکا بھی اُسی سے ہوا خمس وسبعون آیۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اُتارنا قرآن کا اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اللہ عزت والے حکمت والے کی طرف سے ہی
إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ تحقیق ہمنے اُتارا ہی طرف تیرے قرآن ساتھہ حق کے یا واسطے بیان اور اثبات
حق کے پس عبادت کر اللہ کو درانحال کہ خالص کرنیوالے ہو واسطے اُسکے عبادت کو مخاطب پیغمبر ہین اور مراد امت والے ہین کہ مامور ہین
اسپر کہ عبادت اپنی شرک اور ریا سے خالص رکھین أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ خبردار رہو واسطے اللہ کے ہی عبادت خالص شرکت سے یعنے لائق
ہی اُسکے کہ طاعت اُسکی خالص ہو کیونکہ وہ صفات الوہیت مین اکیلا ہی وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اور جن لوگون نے پکڑے ہین سوا
خدا کے دوست یعنے اور خدا کے بہت دوست رکھتے ہین انکو عام ہی کہ فرشتے ہون یا بت ہون یا سوا انکے ہون اور کہتے ہین مَا نَعْبُدُهُمْ
إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ نہین عبادت کرتے ہم انکو مگر تو کہ نزدیک کرین ہمکو طرف اللہ کے نزدیک کرنا کہ یعنے شفاعت کرین ہماری
جناب باری مین لوکہ انکی سفارش سے ہمین مقام عالی ملے إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ تحقیق اللہ حکم کریگا درمیان اُنکے
بیچ اُس چیز کے کہ وہ بیچ اُسکے اختلاف کرتے ہین معبودونسے یعنے کوئی آج فرشتون کی عبادت کرتا ہی جیسے بنی ملیح اور کوئی آدمی کی
جیسے یہود اور نصاری اسیطرح کوئی سورج کی کوئی ستارون کی کوئی گوسالے کی کوئی درخت کی کوئی پتھر کی کوئی جن کی کوئی انکی
کی اور ہر ایک کا مدعا یہہ ہی کہ معبود اُسیکا حق ہی اور باقی باطل پس حق تعالی دن قیامت کے درمیان اُنکے حکم کریگا اور بطلان انکا
ظاہر فرماویگا إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا اُس شخص کو کہ وہ جھوٹا ہی اور کہتا ہی کہ ہمارے معبود ہماری شفاعت
کرینگے ناشکر ہی کہ منعم حقیقی کا انکار کرتا ہی لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ سُبْحَانَهُ اگر ارادہ کرتا اللہ یہہ کہ پکڑے
اولاد جیسے یہہ گمان کرتے ہین البتہ چن لیتا اُس چیز کے کہ پیدا کرتا ہی جو کچھہ چاہتا ہی عزیز شئے سے خصیص سے اور کامل سے کہ بیٹے مین نقص

سے کہ بیٹیاں ہیں لیکن مخلوق مانند خالق کے نہیں اور درمیان باپ اور فرزند کے ہم جنس ہونا شرط ہے پس اُسکی اولاد نہیں پاک ہے وہ
اختیار کرنے فرزند کے سے هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ وہ ہے اللہ اکیلا وحدت ذاتی اُسکی منافی ہے کہ ہم مثل اُسکے کوئی ماسوا اُسکے قہر کرنیوالا
اور توڑنے والا ہے وہم اور خیالات مشرکونکے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو ساتھ حق کے نہ باطل کے
اور کھیل کے بلکہ پیدا کیا ہے ہیں ہر ایک کے لاکھوں آثار قدرت اور کروڑوں اطوار حکمت رکھے ہیں تو کہ اہل بینائی عبرت کے صفحات اُسکے
میں دلائل اقسام معرفت الٰہی مطالعہ کریں بیت ورق ورق پہ شاخ جہان بخط بہار یہ لکھا ہے فاعتبروا منہ یا اولی الابصار
يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لپیٹتا ہے رات کو اوپر دن کے اور پردہ ظلمت شب میں نور روز چھپا کر
اور لپیٹتا ہے دنکو اوپر رات کے اور شعلے روشنی اسکے میں تاریکی اسکی چھپی کرتا ہے یا بڑھاتا ہے رات سے اوپر دن کے اور دن کے اوپر رات کے اور
مسخر کیا سورج کو اور چاند کو تو کہ سیر کرتے ہیں حکم اُسکے سے كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ہر ایک انمیں چلتا ہے ایک وقت مقرر تک کہ منتہی دورہ
اُسکے کا ہے بیچ سپہر دنکے اور ہر مہینے کے اور ہر سال کے پانا وقت انقطاع سیر اُسکے کے یعنے دن قیامت تک اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْغَفَّارُ خبردار ہو وہی غالب ہے سب چیزوں پر اور سب عالم مغلوب اُسکا ہے بخشنے والا ہے کہ یقینی نہیں جھٹپٹا دیتا باوجود
اسکے کہ شرک لاتے ہیں بیچ عصیان کرتے ہیں خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ پیدا کیا تمکو ایک آدم تن تنہا سے کہ آدم علیہ السلام ہے ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ پھر پیدا کی اُس سے بیچ جنس اُسکی سے یا استخوان پہلو سے چپ اُسکی سے زن اُسکی حوا کہ
کہ پہلے اولاد آدم کی پشت اُسکے سے نکالی پھر حوا کو پیدا کیا اور اُتارا سے واسطے تمہارے یعنے پیدا کئے چارپایوں میں سے آٹھ قسم نر اور مادہ اونٹ
اور گائے اور بھیڑ اور بکری سے تو کہ اُنسے فائدہ اٹھاؤ لباب میں ہے کہ بہشت سے زمین پر اُتارے يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ
فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ پیدا کرتا ہے تمکو بیچ پیٹوں ماؤں تمہاری کے ایک پیدایش پیچھے دوسری پیدایش کے یعنے نطفہ سے لوہو جما پھر لوہو سے گوشت کا
پھر ہڈی پھر گوشت اُسپر چڑھاتا ہے پیچ پیدا ہوا برابر فرماتا ہے بیچ اندھیروں تین کے کہ اندھیرا پیٹ کا اور اندھیرا رحم کا اور اندھیرا جھلی کا ہے وہ جھلی بچہ
بچے کے نکلتی ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ یہ جو ایسے کام کرتا ہے اللہ ہے پروردگار تمہارا واسطے اُسکے ہے پادشاہی کہ اسکو نہ زوال
ہے نہ انتہا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ پس کہاں سے پھیر جاتے ہو تم راہ حق سے باوجود ان دلیلوں
روشن کے اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ اگر کفر کرو تم اے اہل مکہ پس تحقیق بے پرواہ ہے ایمان اور عبادت تمہاری سے وَلَا يَرْضٰى
لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ اور نہیں پسند کرتا اور نہیں فرماتا واسطے بندوں اپنے کے کفر اور عدم رضا اُسکی ساتھ کفر کے اسواسطے نہیں کہ اسکو کچھ
ضرر پہنچتا ہے بلکہ نہیں پسند کرتا کہ بندے کو ضرر پہنچے وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ اور اگر شکر کرو تم نعمت توحید پر یا نعمت دعوت پر پسند کریگا اُسکو
واسطے تمہارے کیونکہ سبب فلاح تمہاری کا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ گناہ
دوسرے کا بلکہ ہر ایک بار گناہ اپنا آپ ہی اٹھاتا ہے ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف پروردگار اپنے کے ہے پھر جانا
تمہارا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور خبر دینا ساتھ محاسبہ اور مجازات کے ہوگا اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ بیشک
تحقیق وہ جانتا ہے سینے والی بات کو نیت اور عزم اور خطرے اور خیال سے وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ اور جس وقت
لگتی ہے کافر کو کہ عتبہ بن ربیعہ ہے یا حذیفہ بن مغیرہ سختی یعنے مرض یا فقر یا بلا پکارتا ہے پروردگار اپنے کو رجوع کر کر طرف اُسکی اور رستی
آرزو چاہتا ہے اور بتوں کی عبادت ترک کرتا ہے اور اُن سے کچھ خواہش نہیں رکھتا ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ پھر جب دیتا ہے اللہ تعالیٰ

نعمت نزدیک اپنے سے اور وہ سختی دور کرتا ہی نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوٓا إِلَيْهِ مِن قَبْلُ بھول جاتا ہی جو کچھ کہ تھا پکارتا خدا کو طرف دور ہونے
اسکے کے پہلے اس نعمت سے یعنے اُس سختی کو فراموش کرتا ہی یا بعد راحت کے دعا اور زاری سے ہاتھ اٹھا لیتا ہی وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ
عَن سَبِيلِهِ اور مقرر کرتا ہی واسطے اللہ کے شریک یعنے بتون کو عبادت مین اسکا شریک کرتا ہی تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا سے کہ اسلام ہی
قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کافر کو کہ فائدہ اٹھا ساتھ کفر اپنے کے تھوڑا یا تھوڑی دیر دنیا مین یہہ امر تہدید
کا ہی یعنے جس سے چاہے دنیا مین کچھ بہرہ اٹھالے إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ تحقیق تو رہنے والون دوزخ کے سے ہی اور لذتین دنیا کی عذاب
دوزخ کے آگے بہت ہی کم ہین بس فرماتا ہی کہ آیا ایسا کافر بہتر ہی أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا
رَحْمَةَ رَبِّهِ یا وہ شخص کہ فرمانبردار ہی مانند صدیق اور فاروق کے یا عمار کے یا سلمان کے یا عبداللہ بن مسعود کے اور مشہور یہہ ہی کہ
عثمان رضی اللہ عنہم کے اور بہر تقدیر قانت ہی یعنے استادہ ہی وظائف بندگی مین ساعتون رات کے مین سجدہ کرنیوالا اللہ تعالیٰ کو اور
کہڑا نماز مین ڈرتا ہی عذاب آخرت سے اور امید رکھتا ہی بخشش پروردگار اپنے سے یعنے باوجود عبادت طاعت کے متردد ہی درمیان رجا
اور خشیت کے کبھی خائف کبھی امیدوار اور مرغ ایمان انہین دو نوبال اقبال سے ہوائے کمال پر ہوتا ہی طیار لو وزن خوف المؤمن ورجاؤہ
لاعتدلا نظم بندگی کر کر ہو امین فرلا اور گناہ سے ناامیدی بہی نلا پھر اسکا جیسا ہی حد سے فزون لطف بہی ویسا ہی حد سے بیرون نثر
اسکے تو ڈرتا رہ سدا مہر سے اسکے نور کہہ ہر دم رجا بس ہی خوف و رجا ایمان ہی گر کم و بیشی ہی تو نقصان ہی قُلْ هَلْ يَسْتَوِي
الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین توحید کبریا کو اور وہ لوگ
کہ نہین جانتے یگانگی خدا کو إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ سوا اسکے نہین کہ نصیحت پکڑتے ہین ساتھ دلیلون ہمارے صاحب عقل ہائے
کہ آلودگی وہم سے پاک ہین قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ کہہ اے بندو میرے جو ایمان لائے ہو ڈرو پروردگار اپنے سے
اور بچو اعمال ناہنجار اپنے سے اور علامت تقوے کی ارتکاب طاعت اور اجتناب معصیت ہی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
واسطے اُن لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین ساتھ کہنے کلمہ شہادت کے بیچ اس دنیا کے جزا نیک ہی کہ صحت اور عافیت ہی یا ان لوگون کو جو
بخلاف الٰہی ہین دل اور زبان گی رہے اور ثنائے جمیل اس جہان مین ہی یا اُن لوگون کو عبادت حسنہ و رستہ کرتے ہین جسنہ ہین
دنیا مین کہ شہود انوار تجلیات جمالی ہی اور بعضے کہتے ہین یہہ آیت بیچ شان مہاجران حبشہ کے ہی جیسے جعفر بن ابی طالب اور اصحاب
انکے رضی اللہ عنہم اور معنے آیت کے یہہ ہین کہ واسطے ان لوگون کے کہ ہجرت کی ہی بیچ اس عالم کے راحت ہی اعدا سے اور نجات ہی بلا سے انکے وَأَرْضُ
اللَّهِ وَاسِعَةٌ اور زمین اللہ کی واسطے ہجرت کے کشادہ ہی واسطے اسکے کہ ارادہ ہجرت کا کرے إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ
حِسَابٍ سوا اسکے نہین کہ پورا دیئے جاوینگے صبر کرنیوالے اوپر جدائی وطن کے یا اذیت غربت پر یا مشقت عبادت پر یا کل اذیات
ثواب اپنا بغیر حساب کے یعنے جو شمار سے افزون اور حساب سے بیرون ہی معالم التنزیل مین ہی کہ دن قیامت کے بلاکشان صابر کو عرصات مین
حاضر کرینگے نہ انکے واسطے ترازو کہڑی کرینگے نہ حساب کھینچینگے بلکہ اوپر انکے ڈالدینگے ثواب بے حساب اور کام انکا اس درجہ کو پہنچیگا کہ عافیت
والے جنہون دنیا مین کچھ الم ستم نہ دیکھا ہوگا آرزو کرینگے کہ کاشکے تن بدن انکا مقراض سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے لوگ آج کے دن بلاوا
ساتھی ہوتے مثنوی یہان کے غم پاتے مین وہان کی ہی خوشی ان بلاؤن مین عطائین ہین چہپی زخم غم کہا کر جو مرہم جائین گے
رحمت باریکا مرہم پائین گے نقل ہی کہ کفار مکے کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ تجھے کیا ہوا ہی کہ دنیا مین آنکھین نکالتا ہی

جو مخالف روش ہماری تھے ہی اپنے باپ اور دادا اور سادات قوم کو دیکھہ کیا عبادت لات اور عزیٰ کی کرتے تھے تو بھی کہا کرتے یہہ آیت نازل
ہوئی کہ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ کہہ کہ تحقیق میں حکم کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون اللہ کو پاک کرنیوالا واسطے اسکے
عبادت کو شرک سے یعنے موحد ہون اور بلانے والا طرف توحید کے وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ اور حکم کیا گیا ہون میں سبب اسکا
کہ ہون میں پہلا مسلمانون اس امت کا کیونکہ میں پیشوا انکا ہون دنیا میں اور آخرت میں قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ
عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ کہہ تحقیق میں ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون میں پروردگار اپنے کی اور شرک لاؤن اور دین تمہارا قبول کرون
عذاب اس دن سے کہ بڑا ہی ہول اسکا قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ کہہ اللہ ہی کو عبادت کرتا
ہون میں خالص کرنیوالا واسطے اسکے دین اپنا شرک سے یا پاک کرنیوالا عمل اپنا ریا سے پس عبادت کرو تم اس چیز کو کہ چاہو تم سوا اسکے
یہہ امر تہدید یعنی ڈراوا ہی اور تنبیہہ ہی اوپر محرومی اور رسوائی انکے کے اور حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے لکھا ہی کہ مشرکان
اس آیت کو سنکر جواب میں کہنے لگے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیان کیا تو نے بیچ مخالفت دین آبا اپنے کے یہہ آیت اتری کہ قُلْ اِنَّ
الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کہہ تحقیق ٹوٹا پانیوالے وہی ہین جنہون نے ٹوٹا پایا جانون اپنے کو کہ گمراہ ہوئے
اور تابعون اپنے کو دن قیامت کے کہ آپسمین جدا ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حق تعالی نے واسطے ہر انسان کے منزل اور
اہل پیدا کی ہی پس جسنے حکم خدا اور رسول کا مانا اوسکو بہشت مین لیجا دینگے اور وہ دینگے آدمین سے فرمان خدا اور رسول سے پھرا
کیا اسکی منزل اور اہل دوسرے کے حوالہ کرینگے جو مطیع ہو گا پس کافر دن قیامت کے ٹوٹا پاوینگے منزل اور اہل مین اَلَا ذٰلِكَ هُوَ
الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ خبردار ہو یہہ بات وہی ٹوٹا پانا ظاہر ہی کسی پر اہل موقف سے چھپا نرہیگا لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ
ظُلَلٌ واسطے ان زیان کارون کے اوپر انکے سائبان ہون گے آگ کے اور نیچے انکے سے بھی سائبان ہون گے آگ کے دوسرے گروہ کے واسطے
کہ نیچے کے درکے میں ہونگے اور مفسر ہی کہ سب سے تلے کا درکہ منافقونکے واسطے ہی یہان مراد کافرون سے وہی ہین یا مراد سائبانون سے
بچھونے اور تکیے ہین واسطے مجاز کلام کے ظلل انکو بھی فرمایا ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ یہہ عذاب کہ مذکور ہوا ڈراتا ہی اللہ ساتھہ
اسکے بندون کو تو کہ بچین اس چیز سے کہ انہین انکو مبتلا کرے وہ کہا ہی شکر یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ اے بندو میرے پس ڈرو مجھہ سے یعنی ایسی
بات مت کرو کہ سبب غضب میرا کا ہو لکھا ہی کہ زمان جاہلیت مین بعضے وحدانیت حق کا اقرار کرتے تھے جیسے سلمان فارسی اور ابوذر غفاری
اور زید بن نوفل رضی اللہ عنہم حق تعالی انکی شان میں فرماتا ہی کہ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ
لَهُمُ الْبُشْرٰى اور جن لوگون نے کہ پرہیز کیا بتون سے یہہ کہ عبادت کرین اسکو اور رجوع کرتے ہین طرف اللہ کے اور سب کی عبادت سے
منہہ پھیر کر متوجہ حق ہوتے ہین واسطے انکے خوش خبری ہی دنیا میں فرشتونکی زبانی دم مرگ اور عقبی میں ساتھہ بخشش گناہون کے
اور بہشت میں رہنے ہمیشہ کی اسباب نزول میں ہی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق ایمان لائے چہ آدمی عشرہ مبشرہ سے کہ عثمان اور طلحہ اور زبیر
اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم نے انسے ملکر حقیقت اسلام پوچھنے لگے انہون جو باتین
کہین وہ سب مشرف باسلام ہوئے انکے حق میں یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ پس بشارت
دے بندون میرے کو جو سنتے ہین بات ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پس پیروی کرتے ہین بہتر اسکے کی مراد احسن سے حسن ہی کیونکہ باتین
حضرت صدیق کی سب حسن تھین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد استماع قول سے قرآن ہی اور احسن اسکا محکم اسکا ہی نہ منسوخ اور

عزیمت ہی نہ رخصت اختلاف میں ہی کہ قرآن میں مدح اعدا ہی اور مدح اولیا ہی وہ متابعت احسن کرتے ہیں کہ مثلاً طریقہ موسیٰ ہی نہ سیرت فرعون
علیٰ ہذا القیاس لباب میں ہی کہ مراد قول اہل ملل کے ہیں اور احسن سب کا اسلام ہی اور اشہر یہہ ہی کہ مراد قول سے باتیں ہیں کہ
مجلسون میں ہوتی ہیں اہل دل متابعت احسن اُن اقوالون کی کرتے ہیں چنانچہ مثل ہی خذ ما صفا و دع ما کدر فرد باتین سنتے ہیں کسیکی جو
اُنہیں تامل کر دلاء بد چھوڑ دے بہتر کو لے دع ما کدر خذ ما صفا بحر الحقایق میں ہی کہ قول عام ہی کلام اللہ کا ہو یا فرشتے کا یا انسان
کا یا شیطان کا یا نفس کا اور انسان جھوٹا سچا برا بھلا سب کہتا ہی اور شیطان عصیان کی طرف بلاتا ہی اور نفس آرزون کی رغبت دلاتا ہی
اور فرشتہ طاعت کی دعوت کرتا ہی اللہ تعالیٰ اپنی طرف بلاتا ہی کہ و تبتل الیہ تبتیلا پس بندگان خاص وہ ہیں کہ احسن اقوال کی جو
خطاب رب الارباب ہی اور زبان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی پیروی کرتے ہیں فرد کیا ہجر و وصل سے کام ہمکو قبول ہی سب
جو کچہہ پیام لایا اپنا پیام بر ہی اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہہ لوگ پیروی کرنیوالے قول احسن کے ہین جنکو
ہدایت کی ہی اللہ نے اور یہہ لوگ وہی ہین صاحب عقلوں خالص کے کہ وہم کا جسمین میل نہین اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
کیا پس جو شخص کہ ثابت ہوئی ہی اوپر اُسکے بات عذاب کی یعنے کلمہ وعید کہ منشیر اعذاب ہی جیسے لاملئن جہنم اور ہولاء فی النار مانند اُسکے
کہ نہین ثابت ہوئی اوپر اُسکے یہہ بات اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ کیا پس تو ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم چھڑا دیگا اُسکو کہ بیچ دوزخ کے
یعنے کر سکتا ہی تو کہ اُسکو مسلمان کرکے آتش دوزخ سے بچاوے تاکید ہی انکار مین یعنے کافر سے اختیار مین نہین کہ دوزخیون کو آگ
سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مراد دوزخیون سے ابولہب ہی اور عتبہ بیٹا اُسکا لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ
فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِیَّةٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لیکن جو لوگ ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے اور ساتھ ایمان اور طاعت کے متصف ہوے
واسطے اُنکے بالاخانے ہین بہشت مین اوپر اُنکے اور بالاخانے ہین مستحکم بنائے ہوے جاتی ہین نیچے اُنکے نہرین وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہی اللہ
نے وعدہ کرنا لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ نہین خلاف کرتا اللہ وعدے اپنے کو اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ
کیا نہین دیکھا تو نے تحقیق اللہ نے اُتارا آسمان سے مینہہ پس چلا دیا اُسکو بیچ چشمون کے بیچ زمین کے ہین ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا
مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ پھر نکالتا ہی اُس سے کھیتی کہ مختلف ہین قسمین اُسکی جیسے گندم اور جو اور مسور اور چاول یا جدے ہین رنگ اُسکے
جیسے سبز اور سرخ اور سوا اُسکے ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَجْعَلُهٗ حُطَامًا پھر خشک ہو جاتی ہی وہ کھیتی بعد سبزی کے پس دیکھتا ہی
تو اُسکو زرد ہوئی پھر کرتا ہی اللہ اُسکو ریزہ ریزہ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ تحقیق بیچ مینہہ برسانے اور گیاہ اگانے کے
البتہ نصیحت ہی واسطے صاحب عقلون کے یا پند ہی واسطے ہوشمندون کے کہ دنیا کو مثل کشت تر و تازہ کے جانتے ہین اور اسپر
اعتماد نہین کرتے کہ تھوڑی مدت مین طراوت اُسکی خشکی سے بدل جاتی ہی اور ریزہ ریزہ ہو جاتی ہی تشویہ مال و دنیا جان
شکل سبزہ زار کہ تازگی رکھتا ہی در فصل بہار جب خزان کی باد اُسپر آتی ہی زرد ہو جاتا ہی اور کملاتی ہی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ آیا پس وہ شخص کہ کھول دیا اللہ نے سینہ اُسکا واسطے قبول اسلام اور فرمان رب السلام
اور متابعت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پس وہ اوپر نور معرفت کے ہی پروردگار اپنے سے یا اوپر یقین اور بصیرت کے ہی
اسباب نزول مین ہی کہ یہہ آیت بیچ شان علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما کے ہی کہ حق تعالیٰ نے دل اُنکے نور معرفت سے روشن کیے
پھر ابولہب کے حق مین اور فرزند سبہ اوسب اُسکے کے کہا فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ پس وای ہی واسطے اُن لوگو

کہ سخت ہین دل اُنکے یاد اللہ کی سے یا خالی ہین اُس سے اُولٰئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یہہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین یعنے اُنکی گمراہی
جو کچھہ بھی عقل رکھتا ہی اُسپر روشن ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ علامت شرح صدر اور کشادگی دل توجہ بآخرت ہی
اور اعراض دنیا سے یعنے دنیا سے پرہیز کرنا اور موت کی تیاری کرنی پہلے واقع ہونے اُسکے سے لطف النشان شرح ہیبتہ کرتا ہی اعتزال
دنیا سے کہ لگانا دھیان اپنا ہر گھڑی ہر آن مولا سے کہ اُدھر سے منہہ پھیرا دل کی توجہیں ادھر رکھنا رضا سے حق طلب کرنا نہ دنیا
اور عقبے سے کہ لکھا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے استدعا کی کہ کیا خوب ہو جو ہم سے کلام آپ فرما دین
اور طوطی روح ہماری کو حدیث لب شکر بار اپنی سے شیرین کرین فرد شکر افشان لب شیرین کو ہو گویا کرکہ اہل اذواق کو ہی آپ کی
ہر بات نبات کہ یہہ آیت اتری کہ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ اللہ نے اتارا ہی نیک تر سخن کہ کتاب ہی مشابہ ایک
دوسری کے یعنے قرآن کہ آیتین اُسکی متشابہ ہین ایک دوسری کے اعجاز یا درستی حسن الفاظ ہین اور صحت معنی مین یا بعض اُسکا سچا کرنیوالا
بعض دوسرے کا ہی اور اُنمین تناقض اور اختلاف نہین دوہرائے جانیوالے یعنے پھر پھر اُنمین امر اور نہی اور وعد اور وعید مسطور
ہی اور بہشت اور دوزخ اور عذاب اور ثواب اور مومن اور کافر مذکور ہی تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بال کھڑے
ہو جاتے ہین اُس سے یعنے خوف اور وعید سے جو اُنمین ہی کھال پر ان لوگون کے کہ ڈرتے ہین پروردگار اپنے سے ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ
وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ پھر نرم ہو جاتے ہین چمڑے دل اُنکے کے طرف یاد کرنے رحمت اور مغفرت خدا کے امام قشیری نے کہا کہ
لرزتے ہین ہیبت الٰہی سے اور ساکن ہوتے ہین اُنس بادشاہی سے اور بعضون نے کہا ہی کہ لرزہ اور آرام آثار قبض و بسط
سے ہوتا ہی یا بسبب استتار اور تجلی کے کشف الاسرار مین ہی کہ تقشعر منہ جلودہم صفت مبتدیان راہ ہی اور تلین جلودہم وقلوبہم
وصف نواختگان لطف اللہ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۤءُ یہہ کتاب کہ قرآن ہی ہدایت اللہ کی ہی یعنے ارشاد خدا ہی واسطے
خلق کے راہ دکھاتا ہی ساتھہ اُسکے جسکو چاہتا ہی وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ اور جسکو چھوڑ دیوے اللہ البتہ وادی گمراہی
مین پڑے پس نہین واسطے اُسکے کوئی راہ دکھانیوالا اُس گردابی سے نجات دے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۤءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ آیا پس جو
شخص کہ بچاتا ہی ساتھہ منہہ اپنے کے برا عذاب یعنے شعلہ آتش دن قیامت کے مثل اُس شخص کے کہ بیغم ہو عذاب سے اور راحت سے
گذارے وسیط مین ہی کہ مراد ابوجہل ہی کہ اُسکو دوزخ مین لیجاوینگے ہاتھہ گردن مین باندھے ہوئے اور وہ ساتھہ منہہ اپنے کے بچاویگا
کہ آگ سے بچے وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ اور کہا گیا واسطے ظالمون کے چکھو جو کچھہ کہ تھے تم کماتے یعنے وبال اُس چیز کا
کہ کرتے تھے تکذیب پیغمبر سے كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ جھٹلایا تھا جنھون نے کہ پہلے تھے
کفار مکہ سے اپنے پیغمبرون کو پس آیا اُنکو عذاب الٰہی اُس جگہہ سے کہ نجانتے تھے اور توقع نہین رکھتے تھے فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پس چکھائی اُنکو اللہ نے رسوائی اور خواری بیچ زندگانی دنیا کے ساتھہ قتل اور قید اور اجلا وغیرہ کے
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ اور البتہ عذاب آخرت کا کہ واسطے اُنکے تیار کیا ہی بہت بڑا ہی عذاب دنیا سے کیونکہ وہ دائم اور غیر منقطع ہو گا
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ کاشکے ہوتے جانتے کہ عبرت پکڑتے اور اپنی جان کو عذاب سے بچاتے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ
كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ اور البتہ تحقیق بیان کی ہمنے واسطے لوگون کے یا اہل مکہ کے بیچ اس قرآن کے ہر ایک مثال سے
کہ کام آوے وہ دین مین تو کہ وہ نصیحت پکڑین ساتھہ اُسکے اور راس قرآن کو بھیجا ہمنے قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ

يَتَّقُوْنَ قرآن ہی عربی زبان مین بن کجی والا یعنے بے عیب اور بے خلل اور بے نقصان فقیہ ابو اللیث نے ساتھ اسناد اپنی کے
ابن عباس رضہ سے نقل کیا کہ غیر مخلوق پھر تقدیر ہی نازل کیا تو کہ وہ بسبب تامل کرنے بیچ معانی اُسکی کے پرہیز کرین کفر اور تکذیب سے
اور ڈرین تعذیب سے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ بیان کی اللہ نے مثال واسطے مشرک اور موحد کے ایک
مرد کی کہ بیچ اُسکے شریک ہین یعنے ایک غلام کی کہ کئی خواجہ اُسمین شریک ہین بدخو ناساز گار کہ ہر ایک اُسکو ایک کام فرماتا ہی
اور کسی کا کام نہین تمام ہوتا سب اُس سے ناراضی رہتے ہین وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ اور ایک مرد سلامت شریکون سے واسطے ایک مرد
کے یعنے ایک غلام کہ اُسکا ایک خواجہ ہی کوئی اُسمین نہین جھگڑتا اور وہ فراغت متوجہ طرف اپنے مالک کے ہی اور اُسے خوش رکھتا ہی هَلْ
يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا کیا برابر ہوتے ہین یہہ دو غلام از روے مثال کے بے شک نہین برابر ہوتے کیونکہ ایک جھگڑے مین بہت
سے خواجاؤن کے عاجز ہین اور ہر ایک خواجہ اُس سے ناراضی ہی اور دوسرا شرکت سے خواجاؤن کے بچا ہی ایک خواجہ رکھتا ہی
سو وہ خوش ہی اُس سے پہلی مثال مشرک کی ہی کہ عبادت مین بہت سے معبودون کے دل چلبچل رکھتا ہی اور پریشان خاطر ہے
اور دوسری مثال موحد کی ہی کہ عبادت کرتا ہی ایک معبود کی اور اُسیکو دوست رکھتا ہی اور سوا اُسکے کسی سے امید نہین رکھتا
فرد ایک کا رافت ہو ایک ہی یار کافی ہی تجھے ٭ ایک دل رکھتا ہی ایک دلدار کافی ہی تجھے ٭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف واسطے
اللہ کے ہی کہ اکیلا ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر اُنکے نہین جانتے کہ وہ واحد لاشریک ہی اُسیکو مالکیت ہی نہ غیر اُسکے کو
لکھا ہی کہ کفار مکہ کہتے تھے نتربص بہ ریب المنون امید دار ہین ہم کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وفات پاوین اور ہم اُنسے چھوٹ جاوین
حق تعالے نے فرمایا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ تحقیق تو بھی ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم مرنے والا ہی اور تحقیق مشرک بھی مرنے
والے ہین یا تو جیئے گا اور یہہ مر دی ہین یعنے جلد مرینگے پس انتظار کرنا اُنکا دوسرے کے موت کا باوجود اسکے کہ آپ مرنے والے
ہین عین جہالت ہی ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ پھر تحقیق تم ای مومنون کافرون سے دن قیامت کے نزدیک
پروردگار اپنے کے جھگڑوگے امر دین مین اور تمھین غالب رہوگے اُنپر بعضے کہتے ہین کہ جھگڑنا عام ہی کہ بعضے جھگڑینگے قضایا
دنیوی مین اور سب اپنے اپنے حق کو پہنچینگے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ پس کون شخص ظالم تر ہی اُس سے
کہ جھوٹھ باندھتا ہی اوپر اللہ کے اور اُسکے زن اور فرزند اور شریک ٹھہراتا ہی اور جھٹلاتا ہی سچ کو کہ قرآن ہی جب آیا اُسکے
پاس یا مراد ذی الصدق ہی یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتا ہی اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ کیا نہین یعنے ہی بیچ دوزخ
کے جگہہ رہنے کی واسطے کافرون کے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ بات کے
اور جسنے مان لیا اُسکو یہہ لوگ وہ ہی ہین پرہیزگار آنیوالا جبرئیل اور سچ بات قرآن اور باور کرنیوالا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
یا آنیوالا پیغمبر اور تصدیق کرنیوالا صدیق ہی رضی اللہ عنہ تبیان مین مجاہد سے منقول ہی کہ مصدق علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہی
اور بعضے کہتے ہین کہ سب مسلمان ہین لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اُنکے ہی جو چاہین نعمت اور کرامت نزدیک پروردگار
اپنے کے ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ یہہ ہی بدلا احسان کرنیوالون کا یعنے اہل تصدیق کا اور اللہ تعالے اُنکو جزا دیتا ہی لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا تو کہ دور کریگا اللہ تعالے اُنسے بدترین اُس کام کا کہ کیا اُنھون نے ذکر لفظ اسؤ کی واسطے مبالغے کے ہی
یعنے جو بہت بد ہی اُسکو دور کر ڈالیگا تو کہ بدکو بطریق اولی دور کریگا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور بدلا دیوے

انکو ثواب انکا ساتھ بہتر اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے یعنے ایمان یا احسن اعمال انکے کا ثواب زیادہ دیوے اور باقی عملونکا بھی دستور پر عطا فرماے وَاَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کیا نہیں اللہ کفایت کرنیوالا بندے اپنے کو یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حال یہہ ہی کہ کفایت کریگا شر دشمنون کے سے اور فتح دیگا مشرکون پر اور غالب کریگا دین اُنکے کو سب دینون پر لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم عیب بتون کے بیان کرتے تھے مشرکون نے کہا کہ یہہ باتین مت کرو ایسا نہو کہ ہمارے خدا تمکو کچھ رنج پہنچا دین اور تم تباہ ہو جاؤ حق تعالی نے فرمایا کہ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اور ڈراتے ہین تجھکو مشرک ساتھ اُن شخصون کے کہ عبادت کرتے ہین سوا خدا کے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ اور جسکو گمراہ کرے اللہ تعالی تو کہ ڈراوے لوگون کو بتون سے کہ نفع دے سکتے ہیں نہ ضرر پس نہین واسطے اُسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ سیدہے رستے پر لاوے وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ اور جسکو راہ دکھاوے اللہ تو کہ سوا اُسکے کسی سے نہ ڈرے پس نہین واسطے اُسکے کوئی گمراہ کرنیوالا کہ سیدہی راہ سے پھیرے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ کیا نہیں اللہ غالب دشمنون سے بدلا لینیوالا کافرون سے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اور اگر پوچھے تو مشرکان مکہ سے کہ کسنے پیدا کیا ہی آسمانون کو اور زمین کو البتہ کہینگے کہ اللہ نے کیونکہ ظاہر ہین دلیلین اوسکی یگانگیت پر اور صفات کے قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ کہہ کیا پس دیکھا ہی تمنے اُس چیز کو کہ پکارتے ہو سوا خدا کے یعنے بتون کو کہ پوچھتے ہو اگر ارادہ کرے اللہ ساتھ سختی اور محنت کے کیا ہین وہ بت کہولنے والے اور دور کرنے والے ضرر اُسکے کو یعنے اُس سختی کو کہ خدا نے ساتھ میرے چاہی ہی یا اگر خدا ارادہ کرے مجھکو ساتھ راحت اور منفعت کے کیا ہین وہ بند کرنیوالے رحمت اُسکی کو مجھ سے تعالی نے کہا ہی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ سوال مشرکون سے کیا وہ چپ ہوئے حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ کہہ کہ کفایت ہی مجھکو اللہ بھلائی پہنچانے مین اور برائی دور کرنے مین عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ اوپر اُسکے نہ اوپر غیر اُسکے کے توکل کرتے ہین توکل کرنیوالے اور کام سب اپنے سپرد کرتے ہین اُسیکو جیسے اللہ نعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ کہہ اے قوم میری عمل کرو اوپر جگہ اپنی کے تحقیق مین بھی عمل کرتا ہون فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ پس البتہ جان لوگے تم کون شخص ہی ہمارے تمھارے بیچ مین کہ آویگا اُسکو عذاب کہ رسوا کریگا اُسکو اور اترےپڑیگا اوپر اُسکے عذاب ہمیش رہنے والا یعنے کہ بدر کی لڑائی مین عذاب رسوائی کا مشرکون پر آیا کہ بہت مارے گئے بہت ذلیل ہوکے پکڑے آئے اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ تحقیق ہمنے اتاری ہی اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن واسطے لوگون کے ساتھ حق کے یا سبب بیان حق کے یعنے وہ باتین ہین جو معاد اور معاش مین کام آوین فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ پس جسنے راہ پائی ساتھ قرآن کے یعنے عمل کیا اُسپر واسطے جان اپنے کے ہی یعنے فائدہ اُسکا اُسیکو ہی وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا اور جو کوئی گمراہ ہوا یعنے قرآن سے پھرا پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہی اوپر جان اپنی کے یعنے وبال اُسکا اُسی پر ہی وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اور نہین تو اوپر اُنکے نگہبان کہ گمراہی نہ پڑنے دے بلکہ تجھپر فقط پہنچا دینا ہی احکام الہی کا اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا اللہ قبض کر لیتا ہی جانون کو وقت موت اُنکے کے اور جو نہین موے قبض کرتا ہی انکو بیچ نیند انکی کے یعنی اُسنے معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ بیچ آدمی کے دو نفس ہین نفس حیات اور نفس تمیز نفس حیات جدا ہوتا ہی اسکا اُس سے دم مرگ اور اُسکے جاتے نفس تمیز بھی

جاتا رہتا ہی اور نفس تمیز مفارقت کرتا ہی وقت خواب اور اُسکے جانے سے نفس حیات نہین جاتا اختلاف ہین ابن جبیر سے منقول ہی
کہ خفقان سے جمع کرتا ہی درمیان ارواح احیا اور اموات کے تو کہ ساتھ ایک دوسرے کے نشان آشنائی کا دیتے ہین فیمسک
الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرٰىٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى پس بند رکھتا ہی اس عالم مین اس نفس کو کہ پہلے اُسکے مقرر کی ہی اوپر اُسکے
موت اور بھیج دیتا ہی اور نفسون کو کہ جسمے زندگانی ہی طرف بدنون اُنکے کے ایک وقت مقرر تک کہ اجل اُنکی پہنچے اور نزدیک جمہور
مفسرون کے امساک اور ارسال واسطے اُن نفسون کے ہی کہ خواب مین قبض کیے جاوین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ
تحقیق بیچ کرفیض نے جانون کے اور نگاہ رکھنے اُنکے اور طرف بدنون کے پہنچے گے البتہ نشانیان ہین اوپر کمال قدرت کے اور
علامتین ہین واسطے حشر اور بعث کے واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہین موت ہین کہ مانند نیند کی ہی اور زندگی ہین کہ مثل
جاگنے کے ہی توریت مین مذکور ہی کہ اے فرزند آدم جیسا کہ سو جاتا ہی تو مر جاویگا اور جیسا کہ جاگتا ہی تو زندہ ہوگا بعد موت کے اور
کافر ہین تامل نہین کرتے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ کیا پکڑتے ہین انھون نے سوا اللہ کے سفارش کرنیوالے کہ وہ کہنکر بچا
لینگے قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ کہہ کیا سفارش کرینگے وہ جو نہین اختیار رکھتے ہون کسی چیز کا اور نہ سمجھے
ہون اپنے پجاریون کو یعنے توقع شفاعت کی رکھتے ہو پتھرون سے کہ علم اور قدرت سے بے نصیب ہین قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا
کہہ واسطے خدا کے ہی سفارش سب یعنے حکم اُسکا کہ کوئی بے اذن اُسکے کے کسیکی شفاعت نکر سکیگا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
واسطے اُسکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ پھر طرف اُسیکے پھیرے جاوگے تم دن قیامت کے وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اور جسوقت یاد کیا جاتا ہی اللہ کو اکیلا بغیر یاد بتون کے جیسے کہ کہین لا الہ الا اللہ
نفرت کرتے ہین دل اُن لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ
اور جسوقت یاد کیے جاتے ہین وہ جو معبود اُنکے ہین سوا اللہ کے ناگہان وہ خوش ہو جاتے ہین بسبب غافل ہونیکے حق سے
اور مشغول ہونے کے ساتھ باطل کے لیکن معاملہ مومن کا برعکس اسکے ہی کہ یاد خدا سے خوش ہوتا ہی اور ذکر ما سوا سے غمگین
مثنوی جب یاد تیری آئی تو دل خرم ہوئے اور غیر کا ذکر ہو تو کیا کیا غم ہوئے گر نام تیرا لون تو خوشی کے مارے نہ عالم مین رہون وہ
عجب عالم ہو قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ کہہ کہ اے اللہ اے پیدا کرنیوالے آسمانون کے اور زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ کے اور ظاہر کے تو ہی حکم
کریگا درمیان بندون اپنون کے قیامت کو بیچ اُس چیز کے کہ تھے وہ بیچ اُسکے اختلاف کرتے امر دین مین وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور اگر ہووے واسطے اُن لوگون
کے کہ ظلم کرتے ہین یعنے کافر ہوئے ہین جو کچھ بیچ زمین کے ہی مال متاع سارا اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے البتہ بدلا دیوین
اُسکو بُرائی عذاب کے سے دن قیامت کے وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ اور ظاہر ہو جاویگا واسطے اُنکے
اللہ کی طرف سے جو کچھ کہ نہ تھے گمان کرتے یعنے گمان اُنکا یہہ تھا کہ بتون کی شفاعت سے رتبہ قرب کا پاوینگے جو عذاب
مین گرفتار ہونگے خلاف اپنے گمان کے معلوم کرینگے نقل ہی کہ ایک مشائخ وقت سے دم مرگ رو دیا پوچھا کہ سبب
لیا ہی کہا ہی کہ ڈرتا ہون ایسی چیز ظاہر ہونے سے کہ مین جسکو حساب مین نہین لاتا تھا سفیان ثوری رحمہ سے منقول

ہاکر ۵

ہی کہ جب یہہ آیت پہنچتے تھے کہتے تھے ویل لاہل الریا فرو مرجائے جانتا ہین جس عمل کو اپنے احسن ہی بوقت مرگ سمجھیگا خلاف اسکے
جو کچھ ظن ہی وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور ظاہر ہووینگی واسطے انکے برائیاں یعنے عذاب
برائیونکا اُس چیز کے کہ کماتے تھے اور گھیریگا انکو جو کچھ کہ تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے ڈرانے خدا اور رسول کے سے فَإِذَا
مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ پس جب لگتی ہی آدمی کو یعنے کافر کو کہ غضب ہی عام
کافرون کو سختی اور مفلسی پکارتا ہی ہمکو اور دفع اُسکا ہم سے چاہتا ہی پھر جب دیتے ہین ہم اسکو نعمت اپنے پاس سے راہ تفضل سے
نہ اسکے استحقاق سے کہتا ہی سوا اسکے نہین کہ دیا گیا ہون مین اس مال کو اوپر علم کے یعنے طور ڈھب کسب کے اور تحصیل مال کی
جانتا تھا مین اس سبب سے ہاتھ لگا یا اللہ تعالی جانتا تھا کہ مین مستحق اسکا ہون اسواسطے دیا بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
نہین ایسا کہ وہ کہتے ہین بلکہ یہہ نعمت آزمایش ہی کہ کافر اور شاکر ظاہر ہو جاوے اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے قَدْ قَالَهَا
الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ تحقیق کہی تھی یہہ بات اُن لوگون نے کہ پہلے انکے تھے یعنے قارون نے کہی تھی إِنَّمَا أُوتِيتُهُ
عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي اور اُسکی قوم نے پسند کی تھی پس نہ کفایت کیا ان سے اُس چیز نے کہ تھے وہ کماتے مال اور متاع دنیا سے
یعنے عذاب سے نہ بچایا فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا پس پہنچا انکو وبال برائیون کا اُس چیز کے کہ کماتے تھے اور مال سمیت زمین مین
دہس گئے وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ اور وہ لوگ کہ ظلم کرتے ہین اور ناشکری کرتے ہین
کہ مشرک زمانے تیرے کے ہین شتاب پہنچیگا انکو بدلا برائیونکا اُس چیز کے کہ کمایا ہی انھون نے اور نہین ہین وہ عاجز کرنیوالے ہمکو عذاب
دینے سے یا بھیجی پکڑنے والے اور پھر عذاب ہمارے کے أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ کیا نہین جانتے

یہہ کہ اللہ کشادہ کرتا ہی رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہی اپنی مشیت سے نہ اسکی رفعت سے اور بند اور تنگ کرلیتا ہی اور جسکے
چاہتا ہی اپنی حکمت سے نہ اُسکی ذلت سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ تحقیق بیچ فراخی اور تنگی رزق کے البتہ نشانیان
ہین اوپر کمال قدرت اور ارادت اُسکی کے واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اوپر خدا روزی دینے والے کے اور دانا
ہین کہ جو کچھ عطا کرتا ہی او جسکو عطا کرتا ہی عین مصلحت ہی معالم مین مذکور ہی کہ ایک گروہ نے مشرکون کے قتل اور زنا اور طرح
طرح کے گناہ کیے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جس چیز کی تم دعوت کرتے ہو نیک ہی اس شرط پر ہم قبول کرتے ہین
کہ ہمین بتادو گناہ ہمارے بخش جاوین یا نہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ
اللَّهِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ای بندو میرے جو زیادتی کرتے ہو اوپر جانون اپنے کے یعنے بہت گناہ ہوئے ہین ڈوبے
مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے لَا تَقْنَطُوا ساتھ فتح نون کے ہی اور کسرہ و ضمہ بھی پڑھا ہی اور معنی نہیں ناامید ہونا ہی شرح السنہ مین
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی کو دعوت اسلام کی کی اُسنے کہا کیونکر مجھے تم طرف اسلام کے بلاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ
جو کوئی قتل کرے اور شرک اور زنا کرے يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ اور مین نے یہہ سب کچھ کئے ہین یہہ آیت اتری کہ
إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا وحشی نے کہا یہہ شرط شدید ہی مین طاقت اسکی نہین رکھتا کچھ اس سے سوا اور بھی ہی
حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ اُسنے کہا مین نہین جانتا کہ مجھے
بخشیگا یا نہین اللہ تعالے نے یہہ آیت اتاری قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا آخر مسلمانون نے عرض کیا کہ یہہ خاص وحشی کے

واسطے ہی یا ہم سب کے فرمایا حضرت نے واسطے عام مسلمانوں کے فہم کلام سمجھیے کہ یہہ آیت بڑی امید کی ہی قرآن شریف میں جو
مین ہی کہ دوست نہین رکھتا مین دنیا اور مافیہا کو کہ مجھے ہو عوض اس آیت کے کیونکہ یہہ آیت دنیا سے اور جو کچھ دنیا مین ہی
اُس سے بہتر ہی معالم مین ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مسجد مین آئے دیکھا کہ واعظ مذکور دوزخ کا اور طوق و سلاسل
اُسکے کا کرتا ہی فرمایا ای واعظ کیون لوگون کو نا امید کرتا ہی نہین پڑھا تو نے کہ حق تعالے فرماتا ہی قل یاعبادی الذین اسرفوا الآیۃ
فصول مین ہی کہ امید واری کی اس آیۃ مین تین چیز مین ہین اول لطف خطاب ہی کہ فرمایا یاعبادی اور نکہا یا ایہا العصاۃ دوم
نرمی عتاب ہی کہ فرمایا اسرفوا اور نفرمایا اخطاؤا تیسری تنبیہ باسباب ہی کہ فرمایا لا تقنطوا فتوحات مین ہی کہ لا تقنطوا نہی ہی اور جب
حق تعالی نے نہین فرمائی باز رہنا اُس سے لازم ہی پس نا امیدی کسیطرح روا نہین مصرعہ نکر نا امیدی کہ ہی کفر راہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا تحقیق اللہ بخشتا ہی گناہ سارے کتنے ہی بہت ہون سوا شرک کے کہ مطلقا نہین بخشتا جاتا بعضے علما
کہتے ہین کہ غفران ذنوب بشرط توبہ ہی یہہ قول خلاف ظاہر ہی وسیط مین ساتھہ اسناد اپنے کے لایا ہی اسماء بنت یزید رضی اللہ
عنہا سے کہ کہا سُنا مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ولا یبالی انہ ھو الغفور الرحیم تحقیق
وہ ہی بخشنے والا گناہونکا مہربان بندون پر یہہ آیت غریق بحر عصیان کو ساحل نجات پر لگاتی ہی اور مریض جرایم کو معجون شفا کھلاتی
ہی نظم ملا ہی ہمکو رافت توشہ راہ عجب لا تقنطوا من رحمۃ اللہ سرا یا گرچہ مین ہم غرق عصیان یہہ ہی ہمکو امید فضل
رحمان نہ خدا نے خود کہا ہی ای بندو میری رحمت سے نا امید مت ہو پھر اپنی بخشش سے نا امید ہونا نہین ہی کچھہ مگر ایسا
کہ ہو نا وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب اور رجوع کرو ساتھہ طاعت کے یا دعا اور زاری کے طرف
پروردگار اپنے کے اور مطیع ہو واسطے امر اُسکے کے یا اخلاص اختیار کرو توحید مین پہلے اس سے کہ آوے تمکو عذاب
ثم لا تنصرون پس نہ مدد دئے جاؤ گے یعنی عذاب دور کرنے مین تمہاری مدد نکریگا واتبعوا احسن ما انزل الیکم من
ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتۃ وانتم لا تشعرون اور پیروی کرو بہتر اس چیز کی کہ اتاری گئی طرف تمہارے پروردگار
تمہارے سے یعنے عزیمت کو اختیار کرو نہ رخصت کو اور ناسخ کی پیروی کرو نہ منسوخ کی پہلے کہ اس سے کہ آوے تمکو عذاب
ناگہان اور تم نہین جانتے ہو آنا اُسکا تو کچھہ تدارک کرو اسکا اور سنتا ہی ان تقول نفس یحسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ
وان کنت لمن السخرین پہلے اس سے کہ کہے کوئی جی ای افسوس اوپر اسکے کہ تقصیر کی مین نے بیچ حق اللہ کے یا بیچ طلب رحمت اور
قرب اُس درگاہ کے اور تحقیق تھا مین البتہ ٹھٹھا کرنیوالون سے اوپر قرآن اور رسول اور مومنون کے او تقول لو ان اللہ
ھدانی لکنت من المتقین یا کہے کہ اگر تحقیق اللہ ہدایت کرتا مجھکو البتہ ہوتا مین پرہیزگارون سے اور شرک و معصیت مین
آلودہ نہوتا او تقول حین تری العذاب لو ان لی کرۃ فاکون من المحسنین یا کہے جب دیکھے عذاب کو کاش کہ ہو واسطے میرے پھر جانا
طرف دنیا کے پس ہو مین نیکی کرنیوالون سے اور فرمانبردارون سے پس ایسی کہنے والے کو کہ کہے مجھے ہدایت نہین کی اگر کی
تو مین پرہیزگار ہوتا کہین بلی قد جاءتک ایتی فکذبت بہا واستکبرت وکنت من الکفرین یہہ نہین جو تو کہتا ہی بلکہ تحقیق آئی تھین
تیرے پاس آیتین کتاب ہمارے کی کہ قرآن ہی پس جھٹلایا تو نے اُنکو اور نہ مانا اور تکبر کیا تو نے اور سرکشی کی ایمان
لانے سے اوپر اونکے اور تھا تو کافرون سے ویوم القیمۃ تری الذین کذبوا علی اللہ وجوھہم مسودۃ اور دن قیامت

سکے دیکھیگا تو ان لوگون کو کہ جھوٹھ بولتے ہین اوپر اللہ کے شریک اور اولاد ٹھہراکے منہ اُنکے کالے کئے گئے پہلے دوزخ
مین داخل ہونے سے کہ علامت دوزخیون کی ہی چنانچہ فرمایا ہی یعرف المجرمون بسیماھم الیس فی جہنم مثوی للمتکبرین کیا نہین
بیچ دوزخ کے جگہہ رہنے کی واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہ حکم خدا اور رسول کا نہین مانتے وینجی اللہ الذین اتقوا
بمفازتہم اور نجات دیگا خدا دوزخ سے اُن لوگون کو کہ پرہیز کرتے ہین شرک سے ساتھہ مقصد اپنے کے کہ رستگاری ہی یعنے
ساتھہ اسباب نجات کے کہ ایمان اور احسان ہی لا یمسہم السوء و لا ھم یحزنون نہ لگیگی انکو برائی اور نہ وہ اندوہناک
ہونگے اللہ خالق کل شیء اللہ ہی پیدا کرنیوالا ہر چیز کا وھو علی کل شیء وکیل اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز و قدرت
اور نگہبان ہی لہ مقالید السموت والارض واسطے اسکے ہین کنجیان خزانون اور آسمانون کی اور زمین کی یعنے تمام
امور علوی اور سفلی کا وہی ہی سوا اُسکے کسیکو تصرف اُسمین ممکن نہین جیسا کہ خزانون مین دخل کسیکو نہین ہوسکتا ہی مگر اُس
شخص کو کہ کنجیان اُنکی جسکے اختیار مین ہون حدیث مین ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ مقالید السموات والارض کی تفسیر کیا ہی فرمایا کہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر یعنے کلمات مفاتیح خزائن آسمان و زمین ہین
جو کوئی یہہ پڑھے تو فتوح و فیوض اُس خزائن کے دست تصرف مین اُسیکے ہین جب چاہے مینہہ برساوی اور جو چاہے پیدا کرلے والذین
کفروا بایت اللہ اور جنھون نے کفر کیا ساتھہ نشانیون خدا کے یعنے دلیلون قدرت اُسکی کے یا آیتون کتاب اُسکی کے
اولئک ھم الخسرون یہہ لوگ وہی ہین زیان پانیوالے کہ مرجع اُنکا دوزخ ہی لکھا ہی کہ کفار قریش پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو طرف
دین آبا اُنکے کے دعوت کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا قل افغیر اللہ تامرونی اعبد ایھا الجھلون کہہ کیا پس سوا اللہ کے
حکم کرتے ہو مجھکو کہ عبادت کرون مین بعد ان سب دلیلون ظاہر کے ای جاہلو ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک
اور البتہ تحقیق وحی کی گئی ہی طرف تیرے اور طرف اُن لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے پیغمبر یعنے تجھسے اوپر ہر ایک پیغمبر کے لکہا
ہی کہ لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخسرین اگر شریک لاویگا یعنے ساتھہ فرض محال کے اور واضح یہہ ہی کہ حکم
ظاہر مین پیغمبر ہین اور حقیقت مین افراد مسلمانان امت اُنکے ہین ہر ایک کو فرماتا ہی کہ اگر شریک لاویگا تو البتہ کھوئے جاوینگے
عمل تیرے جو بوقت ایمان واقع ہوے ہین اور البتہ ہوجاویگا تو زیان پانیوالون سے کہ بعد نعمت دین کے لذت شرک پر
پڑیگا بل اللہ فاعبد وکن من الشکرین بلکہ اللہ ہی پس عبادت اور ہو شکر کرنیوالون سے نعمت توحید اور عبادت پر ابن
عباس رضی اللہ نے کہا کہ ایک عالم یہودی نے حضرت سے عرض کیا کہ ای محمد جانتا ہی کہ اللہ تعالے قیامت کے دن آسمانونکو ایک
انگلی پر رکھیگا اور زمین کو ایک انگلی پر اور پہاڑون کو ایک پر اور آب وخاک کو ایک پر پس ہلاکر انکو فرماویگا این الملک
وابن الملوک حضرت نے سنکر تعجب سے تبسم فرمایا یہہ آیت اُتری کہ وما قدروا اللہ حق قدرہ اور نہ قدر پہچانی یہود نے
اللہ کی حق قدر اُسکی کا والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسموت مطویت بیمینہ اور زمین ساری مٹھی مین ہی اُسکے دن
قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوے ہین بیچ سیدھے ہاتھہ اُسکے کے معالم مین ابن عمر سے منقول ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ حق تعالے آسمانون کو لپیٹیگا دن قیامت کے اور رکھیگا سیدھے ہاتھہ اپنے مین اور فرماویگا این الملوک

وابن الجبار دن وابن المتکبر دن نہیں لپیٹے ہوؤن کو کھولیگا معتقد اہل ایمان کا اسطرح کے کلام سے تنزیہ سے تشبیہ سے بحر الحقائق مین ہی کہ مذہب ہمارا یہی تحقیق اس آیت کے یہہ ہی کہ چھوڑدین اُسکو اللہ کے مراد پر کیونکہ اسطرح کے کلمات متشابہات سے ہین اُن پر ایمان لایا چاہیے اور حقیقت مین اُنکے کلام نکیا چاہیے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاک ہی وہ وصف جواہر اور اعراض اور اجسام سے اور برتر ہی اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے پہلے بار اُنکے قول پر کہ دو نفخے ثابت کرتے ہین اور اُسکو نفخہ صعوق کہتے ہین کہ جب پھونکا جاویگا بیہوش ہوجاوینگے اور اصح یہہ ہی کہ مرجاوینگے جو کچھہ کہ بیچ آسمانونکے اور جو بیچ زمین کے ہین مگر جسکو چاہے اللہ کہ اُٹھانے والے عرش کے ہین یا نگہبان بہشت اور دوزخ کے ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ پھر پھونکا جاویگا بیچ صور کے دوسری بار اُسکو نفخہ بعث کہتے ہین اس پھونکنے سے سب مُردے جی اُٹھینگے پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے اپنا رستہ قبردن کے دیکھتے ہونگے ہر طرف بھوچکون کی شکل کہ منتظر ہونگے کہ اللہ کیا کرے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا اور چمک جاویگی زمین محشر کی ساتھہ نور پروردگار اپنے کے یعنے اُس نور سے کہ خدا وہان پیدا کریگا بعضون نے کہا ہی کہ مراد روشنی عدل کی ہی کہ حقوق خالق اور خلایق کے اس سے ظاہر ہوجاوینگے اور ظلمت ظلم کی دور ہوگی وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ اور رکھے جاوینگے اعمال نامے چپ و راست عمل کرنیوالون کے اور لایا جاویگا پیغمبرون کو واسطے دعوے پہنچانے احکام الٰہی کے اوپر امت کے اور گواہونکا واسطے صحت جھوٹہ سے اُنکے کے مراد اس سے امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ شہیدون کو صف جہاد کے حاضر کرینگے واسطے شرف اُنکے کے وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے ساتھہ حق کے اور عدل اور انصاف کے اور وہ ظلم کئے جاوینگے ساتھہ نقصان ثواب اور افزونی عقاب کے وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ اور پورا دیا جاویگا ہر جی کو جو کچھہ کیا تھا یعنے جزا عمل اُسکے کی اور وہ خوب جانتا ہی جو کچھہ کرتے ہین بندے اور جزا مناسب اُسکے دیگا وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ جو کافر ہوے ہانکے جانا سخت ساتھہ قہر اور غضب کے طرف دوزخ کے گروہ گروہ آگے پیچھے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا یہان تک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس کھولے جاوینگے دروازے ساتون اُسکے واسطے آنے اُنکے کے اور کہینگے واسطے اُنکے چوکیدار دوزخ کے کیا نہ آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر جنس تمھاری سے اللہ کی طرف سے پڑھتے تھے اوپر تمھارے آیتین پروردگار تمھارے کی کہ اُتاری تھین اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اس دن تمھارے سے قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کہینگے کافر ہان آئے تھے اور ہمین ڈراتے تھے ولیکن ثابت ہوئی بات عذاب کی یعنے حکم خدا کا ساتھہ عذاب کے اوپر کافرونکے قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا کہا جاویگا کافرون کو کہ داخل ہو دروازون مین دوزخ کے ہمیش رہنے والے بیچ اُسکے فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ پس بری ہی جگہہ رہنے متکبرون کی دوزخ مین وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے ہین پروردگار اپنے سے ہانکنا ساتھہ لطف اور ملایمت کے یعنے فرشتے شتابی کرینگے اُنکے چلنے مین طرف بہشت کے گروہ گروہ اوپر تفاوت مراتب اُنکے کے سمجھے لیجے کہ ہانکنا اہل بہشت کا بطریق اعزاز واکرام ہی یا مراکب کو اُنکے ہانکینگے کیونکہ متقی سوار بہشت مین جاوینگے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا یہان تک کہ جب

آوینگے بہشت کے پاس اور کھولے ہونگے دروازے اُسکے پہلے ہی پہنچنے اُنکے سے کہ انتظار نہ کھینچیں وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خٰلِدِيْنَ اور کہینگے واسطے اُنکے چوکیدار بہشت کے سلامتی ہو جو اوپر تمہارے پاک تھے تم دنیا میں گناہوں سے پاپاکیزہ ہے تمہارا مقام اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب بہشتی دروازے پر بہشت کے پہنچینگے وہاں درخت ہوگا اسکے تلے دو چشمہ جاری ہونگے ایک میں نہاوینگے ظاہر اُنکا پاکیزہ ہوجاویگا وہ دوسرے کا پانی پئیں گے باطن اُنکا مطہر اور منور ہوجاویگا اُسوقت فرشتے کہینگے پاک ہو تم ساتھ ظاہر اور باطن کے پس داخل ہو بہشت میں ہمیشہ رہنے واسطے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ اور کہینگے مسلمان جب بہشت میں داخل ہونگے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے سچا کیا وعدہ اپنے کو ساتھ ثواب کے اور وارث کیا ہمکو زمین بہشت کا تو کہ جگہہ پکڑتے ہیں ہم بہشت میں جہاں چاہیں ہم فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ پس بہت اچھا ہے ثواب عمل کرنے والوں کا یعنے فرمانبرداروں کا سمجھہ لیجیئے کہ بہشتیوں کو حکم ہوگا کہ جہاں چاہیں رہیں لیکن ہر ایک وہی مقام چاہیگا جو اُسکے واسطے مقرر ہے وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اور دیکھیگا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب مقام قرب میں ہوگا فرشتوں کو گھیرتے ہوئے گرد عرش کے یعنے طواف کرتے ہوئے چہاروں طرف اُسکے پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف اُسکی کے یعنے کہتے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ ساتھ تسبیح کے نفی کرتے ہیں اُن چیزوں کی جو لائق جناب کبریا کے نہیں ہیں اور حمد سے اثبات کرتے ہیں اُن صفاتوں کا جو سزاوار حضرت مولیٰ ہیں وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور فیصل کیا جاویگا درمیان خلق کے ساتھ حق کے یعنے ہر ایک کو اُسکے مقام پر اُتار دینگے اور کہا جاویگا یعنے فرشتے یا مومن کہینگے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار عالموں کا ہے سمجھہ لیجیئے کہ جب ابتدا خلق آسمان و زمین میں ثنا اپنی کہی کہ الحمد للہ الذی خلق السموات والارض ویسا ہی وقت قرار پکڑنے اہل آسمان اور زمین کے منزلوں اپنی میں وہی تعریف اپنی کی تو کہ جانیں کہ فاتحہ اور خاتمہ لائق اُسیکے تعریف کے ہے

فرد کلمہ حمد تیری شان میں جیسے آتا ہے کسکا قد ہے کہ سرو پا یہ درست آتا ہے سورۃ المؤمن مکی ہے پچاسی آیتیں ہیں ایک ہزار ایکسو ننانوے کلمے ہیں چار ہزار نوسو ساٹھ حرف ہیں فواصل اسکی من علق دبر ہیں اور ربط اسکا سورہ زمر سے یہ ہے کہ افتتاح دونوں کا بذکر تنزیل قرآن اور ساتوں حمیموں میں یہ پہلی ہے حصن حصین میں مستدرک سے منقول ہے بروایت معقل بن یسار کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا گیا ہوں میں سورہ طٰہٰ اور وہ سورتیں جنکی اول طسٓ ہے یعنے سورہ شعرا اور نمل اور قصص اور حٰمٓ ساتوں الواح موسیٰ سے کہ وقت مناجات کے اللہ تعالےٰ نے اُنکو دیں تھیں تفسیر امام ابو اللیث میں باسناد مذکور ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے چرنے روضہائے بہشت میں پس چاہیئے کہ حامیموں کو پڑھے معالم میں ابن مسعود سے نقل کیا ہے کہ جس حٰم میں پڑھتا ہوں گویا کہ چمن بہشت میں پڑتا ہوں کہ زمین نرم میں واقع ہے اور تعجب سے اُسمیں نظر کرتا ہوں اور ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قسم کھاتا ہے ساتھ حکم قضا اور ملک باقی اپنے کے کہ ہر شئے کا لباب ہے اور لباب قرآن کا حمیمیں ہیں اور بعضے صحابہ اور تابعین سے منقول ہے کہ یہہ عرائس قرآن ہیں

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِلَّا خَمْسٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ یعنے علما کہتے ہین کہ حروف مقطعہ اشارت طرف کلمون کے ہین کہ حق تعالی نے قسم کھائی ہی انکی اور عرب جزو کلمہ کو تعبیر ساتھہ
کل کے کرتے ہین پس یہان حرف حا اشارت طرف حکم حق کے ہی کہ کسی کے پھیرانے سے نہین پھرتا اور میم اشارا ساتھہ ملک اسکے
کے ہی کہ زوال اور فنا اسمین راہ نہین پاتا اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ اتارنا کتاب کا یعنے
قرآن کا اللہ غالب جاننے والے سے ہی کہ وہ قادر ہی اتارنے پر اور عالم ہی کہ کسوقت مین سزاوار ہے غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ
التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ بخشنے والا گناہ اُس کسیکا کہ تصدیق دل سے کہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور قبول
کرنیوالا توبہ کا کلمہ توحید کہنے والے سے سخت کرنیوالا عذاب کا اُس کسیکو کہ کلمہ توحید سے پھرے صاحب بخشش اور انعام کا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ طرف اسیکے ہی پھرجانا سب بندونکا واسطے جزا کے مَا یُجَادِلُ فِیْٓ
اٰیٰتِ اللّٰہِ اِلَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْکَ تَقَلُّبُھُمْ فِی الْبِلَادِ نہین جھگڑتے بیچ نشانیون اللہ کے یا آیتون کتاب خدا کے
بعد اسکے اتارنا اسکا متفق ہوا مگر وہ لوگ جو کافر ہوے اور چھپاتے ہین حق کو پس چاہیے کہ نہ فریب دے تجھکو پھرنا انکا بیچ
شہرون شام اور یمن کے واسطے تجارت کے یعنے خیال مت کر کہ انکو مہلت اور فرصت ہی مآل کار اور خاتمہ روزگار
انکا بہت برا ہوگا کَذَّبَتْ قَبْلَھُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِھِمْ جھٹلایا پہلے قوم تیری سے قوم نوح کی نے نوح
علیہ السلام کو اور گروہون نے بعد قوم نوح سے پیغمبرون اپنون کو مانند قوم داؤد اور ثمود کے وَھَمَّتْ کُلُّ اُمَّۃٍ
بِرَسُوْلِھِمْ لِیَاْخُذُوْہُ اور قصد کیا تھا ہر ایک امت نے انمین سے ساتھہ پیغمبرون اپنے کے تو کہ پکڑلیوین اسکو اور جو ایذا
چاہین پہنچاوین وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِہِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُھُمْ اور جھگڑا کرتے تھے پیغمبرون اپنے سے ساتھہ جھوٹھ
بات کے تو کہ دھادیوین ساتھہ اسکے سچی بات کہ ماننا جسکا واجب ہی پس پکڑلیا مین نے انکو اور ہلاک کیا عوض مین اسکے
فَکَیْفَ کَانَ عِقَابِ پس کیونکر ہوا عذاب میرا اُن پر وَکَذٰلِکَ حَقَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ اور جس طرح ثابت
ہوا عذاب مکذبان امم ماضیہ پر اسیطرح ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کا ساتھہ عذاب اور عقاب کے اوپر اُن لوگون کے جو کافر ہوے
قوم تیری سے یہہ کہ وہ رہنے والے آگ کے ہین یعنے سزاوار عذاب اُس جہان کے ہی ہین اگر قوم تیری نے عبادت حق سے اعراض
کیا تو کچھہ زیان اسکے ملک کو نہین پہنچتا کیونکہ عبادت کرنیوالے اور ثنا کہنے والے اسکے بہت ہین خواص مخلوقات سے کہ انمین سے
اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وہ جو اٹھا رہے ہین عرش کو اور وہ اشراف ملائکہ ہین کشما ہین
ہی کہ حق تعالی سب فرشتون کو فرماتا ہی بہشت اجلال اور اکرام صبح وشام عرش حملہ کو سلام کرین اور جو کوئی کہ گرداگرد عرش کے ہین
کروبیون سے کہ طواف کرتے ہین اور وہ ستر ہزار صف ہین عرش کو درمیان لئے ہوے پاکی بیان کرتے ہین ساتھہ تعریف
پروردگار اپنے کے یعنے اللہ کا ذکر کرتے ہین ساتھہ جامع ثنا کے صفات جلال اور اکرام کے معالم ہین ہی کہ حملہ عرش ہین سے
چار کہتے ہین سبحانک اللھم وبحمدک لک الحمد علی حلمک بعد علمک اور چار کہتے ہین سبحانک اللھم وبحمدک لک الحمد علی عفوک
بعد قدرتک اور گویا کہ وہ یہہ نسبت کرم الٰہی ساتھہ ذنوب بنی آدم کے یہہ کلمات کہتے ہین وَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ
لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور ایمان لاتے ہین ساتھہ پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین اللہ سے واسطے اُن لوگون کے جو ایمان
لائے ہین اور کہتے ہین رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا ای پروردگار ہمارے سما لیا ہی تو نے ہر چیز کو از روے

بخشش اور علم سے یعنے رحمت اور علم تیرا سب شی کو پہنچا ہی پس بخشش واسطے ان لوگوں کے کہ توبہ کی وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ
عَذَابَ الْجَحِيمِ اور پیروی کی راہ تیرے کی کہ دین اسلام ہی اور بچا انکو عذاب دوزخ سے رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ
الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ اے پروردگار ہمارے اور داخل کر انکو بہشتوں ہمیشگی کے
رہنے کے بیچ جو وعدہ دیا ہی تو نے انکو اور داخل کر ساتھ انکے بہشت میں اسکو جو لایق ہی بہشت کے یعنے مسلمان ہی
باپوں انکے سے اور بیبیوں انکی سے اور اولاد انکے سے تو کہ سرور انکو انکے دیکھنے سے تمام ہو إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
تحقیق تو ہی ہی غالب حکمت والا وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ اور بچا انکو برائیوں سے یعنے گناہوں سے دنیا میں وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ
فَقَدْ رَحِمْتَهُ اور جسکو بچایا تو نے برائیوں سے آج کے دن اس جہاں میں پس تحقیق رحمت کی تو نے آخرت میں اسکو وَذَٰلِكَ

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ اور یہہ بچانا تیرا وہی ہی مراد پانا بڑا کیونکہ جو صاحب دولت کہ یہاں پناہ عصمت الٰہی میں ہوگا وہاں سایہ رحمت
نامتناہی میں ہوگا خوشی پاوے جو کوئی آج تیرا دست پناہ بخشش کی ملے نہ کیونکہ فردا اسے راہ یہاں جسے ہی
مہر سے تیری نگاہ وہاں کیوں نہ وہ حسرت سے بجز نالہ و آہ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ
إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے پکارے جاوینگے زبان ملائکہ سے یعنے جب کافر دوزخ میں جاوینگے اور
اپنے نفسوں سے دشمنی آغاز کر کر زبان ملامت اور عتاب کھولینگے کہ کیوں زمانہ اختیار میں ایمان نہ لاے فرشتے انکو پکارینگے اور
کہینگے البتہ ناخوش رکھنا اللہ کا بہت بڑا ہی ناخوش رکھنے تمہارے سے اپنے آپ کو اور اللہ تمکو ناخوش رکھتا تھا جسوقت کہ پکارے
جاتے تھے تم طرف ایمان کے پس کفر کرتے تھے تم اور ایمان نہیں لاتے تھے قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ کہینگے کافر اے
پروردگار ہمارے مارا تو نے ہمکو دو بار اور جلایا تو نے ہمکو دو بار یعنے پہلا مارنا وقت اجل آنے کے تھا دنیا میں اور پہلا جلانا قبر میں اور
دوسرا مارنا قبر میں اور دوسرا جلانا بعث میں تبیان میں ہی کہ اولاد آدم کو پشت انکی سے نکال کر عہد لیا پھر مارا پہلا مارنا وہ ہی
پھر رحم میں نطفہ مردے سے زندہ کر کر دنیا میں مارا دوسرا مارنا وہ ہی پھر آخرت میں زندہ کریگا یہہ دوبارہ جلانا ہی پھر تقدیر کا فرمانے
اور جلانے کے قایل ہونگے اور کہینگے فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ پس اقرار کیا ہمنے ساتھ گناہوں اپنے کے
کہ انکار کرنا اور جھٹلانا بعث کا تھا پس آیا ہی طرف نکلنے ہمارے کے دوزخ سے کوئی راہ کہ اس سے نکلکر بہشت کو پہنچیں مراد انکی قبول
ایمان اور توبہ ہی پس فرشتے انکو ناامید کر کر کہینگے ذَٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ یہہ بند ہونا تمہارا دوزخ میں
اسکے ہی کہ دنیا میں جب پکارا جاتا تھا اللہ کو اکیلے کفر کرتے تھے تم ساتھ یگانگی اسکے کے اور کہتے تھے اجعل الالهة الها
واحدا وَإِنْ يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا اور اگر شریک لایا جاتا تھا ساتھ اللہ کے بتوں کو اور کہتے تھے هؤلاء شفعاؤنا عند الله اقرار
کرتے تھے اور ایمان لاتے تھے تم ساتھ شریکوں کے فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ پس حکم اللہ کا ہی کہ برتر ہی اس سے کہ اسکا
شریک ٹھہراویں بزرگ ہی اس سے کہ اسکا ہم سر بناویں هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا وہ ہی خدا جو کمال قدرت
سے دکھاتا ہی تمکو نشانیاں دال اوپر وحدانیت اسکی کے اور اتارتا ہی واسطے تمہارے آسمان سے رزق یعنے باران
یا فرشتے کہ تدبیر کرتے میں اس چیز کی جو سبب رزق کی ہی وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ اور نہیں نصیحت قبول کرتا اور عبرت
پکڑتا ان آیتوں پر مگر جو شخص کہ رجوع کرتا ہی طرف خدا کے یعنے گناہوں سے پھر کر متوجہ لاتا ہی طرف عبادت کبریا کے فَادْعُوا اللَّهَ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ پس پکارو اللہ کو اور عبادت کرو اسکو درانحال کہ خالص کرنے والے ہو
واسطے اسکے عبادت اپنی کو شرک اور ریا سے اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر اخلاص توحید تمہارے کو کیونکہ وہ ساتھ نعمت ایمان کے
کافر ہیں اور تم اسپر شاکر ہو پس درمیان تمہارے اور انکے بیری قول اور فعل تمہارے انکو برے لگتے ہیں جیسے گفتار کردار
انکے تمکو مکروہ معلوم ہوتے ہیں رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ وہی ہے بلند کرنیوالا درجوں بندوں کا دنیا میں اور عقبی میں یا رافع درجات
انبیا ہے بلند کرتا ہے درجہ آدم کا ساتھ صفوت کے اور نوح کا ساتھ دعوت کے اور ابراہیم کا ساتھ خلت کے اور موسیٰ کا ساتھ
قربت کے اور عیسیٰ کا ساتھ زہادت کے اور حضرت مصطفی کا ساتھ شفاعت کے علیہ وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات سلمی رح نے کہا ہے
کہ درجہ بندہ کا چاہئے بلند کرے ساتھ معرفت اور پہچاننے اپنے کے بحر الحقایق میں ہے کہ بلند کرنیوالا درجے محبوں کے ہے ساتھ فنا کے
محبت سے اور بقا کے ساتھ محبوبیت کے ایک بزرگ نے کہا کہ نہیں پائی جاتی بقا مگر ساتھ فنا کے جب تک شربت فنا نہ پیگا
خلعت بقا نہ پہنیگا فرد گر بقا چاہتا جام فنا نوش کر ملنا خدا کا ہے یہہ اپنے خودی سے گذر ذُو الْعَرْشِ صاحب عرش
کا ہے یعنے خالق اور مالک اسکا یا ملک اور سلطنت والا ہے يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِهٖ ڈالتا ہے روح کو حکم
اپنے سے یا بھیجتا ہے جبرئیل علیہ السلام کو اوپر جسکے کہ چاہتا ہے بندوں اپنے سے رتبہ نبوت کا عطا کرتا ہے جسکو چاہتا ہے
لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ تو کہ ڈراوے وہ جسپر وحی آئی ہے لوگوں کو دن ملاقات ایکدوسرے کے سے یعنے
اسدن سے کہ روحیں جسموں سے ملینگی یا اہل آسمان اور زمین ملاقات کرینگے یا اولین اور آخرین یا معبودوں اور عابدوں کی ملاقات
ہوگی یا ظالم اور مظلوم ملینگے یا ہر عامل ملاقات کریگا عمل اپنے سے جسدن کہ بندے ظاہر ہونگے قبروں سے لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ
شَيْءٌ نہ چھپیگا اوپر اللہ کے بندوں سے اور احوال انکے سے باوجود کثرت انکے کے کچھہ بلکہ سب کو جانیگا اور موافق اعمال
کے جزا دیگا اور پکارنیوالا پکاریگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ واسطے کس کے ہے پادشاہی آج کے دن پس سب بندے متفق ہوکر
جواب دینگے لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ واسطے اللہ کے اکیلے غالب کے ہے یہہ جواب سب مسلمان دینگے بلکہ کفار بھی کہ علم ضروری
وحدانیت حق پر انکو حاصل ہوگا اس جواب میں مومنوں کے موافق ہونگے اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ آج کے دن بدلا
دیا جاویگا ہر جی ساتھ اس چیز کے کہ کمایا تھا لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ نہیں ظلم آج کے دن نہ ثواب کسیکا کم کرینگے نہ عذاب بڑھاوینگے
نہ کسیکو کسیکے گناہ پر پکڑینگے نہ بھلائی کا بدلا برائی دینگے اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب اور
جزا ہر ایک کی دیگا قیامت کو ثابت وسیط میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالے فرماویگا کہ میں پادشاہ
ہوں جزا دینے والا نہیں چاہتا ہے کہ کوئی بہشتی بہشت میں جاوے اور نہ کوئی دوزخی دوزخ میں جبتک کہ جسنے کسی پر ظلم کیا
ہے اسکا قصاص نہ لیلوں پس یہہ آیت پڑھی کہ الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم مثنوی ظالم کا قیامت میں ٹھکانا ہے برا
ہے حال بد اور وبال پاتا ہے برا ہے بچ ظلم سے رافتا کہ دن محشر کے نہ لا ظلم الیوم تازیانہ ہے برا وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ
لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ اور ڈرا کافروں کو عذاب دن نزدیک کے سے یعنے روز قیامت سے کہ البتہ آنیوالا ہے اور جو آنیوالا
ہے وہ نزدیک ہی پہنچنے میں جسوقت کہ دل نزدیک حلق انکے کے ہونگے غم سے بھرے ہوئے یعنے خوف سے شدت کے دل اپنی جگہہ سے قصد نکلنے کا
کر کر حلق تک آوینگے اور وہیں ٹھہر جاوینگے نہ پھر کر اپنے مقام پر آوینگے کہ صاحب انکا راحت پاوے اور نہ باہر نکل جاوینگے کہ مخلصی ہاتھ آوے

اسی سبب دل والے ہوں گے غم بھرے ہو مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ نہیں واسطے ظالمونکے یعنے کافرونکے اُس دن کوئی
دوست کہ عذاب اُنسے دفع کرے اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ کہا اُسکا مانا جاوے اور شفاعت اُسکی قبول ہو یَعْلَمُ خَآئِنَةَ
الْاَعْیُنِ جانتا ہی خیانت آنکھونکی یعنے نگاہ کرنی اُن چیزون پر کہ حرام ہی یا آنکھ مارنی لوگونکے عیب پر یا دروغ گوئی دیکھنا اور
نہ دیکھنے پر امام قشیری رح نے کہا ہی کہ خیانت محبونکے آنکھونکی یہہ ہی کہ وقت مناجات کے جھپک جاوین چنانچہ زبور مین ہی
کہ جھوٹھا ہی جو کوئی دعوی محبت کرے اور رات کو سو رہے مصرع عمرے است نام عشق نام عنہ وصالنا نظم عاشقونکو خواب کیا کام ہی
وہان خیال یار صبح و شام ہی نالہ و زاری ہی بیتابی کے ساتھہ اشکباری وہان ہی بیخوابی کے ساتھہ شمع سان روتا
ساری رات ہی کاتا جل جل کے بس اوقات ہی وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ اور جانتا ہی اللہ جو کچھہ چھپاتے ہین سینے فرد
جی کی باتین ہین وہ سب پہچانتا جو چھپے ہین راز وہ ہی جانتا وَاللّٰهُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ اور اللہ حکم کرتا ہی ساتھہ حق کے بیچ جزا دینے
نیک کار اور بد کار کے وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ اور جن کو کہ مشرک پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین
سوا اللہ کے نہین حکم کرتے وہ ساتھہ کسی چیز کے کیونکہ اگر بت ہین تو جماد ہین اُنکو قدرت اثبات کی نہین اور اگر حیوان ہین تو مخلوق
ہین اور مخلوق مملوک کو طاقت حکم رانی کی کہان اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ تحقیق اللہ وہی ہی سننے والا باتین بندونکی
دیکھنے والا کام اُنکے اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ کَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ کیا نہین سیر کی مشرکان مکہ نے اور
سفر نہین کرتے بیچ زمین شام اور یمن کے واسطے تجارت کے پس دیکھین کیونکر ہوا آخر کام اُن لوگونکا کہ تھے پہلے اُنکے
جیسے قوم عاد اور ثمود اور اہل موتفکہ کہ دیار اُنکے رستے مین تجار قریش کے ہین کَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ تھے سخت زیادہ اُنسے بیچ قوت اور نشانیون کے بیچ زمین دیار اپنے کے یعنے قلعے محکم اور شہر بڑے
رکھتے تھے پس پکڑا اُنکو اللہ نے اور عذاب کیا بسبب گناہون اُنکی کے یعنے کفر تکذیب کی وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ اور نتھا
واسطے اُنکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا کہ دفع کرتا اُنسے اُسکو ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
یہہ گرفت بسبب اسکے ہی کہ وہ لوگ تھے کہ آتے تھے اُنکے پاس پیغمبر اُنکے ساتھہ حجتون روشن اور معجزون ظاہر کے پس کفر کیا اُنھون نے
اور انکار کیا پس پکڑا اُنکو اللہ نے اور عذاب دیا اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ تحقیق وہ زور آور ہی جیسا چاہے کرے سخت عذاب
کرنیوالا ہی مشرکون پر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھہ نشانیون اپنے
کہ نو معجزے تھے اور غلبہ ظاہر اور حجت ہویدا کی کہ عصا ہی اور علاحدہ لانا اُسکا واسطے تعظیم اُسکے کے ہی یا آیات دعوت
حق ہی اور سلطان مبین معجزہ اُسکا یعنے ساتھہ دعوت اور حجت کے بھیجا ہمنے اُسکو اِلٰی فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ طرف فرعون
کے کہ اعظم عمالقہ مصر تھا اور دعوی خدائیکا کرتا تھا اور ہامان وزیر اُسکا تھا اور قارون کہ مقرب اور مشیر اُسکا تھا اُنکو
دعوت طرف حق کے کی اور معجزے دکھائے اُنھون نے جھٹلایا اور ایمان نہ لائے فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ پس کہا
یہہ جادوگر ہی جو معجزے دکھاتا ہی جادو سے اور جھوٹھہ بولتا ہی کہ خدا ہی اور مین رسول اُسکا ہون فَلَمَّا جَآءَهُمْ
بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ پس جب آیا اُنکے پاس موسی ساتھہ پیغام سچ کے نزدیک ہمارے کہا اُنھون نے
مار ڈالو بیٹے اُن لوگونکے جو ایمان لائے ہین ساتھہ موسی کے فرعونیون نے پہلے حضرت موسی کے پیدا ہونے سے فرزندان بنی اسر
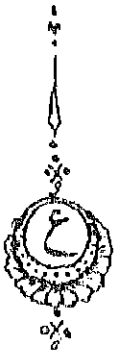
کو قتل کرنے سے بعد پیدا ہونے کے موقوف کیا تھا جب حضرت موسیٰ آئے اور دعوےٰ نبوت کا کیا پھر امرا سے فرعون نے
کہا کہ پسران بنی اسرائیل کو قتل کرو تو کہ دل انکے شکستہ ہون اور موسیٰ کی مدد نکرین وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ اور جیتا رکھو عورتون
انکی کو یعنی بیٹیون کو تو کہ خدمت زنان قبطیان کی کرین انھون نے یہہ مکر کیا وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ اور نہین مکر کافرون کا
بہ نسبت پیغمبرون اور مومنون کے مگر بیچ گمراہی اور بیہودگی کے یعنے کچھ پیش نہین جاتا ہی اور وبال اسکا انہین پر آتا ہی
پس فرعون نے حضرت موسیٰ کے حق مین اپنے مصاحبون سے مشورہ کیا اور کہا اسکو مار ڈالا چاہیئے سب نے کہا کہ اپنے
قاتل پر اسنے جادو کیا ہو اور اس سے خلل تمھین پہنچے یا یہہ کہ لوگ کہین فرعون اس سے معارضہ نکرسکا مروا ڈالا صلاح
یہہ ہی کہ جادوگرون کو بلاوین تو کہ اس سے مقابلہ کرین فرعون کو یہہ بات پسند آئی اور سمجھا کہ وہ پیغمبری قتل سے اسکے ڈرا لیکن قوم
کے روبرو اپنا دبدبہ ظاہر کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ اور کہا فرعون نے چھوڑ دو مجھکو تو کہ اپنے
سے مار ڈالون موسیٰ کو اور چاہیئے کہ پکارے خدا اپنے کو تو کہ قتل میرے سے اسکو بچاوے إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ
فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ بدل ڈالے دین تمھارے کو اور عبادت میری سے باز رکھے یا یہہ کہ ظاہر کرے
بسبب دعوت اپنی کے بیچ زمین کے فساد یا ظاہر ہو بسبب دعوت اسکی کے بیچ زمین مصر کے فتنہ ہی یہہ پچھلے یعنے موافق قرأت لیظہر کے
ہین کہ آئی ہی وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ اور کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یہہ خبر سنکر تحقیق مین نے
پناہ پکڑی ساتھہ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے شر ہر تکبر کرنیوالے کے سے کہ بسبب سرکشی کے نہین ایمان
لاتا ساتھہ روز حساب کے فرعون کا نام نہ لیا لیکن صفت سے ذکر کیا کہ اسکو اور اسکے مصاحبون کو شامل ہو اور جب خبر قتل
موسیٰ علیہ السلام کی فاش ہوئی دوست غمگین اور دشمن شاد ہے وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ اور کہا ایک مرد
ایمان والے نے لوگون فرعون کے مین سے یعنے حزقیل یا شمعان نے کہ مدت سے چھپاتا تھا فرعون اور مصاحبون اسکے سے
ایمان اپنے کو لکھا ہی کہ سو برس سے ایمان رکھتا ہی اور چھپاتا تھا جب خبر سنی کہ فرعون قصد قتل کا موسیٰ کے کرتا ہی کہا
أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ کیا مار ڈالوگے تم ایک شخص کو اسواسطے کہ کہتا ہی پروردگار میرا اللہ ہی وَقَدْ جَاءَكُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ اور تحقیق آیا ہی تمھارے پاس ساتھہ دلیلون ظاہر کے پروردگار تمھارے سے وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ
كَذِبُهُ اور اگر ہی وہ جھوٹا ہی پس اوپر اسکے ہی وبال جھوٹ اسکیکا اور وہ اسے ہلاک کریگا وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ
الَّذِي يَعِدُكُمْ اور ہی وہ سچا پہنچے گی تمکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ دیتا ہی تمکو یعنے کہتا ہی کہ عذاب دنیا اور آخرت کا تمکو
پہنچیگا پس اگر سچا ہی تو بعضے تو ہین وعدے سے کہ عذاب دنیا ہی جلد تمکو پہنچیگا إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ
تحقیق اللہ تعالےٰ نہین ہدایت کرتا یعنے توفیق راہ پانیکی نہین دیتا اس شخص کو کہ حد سے نکل جانیوالا ہی قتل کرنے مین لوگونکا بیگناہ
کے جھوٹھا ہی دعوے خدائی مین يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ اے قوم میری واسطے تمھارے ہی بادشاہی آج
درانحال کہ غالب ہو بنی اسرائیل پر بیچ زمین مصر کے فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا پس کون مدد دیگا ہمکو اور حمایت کریگا عذاب
خدا کے سے اگر آجاوے ہمپر پس قصد قتل کا موسیٰ علیہ السلام کے سست کرو اور رہا تھا اس سے اٹھا وَقَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا
مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ کہا فرعون نے اس شخص کو کہ مومن تھا اور قتل موسیٰ سے نہی کرتا تھا اور لوگونکو

جو نزدیک اُسکے حاضر تھے نہین دکھاتا ہون تمکو مگر جو کچھہ دیکھتا ہون مین یعنے تمھین دکھاتا ہون مین راہ صواب کی اُسکے
قتل مین اور دیکھتا ہون مین صلاح اِسی مین اور نہین بتاتا ہون تمکو مگر راہ بھلائی کی خبر قبطی سے جو یہہ بات سنی غصے ہوکر قوم کو
ڈرانے لگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَقَالَ الَّذِيٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ اور کہا اُس شخص نے جو ایمان لایا تھا اَی
قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے بسبب جھٹلانے موسیٰ کے اور تعرض حال اُسکے کے مانند دن اُس لشکرون کے
سے کہ تکذیب پیغمبرونکی کی تھی مراد روز ہلاک ہونے اُنکے کا ہی پھر تفصیل اُسکی فرماتا ہی کہ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ
وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مانند عادت قوم نوح علیہ السلام کے کہ طوفان سے ہلاک ہوئی اور قوم عاد کی کہ باد صرصر سے موئی اور گروہ ثمود کی
کہ جبرئیل علیہ السلام کے چیخ سے غارت ہوئی اور مانند حال اُن لوگون کے کہ پیچھے اُنکے تھے جیسے اہل مؤتفکہ کہ شہر اُنکا اُلٹ گیا اور
اصحاب ایکہ کہ عذاب ظلمت مین گرفتار ہوئے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ اور نہین اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ظلم کا واسطے بندون اپنے
یعنے اُنکو بے گناہ عذاب نہین دیتا پس تم بھی ظلم مت کرو تو کہ عذاب نہ پاؤ وَيٰقَوْمِ اِنِّيٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ اور
اَی قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن پکارنے کے سے ایکدوسرے کو یعنے دن قیامت کے سے کہ بعضے
پکارینگے ساتھہ فریاد کے بعضون کو اور کوئی کسیکی فریاد کو نہین پہنچیگا یا اہل بہشت اور دوزخ ایکدوسرے کو ندا کرینگے چنانچہ
سورۂ اعراف مین گذرا یا بعد ذبح کرنے موت کے ندا کرینگے کہ اَی بہشت والو ہمیشہ رہو اور نہین موت اور اَی دوزخیو ہمیشہ رہو
اور نہین موت یا اُسدن پکارنیوالا پکاریگا کہ فلانا شخص نیک بخت ہوا کہ ہرگز بدبخت نہوگا اور فلانا بدبخت ہوا کہ تا ابد نیک
بخت نہوگا يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ اُسدن کہ پھر جاؤگے تم موقف حساب سے پیٹھہ پھیر کر طرف دوزخ کے مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ نہین
واسطے تمھارے عذاب دوزخ کے سے کوئی بچانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ اور جسکو چھوڑ دے گمراہی مین اللہ نہین
واسطے اُسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ منزل مقصود کو پہنچاوے وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ
اور البتہ تحقیق آیا تھا تمھارے پاس یوسف بن یعقوب علیٰ نبینا وعلیہما السلام پہلے موسیٰ علیہ السلام سے ساتھہ دلیلون کے
پس ہمیشہ رہے تم بیچ شک کے اُس چیز سے کہ آیا تمھارے پاس ساتھہ اُسکے امر دین سے لکھا ہی کہ فرعون موسیٰ کا وہی فرعون تھا
یوسف کا تھا اور یوسف علیہ السلام نے اُسکے گھوڑے سے بیٹے تبتی کو کہ مرگیا تھا جلایا تھا وہ ایمان اُسپر لایا تھا جب حضرت
یوسف کا اِس عالم سے انتقال ہوا وہ دین سے پھر گیا اور زمانہ موسیٰ علیہ السلام تک زندہ رہا پس مؤمن نے کہا کہ یوسف
علیہ السلام پہلے موسیٰ سے آئے اور معجزے تمھین دکھائے مثل احیائے فرس کے اور شہادت طفل کی اوپر بے گناہی اُنکے کے اور
بعضون نے کہا ہی کہ فرعون زمانہ موسیٰ کا اولاد سے اُس فرعون کے تھا جو زمانے یوسف مین تھا اور حق تعالیٰ نے یوسف بن
ابراہیم بن یوسف بن یعقوب کو ساتھہ رسالت کے طرف اُنکے بھیجا اور بیس برس وہ درمیان اُنکے رہا اور معجزے دکھائے
لیکن اُسپر ایمان نہ لائے پس مؤمن آل فرعون نے اُس بات سے آگاہ کیا کہ تم ہمیشہ شک مین رہے حَتّٰىٓ اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ
اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا یہانتک کہ جب وہ اِس عالم سے گذر گیا کہا تمنے ہرگز نہ بھیجیگا اللہ پیچھے اِس سے کوئی پیغمبر یعنے اب
رسول کی ہمنے بات نہ سنی تو دوسرا کوئی رسول پھر نہ آئیگا اس خوف سے کہ اُسکی بات بھی ہم نہین مانینگے كَذٰلِكَ يُضِلُّ
اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ اسیطرح گمراہ کرتا ہی اللہ اُس شخص کو کہ وہ ہی حد سے نکل جانیوالا انکار مین شک کرنیوالا اسا

جو ہین جو معجزون سے ثابت ہو لیس اسراف اور شک والونکے وصف مین کہتا ہی الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ
وہ جو جھگڑتے ہین پیغمبرون سے بیچ باطل کرنے آیتون خدا کے بغیر دلیل کے کہ آئی ہو اُنکے پاس كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بہت بڑا ہی یہہ جدال اُنکا از روی ناخوشی کے نزدیک اللہ اور نزدیک اُن لوگون کے جو ایمان لاے یعنے اللہ سخت دشمن
رکھتا ہی جدال اُنکے کو اور مسلمان بھی دشمن رکھتے ہین كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ اسیطرح مہر رکھتا ہی حق تعالے اوپر ہر دل
تکبر کرنیوالے سرکش کے پس یہہ نصیحتین مومن کی سنکر فرعون اندیشناک ہوا کہ مبادا کلام اِسکا سامعون پر اثر کر جاوے وزیر کو بلایا اور
اپنے آپ کو اور لوگون کو اور ہی طرف مشغول کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اور کہا فرعون نے ای ہامان
بنا واسطے میرے ایک محل تو کہ جا پہنچون مین رستونکو اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا رستون آسمان کے
پس جھانکون مین طرف خدائے موسی کے یا واقف ہون مین احوال اُسکے سے اور تحقیق مین گمان کرتا ہون موسی کو دروغ گو دعوے
رسالت مین یا اسمین کہ اُسکا خدا ہی پیدا کرنیوالا آسمانونکا پس محل بنانے کی تیاریکی حضرت موسی رضی کے وحی ہوئی کہ غم مت کھا دیکھ
کہ مین کیا کرتا ہون اُس سے پھر حق تعالے نے بعد تمام ہونے اُسکے کے خراب کیا اُسکو چنانچہ قصہ اِسکا سورۂ قصص مین گذرا وَكَذٰلِكَ
زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ اور اسیطرح زینت دی گئی تھے واسطے فرعون کے برائی عمل اُسکے کی اور بند کیا گیا تھا
راہ راست اور طریق ثواب سے وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ اور نہین مکر فرعون کا محل بنانے مین اور قوم کے بد راہ
کرنے مین مگر بیچ ہلاک کے وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ اور کہا اُس شخص نے کہ ایمان لایا تھا یعنے جبرئیل
نے ای قوم میری پیروی کرو میری تو کہ دکھاؤن مین تمکو راہ بھلائی کی اور ہدایت کی يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ای قوم
میری سوا اِسکے نہین کہ یہہ زندگانی دنیا کی فائدہ ہی کم جلد جانیوالا فرو بساط زندگی پر بیٹھ کر دم بھر مکر غرہ کہ فراش اجل اسنادہ
ہی اِسکے اُٹھانے کو وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ اور تحقیق آخرت وہ ہی گھر رہنے کا کہ نہ اُسکو زوال ہی نہ وہانسے انتقال ہی مَنْ
عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا جسنے کیا عمل برا پس نہ جزا دیا جاویگا مگر مانند اُسکے اور یہہ عدل ہی حق کا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ اور جسنے عمل کیا اچھا مرد ہو یا عورت اور حال
آنکہ وہ ہی مومن کیونکہ اصل قبول اعمال مین ایمان ہی پس یہہ لوگ داخل ہونگے بہشت مین اور بصیغۂ مجہول بھی قرات ہی یعنے داخل
کئے جاوینگے بہشت مین رزق دیے جاوینگے بیچ اُسکے پاکیزہ میوؤن سے اور لذیذ کھانون سے اور خوشگوار شرابون سے
بیشمار اور بیحساب یعنے اندازۂ اعمال پر نہین بلکہ زیادہ تر اُس سے اور یہہ فضل ہی اُسکا قوم فرعون نے باتین جبرئیل کی سنکر
سمجھ لیا کہ یہہ ایمان لایا ہی ملامت کرنے لگے کہ شرم نہین رکھتا تو کہ عبادت فرعون سے اعراض کر کر اور کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا ہی
جبرئیل نے پھر وہی باتین شروع کین کہ شاید کسی غفلت سے ہشیار اور خراب ہوے سے بیدار ہون اور کہا وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ
وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ اور ای قوم میری کیا ہے مجھکو کہ پکارتا ہون تمکو طرف نجات کے عذاب خدا سے ساتھ ایمان لانے
کے اُسپر اور متابعت کرنے کے اُسکے پیغمبر کا اور پکارتے ہو تم مجھکو طرف آگ کے یعنے اُس عمل کے کہ جسکے سبب سے دوزخ مین
جاؤن یعنے عبادت فرعون کی تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ پکارتے ہو تم مجھکو تو کہ کافر ہون مین
ساتھ خدا کے اور واسطے اِسکے کہ شریک لاؤن مین ساتھ اُسکے اُس چیز کو کہ نہین مجھکو ساتھ ربوبیت اُسکے کے

ربع

نصف

عا مراد نفی علم سے نفی معلوم ہی یعنے مین بغیر اسکے کوئی خدا نہیں جانتا پھر کیونکر اور کو اُسکا شریک کرون وَاَنَا اَدْعُوكُمْ اِلَى الْعَزِيزِ
الْغَفَّارِ اور مین پکارتا ہون تمکو طرف غالب بخشنے والے کے یعنے طرف اللہ کہ قادر ہی اوپر تعذیب مشرکونکے اور بخشنے والا ہی گناہ
مومنون کے لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُونَنِي اِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَا اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ اَصْحٰبُ
النَّارِ نہین کچھ شک بیچ اسبات کے جو چیز کہ پکارتے ہو تم مجھکو طرف عبادت اُسکے کے نہین واسطے اسکے پکارنا کہ اجابت
کو پہنچا ہو بیچ دنیا کے اور نہ بیچ آخرت کے اور تحقیق پھر جانا ہما طرف اللہ کے ہی اور وہ ہمکو جزا دیگا اور تحقیق حد سے نکل جانیوالے
گمراہی مین ہین وہی ہین رہنے والے دوزخ کے پھر فرعونی اُسپر غصہ کرنے لگے اور مارنے کے در پے ہوے اسنے کہا
فَسَتَذْكُرُونَ مَا اَقُولُ لَكُمْ پس البتہ یاد کروگے تم وقت دیکھنے عذاب کے جو کچھ کہتا ہون مین واسطے تمہارے یعنے صدق
قول میرا یاد کروگے وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اور سونپتا ہون مین کام اپنا طرف اللہ کے اور اُسی پر توکل کرتا ہون نہین تو کہ
مجھکو شر تمہارا پہنچے بچاوے اِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ تحقیق اللہ دیکھنے والا ہے بندون کا اور کامون انکے کو کہا ہی کہ
فرعون نے کہا کہ اُسکو مار ڈالو وہ بھاگ کر پہاڑ پر نماز پڑھنے لگا اور درندے گرد اسکے پاسبانی کرتے انکا [illegible]
کا جلد ظاہر ہوا کشف الاسرار مین ہی کہ فرعون نے اپنے مصاحبونکو بھیجا کہ اُسکو پکڑ لاؤ انھون نے جاکر دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی
اور درندے گرد اگرد چوکی دیتے ہین ڈرے اور احوال فرعون سے ظاہر کیا فرعون نے کہا چپ رہو دیکھو اس احوال
کسی کو آگاہ نکرونگا حق تعالی اس مومن کا احوال بیان فرماتا ہی کہ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ
پس بچا لیا اُسکو اللہ نے برائی اُس چیز کے سے کہ اندیشہ کرتے تھے بیچ حق اُسکے کے اور گھیر لیا لوگون کو فرعون کے
کہ اُسکے پکڑنے کو گئے تھے بڑے عذاب نے کہ قتل ہی یا مراد آل فرعون سے سب قبطی ہین اور عذاب بد غرق ہونا ہی انکا اور بعضے
کہتے ہین کہ سوء عذاب آتش ہی کیونکر بدل اُس سے ہی اَلنَّارُ یعنے آل فرعون کو سوء عذاب یعنے آتش سے يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا
غُدُوًّا وَّعَشِيًّا حاضر کئے جاتے ہین اوپر آتش دوزخ کے صبح اور شام عین المعانی مین ہی کہ انکے رہنے کی جگہہ دوزخ مین صبح
شام انکو دکھاتے ہین ابن مسعود رضی نے کہا روحین فرشتون کی مرغان سیاہ مین ہین شام اور سحر دوزخ انکو دکھاتے
ہین قیامت تک یہی حال رہیگا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن قائم ہوگی قیامت اور روحین انکی بدن تو مین انکے ڈالینگے
اللہ تعالے فرشتون کو فرماویگا اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ داخل کرو لوگون فرعون کے کو سخت تر عذاب مین نسبت تنا
کے اور ادخلوا بضم اول اور کسر خا بھی قراءت ہی یعنے فرشتے کہینگے داخل ہو آل فرعون سخت تر عذاب مین کہ عذاب دوزخ ہی
وَاِذْ يَتَحَاجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ اور
یاد کر جس وقت جھگڑینگے دوزخی بیچ آگ کے پس کہینگے بیچارے ناتوان واسطے اُن لوگون کے کہ سرکش اور متکبر تھے یعنے تابع متبوعون کو کہینگے
کہ تحقیق تھے ہم واسطے تمہارے تابع اور فرمانبردار اُن چیزو مین جو تم ہمین بتاتے تھے شرک اور تکذیب سے غرض یہہ ہو گی کہ
سبب دوزخ مین پڑنے کا ہمارے تم ہو پس کیا ہو تم دفع کرنیوالے ہم سے ایک حصہ آگ سے قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا
اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ کہینگے وہ لوگ جو سرکش تھے یہہ کیا باتین کرتے ہو تحقیق ہم سب ہی بیچ دوزخ کے ہین کیونکر تم سے عذاب
دفع کرین اگر ہمین قدرت ہوتی تو اپنے جان سے ہی دفع کرتے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ تحقیق اللہ نے تحقیق حکم

کہا ہی درمیان بندون کے اور ہر ایک کو جس جگہہ کے لایق تھا وہان بھیجا ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا
رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ اور کہینگے وہ لوگ جو بیچ آگ کے ہین بعد اسکے کہ نا امید ہونگے ایک دوسرے سے واسطے چوکیدارون
دوزخ کے کہ ہمارے لئے دعا کرو پروردگار اپنے سے کہ تخفیف کر دے ہم سے مقدار ایکدن کے ایام دنیا سے عذاب سے کچھہ تو
توکہ آرام پاوین ہم قَالُوْا اَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ کہینگے وہ چوکیدار دوزخ کے انکو کہ دنیا مین کیا
نہ آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے ساتھہ دلیلون ظاہر کے اور تمکو طرف حق کے بلاتے تھے قَالُوْا بَلٰى کہینگے ہان آتے تھے
لیکن ہم نے انکو جھٹلایا تھا قَالُوْا فَادْعُوْا کہینگے وہ چوکیدار تو حال یہی ہے پس دعا کرو تم اور تخفیف عذاب کی چاہو کہ ہمین حکم نہین تم جیسے کے
واسطے دعا کرنیکا پس وہ آپ دعا کرینگے اور قبول نہوگی وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ اور نہین دعا کافرونکی مگر بیچ گمراہی کے
اور قبول نہونے کی اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تحقیق ہم البتہ مدد دیتے ہین پیغمبرون اپنون کو اور ان لوگون
کو جو ایمان لاتے ہین بیچ زندگانی دنیا کے یعنے اس عالم مین بھی انکی مدد کرتے ہین ہم کہ انکے دشمنون کو ہلاک کرتے ہین

اور انکو نجات دیتے ہین انکا بدلا لیتے ہین انکے قاتلون سے جیسے حضرت یحیی کے قتل کے بدلے ستر ہزار کو قتل کیا وَيَوْمَ يَقُوْمُ
الْاَشْهَادُ اور مدد کرینگے ہم انکی اُس دن کہ کھڑے ہونگے گواہی دینے والے اوپر لوگون کے اور وہ انبیا ہونگے اور فرشتے
اور امت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۤءُ الدَّارِ جس دن کہ نہ نفع
دیگا ظالمون کو عذر لانا انکا اور واسطے انکے دوری ہے رحمت خدا سے اور واسطے انکے برا گھر ہے یعنے دوزخ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو ہدایت یا وہ چیز
کہ جس سے راہ پائی جاتے معجزون سے اور کتاب سے اور احکام شرایع سے اور وارث کیا ہمنے بنی اسرائیل کو توریت کا یعنے باقی
رکھی ہمنے انمین توریت راہ دکھانے والی اور نصیحت دینے والی واسطے صاحب عقلون سالم کے فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
پس صبر کر ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوپر ایذاے کفار کے تحقیق وعدہ اللہ کا ساتھہ نصرت انبیا اور ہلاک اعدا کے بیچ ہی خلاف
نہین ہین اور استشہاد کر ساتھہ حال موسی اور فرعون کے وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ اور بخشش مانگ واسطے خطا اپنی کے کہ واقع
ہوئی ہو بسبب ترک اولی کے وسیط مین ہی کہ مقصود اس امر سے یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرین استغفار
مین واسطے زیادتی درجون کے اور بعد آپکے امت کو یہہ سنت ہو جاوے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن مین ستر بار یا
زیادہ استغفار کرتے تھے تبیان مین ہی کہ معنے آیت کے یہہ ہین کہ بخشش چاہ واسطے گناہ امت کے کہ تیری جناب سے امید رکھتے
ہین نظم لب تیرا شفاعت مین اگر ہل جاوے ہر مجرم بدکار رہیہ رشد پاوے بخشش جیسے کہتے ہین سو از راہ کرم کے اپنے
کو وہ انکے آپ دوڑاوے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ اور پاکی بیان کر ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے
تیسرے پہر اور شام و صبح کو یعنے سبحان اللہ وبحمدہ کہہ لکھا ہی کہ کفار قرآن اور بعث مین جھگڑتے تھے کہ قرآن کلام خدا نہین
اور مر کر اٹھنا محال ہی حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا
كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ تحقیق وہ لوگ جو جھگڑتے ہین بیچ ابطال آیتون خدا کے اور دفع مین اسکے کوشش کرتے ہین
بے حجت کہ آئی ہو انکے پاس آسمان سے یا بغیر دلیل کے کہ رکھتے ہون ادلہ عقلیہ سے نہین بیچ سینون انکے

سے تکبر اور سرکشی کلام حق سے با ارادہ سرداری اور حکومت کا کہ ہرگز نہیں وہ پہنچنے والے اُسکے فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے شر اُنکے سے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ تحقیق اللہ وہی سننے والا باتین اُنکی دیکھنے والا کام اُنکے لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ ور البتہ پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا بہت بڑا ہی نزدیک تمھارے پیدا کرنے آدمیون کے سے پس جو قدرت رکھے پیدائش زمین و آسمان پر باوجود اس بڑائی اور بھلائی کے بیچ لیے بارین اصل اور مادے کے البتہ قادر ہوگا انسان کے پیدا کرنے پر دوسرے بار اصل اور مادے سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ یہہ پیدا کرنا آسان ہی بعضے مفسرین کہتے ہین کہ جدال کرنے والے یہود ہین کہ حضرت کو کہتے تھے تو صاحب ہمارا نہیں بلکہ وہ ابو یوسف بن مسیح بن داؤد ہی یعنے دجال کہ سلطنت اُسکی بحر اور بر مین پہنچ جاویگی اور نہرین پانی کی اُسکے ساتھ چلینگی اور بادشاہی ہماری طرف پھریگی اور وہ ایک آیت ہوگا آیات خدا سے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ جو لوگ جھگڑتے ہین بیچ حق دجال کے اور اُسکو آیت خدا کہتے ہین اُنکے دلونمین کبر یعنے خواہش حکومت کی اور سلطنت کی ہے اُسکو نہین پہنچنے کے پس تو پناہ پکڑ ساتھ خدا کے شر دجال کے سے اور دوسرے کہتے ہین کہ جیسا اُسکا بڑا ہوگا جیسے آدمیونکے سے حق تعالی نے فرمایا کہ پیدائش آسمان اور زمین کی بڑی ہی پیدائش اُسکی سے ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ دجال ایک مخلوق حقیر ہے سمجھتے ہیں کہ دجال آدمی ہی جسیم قد اور ایک چشم اور ظہور اُسکا ایک علامات قیامت سے ہی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانیان ظہور اُسکے کی بیان فرمائی ہین کہ لوگ تین سال پہلے خروج اُسکے سے قحط مین مبتلا ہونگے پہلے برس تہائی اناج پیدا ہوگا اور اسیقدر مینہہ برسیگا دوسرے برس دو تہائی تیسرے سال مطلق نہ آسمان سے مینہہ برسیگا نہ کچھہ زمین سے اناج اور گھاس پیدا ہوگا پھر دجال نکلیگا اور قصہ مختصر اُسکا یہہ ہی کہ قوم یہود سے ہوگا لقب اُسکا لوگونمین مسیح مشہور ہوگا داہنی آنکھ مین اُسکے ٹینٹ مانند انگور کے بلند ہوگا اور بال مروڑی دار ہونگے اور گدہا سواری کا بہت بڑا ہوگا پہلے شام و عراق سے خروج کریگا اور وہان دعوی نبوت کا کریگا پھر اصفہان مین آویگا ستر ہزار یہود اصفہانی رفیق اُسکے ہونگے اور دعوی خدائی کا شروع کریگا بہت زمین پر پھریگا اور لوگون کو اپنی خدائی کی طرف بلاویگا اور کرامات بظاہر بحکم خدا سے واسطے آزمایش بندونکے اُس سے ظاہر ہونگے اور باوجود خرق عادات کے لفظ کافر کا اُسکے ماتھے پر لکھا ہوگا ایمان والا پڑھا اور بن پڑھا معلوم کریگا اور بے ایمان نہین پہچانیگا اور ایک آگ اُسکے ساتھ ہوگی نام اُسکا دوزخ ہوگا اور ایک باغ بنام بہشت ہوگا اعدا کو اپنے آگ مین ڈالیگا اور احبا کو باغ مین لیکن آگ حقیقت مین باغ ہوگی اور باغ آگ ہوگا اور اجناس طعام کے وہ نکالیگا ڈھیر روٹیونکا اور پانی کا اُسکے ساتھ ہوگا جسکو چاہیگا دیگا اُسوقت تسبیح اور تہلیل سے مومنون کو بجاے طعام و شراب ہوگی تشنگی اور گرسنگی سے نجات بخشیگی اور جس قریے پر گذریگا اگر اُسکے خدائی کا اقرار کرینگے بدلی کو کہیگا برس برسنے لگیگی زمین کو کہیگا کھیتی لا کھیتی لاویگی اور درختون کو کہیگا پھل لا دے پھل لا دینگے بکریونکو کہیگا فربہ اور شیر دار ہو جاوینگی اور اگر مخالفت اُسکی کرینگے مینہہ اور کھیتی بند کریگا میوہ اور دودھ موقوف کردیگا جانور دبلے ہو جاوینگے اور خزانونکو زمین کے کہیگا نکل آ نکل آوینگے اور اُسکے ہمراہ چلینگے اور بعضے لوگون کو کہیگا کہ اگر باپ تمھارے کو مین جلا دون اور وہ حقیقت میرے پر گواہی دین تو مانونگے پھر شیطانون کو کہیگا کہ زمین دھنس کر نکل آؤ وہ اُنکے مان

باپ کی صورت بنکر نکل آوینگے اور کہینگے ای بیٹو اسپر ایمان لاؤ اور اسیطرح مسلمانون کو طرح طرح کی ایذا دیگا اور کتنے
ہی ملکون مین گذریگا یہان تک کہ یمن مین آویگا اور رہزن بہت ساتھہ لیگا ہر جگہہ سے جب نزدیک مکہ معظمہ کے پہنچیگا مکہ کے اندر
فرشتون کی نگہبانی کے سبب سے نہ آسکیگا وہان سے قصد مدینے کا کریگا اُسوقت مین مدینہ منورہ کے سات دروازہ ہونگے
حق تعالے ہر دروازہ پر دو فرشتے کھڑے کردیگا تلوارین ننگی لئے ہوئے وہ اوسکی فوج مین سے کسیکو اندر آنے نہ دینگے
اور اُسوقت مین مدینہ منورہ مین تین بار بھونچال آویگا بد اعتقاد اور منافق شہر سے باہر نکل جاوینگے ساتھی ہونگے دجال
کے ایک جوان مدینہ مین ہوگا وہ واسطے مقابلے ہی دجال کے نکلیگا لشکر والون سے اُسکے پوچھیگا کہ دجال کہان ہی لوگ اوسکی بے
ادبی دیکھکر قصد مارنیکا کرینگے بعضے سپاہی کہینگے کہ پروردگار تمھارے نے منع کیا ہی کہ کسیکو بن حکم میرے مت مارنا پھر
لوگ دجال کو خبر کرینگے کہ ایک شخص بے ادب حضور مین حاضر ہوا چاہتا ہی دجال بلالیگا وہ شخص منھہ اسکا دیکھکر کہیگا کہ مین نے
تجھکو پہچانا تو وہی دجال ملعون ہی کہ پیغمبر ہمارے نے تیرے احوال کی خبر دی ہی اور جھوٹھ اور گمراہی تیری بیان کی ہی دجال غصے مین
آویگا اور کہیگا کہ آرہ لاکر اسکے سر پر دھرو پھر آرہ سے اُسکو دو ٹکڑے کر کر ایک ادھر ایک اُدھر ڈالے گا اور بیچ مین آپ راہ
چلیگا پھر امراؤن سے اپنے کہیگا کہ اگر مین اس مردے کو جلادون تو تمکو اوپر خدائی میرے کے یقین کامل ہوا کہینگے
کہ ہمکو اب بھی کچھ شبہہ نہین اور اگر ایسا ہو تو اور یقین زیادہ ہو پھر دونون ٹکڑون کو آپس مین ملاکر کہیگا جی اُٹھہ حکم الٰہی سے
جی اُٹھیگا اور کہیگا اب مجھکو یقین کامل ہوا کہ تو وہی دجال ملعون ہی کہ ہمارے پیغمبر نے حقیقت تیری بیان فرمائی ہی دجال
دوبارہ غصے ہو کر کہیگا کہ اسکو ذبح کرو بہتیرا لوگ چھری حلق پر پھراوینگے وہ ہرگز نہ کٹیگا دجال شرمندہ ہو کر حکم کریگا
دوزخ مین ڈالو وہ دوزخمین ڈالدینگے حق تعالے آگ کو اُسکے حق مین برد و سلام کریگا پھر دجال کسی مرد کو نہ جلا سکیگا اور
یہان سے قصد ملک شام کا کریگا جب نزدیک دمشق کے پہنچیگا حضرت امام مہدی دمشق مین ہونگے اور سامان لڑائی کا
کیا ہوگا موذن عصر کی اذان دیگا لوگ نماز کی تیاری مین مشغول ہونگے کہ حضرت عیسی علیہ السلام دو فرشتون کے مونڈھون
پر تکیہ لگائے ہوئے آسمان سے اوپر منارہ شرقی جامع مسجد کے اُترینگے اور پکارینگے کہ سیڑھی لاؤ لوگ سیڑھی لگا دینگے
آپ اُتر آوینگے اور حضرت امام مہدی سے ملاقات فرماوینگے حضرت امام کہینگے یا نبی اللہ امام ہو حضرت عیسے فرماوینگے امامت
تمھین کرو اسواسطے کہ بعض تمھارے اوپر بعض کے امام ہین یہہ شرافت اسی امت کو حقتعالی نے عنایت کی ہی پھر حضرت
امام مہدی امامت کرینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام پیچھے کھڑے ہووینگے بعد نماز کے حضرت امام کہینگے یا نبی اللہ
آراستگی لشکر کی اب اختیار مین آپکے ہی جسطرح سے چاہو آراستہ کرو حضرت عیسی فرماوینگے کہ نہین لڑائی تمھارے
ہی ہاتھہ مین ہی مین فقط مارنے کو دجال کے آیا ہون اُسکا قتل میرے ہاتھہ سے مقدر ہی جب شب گذر جاویگی اور
صبح نمود ہوگی تو حضرت امام ساتھہ لشکر کے واسطے لڑائی کے نکلینگے اور حضرت عیسی کہینگے گھوڑا اور نیزا لاؤ
کہ اُس کافر پر حملہ کرون پھر حضرت عیسی لشکر اہل اسلام لے حملہ کرینگے بڑا جنگ واقع ہوگا اُسوقت خاصیت دم
عیسوی یہہ ہوگی کہ جس کافر پر دم اُنکا پہنچیگا بیمار ہو کر ہلاک ہو جاویگا دجال مقابلہ سے بھاگیگا اور وہ پیچھے
دوڑینگے یہان تک کہ ایک مقام پر نیزہ مار کر کام اُسکا تمام کرینگے اور خون اُسکا لوگون کو دکھاوینگے اور اگر بجائی

مارے نہین نکرین تو آپ گل جاوے جیسے نمک پانی مین پھر لشکر اسلام قتل لشکر دجال مین مشغول ہوگا اور یہود دون
لشکر والون اُسکے کو کہین بچاؤ نہوگا یہانتک کہ اگر کسی درخت کے پیچھے کوئی یہودی چھپیگا یا کسی پتھر کے تو وہ درخت
اور پتھر پکاریگا کہ ای بندگان خدا لو اس یہودی کو اور ٹھہرنا دجال کا روے زمین پر اس شر اور فساد کے ساتھ چالیس
دن ہوگا لیکن ایک دن برابر ایک برس کے اور ایکدن برابر ایک مہینے کے اور ایکدن برابر ہفتے کے اور دن برابر
دنون کے اور بعضے روایات مین ہی کہ درازی دنکے موافق خواہش دجال کے ہوگی جو وہ ملعون سورج کو تمام رکھیگا تو
حق تعالے قدرت کاملہ اپنے سے اُسکو ٹھہرا رکھیگا اصحابون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اُسدن جو برابر سال
ہوگا نماز ایکدن کی اداکرین یا سال کی فرمایا انکل سے تخمینا نمازین ایک برس کی اداکرین وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ اور نہین
برابر ہوتا اندھا اور دیکھنے والا یعنے غافل اور عاقل یا جاہل اور عالم وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ اور
وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور نہ برے کام کرنے والا یعنے یکسان نہین ہوتا مومن صالح اور کافر طالح
مراد یہہ ہی کہ اعمی اور بصیر دنیا مین مساوی نہین اور مومن اور کافر عقبے مین کہ ایک مقیم درجات بہشت ہی اور دوسرا ساکن
درکات دوزخ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ تھوڑا نصیحت پکڑتے ہو اور جب ثابت ہوا کہ نیک کام اور بدکار برابر نہین اور دنیا دار
ہونہ دار جزا ہے کہ اور گھر ہو جسمین جزاے اعمال ملے اور وہ قیامت ہی کہ وہان ثواب اور عقاب موافق اعمال کے ملیگا
إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ تحقیق قیامت البتہ آنیوالی ہی نہین شک بیچ آنے اُسکے کے کیونکہ سب پیغمبرون
نے اُسکے آنیکا وعدہ دیا ہی اور لیکن اکثر لوگ نہین ایمان لاتے ساتھ آنے اُسکے کے وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ اور
کہا پروردگار تمھارے نے کہ دعا کرو مجھہ سے قبول کرونگا مین واسطے تمھارے اغلب علما نے دعا کو اس آیت مین بمعنے عبادت
کہا ہی یعنے عبادت کرو میری تو کہ ثواب دونمین تمکو اور موید اس قول کا ہی کہ آگے فرماتا ہی إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي
سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ تحقیق وہ لوگ کہ تکبر کرتے ہین عبادت میری سے شتاب داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہو کر
اور سیدخلون بصیغہ مجہول بھی قرات ہی یعنے شتاب داخل کیے جاوینگے دوزخ مین اور بعضون نے دعا کو بمعنے استغاثہ
کہا ہی یعنے فریاد چاہو مجھہ سے وقت درماندگی کے تو کہ تمھاری فریاد کو پہنچون مین اور بقول بعضے مراد دعا سے سوال
ہی یعنے مانگو مجھہ سے تو کہ مراد دون مین کہ خزانہ رحمت میرا بھرا ہی اور کرم میرا بخشنے والا ہی جسنے دست نیاز آگے
میرے پھیلایا کہ نقد مراد کف امید اُسکی مین نہ رکھا مین نے اور کسی محتاج نے زبان سوال کھولی کہ عرض حاجت اپنی
صاد نکیا فرد سر نیاز جھکایا ہی کسنے اہی رافت کہ لطف حضرت حق اُسکے حال پر نہوا اور بعضے نے کہا ہی کہ دعا بمعنے
ثنا ہی اور استجابت بمعنے قبول ہی یعنے میری ثنا کہو مین فضل کامل اپنے سے ثنا ناقص تمھاری قبول کرونگا یا مراد
دعا سے توبہ ہی اور استجابت قبول توبہ یعنے توبہ کرو تو کہ قبول کرون مین فرد دل پر خطا دیکھہ توبہ نہ بھول کہ کرتا ہی اللہ
توبہ قبول اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اللہ وہ شخص ہی کہ جسنے پیدا کیا واسطے تمھارے رات
تو کہ آرام پکڑو بیچ اُسکے اور پیدا کیا دن کو دکھلانے والا تو کہ کسب معاش مین چلو پھرو إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہی اوپر آدمیون کے ساتھ پیدا کرنے کے رات اور دن یا ساتھ خلق اور رزق

یا ساتھہ تنبیہ اُن اُمور کے کہ جو جان اور مال اُنکے بین فائدہ مند ہین وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ اور لیکن اکثر لوگ
نہین شکر کرتے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ یہہ ہی جو ایسے کام کرتا ہی اللہ پروردگار تمھارا پیدا کرنیوالا ہر چیز کا لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ پس کہان سے پھرجاتے ہو عبادت اُسکی سے طرف عبادت غیر اُسکے کے
كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ اسیطرح پھرے جاتے ہین وہ لوگ کہ ہین عناد سے ساتھہ آیتون اللہ کے
انکار کرتے اَللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً اللہ وہ ہی جسنے کیا واسطے تمھارے زمین کو جگہہ قرار کی تو کہ اُسپر چلو
بیٹھو اور آسمان کو خیمہ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ اور صورت بنائی تمھاری ای آدمیو پس اچھی کین صورتین تمھاری یعنے
قد سیدھا منھہ پاکیزہ اعضا مناسب پیدا کئے وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ اور رزق دیا تمکو پاکیزہ سے یعنے کھانے لذیذ تمھارے
واسطے بنائے بخلاف اور حیوانون کے بحر الحقائق مین ہی کہ حسن صورت انسان یہہ ہی کہ آیینہ جہان نما ہی جامع حقائق علوی
اور سفلی اور مجموعہ دقائق صوری اور معنوی ہی مظہر آثار ذات اور مصدر انوار صفات آئینہ تجلیات وجود مرات ظہورات
شہود ہی فرد عدم مین جلوہ گر آثار و انوار وجودی ہین ؏ عجب ہی نسخہ جامع جسے انسان کہتے ہین ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ جسنے
ایسی صورت بنائی وہ ہی اللہ پروردگار تمھارا فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ پس بہت برکت والا ہی اللہ پروردگار تمام عالمونکا
هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وہی ہی زندہ بحیات ازلی نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پس عبادت
کرو اُسکی درانحال کہ خالص کرنے والے ہو واسطے اُسکے دین اپنے کو شرک سے یا عبادت اوسکی دور رکھو
ریا سے اور کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سب تعریف واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہے قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ
تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم
اُن کافرون کو جو کہتے ہین کہ دین آبا و اجداد پر ثابت رہ کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون اُس چیز کو کہ عبادت
کرتے ہو تم سوا اللہ کے جب آئین میرے پاس دلیلین ظاہر پروردگار میرے سے اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ مطیع ہون
مین واسطے پروردگار عالمون کے هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ
لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو مٹی سے یعنے باپ تمھارے آدم علیہ السلام کو پھر تمکو اے فرزندان
آدم نطفے سے پھر خون بستہ سے کہ منی بعد چالیس دن کے ہو جاتی ہی پھر نکالتا ہی رحم مادر سے بچے پھر پالتا ہی تمکو تو کہ
پہنچو تم جوانی اپنی کو پھر اِس درجے سے زیادہ بڑھاتا ہی تو کہ ہو جاؤ تم بوڑھے وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُسَمًّى
وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور بعضا تم مین سے وہ ہوتا ہی کہ مرجاتا ہی پہلے جوانی سے یا بڑھاپے سے اور تو کہ پہنچو تم
وقت مقرر کو کہ وقت موت ہی اور تو کہ تم عقل پکڑو اور فکر کرو پیدایش اپنی مین درجے بدرجے هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ
وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی فَإِذَا قَضٰى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ پس جسوقت کہ مقرر کرتا ہی کچھہ کام پس سوا اسکے
نہین کہ کہتا ہی واسطے اُسکے ہو پس ہو جاتا ہی بے مہلت فرد وہ ایسا خالق مطلق ہی جسکو خلق مین حاجت آلہ کی نہ علت
نہ عدت کی نہ فرصت کی نہ کلفت کی أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللّٰهِ أَنّٰى يُصْرَفُونَ کیا نہین دیکھا تو نے طرف ان
لوگون کے کہ جھگڑتے ہین بیچ رد کرنے آیتون خدا کے کہان سے پھیرے جاتے ہین ایمان لانے سے اسپر الَّذِينَ

كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین اور نہین ایمان لاتے ساتھ کتاب کے کہ قرآن ہی یا جنس کتاب کے
آسمان سے اُتری ہین اور ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا ہی ہمنے ساتھ اُسکے پیغمبرون اپنون کو احکام اور شرائع سے فَسَوْفَ
يَعْلَمُوْنَ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ پس شتاب جانینگے مآل تکذیب اور انکار کا جس وقت کہ طوق آتشین ہوگا
بیچ گردنون اُنکے کے اور زنجیرین بھی اُسمین پڑی ہونگی يُسْحَبُوْنَ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ گھسیٹے جاوینگے زمین پر
اُن زنجیرون سے تو کہ ڈال دین اُنکو بیچ پانی کھولتے کے پھر بیچ آگ کے جھونکے جاوینگے یعنے طرح طرح کے عذاب سے
پانی اور آگ کے معذب ہونگی ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ پھر کہا جاویگا واسطے اُنکے کہان ہین وہ جو تھے
تم شریک کرتے سوا اللہ کے قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا کہینگے دوزخی کہ وہ شریک کھوئے گئے ہمسے
ہم نہین پاتے اُنکو اور ہم اُنسے توقع مدد کی رکھتے تھے اُنھون نے ہمکو بلا مین چھوڑ دیا بلکہ نہ تھے ہم پکارتے اور عبادت
کرتے سوا اللہ کے پہلے اس سے دنیا مین کسی چیز کی كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ جسطرح جھگڑنے والون کو چھوڑا
اسیطرح گمراہ چھوڑ دیتا ہی اللہ کافرون کو تو کہ نہ راہ چلین ایسی کہ اُنکو آخرت مین نفع دے پس اُنکو کہو ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ یہہ ذلت اور خواری تمھاری آج آخرت مین بسبب اُسکے ہی کہ تھے تم خوش
ہوتے بیچ زمین کے یعنے دنیا مین بغیر حق کے یعنے ساتھ اُس چیز کے کہ حق نتھی یعنے شرک اور سرکشی اور بسبب اُسکے
کہ تھے تم اتراتے اور اکڑ کر تکبر سے چلتے اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا داخل ہو دروازون مین دوزخ کے کہ تمھارا
حصہ مقرر کر دیا ہی یعنے ہر گروہ ایک در کے بین آو ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ پس بُری ہی
جگہہ تکبر کرنیوالونکی دوزخ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایذا قوم پر تحقیق وعدہ اللہ کا ساتھ نصرت اولیا و ہلاک
اعدا کے بیچ ہی بیشک واقع ہوگا فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ پس اگر دکھلاوین ہم تجھکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ
دیتے ہین ہم اُنکو قتل اور قید سے تو خود جان سے یا قبض کر لیوین ہم تجھکو پہلے ظہور اُس عذاب کے سے پس طرف ہمارے پھیرے
جاوینگے دن قیامت کے اور سزا جزا اپنی پاوینگے یعنے کسطرح نہ پہونچینگے اور حق تعالی نے یہان دنیا مین بعضے عذاب
کفار کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے قتل اور قید اور قحط وغیرہ سے اور باقی عذاب اُنکے آخرت مین اُنکو دیکھا کر
دوست اُسکے یہان بھی شادان وہان بھی خوش ہو اور دشمن یہان وہان درکشمکش ہو لکھا ہی کہ کفار مکے کے عناد
اور فساد سے نئے نئے معجزے چاہتے تھے جیسے جاری ہونا چشمہ کا اور کھلنا باغ کا اور آسمان پر چڑھنا اُنکے حضور اسیطرح
سے کہ سورہ بنی اسرائیل مین گذرا حق تعالی نے یہہ آیت اتاری وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا
عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ اور البتہ تحقیق بھیجے تھے ہمنے کتنے پیغمبر پہلے تجھ سے بعضے اُنمین
سے وہ ہی کہ قصہ اُسکا بیان کیا ہی ہمنے اوپر تیرے اور وہ اُنتیس پیغمبر ہین اور بعضے اُنہین سے وہ شخص ہی کہ نہین بیان کیا
ہی ہمنے قصہ اُنکا اوپر تیرے لیکن نام اُنکا جانا ہی تو نے جیسے الیسع وغیرہ اور بعضے اُنہین سے وہ ہین کہ نہ نام اُنکا اور
جانا ہی نہ قصہ اُنکا سنا ہی سمجھیے کہ تسمیہ اعداد انبیا علیہم السلام مین اقتصار عدد معین پر نکرے اگرچہ بعضے احادیث
مین واقع ہوا ہی کہ تمام انبیا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین کیونکہ آیت شریفہ سے صریح نکلتا ہی کہ بعضے ایسے ہین

کہ قصہ انکا تجھہ سے نہین بیان کیا اور نام نہین بتایا اور ہوسکتا کہ یہہ خبر ایکو فقت مین ہو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان
کر دیا ہو پھر وجہ احتیاط ابہام مین ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ سب پیغمبر آٹھہ ہزار ہین چار ہزار بنی اسرائیل مین اور چار ہزار
اور تمام عالم مین واللہ اعلم اور ایمان مین تعین عدد اور شناخت نسب اور اسم انکے کی شرط نہین وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ
أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ اور نتھا مقدور کسی رسول کو یہہ کہ لے آوے کوئی معجزہ مگر ساتھہ حکم اللہ کے
یعنے تم پیغمبرون سے معجزے طلب کرتے ہو اور وہ خود مختار نہین اس امر مین بلکہ امر میرے ہاتھ ہے وہ کرتا ہی اوپر
عدم وقوع مین اسکے حکمت دیکھتا ہون فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ پس جب آیا حکم اللہ کا
ساتھہ عذاب کے معجزہ مانگنے والون کو بعد واضح ہونے آیات کے فیصل کیا گیا ساتھہ حق کے یعنے مشرک مبطل معذب ہوئے
اور مومن محق نے نجات پائی اور زیان مین پڑے اسوقت جھوٹے معاند کہ بعد دیکھنے معجزون کے کہ دال اوپر نبوت کے
تھے اور معجزے مانگتے تھے اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے
چارپائے جیسے اونٹ بکری گائی توکہ سوار ہو تم بعضے انکے پر جیسے اونٹ اور بعضے انہین سے کھاتے ہو جیسے بکری
اور بعضا وہ ہی کہ کھانے اور سواری دونون کی لیاقت رکھتا ہی جیسے بیل وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ
وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ اور واسطے تمہارے ہین بیچ چارپایونکے فائدے بہت جیسے دودھ اور پشم اور سواری
اور پیدا کیا انکو توکہ پہنچ جاؤ اوپر انکے سفر مین یعنے بعض اسکے اوپر حاجت کو کہ بیچ سینون تمہارے ہی سود و منفعت
اور اوپر انکے خشکی مین اور اوپر کشتیون کے دریا مین سوار کئے جاتے ہو وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ اور دکھاتا ہی تمکو اللہ نشانیان
قدرت اپنے کی فَأَيَّ آيَاتِ اللّٰهِ تُنْكِرُونَ پس کون سی نشانی کو دلائل قدرت کے یا معجزات نبوت سے مانند شق ہونے
قمر کے اور خبر دینے غیب کے انکار کرتے ہو أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا پس نہین
سیر کیا انھون نے بیچ زمین کے اور نہ دیکھے پس دیکھین کیونکر ہوا آخر کام ان لوگونکا کہ پہلے انسے تھے كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ
قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ تھین وہ پہلی امتین زیادہ تر انسے عدد مین اور سخت تر قوت مین اور زیادہ تر نشانیون مین
بیچ زمین کے محلون اور قلعون سے فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ پس نہ دفع کیا عذاب کو انسے اس چیز نے کہ تھے کماتے
جمع مال اور ترتیب سپاہ سے فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ پس جب آئے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھہ
معجزون اور دلیلونکے خوش ہوئے ساتھہ اس چیز کے کہ نزدیک انکے تھی علم سے انکے زعم مین یعنے جہل کہ اسکا نام علم رکھا تھا
اور مراد عقائد باطلہ اور شبہے بے اعتبار انکے ہین یا مراد علم سے کسب اور تجارت ہی یا ہنسی ٹھٹھا ہی کہ پیغمبرون سے
کرتے تھے اسیواسطے انکو حق تعالے نے ہلاک کیا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور گھیر لیا انکو اس چیز نے کہ تھے
ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ پس جب دیکھا انھون نے عذاب ہمارا دنیا مین
کہنے لگے ایمان لائے ہم ساتھہ اللہ اکیلے کے اور کافر ہوئے ہم ساتھہ اس چیز کے کہ تھے ہم ساتھہ اسکے شریک لاتے یعنے بتون سے کافر ہوئے
فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا پس نتھا کہ نفع کرتا انکو ایمان انکا جب دیکھا انھون نے عذاب ہمارا کیونکہ
وقت دیکھنے عذاب کے تکلیف اٹھہ جاتی ہی اور ایمان وقت تکلیف مین مقبول ہی نہ بیچ وقت یاس کے سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِي

قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ عادت کی اللہ نے عادت کرنا جو تحقیق گذر گئی ہی بیچ بندون اُسکے کے امم ماضیہ مین کہ نہین نفع
دیتا ایمان وقت نزول عذاب کے نصب سنت کا اوپر مصدریت کے ہی ساتھ فعل مقدر کے لفظ اُسکے وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ
اور زیان پایا اُسوقت یا اُس جگہہ کافرون نے یعنے زیان اُنکا اُسوقت ظاہر ہوگیا اگرچہ تمام عمر زیان مین تھے
سورۂ فصّلت مکی ہی چوّن آیتین ہین نوسو چھیانوے کلمے ہین تین ہزار تین سو پچاس حرف ہین فواصل اُسکی ظن طب حرم ضدر
ہین اور ربط اسکا سورہ مومن سے یہہ ہی کہ ختم اُسکا ساتھ بیان یاس کے تھا کہ دال اوپر ملک اور حکم کے ہی ابتدا اسکے
ساتھ حم کے ہوئی کہ دال حکم اور ملک پر ہی

سورۂ فصّلت مکیّۃ وھے اربع وخمسون اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ حا اشارہ طرف حکم کے اور میم طرف ملک کے ہی یا حا سے حکمت اور میم منت ہی حق تعالے منت رکھتا ہی بندون پر اوپر
نازل کرنے حکمت کے بحر الحقایق بابن ہی کہ حم اشارت ہی طرف اُس بھید کے کہ درمیان اللہ کے اور حبیب اُسکے کے
ہی کہ کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل وہان نہین پہنچ سکتا ہی کیونکہ حا اور میم دو حرف ہین کہ وسط اسم رحمن ہین اور یہی وسط
نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین نہیں ساتھ ان حرفین کے کہ دونون نامون مین ہین قسم کہا کر فرماتا ہی یہہ قرآن شریف تَنْزِيْلٌ مِّنَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اتارا ہوا ہی بخشنے والے مہربان کی طرف سے اضافت تنزیل کی طرف ان دو اسم کے کرنے سے سمجھا جاتا ہی کہ
مصالح دنیا اور دین کے وابستہ ہین ساتھ قرآن کے اور یہہ قرآن كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا کتاب
ہی جدا جدا کی گئین آیتین امر اور نہی اور وعد اور وعید کے سے درانحال کہ قرآن ہی زبان عربی کہ آسان پڑھا جاوے
اور سمجھہ مین آوے اور آیتین اُسکی جدا جدی ہین واسطے اُس قوم کے کہ جانتے ہین علم والے لغت اور پہچانتے ہین اللہ کی طرف
سے اُترا ہی خوشخبری دینے والا اُسکو جو اُس پر عمل کرے ڈرانے والا اُسکو جو اُسپر ایمان نلاوے فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ
لَا يَسْمَعُوْنَ پس منہ پھیرا بہت مشرکون نے قبول کرنے اُسکے سے پس وہ نہین سنتے گوش قبول سے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا
فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ اور کہا مشرکون نے
کہ ہمیشہ دل ہمارے بیچ پردون کے ہین سمجھتے اُس چیز کے سے کہ پکارتا ہی تو ہمکو طرف اُسکے یعنے قرآن ہم نہین سمجھتے
اور بیچ کانون ہمارے کے بوجھہ ہی جو آیتین تو پڑھتا ہی ہم نہین سنتے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے پردا
ہی کہ جمال نبوت تیرا نہین دیکھتے ہم یا حجاب ہی کہ ہمکو تیرے ملنے سے مانع ہی وسیط مین ہی کہا ابوجہل نااہل نے جامے
کا درمیان اپنے اور حضرت کے پردہ کر کر کہا کہ تو اُدھر ہم اِدھر ہین پس عمل کر تو اپنے دین پر تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے
ہین اپنے دین پر یا تو جو کر سکے ہمارے حق مین کر ہم بھی جو کر سکینگے کرینگے یا تو اپنی آخرت کے واسطے عمل کر ہم اپنے دنیا
کے واسطے عمل کرتے ہین قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ کہہ سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون
مانند تمہارے نہ فرشتہ ہون نہ جن کہ بات میری نہ سمجھو اور مین ایسی چیز کی طرف دعوت نہین کرتا کہ تمہاری سمع کو
کراہت اور طبع کو نفرت ہو بلکہ وحی کیا جاتا ہی طرف میری یہہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے چلو طرف اُسکے
ساتھ توحید اور طاعت کے طلب استقامت کرو شریعت پر لاؤ ایمان اُسکی وحدت پر اور بخشش

بانگو اُس سے گناہوں اپنوں کی کہ بعد اسلام کے صادر ہوئی ہیں موضح میں ہے کہ استقامت مساوات افعال اور
اقوال اور احوال کی ہے یعنے چاہیے کہ ظاہر و باطن ایک ہووے اور جب مرتبہ استقامت کو پہنچو استغفار کرو روبیت
اعمال سے کہ روبیت اعمال گناہ عظیم اور خطائے بزرگ ہے وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ اور وائے ہے
اور عذاب سخت ہے واسطے شریک لانے والوں کے وہ لوگ جو نہیں دیتے زکوٰۃ یعنے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ کے
کہ زکوٰۃ نفس ہے متکلم نہیں ہوتے مراد یہہ ہے کہ اپنی جان کو پلیدی شرک سے ساتھ توحید کے پاک نہیں کرتے یا یہہ کہ زکوٰۃ
مال کی نہیں دیتے اور وجہ تخصیص منع زکوٰۃ کی سبب صفات ذمیمہ انکے میں سے یہہ ہے کہ مال محبوب انکا ہے اُسکا دینا
نفس پر اُنکے سخت تر ہے اور اعمال سے اور اس صفت کے لانے میں اشارہ ہے طرف بخل اُنکے کے اور عدم شفقت اُنکے
کے اوپر خلق کے اور بخل اکبر ذمائم اور اعظم رذائل ہے لکھا ہے کہ جو تونگر کہ سخاوت نہیں رکھتا مانند اُس تن کے ہے کہ جان نہیں رکھتا
اور اُس درخت کے ہے کہ پھل نہیں رکھتا فرد جو کہ ممسک ہے اور تونگر ہے تن بیجان درخت بے بر ہے وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ
كٰفِرُونَ اور وہ نزدیک ساتھ آخرت کے وہ ہیں کافر اسواسطے نفقہ نہیں دیتے کہ جزا وہاں ملنے کا اعتبار نہیں کرتے اِنَّ الَّذِينَ
اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے واسطے انکے ثواب ہے
نہ گھٹنے والا یا غیر محسوب معالم میں ہے کہ یہہ آیت بیماروں اور عاجزوں اور ناتوانوں کی شان میں ہے کہ حالت ضعف اور
عجز میں اداے عبادت نہیں کر سکتے حق تعالی وہی ثواب طاعت کا کہ زمانہ صحت میں کرتے تھے عطا فرماتا ہے پس غیر
ممنون غیر موقوف ہونے والا ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ
اوپر طریقے نیک کے ہو عبادت سے پس جب بیمار ہو حق تعالے فرشتے کو جو موکل اُسپر ہے فرماوے لکھو واسطے اُسکے مانند اُس
عمل کے کہ حالت صحت میں کرتا تھا یہاں تک کہ بند مرض سے چھڑاؤں میں اور یا بیچ درگاہ اپنی کے بلاؤں میں قُلْ اَئِنَّكُمْ
لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْاَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهٗ اَنْدَادًا کہہ کیا کفر کرتے ہو تم ساتھ اُس شخص کے کہ پیدا کیا ہے اُسنے زمین کو
بیچ دو دن کے امام ابو اللیث نے کہا کہ یکشنبہ کو زمین پیدا کی اور دوشنبہ کو بچھائی اور کرتے ہو تم واسطے اُسکے شریک
ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ یہہ جو پیدا کرنے والا زمین کا ہے پروردگار عالموں کا وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا اَقْوَاتَهَا
فِي اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ اور پیدا کئے بیچ اُسکے پہاڑ اوپر اُسکے سے تو کہ دیکھنے والے نظر کر کر قدرت کاملہ مشاہدہ کریں اور
برکت رکھی بیچ پہاڑوں کے کہ معادن اُنمیں پیدا کئے یا برکت رکھی بیچ زمین کے کہ باغ اور کھیتی اور انعام اور انہار
بنادئے اور مقرر کئے بیچ زمین کے قوت اہل زمین کی جیسے گندم جو چاول گوشت دال کہ غالب قوت ہر بلد کے
والوں کا ہے اور یہہ رزق مقرر کیا بیچ تتمہ چاروں کے یعنے اور دو دن میں کہ سہ شنبہ اور چارشنبہ ہے سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ
برابر ہوا جواب برابر ہونا کر واسطے پوچھنے والوں کے مدت پیدایش زمین کی اور اُسکی جو اُسمیں ہے یعنے جواب سائلوں کا
بے کم و زیادہ کہا گیا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ پھر قصد کیا طرف بنانے آسمان کے اور حال یہہ ہے کہ وہ دھواں تھا
یعنے بخار پانی کا دھوئیں کی شکل زاد المسیر میں ہے کہ جب اللہ تعالی نے آب اور آتش کو پیدا کیا باد کو اُسپر چلایا وہ شور
میں آیا اُسکو لائی بخار اُس سے بلند ہوا حق تعالی نے اُس سے آسمان پیدا کیا عین المعانی میں ہے کہ اللہ تعالی نے

جوہر سبز پیدا کیا اور نظر ہیبت سے اُسکو دیکھا وہ گھل کر بہنے لگا آگ کو اُسپر مسلط کیا تو کہ جوش میں آیا کف اور بخار
اُس سے پیدا ہوا کف سے زمین اور بخار سے آسمان بنایا فرد کف سے زمین بخار سے پیدا کیا ۔ پروردگار میرے نے دیکھو تو
کیا کیا فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا پس فرمایا اللہ نے بعد پیدا کرنے آسمان کے واسطے آسمان کے اور واسطے
زمین کے کہ دونوں آؤ ساتھ اُس چیز کے کہ تمکو حکم کیا میں نے از روے فرمانبرداری کے یا ناخوشی کے یعنے خواہ نخواہ آؤ
مراد اس سے اظہار قدرت ہی نہ اثبات خوشی اور ناخوشی اُنکے کی لکھا ہی کہ آسمان کو کہا کہ سورج چاند ستارے اپنے ظاہر کر
اور زمین کو حکم کیا کہ نہریں جاری کر درخت نکال بار و بر قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ کہا اُن دونوں نے آئے ہم دونوں
ساتھ اُس چیز کے کہ فرمایا تو نے خوشی سے لکھا ہی کہ اول موضع کعبہ معظم زاد اللہ شرفا و کرامۃ نے تمام اجزاے زمین میں سے
بات کی پھر آسمان نے کہ برابر اُسکے ہی اجزاے آسمان سے اسی سبب سے وہ مقام کعبہ اسلام اور قبلہ انام ہوا اور جب آسمان بنے
اُسکو پھاڑ ڈالا فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحٰى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا پس مقرر کیا اُنکو سات آسمان اور سب کام اُنکے بنائے
بیچ دو دنکے پنجشنبے اور جمعے کو اور ڈال دیا بیچ ہر آسمان کے کام اُسکا یعنے مقرر کردی شان ہر فلک کی اور جو کچھ اُس میں
پیدا ہویا اہل ہر آسمان کو الہام کیا کہ اسطرح عبادت کرو وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا اور زینت دی ہمنے
آسمان نزدیک والے کو ساتھ چراغوں کے یعنے ستارونکے کہ چراغوں کی طرح روشن ہیں اور محافظت کی ہمنے آسمان کی
محافظت کرنا کر آفتوں سے یا شیطانوں سے کہ سننے کو کلام ملائکہ قصد چڑھنے کا کریں ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ یہہ جو مذکور
ہوا پیدا کرنا اور اندازہ کرنا خداوند غالب کا ہی کہ اپنے ملک میں اپنی قدرت کاملہ سے جو چاہے کرے جاننے والا کہ جو کرتا ہی حکمت سے
کرتا ہی فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ پس اگر منہہ پھیریں کافر مکے والے ایمان سے باوجود
اس بیان کے پس کہہ ڈراتا ہوں میں تمکو عذاب آسمان سے مانند عذاب آسمانی کے قوم عاد کے کہ باد صرصر تھی اور عذاب
قوم ثمود کے کہ چیخ جبرئیل تھا تخصیص ان دونوں قوموں کی اسواسطے ہے کہ قریش سفر موسم گرما اور سرما میں مقاموں پر ان
دونوں گروہ کے گذر کر آثار عذاب کے مشاہدہ کرتے تھے اور وہ مستحق ہوے اور صاعقہ کے ہوے إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ
أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللّٰهَ جس وقت کہ آئے تھے اُنکے پاس پیغمبر ہود اور صالح علے نبینا وعلیہما السلام آگے
اُنکے سے اور پیچھے اُنکے سے یعنے سب طرف سے ساتھ نرمی اور گرمی اور نصیحت اور فضیحت کے آئے اور دعوت کی یہہ کہ
نہ عبادت کرو مگر اللہ کو قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ کہا کافروں نے جواب میں اُنکے اگر چاہتا
پروردگار ہمارا البتہ اُتارتا فرشتونکو تمھارے جگہہ پس تحقیق ہم ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اُسکے
کافر ہیں کیونکہ تم بھی مثل ہمارے آدمی ہو پھر تمکو فضیلت شرافت پیغمبری نہیں نظم مشرکوں نے انبیا کو دیکھکر مثل اپنے
جہل سے جانا البشر صورت اُنکی ظاہری دیکھا گئے معنی باطن سے بس غافل رہے ۔ راقم صورت پہ نوبت کر نگاہ
دیکھ معنی نا ہووا سیر آلہ ۔ چشم صورت بین کو اپنے کرلے بند ۔ تو معنی سے ہو تو بہرہ مند ۔ اب قصہ اُنکا حقیقتا
فرماتا ہی فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ پس جو تھی قوم عاد پس تکبر کیا اُنھوں نے بیچ زمین احقاف کے
بلا دلیں میں بغیر حق کے یعنے استحقاق تکبر کا نہیں رکھتے تھے پھر حضرت ہود نے اُنکو ڈرایا عذاب سے اُنھوں نے

تکبر سے اُنکے کہنے پر التفات نکیا وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً اور کہا اُنھون نے کون ہی سخت تر ہم سے از روئے قوت کے تھا
مغرور ہوئے اپنی قوت شوکت پر کیونکہ جسیم اور طویل تھے اور پتھر کو پہاڑ سے گھونسے سے اکھیڑ ڈالتے تھے اَوَلَمْ
يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً کیا نہین دیکھا اور نہین جانا اُن مغرورون نے کہ تحقیق اللہ جسنے پیدا کیا
انکو وہ سخت تر ہی اُن سے قوت مین وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ اور تھے عادی تعصب سے ساتھ نشانیون ہماری کے انکار
کرتے باوجود اسکے کہ جانتے تھے کہ حق ہی فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ پس بھیجا ہمنے اوپر اُنکے باد تند کو
بیچ دنون نحس کے عشرہ اخیر شوال ہین چارشنبہ سے آخر چارشنبہ دوم تک کہ آٹھہ دن سات راتین تھین اور باد صرصر کو
بھیجا لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو کہ چکھاوین ہم انکو عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور سب کو
ہلاک کر دین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ اور البتہ عذاب آخرت کا بہت رسوا کرنیوالا ہی اور وہ نہ مدد دئیے
جاوینگے عذاب دور کرنے مین اُسدن وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ اور جو تھی قوم ثمود پس راہ دکھائی ہمنے خیر اور شر کی انکو یا دلائی
کی ہمنے انکو طرف راہ راست کے فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى پس اختیار کیا اُنھون نے اندھے پن کو یعنے جہل اور ضلالت اور کفر
کو اوپر علم اور ہدایت اور ایمان کے فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ پس پکڑا انکو کڑک عذاب رسوا کرنیوالے
کے نے یعنے چیخ نے جبرئیل کے ہلاک کیا بسبب اسکے کہ تھے کماتے تکذیب صالح علی نبینا وعلیہ السلام سے اور پانون کاٹنے
ناقہ کے سے وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ اور نجات دی ہمنے صاعقہ سے اون لوگون کو جو ایمان لائے صالح پر اور
پرہیز کرتے شرک سے وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ اور یاد کر اُسدن کو کہ اکھٹے کئے جاوینگے دشمن اللہ کے طرف
آگ کے پس وہ قسم قسم کئے جاوینگے دوزخین ڈالنے کو یا پہلونکو جدا کرینگے پچھلونسے تو پہنچین پھر سب کو دوزخ کی طرف ہانکے گے
حَتّٰٓي اِذَا مَا جَاۗءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یہانتک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس گواہی دینگے
اوپر اُنکے کان اُنکے ساتھہ اُس چیز کے کہ سنے ہونگے اور آنکھین اُنکی ساتھہ اُس چیز کے کہ دیکھے ہونگے اور چمڑے اُنکے یعنے
اُنکے اور پہلے سب عضوون سے ران چپ بولے گی اور ہتھیلی راست اور بعضون نے کہا ہی کہ شرمگاہین اُنکی گواہی دینگی
ساتھہ اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا اور کہینگے کافر تعجب سے یا غصہ کے واسطے چمڑون اپنے کے
کیون گواہی دی تمنے اوپر ہمارے کہ ہم تمھین راحت سے رکھتے تھے زحمت سے بچاتے تھے قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ
شَيْءٍ کہینگے اعضا اُنکے کہ ہم پر غصہ مت کرو ہم اپنے اختیار سے نہین بولے بلکہ گویا کیا ہمکو اللہ نے جسنے گویا کیا ہر چیز کو
وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور حال آنکہ اُسنے پیدا کیا تمکو پہلے بار عدم سے وجود مین لایا وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف
اُسکے پھیرے جاؤگے تم واسطے جزا کے وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ
ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نتھے تم چھپا سکتے اسبات سے کہ گواہی دیوین اوپر تمھارے کان تمھارے
اور نہ آنکھین تمھاری اور نہ اعضا تمھارے ولیکن گمان کیا تمنے یہہ کہ اللہ نہین جانتا بہت اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم
زاد المسیر مین ہی کہ کفار کہتے تھے کہ جو ظاہر کرتے ہین ہم اُسکو خدا جانتا ہی اور چھپے کرتے ہین ہم اُس سے آگاہ نہین حقتعالے نے فرمایا
وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ اور اسی گمان تمھارے نے جو گمان کیا تمھاتے دنیا مین ساتھ

پروردگار اپنے کے کہ چھپے کام ہمارے نہیں جانتا ہلاک کیا تمکو آخرت میں پس ہوگئے تم زیان پانے والوں سے فَاِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ پس اگر صبر کریں کافر یا جزع کریں پس آتش دوزخ ہی جگہہ رہنے انکے کی وَاِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ
اور اگر توبہ کریں وہ پس نہیں وہ توبہ قبول کئے جاوینگے وَقَیَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَیَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ اور مقرر
کئے ہیں ہمنے واسطے مشرکوں کے ہمنشین شیطان پس زینت دلاتے ہیں وہ واسطے انکے جو کچھہ کہ آگے انکے ہی دنیا اور رغبت
نفس اور ہوا سے توکہ طالب ہیں اسکے قائم ہیں اور جو کچھہ کہ پیچھے انکے ہی امور اخروی سے اور وعدا اور وعید سے توکہ اسکے
منکر ہیں وَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اور ثابت ہوئی اوپر انکے بات عذاب کی ساتھہ
امتوں دوسروں کے کہ گذری ہیں پہلے انکے جنوں سے اور آدمیوں سے کہ ان سب نے یہی عمل کئے تھے یعنی جیسے وہ امتیں
جہنم سینے والیاں عذاب کی لائق تھیں ایسے ہی یہہ گروہ سزاوار عذاب کے ہی کشف الاسرار میں ہی کہ اللہ بندے سے جو بھلا
چاہتا ہی تو ہمنشین اسکا صالح کرامت فرماتا ہی توکہ طاعت میں مددگار اسکا ہو اور جو بندے سے برائی چاہتا ہی تو مصاحب اسکا
فاجر کرتا ہی توکہ معصیت میں اسکو ڈالے اور مخالفت حق میں حرص دلاوے جیسا کہ شیطانوں کو ہمنشین کافروں کا کیا اور
سزاوار عذاب کے ہوئی اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ تحقیق کافر تھے زیان پانیوالے ونوجہان میں لکھا ہی کہ کفار قریش آپس میں
ایک دوسریکو وصیت کرتے تھے کہ جب محمد کو دیکھو قرآن پڑھتے ہوئے تو ایسی لغویات والو کہ غلط پڑھ جاوے پھر جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے تھے تو بعضے انمیں سے تالیاں بجاتے شعر اپنے کلام بیہودہ بکتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ
وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے مت سنو تم اس قرآن کو کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں اور بکبک کرو بیچ اسکے توکہ تم غالب ہو تلاوت پر انکی اور وہ پڑھنے سے بند ہو جاویں فَلَنُذِیْقَنَّ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِیْدًا وَّلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ پس البتہ چکھاوینگے ہم ان لوگوں کو جو کافر ہوئے مراد اس گروہ
سے قائل ہیں یا عام کافروں کو عذاب سخت یعنی بہت اور ہمیشہ اور البتہ جزا دینگے ہم انکو بدتر اس چیز کا کہ تھے وہ عمل کرتے
ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ یہہ عذاب بدتر ہی جزا دشمنان خدا کی آگ النار عطف بیان جزا ہی لَهُمْ فِیْهَا دَارُ الْخُلْدِ
واسطے انکے بیچ دوزخ کے گھر ہی رہنے کا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ بدلا دئے جاوینگے بدلا دینا کہ سبب اسکے
ہیں کہ تھے ساتھہ نشانیوں ہمارے کے انکار کرتے یا آیات کلام ہمارے کے جھگڑتے وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا
مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ کہینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں اسوقت کہ آگ میں پڑے ہونگے اے پروردگار ہمارے دکھلا ہمکو وہ شخص
کہ دنیا میں جنھوں نے گمراہ کیا ہمکو جنوں سے اور آدمیوں میں سے یعنے ابلیس کہ نافرمانی اسنے ظاہر کی اور قابیل کہ خون
ناحق کیا اور ان دو شخصوں کو ہمیں دکھا کہ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ کریں ہم انکو نیچے پانوں اپنے کے
اور اسلئے بدلا لیں توکہ ہو جاویں وہ نیچے والوں سے یعنی نیچے کے درجے میں ہوں یا ذلیل والوں سے ہوں اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا
رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تحقیق ان لوگوں نے کہ کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر ثابت رہا اوپر اسکے حضرت امیر المؤمنین ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شرک نہ لاسکے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امر اور نہی پر قائم رہا اور روباہ
نہ کی حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمل اپنے خالص و پاکیزہ کئے حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرائض

اور کہے حضرت حسن بصری رض نے کہا کہ طاعت کرتے رہے گناہوں سے بچتے رہے بعضوں نے کہا کہ دنیا سے اعراض کیا اور آخرت
کی طرف راغب ہوئے صاحب کشف الاسرار نے کہا کہ ربنا اللہ عبادت توحید اقرار سے ہے اور ثم استقاموا اشارت
طرف توحید معرفت کے ہے توحید اقرار یہہ ہے کہ سب کو ایک کہے اور توحید معرفت یہہ ہے کہ اسکو ایک پہچانے تتنزل
علیہم الملئکۃ اترتے ہیں اوپر مومنان مستقیم کے فرشتے وقت مرگ یا وقت نکلنے کے قبر سے یا محشر سے اور انکو کہتے
ہیں الا تخافوا ولا تحزنوا یہہ کہ مت ڈرو آخرت کے معاملے سے کہ تمپر آسان ہوگا اور مت غم کھاؤ اہل اور ولد کا کہ
اللہ تعالے کارسازی انکی بخوبی فرماویگا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون اور خوشخبری سنو اس بہشت کی جو کہ
تم دنیا میں وعدہ دئے جاتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ہم ہیں
دوست دار تمہارے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے دنیا میں آفت سے بچاتے تھے نیک باتیں الہام کرتے تھے راستی
کی طرف لاتے تھے معاونت کرتے تھے اور آخرت میں ساتھ تعظیم و تکریم شفاعت کے مدد دینے والے ہیں ولکم فیہا ما تشتھی
انفسکم ولکم فیہا ما تدعون اور واسطے تمہارے ہے بیچ آخرت کے جو کچھ چاہیں جی تمہارے لذتیں اور کرامتیں اور واسطے
تمہارے ہے بیچ عقبی کے جو مانگو نزلا من غفور رحیم مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے لفظ نزل میں ایماء ہے طرف
اسکے کہ اہل استقامت کے واسطے بڑی بڑی چیزیں مقرر ہیں کہ انکی نسبت یہہ جو کچھ عطا کیا ماحضر ہیں کہتے ہیں کہ نتیجہ استقامت
نہایت کرامت ہے کیونکہ روش طریقت میں کوئی درجہ عالی تر کرامت سے نہیں شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے کہا کہ
استقامت نگاہ رکھنا سر کا ما سوا اللہ سے یعنے چاہیئے کہ خلوت خانہ میں غیر حق کو دخل نہ دے اور اغیار بار نہ پاوے
نظم طالب کر تو رافت ہی استقامت کہ یہہ استقامت ہے فوق کرامت نہ دل میں در آئے سوائے خدا نہ جی میں سماوے
بجز کبریا جو اگر دھیان ہو تو اُسکے ہو دھیان نہ سوا اُسکے مت جائے وہم و گمان نہ دلمیں خیال آئے اغیار کا اگر
عمر نوح ہو اسکو عطا ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین اور کون شخص ہے بہتر از روے بات کے اُس
شخص سے کہ بلاتا ہے خلق کو طرف طاعت اللہ کے اور کرتا ہے عمل اچھے اور کہتا ہے تحقیق میں مسلمانوں سے ہوں یہہ آیت حضرت
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہے کہ خلق کو دعوت بحق فرماتے تھے امام ابو اللیث نے کہا کہ مراد اس سے علما ہیں
کہ احکام دین کے لوگوں کو سکھاتے ہیں اور عمل صالح انکے یہہ ہیں کہ علم پر عمل کرتے ہیں یا محتسب ہیں کہ امر معروف اور نہی منکر
سے ڈراتے ہیں اور عمل نیک انکا یہہ ہے کہ جو اُس میں رنج اور ایذا پہنچتی ہے صبر اور تحمل فرماتے ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ سب
امام اور مشائخ اس آیت میں داخل ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہیں دیکھتی میں اس آیت کو مگر
بیچ شان مؤذنوں کے صاحب عین المعانی نے کہا کہ جب بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے تھے یہود کہتے تھے کہ گدھا آواز کرتا
اور نماز کے واسطے بلاتا ہے اور بیہودہ باتیں بکتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی بہر تقدیر کہ مراد مؤذن ہوں عمل صالح انکا یہہ ہے
کہ درمیان اذان اور قامت کے دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ اور نہیں برابر ہوتی نیکی اور نہ بدی
جزا سزا میں یعنے توحید اور شرک مساوی نہیں کہ وہ موجب رفع درجات اور یہہ سبب افتادن درکات ہے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ حسنہ نرمی اور خوش خلقی ہے اور سیئہ سختی اور بدخوئی یا حسنہ سے مراد علم ہے اور سیئہ جہل اور تفسیر ماوردی و تبیان

اور

اور علمی المعانی بین ہی کہ حسنہ حسب آل پیغمبر ہی اور سیئہ عداوت انکی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ پس دفع کر تجکو سا تہ اس خصلت
کے کہ افضل الامر بین وہ نیکتر ہی یعنے غضب کو ساتہ حلم کے تسکین دے اور گناہ کو ساتہ عفو کے محو کر اور لغو سے ساتہ
تغافل کے درگذر فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ حسب ایسا کرے تو نوتا گہان وہ شخص کہ درمیان تیرے
اور درمیان اسکے دشمنی ہی گویا کہ وہ دوست ہی قرابتی اخفاف مین امام اعظم رح سے منقول ہی کہ مین جو سنتا ہون کہ کوئی
شخص میری برائی کرتا ہی تو اسکے حق مین یہانتک بھلائی کرتا ہون کہ وہ مجھے بھلا کہنے لگتا ہی وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا
اور نہین سکھلائی جاتی یہہ خصلت کہ مقابل بدی کے نیکی کرتا ہی مگر ان لوگون کو کہ صبر کرتے ہین ایذا پر اور نفس کو بدلا
لینے سے باز رکھتے ہین وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ اور نہین سکھایا جاتا یہہ صفت اور عادت مگر بڑے نصیب والا
کہ جسکو بہرہ تمام ایمان سے ہی یا کمال نفس سے یا خیرت یا اخلاق حسنہ سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حظ عظیم بہشت ہی
وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور اگر چوک دے تجکو شیطان کی طرف سے کوئی چوکنی والا یعنے اگر وسوسہ
شیطان چاہے کہ یہہ خصلت تیری اڑا دے پس پناہ پکڑ ساتہ اللہ کے شر اسکے سے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تحقیق اللہ
وہی ہی سننے والا استفادہ تیرا جاننے والا نیت تیری وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اور نشانیون
قدرت اسکی سے رات ہی اور دن کہ پے در پے آتے ہین دن واسطے آرایش کے اور رات واسطے آسایش کے اور سورج
اور چاند کہ اندازہ مقرر اور سیر مقدر پر آتے جاتے ہین لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ
كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ سجدہ کرو واسطے سورج کے اور نہ واسطے چاند کے کہ یہہ مخلوق ہین مانند تمہارے اور سجدہ کرو واسطے
اللہ کے جسنے پیدا کیا ہی انکو اگر ہو تم ساتہ یگانگی کے اسکو عبادت کرتے کیونکہ سجود اخص عبادات ہی اور وہ خالق کو چاہیے
نہ مخلوق کو امام شافعی یہین سجدہ کرتے ہین تاکہ سجدہ متصل امر کے ہو جاوے فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ
بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ پس اگر تکبر کرین وہ سجدہ کرنے سے حق تعالے کے پس جو کوئی کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین
فرشتون سے نماز پڑھتے ہین تسبیح کہتے ہین واسطے اسکے رات اور دن اور وہ نہین تھکتے کثرت عبادت سے امام اعظم رح
یہان سجدہ کرتے ہین کیونکہ سخن سجدہ یہین تمام ہوا ہی اور یہہ روایت ابن عباس اور ابن عمر سے ہی رضی اللہ عنہما اور نزدیک
شافعی رح موافق روایت عبد اللہ ابن مسعود رض کے تھا سمجھیے کہ یہہ سجدہ گیارہوان ہی باتفاق علما محی الدین ابن عربی
نے فتوحات مین اسکو سجدہ اجتہاد کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر آخر آیت اولی مین سجدہ کرین سجدہ شکر ہی کیونکہ مقارن ان
كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ کے ہی اور اگر بعد آیت دوسری کے سجدہ کرین سجدہ نشاط اور رغبت ہی کیونکہ متصل وَهُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ کے ہی
وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَی الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ اور نشانیون قدرت اسکی سے ہی یہہ کہ تو دیکھتا ہی زمین کو
دبی ہوئی اور خشک پس جب اتارتے ہین ہم اوپر اسکے پانی ہلتی ہی سبب اوگنے نباتات کے اور پھولتی ہی اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا
لَمُحْیِ الْمَوْتٰی تحقیق جسنے زندہ کیا زمین مردہ کو البتہ زندہ کرنیوالا ہی مردونکو اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق وہ اوپر
ہر چیز کے مارنے جلانے سے قادر ہی اور اسکی قدرت کے آگے سب یکسان ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا
تحقیق وہ لوگ کج راہی کرتے ہین بیچ آیتون کتاب ہمارے کے یعنے طعن کرتے ہین یا تاویل باطل کر کر راہ صواب سے پھر لیتے ہین

اوپر ہمارے یعنے ہم جانتے ہیں اونکو اور الحاد کی انکو دینگے افمن يلقى في النار خير ام من ياتي امنا يوم القيمة کیا پس جو کوئی
ڈالا جاوے بیچ آگ کے یعنے ابوجہل کہ باتفاق مفسرین بہتر ہی یا جو کوئی کہ آوے امین دوزخ سے دن قیامت کے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یا حمزہ یا عمر یا عثمان یا عمار رضی اللہ عنہم اعملوا ما شئتم انه بما تعملون بصير کرلو جو چاہو تم یہہ
امر تہدید ہی کفار کو تحقیق وہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہی جزا دیگا اُسکی ان الذين كفروا بالذكر
لما جاءهم تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھہ قرآن کے جب ذکر یعنے قرآن آیا انکے پاس یہی لوگ معاندین وانه لكتب عزيز تحقیق قرآن البتہ کتاب ہی
عزت والی اور بزرگ نزدیک اللہ کے یا کثیر النفع یا بے مثل امام قشیری نے کہا کہ قرآن عزیز ہی اسواسطے کہ کلام پروردگار عزیز کا ہی اور فرشتہ
عزیز لایا ہی واسطے امت عزیز کے یا نامہ دوست کا طرف دوست کے اور نامہ دوست نزدیک دوستونکے عزیز ہوتا ہی فرد جان و دل سے عزیز سمجھتے
محبوب عزیز نامہ ہر اسکا عزیز ہرا اور یہی مکتوب عزیز لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه نہیں آتا اس کتاب
پاس جھوٹ آگے اُسکے سے اور نہ پیچھے اُسکے سے یعنے کسی جہت سے جھوٹ کو اُسمیں دخل نہیں یا زیادہ اور نقصان اُسمیں
راہ نہیں پاتا یا اخبار گذشتہ اور آیندہ اسکی بیچ دروغ نہیں سما یا تنزيل من حكيم حميد اور اتاری گئی ہی حکمت
والے تعریف کئے گئے کی طرف سے ما يقال لك الا ما قد قيل للرسل من قبلك نہیں کہا جاتا واسطے تیرے ای محمد صلے اللہ علیہ
وسلم یعنے نہیں کہتے تجھکو کفار قوم تیری کے مگر جو تحقیق کہا گیا تھا یعنے کافرون نے کہا تھا واسطے پیغمبرونکے پہلے تجھ سے
حق تعالے تسلی اپنے حبیب کی فرماتا ہی کہ کافرونکے باتونسے ملال خاطر عاطر پر نلا کہ پہلے تجھ سے جو پیغمبر ہوا ہی منکران قوم اوسکے
نے اسیطرح اُسکو کہا ہی ان ربك لذو مغفرة وذو عقاب اليم تحقیق پروردگار تیرا البتہ بخشنے والا ہی پیغمبرونکو اور انکے تابعون
اور عذاب دردناک دینے والا ہی منکرونکو اور جھٹلانے والونکو لکھا ہی کہ کفار کہتے تھے قرآن زبان عجمی میں کیون نہ اُترا یا کچھہ
زبان عرب میں ہوتا کچھہ زبان عجم میں تو کہ دونون فرقے حظ اُٹھاتے یہہ آیت اُتری کہ ولو جعلنه قرانا اعجميا لقالوا لولا
فصلت ايته اور اگر کرتے ہم اُسکو قرآن عجمی زبان کا البتہ کہتے کافر عرب کے کیون نہ جدا جدا اور ہویدا ہویدا کی گئیں
آیتیں اُسکی ایسی زبان میں کہ ہم سمجھتے ءاعجمي وعربي کیا عجمی بولی اور عربی لوگ کہ جنکو خطاب ہی قل هو للذين امنوا هدى
وشفاء کہہ قرآن واسطے اُن لوگونکے کہ ایمان لائے ہیں راہ دکھانے والا ہی طرف حق کے اور شفا بخشنے والا ہی بیماری شک
اور شبہہ کی سے والذين لا يؤمنون في اذانهم وقر وهو عليهم عمى اور جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے قرآن پر بیچ کانون انکے
کے بوجھہ ہی گوش ہوش سے نہیں سنتے اور وہ قرآن اوپر انکے اندھا پا ہی جلوہ جمال کمال اُسکا نہیں دیکھتے اولئك ينادون
من مكان بعيد یہہ لوگ کہ سننے دیکھنے حقیقت قرآن کی سے بہرے اندھے ہیں پکارے جاتے ہیں مکان دور سے یعنے
مثل انکی ایسی ہی کہ کسی شخص کو دور سے پکارے کہ نہ وہ آواز سنے پکارنیوالے کی نہ صورت دیکھے پھر کیا نفع اُس سے اُٹھاوے فہم
وا ماندہ کیا منزل مقصود کو پہنچے نہ آواز ہی جسکو کہیں آئی جرس کی ولقد اتينا موسى الكتب فاختلف فيه اور البتہ
تحقیق دی ہمنے موسی کو توریت پس اختلاف کیا گیا بیچ اُسکے جیسے قرآن میں کہ بعضون نے مانا اور بعضون نے جھٹلایا
ولولا كلمة سبقت من ربك لقضي بينهم اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے گذری ہی پروردگار تیرے سے کی یعنے وعدہ
قیامت کا اور فیصل کرنا جھگڑونکا اُسدن یا ڈھیل دینا عذاب میں جھٹلانے والونکے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اہل تکذیب کے اور

ہلاک کیا جاتا انکو وَاِنَّھُمْ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ اور تحقیق وہ یا مشرکان عرب البتہ بیچ شک کے ہیں توریت سے یا قرآن سے
وہ شک کہ قلق میں ڈالنے والا ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ جو کوئی عمل کرے اچھا پس واسطے جان اسکی کے ہے کہ نفع اسکا اسے
پہنچتا ہے وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا اور جو کوئی عمل کرے برا پس اوپر جان اسکی کے ہے ضرر اسکا اسیکو ملتا ہے وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيْدِ اور نہیں پروردگار تیرا ستم کرنیوالا واسطے بندوں کے کہ عمل نیک کی جزا نہ دے اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ طرف اللہ کے
پھیرا جاتا ہے علم قیامت کا یعنے جب اس سے سوال کریں تو چاہیے کہ کہیں کہ اللہ ہی جانتا ہے سوا اسکے اسکا علم کسیکو نہیں
وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ اور نہیں نکلتے کچھ میوے غلافوں اپنے سے اور نہیں حاملہ ہوتی کوئی
عورت اور نہیں جنتی مگر ساتھ علم اسکے کے یعنے جیسا کہ علم قیامت اسیکو ہے ویسا ہی علم پھل آنیکا اور بچہ پیدا ہونیکا خاصہ اسیکا ہے
اور ثمرہ بافراد بھی قرأت ہے وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ اور جسدن کہ پکاریگا اللہ مشرکوں کو
اور غصے سے فرماویگا کہاں ہیں شریک میرے جو تم گمان کرتے تھے کہینگے الٰہی سنا ہمنے اور جتایا ہمنے تجکو اب کہ نہیں ہم
کوئی گواہی دینے والا اوپر اسکے کہ واسطے تیرے شریک ہے کیونکہ ہمنے اسکو تبرا کیا وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ
وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ اور کھویا گیا مشرکوں سے جو کچھ کہ تھے عبادت کرتے پہلے قیامت سے یعنے بتوں کی کہ دنیا میں عبادت
کرتے تھے اسدن نہ دیکھینگے یا اُن سے مدد نہ پاوینگے اور یقین جانینگے کہ عذاب خدا سے نہیں واسطے انکے کوئی جگہ بھاگنے
کی لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ نہیں تھکتا کافر مانگنے بھلائی کے سے اس جہان میں جیسے صحت اور نعمت و سوا اسکے
وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ اور اگر لگے اسکو برائی جیسے بیماری ناداری پس نا امید ہے رحمت سے امید توڑنا ہے رحمت کا
اور قنوط دونو صفتیں کافروں کی اور گمراہوں کی ہیں وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ اور چکھا دیں
ہم کافر کو مہربانی اپنی طرف سے جیسے تندرستی اور تونگری پیچھے سختی سے کہ لگی تھی اسکو البتہ کہیگا یہ ہے واسطے میرے
اور میں اسکے لائق تھا یا ہمیشہ رہیگی مجھ سے دور نہیں ہونے کی وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى
اور نہیں گمان کرتا میں قیامت کو قائم ہونے والی اور اگر پھرایا جاؤں میں طرف پروردگار اپنے کے یعنے موافق گمان مسلمانوں
کے کہ قیامت ہوا اور مجھے اٹھاویں تحقیق واسطے میرے البتہ نزدیک اللہ کے بھلائی ہے یعنے میں لائق نعمت اور کرامت
ہوں یہاں دنیا میں بھی اور وہاں آخرت میں بھی مصرعہ عجب تصوریست باطل اسکا عجب خیال محال ہے یہ امام ثعلبی نے
امام حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ کافر کو دو آرزوئیں عجب ہیں ایک دنیا میں کہتا ہے قیامت کو بہشت کی نعمتیں
مجھے ملینگی اور ایک عقبی میں کہیگا کہ کاشکے میں ہوتا مٹی ۔ اور ایک کام ان دونوں سے ظہور نہوگا فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا پس البتہ خبر دیوینگے ہم اُن لوگونکو کہ کافر ہوئے ساتھ عمل انکے کے کفر اور تکذیب سے اور بعد اسکے سزا
عذاب کے ہوگا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ اور البتہ چکھاوینگے ہم انکو عذاب گاڑھے سے اور وہ پاوینگے برعکس انکے خیال
کے نعمت اور کرامت سے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اور جسوقت نعمت رکھتے ہیں ہم اور
ور عافیت کسو لئے ہیں اوپر کافر کے منہ پھیر لیتا ہے شکر سے اور دور کر لیتا ہے کروٹ اپنی کو راہ حق سے یا شکر گذاری
سے وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ اور جب لگتی ہے اسکو برائی اور بلا پس دعا کرنیوالا ہے چوڑی لمبی

تشبیہ دی دعا کو شیٔ عریض سے واسطے وسعت اور کثرت اسکے کے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ
مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دیکھا تمنے اگر ہو یہہ قرآن نزدیک اللہ کے سے پھر کفر کیا تمنے ساتھہ اسکے
بے تامل کون ہی بہت گمراہ اوس شخص سے کہ وہ بیچ خلاف کے ہی دور حق سے وضع موصول بجائے صلہ شرح حال اور تعلیل مزید
اضلال انکی ہی تفسیر امام ابو اللیث میں ہی کہ ابو جہل نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ معجزہ دکھا آپنے چاند کو دو ٹکڑے
کیا ابو جہل نے کہا ای قریش محمد نے قمر پر سحر کیا تم لوگون کو اطراف میں روانہ کرو وہان جاکر پوچھیں اگر شہرون والون نے
بھی یہہ صورت مشاہدہ کی ہو تو آیت احدی ہی والا سحر محمدی پھر قاصد ہر طرف بھیجے اور سب نے اس معجزہ کے واقع ہونے کی
خبر دی ابو جہل نے کہا ہذا سحر مستمر یہہ جادو تمام آفاق میں پہنچا ہی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ
وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ شتاب دکھاوینگے ہم انکو یعنے کفار قریش کو نشانیان قدرت اپنی کی
کہ ایک ان میں سے شق قمر ہی بیچ ملکون کے اور کنارون جہان کے ہی اور بیچ جانون انکی کے تھی یعنے مکے میں یہان تک
کہ روشن ہو جاویگا واسطے انکے کہ تحقیق رسول ہمارا حق ہی اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ آیا نہیں کفایت
پروردگار تیرے کو یہہ کہ وہ اوپر ہر چیز کے حاضر ہی یا گواہ ہی یعنے اگر کفار انکار معجزات تیرا بجا کریں اللہ گواہ تیرا کفایت ہی
بعضے کہتے ہیں کہ دلائل اخبار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے حوادث آئندہ کے جیسی فتح روم اور یمن اور فارس اور
آیات انفسی وہ جو درمیان اہل مکہ کے واقع ہوا قحط اور خوف اور قتل وغیرہ سے معالم التنزیل میں ہی کہ دلائل آفاقی واقع
امم ماضیہ ہی کہ حضرت نے خبر دی ہی اور انفسی واقعہ بدر ہی اور فصول میں محمد بن کعب سے نقل ہی آفاقی غلبہ دین اسلام ہی وقت
ظہور مہدی میں اور انفسی وہ جو زمانہ کرامت نشانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا فتح مکہ وغیرہ سے بعضے ضمیر کو طرف آدمیون کے
پھیرتے ہیں یعنے دکھاوینگے ہم لوگون کو دلائل آفاقی کہ ہدم بنیان ہی اور انفسی کہ ہلاک ابدان ہی یا آفاق میں اختلاف زمانون
اور مکانونکا اور انفس میں تفاوت احوال اور مزاجون کا یا آفاقی عجائب مصنوعات ہی آسمان زمین ستارے دریا درخت اور
سوا اسکے اور انفسی جو نفس انسان میں کاریگریان موجود ہین اخفا میں ہی کہ آفاق عالم کبیر ہی اور انفس عالم صغیر جو کچھ
دلائل قدرت کی عالم کبیر میں ہین عالم صغیر میں بھی نمودار ہین عالم کبیر تمام جہان ہی اور عالم صغیر انسان فرد آدمی زیادتی
رافت عجب یک نشا نہین ہی جو ہی سب خلق میں شیٔ وہ فقط انسان میں ہی اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ خبردار رہو
تحقیق کافر بیچ شک کے ہین ملاقات پروردگار اپنے کے سے ساتھہ بعث اور جزا کے اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ خبردار رہو تحقیق
اللہ ساتھہ ہر چیز کے گھیر رہا ہی قدرت اور علم سے مجمل اور مفصل اشیا کو جانتا ہی جو چاہے اپنے ملک میں کرے توانا ہی
پس سزا دیگا انکو ساتھہ کفر انکے کے سورۃ شوریٰ مکی ہی مگر قل لا اسئلکم سے سات آیتین تریپن آیتین ہین آٹھہ سو چھیاسٹھ ۸۶۶
کلمے ہین ایک ہزار پانچ سو اٹھاسی ۱۵۸۸ حرف ہین فواصل اسکے نوزق لصب دم ہین اور ربط اسکا سورہ فصلت سے
سورۃ شوریٰ مکیہ یہہ ہی کہ دونون سورتون میں وصف اور وعدہ مومنونکا اور ذم اور وعید کافرونکا ثلث وخمسون آیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ عٓسٓقٓ حدیث مرفوع ہی کہ بعد نزول اس حروف کے اثر اندوہ کا پیشانی نور افشانی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم

ظاہر ہوا صحابہ نے سبب پوچھا فرمایا کہ مجھے خبر دی اُن چیزون کی کہ امت پر میرے نازل ہونگی پھر ذکر قذف اور خسف اور اشارا
اُنکے کا فرمایا خروج دجال اور نزول عیسے علیہ السلام تک لکھا ہی کہ حروف مقطعہ حوادث اور فتن کی طرف اشارت ہین
امام ثعلبی نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہی کہ علی مرتضی رضہ سمجھتے ہین انکو اور کہا ہی کہ یہان حا سے حرقت اور میم مہلک اور عین عذاب
اور سین مسخ اور قاف قذف ہی اور ایک قول یہہ ہی کہ یہہ حروف سر اسم حکیم اور مجید اور علیم اور سمیع اور قدیم ہین باشارہ
طرف صفت حلم اور مجد اور علم اور ثنا اور قدرت کے ہین کشف الاسرار مین ہی کہ حق تعالے نے جو نعمتین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہین
اُنکی طرف اشارت فرمایا ہی حا حوض مورود آپکا ہی یعنے حوض کوثر کہ تشنہ لبان امت کو اُس سے سیراب فرماوینگے اور میم ملک ممدود
آپکا ہی کہ شرق سے غرب تک تحت تصرف اُنکے مین لاوینگے اور عین عز موجود آپکا ہی کہ عزیزتر سب اشیا سے نزدیک اللہ تعالی
آپ ہی ہین اور سین سنا مشہود آپ کی ہی کہ کوئی شخص اُس رفعت کو اور قرب کو نہین پہنچیگا اور قاف قیام مقام محمود آپکا ہی
شب معراج مین کہ درجہ اوادنی ہی اور روز قیامت مین کہ شفاعت کبری ہی آلہی بھیج تو اُسپر سلام اور درود کہ جسکا نام محمد مقام
محمود ہے کَذٰلِكَ يُوحِيٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ جیسے کہ اس سورہ مین مذکور ہین معانی اسیطرح وحی کرتا ہی
طرف تیرے ہمیشہ اور طرف اُن لوگونکے کہ پہلے تجھ سے تھے پیغمبر وہی اللہ غالب کہ کوئی وحی اُتارنے مین اُسکو منع نہین کر سکتا حکمت
والا کہ جسکو لائق وحی کے دیکھتا ہی اسپر نازل کرتا ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اُسکے ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے
ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اور وہی ہی برتر بزرگتر فرد رفعت و عظمت اُسکی شان ہی وہ علو اور بہا
ہی تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ نزدیک ہین آسمان کہ پھٹ جاوین اوپر اپنے سے یعنے پہلے آسمان اوپر والا سے شق
ہو پھر اُس سے نیچیکا پھر اُس سے ہیبت اور جلال کبریا سے کشاف مین ہی کہ یہہ حال ظہور کبریا اور جلال و عظمت مین ہی کیونکہ
بالائے آسمان بلند عرش ہی اور کرسی اور صفوف ملائکہ پس شق ہونا واسطے دلیل بڑی ہی آثار عظمت کبریا پر وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ اور فرشتے عرش اُٹھانیوالے یا سب پاکی بیان کرتے ہین ساتھہ تعریف پروردگار
اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین واسطے اُن لوگون کے جو بیچ زمین کے ہین مسلمان اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبردار
ہو تحقیق اللہ وہ ہی بخشنے والا گناہ بندون کے مہربان اُنپر ساتھہ قبول کرنے توبہ کے اور اُسکی بخشش اور مہربانی سے
یہہ بھی ہی کہ فرشتونکو واسطے استغفار کرنے گنہگارونکے فرمایا وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ
اور جن لوگون نے کہ پکڑے ہین سوا خدا کے دوست یعنے شریک اور مانند کہ ساتھہ دوستی کے اُنکی عبادت کرتے ہین اللہ
نگہبان ہی اوپر اقوال اور افعال اور احوال اُنکے کے پس جزا دیگا اُنکو ساتھہ اُسکے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اور نہین تو اے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوپر اُنکے داروغہ تو کہ نگہبانی اُنکے اعمال کی کرے بلکہ تجھہ پر بلاغ ہی اور بس وَكَذٰلِكَ اور
جیسی کہ وحی کی ہر پیغمبر پر بیچ زبان قوم اُسکی ہین اسیطرح اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا
وحی کیا ہمنے طرف تیرے قرآن اوپر زبان قوم تیری کے کہ عربی ہی تو کہ ڈراوے تو اہل مکے کو اور جو کہ گرد اُسکے ہین
یعنے اہل سب شہرونکے کہ کیونکہ تمام زمین مکہ ہی سے بچھی ہی اسیواسطے اوسکو ام القری کہتے ہین یعنے مان شہرونکی
پس سب گرد اگرد اُسکے ہین وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ اور ڈراوے تو دن اکٹھے کرنیکے سے کہ روز قیامت

نہین شک بیچ آنے اُسکے کے اور روز جمع اسواسطے اُسکو کہا کہ خلق پہلی پچھلی سب اُسدن جمع ہوگی یا روحین ساتھ
بدنون کے اکٹھی ہونگی یا عامل ساتھ اعمال اپنے کے جمع ہونگے اور بعد جمع کرنے خلق کے پھر انکو متفرق کرینگے فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ
وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ایک فرقے کو بیچ جنت کے لیجاوینگے کہ مومن اور موحد ہین اور ایک فرقے کو بیچ دوزخکے ڈالینگے کہ
منافق اور مشرک ہین وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا سب خلائق
کو گروہ ایک اوپر طریق ہدایت کے یا اوپر راہ ضلالت کے ولیکن داخل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی راہ دکھا کر اور توفیق عبادت
کی دیکر بیچ رحمت اپنے کے یعنے بیچ بہشت اپنی کے وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ اور ظالم یعنے کافر اور منافق نہین
واسطے انکے کوئی دوست کہ متولی انکے کامونکا ہو اور نہ یاری دینے والا کہ عذاب سے انکو بچا وے أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ
بلکہ پکڑے ہین کافرون نے سوا اللہ انکے دوست مانند بتون کے اور لائق دوستی انکیکا یا رکھتے ہین فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ
يُحْيِي الْمَوْتَىٰ پس اللہ وہی دوست اور کارساز ساتھ حق کے جواب شرط محذوف ہی یعنے اگر ارادہ کرو ولی بحق کا پس اللہ ہی ولی
بحق کہ دوستون کی دستگیری کرتا ہی اور وہی زندہ کرتا ہی مردون کو ساتھ قدرت کے نہ بت عاجز کافرونکے وَهُوَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی اور بت کچھ قدرت نہین رکھتے وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ اور
جو کچھ کہ اختلاف کرو تم بیچ اُسکے ای مسلمانو کسی چیز سے ساتھ کافرون کے دین اور دنیا کے کامون مین پس حکم اُسکا
طرف اللہ کے ہی قیامت کو سب فیصل کردیگا بیضاوی مین ہی کہ کہا گیا ہی کہ جو کچھ اختلاف کرو تم بیچ اُسکے تاویل متشابہ سے
پس رجوع کرو بیچ اُسکے طرف محکم کے کتاب اللہ سے ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ یہہ کہ حکم کرنا ساتھ حق کے
صفت اُسکی ہی ہی اللہ پروردگار میرا اوپر اُسیکے توکل کیا مین نے سب کامون مین اور طرف اُسیکے رجوع کرتا ہون مین
سب حالتون مین فرد فی التحقیقت نہین ہی بندے کا کوئی مرجع کہین بجز مولا فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنیوالا ہے
آسمانون کا اور زمین کا جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا پیدا کئے ہین واسطے تمہارے جنس تمہاری سے جوڑے عورتین وَمِنَ
الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا اور پیدا کئے چارپایونسے جنس انکی سے جوڑے یا پیدا کئے واسطے تمہارے چارپایون سے قسم قسم طرح طرح
کے یا مادہ اور نر يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ بہت کرتا ہی تمکو ذریات سے بیچ اس کارخانے کے یعنے بیاہ کرنے اور اولاد ہونے کے
بیضاوی مین ہی کہ یذرؤکم یعنے یکثرکم ہی لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ نہین مانند اُسکے کوئی چیز لفظ مثل کا کلام عرب مین زاید آتا ہی جیسے
فان امنوا بمثل ما امنتم به یا مثل بمعنے ذات ہی جیسے کہتے ہین مثلك لا يفعل كذا چنانچہ بیضاوی مین ہی وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہی واسطے ہر چیز کے کہ سنی اور دیکھی جاوے لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ واسطے اُسکے کنجیان
خزانون آسمانون کی اور زمین کی ہین فرد ہین مفاتیح رزق اُسکے ہاتھ ہی چرخ سے مینہ زمین سے ہی نبات يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ کشادہ کرتا ہی رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہی بمقتضائے ارادت اور تنگ کرتا ہی واسطے جسکے کہ چاہتا ہے
بوفق مشیت إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تحقیق وہ ساتھ ہر چیز کے دانا ہی پس کرتا ہی جیسا کہ لائق جانتا ہی شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ
مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ
مقرر کیا واسطے تمہارے طاعت اور عبادت اور اصل توحید سے وہ کچھ کہ حکم کیا تھا ساتھ اُسکے نوح علیہ السلام

کو اور جو وحی کیا ہے ہمنے طرف تیرے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے یعنے اصل مشترک دین سے کہ درمیان نوح کے اور تیرے تھی اور جو کچھ حکم کیا تھا ہمنے ساتھ اسکے ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسےٰ کو اصول دین سے یہہ ہے کہ قایم رکھو دین کو کہ ایمان ہے ساتھ اُن چیزونکے کہ تصدیق جنکی واجب ہے اور فرمانبرداری ہے احکام الٰہی کی اور مت اختلاف کرو اور نہ متفرق ہو بیچ اس اصل کے کہ توحید اور طاعت ہے سمجھہ لیجئے کہ اصل دین ایک ہے اور فروع شریع میں اختلاف ہے موافق زمانے اور وقتون کے اور مصلحت بندگان کے چنانچہ فرمایا ہے لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا کَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ بہت بڑی اور دشوار ہے اور سخت اور گران بار اوپر شریک لانیوالون کے وہ چیز کہ پکارتا ہے تو اُنکو طرف اسکے توحید اور نفی شرک سے اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ اللہ کھینچ لیتا ہے طرف اپنے جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے ساتھ توفیق اور ارشاد کے طرف اپنے اُس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے طرف اسکے اور منہہ موڑتا ہے غیر اسکے سے قہر و اقتا غیر خدا سے منہہ پھیرلیتا ہے جو اپنی جانب صاف اور راہ دکھا دیتا ہے وہ سمجھہ لیجئے کہ ایک راہ اجتبا ہے اور ایک راہ انابت راہ اجتبا کو راہ جذب کہتے ہین اور راہ انابت کو راہ سلوک اور ولایت اتم اور اکمل ساتھ ان دونونکے ہوتی ہے بعضون کو بعد سلوک جذب واقع ہوتا ہے بعضونکو بالعکس فرقہ اولیٰ سالکان مجذوب ہین اور طائفہ ثانیہ مجذوبان سالک چنانچہ اہل طریقہ شریفہ نقشبندیہ کہ جذب انکا مقدم ہے سلوک پر اور دل کا انتہا اُنکا ابتدا ہے اسیواسطے فرمایا ہے خواجہ خواجگان امام الطریقہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہ نے کہ ما نہایت را در بدایت درج میکنیم اور فرمایا ہے کہ ما فضلیانیم بامرادانیم راہ مرادی راہ جذب ہے اور راہ مریدی راہ سلوک جو مردان ہیں قطع سر دن ورفتن مین ہے فرق عظیم سوچ لے اگر تجھکو ہے عقل سلیم جسکا ہو جذب عنایت کارساز ہے اُسکو چلنے ہو کیا سوز و گداز ہے ہر منزل کا تعب اُنکو بیچ راہ ہے جذب حق کھینچے لئے جاتا ہے راہ وَمَا تَفَرَّقُوا اور نہین متفرق ہوئے پہلے امتون والے جیسے عاد اور ثمود اور اصحاب ایکہ اور سوا انکے دین مین یعنا وہی ہین ہے کہ کہا گیا ہے نہین متفرق ہوئے اہل کتاب چنانچہ فرمایا ہے وما تفرق الذین اوتوا الکتاب إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بیچھے اسکے کہ آیا اُنکے پاس علم پیغمبر کے بتانے سے یا دین سے نہین پھرے یہود اور نصاریٰ مگر بعد جاننے کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو توریت اور انجیل کی آیاتون سے ہے یا بعد علم کے ساتھ اسباب کے کہ اختلاف کرنا محض گمراہی ہے بَغْيًا بَيْنَهُمْ اور یہہ متفرق ہونا از روے سرکشی کے واقع ہے درمیان اُنکے واسطے دنیا کے یا حسد کے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتے ہین وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہو تی ایک بات کہ پہلے ہو ئی ہے یعنے وعدہ پروردگار تیرے سے مہلت دینے مین ایک وقت مقرر تک کہ دم آخر عمر ہے یا دن قیامت کا ہے البتہ فیصلا کیا جاتا درمیان اُنکے ساتھ عذاب باطل کے اور نجات حق کے وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور تحقیق وہ لوگ کہ وارث کئے گئے ہین قرآن کے پیچھے امتون اگلی کے یعنے مراد کافر ہین زمانہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ قرآن شریف اُنکو دیا اور وہ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ البتہ بیچ شک کے ہین دین یا قرآن یا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے شک خلق مین ڈالنے والے کے فَلِذَلِكَ فَادْعُ پس واسطے اس اختلاف کرنے اُنکے کے یا دا علم کے یا دیا ہے تجھکو لیپس پکار تو خلق کو باتفاق ملت اسلام پر وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ اور قائم رہ سیدھا اور دعوت میں جیسا کہ حکم کیا گیا ہے تو ولید بن مغیرہ نے حضرت سے کہا کہ دعوت سے اور دین اپنے سے کہ رکھتا ہے تو پھر جا آدھا مال اپنا

تجھے دونگا اور شیبہ بن ربیعہ نے کہا کہ اگر دین آبا پر اپنے آجاویگا تو اپنی دختر عقد نکاح مین دونگا یہہ آیت اتری کہ اپنی دعوت پر
قیم اور دین پر مستقیم رہ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ اور مت پیروی کر خواہشون باطلہ اُنکے کی وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ
اور کہہ ایمان لایا مین ساتھہ اُس چیز کے کہ اُتاری ہی اللہ نے کتاب سے مجھہ پر اور تمام انبیا پر یعنی سب کتابون پر جو نازل ہوئی ہین ایمان
رکھتا ہون مین مثل اور کفار کے کہ ایمان لاتے ہین بعض پر اور کفر کرتے ہین ساتھہ بعض کے اور سب کتابون مین امر کیا ہی ساتھہ توحید
کے وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اور حکم کیا گیا ہون مین کہ عدل کرون مین درمیان تمھارے تبلیغ شرایع اور حکومت مین اور اشراف
اور ارذل کو طرف حق کے یکسان بلاؤن اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ اللہ پروردگار ہمارا اور پروردگار تمھارا ہی لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ
أَعْمَالُكُمْ واسطے ہمارے ہے جزا عمل ہمارے کی اور واسطے تمھارے ہی سزا اعمال تمھارے کی لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ نہین جھگڑا درمیان
ہمارے اور درمیان تمھارے کہ جب حق ظاہر ہوگیا حجت شرعی پھر جو کوئی خلاف کرے عناد اور ستمگاری سے ہی اللَّهُ يَجْمَعُ
بَيْنَنَا اللہ اکٹھا کریگا درمیان ہمارے دن قیامت کے وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ اور طرف اُسیکے ہی پھر جانا سب کا بیضاوی مین ہی کہ حکم اسکا
منسوخ ہی ساتھہ آیت قتال کے وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ اور جو لوگ کہ
جھگڑتے ہین بیچ دین خدا کے بعد اسکے کہ قبول کئے گئے ہین واسطے قول خدا کے یعنی میثاق کے دن اقرار کرگیا ہی ربوبیت پر
یا مراد یہہ ہے کہ سخن حق کو قبول کرلیا ہی توریت مین اور حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ہین یا وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین
بعد اسکے کہ قبول کی ہی اللہ نے دعا رسول اپنے کی ظاہر کرنے مین اُن معجزونکے کہ صدق پر اسکے دلالت کرتے ہین حجت انکی
زائل باطل ہی نزدیک پروردگار انکے کیونکہ بعد ظہور آیاتکے ایراد دلائل عناد محض ہی وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ
اور اوپر انکے غضب ہی اللہ کا بسبب اسکے کہ جھگڑتے ہین دین کے باطل کرنے مین اور واسطے انکے عذاب سخت ہی دوزخ مین بسبب
کفر انکے کے اللَّهُ الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ اللہ تعالی وہ ہی جسنے اُتارا کتاب کو آسمانسے ساتھہ حق کے اور ترازو کو تاکہ
تولنے کی چیزین اُس سے تولین کہ لین دین مین ستم نہ واقع ہو بیضاوی مین ہی کہ میزان شرع ہی کہ اُس سے وزن کئے جاتے ہین
حقوق لوگونکے یا عدل ہی معاملات مین معین المعانی مین ہی کہ مراد میزان سے پیغمبر خدا صلعم ہین کہ قواعد عدل کے اُنسے ظاہر ہوئے
اور انزال ارسال انکا ہی وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ اور کس چیز نے دانا کیا تجھکو اور کیا جانتا تو نے شاید کہ قیامت نزدیک ہی
بالفعل بمعنے تحقیق ہی یعنی تحقیق وقت قائم ہونے قیامت کا نزدیک ہی پس متابعت کر کتاب کی اور عمل کر شرع پر اور التزام کر عدل پر
پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ وزن کئے جاوینگے جسمین اعمال تیرے اور پوری دی جاویگی جزا تیری يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا شتابی کرتے ہین ساتھہ آنے قیامت کے وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ اُسکے ازروے استہزا
اور تکذیب کے یا جانتے ہین کہ محمد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک وقت مقرر کرین تو کہ وہ وقت گذر جاوے اور قیامت نہ آوے
اور انکو اُسپر حجت ہو وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ اور جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور رسول پر ڈرتے ہین قیامت
سے کیونکہ نہین جانتے کہ خدا کیا اُنسے کرے اور کس طرح حساب لیجے اور جانتے ہین یہہ کہ آنا اُسکا حق ہی أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ
فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ خبردار رہ تحقیق وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین بیچ آنے قیامت کے بیچ گمراہی کے ہین دور صواب سے
اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ اللہ مہربان ہی ساتھہ بندون اپنے کے رزق دیتا ہی ساتھہ لطف اپنے کے جسے چاہتا

فصول میں ہی کہ لطیف کے چار معنے ہیں اول مہربان امام قشیری نے کہا کہ لطف اسکے سے ہی کہ زیادہ حاجت دنیا ہی اور کرم
سے کام فرماتا ہی دوم نوازش کرنیوالا اور کون ہی نوازش برابر اسکے ہوگی کہ بندوں کو اپنے طرف اضافت فرمائی فرد بندہ
اپنا اسنے فرمایا تو سمجھ کیا رہ گیا نہ واچھی سے بھی واچھی کس کی طرف منسوب ہوں سیوم باریک دان اور دوربین فرد اسرار ذہنی
جانتا ہی سو پوشیدہ ظہور جانتا ہی چہارم پوشیدہ کار فرد قضا و قدر سے اسکے نہیں کوئی آگاہ کسی کو دخل نہیں اسکے کام میں نہ
راہ میں موضح میں ہی کہ لطیف وہ ہی کہ غوامض امور کو علم سے جانے اور جرائم جمہور کو حلم سے بخشے کشف الاسرار میں ہی کہ اللہ لطیف ہے
نعمت بقدر خود دوئی اور شکر بقدر بندہ چاہا وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ اور وہ ہی زور آور لطف و رحمت میں غالب حکم اور ارادت میں
مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ جو کوئی چاہتا ہی ساتھ عمل درست کے کھیتی یعنی آخرت کی زیادہ دیتے ہیں ہم اسکو بیچ
کھیتی اسکے کے یعنے نیکی اوسکی سے یا ثواب اسکے کے تشبیہ دی ثواب کو کھیتی سے اسواسطے کہ جیسے کھیتی سے اناج بڑھتا ہی اسیطرح
عمل مومن کا اللہ کے نزدیک زیادہ ہوتا جاتا ہی یہاں تک کہ ذرہ سے برابر کوہ احد ہو جاتا ہی حرث اصل میں بیج ڈالنا ہی زمین میں یعنی
جسنے عمل کیا بیج ڈالا واسطے آخرت کے میں کہ پھل اسکا وہاں پائیگا اسیواسطے کہا ہی الدنیا مزرعة الآخرة وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ
الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ اور جو کوئی چاہتا ہی ساتھ عمل اپنے کے کھیتی دنیا کی اور کوشش کرتا ہی حاصل کرنے میں
اسکے دیتے ہیں ہم اسکو کچھ اوسمیں سے جتنا اوسکی قسمت میں لکھا ہی اور نہیں واسطے اسکے بیچ آخرت کے کچھ حصہ کیونکہ اعمال موقوف ہیں
نیتوں پر ولکل امرئ ما نوی مراد اس سے کافر ہیں کہ دنیا ہی چاہتے ہیں یا منافق ہیں کہ غزاؤں میں مومنوں کے ساتھ ہوتے تھے
سے غنیمت لینے کو پس اس آیت میں فرمایا کہ جو کوئی دنیا چاہے جسقدر کہ واسطے اسکے مقدر کی ہی دینگے ہم اور نعمت آخرت سے بے
نصیب رکھینگے ہم اور جو کوئی آخرت طلب کرے دنیا سے بھی اپنا حصہ لیگا اور آخرت میں زیادہ سے زیادہ پاویگا کہ ایک کے بدلے
دس اور سات سو اور زیادہ تر اس سے دیا جاویگا مثنوی تا کی طلب مال میں گیراوگا چھوڑ اسکو وا کہ یہہ نکام آویگا دنیا مانگے
تو ملیگی کم سے عقبی چاہیگا دو جہان پاویگا أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ کیا واسطے انکے شریک ہیں
معصیت میں شیطان کہ مقرر کیا ہی ان شیطانوں نے واسطے انکے یعنے زینت دی انھوں نے انکے دلوں میں دین جاہلیت کی
جو کچھ کہ نہیں اذن دیا ہی ساتھ اسکے اللہ نے کسی کو مانند شرک اور انکار بعث کے اور عمل کرنے کے واسطے دنیا کے اور تحریم بحیرہ اور
سائبہ کے اور سوا انکے یہاں ہمزہ واسطے تقریر کے ہی بعضوں نے کہا ہی کہ شرکا انکے بت ہیں اور اضافت طرف انکے واسطے پکڑنے
انکے کے ہی شریک وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہ ہوتی بات فیصل کرنیوالی یعنے قضائے سابق ساتھ تاخیر کے بیچ جزا
کے البتہ حکم کیا جاتا درمیان کافر اور مومن کے یا درمیان مشرکوں اور شریکوں انکے کے اور ہر ایک اپنی جزا سزا پاتا یعنے وعدہ
فیصل کرنیکا ہی دن قیامت کے وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور تحقیق ظالم یعنے کافر واسطے انکے ہی عذاب درد ناک دن قیامت
کہ ہمیشہ رہیگا تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ دیکھیگا تو مشرکوں کو دن قیامت کے ترسناک ڈرے ہوئے اس چیز کے
کہ کمائی انھوں نے اور وبال اعمال انکے کا لاحق ہوگا ساتھ انکے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ اور جو لوگ
ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بیچ باغوں بہشتوں کے ہیں پاکیزہ تر بقعوں میں اور صاف تر مکانوں میں لَهُم مَّا يَشَاءُونَ
عِندَ رَبِّهِمْ واسطے انکے ہی بہشت میں جو کچھ چاہیں نہایا اور مقرر نزدیک پروردگار انکے کے ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ یہہ کرامت

بہشتون کی کہ مذکور ہوئی وہ ہی فضل بڑا کہ حق تعالیٰ نے بندون پر فرمایا کہ جسکے سامھنے نعمتین خانہ دنیا کی کچھہ چیز نہین ذٰلِكَ الَّذِيْ
يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یہہ ثواب ہی جو بشارت دیتا ہی اللہ ساتھہ اُسکے بندون اپنے کو وہ جو ایمان لائے
اور عمل کئے اچھے ﴿شعر﴾ ہی تقدیم خبر باین کرامت ٭ مومن کے لئے ہی بحر فرحت ٭ اعمال نکو کرو کہ بارو ٭ وہان اُنکی جزا ہے نیک یا نوٹ
امام ثعلبی نے قتادہ سے نقل کیا ہی کہ کتنے مشرک جمع ہوکر آپس مین کہنے لگے کہ کچھہ جانتے ہو محمد دعوت پر اُن اعمال کے کہ
ضمیر بشارت مین ہین مزدوری چاہتا ہی یا نہین یہہ آیت اُتری کہ قُلْ لَّاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہین مانگتا مین
تم سے اوپر تبلیغ رسالت کے کچھہ بدلا اور کسی نبی نے پہلے اُسکے بھی مزدوری اِس بات کی نہین کھائی تبیان مین ابن عباس رضی
منقول ہی کہ جب حضرت مدینے بیچ تشریف لائے انصار نے عرض کیا کہ آپ ہمارے بھانجے ہین اور دین مین ہمارے پیشوا ہین اور
خرچ آپکا بہت ہی اور آمد کم حکم ہو تو ہم اپنے مال مین سے جمع کرکر نذر گذرانین تا کہ خاطر عاطر کو فراغ کلی حاصل ہو یہہ آیت اُتری
کہہ مین پیغام پہنچانے پر کسی سے مزدوری نہین چاہتا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى مگر دوستی چاہتا ہون بیچ قرابت کے یعنے قریش چاہیئے
کہ مجھے دوست رکھین کیونکہ قرابت اُنسے رکھتا ہون اور مددگاری کرین اعدا پر اور دشمنی نہ رکھین یا دوستی ثابت ہی بیچ
قرابت والونکے یعنے مین مزدوری رسالت کی نہین چاہتا مگر دوست رکھین میرے قرابت والونکو ابن عباس سے منقول ہی کہ صحابہ
نے بعد نزول اِس آیت کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ہین قرابتی آپکے جنکی محبت ہم پر لازم ہی فرمایا علی اور فاطمہ اور حسنین رضی اللہ
عنہم تفسیر ثعلبی مین ہی کہ قرابتی حضرت کے بنی ہاشم ہین اور مطلب کہ خمس کی تقسیم آپنے اُنپر فرمائی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد قربی سے
تقرب ہی بخدا یعنے دوست رکھو اُنکو جو تقرب بخدا کرتے ہین ساتھہ اعمال صالحہ کے وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا اور
جو کوئی کہ کماوے نیکی یعنے طاعت عین المعانی مین ہی کہ حسنہ یہان حب آل رسول ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ نازل ہوئی ہی یہہ آیت بیچ شان
حضرت ابوبکر صدیق رضی کے اور محبت اُنکی ہی ساتھہ آل پیغمبر کے پس فرماتا ہی حق تعالیٰ کہ زیادہ دیتے ہین ہم اُسکو بیچ اُس حسنہ کے نیکوئی
یعنے دوچند کرتے ہین ثواب اُس نیکی کا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گنہگارون کو قبول کرنیوالا ہی طاعت فرمانبردارون
کی اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بلکہ کہتے ہین کافر کہ باندھہ لیا ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر اللہ کے جھوٹھہ ساتھہ دعوٰی
نبوت کے یا نزول قرآن کے فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ پس اگر چاہتا اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا اوپر دل تیرے کے تو اگر جھوٹھہ باندھتا
اللہ پر اور قرآن تجھسے بھلا دیتا یا مہر کر دیتا دل پر تیرے صبر کی کہ ایذائے قوم سے نہ گھبراتا اخفاف مین سہل بن عبد اللہ تستری رح سے
منقول ہی کہ مُہر شوق ازلی اور محبت لم یزلی کی دل پر رکھتا تا کہ غیر کی طرف التفات ہی نکرتا وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ
اور مٹا دیتا ہی اللہ جھوٹھہ کو اور ثابت کرتا ہی حق کو ساتھہ باتون اپنی کے کہ وحی ہی یا ساتھہ حکم قضا کے کسیکو دفع کرنے کی اُسکے
قدرت نہین اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق اللہ جاننے والا ہی سینے والی بات کو تیری راستی اور اُنکا گمان کہ تجھہ پر جھوٹھہ باندھنے
کا کرتے ہین اُسپر کچھہ چھپا نہین ہی عین المعانی مین ابن عباس رضی سے روایت ہی کہ بعد نزول آیت قُلْ لَّاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا کے بعضے
لوگون کے دلمین گذرا کہ پیغمبر ہمکو ساتھہ محبت اقربا اپنے کے فرماتے ہین تو کہ بعد آپکے اُنکے ہم تابع رہین اور وہ ہمپر حاکم رہین جبرئیل
علیہ السلام نے یہہ آیت لاکر اُنکو خبر کی اُس خطرے کی آپنے اُنسے کہا اُنھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گواہی
دیتے ہین ہم کہ آپ سچے ہین اور اِس اندیشہ سے توبہ کی ہمنے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا

عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اور اللہ وہ ہی جو قبول کرتا ہی توبہ بندون اپنے سے جب گناہ کر کر نادم ہوتے ہین اور اوسکی طرف رجوع کرتے
ہین اور معاف کرتا ہی برائیون سے یعنی بعد توبہ کے گناہ بخشتا ہی اور جانتا ہی جو کچھ کہ کرتے ہو تم گناہ اور توبہ سے اور یفعلون ساتھ یا کے
بھی قرأت ہی وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ اور قبول کرتا ہی عمل اور دعائین اُن لوگونکی جو ایمان لائے اور کام
کئے اچھے اور زیادہ دیتا ہی اُنکو فضل اپنے سے یعنے وہ عنایت کرتا ہی جسکے مانگنے کی جرات نہین رکھتے وہ دیدار ہی واسطے مسلمانون کے
وَالْکٰفِرُوْنَ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ اور کافرون واسطے اُنکے ہی عذاب سخت کہ دیدار سے محروم ہین اور دوام عذاب سے مغموم اور کوئی عقاب
بدتر ذلت حجاب سے نہین فرد دوری جانان عذاب سخت ہی جو جدا ہی وہ بڑا محنتی ہی اصحاب صفہ کے خاطر مین گذرا کہ فقرا و
فاقے ہم کھینچتے ہین کیا سبب ہی جو ہم تونگر ہو جاوین اور مال نیک جگہہ دین یہ آیت اتری کہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ
لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ اور اگر کشادہ کرتا اللہ رزق واسطے بندون اپنے کے البتہ سرکشی کرتے بیچ زمین کے اور تکبر اور فساد کرتے چونکہ یہ
کہنا باعتبار اغلب کے ہی کیونکہ حضرت عثمان اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہما بڑے مالدار تھے اور ہرگز یہ امور اُنسے ظاہر نہین ہوئے لکھا
کہ مال دنیا کا مینہہ کی مثل ہی کہ تمام زمین پر برستا ہی اور ہر قطرے سے گیاہ جدی پیدا ہوتی ہی بیان اسکا بھی شعر سعدی کا ہی فرد باران کہ
در لطافت طبعش خلاف نیست ٭ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ٭ اور اغلب طبایع خلق کے مائل ہین ہوا و ہوس پر و رش صفات
سبعی اور بہیمی اُنپر غالب ہی از بس اور مال دنیا اس حق مین قوی ترین اسباب ہی پس اگر حق تعالی رزق خلق پر فراخ کرتا ہی اکثر
باغی طاغی ہو جاتے اُسکو حکمت سے قسمت کیا چنانچہ فرمایا وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ اور لیکن اُتارتا ہی رزق ساتھ اندازے کے
جو کچھ چاہتا ہی واسطے جسکے چاہتا ہی اِنَّہٗ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ تحقیق وہ ساتھ بندون اپنون کے خبردار ہی دیکھنے والا جانتا
اور دیکھتا ہی کہ کسیکو کیا چاہیئے کتنا چاہیئے کب چاہیئے وَھُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ اور اللہ وہ
ہی جو اُتارتا ہی مینہہ پیچھے اسکے کہ ناامید ہوئے اوترنے اسکے سے اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی یعنے باران کبھی اور ویران مین بہاتا ہی
وَھُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ اور وہ ہی دوست مسلمانونکا اور کارساز بندونکا ساتھ برسانے باران کے اور پھیلانے رحمت اور احسان کے تعریف
کیا گیا ساتھ ہر زبان کے وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْھِمَا مِنْ دَآبَّۃٍ اور نشانیون قدرت اسکی سے ہی پیدا کرنا آسمانو
اور زمین کا اور جو کچھ پھیلایا ہی بیچ ان دونونکے جانور واسطے یعنے جانداروں کے کہ فرشتے اور آدمی اور جن اور سب حیوان ہین و
ھُوَ عَلٰی جَمْعِھِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ اور وہ اوپر اکٹھے کرنے اُنکے کے میدان حشر مین جسوقت چاہے قادر ہی وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ
فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ اور جو کچھ پہنچتی ہی تمکو اے مومنون مصیبت سے ساتھ مال اور جان اور اہل و عیال کے پس بسبب
اُس چیز کے ہی کہ کمایا ہاتھون تمہارے نے یعنے شامت معاصی سے ہی اگرچہ میری قضا سے ہی لیکن عقوبت تمہارے گناہون کی ہی
اور معاف کرتا ہی بہت گناہون سے اور اگر چہ جب تم پر آفت آوے تو اجر اسکا زیادہ بڑھتا ہی تفسیر امام ابو اللیث مین ہی کہ علی مرتضی رضی
فرمایا کہ امید وار تر آیتون کی کہ اللہ نے پیغمبر پر نازل کی ہین یہہ ہی کیونکہ خبر دی کہ سبب بعضے گناہ کے مصیبت پہنچاتا ہون
اور اکثر معاف فرماتا ہون اور وہ کریم تر ہی ایکبار گناہ بخش کر دنیا مین پھر عذاب نکریگا اسپر آخرت مین نظم را فامت رکھتم جرم کبیر
لفظ قاطع ہی و یعفو عن کثیر ٭ گو بڑے ہین اور بہت تیری گناہ ٭ پھر گئے ماہی سے اپنے تباہ ٭ پر کرم کیسے آگے اُسکے ہین قلیل ٭ وہ
بڑا ہی مہربان رب جلیل وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ اور نہین تم عاجز کرنیوالے اے کافرو اللہ کو کہ حکم اُسکا ٹلا دو یا عذا

اُسکا اپنے سے قطع کرو بیچ زمین کے وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ کے کوئی دوست
یا کارساز ہو دنیا مین اور نہ مددگار کہ عذاب دفع کرے عقبے مین وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ اور نشانیون قدرت اُسکی سے
ہین کشتیان چلنے والی بیچ دریا کے مانند پہاڑون کے بڑائی مین اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ اگر چاہے اللہ تھما رکھے
باؤکو جو سبب ہی کشتی چلنے کی پس ہو جاوین کشتیان تھمی ہوئی اوپر پیٹھ پانی کے اور کشتی والے بحر غم مین غوطے کھاوین ریاح بھی
قرات ہو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق بیچ اس تسخیر باد اور روانگی کشتی کے البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنیوالے
کے بیچ کشتی کے شکر کرنیوالے کے اُترکر کشتی سے اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ یا اگر چاہئے ہلاک کرے کشتیونکو یعنے اہل انکے کو بسبب
اُسکے جو کمایا اُنھون نے گناہون سے اور معاف کرے بہت گناہون سے کشتی والونکے یا نجات دی بہت لوگون کو غرق ہونے سے
پس اگر چاہئے ہو سنونکو بچاوے اور اگر چاہے کافرون کو ڈبووے تا کہ بدلا اُنسے لے وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا اور تو کہ جانین وہ لوگ
کہ جھگڑتے ہین بیچ نشانیون قدرت ہمارے کہ محل نزول بلا مین مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ نہین واسطے اُنکے کوئی جگہہ بھاگنے کی عذاب سے
فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پس جو کچھہ دئے گئے ہو تم کسی چیز سے اس عالم کے پس فایدہ ہی وہ زندگانی دنیا کا
فرد جب تلک زندہ ہو کھاؤ اُسکا پھل بعد پھر جاوے کی قبضے سے نکل وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ
اور جو کچھہ نزدیک اللہ کے ہی ثواب آخرت اور نعیم بہشت سے بہتر ہی اور پایندہ تر ہی واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے اور اوپر پروردگار
اپنے کے توکل کرتے ہین وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ اور جو لوگ جو بچتے ہین بڑے
گناہون سے اور بے حیائیون سے اور جب وقت غصے ہو جاتے ہین لوگون پر سبب ایذا اور دکھہ کے کہ انکو پہنچاتے ہین وہ بخشش دیتے ہین
اُنکو اور معاف کرتے ہین اُنکو تفسیر بحر مین ہی کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مال اپنا سب براہ خدا دیا
ایک جماعت نے ملامت کی اُنکو پس یہہ آیت نازل ہوئی اور تفسیر مین بھی ہی کہ یہہ آیت حضرت صدیق رضہ کی شان مین اُتری ہی کہ انفاق
تمام مال پر لوگ ملامت کرتے تھے اور ستم دہ حکم کئے جاتے تھے فرد پیا ہی جسنے جرعہ تیرے صہبائے محبت کا نہ طعن غیر سے عار
اور نہ ننگ اُسکو ملامت کا تہ لباب مین ہی کہ یہہ آیت حضرت عمر رضہ کی شان مین آئی کہ مکے مین لوگ گالیان اُنکو دیتے تھے اور وہ
غصے کو سنبھال کر تحمل کرتے تھے فرد تیرے ظلم سے ہم کیا کیا یہہ کچھہ آلام سہتے ہین انصاف نے خلق کے غصے ہین اور دشنام سہتے
وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور واسطے اُن لوگون کے کہ قبول کیا اُنھون نے واسطے پروردگار اپنے کے تفسیر حسینی مین
ہی کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ شان انصار کے کہ حضرت نے دعا کی واسطے ایمان اُنکے کے اُنھون نے فی الحال برغبت تمام قبول کیا
اور قائم رکھتے ہین نماز کو وقتون اُسکے ساتھہ شرائط اور ارکان کے وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ اور کام اُنکا مشورت ہی درمیان
اُنکے یعنے جب کچھہ کام کرتے ہین تو مشورہ کر کر آپسمین کرتے ہین اور یہہ فرط تدبیر اُنکی سے ہی وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور اُس چیز
کردی ہی ہمنے انکو مال سے خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ اور واسطے اُن لوگونکے کہ جب
پہنچتی ہی انکو کراہت ذلت کافرون سے وہ بدلا لیتے ہین اُنسے کیونکہ وصف اُنکا شجاعت ہی اور عوض لینا کافرون سے لازم
اور جہاد کرنا اُنسے واجب ہی وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اور بدلا برائی کا برائی ہی مانند اُسکے دوسری جگہہ لفظ سیئہ کا واسطے
ازدواج کلام کے ہی نہ سیئہ ہی جیسے فان عاقبتم فعاقبوا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ پس جس شخص نے کہ معاف کیا ستمگار

اپنے سے کہ مسلمان ہو اور عوض نہ لیا اور صلح کی درمیان اپنے اور ظالم اپنے کے پس ثواب اسکا اوپر اللہ کے ہی بھیجئے لوعدہ مبہم تفسیر
اور عظمت عود پر دلالت کرتا ہی تبیان میں حسن بصری رح سے منقول ہی کہ قیامت کو ندا آویگی کہ جو کوئی خدا پر اجر رکھتا ہی کھڑا ہو جاوے
کوئی نہیں اٹھیگا مگر جسنے کہ معاف کیا ہوگا ظالم سے ظلم پہنچا ہو اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ظالمون
کو جو پہلے ظلم کرتے ہین یا ظلم کے عوض میں حد سے گذرتے ہین وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ اور البتہ
جس کسی نے کہ عوض کیا ظلم سے پیچھے مظلوم ہونے اپنے کے پس وہ لوگ نہین اوپر انکے کچھ راہ ملامت کی یا معصیت کی اِنَّمَا السَّبِيْلُ
عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ سوا اسکے نہین کہ راہ ملامت کی یا معصیت کی اوپر ان لوگون کے ہی کہ پہلے ظلم کرتے ہین
لوگون پر اور سرکشی کرتے ہین بیچ زمین کے ناحق اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یہہ لوگ واسطے انکے عذاب ہی دردناک یعنے عذاب دوزخ کا
وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور البتہ جس کسی نے صبر کیا ایذا پر لوگونکے اور بخش دیا اپنے ظالم کو بدلا نہ لیا تحقیق یہہ
صبر او رغفران البتہ ہمت کے کام میں سے ہی امام زاہد نے کہا ہی کہ یہہ کام مردان مردکے سے ہی ہر ایک کو طاقت نہین کہ جفا کھینچے اور وفا کرے
فرد نہ پوچھے ہم سے لیکے دل کو کہ کہئے اب آپ کیا کرینگے جفا کروگے وفا کرینگے دغا کروگے دعا کرینگے یہہ روش خاندان عالیشان
نقشبندیہ ہی قدس اللہ اسرارہا کہ عوض برائی کے بھلائی کرنا اور کسی سے نہ آزردہ ہونا کسیکو آزردہ کرنا مصرعہ مانرنجیم و هم نرنجانیم
قول بزرگان طریقت ہی کہ درویشی جیسبت خاکی است بیخته و آبی بروریخته نه پشت پا را ازو گردی نه کف پا را ازو دردی فرد جفا ئین
کھینچتے ہین اور خفا ہوتے نہین راقت نہ کہ رنجیدن طریقت مین ہمارے جرم اکبر ہی وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اور جسکو جھوڑ
دے گمراہی مین اللہ پس نہین واسطے اسکے کوئی دوست کارسازی کرے پیچھے اسکے وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ
هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ اور دیکھیگا تو ظالمون کو یعنے کافرون کو جسوقت دیکھینگے عذاب دن قیامت کے کہینگے کیا ہی طرف پھر جانے دنیا
کوئی راہ کہ جا کر پچھلی خطا ونکا تدارک کرین ہم وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ اور دیکھیگا
تو کافرونکو کہ اسدن حاضر کئے جاوینگے اوپر آتش دوزخ کے دراں حال کہ عاجزی کرتے ہونگے ذلت سے دیکھتے ہونگے طرف آگ کے
نظر چھپی سے یعنے کن آنکھیون سے دوزخ کو دیکھینگے اور ہیبت و دہشت سے آنکھ نہ اٹھا سکینگے ضحاک نے کہا کہ جب کافرون کو دوزخ کی طرف
کہ مانگینگے وزدیدہ نگاہ کرینگے کبھی طرف فرشتونکے کبھی طرف دوزخ کے یعنے کہتے ہین کہ مراد طرف خفی سے دل ہی کہ کافر اندھے اٹھینگے پس حال
دوزخیونکا دلسے پہچانینگے جیسے یہان دنیا مین نابینا اٹکل سے احوال معلوم کرتا ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور جب کافرون کو اس حالت پر دیکھینگے کہینگے وہ لوگ جو ایمان لائے تحقیق زیان پانیوالے وہی
شخص ہین کہ ٹوٹا دیا جانون اپنی کو اور لوگون اپنے کو دن قیامت کے سمجھئے کہ زیان جانونکا یہہ ہی کہ بتون کو پوج کر اپنے
آپ کو دوزخی کیا اور زیان اپنے لوگونکا یہہ ہی کہ اگر دوزخی ہین تو انکو ایمان سے باز رکھا اور اگر بہشتی ہوئیا تو انکے دیدار سے
محروم رہا اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ خبردار ہو تحقیق ظالم یعنے مشرک بیچ عذاب ہمیشہ رہنے والے کے ہین وَمَا كَانَ لَهُمْ
مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہین ہی واسطے مشرکونکے کوئی دوست کہ بوقت عذاب مدد دیوے انکو
سوا اللہ کے یعنے کوئی عذاب سے نہ چھڑا سکیگا سوا خدا کے اور خدا عذاب نہین دور کرنیکا وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ
اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اسکے کوئی راہ چھٹکارے کی اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ

قبول کرو واسطے پروردگار اپنے کے جو کچھ حکم کیا ہی اُسنے ایمان اور توحید سے پہلے اِس سے کہ آوے وہ دن کہ نہیں پھرنا واسطے اُسکے نزدیک
اللہ کے سے یعنے پھرا دیگا اُسکو اللہ بعد حکم کرنے کے من صلہ یاتی کا ہی من قبل ان یاتی یوم من اللہ لا یمکن رده یعنے پہلے اِس سے
کہ آوے وہ دن نزدیک اللہ کے سے کہ نہیں ممکن پھرنا اُسکا مَا لَكُمْ مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ نہیں واسطے تمہارے کوئی
جگہہ پھر جانے کی اُسدن اور نہیں واسطے تمہارے کچھ انکار اپنے اعمال ہیں کہ کراماً کاتبین نے لکھے ہونگے اور اعضا تمہارے گواہی دینگے
فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا پس اگر منہہ پھیر لیویں مشرک دعوت سے پس نہیں بھیجا ہمنے تجھکو اوپر اُنکے نگہبان کہ اعمال بد سے
اُنکو نگاہ رکھے إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ نہیں اوپر تیرے مگر پہنچا دینا احکام سو پہنچا دیا وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا اور تحقیق ہم
جسوقت چکھاتے ہیں کافر کو اپنی طرف سے رحمت کہ صحت اور غنا ہی خوش ہوتا ہی ساتھہ اُسکے وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ
فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ اور اگر پہنچتی ہی کافرونکو زحمت کہ مرض اور بلا ہی بسبب اُسکے کہ آگے بھیجا ہی ہاتھوں اُنکے نے اعمال بد سے پس تحقیق
کافر بہت ناشکر ہی اور بے ایمان اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سے جنس انس ہو کہ اغلب لوگ نعمت کو بھول جاتے ہیں اور محنت کو یاد
رکھتے ہیں ابو منصور ماتریدی نے کہا ہی کہ کفران مومن کا ترک شکر ہی لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ واسطے اللہ کے ہی بادشاہی
آسمانونکی اور زمین کی يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا
وَإِنَاثًا دیتا ہی جسے چاہتے بیٹیاں فقط جیسے لوط علیہ السلام کو اور دیتا ہی جسے چاہے بیٹے محض جیسے ابراہیم علیہ السلام کو یا ملا دیتا ہی
انکو بیٹے اور بیٹیاں جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے اُسکے ارادہ پر ہی بیٹا دے چاہے بیٹی دے دونوں چاہے دونوں دے
کچھہ والدین کی خواہش پر نہیں کیونکہ وہ بیٹا چاہتے ہیں اور اللہ بیٹی دیتا ہی اور ایسے ہی بیٹی چاہتے ہیں وہ بیٹا دیتا ہی پھر واسطے
دفع اس توہم کے کہ ارادہ والدین سے فرزند وجود میں آتا ہی فرماتا ہی وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا اور اگر دیتا ہی جسے چاہتا ہی بانجھ
جیسے یحییٰ علیہ السلام کو یعنے اُسکے ارادہ سے اولاد ہوتی ہی وہ نہ چاہے تو کچھ نہیں ہوتا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ تحقیق وہ جاننے
والا ہی جو کچھ دیتا ہی قادر ہی چاہے دے چاہے نہ دے لکھا ہی کہ یہود نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کیون تم سے
بیواسطہ باتیں نہیں کرتا کہ اُسکو دیکھو جیسے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرتا تھا اور وہ اُسکو دیکھتے تھے حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ کلام حق
سُنتے تھے دیکھتے نہ تھے یہہ آیت اُتری کہ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ اور نہیں طاقت
واسطے کسی آدمی کے یہہ کہ بات کرے اُس سے اللہ تعالیٰ بے پردہ روبرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھے مگر بوحی کہ کلام ہی خفی کہ بسرعت دریافت
کرتے ہیں بطریق الہام یا بمنام یا کلام کرے اُس سے پیچھے پردے کے سے یعنے آدمی حجاب میں ہو جیسے موسیٰ کلام کرتا تھا فرق
اور وہ درمیں حجاب نور تہہ جیسیہ موسیٰ سے تھا پس مستور تہ موضح میں ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر سے کلام کیا دو حجاب ہونیکے بیچ
یعنے درمیان اللہ اور پیغمبر کے دو حجاب تھے کہ کلام الٰہی سنتے تھے ایک حجاب تو سرخ کا اور ایک حجاب مروارید سفید کا دل دونوں حجابونکا
ستر برس کی راہ تھی أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا یا بھیجے فرشتے پیغام لانیوالا پس فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ پس ڈالدیوے فرشتہ اور
وحی کرے طرف اُسکے ساتھہ حکم اللہ کے جو کچھ چاہے اللہ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ تحقیق وہ بلند مرتبہ حکمت والا ہی فرد جو چاہے
بات دور کرے نہ حکمت سے کرے ہی جو کرے وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا اور اسیطرح جیسے پہلے تجھ سے پیغمبرونکی
وحی کی تھی وحی کیا ہمنے طرف تیرے قرآن کو حکم اپنے سے قرآن شریف کو روح فرمایا اسواسطے کہ اس سے دل زندہ ہوتے

ہین جیسے کہ بدن روح سے حیات پاتے ہین مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ تو نہین جانتا تھا تو پہلے وحی سے کہ کیا ہی
کتاب یعنے قرآن یا نوشتہ ازلی بیچ سعادت و شقاوت کے تجھے معلوم نتھا اور نہین جانتا تھا تو دعوت کرنی طرف ایمان کے یا اہل
ایمان کو نہین پہچانتا تھا کہ تجھ پر کون ایمان لاویگا یا شرایع ایمان تجھے معلوم نتھے وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِنَا ولیکن کیا ہی ہمنے قرآن کو یا ایمان کو روشنائی کہ راہ دکھاتے ہین ہم ساتھ اُسکے جسے چاہتے ہین ہم بندون اپنون سے
یعنے جو اُسکو قبول کرین دین کی راہ پاوین وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور تحقیق تو ساتھ وحی ہماری کے البتہ بلاتا ہی
اور رہنمائی کرتا ہی تو طرف راہ سیدھی کے دعوت تجھ سے عام ہی اور ہدایت مجھ سے خاص جسکو چاہون راہ پر لاؤن
اور صراط مستقیم دین اسلام ہی یا وہ راہ ہی کہ منزل مقصود کو پہنچا دے صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ راہ
اللہ کی ہی وہ اللہ کہ واسطے اُسکے جو کچھہ کہ بیچ آسمانونکے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ خبردار ہو طرف
اللہ کے پھیرے جاتے ہین تمام کام خلائق کے آخرت مین اور نزدیک محققون کے بازگشت سب کامون کی سب وقت
اور سب احوال مین اُسیکی طرف ہی بعد رفع حجب اسباب و وسائط کے یہہ بات کھلتی ہی قطعہ پردہ وحدت نہ تو کثرت کو
تیری ہی غفلت ہی حجاب حضور دیدۂ دل کھول کے رافت تو دیکھہ سر الی اللہ تصیر الامور سورۃ زخرف مکی ہی نواسی
آیتین ہین تین سو تیس کلمے ہین تین ہزار چار سو حرف ہین فواصل اسکی لمن ہین اور ربط اسکا سورہ شوری سے یہہ ہی کہ اختتام دونونکا
بذکر پایان کار عباد ہی کیونکہ آیت الا الی اللہ تصیر الامور آخر شوری مین ہی اور آیت فسوف یعلمون آخر مین زخرف کے ہی دونون آیتین متضمن معنی پایان ہین

سورۃ الزخرف مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تسع وثمانون آیہ

حٰمٓ حروف مقطعہ واسطے تنبیہ اور اعلام کے ہین کہ سامع کو خواب غفلت سے ہشیار کرین اور مویّد اسی کا ہی قول ثعلبی کا
کہا ہی حروف تہجی واسطے تنبیہ کے آتے ہین الا کی جگہہ لیس یہان خبردار کرتا ہی سامع کو اوپر سننے کلام عظیم کے کشف الاسرار مین ہی
کہ حا اشارت طرف حیات حق کے ہی اور میم طرف ملک اُسکے کے قسم کھا کر حیات بے زوال اور ملک بے انتقال اپنے کی فرماتا ہی وَ
الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہی قرآن روشن کی یا روشن کرنیوالے کی احکام شرع کو اور جواب قسم کا یہہ ہی اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ تحقیق کیا ہی ہمنے اسکو قرآن عربی تو کہ تم کہ عربی زبان والے ہو سمجھو معانی اُسکے یا صحت نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
قرآن کی فصاحت بلاغت دیکھہ کر وَاِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ اور تحقیق قرآن بیچ لوح محفوظ کے نزدیک ہمارے البتہ بلند مرتبہ
حکمت بھرا ہی یا محکم کیا گیا ہی کہ اوسمین نہ تناقض ہین یا ناسخ ہی ہرگز منسوخ نہوگا اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ
کیا باز رکھینگے ہم تم سے قرآن کو باز رکھنا اسواسطے کہ ہو تم قوم حد سے نکلے ہوئے یعنے اس سبب سے کہ تم نہین مانتے قرآن یا وحی اپنی بند کر دینگے
ہم بلکہ بیان فرماوینگے ہم تمہارے الزام دینے کو تنبیہ ہی کہ بسبب شرک تمہارے کے قرآن کو آسمان پر نہ اٹھا لیوینگے ہم کیونکہ جان لیا ہی ہمنے
کہ جلد ایسے لوگ آوینگے کہ اسپر ایمان لاوینگے اور اُسکے احکام پر عمل کرینگے وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ اور بہت بھیجے ہین ہمنے نبی
بیچ پہلے لوگونکے کہ انمین مشرک تھے اور شرک اُنکا ہمکو مانع ارسال رسل نہوا وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور نہ آیا
تھا کفار گذشتہ کے پاس کوئی پیغمبر ہماری طرف سے مگر تھے عنادر کھنے والے اُس قوم کے ساتھہ اسکا ٹھٹھا کرتے جیسے کہ جاہلان
قریش تیری جناب مین بے ادبی کرتے ہین یہہ آیت واسطے تسلی خاطر عاطر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آئی ہی استہزا قوم فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ

بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۞ پس ہلاک کئے ہمنے بسبب استہزا کے اشد اُنکے سے از روے قوت کے یعنے انکو یا کو اُنکے ہلاک کیا ہمنے
اور اُنکی شدت شوکت نے ہمین عاجز نہ کیا اور گذر گئی ہی قرآن مین کئے جگہہ مثال اور وصف خبر اور قصہ اور خبر پہلون کی کہ اُنھون نے
بیے نبیون کے ساتھہ کیا کیا اور ہمنے اُنکے ساتھہ کیا کیا بیان وعدہ پیغمبرونکو ہی ساتھہ نصرت کے اور وعید دشمنون کو ساتھہ عقوبت کے
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۞ اور البتہ اگر پوچھے تو قوم اپنی سے کہ کسنے پیدا کیا ہے
آسمانونکو اور زمین کو البتہ کہینگے پیدا کیا ہی انکو عزت والے علم والے نے کیونکہ یہہ پیدایش کام جاہل اور عاجز کا نہین اس آیت
مین خبر دی کمال جہل اُنکے کی کہ اقرار کرتے ہین اوپر خالق قوی دانا کے اور عبادت غیر اسکے کی کرتے ہین پس حق تعالے اپنے وصف مین
فرماتا ہی الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۞ خدا سچا وہ ہی جسنے پیدا کیا واسطے تمھارے زمین کو بچھونا
کر اور کین واسطے تمھارے بیچ اسکے راہین تو کہ تم رستہ پاؤ طرف شہرون اور رستونکے کہ چاہو سو کوفیون نے مہادا ساتھہ الف کے
پڑھا ہی وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءًۢ بِقَدَرٍ ۚ اور جسنے اُتارا آسمانسے پانی ساتھہ اندازے حاجت اور مصلحت کے یعنے نہ ایسا بہت
کہ سبب ڈوبنیکا ہو مانند طوفان نوحی اور نہ اتنا کم کہ پیدا ہو کھیتی فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ پس زندہ کیا ہمنے بسبب اُس پانی کے
شہر مردہ کو یعنے زمین خشک اور افسردہ کو گویا اگا کر سمجھہ لیجئے کہ التفات غیبت سے طرف تکلم کے واسطے اختصاص کے ہی ساتھہ اُس معنی
کے كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۞ مانند اس زندہ کرنے کے نکالے جاؤگے تم قبرون سے جلا کر وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ
وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۞ اور جسنے پیدا کین قسمین مخلوقات کی ساری بن یار اور مددگار کے اور بنائی واسطے تمھارے کشتیون سے
اور چار پایون سے وہ چیز کہ سوار ہو تم اسپر تری اور خشکی مین لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ تو کہ چڑہ بیٹھو
تم اوپر پیٹھون اُن سواریون کے پھر یاد کرو نعمت پروردگار اپنے کو جسوقت کہ سوار ہو تم اوپر انکے وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۞ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۞ اور کہو پاک ہی وہ اللہ جسنے مسخر کیا واسطے ہمارے اس کشتی اور اس جانور کو تو کہ مدد
اُسکی سے بحر اور بر قطع کرین ہم اور نتھے ہم واسطے اُسکے طاقت پانیوالے اور فرمانبرداری کرنیوالے اور تحقیق ہم طرف پروردگار
اپنے کے البتہ پھر جانیوالے ہین آخر عمر مین مرکب جنازہ ہی کہ آخر سواریون دنیا کے سے ہی فرد عمر پھر تخت سلیمان پر پہنچیگا تو سوا
تختہ تابوت پر آخر تجھے لیجائینگے حدیث مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکاب مین پانون ڈالتے تھے کہتے تھے بسم اللہ اور جب پشت
مرکب پر بیٹھہ جاتے تھے فرماتے تھے الحمد للہ علی کل حال سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون موضح مین ہی کہ سوار ہو کر
چاہیئے کہ کلمہ الحمد للہ کہے کشف الاسرار مین ہی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ سوار ہو کر پڑھتا تھا سبحان
الذی سخر لنا تا آخر آپنے فرمایا کہ کیا تجھکو یہہ فرمایا ہی اُسنے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا فرمایا ہی
کہا ان تذکروا نعمة ربکم یہہ کہ یاد کرو نعمت پروردگار اپنے کی سواری مین اسمین اشارہ ہی کہ حمد حق سے غافل مت ہو تقرنین میں تشدید
بھی قرات ہی اور معنے دونون کے ایک ہین وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اور مقرر کیا کافرون نے واسطے اللہ کے بندون اُسکے مین سے کہ فرشتے ہین
ایک جزو یعنے کہتے ہین کہ فرشتے دختران حق ہین یہہ عجب جہالت ہی کافرون کی کہ بعد اقرار خالقیت اور عزت اور علم اسکے کے
واسطے اُسکے اثبات ولد کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ولادت صفات اجسام سے ہی اور وہ خالق سب جسمونکا ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۞ تحقیق کافر البتہ ناشکر گذار ہی ظاہر کہ واسطے خداوند عالم کے اثبات فرزند کرتا ہی اور دوسری جہالت اسکی یہہ ہی

کہ بیٹیان اسکی ٹھہراتا ہی اور بیٹے اپنے کیا کفر ہی معاذ اللہ پس اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ کیا پکڑا
ہی اللہ نے واسطے اپنے اُس چیز سے کہ پیدا کین ہین بیٹیان کہ اخس اور ارذل ہین اور برگزیدہ کیا تمکو ساتھ بیٹونکے کہ اشرف اور اعلی
ہین وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ اور جسوقت خبر دیا جاتا ہی ایک مشرکو ساتھ اُس چیز کے
کہ بیان کی ہی واسطے اللہ مہربان کے مثال یعنے بیٹیان کہ واسطے اللہ کے ثابت کرتے ہین کہ فی الحقیقت بیٹی مثل اور مانند اللہ کے ٹھہراتا ہی
ہوجاتا ہی منہہ اُسکا کالا کمال اندوہ سے اور وہ غم سے بھرا ہوا ہوتا ہی خیال یہہ ہی کہ ایسی بری چیز کہ بیٹیان جسکے پیدا ہونے سے غم کھاتے ہین وہ
جناب باری کے واسطے ٹھہراتے ہین اس سے زیادہ کفر کیا ہی اور اس سے جہالت کیا ہی بڑی اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ
غَيْرُ مُبِيْنٍ کیا جو شخص پالا جاتا ہی وبیچ گہنے کے یعنے ناز و نعمت مین پرورش پاتا ہی اور اسکو قوت لڑائی کی نہین ہوتی اور وہ بیچ
جھگڑے کے ظاہر ہوتا عرب کو شجاعت اور فصاحت پر فخر تھا اور اغلب عورتین ان دونون چیزون سے عاری ہوتی ہین پس حق تعالی فرماتا
کہ ایسی کو اللہ فرزند پکڑیگا کہ صفات کمال سے بے نصیب ہوا اور پھر جہل اُنکا بیان فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ
الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اور مقرر کیا اُنھون نے فرشتون کو جو بندے اللہ کے ہین عورتین اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ کیا حاضر ہوتے تھے تم وقت پیدا ایش انکی
یا مشاہدہ کیا ہی تمنے پیدا کرنا اللہ کا اُنکو کہ صفت انوثیت کی دیکھہ لی ہی معالم مین ہی کہ حضرت نے اُنسے پوچھا کہ تم کیا جانتے ہو کہ فرشتے
عورتین ہین کہا کہ ہمنے اپنے آبا سے سنا ہی کہ عورتین ہین اور گواہی دیتے ہین ہم کہ وہ جھوٹے نہ تھے حق تعالی نے فرمایا کہ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ
وَيُسْئَلُوْنَ البتہ لکھی جاویگی گواہی اُنکی اور وہ سوال کئے جاوینگے دن قیامت کے اُس سے وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ اور کہا
بنو ملیح نے اگر چاہتا اللہ مہربان نہ عبادت کرتے ہم فرشتونکو حق تعالی نے فرمایا مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ نہین اُنکو ساتھ اسبات کے
کہ کہتے ہین کچھہ علم یعنے عقل و دانش سے نہین کہتے بلکہ مشیت کو حجت پکڑتے ہین تشنیع فرمان الہی ہین اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ نہین وہ مگر
کہتے و تسہیلا ہین ہی کہ مدعا انکا یہہ تھا کہ اللہ تعالی نے ہماری تقدیر مین لکھہ دی ہی پرستش فرشتون کی اور اسپر راضی ہوا ہی پس ہمکو
اسپر عذاب نکریگا اور وہ جھوٹے تھے کیونکہ حقتعالے کفر پر کسی کافر کے راضی نہین ہی اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین کیا دی ہی ہمنے اُنکو کوئی کتاب پہلے قرآن سے کہ صحت قول پر اونکے ناطق ہو پس وہ ساتھ اُسکے
محکم پکڑ رہتے ہین اور حجت لاتے ہین اور مقرر ہی کہ ہمنے کوئی کتاب پہلے قرآن کے نہین دی تو کہ دلیل نقلی لاوین اور عقلی بھی کوئی حجت
نہین رکھتے بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ بلکہ کہا اُنھون نے تحقیق ہمنے پایا ہی باپون اپنے کو اوپر
ایک راہ کے اور تحقیق ہم اوپر نشان قدم اُنکی کے راہ پانیوالے ہین یعنے حجت پکڑی اُنکی طرف پیروی کرنا پدران جہال کی ہی
وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ اور اسیطرح
نہین بھیجا تھا ہمنے پہلے تجھسے بیچ کسی بستی کے کوئی پیغمبر ڈرانے والا عذاب حق سے اور شرک سے طرف توحید کے بلانے والا مگر
کہا تھا دولتمندون اُس بستی کے نے تحقیق ہمنے پایا باپون اپنون کو اوپر ایک راہ کے اور تحقیق ہم اوپر نقش قدم انکے پیروی
کرنیوالے ہین قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ کہا پیغمبر اُنکے نے اور فعل بھی قرات ہی یعنے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ
آیا متابعت پدران جاہل اپنے کی کرتے ہو اور اگرچہ لاؤن تمھارے پاس دین بہت راہ بتانے والا اُس دین سے کہ پایا ہی تمنے اوپر اسکے
باپون اپنون کو سمجھہ لیجئے کہ وہ تقلید مین بڑے مضبوط تھے محض عنادسے قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا اُنھون نے تحقیق ہم
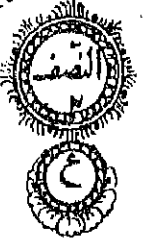
ساتھہ اُس چیز کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھہ اُسکے بے اعتقاد ہین فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ پس بدلا لیا ہمنے اُنسے
ہلاک کرکر اُنکو پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام جھٹھانیوالونکا اسبات مین تسلی خاطر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پھر فرماتا ہی اگر پیروی باپون
کی کرتے ہو تو ابراہیم علیہ السلام کی کرو کہ اشرف آبا تمہارے کے ہین وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَاۤءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِيْ
فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ اور یاد کرو جسوقت کہا ابراہیم نے غار سے نکل کر واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے جب بتونکو پوجتے دیکھا
کہ تحقیق مین بیزار ہون اُس چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم اُسکو مگر اُس سے کہ جسنے پیدا کیا مجھکو پس تحقیق وہی شتاب ہدایت کریگا مجھکو یا وہ
ثابت رکھیگا مجھکو ہدایت پر وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور کہا ابراہیم نے کلمہ توحید کو بات باقی رہنے
والی بیچ اولاد اُسکی کے اسی سبب سے اولاد خلیل اللہ مین موحد اور واعظ ہوئے یا مراد عقب ابراہیم سے آل محمد ہین یا امت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم بعضے کہتے ہین کہ خدا نے کلمہ توحید باقی رکھا نسل ابراہیم مین تو کہ مشرک شرک سے پھر آوین اور توجہ طرف
دین اُسکے کے لاوین بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَاۤءِ وَاٰبَاۤءَهُمْ حَتّٰى جَاۤءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ بلکہ فائدہ دیا ہمنے کفار قریش کو کہ زمانہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم مین ہین اور باپون اُنکے کو ساتھہ طول عمر اور کثرت نعمت کی یہانتک کہ آیا اُنکے پاس قرآن یا دین اسلام اور آیا
پیغمبر ظاہر ساتھہ دلائل اور معجزات کے بیان کرنیوالا توحید ساتھہ حجج اور آیات کے وَلَمَّا جَاۤءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا
بِهٖ كٰفِرُوْنَ اور جب آیا اُنکے پاس حق تو بجائے شکر گذاری انکار کرکر کہا اُنھون نے یہہ جادو ہی اور تحقیق ہم ساتھہ اسکے کافر ہین
اور باور نہین رکھتے کہ یہہ اللہ تعالی کی طرف سے ہی وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اور کہا انھون
نے کیون نہ اُتارا گیا یہہ قرآن اگر اللہ کے نزدیک سے ہی اوپر ایک مرد کے ان دونون بستیون مین سے کہ مکہ اور طائف ہی مرد بزرگ کہ دولت
مال وجاہ جلال رکھتا مکہ والونمین ولید بن مغیرہ یا عتبہ بن ربیعہ یا اخنس بن شریف اور طائف والونمین عروہ بن مسعود ثقفی یا حبیب
بن عمر اور مدعا اُنکا یہہ تھا کہ رسالت منصب بڑا ہی چاہیے کہ کسی مرد بزرگ کو دیا جاتا اور بزرگی اُنکے نزدیک مال اور اسباب دنیوی
پر منحصر تھی یہہ نہین جانتے تھے کہ رسالت رتبہ عالیہ ہی مستحق اُسکا وہ ہی کہ فضائل روحانیہ اور کمالات قدسیہ رکھتا ہو اور باوجود
اسکے ساتھہ فضل خاص حضرت حق کے اختصاص پاوے کہ مثل ہندی ہی جسکو پیا چاہیے وہی سہاگن ہو فرد نکالہ فضل اپنی جسپر وہ
محبوب کرتا ہی سے ہزارون انمین پیدا نیک تر اسلوب کرتا ہی اسیواسطے حق تعالی نے اُنکے جواب مین فرمایا اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ
رَبِّكَ کہ کیا یہہ قسمت کرتے ہین رحمت پروردگار تیرے کی کہ نبوت ہی یعنے اُنکے ہاتھہ مین رسالت نہین ہی کہ جسکو چاہین دیدین
نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ہم بانٹتے ہین درمیان اُنکے معشیت اُنکی بیچ زندگانی دنیا کے یعنے وہ چیزین کہ زندگانی
بسر کرین ساتھہ اُنکے ہم اُنکو دیتے ہین اور وہ اُنکی تدبیر سے عاجز ہین پھر منصب رسالت کہ اعلا مراتب انسانیہ ہی کیونکر اُنکے
اختیار مین ہی اور کیا اُنمین دخل کر سکین وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ اور بلند کیا ہمنے بعضے آدمیونکو اوپر بعض کے
درجون مین رزق سے کہ کوئی غنی ہی کوئی فقیر یا آزاد ہین کہ کوئی میان ہی کوئی غلام یا فضائل مین کہ ایک فاضل ہی ایک مفضول حقائق
سلمی مین ہی کہ تفاوت درجونکا اخلاق حسنہ سے ہی جسکی خو نیکتر اُسکا درجہ بلند تر اور یہہ تفاوت اسواسطے پیدا کیا ہمنے لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا سُخْرِيًّا تو کہ پکڑین بعضے اُنکے بعضون کو کام کرنیوالے یعنے بعضون کو کام فرماوین تو کہ اُنکی مہم بسر آوے اور اُنکی معاش چلے
وہ مال دین یہہ کام کرین امور دنیوی انتظام پاوین وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ اور مہربانی پروردگار تیرے کی یعنے نبوت

نالم ۳۶

بہتر ہی اس چیز سے کہ جمع کرتے ہین کافر مال اسباب دنیا کے سے اور اسکو سبب زندگانی جانتے ہین وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ
اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ اور اگر نہوتا یہہ خطرہ کہ ہوجاوین
سب آدمی امت ایک مجتمع اوپر حرص کے یا اختیار دنیا کے اوپر آخرت کے البتہ کرتے ہم واسطے اُن لوگون کے کہ کفر کرتے ہین ساتھ رحمٰن
کے واسطے گھرون انکے کے چھتین چاندی کی اور سیڑھیان کہ اوپر انکے چڑھتے اور خودنمائی کرتے وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا
عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ وَزُخْرُفًا اور کرتے ہم واسطے گھرون انکے کے دروازے اور تخت کہ اوپر اسکے تکیہ کرتے اور باوجود واسطے انکے سونا
دیتے یا ایسا مالدار کرتے ہم کہ یہہ سب وہ سونیکا بناتے سمجھتے کہ اس آیت مین اشارت طرف حقارت دنیا کے ہی یعنے دنیا کے نزدیک ہماری
کچھہ قدر قیمت نہین اگر یہہ خطرہ نہوتا کہ لوگ طلب دنیا اور جمع مال مین مشغول ہونگے اور عبادت چھوڑ دینگے اور کفر اور ناشکری اختیار
کرینگے کیونکہ دنیا کی طرف طبیعتین بہت راغب ہین تو چھتین گھرونکے اور سیڑھیان اور دروازے اور تخت چاندی کے کر دیتے اور سوا
اسکے سونا دیتے وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور نہین یہہ سب جو مذکور ہوا مگر فائدہ زندگانی دنیا کا کہ فانی ناپایدار ہی
وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ اور نعمت آخرت کی یا بہشت نزدیک پروردگار تیرے کی یعنی بیچ اُسکے کے واسطے پرہیزگارون کے ہی
کہ شرک اور عصیان سے بچے ہین یا لذائذ نفسانی سے بیچ اس سرائے فانی کے باز رہے ہین فرد جسنے یہان ترک کری لذت ہی وہان
مزید اُسے جنت ہی وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ اور جو کوئی آنکھین چراوے یاد خدا کی سے یعنے
ذکر حلال حرام کا نکرے عذاب الٰہی سے نہ ڈرے رحمت نامتناہی سے امید نہ رکھے مقرر کرتے ہین ہم واسطے اسکے ایک شیطان پس وہ
واسطے اُسکے ہمنشین ہوتا ہی دنیا مین اور ہمیشہ اُسکو وسوسے مین ڈالتا ہی فرد یادِ حق مین جو نہین دمساز ہی اُسکا شیطان ہمدم
ہمراز ہی نفحات الانس مین ہی کہ شیخ ابو قاسم نصیرآبادی قدس سرہ ایک مسلمان جن سے دوستی رکھتے تھے ایکدن تجدید مین بیٹھے
جن نے کہا ای شیخ ان لوگون کو کیسا دیکھتا ہی تو کہا بعضونکو خواب مین بعضونکو بیدار کہا جن نے کہ انکے سر پہ جو ہی وہ بھی
دیکھتا ہی تو کہا نہین اُسنے آنکھین انکی مل دین انہون نے نظر کی تو ہر ایک کے سر پر ایک بیٹھا نظر آیا بعضونکی آنکھون مین پڑا ہوا تھا بعضونکو نہین
پر ڈالتا تھا کبھی نکالتا تھا شیخ نے کہا کہ یہہ کیا ہی جن نے کہا یہہ آیت نہین پڑہی تو نے ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا
فھو لہ قرین یہہ شیاطین ہین انکے سرون پر بیٹھے اور ہر ایک بقدر غفلت اُسکی کے غالب پاتے ہین نظم جو حق کو بھولا اُسکا نا ہی نہین
اسکا درست اُسکا نہ مذہب ہی اور نہ دین اُسکا سوائے نفس بد و دیو گمراہ واحد ہی نہ ہم نفس ہی نہ ہمدم ہمنشین اُسکا وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ
عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور تحقیق شیطان البتہ بند کرتے ہین ہمنشینون اپنون کو راہ حق سے اور گمان کرتے
ہین کافر آدمی یہہ کہ بسبب متابعت شیطانون کے راہ پانے والے ہین یا گمان کافرونکا یہہ ہی کہ شیطان ہدایت پائے ہین اور اسی
گمان مین رہینگے حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا یہان تک کہ جب آویگا ہمارے پاس عاشی یعنے کافر آنکھین چرانیوالا ہی ہماری یاد اور قرأت
حجازیون کی اور ابن عامر اور ابوبکر کی جاآنا ہی یعنے عاشی اور شیطان قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ
کہیگا عاشی واسطے شیطان کے ای کاش کہ درمیان میرے اور درمیان تیرے ہوتی دوری دو مشرق کی سے یعنے مشرق اور مغرب کی
یہان مشرق کو غلبہ دیا ہی موضح مین ہی کہ مراد ایک مشرق ایام سرما اور ایک سے ایام گرما ہین اور درمیان انکے بھی بہت دوری
ہی غرض کافر کہیگا کہ کاش کہ تو مجھہ سے دور ہوتا پس برا ہمنشین ہی تو پھر کہنے والا کافرون کا ہیگا وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ

اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ اور ہرگز نہ نفع کریگا تمکو آج آخرت میں یہہ آرزو جسوقت صحیح ہوا یہہ کہ ظلم کیا تمنے جانون اپنے
پر دنیا میں اسواسطے کہ تم بیچ عذاب کے شریک ہو شیطانون کے جیسے شریک تھے سبب عذاب میں بعضون نے کہا ہی کہ نفع نہین دیگا
تمکو یہہ کہ شریک ہو کہ تخفیف عذاب شرکت نہین کرنے کی لکہا ہی کہ حضرت بہت چاہتے تھے کہ قوم ایمان لاوے اور جسقدر دعوت اسلام کرتے
تھے وہ انکار و عناد مین فزون تر ہوتے تھے یہہ آیت اُتری کہ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کیا پس تو سنا
ہی بہرون کو یا دکھاتا ہی اندھون کو اور انکو جو ہین بیچ گمراہی ظاہر کے یعنے تو قدرت نہین رکہتا کہ دل کے بہرون کو حق بات سنا سکے
اور دل کے اندھون کو راہ حق دکھا سکے اور گمراہون کو راہ پر لاوے پھر اسقدر رنج اپنی جان پر کیون کھینچتا ہی فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ
فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ پس اگر لیجاوین ہم تجھکو اس عالم سے پہلے اس سے کہ عذاب انکا تجھے دکھاوین تو دل خوش رکھ پس تحقیق ہم
اُنسے بدلا لینے والے ہین ساتھ عذاب کے اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ یا دکھاوین ہم تجھکو وہ جو وعدہ دیا ہی ہم
انکو عذاب کا پس تحقیق ہم اوپر عذاب انکے کے قادر ہین یعنے ہر حال میں وہ عذاب پاوینگے حالت حیات تیری مین یا بعد وفات تیرے کے
فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ پس محکم پکڑ اس چیز کو کہ وحی کی گئی ہی طرف تیرے سے آیات اور احکام سے اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
تحقیق تو اوپر راہ سیدھی کے ہی کہ ہین کی اُسمین جلد مقصود کو پہنچتی ہی وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ اور تحقیق قرآن البتہ شرف اور عزت
ہی واسطے تیرے اور واسطے قوم تیری کے کہ قریش ہین مجاہد نے کہا ہی کہ تمام عرب مراد ہین اور شرف انکا یہہ ہی کہ قرآن انکی زبان مین اترا ہی
اور قریش کو خصوصیت ہی کہ پیغمبر اُنہین سے ہین اور بنی ہاشم کو زیادہ تر اُسنے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد قوم سے امت ہی وَسَوْفَ
تُسْئَلُوْنَ اور البتہ سوال کئے جاوگے دن قیامت کے اس نعمت سے اور شکرگذاری سے اوسکے وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ
اور سوال کر تو ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم احوال اُنکے سے کہ بھیجا ہی ہمنے پہلے تجھ سے پیغمبرون ہمارے سے یعنے امتون انکی سے یا علمائے
دین انکے سے پوچھ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ کیا مقرر کئے ہین ہمنے سوا اللہ کے معبود کہ عبادت کئے جاوینگے یعنے
پوچھ کہ کبھی کسیکا حکم کیا ہمنے ساتھ عبادت بتون کے اور کسی ملت مین پہلی ملتون مین سے پرستش کسیکی سوا اللہ کے مقرر نہین مراد اس
کلام سے استشہاد ہی باجماع انبیا اوپر توحید کے معالم مین ہی کہ شب معراج سب پیغمبرون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جمع کیا اور کہا پوچھ اُنسے آپ کو کچھ اسمین شک نتھا نہ پوچھا صاحب عین المعانی نے کہا ہی کہ آثار مین آیا ہی کہ جبرئیل نے میکائیل سے
پوچھا کہ سرور انبیا علیہ الصلواۃ والسلام انبیا سے یہہ سوال کیا تو میکائیل نے کہا کہ یقین آپکا کامل تر اور ایمان محکم تر تھا اس سے کہ
پوچھین فرو چشمین مین کشف انہین کیا ہی احتیاج دلیل و دلیل سے جو ہین محتاج وہ ہین سخت دلیل وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنی کے کہ معجزے تھے دلالت کرتے
اوپر نبوت اُسکی کے طرف فرعون کے اور سردار دل اُسکے کے پس کہا موسی نے انکو تحقیق مین بھیجا ہوا ہون پروردگار عالمون کی طرف
سے فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ پس جب آیا موسی اُنکے پاس ساتھ نشانیون ہماری کے ناگہان وہ اُس سے
ہنستے تھے وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا اور نہ دکھاتے تھے ہم اُنکو کوئی نشانی مگر وہ بڑی تھی بہن اپنی سے یعنے
ایک سے ایک نشانی بڑی تھی وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور پکڑا ہمنے اُنکو ساتھ عذاب قحط اور جراد اور قمل
وغیرہ کے تو کہ وہ پھر آوین دین باطل سے طرف حق کے لیکن وہ نہ پھرے اور جب عذاب دیکھ لیا مقام استغاثے مین آکے

وَقَالُوا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ اور کہا اُنھون نے اے جادوگر پکار واسطے ہمارے پروردگار اپنے
کو ساتھ اُس چیز کے کہ عہد کیا ہی تیرے پاس یعنے تجھ سے عہد کیا ہی کہ دعا تیری قبول کرونگا سو دعا کر واسطے دفع عذاب ہمارے کے
تحقیق ہم البتہ راہ پر آوینگے یعنے عذاب اگر ہم سے دفع ہوا تو ایمان تجھ پر لاوینگے ساحر کہہ کر حضرت موسی کو اسواسطے پکارا کہ عادت اُس لفظ
کی تھی سو وہی زبان سے نکلا یا تعظیم کی راہ سے کہا کیونکہ سحر اُنکے نزدیک بڑا علم اور کمال تھا یا شدت حماقت سے کہا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ
الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ پس جب کھول دیا ہم نے اُنسے عذاب دعائے موسی سے ناگہان وہ پھر جاتے ہین عہد اور فرعون حضرت موسی کی
دعا قبول ہونے سے خوف کھانے لگا کہ مبادا لوگ اسپر ایمان لے آوینگے پس سب قوم کو جمع کر کر آپ بلندی پر چڑھ گیا وَنَادٰى فِرْعَوْنُ
فِيْ قَوْمِهٖ اور پکارا فرعون نے بیچ قوم اپنی کے بعد دفع عذاب کے قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِيْ کہا اے قوم میری قبطیو کیا نہین ہی واسطے میرے ملک مصر کا اور یہہ نہرین جاتی ہین نیچے میرے محلون کے دریائے نیل کے تین
سو ساٹھ نہرین تھین چار نہرین بڑی اُسکے باغ مین آتی تھین اور محلونکے نیچے سے بہتی تھین اسپر فخر کیا کہ کیسی نہرین میرے باغون اور محلون کے
تلے بہتی ہین اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پس نہین دیکھتے تم بڑائی میری اور موسی یہہ نہین رکھتا اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ
يُبِيْنُ بلکہ مین بہتر ہون اُس شخص سے کہ ملک مین میرے وہ ذلیل اور نہین نزدیک کہ صاف بیان کرے بات کیونکہ زبان مین اُسکے
لکنت ہی سمجھلیجے کہ یہہ فرعون نے جھوٹہہ کہا کیونکہ حق تعالے نے اُنکی دعا سے کہ واحلل عقدۃ من لسانی ہی لکنت اُنکی زبانکی دور
کردی تھی لیکن قوم کو معلوم تھا کہ پہلے رسالت کے لوگون پر لکنت ظاہر تھی فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ پس کیون نہ ڈالے
گئے اوپر اُسکے کڑے سونے کے سمجھ لیجے کہ اُس زمانے مین جسکو مہتری اور سرداری دیتے تھے اُسکے ہاتھ اور گردن مین کڑے ہنسلی
سونے کی ڈال دیتے تھے سو وہ فرعون نے کہا کہ اگر موسی کو رئیس قوم کا کیا ہی تو خدا نے کیون ہنسلی کڑے سونے کے نہین دئے
اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ یا کیون نہ آئے ساتھ اُسکے فرشتے پرا باندھکر واسطے یاری اور مددگاری اُسکے کے فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ
فَاَطَاعُوْهُ پس سبک عقل کر دیا فرعون نے اس مکر سے قوم اپنی کو یعنے یہہ فریب اُنھین اثر کر گیا پس کہا مان لیے اُسکا اور منا بعت موسی
علیہ السلام سے دل اٹھا لیا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ تحقیق وے تھی قوم فاسق فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ پس
جب غصہ مین لائے وہ ہمکو بہت گناہ کر کر یا غضب مین لانے رسول ہمارے کو یا بہت جھگڑ جھگڑ کر بدلا لیا ہمنے اُنسے پس ڈبو دیا ہمنے اُنکو
سب کو دریائے نیل مین فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ پس کیا ہمنے اُنکو پیشوا کافرونکا جو پیچھے اُنکے ہونگے اور مثال واسطے پچھلون کے
یعنے قصہ فرعون اور قوم اُسکا عجیب ہی اُسکو قائم مقام مثال کے کیا کہ کہا جاوے کافرون کو تم ایسے ہو جیسے قوم فرعون یا پند
اور وعظ کہا کہ پچھلے لوگ اسکو سنکر عبرت پکڑین اور نافرمانی حق سے ڈرین اور سمجھین کہ جب فرعون کو خدا نے باوجود دعوے خدائی
اپنے کیا کیا نازان تھا سو دریا مین مع لشکر غرق ہوا فھو جو تکبر کرتا ہی اُسکی نشین سے اُسکا تعلق بھی نہین لگتا لکھین ہے اسباب نزول اِس آیت
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو فرمایا کہ جسکو سوا خدا کے پوجتے ہو اُسمین کچھ خیر نہین ایک جماعت نے کہا کہ عیسی معبود نصاریٰ
کا ہی او سوا خدا کے ہی اور تم خود قایل ہو کہ وہ بندہ صالح ہی قریش پکار اور گمان کرنے لگے کہ آپ ملزم ہو تب یہہ آیت نازل ہوئی
وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ اور جب بیان کیا گیا بیٹا مریم کا مثال ناگہان قوم تیری اُس مثال سے غل مچاتی
تھی اور ایک قول سبب نزول آیت مین یہہ ہی کہ قریش نے کہا کہ عیسی مخلوق تھا ہی اور معبود نصاریٰ کا پھر ہمارے بت معبود مخلوق ہون

کہا ہو یا نسبت بیہودی کہ جب عیسی کا دین اللہ ہونا روا ہی تو فرشتونکا بنات اللہ ہونا کیون ناروا ہی اور اصح یہہ کہ بعد نزول آیت انکم وما
تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کے ابن زبعری نے کہا کہ عیسی کو بھی سوا اللہ کے پوجتے ہین جب وہ دوزخ مین جاویگا تو ہم اور معبود ہمارے بھی
جاوینگے یہہ آیت اتری اور سوید اسی قول کا یہہ جو فرمایا ہی وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ اور کہا مشرکون نے آیا معبود ہمارے بہتر ہین
یا عیسی جب وہ جہنم مین ہوگا یہہ بھی ہون مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا نہین بیان کرتے وہ اس مثال کو واسطے تیرے مگر واسطے جھگڑے
کے نہ واسطے تمیز حق کے باطل سے بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
نہین ہی عیسی مگر ایک بندہ کہ انعام کیا ہی ہمنے اوپر اسکے ساتھ نبوت اور رسالت کے اور کیا ہی ہمنے اسکو نمونہ قدرت الہی کا واسطے
بنی اسرائیل کے کہ بن باپ پیدا ہونا ایک امر عجیب ہی وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے
ہم بدل تم سے فرشتونکو یعنے تمھین ہلاک کر کر انہین لاتے کہ وہ بیچ زمین کے جانشین ہوتے بعد تمہارے وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ اور تحقیق
عیسی البتہ علم ہی واسطے آنے قیامت کے یا علامت قیامت کی ہی نزول اسکا کہ بعد خروج دجال کے آسمان سے اتریگا مسجد دمشق
کے منارہ شرقی پر رنگین کپڑے پہنے دو ہاتھ فرشتونکے بازو پر دھرے ساتھ چہرہ عرق آلودہ کے جس کافر کو اسکا دم پہنچیگا مرجاویگا اور نفس
اوسکا مد نظر تک جائیگا دجال کو ولایت شام مین جاکر ہلاک کریگا خنزیر ماریگا صلیب توڑیگا کنیسا خراب کریگا نصاری کو قتل کریگا مگر جو شخص
کہ ایمان لاویگا اسپر اور بیضاوی مین ہی کہ بعض کہتے ہین کہ ضمیر راجع طرف قرآن کے ہی پس تحقیق بیچ اسکے اعلام ہی واسطے قیامت اور
دلالت ہی اسکے آنے پر فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ پس مت شک لاؤ اور نہ جھگڑا کرو ساتھ آنے قیامت کے اور پیروی کرو ہدایت
میری کی یا شرع میرے کی یا رسول میرے کی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یعنے پیروی کرو میری
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ جو بلاتا ہون مین تمکو طرف اسکے راہ سیدھی کہ نہین گمراہ ہوتا سالک اسکا وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اور چاہیے
کہ نہ بند کرے تمکو شیطان سلوک راہ مستقیم سے ساتھ وسوسے اپنے کے پس متابعت اسکی مت کرو اور قدم اسکی مخالفت مین
رکھو اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہی ظاہر وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ اور جب آیا عیسی ساتھ آیتون انجیل کے یا معجزون ظاہر کے کہا بنی اسرائیل کو کہ تحقیق لایا ہون
مین واسطے تمہارے شریعت کہ شامل ہی اوپر حکمت قولی اور فعلی کے اور تو کہ بیان کرون مین واسطے تمہارے وہ سب چیزین کہ اختلاف
کرتے ہو تم بیچ اسکے امور دین سے یا احکام توریت فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو اللہ کے عذاب سے اور کہا مانو میرا جو مین
کہون اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ تحقیق اللہ وہ ہی پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا پس عبادت کرو اوسکی ساتھ یگانگی
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ ہی راہ سیدھی کہ ہرگز نہین رکھتی کجی فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ پس اختلاف کیا فرقون نے درمیان انکے ساتھ
کے مانند یعقوبیہ اور نسطوریہ اور ملکانیہ اور مرقوسیہ اور شمعونیہ کے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ
پس وائے ہی واسطے اُن لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین ان فرقون مین عذاب دردناک ایکدن کے سے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ
اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ نہین انتظار کرتے یہہ فرقے مگر قیامت کا یہہ کہ آوے انکے پاس ناگہان اور وہ نہ سمجھتے ہون
آنا اسکا سبب غفلت و شغل دنیاوی کے اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ دوست اسدن بعضے بعضون کے
دشمن ہونگے مگر پرہیزگار ایماندار یعنے کافر جو آپس مین دوستی رکھتے ہین واسطے کفر اور معصیت کے مددگار ہیکے سوا انہین

روز قیامت کے دشمن ہونگے

روز قیامت کے دشمن ہونگے ولیکن بعضہم لبعضا اور مسلمان کہ محبت واسطے خدا کے رکھتے ہیں الفت اُنکی قائم رہیگی تو کہ ایک
دوسرے کو شفاعت کرینگے تاویلات کاشی میں ہی کہ خُلت چار قسم ہی اول خلت تامہ حقیقتہ ہی کہ محبت روحانیہ ہی کہ مناسبت ارواح
سے پیدا ہی جیسے محبت انبیا اور اولیا اور شہدا اور اصفیا کی آپس میں دوم محبت قلبیہ کہ مناسبت اوصاف کاملہ و اخلاق
فاضلہ سے ہویدا ہی جیسے محبت صلحا اور ابرار کی آپس میں دوستی امتون کی انبیا سے اور مریدونکی مشایخ سے یہہ دونون قسم
کی محبت خلل پذیر دنیا میں ہی نہ آخرت میں اور نتیجے اور فائدہ دیتی ہی ظاہر اور باطن سیوم محبت عقلیہ ہی کہ متعلق بتحصیل معاش
اور مصالح دنیا ہی جیسے محبت تجار اور صناع کی آپس میں خادمونکی مخدومون سے اور محتاجون کی دولتمندون سے چارم محبت نفسانیہ
ہی کہ بواسطہ لذات جسدیہ اور باعث شہوات ہوا ہی پس دن قیامت کہ اسباب ان دونون قسمونکے کٹ جاوینگے وہ محبت بالکل
زائل ہو جاویگی بلکہ جب غرض حاصل نہوگی اور آرزو ظاہر نہ آویگی وہ دوستی دشمنی سے بدل جاویگی نظم بے شائبہ غرض ہوا الفت
ورنہ تو ہزار اویمین کلفت ہے الفت جو غرض بھری ہوئی ہی آخر جھٹ وہ جون سو ہی وہ دوستی دشمنی کی آفت ہی آسکی
اگر تو چاہے راحت ہے خالص الفت برائے حق کرے طومار غرض کو اپنے نشق کرے چاہئے جیسے اُسکو بہر حق چاہ ہے المؤمن من احب لله
یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ پکارنے والا اُس دن پکاریگا پرہیزگارون کو کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہی اے بندو میرے نہیں ڈر
اوپر تمہارے آج کے دن کسی اذیت کا اور نہ تم غمگین ہوگے فوت منافع سے صفت اُن پکارے گیون بندون کی فرماتا ہی کہ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِیْنَ وہ لوگ ہیں جو ایمان لاے ساتھ آیتون کلام ہمارے کے اور تھے مسلمان مطیع بفرمان ہمارے سوا اِن پکارے
گیے کا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ داخل ہو بہشت میں تم اور بیبیان مسلمان تمہارے کہ شاد کرواے جاؤ گے
يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ لئے پھرینگے اوپر بندون کے جب بہشت میں داخل ہو جاوینگے طباق سونے کے قسم قسم کے
کھانے سے بھرے اور آبخورے رنگ رنگ کے شرابون سے لبریز وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ اور بیچ بہشت کے ہی جو کچھ کہ چاہے
اسکو جی اور لذت پکڑین آنکھیں سمجھ لیجئے کہ ان دو کلمونمین تمام نعمتیں بہشت کی بیان ہین کیونکہ نعم جہان نصیب نفس ہی یا بہرہ عین اور بہرہ
عین کیا ہی مشاہدہ جمال باکمال محبوب ہی فرد لذت چشم نہین بہتر دیدار سے یار کے کیا مزا ہی جو تیری دید ہوا دیکھا ہو نثار امام
قشیری نے کہا ہی کہ لذت دیدار کی موافق اشتیاق کے ہی عاشق کو جتنا شوق زیادہ لذت دیدار بیشتر ذوالنون مصری رح نے کہا ہی کہ شوق
ثمرہ محبت ہی جسکو محبت بیشتر شوق اُسکا سابقہ دیدار محبوب کے زیادہ تر زبور میں ہی اے بندو میرے بہشت میری واسطے مطیعونکے ہی اور رفقا
میری واسطے متوکلون کے ہی اور زیادت میری واسطے شاکرون کے ہی اور انس میرا واسطے طالبون کے ہی اور رحمت میری واسطے محسنون
کے ہی اور مغفرت میری واسطے تائبونکے ہی اور میں خاص مشتاقونکا ہون طال شوق الابرار الی لقائی وانا الیہم اشد شوقا
فرد دل ہی اور شوق تیرا ہی اور دل سے زندگی کا یہی مایہ ہی ہی حاصل ہے پھر واسطے کمال نعمتون اور لذتون بہشت کے
فرماتا ہی کہ وَاَنْتُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ اور تم بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہوا اور وہان کمال نعمت ہی بے بیم زوال وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ
اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور یہہ ہی وہ بہشت جو وارث کیے گئے ہو تم اُسکے بمقتضاے وعدہ نور شن عباخانمن کان
لقیا بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے دنیا میں خیرات اور طاعت جزا کو بلفظ میراث لایا کہ خالص ہی یا استحقاق ہاتھ آئی ہی لَكُمْ
فِیْهَا فَاكِهَةٌ كَثِیْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ واسطے تمہارے ہی بیچ بہشت کے میوہ بہت اونمین سے کہ کھاتے ہو ہمیشہ معالم میں ہی

اگر کیا ہم بات شبیہ دی کہ جب عیسی کا دین اللہ ہونا روا ہی تو فرشتوں کا بنات اللہ ہونا کیوں نا سزا ہی اور اصح یہہ ہی کہ بعد نزول آیت انکم وما
تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کے ابن زبعری نے کہا کہ عیسی کو بھی سوا اللہ کے پوجتے ہین جب وہ دوزخ مین جاویگا تو ہم اور معبود ہمارے بھی
جاوین یہہ آیت اتری اور مؤید اسی قول کا یہہ جو فرماتا ہی وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ اور کہا مشرکون نے آیا معبود ہمارے بہتر ہین
یا عیسی جب وہ جہنم مین ہوگا یہہ بھی ہون مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا نہین بیان کرتے وہ اس مثال کو واسطے تیرے مگر واسطے جھگڑے
کے نہ واسطے تمیز حق کے باطل سے بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
نہین ہی عیسی مگر ایک بندہ کہ انعام کیا ہی ہمنے اوپر اسکے ساتھ نبوت اور رسالت کے اور کیا ہی ہمنے اسکو نمونہ قدرت الہی کا واسطے
بنی اسرائیل کے کہ بن باپ پیدا ہونا ایک امر عجیب ہی وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے
ہم بدل تم سے فرشتوں کو یعنے تمہین ہلاک کرکر انہین لاتے کہ وہ بیچ زمین کے جانشین ہوتے بعد تمہارے وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ اور تحقیق
عیسی البتہ علم ہی واسطے آنے قیامت کے یا علامت قیامت کی ہی نزول اسکا کہ بعد خروج دجال کے آسمان سے اتریگا مسجد دمشق
کے منارہ شرقی پر رنگین کپڑے پہنے دونو ہاتھ فرشتونکے بازو پر دھر کے ساتھ چہرہ عرق آلودہ کے جس کافر کو اسکا دم پہنچیگا مر جاویگا اور نفس
اوسکا مدنظر تک جائیگا دجال کو ولایت شام مین جاکر ہلاک کریگا خنازیر ماریگا صلیب توڑیگا کنیسا خراب کریگا نصاری کو قتل کریگا مگر جو شخص
کہ ایمان لاویگا اسپر اور بیضاوی مین ہی کہ بعض کہتے ہین کہ ضمیر راجع طرف قرآن کے ہی پس تحقیق بیچ اسکے اعلام ہی واسطے قیامت کے اور
دلالت ہی اسکے آنے پر فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ پس مت شک لاؤ اور نہ جھگڑا کرو ساتھ آنے قیامت کے اور پیروی کرو ہدایت
میری کی یا شرع میرے کی یا رسول میرے کی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یعنے پیروی کرو میری
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ ہی جو بلاتا ہون مین تمکو طرف اسکے راہ سیدھی کہ نہین گمراہ ہوتا سالک اسکا وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اور چاہیے
کہ نہ بند کرے تمکو شیطان سلوک راہ مستقیم سے ساتھ وسوسے اپنے کے پس متابعت اسکی مت کرو اور قدم اسکی مخالفت مین
رکھو اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہی ظاہر وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ اور جب آیا عیسی ساتھ آیتون انجیل کے یا معجزون ظاہر کے کہا بنی اسرائیل کو کہ تحقیق لایا ہون
مین واسطے تمہارے شریعت کہ شامل ہی اوپر حکمت قولی اور فعلی کے اور تو کہ بیان کرون مین واسطے تمہارے وہ سب چیزین کہ اختلاف
کرتے ہو تم بیچ اسکے امور دین سے یا احکام توریت کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو اللہ کے عذاب سے اور کہا مانو میرا جو مین
کہون اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ تحقیق اللہ وہ ہی پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا پس عبادت کرو اوسکی ساتھ یگانگی
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ ہی راہ سیدھی کہ ہرگز نہین رکھتی کجی فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ پس اختلاف کیا فرقون نے درمیان عیسائیون
کے مانند یعقوبیہ اور نسطوریہ اور ملکائیہ اور مرقوسیہ اور شمعونیہ کے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ
پس وائے ہی واسطے ان لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین ان فرقون مین عذاب دردناک ایکدن کے سے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ
اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ نہین انتظار کرتے یہہ فرقے مگر قیامت کا یہہ کہ آوے انکے پاس ناگہان اور وہ نہ سمجھتے ہون
آنا اسکا بسبب غفلت اور شغل دنیاوی کے اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ دوست اسدن بعضے بعضون کے
دشمن ہونگے مگر پرہیزگار ایماندار یعنے کافر جو آپس مین دوستی رکھتے ہین واسطے کفر اور معصیت کے مددگار ہوکے سوا اہین

روز قیامت کے دشمن ہونگے

روز قیامت کے دشمن ہونگے وبلعن بعضہم بعضا اور مسلمان کہ محبت واسطے خدا کے رکھتے ہین الفت انکی قائم رہیگی تو کہ ایک
دوسرے کو شفاعت کرین تاویلات کاشفی مین ہی کہ خلت چار قسم ہی اول خلتہ تامہ حقیقتہ ہی کہ محبت روحانیہ ہی کہ مناسبت ارواح
سے پیدا ہی جیسے محبت انبیا اور اولیا اور شہدا اور اصفیا کی آپس مین دوم محبت قلبیہ کہ مناسبت اوصاف کاملہ اور اخلاق
فاضلہ سے ہویدا ہی جیسے محبت صلحا اور ابرار کی آپس مین دوستی امتون کی انبیا سے اور مریدونکی مشایخ سے یہہ دونون قسم
کی محبت خلل پذیر نہ دنیا مین ہی نہ آخرت مین اور نتیجے اور فائدہ دیتی ہی ظاہر اور باطن سیوم محبت عقلیہ ہی کہ متعلق بتحصیل معاش
اور مصالح دنیا ہی جیسے محبت تجار اور صناع کی اپنے خادمونکی مخدومون سے اور محتاجون کی دولتمندون سے چہارم محبت نفسانیہ
ہی کہ بواسطہ لذاید حسیہ اور باعث شہوات ہوا ہی پس دن قیامت کہ اسباب ان دونون قسمون کے مٹ جاوینگے وہ محبت انکی
زائل ہو جاویگی بلکہ جب غرض حاصل نہوگی اور آرزو ظہور مین نہ آویگی وہ دوستی دشمنی سے بدل جاویگی نظم سبب شائبہ غرض ہوا الفت
ورنہ تو ہزار اوسمین کلفت ہے الفت جو غرض بھری ہوئی ہی آخر ہیچ وہ جون سنئے ہی ہے وہ دوستی دشمنی ہی رافت ہیچ اسکے
اگر تو چاہے راحت ہے خالص الفت برائے حق کر ہے طومار غرض کو اپنے شق کر ہے چاہے جیسے اسکو بہر حق چاہے المؤمن من احب لله
یا عباد لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون پکار سنے والا اسدن پکاریگا پرہیزگارون کو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ای بندو میرے نہین ڈر
اوپر تمھارے آج کے دن کسی اذیت کا اور نہ تم غمگین ہوگے فوت مقاصد سے پس صفت ان پکارے گیون بندون کی فرماتا ہی کہ
الذین امنوا بایتنا وکانوا مسلمین وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ساتھ آیتون کلام ہمارے کے اور تھے مسلمان مطیع فرمان ہر پکار
کہے گا ادخلوا الجنۃ انتم وازواجکم تحبرون داخل ہو بہشت مین تم اور بی بیان مسلمانان تمھارے کہ شاد کئے جاؤ گے
یطاف علیہم بصحاف من ذہب واکواب لیے پھرینگے اوپر بندون کے جب بہشت مین داخل ہو جاوینگے طباق سونے کے تم کو کے
کھانے کے اور آبخورے رنگ رنگ کے شراب سے لبریز وفیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین اور بیچ بہشت کے ہی جو کچھ کہ چاہے
اسکو جی اور لذت پاوین آنکھیں سمجھ لیجئے کہ ان دو کلمون مین تمام نعمتین بہشت کی بیان ہین کیونکہ نعم جنان نصیب نفس ہی یا بہرہ عین اور بہرہ
عین کیا ہی مشاہدہ جمال با کمال محبوب ہی فرد لذت چشم نہین جز دیدار کے یار ہے کیا مزا ہی جو تیری دید دیدار نہو تو امام
قشیری نے کہا ہی کہ لذت دیدار کی موافق اشتیاق کے ہی عاشق کو جتنا شوق زیادہ لذت دیدار بیشتر ذوالنون مصری نے کہا ہی کہ ثواب
ثمرہ محبت ہی جسکو محبت بیشتر شوق اسکا ساتھ دیدار محبوب کے زیادہ تر زبور مین ہی ای بندو میرے بہشت میری واسطے مطیعونکے ہی اور کفایت
میری واسطے متوکلون کے ہی اور زیادت میری واسطے شاکرون کے ہی اور انس میرا واسطے طالبون کے ہی اور رحمت میری واسطے محسنون
کے ہی اور مغفرت میری واسطے تائبونکے ہی اور مین خاص مشتاقونکا ہون طال شوق الابرار الی لقائی وانا الیہم اشد شوقا
فرد دل ہی اور شوق تیرا ہی اور دل ہے زندگی کا یہی مایہ یہی ہی حاصل ہے پھر واسطے کمال نعمتون اور لذتون بہشت کے
فرماتا ہی کہ وانتم فیہا خالدون اور تم بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہو اور وہان کمال نعمت ہی بے بیم زوال وتلک الجنۃ التی
اورثتموہا بما کنتم تعملون اور یہہ ہی وہ بہشت جو وارث کیے گئے ہو تم اسکے بمقتضائے وعدہ لنورثن من عبادنا من کان
تقیا بسبب اس چیز کے کہ تھے تم کرتے دنیا مین خیرات اور طاعت جزا کو بلفظ میراث لایا کہ خاص ہی باستحقاق ہاتھ آئی ہی لکم
فیہا فاکہۃ کثیرۃ منہا تاکلون واسطے تمھارے ہی بیچ بہشت کے میوہ بہت اوسمین سے کہ کھاتے ہو ہمیشہ مطعم بنا ہ

کہ حدیث مین واقع ہی کہ کوئی کسی درخت بہشت کے سے میوہ نہ توڑیگا مگر اُسی دم مثل اُس میوہ کے آہی درخت مین لگ جاویگا اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ
فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ تحقیق کافر بیچ عذاب دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ نہین سست
اور سبک کیا جاویگا اُنسے عذاب اور وہ بیچ عذاب کے ناامید ہین رحمت اور نجات اور خفت عقوبات سے وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ
الظّٰلِمِيْنَ اور نہین ظلم کیا ہمنے اُنکو اس عذاب دینے مین ولیکن تھے وہی ظالم کہ شرک لائے تھے اور عبادت کو غیر محل مین رکھا تھا وَ
نَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ اور پکارینگے کہ ای مالک چاہ اللہ سے کہ موت ڈال دے اوپر ہمارے پروردگار تیرا انکو کہ چھوٹ جاوین
ہم عذاب سے قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ کہیگا مالک خازن دوزخ جواب مین اُنکے بعد ہزار سال کے یا بعد چالیس دن کے ایام آخرت سے
تحقیق تم ہمیشہ رہنے والے ہو نہ دوزخ سے نکلوگے نہ عذاب ہلکا ہوگا پھر حق تعالی بعد جواب مالک کے فرماویگا لَقَدْ جِئْنٰكُمْ
بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ البتہ تحقیق لائے ہم تمہارے پاس حق بات پیغمبر کی زبانی اور لیکن اکثر تمہارے واسطے
حق بات کے ناخوش رکھنے والے ہین اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ بلکہ مقرر اور محکم کیا ہی کافرون نے کچھ کام رد اور باطل کرنے حق
بات کے ہین یا فریب واسطے پیغمبر کے پس تحقیق ہم بھی مقرر اور محکم کرنے والے ہین کام کے واسطے بدلے اُنکے کے اور رد کرنے مکر انکے
کے اور فتح دینے پیغمبر کے اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ کیا گمان کرتے ہین مکار کفار یہہ کہ ہم نہین سنتے آہستہ بولنا دلون مین انکا
اور مصلحت کرنا انکا بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ یون نہین بلکہ بھیجے ہوئے ہمارے فرشتے حفظہ نزدیک اُنکے لکھتے ہین اُسکو فرمان ہمارے
سے پھر جبکہ ہمارے فرشتون پر کچھ بات انکی چھپی نہین تو ہم پر کہ خداوند ہین کیونکر پوشیدہ رہے قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ کہہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہوتی واسطے اللہ کے اولاد جیسا کہ گمان تمہارا ہی فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ پس مین پہلا عبادت کرنیوالا اُسکا
ہون ساتھہ یگانگی کے چاہئے کہ مین جانتا اور مین جو نہین جانتا اسکا فرزند تو تم کہانسے اثبات کرتے ہو صاحب کشاف نے معنی نہین آیت
کے کہا ہی کہ اگر خدا کا فرزند ہوتا اور برہان صحیح اور حجت روشن سے ثابت ہوتا پس اول مین تعظیم کرنیوالا اُسکا ہوتا اُسکو یہہ بات بسبیل
تمثیل ہی اور مبالغہ نفی اولاد رب العباد مین امام زاہد نے لکھا ہی کہ ایکدن نضر بن حارث بیٹھا تھا اکثر سردار قریش کے حاضر تھے ایک آیت
قرآنی مین خوض کرکر استہزا کرنے لگا ولید بن مغیرہ نے کہ ان دنون طرف اسلام کے مائل تھا اور رواج قرآن کیا کرتا تھا کہا ای نضر
قرآن پڑہتا ہی قسم ہی خدا کی نہین کہتا محمد مگر حق نضر نے کہا مین بھی حق کہتا ہون محمد کہتا ہی لا الہ الا اللہ مین بھی کہتا ہون
لا الہ الا اللہ لیکن اضافت کرتا ہون مین کہ فرشتے بنات اللہ ہین یہہ بات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی حضرت ناخوش ہوئے
جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت لائے نضر نے ولید کے سامنے یہہ آیت پڑھی اور کہا کہ خدائے محمد نے میری تصدیق کی اس آیت مین
ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین ولید نے کہا ای احمق خدائے محمد نے تیری تکذیب کی کیونکہ ان بمعنی نفی کی کہتا ہی کہ نہین
اور تھا واسطے خدا کے ولد پھر فرمایا کہ کہہ مین اول موحد ونکا ہون سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
پاکی ہے عجیبی ہی پروردگار آسمانون کے کو اور زمین کے کو پروردگار عرش کے کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہین کافر یعنی فرزند
ٹھہراتے ہین فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ پس چھوڑ دے انکو تو کہ سعی کرین باطل مین اور کھیل مین مشغول
ہون بیچ دنیا کے یہانتک کہ ملین اُس دن سے جو وعدہ دئے جاتے ہین ملاقات اُسکی کا کہ روز قیامت ہی وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ
اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ اور وہی ہی اللہ ساتھہ استحقاق سچے آسمانونکے معبود فرشتونکا ہی اور بیچ زمین کے معبود جن اور انس

کاہی وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ اور وہ ہی حکمت والا علم والا ہی وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور بہت برکت
والا ہی وہ کہ واسطے اُسکے ہی پادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اُنکے ہی یعنے سب پر حکم اُسکا ساری جاری ہی
وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ اور نزدیک اُسکے ہی علم اس ساعت کا کہ قیامت جسمین قایم ہو گی وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور طرف اُسکے
پھیر جاوینگے سب خلائق اُسدن وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ اور نہین اختیار مین رکھتے اُسدن وہ
لوگ کہ پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین سوا خدا کے شفاعت کرنا یعنے معبود کفار کے فرشتے اور جن اور انس اور بت
کہ مشرک اُنکی شفاعت کی امید رکھتے ہین اُسدن شفاعت کر سکینگے إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ مگر وہ شخص کہ گواہی دی
ساتھہ حق کے جیسے فرشتے اور عیسے اور عزیر علیہم السلام کہ انکو رتبہ شفاعت کا ہی کیونکہ اُنھون نے گواہی ساتھہ حق کے دی
اور وہ جانتے ہین انکو کہ زبان سے گواہی دیتے ہین اور اُنکی شفاعت نکرینگے مگر مومنان گنہگار کی وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ
اللَّهُ فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ اور اگر تو پوچھے تو عابدون یا معبودون کو کہ کسنے پیدا کیا ہی انکو البتہ کہینگے اللہ نے کیونکہ کمال ظہور سے اسکے جواب
جگہ نہین سکتے کہ کہان سے پھرے جاتے ہین مشرک عبادت حق سے طرف عبادت غیر اسکی کے وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ
هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ اور بہت کہا کرتا ہی پیغمبر یا قسم ہی اس کہنے کی پیغمبر کے یا نزدیک اللہ کے ہی جاننا قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ کہا اے پروردگار میرے تحقیق یہہ معاندان قریش ایک قوم ہین کہ نہین ایمان لاتے از روے عناد اور جہالت کے
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ پس منہہ پھیر لے تو اُنسے یعنے دعوت اُنکی سے یا بدلے اُنکے اور کہہ کہ سلامتی مانگتے ہین ہم یہہ حکم ساتھہ
آیت سیف کے منسوخ ہی فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس البتہ جان لوینگے سرانجام کفر اپنے کا جب عذاب اُتریگا دنیا مین یا
بدر کے اور عقبی مین وقت دخول نار کے سورۃ دخان کی ہی اُن سٹھہ آیتین ہین تین سو چالیس کلمے ہین چار سو اکتیس حرف
ہین فواصل اُسکے من ہین اور ربط اسکا سورہ زخرف سے یہہ ہی کہ افتتاح دونکا ساتھہ ذکر قرآن کے اور اختتام دونکا ساتھہ ذکر قرآن کے ہی واللہ اعلم

سورة الدخان مكية وهي بسم الله الرحمن الرحيم تسع وخمسون آية

حٰمٓ امام محمد حکیم ترمذی سے امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر مین نقل کیا ہی کہ حق تعالے نے سب احکام اور قصص حروف مقطعات
کے اوایل سور مین مجملا جمع فرمائے ہین اور جو اُسکو نہین جانتے مگر اہل نبوت اور ولایت پس واسطے تفہیم عوام کے تمام سورتون
مین تفصیل کی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حروف اشارت طرف کلمات کے ہین چنانچہ حم مین کہا ہی کہ حمیت الحبین حمایت کی مین نے
دوستون اپنے کی توجہ رکھنے سے طرف ماسوا کے یعنے التفات غیر کا اُنکے دل سے دور کیا اور بعضے یہہ معنے کہتے ہین حم الی قضی یعنے
کام بن گیا اور حکم ہو چکے وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ قسم ہی کتاب بیان کرنے والے کی یعنے قرآن کی کہ نص کریم ہے إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي
لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ تحقیق ہمنے اُتارا ہی اسکو بیچ رات برکت والی کے کہ شب قدر ہی اور کوئی شب
برابر اسکے ہو کہ کتاب کریم جو سبب نفع دینی اور دنیوی اور باعث فائدہ صوری اور معنوی ہی لوح محفوظ سے آسمان
دنیا پر اُتری تحقیق ہم ہین ڈرانے والے ساتھہ اُتارنے قرآن کے اس رات مین بعضے کہتے ہین کہ لیلہ مبارکہ شب برات
ہی کہ شب نصف شعبان ہی اور برکت اُسکی یہہ ہی کہ فرشتے اُترتے ہین دعائین قبول ہوتی ہین حصہ مقبولی اُترا کرتے
ہین رزق بٹتے ہین فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ بیچ اس شب کے جدا اور فیصل کیا جاتا ہی ہر کام حکمت والا یا ہر کام حکم کیا گیا ہی

بیچ سارے برس کے رزقون اور اجلون سے سمجھیے کہ شب برات بڑی بزرگ راتون سے ہی کہ حق تعالےٰ نے اِس امت کو
عنایت فرمایا ہی حدیث مین ہی کہ اِس شب بخشے جاتے ہین گنہگار ساتھہ شمار بالون کے گوسفندان بنی کلب کے ہین اور
اِس رات آب زمزم زیادہ ہوتا ہی صاحب کشاف نے کہا ہی کہ حدیث مین ہی جو کوئی اِس شب سو رکعت نماز پڑھیگا حق تعالےٰ سو
فرشتے اُتاریگا کہ اُسکے ہمراہ رہین تیس فرشتے اُسے بشارت بہشت کی دینگے اور تیس فرشتے اُسکو عذاب دوزخ سے امین کرینگے
اور تیس فرشتے آفات دنیوی اُس سے ٹالینگے اور دس فرشتے مکر شیطان کے اُس سے دفع کرینگے اور اِس رات وظیفے
نعمت کے اور بندون کے قسمت کرتے ہین أَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا حکم کیا ہمنے حکم کرنا ساتھہ تفصیل کرنے تقضایا کے اِس شب مین نزدیک اپنے
إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ تحقیق ہم ہین بھیجنے والے تجھکو کہ محمد ہو صلے اللہ علیہ وسلم رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت پروردگار تیرے کی طرف سے اوپر خلق کے
چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی وما ارسلناك الا رحمة للعلمين یا ہم بھیجنے والے ہین جبرئیل کو ساتھہ قرآن کے اوپر حبیب اپنے کے یا فرشتون
کو اِس رات مین ساتھہ سلام مومنانکے إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تحقیق اللہ سننے والا ہی سب باتین بندون کی جاننے والا انکی نیتین
انکی رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا پروردگار آسمانونکے اور زمین کے طرف سے اور جو کچھہ درمیان اُنکے ہین جانو ن ای لوگو
إِنْ كُنْتُمْ مُّوقِنِينَ اگر ہو تم یقین لانیوالے لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ کہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی
رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ پروردگار تمھارا اور پروردگار باپون تمھارے پہلونکا بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ بلکہ کافر بیچ
شک کے ہین قرآن سے کھیلتے اور ٹھٹھا کرتے ساتھہ اسکے فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ پس منتظر رہ واسطے اُنکے اُس دن
کہ لاویگا آسمان دھوان ظاہر عرب والے اکثر غالب کو دخان کہتے تھے پس مراد عذاب ہی کہ انپر لگا جامع المعانی مین ہی کہ مراد دخان
ہی کہ فتح مکہ کے دن چڑھا تھا بعضے کہتے ہین مراد زمانہ قحط ہی کہ پیغمبر کی دعا سے کافرون پر آیا تھا یہان تک کہ کتے مرے ہوے اور ہڈیان
سمیت کہاتے تھے شدت بھوکھہ کی سے انکی آنکھونکے آگے اندھیرا آگیا تھا اُسکو تعبیر دھوئین سے فرمایا اور مقرر ہی کہ ہوگا
ضعف بصر سے درمیان اپنے اور آسمان کے دھوین کی شکل کچھہ شی نمایان ہی قحط کے برس بسبب خشکسالی کے
غبار سیاہ زمین سے اُٹھتا تھا دھوئین کی شکل اسیواسطے سال قحط کو سنة الغبرا کہتے ہین اور وجہ تسمیہ عام الرمادہ کی بھی یہی ہی
اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ دھوان ایک علامات قیامت سے ہوگا چنانچہ حدیث اشراط الساعة مین ہی اور وہ دھوان پھیلیگا ہو
کہ مشرق سے مغرب تک يَغْشَى النَّاسَ ڈھانک لیگا لوگون کو چالیس دن تک مسلمانون کو مثل زکام کے ایک حالت ہوگی
اور کافر بیہوش اور سراسیمہ ہونگے اور فرشتے کہینگے کافرونکو هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ یہہ ہی عذاب دردناک کہ حق تعالیٰ
نے وعدہ کیا تھا وہ زاری لاچاری سے کہینگے رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ای پروردگار ہمارے کھول دے ہم سے
عذاب تحقیق ہم ایمان لانے والے ہین بعد رفع عذاب کے یعنی جو یہہ بلا ہم سے دور ہو تو ایمان لاوین حق تعالےٰ فرماویگا أَنّٰى لَهُمُ
الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ کہان ہی واسطے اُنکے نصیحت پکڑنا آنے عذاب سے اور حال آنکہ آیا اُنکے پاس پیغمبر
بیان کرنیوالا احکام اور ظاہر کرنیوالا معجزات اور وہ اُس سے پندپذیر نہوے ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ پھر پھرگئے
اُس سے اور ایمان نہ لائے اور کہنے لگے سکھلایا ہوا ہی یعنی جبر اور یسار نے قرآن سکھا دیا ہی دیوانہ ہی دماغ مین خلل
واقع ہوا ہے اور باوجود اسکے جو وعدہ ایمان کا دیتے ہین وہ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ تحقیق ہم

کھولنے والے ہین عذاب اسنے تھوڑا سا کھولنا یا تھوڑا سا زمانا ساتھہ دعا کے تمہین کیے تا آخر عمر ون انکی کے ایکین کچھہ فائدہ نہ ہوگا تحقیق
تم پھرنے والے ہو طرف کفر کے لکھا ہے کہ وقت قحط کے قریش نے مدینہ مین آکر حضرت کو قسم دلوا کر دعا کروائی آپنے دعا کی
قحط دفع ہوا اور وہ ویسے ہی کفر پر قایم رہے اور موافق قول انکے کے کہ دخان کو علامات قیامت سے لیتے ہین جب لوگ
دعا اور زاری کرینگے بعد چالیس دن کے دھوان دور ہوگا اور وہ پھر جاوینگے اس حال پر کہ رکھتے تھے شرک
اور فسق سے یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى یاد کر اس دن کو کہ پکڑینگے ہم کافرون کو پکڑنا بڑا یعنے روز قیامت کو بعضے کہتے
ہین مراد روز بدر ہے حق تعالے وعید کرتا ہے مشرکون کو کہ بڑی عقوبت قتل اور قید سے تمپر لا دینگے اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ تحقیق ہم
بدلا لینے والے ہین اس دن وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہمنے پہلے
کفار مکہ سے قوم فرعون کو کہ قبطی تھے اور آیا تھا انکے پاس پیغمبر بزرگوار حسب نسب مین یعنے موسی بن عمران علی نبینا
وعلیہ السلام یہہ کہ ادا کرین یعنے ہاتھ اپنے اٹھاؤ اور حوالہ کرین طرف میرے بندگان خدا کو یعنے بنی اسرائیل کو اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ
اَمِيْنٌ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ تحقیق مین واسطے تمہارے پیغمبر ہون امانت دار الوحی مین اور خیرخواہ خلق کا اور یہہ کہ نہ سرکشی کرو اوپر
اللہ کے اور نہ ہلکا جانو وحی کو اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ تحقیق مین لانے والا ہون تمہارے پاس دلیل روشن اور جب قصد
مار ڈالنے کے فرعونیون نے بعد سننے اس بات کے قصد آزار موسی علیہ السلام کیا حضرت موسی نے کہا وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ
رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ اور تحقیق مین نے پناہ پکڑی ہے ساتھہ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے اس سے کہ سنگسار
کرو تم مجھکو یا قتل کرو یا دشنام دو اور وہ نگہبان میرا ہے وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ اور اگر نہین یقین لاتے
تم ساتھہ میرے پس ایکطرف ہو جاؤ مجھسے اور مت ستاؤ مجھکو کہ مجھکو امید خیر نہین تم سے تم نہ پہنچاؤ وہ انھون نے
بات حضرت موسی کی نہ قبول کی اور رہا تھا در پے ستانے ایذا دینے لگے فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ پس دعا
مانگی موسی نے پروردگار اپنے سے تحقیق یہہ گروہ قبطی قوم ہین ثابت کفر اور کبر پر یعنے انکو ہلاک کر کہ مشرک ہین حق تعالے نے
دعا موسی علیہ السلام کی قبول کی اور فرمایا فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ پس لیچل بندون میرے کو رات کو
مصر سے تحقیق تم پیچھا کیے جاؤگے یعنے تم جب چلے جاؤگے تو فرعون کو خبر ہوکر تمہارے پیچھے آویگا اور تم دریا پر پہنچوگے
تو عصا دریا مین مارنا دریا پھٹ جاویگا راہین پیدا ہونگی تو کہ بنی اسرائیل گذر جاوین وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اور چھوڑ دے
دریا کو خشک اسی طرح کہ راہین او سمین بنی ہون یعنے دوسری بار عصا مت مار کہ بحال اول رجوع کرے اور چھوڑ دے
اسکو کہ قبطی اسمین در آوین اور مت ڈر اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ تحقیق وہ لشکر ہین کہ غرق کیے جاوینگے یعنے سب ڈوبا
ڈوب جاوینگے پس فرعونی سب کے سب ڈوبے كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ كَذٰلِكَ
بہت کچھہ چھوڑ گئے باغون سے اور چشمون سے اور کھیتون سے اور مکان پاکیزہ سے اور آرام کی چیزین کہ تھے بیچ اسکے
عیش کرتے اسیطرح سے ہی کام ساتھہ ہمارے جیسا نے والونکا وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ اور وارث کیا ہمنے انکا قوم
دوسری کو مردمان بنی اسرائیل سے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ پس نہ روئے اوپر انکے آسمان
اور زمین یعنے انکے ہلاکت کا کسی نے غم نکیا اور کوئی حساب مین نہ لایا اور نہ ہوئے ڈھیل دیے گئے ایکدم سے دوسرے

الثلثة
ع

دم معالم التنزیل مین ہی کہ جب مسلمان مرتا ہی چالیس صباح زمین و آسمان روتے ہین انس بن مالک رضی سے منقول ہی کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ نہین مگر واسطے اسکے دو در وازے ہین آسمان زمین کہ ایک مین سے رزق اسکا اترتا ہی
دوسرے مین سے عمل اسکے چڑھتے ہین پس جب بندہ مرتا ہی یہہ دونون در کہ نزول رزق اور عروج عمل سے محروم رہتے ہین او پر روتے ہین عطا
رحمۃ نے کہا ہی کہ گریہ آسمان سرخی اطراف اسکے کی ہی معالم مین ہی کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آسمان اوپر
رویا اور رونا اسکا یہہ تھا کہ اطراف اور کنارے سرخ ہوگئے فردوسی سرخی شفق نہین ہی بے وجہ ماتم شہید کربلا کا ملا بدر الدین
سرہندی نے حضرات القدس مین لکھا ہی کہ حضرت مجدد کے انتقال کے دن بھی آسمان سرخ ہوگیا تھا بیت اولیا کے
غم مین روتا ہی فلک ٭ اس سبب سے سرخ ہوتا ہی فلک ٭ بعضون نے کہا ہی کہ رونا آسمان زمین کا مثل ہی جو سے آدمیون
کے ہی بعض کہتے ہین کہ جو علامت ان پر ظاہر ہوتی ہی سو دلیل ہوتی ہی اوپر حزن اور تاسف انکے جیسے گریہ کہ اغلب دال غم اور
اندوہ پر ہوتا ہی پھر تقدیر فرعونیونکا ایسا عمل تھا کہ آسمان پر جاتا اور زمین پر بھی کام بھلا نہین کیا تھا آسمان زمین انپر روتے
فردوسی پھر ایسے کے غم خاک ہو ٭ کہ جنتا ہو خس کم جہان پاک ہو وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ مِنْ فِرْعَوْنَ
اور البتہ تحقیق نجات دی ہمنے بنی اسرائیل کو عذاب رسوا کرنیوالے فرعون کے سے اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ تحقیق
وہ تھا سرکش حد سے نکل جانیوالو نسے ایمانکے وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور البتہ تحقیق پسند کر لیا ہی ہمنے موسی
اور مومنان بنی اسرائیل کو ساتھہ علم کے یعنے جان لیا ہی ہمنے کہ یہہ لائق ہین اسکے کہ پسند کرین ہم انکو اوپر عالمونکے زمانہ
انکے کے وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ اور دی ہمنے انکو نشانیون قدرت اپنی سے وہ چیز کہ تھی بیچ اسکے آزمائش ظاہر
جیسے دریا کا پھٹنا اور من اور سلوی کا اترنا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ تحقیق یہہ کفار قریش
البتہ کہتے ہین نہین مآل کار اور خاتمہ حال مگر موت ہماری پہلے دنیا مین اور نہین ہم پھر جلائے گئے اور اٹھائے گئے بعد موت
فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس لے آؤ باپون ہمارون کو اگر ہو تم سچے بعث بعد موت مین سمجھہ لیجے کہ یہہ بات انکی جہل سے تھی کیونکہ
جسکا وقوع وقت خاص مین مقرر ہو تو یہہ نہین ہی کہ جس وقت اسکا ظہور چاہو ہو جاوے پس وعدہ بعث آخرت مین ہی اگر
دنیا مین واقع ہو مضائقہ نہین اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ کیا قوم قریش بہتر ہین قوت شوکت مال متاع مین یا قوم تبع حمیری کہ
لشکر نہایت کثرت مین بڑا شان شوکت والا تھا وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور جو لوگ کہ پہلے قوم تبع سے تھے جیسے عاد اور ثمود اور
سوا انکے جب ایمان نہ لائے اَهْلَكْنٰهُمْ ہلاک کیا ہمنے انکو اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ تحقیق وہ تھے کافر منکر بعث حشر کے سمجھہ لیجے کہ تبع
بادشاہ تھا حمیر سے کنیت اسکی ابو کرب اور نام سعد بن ملیکا کرب تھا فوجین لئے ہوئے مشرق سے مغرب پھرا تھا حمیرہ
کی بنا ڈالی اور بقول اکثر سمرقند بھی اسنے بنایا ایک روایت ابن عباس رضی سے ہی کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث مین ہی کہ نہین جانتا
مین کہ تبع پیغمبر تھا یا غیر پیغمبر حضرت عائشہ سے منقول ہی کہ دشنام مت دو تبع کو کہ اسلام لایا تھا اور اسیواسطے حق تعالے نے
قوم کی اسکے مذمت کی ہی نہ اسکی بعضون نے کہا ہی بادشاہ مین کا تھا معالم التنزیل مین ہی کہ جسوقت یمن اسکے بیٹے کو ڈالا
اسنے ہلاک اور غارت کرنے کا اہل مدینے کے قصد کر کر لشکر جمع کیا دو مرد زاہد بنی قریظہ مین سے کعب اور اسد نام یہہ خبر
اسکے پاس آکر کہنے لگے کہ ایسی جرات نکرنا مدینہ مقام ہجرت نبی آخر زمان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیان کی اسنے دوست

مارے سے اہل مدینہ کے توبہ کی اور پہلے آتش پرست تھا ان دونوں زاہدونکے ہاتھ پر اسلام لایا اور جماعت اہل کتاب کو بھی ہوئے
یمن کو چلا گیا شخص ہذیل راہ مین اسکو کہنے لگے کہ ہم تجھے وہ مقام بتادین جہان خزانا ہے نقرہ اور جواہر کا اور زبرجد اسنے کہا آپ کہان ہے
کہا مکے مین اور غرض انکی یہ تھی کہ خانہ کعبہ کا قصد کرکر ہلاک ہو جاوے تبع نے یہ احوال پہلے آدمیون سے پوچھا انھون نے کہا ہرگز یہ خیال مت کیجے
وہ عجب بقعہ شریفہ ہے روے زمین پر جس کسی نے اسکا قصد کیا ہلاک ہوا تم وہان حاضر ہوکر تعظیم اسکی بجا لاؤ اور قربانی کرو تبع نے خانہ کعبہ
حاضر ہوکر غلاف چڑہایا اور چھ ہزار اونٹ نحر کئے اور وہاں سے متوجہ طرف یمن کے ہوا قوم اسکی حمیر اس سے پھر گئے کہ تو دین اپنا
سے پھر گیا ہے تبع دلائل خدا پرستی کے لایا انھون نے ایک نہ مانی اور کہنے لگے ہم ساتھ آتش کے امتحان کرینگے اور وہ آگ دامن کوہ مین
مین تھی دو شخصونکا جو آپس مین جھگڑا ہوتا تھا اوسمین کود پڑتے تھے جھوٹا جل جاتا تھا سچا بچ جاتا تھا چنانچہ مثل ہند کی ہے
سانچ کو آنچ نہین القصہ پہلے آدمی کتابین اپنے لئے آگ مین کود پڑے سلامت نکل آئے اور دو گروہ سب جل گئے ارباب سیر
نزدیک ثابت ہے کہ تبع نے نامہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا اور شامول یہودی کو دیا کہ پیغمبر کو اگر پاوے تو دیجو والا اولاد اپنی کو سپرد کیجو وہ
کرکر حضرت کو پہنچا دے الغرض وہ ان فرزند نسل شامول سے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہوئے انھون نے حقیقت نامہ کی عرض کی
حضرت نے تین بار فرمایا مرحبا بالاخ الصالح اور رقاشی رح سے منقول ہے کہ ابوکرب اسعد حمیری تبع ایمان لایا تھا سات سو برس
بعثت حضرت کے حضرت پر اور روح الدرر مین ہے کہ ایک ہزار چالیس برس پہلے بعثت کے ایمان لایا تھا واللہ اعلم وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانونکو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان انکے ہے کھیلتے ہوئے یعنے ساتھ حکمت کے پیدا کیا ہے نہ ساتھ
کھیل کے بلکہ سب مخلوقات حکمت کا باعث ظہور ہین لائق ہین ہم اور حکمت نہین چاہتی کہ آدمیونکو معطل اور مہمل چھوڑ دین ہم بن ثواب و عقاب
مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین پیدا کیا ہمنے اہل آسمان اور زمین کو مگر ساتھ حق کے کہ ثواب دیتا ہے طاعت
اور عذاب کرتا ہے معصیت پر اور لیکن اکثر منکر بسبب غفلت اور عدم فکر کے نہین جانتے کہ فعل حکیم کا ساتھ حق ہوتا ہے اِنَّ
يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ تحقیق دن جدا ہونے حق کا باطل سے جدا ہونے مومن کا کافر سے اور مطیع کا عاصی سے وعدہ ہے
سب کا اور وقت ہے جمع ہونے سب آدمیونکا يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ جسدن دفع کریگا کوئی
دوست دوست سے کچھ عذاب اور نہ دوست مدد دیا جاوینگے ایسی دوست دوسرے سے مگر جسپر رحمت کی اللہ نے یعنے مومن
مددگار ہونگے اور آپس مین ایک دوسرے کی شفاعت کرینگے ضمیر ہم کی راجع طرف مولی پہلے کے ہے باعتبار المعنی لانہ عام
کما فی البیضاوی اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ تحقیق اللہ غالب ہے جسکو وہ عذاب کرے کون چھڑا سکے مہربان ہے جسپر رحمت
کرے اسکا ورنہ شفاعت اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ تحقیق درخت سیہنڈ کا یعنے پھل اسکا کھانا ہے گنہگار کا یعنے
ابوجہل کا اور جب اسکو گنہگار کھاوینگے كَالْمُهْلِ مانند تانبے گلے ہوے يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ جوش مارےگا بیچ پیٹون
مانند جوش مارنے آب گرم کے یعنے دل جگر اور انکا ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا پھر حکم ہوگا زبانیہ دوزخ کو خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ
اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ پکڑو اس گنہگار کو پس کھینچو قہر اور غضب سے بیچون بیچ تک دوزخ کے ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ
الْحَمِيْمِ پھر ڈالو اوپر سر اسکے عذاب آب گرم سے تو کہ سارا بدن اوپر سے ساتھ اس پانی کے معذب ہو جیسا
کہ بدن اسکا اندر سے ساتھ زقوم کے معذب ہے اور کہینگے اسکو ذُقْ چکھ اس عذاب کو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ تحقیق تو

تو ہی عزت والا نزدیک قوم اپنی کے بزرگی و الاعم اپنے مین ابوجہل نا اہل کہا کرتا تھا کہ مین اعز و اکرم وادی ہون لطحا مین تجھ سے عزیز ہی اور بزرگوار نہ کوئی نہین ہی سو اُسکو اسدن حقتعالے فرماویگا کہ چکھ عذاب کہ تو دعوا کرتا تھا کہ مین عزیز کریم ہون اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ تحقیق یہہ عذاب وہ چیز ہی کہ تھے تم ساتھ اُسکے شک لاتے اب ظاہر دیکھ لیا اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ تحقیق پرہیزگار بیچ مقام امن والے کے ہین فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ بیچ بہشتونکے اور چشمونکے يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ پہنے ہونگے نرم ریشم اور نافتے سے دراں حال کہ آمنے سامنے ہونگے مجالس مین ایکدوسرے لوگ آپس مین دیکھکر خوش ہون بعضون نے لکھا ہی کہ یہہ مقابلہ دار الجلال مین مہمانی کے دن ہوگا کہ حقتعالے ایک خوان پر سب مومنونکو بٹھا دیگا سب آپس مین ایک دوسریکا منہہ دیکھینگے كَذٰلِكَ اسیطرح رہینگے نہ تغیر ہوگا نہ تبدیل وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور بیاہ دینگے ہم اُنکو ساتھ حورون گورے رنگ اچھی آنکھون والیونکے بیضاوی مین ہی کہ اختلاف ہی بیچ اسکے کہ وہ عورتین دنیا کی ہونگی یا غیر اُنکے يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ منگا لیوینگے بیچ بہشت کے ہر ایک میوے کی کہ آرزو کرینگے دراں حال کہ امین ہونگے ضرر اور نقصان اُسکے سے لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى نہ چکھینگے وہ بیچ آخرت کے موت کو مگر موت پہلی کہ دنیا مین چکھ چکے سمجھ لیجیے کہ لوگون کے نزدیک یہہ ہوا ہی کہ ہر زندگی کے واسطے موت ہی سو حقتعالے خبر دیتا ہی کہ حیات بہشت کو مرگ نہین وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ اور بچایا حق تعالے نے بہشتیونکو اور دور کیا اُنسے عذاب دوزخ کا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ از روے فضل کے کہ واقع ہی پروردگار تیرے سے ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ عذاب سے بچانا اور حیات ابدی عنایت فرمانا یہی ہی مراد پانا بڑا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ پس سوا اسکے نہین کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو اوپر زبان تیری کے تو کہ قوم تیری سمجھین اور نصیحت پکڑین اور جو پندپذیر نہوے فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ پس منتظر رہ اُس چیز کا کہ اُنپر اُتریگی تحقیق وہ بھی منتظر ہین اُس چیز کے کہ تجھپر نازل ہو لیکن تجھپر نصرت آلہی اُتریگی اُنپر عذاب نامتناہی نظم دوستون کو فتح تازہ ہی دشمنون کو رنج بے اندازہ ہی انکو ہر پل وعدہ حسن الماب انکو ہردم ہیبت ذو العذاب وہان ہی رحمت یہان زحمت گمان مومن و کافر مین ہی یہہ فرق جان سورہ جاثیہ مکی ہی سینتیس آیتین ہین چار سو اٹھاسی کلمے ہین تین ہزار ایک سو اکانوے حرف ہین اور فضل اسکی عشر ہی اور نظم اور تطبیق اسکی سورہ دخان سے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر قرآن تھا افتتاح اسکا بھی ساتھ ذکر قرآن کے ہی اور سورۃ الجاثیۃ مکیۃ یہی ہی کہ ختم سورہ دخان کا ساتھ مذکور انتظار آثار وعید کے تھا شروع اسکا ساتھ ذکر اظہار فطرت کے ہوا واللہ اعلم وھی سبع وثلثون اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ لکھا ہی کہ حروف مقطعہ اختصار اسماء آلہی ہین حا حی اور حفیظ کی مختصر ہی اور میم ملک اور مجید کی لطائف مین ہی کہ حا حکمت ازلی کی ہی اور میم مملکت ابدی کی حق تعالے ان دونون کی قسم کھا کر فرماتا ہی تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اُتارنا قرآن کا اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے ہی اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق بیچ آسمانون کے اور زمین کے البتہ نشانیان ہین واسطے ایمان والونکے اوپر وحدت اور قدرت صانع برحق کے وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اور بیچ پیدایش تمھاری کے نطفے سے اور تغیر تمھاری ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور بیچ اُس چیز کے کہ پھیلاتا ہی بیچ زمین کے جانورون سے نشانیان ہین قدرت کاملہ حضرت باری کی واسطے اُس قوم کے کہ یقین لاتے ہین وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ اور بیچ اختلاف رات اور دن کے ساتھ رنگ اور
اندازے کے اور بیچ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے آسمان سے یا برسے رزق سے یعنے مینہ کہ سبب رزق کا ہی پس زندہ کیا ساتھ
اسکے زمین کو بعد موت اسکی کے کہ خشکی اور پژمردگی ہے اور بیچ پھیرنے بادونکے کہ شرقی اور غربی اور جنوبی اور شمالی ہین اور کوئی سرد ہی کوئی گرم
نشانیان واسطے اُس قوم کے سمجھتے ہین تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ یہہ دلیلین دلائل قدرت حضرت سبحان ہین یا یہہ ہین آیات قرآن
ہین کہ پڑھتے ہین ہم انکو اوپر تیرے ساتھ حق کے فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ پس ساتھ کس بات کے بعد کلام خدا کے کہ قرآن ہے اور
نشانیوں قدرت اسکی کے ایمان لاوینگے اگر اس کلام پر اور آیات پر ایمان نہین لاتے اور تؤمنون ساتھ تے کے بھی قرات ہے وَیْلٌ
لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ وائے ہی واسطے ہر جھوٹھ باندھنے والے کے سخت گنہگار کے یعنے نضر بن حارث کے کہ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰی عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِرُّ
مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا سنتا ہی آیتوں اللہ کی کو کہ پڑھی جاتی ہین اوپر اوسکے پھر اصرار کرتا ہی کفر اپنے پر تکبر کرتا ہوا ایمان لانے اوپر
گویا کہ نہین سنتا اسکو فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ پس خبر دے اسکو ساتھ عذاب دردناک کے کہ دوزخ ہین ہوگا وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا
شَیْئَا اتَّخَذَهَا هُزُوًا اور جب جانتا ہی اور سنتا ہی آیتون کتاب ہماری سے کوئی چیز یعنے کوئی آیت قرآنی جو اسکو پہنچی ہی پکڑتا ہی اسکو ٹھٹھا
اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ یہہ لوگ ٹھٹھے والے واسطے انکے ہی عذاب رسوا کرنیوالا مِنْ وَّرَآىٕهِمْ جَهَنَّمُ پیچھے سے انکے دوزخ ہی یعنے بعد موت
دوزخ مین جاوینگے یا آگے انکے دوزخ ہی کہ اوسکی طرف متوجہ ہین وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ اور نہ دفع
کریگا انسے جو کمایا ہی انھون نے اموال اور اولاد سے کچھ ذرا عذاب خدا سے اور نہ دفع کرینگے وہ جنکو پکڑا ہی سوا اللہ کے دوست

اور معبود وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے انکے عذاب ہی بڑا کہ شدت اوسکی حد سے ہی سوا هٰذَا هُدًی یہہ قرآن ہی راہ دکھانیوالا
وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ اور جو لوگ کافر ہوے ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہی یا دلیلین قدرت
اور حکمت اسکے کی ہین واسطے انکے ہی عذاب سخت ترقسم سے درددینے والا اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اللہ وہ ہی جسنے مسخر کیا واسطے تمھارے دریا کو یعنے سطح اسکا ہموار کیا تو کہ چیزین متخلخل مثل لکڑی کے
اوسپر ٹھہر جاوین یا تسخیر اوسکی یہہ ہی کہ تیرنے اور سیر کرنے سے اپنے پر منع نہین کرتا تو کہ چلین کشتیان بیچ اسکی ساتھ حکم اللہ
کے اور تو کہ طلب کرو فضل الٰہی سے طرح طرح کے فائدہ مانند تجارت اور غواصی اور صید ماہی کے اور تو کہ تم شکر کرو اسکا
اوپر ان نعمتون کے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ اور مسخر کیا واسطے تمھارے یعنے پیدا کیا واسطے منفعت تمھاری
کے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی چاند سورج تارے باران سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی درخت پھل پانی پہاڑ یا بارش سے
سارا اپنی طرف سے یعنے اسنے بنایا سب کچھ نہ غیر اسکے نے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ تحقیق بیچ مسخر کرنے ان چیزو
البتہ نشانیان ہین واسطے اُس قوم کے کہ فکر کرتے ہین نظر دیکھنے قدرت الٰہی کو نہ حکمت و مسلم بادشاہی کو نہ جو ہوئی اس سے
چیز ظاہر ہی نہ لبس تعجیب و غریب نادر ہی نہ پتے پتے مین اسکی حکمت ہی نہ ذرہ ذرہ گواہ قدرت ہی نہ لکھا ہی کہ جھجاہ غفاری نے
مین حضرت عمر کو دشنام دی عزت انکی تاب تحمل نہ رکھ سکی انتقام کو اٹھے یہہ آیت اتری قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ
اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے ہین بخش دیوین واسطے ان لوگونکے کہ نہین امید رکھتے دن ہلاک اور عذاب خدا کی یعنے ان
دنونکی کہ جنمین ہلاک ہونگے کافر لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ تو کہ جزا دیوے ایک قوم کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے کماتے عفو اور درگذر کرنے سے کشادہ پیشانی

سے منقول ہی کہ بیچ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ایک قاری نے یہہ آیت پڑھی حضرت عمر نے کہا لیجزی عمر بما صنع اور
بعضے کہتے ہین کہ سبب نزول اس آیت کا قصہ جہجاہ غفاری اور سنان جہنی کا ہی کہ تتمہ اُسکا سورۂ منافقون مین مذکور ہوگا
اس تقدیر پر اس آیت کو مدنی کہا جاتا کیونکہ یہہ سورت باتفاق مکی ہی اور تفسیر امام ثعلبی مین مذکور ہی کہ بعد نزول آیت
من ذا الذی یقرض اللہ کے فنحاص یہودی نے کہا طعن سے کہ خدا اگر محتاج ہوا کہ قرض مانگتا ہی یہہ خبر حضرت عمر کو پہنچی تلوار
کھینچ کر چلے کہ جہان پاؤنگا اُسکو قتل کرونگا جبرئیل یہہ آیت لائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو بلوایا وہ حاضر ہوئے
آپ نے فرمایا ای عمر تلوار رکھہ کہ حق تعالے نے حکم ساتھہ عفو کے فرمایا اور یہہ آیت پڑھی حضرت عمر نے کہا یا رسول صلے اللہ علیہ
وسلم قسم ہی اُس خدا کی کہ جسنے تمکو ساتھہ حق کے طرف خلق کے بھیجا پھر اثر غضب کا منہہ پر میرے نہ دیکھوگے اور بدلے
گناہ سوا عفو کے مجھہ سے نہ مشاہدہ کروگے مثنوی دم فقیر ہین جو کہ کفر ہین عوض جرم عفو کرتے ہین بلکہ وہ چاہتے
ہین بات ایسی کہ بدی کے عوض کرے نیکی بعضے کہتے ہین کہ حکم ساتھہ آیت قتال کے منسوخ ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ
جو کوئی عمل کرے نیک پس واسطے جان اپنی کے ہی یعنے ثواب اُسکا اُسیکو ملیگا وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا اور جو کوئی برائی کرے پس اوپر اُسکے
ہی وبال اُسکا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ پھر طرف پروردگار اپنے کے پھیرے جاؤگے واسطے جزا سزا پانے کے قول فعل اپنے کی
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے اولاد یعقوب کو توریت اور
حکم کرنا بیچ دین کے اور پیغمبری یعنے بعضون کو پیغمبر کیا اور جتنے انبیا ہین پیغمبر ہوئے ہین کسی قوم مین نہین ہوئے اور رزق دیا ہمنے اُنکو پاکیزہ
حلال چیزون سے یا مراد اُس سے من اور سلوی ہی وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور بزرگی دی ہمنے اُنکو اوپر عالمون زمانے اُنکے کے
وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ اور دی ہمنے اُنکو دلیلین روشن امر دین سے یا معجزے یا نشانیان ظاہر معاملے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
مین تو کہ اُنکو پہچانین اور حکم اُنکا مانین پھر جو نبوت پیغمبر کی اوپر ثابت ہوگئی فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ
پس نہ اختلاف کیا اُنھون نے بیچ امر پیغمبر کے مگر بعد اُس سے کہ آیا اُنکے پاس علم ساتھہ حقیقت حال اور حقیقت احوال اُنکے کے کہ نفر
وہ یہی پیغمبر ہین جنکا توریت مین مذکور ہی اور اُسکو پوشیدہ کیا اور روسے بغاوت اور عداوت کے کہ درمیان اُنکے ہی
اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ تحقیق پروردگار تیرا حکم کریگا درمیان اُنکے دن قیامت کے
بیچ اُس چیز کے کہ تھے وہ بیچ اُسکے اختلاف کرتے یعنے اُن کلمون مین کہ بیچ توریت کے نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
مین آئے ہین ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ پھر کیا ہمنے تجھکو بعد بنی اسرائیل کے
اوپر راہ کشادہ کے امر دین سے پس پیروی کر اسی راہ کی اور اُسی شریعت پر چل اور مت پیروی کر خواہشون اُن لوگون
کی کہ نہین جانتے حقیقت توحید کو یعنے روسا قریش کا کہا مت مان کہ تجھکو دین آبا کی طرف بلاتے ہین اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ
مِنَ اللّٰهِ شَـيْــًٔا تحقیق وہ ہرگز نہ دفع کرینگے تجھہ سے اللہ سے عذاب کچھہ جو وہ تجھہ پر لاویگا وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ تحقیق ظالم بعضے اُنکے دوست ہین بعض کے اور دوستی اُنکی آپس مین ہم جنس ہونے سے ہی اور تجھکو
جو اُنسے جنسیت نہین تو اُنکی خواہشون کی طرف مت جا مصاحب اپنے جنس کا طلب کر فرد یار وہ ہی کہ اپنا ہو ہم جنس انس
رافت ہو جن کو کیونکہ بانس وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ اور اللہ دوست ہی پرہیزگارون کا تو بھی اُنکو دوست رکھہ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُوْنَ یہہ پیروی شریعت کی بینائیان ہین واسطے لوگون کے یعنے خبرین ہین روشن کہ راہ حق جنسے
نظر آتی اور راہ دکھانیوالی ہی گمراہی سے اور بخشش ہی جناب آلہی سے واسطے اُس قوم کے کہ یقین لاتے ہین معالم التنزیل
مین ہی کہ کئی مشرکان مکہ نے مومنون سے کہا کہ جو کچھ تم بعث اور حشر کا احوال کہتے ہو اگر سچ ہی اور ہم بھی اُس جہان مین
لیجاوینگے تو وہان بھی ہم مال اور جاہ مین تمسے زیادہ ہونگے جیسے یہان اس جہان مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ ایسا نہین
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ کیا گمان
کرتے ہین وہ لوگ کہ کرتے ہین برائیان مانند کفر اور معصیت کے یہہ کہ کر دین ہم اُنکو آخرت مین مانند اُن لوگون کے
کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے یعنے مشرک بزرگی مین مثل مومنون کے ہونگے برابر ہی زندگی آدمیون کی اور موت اُنکی
دنیا اور آخرت مین یعنے جو کوئی ایمان پر مریگا ایمان پر زندہ ہوگا اور جو کوئی کفر پر مریگا کفر پر مبعوث ہوگا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ
برا ہی جو کچھ کہ حکم کرتے ہین وہ اور ثمرہ شرک اور توحید کا مساوی جانتے ہین نظم شور و شیرین آب کو یکسان نجان یہہ کہان
اور وہ کہان اک جان جان ہی سا غرزہر ہلاہل گو ہی ایک ہی جرعہ آب بقا تا کی ہی لیک ہی اُسکا پھل دشمن اور اسکا حیات
شرک اور توحید کی ایسی ہی بات ہی کچھ مساوات اُنکو آپس مین نہین ہی فرق دیکھ انمین کہین کا ہی کہین وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور پیدا کیا اللہ نے آسمانونکو اور زمین کو ساتھ راستی اور
عدل کے اور عدل یہہ چاہتا ہی کہ درمیان نیک اور بد اور موحد اور مشرک کے تفاوت ہو اور لوگ جزا دیا جاوے ہر جی ساتھ
اُس چیز کے کہ کمائی اُسنے بھلائی اور برائی سے اور وہ حال ظلم نکئے جاوینگے ساتھ کم کرنے ثواب اور بڑھانے عقاب کے بلکہ ہر ایک موافق
عمل اپنے کے جزا سزا پاویگا اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ کیا دیکھا تونے اُس شخص کو کہ پکڑا ہی اُسنے معبود اپنا خواہش
اپنی کو کہ اُسکے پیچھے جاتا ہی اور اُسیکا کہا مانتا ہی جیسے کہ اللہ کا حکم مانا چاہئے یا معبود اپنا آرزو اپنی کو کہا ہی کہ ایک بت
پوجتا ہی اور دوسرا بت جو اُس سے خوش شکل دیکھ لیتا ہی تو پہلے کو چھوڑ کر اُس دوسرے کو پوجنے لگتا ہی وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى
عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً اور گمراہ کیا اُسکو اللہ نے اور چھوڑ دیا اوپر علم کے کہ اُس عذاب تباہ
کو ہی عاقبت اُسکے کا اور مہر رکھی اوپر شنوائی اُسکی کے کہ حق بات نسنے اور اوپر دل اُسکے کہ دریافت حق بات نکرے
اور کر دیا اوپر بینائی اُسکے کے پردہ کہ نظر اعتبار سے ندیکھے پھر ایسا شخص کیونکر ہدایت پاوے فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ پس کون
ہدایت کریگا اُسکو پیچھے چھوڑ دینے اللہ کے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم یعنے نصیحت پکڑو اور متنبہ ہو وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا
حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا اور کہا انھون نے یعنے منکران بعث نے نہین یہہ مگر زندگانی دنیا کی کہ ہم اسمین مرتے ہین ہم
اور جیتے ہین ہم یعنے کوئی ہم مین سے مرتا ہی کوئی جیتا ہی اور احتمال ہی کہ یہہ بات کہنے والے مذہب تناسخ کا رکھتے ہون کہ اُنکے نزدیک
جو کوئی مرتا ہی روح اُسکی دوسرے جسد مین در آتی ہی اور یہہ یہان دنیا مین ظہور کرتا ہی اسیطرح پھر مرتا ہی پھر آتا ہی شامی
کورنی سے کہ اُنکی زعم مین پیغمبری نقل کرتے ہین کہ اُسنے کہا مین نے خود کو ایک ہزار سات سو قالب مین دیکھا اور وہ
جو بعضے صوفیہ نے کہا ہی فرد همچو سبزه بار ها روئیده ام هفتصد و هفتاد قالب دیده ام یہہ وہ باعتبار تجلیات جلالیہ اور
جمالیہ کے ہی کہ ہر آن عالم پر فائض ہو کر موجب فنا اور بقا اُسکی کے ہوتے ہین قسم دیہہ وہ کہتا ہی کہ یہیں بنا ہی جدا ہی جسکا

کیفیت اور ہی اور نشہ نیا ہی جسکا یہ یا باعتبار تجلی و استتار کے ہی کہ عاشق کے لئے باعث موت اور حیات ہی فرد زندہ ہو جاتے
ہین ہم مکھڑا دکھانے سے تیرے اور مرجاتے ہین ہمارے منہہ چھپانے سے تیرے اور یہہ بھی مشرک کہتے ہین وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا
الدَّهْرُ اور نہین ہلاک کرتا ہمکو مگر زمانا کہ بڑھاپے کا آتا ہی مرجاتے ہین وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اور نہین واسطے کافرونکے
ساتھہ اس نسبت کرنے ذکر کے طرف زمانے کے کچھہ علم کیونکہ پھرانے والا زمانے کا اللہ ہی زمانیکا کسی کام مین کچھہ
اختیار نہین فرد مالک و مختار زمانہ نہین ہی وہ خالق مطلق دوجہان مین ہی وہ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ نہین وہ مگر گمان کر
اور محض تقلید سے ہین بے دلیل بات کرتے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے آیتین کتاب ہماری کی درحالیکہ
روشن اور واضح الدلالہ مین بعث کے مقدمے مین جیسے قل يحييها الذي انشاها اول مرة اور ان الذي احياها لمحي الموتى
اور مانند انکے مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ نہین ہی دلیل انکی مگر یہہ کہتے ہین لے آؤ باپون ہمارونکو
اگر ہو تم سچے زندہ ہونے مین خلق کے بعد موت کے دن قیامت کے اور یہہ بات جہل اور عناد سے کہتے تھے کیونکہ جلانا بعد مرگ کے مقرر وقت
خاص مین موافق حکمت کے ہی یہہ زمان خواہش ہین انکے اگر نہ ظہور کرے تو محمول عجز پر نہین ہو سکتا قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ
يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ کہہ کہ اللہ زندہ کرتا ہی تمکو رحم امہات مین پھر مارتا ہی تمکو دنیا مین پھر اکٹھا
کریگا تمکو جیتا کر قبرون سے اٹھا کر طرف دن قیامت کے کہ نہین شک بیچ آنے اسدن کے اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے قصور نظر اور فقدان فکر سے

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ
الْمُبْطِلُونَ اور جسدن کہ قایم ہوگی قیامت اسدن زیان پاوینگے جھوٹے اور زیان انکا یہہ ہوگا کہ دوزخمین پڑینگے مارے ٹوٹے
وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً اور دیکھیگا تو اسدن ہرایک امت کو زانو پر گرے ہوے مارے عاجزی کے بعضون نے کہا ہی کہ
جثو خاصہ کفار ہی اور اصح یہہ ہی کہ عام ہے کیونکہ ہرایک کو ہیبت اسدن کی ہوگی كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا ہرایک
امت پکاری جاویگی طرف اعمالنامے اپنے کے اور انکو کہینگے الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ آج جزا دئے جاؤگے
جو کچھہ کہ تھے تم کرتے هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ یہہ کتاب ہماری کہ کراما کاتبین سے لکھوائی ہی ہمنے بولتی ہی اوپر اعمال
تمہارے کے ساتھہ راستی کے بے کم و بیش إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھہ تھے تم کرتے یعنی ہم
کراما کاتبین سے لکھواتے جاتے تھے اور معالم مین ہی کہ جب فرشتے عمل نامے انسان کے آسمان پر لیجاتے ہین تو حق تعالے
ثواب عقاب انمین لکھہ دیتا ہی اور لغو اور سہو دور مٹا دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ لکھنا لوح محفوظ کا ہی کہ سال بسال
اعمال بنی آدم فرشتونکو سپرد ہوتا ہی فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ پس جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے
اچھے پس داخل کریگا انکو پروردگار انکا بیچ رحمت اپنی کہ ثمہ بہشت ہے ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ یہہ داخل کرنا رحمت مین وہی ہی مراد پانا آشکارا
وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کہ کافر ہوے انکو کہینگے أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ کیا پس تھین نہین آیتین میری پڑھی جاتی اوپر
تمہارے یعنی پیغمبر مینے بھیجے تھے وہ آیتین میری کتابکی تمپر پڑھتے تھے پس تکبر کیا تمنے اور ایمان انپر نہ لائے اور تھے تم قوم شرک لانے والے وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ
حَقٌّ اور جب کہا جاتا تھا تمکو ای قوم تحقیق وعدہ اللہ کا حشر اور حساب اور ثواب اور عقابکا حق ہی وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا اور قیامت
نہین شک بیچ اسکے قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ کہتے تھے تم نہین جانتے ہم کہ کیا ہی قیامت إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ

نہیں گمان کرتے ہم قیامت قائم ہونیکا مگر گمان تھوڑا سا اور نہیں ہم یقین کرنیوالے وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ اور ظاہر ہونگی آخرت میں واسطے انکے برائیاں اُس چیز کی کہ تھے کرتے دنیا میں اور اُتر پڑیگا ساتھ انکے عذاب
اُس چیز کا کہ تھے وہ ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے یعنی عقوبات قیامت سے وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا اور کہا جاویگا
انکو کہ آج بھول جاوینگے ہم تمکو یعنی تمپر مہربانی نکرینگے یا چھوڑ دینگے ہم تمکو آتش دوزخ میں اسطرح سے کہ جیسے کوئی چھوڑ
دیتا ہے چیز بھولی ہوئی کو جیسا بھول گئے تھے تم دیکھنے دن اپنے کو کہ یہہ ہے یعنی اسدن کی ملاقات کو بھول گئے تھے
اور کچھہ تیاری آنے کی اسکے نہیں کرتے تھے وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ اور جگہہ تمہاری آگ ہے اور نہیں واسطے تمہارے
مدد دینے والونسے کہ چھڑا دے تمکو دوزخ سے ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا یہہ اترنا عذابکا تمپر سبب
اسکے ہے کہ پکڑا تمنے آیتوں کتاب خدا کی کو یا دلیلیں قدرت اسکی کو ٹھٹھا اور فریب دیا تمکو زندگانی دنیا کی نے اور حیات فانی
پر مغرور ہو کر حیات جاودانی سے غافل رہے فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ پس آج نہ نکالے جاوینگے
آتش دوزخ سے اور نہ وہ عذر قبول کئے جاوینگے یعنی انسے نہ کہینگے کہ تم توبہ کرو کہ ہم قبول کریں اور خوش ہوں
تم سے کیونکہ خوشنودی الٰہی اُنسے بہت دور ہے فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پس واسطے
اللہ کے ہے سب خوبی جو پروردگار ہے آسمانونکا اور پروردگار ہے زمین کا اور پروردگار ہے عالمون کا وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اسکے ہے بزرگی اور عظمت اور حکم چلانا اور آثار اسکے ظاہر ہیں بیچ آسمانون کے اور زمین
کے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور وہ ہے غالب سب خلق پر دانا سب کام میں سمجھہ لیجئے کہ رب الارض میں واو عاطفہ لا
اور رب العالمین میں نہ لائے اسواسطے کہ زمین مغایر آسمان کی ہے اور صورت مغایرت میں عطف روا ہے پس عظمت
رب الارض کا رب السموات سے پیدا ہے اور رب السموات و رب الارض مفید معنی رب العالمین ہے کیونکہ معظم عالم آسمان
و زمین ہیں مالک معظم چیز کا بیچ حکم کل کے ہوتا ہے اس طریق پر درمیان اُن دونوں کے اتحاد معنوی ہے اور اتحاد ذہن
جانیئے سورۂ احقاف کی پینتیس آیتیں ہیں چھہ سو چالیس کلمے ہیں دو ہزار چھہ سو حروف ہیں فواصل اسکی نما او
ربط اسکا ساتھہ سورت جاثیہ کے یہہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھہ ذکر آسمان اور زمین اور ثنا و حمد الٰہی و صفت
عزت و حکمت تھا آغاز اسکا بھی اوپر اسی ذکر کے ہے

سورۃ الاحقاف مکیۃ وھی	خمس وثلثون آیۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

حٰمٓ اشارہ بجلال الٰہی و میم کنایہ بمجد یا بادشاہی ہے سے حق تعالیٰ نے قسم کہائی ہے حکم کامل و مجد شامل اپنی کی کہ جو ایمان نہ لاویگا
عذاب نکرونگا تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اتارنا کتابکا اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے ہے
مَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى نہیں پیدا کیا ہمنے آسمانونکو اور زمین اور جو کچھہ درمیان انکے
ہے اور حصے مخلوقات موجودات مگر ساتھہ راستی جیسا ہماری حکمت و عدل نے چاہا اور وقت مقرر کے سرانجام اتفاقا
کردیا ہے اسکے تئیں نہیں یا وقت مقرر قیامت ہے کہ آئیگی سب کا ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ اور جو لوگ کہ کافر
ساتھہ آخرت کے اُس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہیں احوال بہشت اور احوال حشر سے منہہ پھیرنیوالے ہیں نہ اُنمیں فکر کرتے ہیں اسکا آنا

باور رکھتے ہین قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا فرونکو کہ کیا دیکھا تمنے اُس چیز کو کہ پکارتے ہو تم
سوا اللہ کے جیسے ملائکہ اور بت اور سوا انکے اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ دکھاؤ مجھکو کیا چیز پیدا کی انھون نے
زمین سے اور اجزا اُسکے سے یا واسطے انکے ساجھا ہی بیچ آسمانون کے پیدایش کے اور یہہ بات ظاہر ہی کہ معبود تمہارے عاجز ہین
زمین آسمان مین انکا کچھہ تصرف نہین پھر کیون انکو پوجتے ہو اور شریک ہمارا کرتے ہو اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا لاؤ میرے پاس
کتاب جو تمکو آئی ہو پہلے آنے قرآن سے کہ اُسمین شرک لانے کا فرمایا ہو اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یا لاؤ کچھہ
نقل علم سے پہلونکے یا روایت انبیائے گذشتہ سے کہ دلالت کرے انکے عبادت کرنے پر اگر ہو تم سچے اپنے دعوے مین
جو مشرک اس حجت مین عاجز ہوئے تو حق سبحانہ تعالیٰ انکی گمراہی مین فرماتا ہی وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ
لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اور کون شخص بہت گمراہ ہی اُس شخص سے کہ پکارتا ہی سوا اللہ کے اُس شخص کو کہ نہ جواب دیگا اُسکو
قیامت کے دن تک حاصل یہہ ہے کہ مشرک اپنے جھوٹے معبودون کو تمام عمر دنیا کی پکارا کرین کچھہ جواب اُنسے نہ سنینگے وَهُمْ
عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ اور بت پکارنے اُن بت پرستونکے سے بیخبر ہین اور جب سنتے ہی نہین تو جواب کیا دینگے بڑا بدبخت ہی
کہ عبادت سے خدائے شنوندہ اجابت کنندہ کے ہاتھہ اُٹھا کر پتھرون کو کہ نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین فرد کو چہ صمد کو چھوڑ کر سوئے
صنم جو سجدہ کرتا ہی * وہ اندھا چشمۂ حیوان سے ظلمت کو جاتا ہی وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً اور جس وقت کہ اکٹھے کئے
جاوینگے لوگ ہووینگے وہ بت واسطے پوجنے والون اپنے کے دشمن بخلاف انکے گمان کے کہ شفاعت اور مددگار پکارتے
ہین وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِیْنَ اور ہونگے پوجے گئے ساتھہ عبادت پوجنے والونکے انکار کرنیوالے یا عابد ہونگے عبادت اُن معبودون
کی سے منکر یعنے بت کہینگے کہ یہہ ہمین نہین پوجتے تھے چنانچہ حقتعالے فرماتا ہی ویوم القیمة یکفرون بشرککم یا بت پرست
کہینگے کہ ہم انکی پرستش نہین کرتے تھے چنانچہ خدا سبحانہ ارشاد کرتا ہی واللہ ربنا ما کنا مشرکین وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا
بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر کافرونکے آیتین کتاب ہماری کی
اُس حالت مین کہ ظاہر ہوتی ہین دلیلین معجزات اُنکی کہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے سخن حق کے جب آیا انکے پاس یہہ
ہی جادو ظاہر اور فقط جادو ٹھہرانے پر اکتفا نہین کرتے اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین کہ بہتان باندھہ لیا ہی محمد نے قرآن کو اللہ
اور آپ بنایا ہی قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر باندھہ لیا ہی مین نے اُسکو بطور فرض محال تو بڑا گناہ واقع ہوا
اسپر عذاب سخت ہوگا فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِیْ مِنَ اللّٰہِ شَیْـًٔا پس نہین ہو تم مالک واسطے میرے اللہ کی طرف سے کسی چیز کے یعنے تمھین قدرت نہین عذاب
دفع کرنے کی اگر مجھہ پر اللہ کی طرف سے آئے پھر مین کیون ایسی بات کرون اور کسکے بھروسے پر اس کام پر دلیر ہوون هُوَ اَعْلَمُ بِمَا
تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ وہ خدا دانا تر ہی ساتھہ اُس چیز کے کہ شروع کرتے ہو تم بیچ اُسکے یعنے طعن مارتے ہو قرآن پر اور سحر اور بندش
ٹھہراتے ہو كَفٰى بِهٖ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ کفایت ہی خدا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے میرے واسطے گواہی
دیگا ساتھہ سچے کلام کے اور سچے احکام اور تمہارے لئے ساتھہ کذب اور عناد اور انکار اور فساد کرنے کے وَهُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِیْمُ اور وہ ہی بخشنے والا اُس شخص کو کہ شرک سے توبہ کرے مہربان ہی اُس کسی پر کہ ایمان پر ثابت رہے قُلْ
مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہون مین نیا آیا پیغمبرون سے یعنے مین کچھہ پہلا پیغمبر نہین آیا مجھہ سے پہلے بھی پیغمبر آچکے ہین جسم

میری نبوت سے تم کیون منکر ہو وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ اور نہین جانتا ہین جو کچھہ کہ کیا جاویگا ساتھہ میرے راحت اور
محنت سے یا اقامت او ہجرت سے یا فتح نکے قوم سے اور نہین جانتا ہین جو کچھہ کیا جاویگا ساتھہ تمہارے خسف مسخ قتل اسیری وغیرہ
سے معالم مین ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو مشرک سنکر خوش ہوے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے نزدیک ایک ہین
جیسے ہم نہین جانتے اپنا انجام کام کا ویسے ہی وہ بھی خبر نہین رکھتے اگر اللہ کی طرف سے آئے ہوتے تو البتہ اللہ انکو آگاہ کرتا
کہ مین تم سے یہہ معاملہ کرونگا یہہ آیت نازل ہوئی کہ لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اور اسباب نزول
مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ ہجرت فرمائی ہی ایسی زمین مین کہ جہان پانی اور درخت اور
نخلستان ہی صحابہ یہہ سنکر خوش ہوے منتظر ہجرت واقع ہونے مین اسکے تعبیر کے دیر ہوئی اور مشرکون نے ایذا انکو بہت پہنچائی تو ہجرت
جلدی کرنے لگے یہہ آیت آئی کہ نہین جانتا ہین کہ مجھے اور تمہین حق تعالے ہجرت کا حکم فرماویگا یا نہین اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا
یُوْحٰۤی اِلَیَّ نہین پیروی کرتا ہین مگر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میری یعنے وحی جو آتی ہی مین وہی کرتا ہون اسکے خلاف نہین
کرتا وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ اور نہین ہین مگر ڈرانیوالا عذاب خدا سے ظاہر اور مین انجام کام کا اور مآل حال بغیر وحی کے نہین جانتا
مثنوی رافت یہہ سوچ خوب اپنے جی مین ہے حسد تو کسے فکر لا کہ تیری مین نہ ہی پائے نشان عاقبت کیا ممکن ہی سرگشتہ
ہی مین اوی مادری مین ؕ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَکَفَرْتُمْ بِہٖ وَشَہِدَ شَاہِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
عَلٰی مِثْلِہٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا ہے تمنے اگر ہو قرآن نزدیک اللہ کے
اور کفر کیا تمنے ساتھہ اسکے اور گواہی دی ہو ایک شاہد نے بنی اسرائیل مین سے یعنے ایک شخص نے بنی اسرائیل مین سے جیسے عبد اللہ ابن
سلام رضی اللہ عنہ اوپر قرآن کے کہ اللہ کی طرف سے ہی پس ایمان لایا وہ او تکبر کیا تمنے اور ایمان نہ لائے تم اوپر اسکے یعنے مفسرین نے لکھا
کہ شاید عبد اللہ ابن سلام نہین اور نہ اور صحابہ سے ہی بنی اسرائیل کے علما مین سے کیونکہ ابن سلام ایمان مدینہ مین لائے اور
یہہ سورۃ مکے مین نازل ہوئی بلکہ یہہ آیت جھگڑے مین اتری ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قریش کے درمیان واقع
ہوا تھا اور شاہد موسی علیہ السلام ہین او مثل قرآن توریت کے پس مقصد آیت کی یہہ ہی کہ اگر قرآن نزدیک خدا کے ہی اور
تم اوپر ایمان نہین لاوگے اور موسی علیہ السلام گواہی دی توریت مین کہ وہ نزدیک اللہ کے ہی اور وہ قرآن پر ایمان لائے
اور تمنے سرکشی کی اور ستم کیا اپنی جان پر اس کلام مین اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم
ستمگار و نکو لکھا ہی کہ جب قبائل جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار ایمان لائے تو بنو عامر اور اشجع اور اسد اور غطفان طعن کرنے لگے
ان پر یہہ آیت آئی کہ وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور کہا ان لوگون نے کہ کافر ہین مانند بنو عامر وغیرہ کے واسطے
ان لوگون کے کہ ایمان لائے مثل جہینہ وغیرہ کے لَوْ کَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَیْہِ اگر ہوتا یہہ دین بہتر نہ آگے نکل جاتے ہم سے
طرف اسکے لوگ ارذل قبائل کے بلکہ ہمین سابق ہوتے کیونکہ رتبہ ہمارا بڑا ہی اسلئے یا بعد اسلام عبد اللہ ابن سلام
اور یارون انکے کہتے تھے کہ اگر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اچھا ہوتا تو اور حقیقت نہ کر سکتے کیونکہ عقل ہماری
زیادہ ہی وَاِذْ لَمْ یَہْتَدُوْا بِہٖ اور جبوقت نہ راہ پائی انہونے ساتھہ قرآن کے یا دین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے فَسَیَقُوْلُوْنَ
ہٰذَاۤ اِفْکٌ قَدِیْمٌ پس البتہ کہینگے یہہ جھوٹ قدیم یعنے پہلے ہی مثل اسکے کہتے تھے وَمِنْ قَبْلِہٖ کِتٰبُ مُوْسٰۤی اِمَامًا

وَّرَحْمَةً اور حال آنکہ پہلے قرآن سے کتاب تھی موسیٰ کی توریت کہ کیا تھا ہمنے اُسکو پیشوا اہل دین کا اور سبب رحمت کا
ایمان والونکے واسطے وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور یہہ قرآن کتاب ہی سچا کرنے والی
توریت کو تمام کتب منزلہ سمیت بولی عربی مین تو کہ ڈراوے اُن لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین اپنی جانپر ساتھہ کفر اور معصیت
کے وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ اور خوشخبری دینے والی ہی واسطے نیک کارونکے ساتھہ رضامندی خدا کے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا
رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تحقیق جن لوگون نے کہ کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر قائم رہے اسی پر اور اس سے نہ پھرے
یعنے جمع کیا دونون کو ایک توحید اختیار کی کہ خلاصۂ علم ہی دوسری استقامت کہ منتہائے عمل ہی اور استقامت بجوارح
ٹھہرانا بارکان شریعت ہی بکمال رضا اور مقبوس تادیب باداب طریقت ہی اور بقلوب تصفیہ تعلقات سے ہی اور بروح
تحلیہ بانوار صفات اور بسر توحید ذات اور تجلی بسلب صفات خود و بقا بحق اور باخفی تخلق باخلاق کبریا یہہ ہی کمال استقامت
حق تعالی میسر فرماوے فرد کرامت ہی رافت یا بین استقامت ہے یہی استقامت ہی فوق کرامت فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
پس نہین ڈر اوپر مومنون استقامت والونکے کسی بات کا اس جہان مین اور نہ وہ غم کھاوینگے کچھہ چیز نہ ملنے سے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا یہہ لوگ ہین مسلمان مستقیم رہنے والے بہشت کے ہمیشہ ہونے والے بیچ اُسکے جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بدلا
دئے جاوینگے بدلا دیا گیا بسبب اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا اور حکم کیا ہمنے انسان کو ساتھہ
ماں باپ اپنے کے احسان کرنا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا اُٹھاتی ہی ماں اُسکی تکلیف سے اور جنتی ہی اسکو مشقت
اور محنت سے وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا اور مدت پیٹ مین رکھنے اوسکے کی اور زمانہ دودھہ چھوڑنے اُسکے کا تیس مہینے
ہین اگر کوئی چاہے کہ مدت دودھہ کی کامل کرے یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ اقل مدت حمل کی چھہ مہینے ہین کیونکہ زمانہ
رضاع کا دو برس ہی چنانچہ اور آیت مین مذکور ہی حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً یہان تک کہ جب پہنچا آدمی جوانی اپنی کو کہ تینتیس برس ہین اور بقول بعضے اٹھارہ سے چالیس تک
اور پہنچا چالیس برس کو قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ
لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ کہا اے پروردگار میرے توفیق دے مجھکو یہہ کہ شکر کرون نعمت تیری کا وہ جو کہ تمام انعام کی ہی تونے اوپر میرے
نعمت اسلام کی اور اوپر ماں باپ میرے کے حیات اور قدرت ہی یا نعمت اسلام اور توفیق دے مجھکو یہہ کہ کرون مین عمل
نیک جو پسند کرے تو اُسکو اور اصلاح کر واسطے میرے بیچ اولاد میری کے اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
تحقیق مین نے توبہ کی طرف تیرے اُس چیز سے کہ جسمین رضا تیری نہین اور تحقیق مین قبول کرنے والون سے ہون
حکم تیرا سمجھہ لیجیے کہ اکثر مفسرین کہتے ہین کہ یہہ آیت خاص امیر المومنین ابوبکر صدیق رض کی شان مین ہی کہ چھہ مہینے وہ پیٹ مین
رہے اور دو برس کامل دودھہ پیا اٹھارہ برس حضور نبوی مین حاضر ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیس برس کے
تھے پھر سفر اور حضر مین رفیق آپکے رہے جب حضرت چالیس برس کے ہوئے اور یہہ اٹھتیس برس کے تو مشرف باسلام ہوئے جب
چالیس برس کے ہوئے تو دعا کی توفیق کی اپنی نعمت پر اور والدین کی اور کسی مہاجر اور انصاری کے ماں باپ مشرف باسلام نہین ہوئے سوا انکے اور توفیق عمل
صالح کی حقتعالے سے چاہی سو دی اللہ تعالی نے کہ نو غلامونکو بسبب دین کے عذاب کرتے تھے انھون نے خرید کر آزاد کردئے اونمین ایک بلال تھے

ہین رضی اللہ عنہ اور دعا کی انھون نے واسطے اصلاح اولاد اپنی کے سو وہ بھی قبول ہوئی حضرت عائشہ انکی بیٹی رضی اللہ
عنہا بشرف فراش اشرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرف ہوئی ہین اور عبدالرحمن انکا بیٹا اور ابو عتیق انکا پوتا دولت خدمت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوئے لکھا ہی کہ چار پشت کسیکی صحابہ نہین مگر ابو قحافہ اور ابو بکر اور عبدالرحمان
اور ابو عتیق رضی اللہ عنہم اور بہت گروہ انکی اولاد سے عالم مین موجود ہین اکثر انمین عالم صالح متقی ہین أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا یہہ لوگ ہین کہ ماں باپ سے نیکی کی اور شکر نعمت بجا لائے قبول کرتے ہین ہم انسے بہتر اس چیز کا
کہ عمل کیا انھون نے بعضے کہتے ہین کہ احسن بمعنی حسن ہی یعنے سب عمل نیک انکے قبول کرتے ہین ہم وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَيِّئَاتِهِمْ اور درگذر کرتے ہین ہم گناہون انکی سے اور گنتے ہین ہم انکو فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ بیچ رہنے والون بہشت کے
وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ وعدہ کیا خدا نے وعدہ سچا نیکیان قبول کرنے کا اور برائیان معاف فرمانے کا
وہ وعدہ جو کہتے تھے دنیا مین وعدے دئے جاتے وہ آیت وعدے کی یہہ ہی وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت جنات
الآیہ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا اور جس شخص نے کہا واسطے ماں باپ اپنے کے جسوقت انکو کہا کہ ایمان آخرت
پر لاؤ بیزار ہون مین تم سے بموجب محاورہ ہی کہ اف صوت ہی کہ دلالت کرتی ہی صحیح حروف کرے اور سامع کو ناخوش لگے
أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ کیا وعدہ دیتے ہو مجھکو یہہ کہ نکالا جاؤن مین قبر سے یعنے بعد مرنے کے قبر سے زندہ اٹھاؤ مین وَقَدْ
خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي اور تحقیق گذرے ہین بہت قرن پہلے مجھ سے اور ان مین سے کوئی جیا نہین وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ
اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ اور وہ دونون ماں باپ اسکے فریاد کرتے ہین اللہ سے واہی ہی تجھکو ایمان لا قیامت پر إِنَّ
وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ تحقیق وعدہ اللہ تعالے کا قیامت اور بعث اور حشر ہونے کا سچ ہی فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
پس کہتا ہی وہ شخص نہین ہی یہہ کہ تم سچے کہتے ہو مگر کہانیان پہلونکی اور جھوٹے قصے کہ لکھے ہین یہہ آیت ایک کافر کے شان
مین نازل ہی کہ عاق والدین تھا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
یہہ لوگ ہین کہ ثابت ہوئی اوپر انکے بات عذاب کی بیچ گروہون کافرونکے کہ گذر رہے ہین پہلے انسے جنون سے اور آدمیون سے
إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ تحقیق یہہ اور وہ ہین زیان پانے والے وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا اور واسطے ہر ایک کے ان دونو
فرقون سے درجے ہین اس چیز سے کہ کیا انھون نے اہل خیر کی بلندی کی طرف اور اہل شر کی پستی کی جانب وَلِيُوَفِّيَهُمْ
أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور یہہ مقرر کیا خدا نے تو کہ پوری دے انکو جزا عمل انکے کی اور وہ نہ ظلم کئے جاوین ثواب
مین ساتھہ نقصان کے اور عقاب مین ساتھہ زیادتی کے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ اور یاد کر اس دن کو کہ روبرو
لائے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے اور انکو کہینگے أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ
بِهَا لے گئے اور لگا گئے تم نیکیان اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ اٹھا لیا تمنے ساتھہ انکے یعنے دنیا ہی مین حظ
اٹھا لئے کچھ آخرت کے واسطے نہ چھوڑے فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ پس آج جزا دئے جاؤگے تم عذاب رسوائی کا بسبب اسکے کہ تھے تم تکبر کرتے بیچ زمین کے ساتھ
ناحق کے اور دنیاء فانی کے اور بسبب اسکے کہ تھے تم فسق کرتے خط فرمان سے سر باہر رکھتے دائرہ امر سے قدم باہر نکالتے تھے

بہتر ہے سبیل طولِ لسان نجات کو کہ حد شرع سے تجاوز نکریں نظم رافت خط فرمان آلہی پہ تو سر دھر نہ رکھہ دائرۂ امر سے باہر
نہ قدم کو بیحسن سخن نفس نہ غافل ہو یہہ دمباز نہ دم دیتا ہی ضایع نکر ایک اپنے تو دم کو وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ اور یاد کر بھائی
عاد کے کو حق تعالے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہی کہ حضرت ہود علیہ السلام کو کہ قبیلۂ عاد سے تھے یاد کر اور اُنکا اور اُن کے
قوم کا احوال معاندان قریش سے کہہ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ جس وقت کہ ڈرایا قوم اپنی کو عذاب خدا سے بیچ ریگستان کے
والا ہیں بین وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اور تحقیق گذر رہے تھے پیغمبر ڈرانے والے آگے اُسکے سے اور
پیچھے اُسکے بھی آئے نہ وہ پہلا پیغمبر تھا نہ پچھلا جب اُسکو قوم عاد پر بھیجا اُسنے نصیحت کی اُنکو اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ نہ
عبادت کرو مگر اللہ کو کہ لائق عبادت کے وہی ہی اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ تحقیق میں ڈرتا ہون اوپر تمہارے
عذاب دن بڑے ہیبت والے کے سے قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا کہا عادیون نے کہ ای ہود کیا آیا تو ہمارے پاس تو کہ
پھیرے ہمکو پوجنے بتون ہمارے کے سے ڈرا ڈرا کر فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ پس لے آ ہمارے پاس جو کچھہ وعدہ دیتا
ہمکو عذاب کا اگر ہی تو سچون میں وعدے اپنے میں قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ کہا ہود علے نبینا وعلیہ السلام نے کہ عذابکا علم نزدیک
اللہ کے ہی مجھے کچھہ اوسمیں دخل نہیں وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّیْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ اور پہنچاتا ہون تمکو وہ چیز کہ بھیجا
گیا ہون میں ساتھہ اُسکے اور سوا پہنچانیکے میرا کچھہ کام نہیں اور لیکن میں دیکھتا ہون تمکو قوم جہالت کرتے ہو اور عذاب شتابی
مانگتے ہو سورۂ اعراف میں گذرا ہی کہ پہلے اسی سے ایک جماعت عادیونکی حرم شریف میں جاکر مینہہ مانگنے لگے تین بادل آئے
اور ایک آواز ہوئی کہ ایک انمیں سے لے لو اُنھون نے سیاہ بادل لیا وہ اُنکے ساتھہ چلا آیا اُنکے ملک تک فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا
مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا پس جب دیکھا اُس چیز کو کہ وعدہ دئے گئے تھے عذاب سے بادل پھیلا ہوا آسمان
میں منہہ کئے ہوئے جنگلون اُنکے کو کہا اُنھون نے یہہ بادل ہی مینہہ برسانے والا ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ مینہہ برسانیوالا بادل
نہیں بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ بلکہ یہہ وہ چیز ہی کہ شتابی کرتے تھے تم ساتھہ اُسکے رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ یہہ باد ہی
بیچ اُسکے عذاب ہی درد دینے والا اور یہہ باد کمال تندی کے سبب سے تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا ہلاک کرتی ہی ہر چیز کو
ساتھہ حکم پروردگار اپنے کے پھر باد چلی تندی تیزی سے اور رہنے کے محل اُنپر ڈالے سات راتیں آٹھہ دن وہ اُنمیں دبے
پڑے رہے پھر ریت کو اُنپر سے اُڑا اُن کی لاشونکو دریا میں پھینکدیا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ پس ہو گئے اس حالت
پر کہ کوئی جو اُن کے وہان جاتا نہ دکھائے دیتے تھے مگر گھر اُنکے حاصل یہہ ہی کہ سب ہلاک ہو گئے خالی گھر رہ گئے كَذٰلِكَ نَجْزِی
الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ اسیطرح جیسے اُن کو جزا دے جزا دیتے ہیں ہم قوم کافرون اور جھٹلانے والون کو وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَآ
اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ اور البتہ تحقیق قدرت دی تھی ہم نے اُن کو بیچ اُس چیز کے کہ نہیں قدرت دی ہمنے تمکو بیچ اُسکے یہہ کافران قریش کو
خطاب ہی کہ قوم عاد کو جو قوت دی تھی وہ تمھیں دی اُن کا بڑا زور اور شوکت اور مال تھا وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا
وَّاَفْـِٕدَةً اور دے ہمنے واسطے اُنکے کان سننے کو اور آنکھیں دیکھنے کو اور دل سمجھنے کو اُنھون نے نہ کانسے حق بات سنی
نہ آنکھونسے دلیلیں ہماری قدرتکی دیکھیں نہ دل سے وحدانیت کو ہماری سوچا پھر جب عذاب اُنپر آیا فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ
وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ پس نہ کفایت کیا یعنے نہ دفع کیا اُنسے کان اُنکے نے اور نہ آنکھون اُنکے نے اور نہ دلون اُنکے

نے کچھ چیز عذاب خدا سے اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ جس وقت کہ تھے وہ انکار کرتے ساتھ آیتوں اللہ کے یا معجزوں پیغمبر
کے وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور گھیر لیا اُن کو ساتھ اُس چیز کے کہ تھے ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرتے یعنے عذاب کو ٹھٹھا
جانتے تھے سو اُنپر آپہنچا وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى اور البتہ تحقیق ہلاک کئے ہم نے اے اہل مکہ جو کچھ گرد اگرد تمہارے
تھیں بستیوں سے جیسے حجر اور موتفکہ وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور طرح طرح کہیں ہمنے آیتیں اور حجتیں اُن بستیون
والوں پر تو کہ وہ رجوع کریں کفر سے وہ نہ پھرے کفر سے اور ہلاک ہوگئے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا
اٰلِهَةً پس کیون نہ مدد کی اُنکے تئین اُن لوگون نے کہ پکڑے تھے اُن ہلاک ہونے والون نے اُنکو سوا اللہ کے واسطے
تقرب بخدا کے معبود یعنے اُن کے بتوں نے اُن کو مدد کیون نہ کی عذاب کے وقت بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ بلکہ کھوئے گئے مدد اُن کی
سے یعنے ناامید ہوئے بتوں کی مدد سے وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور یہہ ہی بتوں کا ماننا جھوٹ تھا اُنکا اور جو کچھ تھے باندھ
لیتے اور مخلوق عاجز کو الٰہ ٹھہراتے اور خالق سے منہ پھراتے تھے فرد جسنے ڈھونڈھا غیر تیرے رائگا نکی جستجو نہ پھرایا
جسنے تجھسے کھوئی اپنی آبرو نہ لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے آتے ہوئے بطن نخلہ میں اُترے رات کو اُٹھ کر
تہجد پڑھی اور قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہوئے جن نصیبین یمن کو جاتے تھے وہاں جو آئے قراءت آپکی سنی اور اپنے آپ
ظاہر کیا اور ایمان لائے وہ قصہ حق تعالیٰ نے بیان فرماتا ہی وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ اور یاد کر جسوقت
کہ پھیر لائے ہم طرف تیرے جماعت کو جنوں میں سے سنتے تھے قرآن کو اور کان رکھتے تھے وہ سات تھے یا نو یا دس یا بارہ یا ستر
فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا پس جب حاضر ہوئے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے لگے آپس میں کہ چپ رہو تو کہ سنیے اچھی
طرح لکھا ہی کہ نہایت شوق استماع سے ایک دوسرے پر گرتے تھے فَلَمَّا قُضِيَ پس جب تمام ہوا پڑھنا ایمان لائے
اور کچھ کچھ چیزیں پوچھیں آپنے بتائیں اور فرمایا کہ اپنی قوم میں جاکر ترغیب اسلام کی کرو وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ پھرے طرف قوم اپنی
کے ڈراتے ہوئے اور بلاتے ہوئے طرف اسلام کے قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى کہنے لگے اے گروہ
ہمارے تحقیق سنی ہم نے ایک کتاب کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے اُتاری گئی ہی پیچھے کتاب موسیٰ کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
سچا کرنیوالی اُس چیز کو کہ آگے اُسکے ہی کتابوں سے یا موافق اُن کتابوں کے ہی اور انزل من بعد موسیٰ اسواسطے کہا
کہ وہ جن یہود تھے انجیل کے اُترنے کی اُنکو خبر نہ تھی یا اعتبار اُسکا نہیں کرتے تھے يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ
مُّسْتَقِيْمٍ راہ دکھاتی ہی طرف حق کے اور طرف راہ سیدھی کے کہ پہنچانیوالی ہی طرف مقصود کے يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا
دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ اے قوم ہماری قبول کرو بلانے والے اللہ کی طرف کے کو یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اللہ کی طرف
سے بلاتا ہی اور ایمان لاؤ ساتھ اُسکے اور سچ جانو اُسکی باتوں کو يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ تو کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے گناہ
تمہارے وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اور پناہ دے تمکو عذاب درد دینے والے سے وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ
بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی نہ مانے پکارنے والے اللہ کی طرف کے کو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پس نہیں عاجز کرنے والا بیچ
زمین کے یعنے جسنے پیغمبر کو نہ مانا عذاب اُسپر آوے گا اور عاجز نہیں کرسکا اللہ کو اپنے عذاب دینے سے وَلَيْسَ لَهٗ
مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اور نہیں واسطے اُسکے سوا اللہ کے کوئی دوست اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یہہ لوگ نہ ماننے والے بیچ گمراہی

ظاہر کے ہین یعنے اُن کی گمراہی سبب ہر آشکارا ہی سمجھہ لیجئے کہ حکم ہین مومنان جن کے علما کا اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ ثواب انکا یہی ہی کہ آگ مین نہ جلین چنانچہ فرمایا ہی ویجرکم من عذاب الیم سفیان ثوری سے منقول ہی کہ ثواب جنکا آگ سے بچنا ہی اور اُن کو خاک کر دینا بہائم کی طرح سے اور امام اعظم بھی یہی کہتے ہین اور امام مالک رح کہتے ہین کہ ان کو نیکیون پر ثواب ہی جیسے برائیون پر عقاب اور ضحاک سے منقول کہ بہہ بہشت مین جاوینگے کھاوینگے پیوینگے اور تفسیر امام ابوبکر نقاش مین حدیث مذکور ہی کہ بہہ بہشت مین جاوینگے اور امام ابوبکر نقاش سے پوچھا کہ بہہ کھانے بھی بہشت کے کھاوینگے کہا کہ حق تعالے نے تسبیح اور ذکر اُن کو سکھاوینگا اُس مین ایسی لذت پاوینگے جیسے بنی آدم نعم بہشت سے حظ اُٹھاوین معالم مین ہی کہ ضمرہ بن حبیب سے پوچھا کہ مومنان جن کو بھی ثواب ہی کہا کہ ہان ہی اور بہہ آیت پڑھی لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان اور فرمایا کہ انسیات واسطے انس کے اور جنیات واسطے جن کے ہین اور بہہ بھی معالم مین عمر بن عبدالعزیز سے نقل کی ہی کہ مومنان جن گرداگرد بہشت کی فصیلون کے ہونگے نہ بہشت کے اور قاضی نے انوار مین لکھا ہی کہ اظہر بہہ ہی کہ جن توابع تکلیف مین مانند انس کے ہین واللہ اعلم بالصواب

اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ لَمۡ یَعۡیَ بِخَلۡقِہِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰی کیا نہین دیکھا اور نہین جانا منکرون بعث کے نے بہہ کہ اللہ جس نے پیدا کئے ہین آسمان اور زمین اور نہین تھکا ساتھہ پیدا کرنے اُنکے کے قادر ہی اوپر اِسکے کہ زندہ کرے مردونکو کیونکہ قدرت اُسکی ثابت ہی اور نقصان کو اُسکی درگاہ مین راہ نہین حاصل یہہ کہ کیا اللہ باوجود اس قدرت کے مردے جلانیپر قادر نہین بَلٰۤی اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ہان ہی تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے عجز اور مشقت سے وَ یَوۡمَ یُعۡرَضُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَلَی النَّارِ اور یاد کر جسدن روبرو کئے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے یعنے آگ کو اُنکے سامنے کرینگے بہہ قلب خلاف مقتضی ظاہر کے واسطے مبالغے اور تاکید کے لائے ہین پھر اُنکو کہینگے اَلَیۡسَ ہٰذَا بِالۡحَقِّ کیا نہین بہہ عذاب برحق اور تم نہین باور کرتے تھے قَالُوۡا بَلٰی کہینگے ہان سچ ہی پھر قسم کھاوینگے وَ رَبِّنَا قسم ہی پروردگار کی بہہ حق تھا قَالَ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ فرمائیگا حق تعالے یا نگہبان دوزخ کا کہیگا ان کو لیس چکھو عذاب بسبب اُسکے کہ تھے تم کفر کرتے ساتھہ قیامت کے اور باتین پیغمبر کی نہین مانتے تھے فَاصۡبِرۡ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الۡعَزۡمِ مِنَ الرُّسُلِ پس صبر کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جفائے قوم پر جیسے کہ صبر کیا صاحب عزم رسولون نے جاننا چاہئے کہ اولوالعزم وہ رسول ہین کہ جو نئی شریعت لائے ہین اور قاعدے احکام کے اجتہاد سے نکالے ہین امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اولوالعزم وہ ہین جنکو حق تعالی نے ایک مقام پر اخذ میثاق مین بتخصیص ذکر فرمایا ہی واذا خذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراہیم وموسی وعیسی ابن مریم اور دوسری وضع شرع مین کہ شرع لکم من الدین ماوصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسی وعیسی اور ایک قول بہہ ہی کہ اٹھارہ تن ہین جنکا نام حق تعالے نے سورۂ انعام مین بیان فرمایا ہی وتلک حجتنا اٰتینٰہا ابراہیم علی قومہ نرفع درجت من نشاء ان ربک حکیم علیم ووہبنا لہ اسحق ویعقوب کلا ہدینا ونوحا ہدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وہارون وکذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصلحین واسمعیل والیسع ویونس ولوطا

کہتے ہین سوا حضرت یونس کے سب اولو العزم ہین کیونکہ شتابی کرکر قوم سے نکل گئے تھے حق تعالے نے فرمایا وَلا تکن کصاحب الحوت تو مت ہو مثل یونس کے بے صبری مین اور یہان بھی فرماتا ہی کہ صبر کرو وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ اور مت شتابی کر واسطے کفار قریش کے عذاب نازل ہونے مین کہ اپنے وقت پر بے شبہ نازل ہوگا كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ گویا کہ وہ جسدن دیکھینگے جو کچھ وعدہ دیے جاتے ہین عذاب سے یعنے جب ہول قیامت کے مشاہدہ کرینگے تو ایسا معلوم ہوگا کہ انھون نے لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ نہین ڈھیل کی دنیا مین مگر ایکساعت دن کے سے یعنے دنیا مین رہنے کو اپنے بہت کم جانینگے بَلَاغٌ جو کچھ اس سورہ مین کہا پہنچاتا ہی پیغام کا اور یہہ پند کافی ہی فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ پس کیا ہلاک کرکے جاوینگے عذاب سے جب نازل ہوگا یعنے نہین کئے جاوینگے مگر قوم فاسق کہ دائرہ فرمانسے قدم باہر دھرتے ہین اور احکام پر عمل نہین کرتے ہین سورہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم مدنی ہی اڑتیس آیتین ہین کلمات اسکے چھہ سو انچالیس ہین اور دو ہزار تین سو انچاس حرف ہین فواصل اسکے ماہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ احقاف کے یہہ ہی کہ ابتدا اُسکا

سورة محمد صلی اللہ علیہ وسلم نسبت ساتھہ ذکر کافرونکے تھا ابتدا اسکی بھی اُسی سے ہوئی وهی ثمان وثلثون آية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ جو لوگ کہ کافر ہوئے اور بند کیا انھون نے لوگونکو راہ اللہ کی سے باطل کردیا خدا نے عملون انکے کو وہ بارہ شخص تھے سردار عرب کے جیسے ابوجہل وابوسفیان و عتبہ وغیرہ ہم اسلام مین داخل ہونے سے لوگونکو منع کرتے تھے انکے اعمال کہ بڑے جانتے تھے وہ باطل کردی جیسے صلہ رحم کرتے تھے قیدیونکو چھڑاتے تھے ہمسایونکی محافظت کرتے تھے دوستونکی خدمت کرتے تھے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے جیسے کھانا کھلانا فقیر کو اور صلہ رحمی کرنا اور ایمان لائے ساتھہ اُس چیز کے کہ اُتارا گیا ہی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے قرآن مجید وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ اور وہ قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین پروردگار اُنکے کی طرف سے آئے كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ دور رکھین اللہ نے اُن سے برائیان اُن کی اور سنوارا حال انکا دین و دنیا مین یا دل اُنکا صلاح مین لایا توکہ گناہ سے بچین ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ یہہ گمراہ کرنا اور اصلاح مین لانا اسواسطے ہی کہ جو لوگ کہ کافر ہوئے پیروی کی اُنھون نے شیطان کی کہ باطل ہی اور یہہ کہ جو لوگ کہ ایمان لائے پیروی کی اُنھون نے حق کی کہ قرآن ہی آیا اُنکے پاس پروردگار اُنکے سے كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ اسیطرح سے بیان کرتا اللہ واسطے لوگونکے مثالین اُنکی یعنے دونون فرقو کا احوال ظاہر کرتا ہی فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ پس جب ملاقات کرو تم اے مومنون اُن لوگون سے کہ کافر ہین وقت جنگ کے پس مارو گردنین اُنکی حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ یہان تک کہ جب خونریزی کرچکو انکو پس محکم کرو قید کرنا یعنے بعد قتل کے پکڑکر قید کرو خوب مضبوط کہ بھاگ نہ جاوین فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا پس یا احسان کرنا کر پیچھے قید کے یعنے آزاد کیجیو بن عوض کے یا بدلا لیجیو بدلا لینا کر یہان تک کہ رکھہ دیوے اہل حرب سلاح حرب کی یعنے دین اسلام سب مقام پر پہنچ جاوے اور حکم قتل

تر ہے یہہ بات نزدیک نزول عیسی علیہ السلام کے ہوگی کیونکہ حدیثون مین وارد ہی کہ آخر قتل امت میری کا ساتھہ دجال
کے ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہہ حکم منسوخ ہے یا مخصوص جنگ بدر پر تھا اور اب قتل متعین یا استرقاق اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک امام مخیر
قتل یا استرقاق اور اطلاق اور فدیہ مین ذٰلِكَ بات یہہ ہی نگاہ رکھو اسکو وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ اور اگر چاہے اللہ البتہ بدلا لیوے تمہارے
دشمنون سے بن لڑے تمہارے بلکے وَلٰكِنْ لِيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ اور لیکن حکم جہاد کا کیا تو کہ آزماوے بعض تمہارے کو بعض سے
یعنے معاملہ آزمانے والونکا کرے مومن کو کافر مبتلا کرے تا جہاد کرکے ثواب پاوے اور کافر کو مومن گرفتار کرے
تا گوشمالی پاکر کفر سے پھرے وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ اور وہ لوگ کہ مارے جاتے ہین بیچ راہ اللہ کے
پس خدا نہین ضایع کریگا عملون انکے کو یہہ قرأت امام حفص کی ہی قتلوا بالضم قاف اور کسرہ تاء مثناۃ فوقانیہ بصیغہ مجہول اور
اوروں نے قاتلو پڑھا ہی یعنے وہ لوگ کہ لڑائی کرین سر راہ خدا سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ شتاب اللہ راہ دکھاویگا انکو
دنیا مین نیک کامونکی اور آخرت مین بڑے درجے اور مقامونکی اور سنواریگا حال انکے وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ
عَرَّفَهَا لَهُمْ اور داخل کریگا انکو بہشت مین تعریف کر دی ہی اس بہشت کی واسطے انکے تو کہ مشتاق ہون اسکے
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر اگر مدد کرو تم دین
خدا کی کو اور پیغمبر اسکے کو مدد دیوے گا تمکو خدا کہ اعدا پر فتح پاؤ اور ثابت کریگا قدمون تمہارے کو میدان جنگ مین تا
شکست نپاؤ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے پس خواری اور نگونساری
ہی واسطے انکے اور گمراہ کر دیا ہی عملون انکے کو ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ یہہ خواری اور گمراہی
عمل کی انکے سبب اسکے ہی کہ انھون نے مکروہ رکھا تھا اس چیز کو کہ نازل کیا ہی اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر
وہ امر توحید کا اور احکام شرع کے ہین پس کھو دیئے خدا نے عمل انکے جنکو وہ حساب مین رکھتے تھے جیسے عمارت
کعبہ معظمہ اور طواف اسکا اور یتیمون پر شفقت کرنا اور مظلومونکا مددگار ہونا اور مہمانداری کرنا اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ کیا پس نہین سیر کی کافرون نے عرب کے بیچ زمین کے یہان استفہام بمعنے امر ہی یعنے سیر کرین اور زمین سے
مراد ثمود اور عاد کے بلاد ہین فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ پس دیکھین کہ کیونکر ہوا آخر کام ان لوگونکا
کہ پہلے انسے تھے کافرون سے دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ہلاکی ڈالی اللہ نے اوپر انکے وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا اور کافرون کو ہونا ہے
مانند اسکے یہہ کفار مکہ کو سنایا ہی ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ یہہ جو مذکور ہوا
عقاب دشمنان اور نصرت دوستان سبب اسکے ہی کہ اللہ دوست ہی ان لوگونکا کہ ایمان لائے پس انکی مدد
کرتا ہی اور یہہ جو کافر ہین نہین دوست واسطے انکے پس انسے عذاب نہین دفع کرتا اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ تحقیق اللہ داخل کریگا فضل اپنے سے ان لوگونکو جو ایمان لائے
ہین اور عمل کئے ہین اچھے بیچ باغہائے بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ
وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے فایدہ اٹھاتے ہین اسباب دنیا سے اور کھاتے ہین جیسے کہ کھاتے ہین چارپا
جانور حاصل یہہ ہی کہ ہمت انکی کھانے ہی کی طرف مصروف ہی اور چاہیے یہہ کہ کھانا واسطے قوت آداے طاعت کے

کھاتے کہ تا بدن کو تقویت پائے اور عبادت میں کسل نہ آئے فرق کھانا ہی زیست کے اور ذکر کے کرنے کے لئے ہے نہیں زیست ہی کے واسطے جیسے بہیمہ یعنی چوپایون کے لئے وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ اور آگ دوزخ کی جگہہ رہنے کی ہی واسطے کافرون کے وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ اور بہت صاحب بستیون کے ہین کہ وہ سخت تر تھے قوت مین اہل بستی تیری سے وہ بستی کہ نکال دیا تجھکو اہل اسکے نے یعنے مکہ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ہلاک کیا ہمنے انکو نہین ہوا مدد دینے والا واسطے انکے کہ ہلاکت سے وقت انکو نگاہ رکھتا أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم نہین جو شخص کہ ہی اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے جیسے پیغمبر اور مسلمان مانند اس شخص کے زینت دیا گیا واسطے اسکے برا عمل اسکا شرک اور معصیت اور پیروی کی انہونے خواہشون اپنے کی جیسے ابوجہل اہل او رشرک مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ صفت اس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہین ساتھ اسکے پرہیزگار فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ بیچ اسکے نہرین ہین پانی سے نہین بگڑا ہوا یعنے بو اور رنگ اور مزہ کو اسکے تغیر نہین ہوا بخلاف آب دنیا کے متغیر ہو جاتا ہی وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ اور نہرین ہین دودھ کی کہ نہین بدلا گیا ہی مزہ انکا یعنے طول زمانے کے سبب ترشی بدمزگی نہین آئی وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ اور نہرین ہین شراب کی مزہ والی واسطے پینے والون کے لذت رکھتی ہی خمار نہین وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور نہرین ہین شہد صاف کئے گئے کی وہ صاف کرنا نہین بلکہ صاف پیدا ہوا وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ اور واسطے پرہیزگارون کے بیچ بہشت کے ہر طرح کے میوے صاف رنگ لذیذ خوشبو وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ اور بخشش اور پوشش گناہون کی پروردگار انکے سے سمجھ لیجئے کہ جیسے چار نہرین زمین بہشت مین زیر شجر طوبیٰ جاری ہین ایسے ہی انہار اربعہ باطن صوفی مین زیر شجرہ طیبہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء رواں ہین منبع فائض آب انابت اور ینبوع صدر لبن صفوت اور خمخانہ نشہ خمر محبت اور مجری روح عسل مودت اور بحرا لحقائق ہین ہی کہ آب اشارت بحیات دل ہی شیر کنایت بفطرت اصلیہ اور شراب جوش وخروش محبت اور عسل مصفی حلاوت قرب اور ثمرات عبارت ہی مکاشفات سے اور مغفرت غفران ذنب وجود ہی نظم تاکہ قائم ہی انا اسی رافت ہو جو عبادت ہی سو ہی جرم کے ساتھ وجود مین بخدا ہی شہرہ جان توحید کو اسقاط ان ست نہ بعد ذکر بہشتیونکے دوزخیونکا حال بیان فرماتا ہی كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ کیا وہ مانند اس شخص کے ہی کہ وہ ہمیشہ رہنے والا ہی بیچ آگ دوزخ کے اور پلائے جاوینگے بجائے شربت بہشتیان پانی گرم کھولتا ہوا پس کاٹ ڈالے گا وہ پانی انتڑیون انکی کو لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے تو بعضے منافق مسجد سے نکل کر علما صحابہ سے بطریق استہزا پوچھتے تھے کہ ہم نے سمجھے نہین کیا کہا آپ انہون نے حق تعالیٰ انکے حال کی خبر دیتا ہی وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ اور بعضے ان منافقون سے وہ شخص ہین کہ کان رکھتے ہین طرف خطبے تیرے کے روز جمعہ وغیرہ کو حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا یہان تک کہ جب باہر نکلتے ہین نزدیک تیرے سے کہتے ہین واسطے ان لوگون کے کہ دئے گئے ہین علم اصحاب کبار سے جیسے عبداللہ بن مسعود اور ابو درداء وغیرہ رضی اللہ عنہم کیا کہا تھا پیغمبر نے ابھی ہم کو سمجھے نہین انکی بات اور یہ کہنا انکا بطریق تمسخر تھا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ مین بھی انہین علما صحابہ سے ہون کہ منافق مجھسے پوچھتے

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ یہی لوگ ہین جو کہ بحکم ازل مہر کی اللہ نے اوپر دلون اُنکے کے ساتھ نفاق اور شک کے اور پیروی کی اُنھون نے خواہشون نفس اپنے کے اسی جہت سے خیال ہین نہ لائے کلام پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا وَالَّذِیْنَ اھْتَدَوْا زَادَھُمْ ھُدًی وَّاٰتٰھُمْ تَقْوٰھُمْ اور جن لوگون نے راہ پائی یعنے مومن زیادہ دی استماع سخن پیغمبر نے اُنکو ہدایت اور دی اُنکو پرہیزگاری اُنکی یعنے وہ چیز جو پرہیزگاری زیادہ کرے اور اُسپر ثابت رکھے فَھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَۃَ اَنْ تَاْتِیَھُمْ بَغْتَۃً پس نہین انتظار کرتے منافق اور کافر مگر قیامت کا یہہ کہ آوے اُنکے پاس ناگہان فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُھَا پس تحقیق آئی ہین نشانیان اُسکی جیسے پیغمبر آخر زمان کا ظہور فرمانا اور شق قمر کا ہونا فَاَنّٰی لَھُمْ اِذَا جَآءَتْھُمْ ذِکْرٰھُمْ پس کہان نصیب ہوگا واسطے اُنکے جب آویگی قیامت اُنکے پاس نصیحت پکڑنا اُنکا اور توبہ کرنی یعنے جب قیامت آجاویگی تو تائب اور پندپذیر ہونا کچھ فائدہ نہین رکھیگا فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پس جان تو یہہ کہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر اللہ یعنے جو ذکاوت موحدون کی اور شقاوت مشرکون کی اور منافقون کی دریافت کرلی تو نے پس ثابت رہ اِس وحدانیت پر کہ جانتا ہی لکھا ہی کہ عالم کو جو اعلم کہین تو مراد ذکر اور یاد دلوانا ہوتا ہی اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ جان تو یہہ کہ کوئی ثواب نہین برابر ثواب اُسکے کے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے سمجھہ لیجیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغفور ہین اور یہان جو باستغفار مامور ہین سو واسطے کہ امت اُنکی پیروی کرکر گناہون کی مغفرت طلب کرے یا یہہ معنی ہین کہ عصمت مانگ خدا سے تاکہ گناہون سے بچا و وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور بخشش مانگ واسطے ایمان والون کے اور ایمان والیون کے یہہ بڑا فضل الٰہی ہی اس اُمت پر کہ اُنکے پیغمبرون کو اُنکی گناہون کی استغفار کا امر فرمایا سمجھہ لیجیے کہ اللہ تعالی نے اپنے محبوب کو امر فرمایا باستغفار امت اور خلاف امر الٰہی آپسے ہونا متصور نہین ہے استغفار کیا ہی ہوگا اور اللہ تعالی ایسا کریم نہین کہ اپنے محبوب کو ارشاد کرے کہ فلانی چیز مجھسے مانگ اور وہ مانگے پھر نہ دے پس اس سے صریح نکلتا ہی کہ دولت مغفرت نصیب امت ہو لطف آپ یا جسکا پیشوا ہو وے یہ اسکو خوف عذاب کیا ہووے جب شفاعت مین لب ہلاوینگے یہ سکو غم سے وہین چھڑا وینگے کہ مغفرت یہان نصیب امت ہی یہ کہ قبول اُنکی شفاعت ہی وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْ وَمَثْوٰىکُمْ اور اللہ جانتا ہی جگہہ پھرنے تمھارے کی دنیا مین اور رہنے تمھارے کی عقبی مین یا جانتا ہی جہان دنکو تم پھرتے ہو اور رات کو آرام کرتے ہو وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَۃٌ اور کہتے ہین وہ لوگ کہ ایمان لائے اور جہاد کرنے پر بہت حرص رکھتے ہین کیونکر نہین اُتاری جاتی سورت جہاد کی فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ پس جسوقت اُتاری جاوے گی سورت ثابت کہ جسمین منسوخ نہو وَّذُکِرَ فِیْھَا الْقِتَالُ اور ذکر کیا جاوے بیچ اُسکے امر لڑنیکا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ دیکھیگا تو اُن لوگونکو بیچ دلون اُنکے کے بیماری ہی شک اور نفاق کی یا سستی دین کی یَّنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ عَلَیْہِ مِنَ الْمَوْتِ دیکھتے ہین طرف تیرے جیسے دیکھتا ہی وہ شخص کہ بیہوشی آتی ہی اوپر اُسکے صدمے مرگ سے یعنے حیران پریشان ترسان ہوتے ہین فَاَوْلٰی لَھُمْ پس دائی ہی اُنپر درد و رنج واسطے اُنکے ہی طَاعَۃٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ کام اُنکا فرمانبرداری ہی اور بات معقول جیسے سمعنا واطعنا فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ پس جب مقرر ہوا حکم قتال کا اور اصحاب تیار ہوے اُنھون نے خلاف کیا اور عورتون کے مانند گھر مین

بیٹھ رہے فلو صدقوا اللہ لکان خیرا لہم پس اگر سچ بولیں اللہ سے ظاہر کریں جہاد کی حرص کو البتہ بہتر ہووے
واسطے اُن کے فہل عسیتم ان تولیتم پس کیا ہو تم نزدیک اسباب کے یعنے تم سے یہی توقع ہے اے منافقو کہ اگر پھیرو تم
حکومت پر یعنے تمکو حکومت ہو یا اگر اعراض کرو تم قرآن سے اور منہ پھیرو فرمان سے ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم
یہہ کہ فساد کرو بیچ زمین کے اور کاٹو ناتے اپنے ٹبر کی جہت سے اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم یہہ لوگ مفسد
اور معرض ہیں جنکو لعنت کی ہے اللہ نے اور بہرا دیا انکو تا کہ حق بات نہ سنیں اور اندھا کر دیا آنکھوں انکی کو تا کہ دیکھیں عبرت اور
قدرت کی نہ دیکھیں افلا یتدبرون القرآن کیا پس نہیں فکر کرتے بیچ قرآن کے اور نہیں دھیان کرتے پند اور وعظ
اسکی پر کہ نافرمانی سے بچیں ام علی قلوب اقفالہا کیا اوپر دلوں کے قفل ہیں انکے لکھا ہے کہ نعت حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی یہود و نصاری نے توریت میں دیکھی تھی یقین کامل صحت نبوت پر آپکے رکھتے تھے اور قبل بعثت کے آپکی صفتیں بیان
کیا کرتے تھے اور آپ کے ظہور کی خبر دیتے تھے جب آپ مبعوث ہوئے اور مدینے میں تشریف لائے آپ سے پھر گئے
انکے حق میں یہہ آیت اتری ان الذین ارتدوا علی ادبارہم من بعد ما تبین لہم الہدی الشیطان سول لہم تحقیق جو لوگ کہ پھر گئے
اوپر پیٹھوں اپنے کے یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر ہوئے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے انکے ہدایت یعنے
نبوت آپکی ساتھ دلیلوں روشن کے شیطان نے زینت دلائی واسطے انکے انکار اور عناد کی واملی لہم اور ڈھیل دی اللہ نے
واسطے انکے عذاب کرنے میں جلدی نفرمائی کہ اور بھی گناہوں میں غرق ہوں ذلک بانہم قالوا للذین کرہوا ما
نزل اللہ یہہ ڈھیل دینا واسطے اسکے ہے کہ کہا تھا یہود نے واسطے ان لوگوں کے کہ ناخوش رکھتے تھے اس چیز کو کہ اتارا
ہے اللہ نے قرآن اور احکام دین سے یعنے منافق حاصل یہہ ہے کہ یہود نے منافقوں کو کہا تھا مخفی سنطیعکم فی
بعض الامر البتہ کہا مانینگے ہم تمہارا بیچ بعضے کاموں کے یعنے مدد کرینگے ہم تمہاری اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑوگے
واللہ یعلم اسرارہم اور اللہ تعالے جانتا ہے پوشیدہ بات کرنی انکی کو فکیف اذا توفتہم الملئکۃ یضربون وجوہہم
وادبارہم پس کیونکر ہوگا حال انکا جب قبض کرینگے جان انکی کو فرشتے مارتے ہونگے منہ انکے کو کہ حق سے پھرایا تھا
اور پیٹھیں انکی کو کہ اہل حق کی طرف کی تھیں ذلک بانہم اتبعوا ما اسخط اللہ یہہ قبض روح انکا اس خرابی سے سبب
اسکے ہے کہ پیروی کی انھوں نے اس چیز کی کہ ناخوش کرنی ہے اللہ کو اور موجب غضب الہی کا ہوتی ہے جیسے چھپانا نعت
اور بیان حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مددگاری منافقوں اور مشرکوں کی وکرہوا رضوانہ اور برا جانا اسکو
کہ مکروہ رکھی رضامندی اللہ کی یعنے وہ عمل کہ سبب رضا الہی ہوتے ہیں اظہار نعت پیغمبر اور اقرار نبوت اور فرمانبرداری
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاحبط اعمالہم پس باطل کر ڈالے خدا نے عمل انکے ام حسب الذین فی قلوبہم مرض ان لن
یخرج اللہ اضغانہم کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ کہ بیچ دلوں انکے کے بیماری ہے نفاق کی یہہ کہ ہرگز نہ نکالیگا لیکن
یعنے ظاہر کریگا اللہ کینے انکے کہ دل میں چھپائے رکھتے ہیں پیغمبر اور مومنوں سے ولو نشاء لاریناکہم فلعرفتہم بسیماہم اور اگر
چاہیں البتہ دکھلا دیں ہم تجھکو انکو نشانیاں ظاہر کر کے پس البتہ پہچان لیوے تو انکو ساتھ چہرے اُنکے کے علامت
کہ نفاق پر انکے دلالت کرے ولتعرفنہم فی لحن القول اور البتہ پہچان لیگا تو انکو بیچ لحن بات کے واللہ یعلم اعمالکم

اور اللہ جانتا ہی کاموں تمہارے کو اور مناسب اُسکے جزا دیگا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا بعد نزول اس
آیت کے کوئی منافق ایسا نتھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو نہ پہچانتے ساتھ چہرے اور بات اُسکی کے بعضے مفسرین نے
انس بن مالک سے نقل کیا ہی کہ ایک گروہ میں نو شخص منافق تھے رات کو سوئے صبح کو جو اٹھے تو ہر ایک کی پیشانی پر ہذا
منافق لکھا ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ اور البتہ آزماوینگے ہم تمکو جہاد کا حکم کر کر
یعنے معاملہ آزمانیوالوں کا کرینگے تم سے یہانتک کہ ظاہر کر دینگے ہم جہاد کرنے والوں کو تم میں سے اور صبر کرنیوالوں کو مشقت حرب پر
اور آزماوینگے ہم خبرین تمہاری کو کہ ایمان میں کہتے ہو یا سچ جھوٹھ سب پر ظاہر ہو جاوے یہہ قرات ما تحفص کی ہی کہ تینوں
جگہہ نون پڑھا ہی اور اوروں نے بصیغہ غایب یعنے خدا آزماتا ہی تمکو تو کہ جانے مجاہدوں کو تم میں سے اور صابروں کو
اور آزماتا ہی خبروں تمہاری کو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنے یہود بنی قریظہ
اور بنی نضیر کے اور بند کیا انہوں نے اپنی قوم کو راہ خدا کی سے کہ دین اسلام ہی وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى
اور مخالفت کی رسول خدا کی پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے اُنکے راہ حق کی کہ توریت میں بھی جانی تھی لَنْ يَّضُرُّوا
اللّٰهَ شَيْـًٔا ہرگز نہ ضرر کرینگے خدا کو کچھ یعنے اُنکے کفر اور ضد سے کچھ دین خدا کو اور رسول خدا کو اثر ضرر نہوگا بلکہ ثمرہ شرارت انکا انہیں
کو جلا دیگا وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ اور جلد ناپید کریگا اللہ ثواب عبادت اور عمل اُنکے کو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ اَی لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو اللہ کا جو حکم فرماوے اور کہا مانو رسول کا جو ارشاد کرے وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ اور مت
باطل کرو عملوں اپنے کو ساتھ ریا اور سمعہ کے یا تکبر کے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ
كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوے اور بند کیا انہوں نے لوگوں کو راہ اللہ کی سے پھر مرگئے جنگ بدر
میں اور حال اُنکا کافر تھے پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ انکو نزول اس آیت کا کفار بدر کی شان میں ہی اور حکم اسکا عام ہی جو کافر مرے
فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ پس مت سستی کرو تم ای مومنوں اور مت بلاؤ کافروں کو طرف صلح کے کہ ابتدا صلح کا
پیغام کرنا نشانی ضعف اور ذلت تمہارے کی ہی وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اور حال آنکہ تم غالب ہو وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ
يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ اور اللہ ساتھ تمہارے ہی مددگاری میں اور ہرگز نہ چھین لیگا تم سے ثواب عملوں تمہارے کا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
لَعِبٌ وَّلَهْوٌ سوا اسکے نہیں کہ زندگانی دنیا کی بازی ہی ناپایدار اور شغل فضولی ہی بے اعتبار وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ
وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ اور اگر ایمان لاؤ تم دل سے خدا اور رسول پر اور پرہیزگاری کرو دیویگا تمکو ثواب تمہارا آخرت
میں اور نہیں مانگیگا خدا تم سے عوض میں ثواب دینے کے سب مال تمہارے کو اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا اگر مانگے وہ تم سے
سارے مال کو پس تنگ کرے تمکو یعنے کہے کہ سب کو میری راہ میں دو بخیلی کرنے لگو تم اور بند دل کی جا ہے وَيُخْرِجْ
اَضْغَانَكُمْ اور نکال دیگا خدا اور ظاہر کر دیگا مانگنے کے سبب یا تمہارے بخل کے سبب بدنیتیں تمہاری کو هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ
تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خبردار ہو تم ای مخاطبو وہ لوگ ہو تم کہ بکارے جاتے ہو کہ خرچ کرو مال کو بیچ راہ خدا کے یعنے
زکوٰۃ دو یا اسباب جہاد کا تیار کرو فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ پس بعضا تم میں سے وہ شخص ہی کہ بخیلی کرتا ہی وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا
يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ اور جو کوئی بخیلی کرے نفقہ واجب کے دینے میں پس سوا اسکے نہیں کہ بخیلی کرتا ہی جان اپنے سے

کہ اسکو ثواب سے محروم رکھتا ہی وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اور اللہ بے پرواہی تمہارے نفقے صدقے سے اور تم محتاج ہو اسکی نعمتین لینے کے پس آج تم دنیا مین ایک دو اور اسکے عوض کل آخرت مین دس لو کہ اسکا خزانہ کرم کا کم نہوگا اور تم مراد کو پہنچوگے وَإِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر پھر جاؤ تم نفقہ واجب یا اسلام اور قبول احکام سے يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ بدل لیگا ایک قوم غیر تمہاری یعنے تمھین ہلاک کر کر اور قوم پیدا کریگا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ پھر ہونگی وہ قوم مانند تمہارے بلکہ حکم بردار اور پرہیزگار ہونگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ پرہیزگار حکم بردار کون ہین سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آپکے پاس بیٹھے تھے دست مبارک انکی ران پر مار کر فرمایا کہ یہہ ہی اور قوم اسکی حدیث مین ہی کہ اگر دین ثریا تک لے لیوین اسکو پاس والے اور اسباب مین ہی کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ بعد قرأت اس آیت کے کہتے تھے البشروا یا بنی فروخ مراد اس سے پارس والے ہین اور فضائل حضرت سلمان کے کئی بہت احادیث صحیحہ مین وارد ہین چنانچہ ایک بڑی فضیلت انکی یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحق اہل بیت مین اپنے فرمایا ہی کہ سلمان منا اہل البیت سمجھیے کہ اہل بیت تین قسم ہین ایک اصل اہل بیت ہین وہ ازواج مطہرات اور اولاد آپکی ہین دوسری داخل بیت ہین وہ علی مرتضے اور حسنین ہین تیسرے لاحق اہل بیت ہین کہ بسبب کمال طہارت اور صفائی باطن اس مرتبہ اعلی کو پہنچے ہین جیسے سلمان فارسی رضی اللہ عنہم اجمعین اور برکت لحوق اہل بیت کا یہہ ظہور رہی کہ ہزارون اولیاء اللہ انکے سلسلہ مین ہوئے اور جیسا شیوع طریقے کا انکے ہوا ایسا کسی ہوا کہ مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک عالم جن و بشر کا نسبت باطن انکی سے بھر گیا طریقہ نقشبندیہ کہ اطراف اور اکناف عالم مین شایع اور رایج ہی انہین سے ہی قدسنا اللہ تعالی باسرارہا لیہا وانوار سوالیہا سورۂ فتح مدنیہ ہی انتیس آیتین ہین پانچ سو ساٹھ کلمات ہین دو ہزار چار سو اٹھتیس حرف ہین فواصل اسکی ا ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر منع کرنیکا تھا کافرون کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے سے مسجد حرام تک اسمین وعدہ فتح کا اور ذکر آنیکا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام مین

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی عشرون وتسع اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لکھا ہی کہ چھٹے برس ہجرت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب دیکھا کہ کعبہ معظمہ مین گئے ہین اور عمرہ بجالائے ہین ارادہ کیا مکے جانیکا مدینہ سے کل احرام عمرہ کا باندھ پندرہ سو آدمی اور ستر شتر قربانی کے واسطے اپنے ساتھ لے پیر کے دن غرہ ذیقعدہ کو روانہ ہوئے مشرکان مکہ یہہ خبر سنکر لڑائی کے واسطے شہر کے باہر آئے جب آپ وہان پہنچے وہان سے مکے نظر آئے اونٹنی آپ کی بیٹھ گئی آپنے قسم کھاکر فرمایا ہین کہ ادبی کعبہ شریف کی نہین کرینگا وہ اٹھی آپ ادھر سے مڑکر حدیبیہ کے میدان مین جا اترے کفار مکہ نے عروہ بن مسعود ثقفی کو احوال دریافت کرنیکو بھیجا اسنے آکر معلوم کیا کہ ارادہ جنگ کا آپ نہین رکھتے زیارت کعبے کو آئے ہین جب بھی حرم آنے پر آپکے راضی ہوئے آپنے حضرت عثمان کو انکے پاس بھیجا پھر حضرت عثمان کے شہادت کی جھوٹی مشہور ہوئی آپ اندوہگین ہوئے سب صحابہ نے جو وہان تھے مرنے پر بیعت کی اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہین قصہ اسکا آگے آویگا پھر یہہ خبر کفار سنکر ہراسان ہوئے اور سہیل بن عمر کو بھیجا پھر درمیان آپکے اور اہل مکہ کے صلح واقع ہوئی صحابہ اس صلح سے ملول ہوئے اور اس سال عمرہ نکرنے دیا دوسرے برس عمرہ قضا کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے وہین حدیبیہ مین موے مبارک سر تراشے اور کچھہ اونٹ وہان قربانی کئے اور کچھہ ناجیہ اسلمی کے ہاتھہ مکہ کو بھیجے کہ وہان نحر کرکر فقرا کو تقسیم کر دے اور صحابہ نے بھی قصر اور حلق کیا بیس روز وہان حدیبیہ مین آپ رہے جب وہان سے چلے تو ایک رات مین مراجعت مین یہہ سورت نازل ہوئی آپنے فرمایا کہ امشب مجھہ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہی کہ دوست ترکھتا ہون مین اسکو اس سے کہ آفتاب اسپر چمکے پھر یہہ سورت پڑہی اور مبارکبادی صحابہ کو اور صحابہ نے آپ کو اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا تحقیق حکم کیا ہمنے تجھکو حکم ظاہر صلح کا قریش سے اور یہہ صلح مقدمہ ہی بہت فتوح کا یا کھولا ہمنے واسطے تیرے شہر مکے کا اور تعبیر ماضی سے واسطے تحقیق وقوع کے فرمایا مراد فتح خیبر اور فدک کی ہی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مغفرت مانگ لیں اللہ سے مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھہ گذرا پہلے وحی سے گناہون تیرے سے اور جو کچھہ رہا پیچھے وحی سے یا پہلے فتح سے اور پیچھے فتح سے یا قبل نزول اس آیت کے اور بعد اسکے امام ابو اللیث نے کہا ہی کہ گناہ گذشتہ خطا آدم اور حوا کی ہی اور گناہ آیندہ جرائم امت کی اسکو برکت سے آپکی بخشنا اور اسکو شفاعت سے سلمی نے کہا کہ ذنب آدم کی اضافت آپکی طرف فرمائی کیونکہ وقت خطا آپ انکی صلب مین تھے اور گناہ امت کی بھی اسناد آپکی طرف کی کہ پیشوا اور کار روا ہین قَشُوْمی ہم سراسر خطا سالک ہین ع آپ لیکن ہمارے مالک ہین یعنی ہم موالی ہین آپ ہین مولی ہر کیون نہ اسناد ہو ادھر ادہر وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ اور تمام کرے نعمت اپنی اوپر تیرے ملک فتح کرکے یا دین اسلام بلند کرکر یا شفاعت تیری قبول فرما کر وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا اور دکھلا دے تجھکو راہ سیدھی یعنی ثابت رکھے اسپر وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا اور مدد کرے تجھکو اللہ تعالے مدد غالب سمجھہ لیجے کہ صلح حدیبیہ مین صحابہ متردد تھے حق تعالے نے ارشاد کیا کہ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وہی جس نے اتاری تسکین بیچ دلون ایمان والون کے لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ تو کہ بڑھہ جاوین ایمان مین ساتھہ ایمان اپنے کے یعنے اصول دین پر ایمان رکھتے ہین فروع شرع پر اور زیادہ کرین وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہین لشکر آسمانونکے کہ فرشتے ہین اور زمین کے کہ مسلمان ہین جہاد کرنیوالے پس ای مومنو جہاد کرو اور اسکی مدد پہ بے غم رہو کہ جسکے حکم مین لشکر آسمان اور زمین کا ہی وہ اپنے دوستونکو غزائے اعدا مین عاجز کرکے نہین چھوڑیگا فرد رافت طلب کر اسکی نصرت کہ جسکی قدرت ع پشے کو صفدری دے ذرہ کو پہلوانی وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا مصلحت خلق کی حکمت والا سب کام اسکے حکمت کے ساتھہ ہین انہین سے یہہ کہ تسکین قلوب مومنین مین ڈالی لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ تو کہ داخل کرے ایمان والون کو اور ایمان والیون کو رسوخ دین اور ثبات عقیدے کی برکت سے بہشتونمین کہ چلتے ہین نیچے محلون یا درختون انکے سے نہرین ہمیشہ رہنے والی ہین بیچ اسکے اور تو کہ دور کرے انسے برائیان انکی پہلے بہشت مین جانے کے تا پاک صاف ہوکر روضۂ رضوان مین خرامان ہون وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا اور ہی یہہ وعدہ انکو نزدیک اللہ کے یعنے بحکم خدا مراد پانا بڑا کہ غم سے چھوٹنا مقصود ملنا ہی وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ اور تو کہ عذاب کرے نفاق والون اور نفاق والیون کو اہل مدینے سے وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ اور شرک کرنے والون کو اور شرک کرنے والیونکو اہل مکہ سے الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ گمان کرنیوالے ساتھہ اللہ کے گمان برا مشرکو نمین بنی اسد اور غطفان اور بعضے منافق گمان کرتے تھے کہ پیغمبر خدا صلی

علیہ وسلم حدیبیہ کو جاتے ہین وہان سے سلامت مدینہ کو نہین آوینگے اور اُنکا بھی اُنکا تباہ ہو جاویگا جب آپ عافیت سے مدینہ
مین تشریف لائے حق تعالے نے فرمایا عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ اوپر اُن گمان کرنیوالونکے ہے گردش بُرائی کی یعنی مغلوب ہونگے
وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ اور غصے ہوا اللہ اوپر اُنکے اور دور کیا اپنے رحمت سے اُنکو اور تیار کیا ہی واسطے
اُنکے دوزخ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اور بُری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے
ہی لشکر آسمانونکا اور زمین کا تکرار اِس آیت کی واسطے وعدہ مومنون کے ہی کہ نصرت حق کی اُمید رکھین اور وعید مشرکون او
منافقون کی ہی کہ عذاب الٰہی سے ڈرتے ہین وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہی غالب اللہ اپنے حکم مین با حکمت والا اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ
شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا تحقیق بھیجا ہمنے تجھکو گواہی دینے والا اوپر قول اور فعل امت اپنی کے اور خوشخبری دینے والا اُنکو جنکے
دلون پر سکینہ القا کی اور ڈرانیوالا اُنکو جنھون نے گمان بد کیا پس تو امت کو ایسا دیکہ میرا مژدہ دینا اور خوف دلانا اسواسطے ہی کہ
لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ اور قوت دو دین اُسکے کو
اور بڑا جانو حکم اُسکا وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور تسبیح کرو اللہ کو یا نماز پڑہو واسطے اُسکے صبح اور شام بعضون نے کہا
کہ ضمیر تعزروہ اور توقروہ کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راجع ہی یعنے نصرت دو اُنکو اور تعظیم اُنکی بجا لاؤ صبح شام کہ یہا تعظیم تحقیق
تعظیم الٰہی ہی کیونکہ اُسکے امر سے ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہین تجھسے
سوا اِسکے نہین کہ بیعت کرتے ہین اللہ سے کیونکہ مقصود بیعت سے اللہ اور رضا اللہ کی مراد اِس سے بیعت الرضوان ہی کہ حدیبیہ مین
واقع ہوئی قصہ اُسکا آگے آویگا اور صوفی کہتے ہین کہ یہہ بیان مقام جمع کا ہی حق تعالی نے تصریح اُسکے سوا اِس اشرف عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ کسی کے نہین فرمائی اور اِسی مقام کی وہ بات ہی کہ فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ فرو سکی ہی
بیعت اُنکی اُسنے خدا سے بیعت کی سو راقت اِسمین غوص کی جا ہی سعی تو کیا ہی اشارت کی يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
ہاتھ اللہ کا ہی اوپر ہاتھون اُنکے کے جنھون نے کہ بیعت کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ مطلع ہی اُنکی مبایعت پر
پس جزا دیگا اُنکو اسپر معالم مین لکھا ہی کہ وقت بیعت کے ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پکڑے تھے اور ید اللہ اوپر ہاتھ والون
اُنکے کے تھا مبایعت مین فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ پس جسنے عہد توڑا پس سوا اِسکے نہین کہ اُسنے عہد توڑا
اوپر جان اپنی کے کہ ضرر اُسکا اُسیکو پہنچتا ہی کہتے ہین کہ تین چیزین راجع طرف صاحب اپنے کے ہوتی ہین ایک مکر کہ وَلَا
يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ دوسرے ستم کہ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تیسرے نقض عہد فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ
اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا اور جسنے وفا کی ساتھ اِس چیز کے کہ عہد کیا ہی اوپر اُسکے [illegible] کہ بہشت ہی منقول ہی
کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارادہ عمرہ کے مکہ معظمہ کو نہضت فرما چلے تھے تو بعضے قبائل عرب کو واسطے جیسے اسلم اور جہینہ اور مزینہ
اور غفار اور اشجع فرمایا تھا کہ اِس سفر مین ہمراہ ہون وہ جنگ قریش سے ڈر کر اُنکار کرتے ہوے تھے اُنکا حال حضرت
ذوالجلال اپنے محبوب کو ارشاد کرتا ہی کہ جب تو مدینے مین پہنچیگا سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا
وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا شتاب کہینگے واسطے تیرے پیچھے چھوڑے گئے ہوے والونسے یعنے وہ قبائل کہ اوپر مذکور ہوے
لاوینگے کہ مشغول کیا تھا ہمکو مالون ہمارے نے کہ کوئی غمخوار نہ تھا اگر چھوڑ جاتے تو ضایع ہو جاتا اور جورو [illegible]
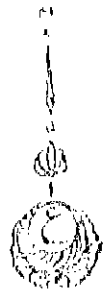
کہ ہم جاتے تو وہ تباہ ہو جاتے پس بخشش مانگ واسطے ہمارے اسپر کہ ہم یہان رہ گئے اور آپکے ساتھی نہ ہوئے يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ
مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ کہتے ہین ساتھ زبانون اپنی کے وہ چیز کہ نہین بیچ دلون انکے ہے یعنے یہہ عذر اور استغفار زبان سے کرتے ہین
دل سے غافل ہین قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا کہہ جواب مین انکے پس کون مالک ہوگا
واسطے تمہارے یعنے منع کریگا تم سے سوا حکم خدا تعالی کے اس چیز کو کہ ارادہ کریگا ساتھ تمہارے ضرر کا یا ارادہ کرے ساتھ تمہارے
نفع کا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا بلکہ ہے اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار جانتا ہے جو قصد تمہارا تخلف مین تھا
بہانہ مال اور فرزند کا کرکر رہ گئے تھے انکے سبب سے نہین رکے تھے بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَدًا
بلکہ گمان کیا تھا تمنے یہہ کہ ہرگز نہ پھرینگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان طرف لوگون اپنے کے کبھی بلکہ مشرکون کے ہاتھ سے
مارے جاوینگے وَزُيِّنَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ اور زینت دیا گیا یہہ گمان یعنے شیطان نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کا مارے
جانا ٹھہرا دیا بیچ دلون تمہارے کے وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ اور گمان کیا تھا تم نے گمان برا کہ دین اللہ کا باطل ہوا اور ملت اسلام کی
برہم ہو وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا اور تھے تم بسبب اس گمان کے قوم ہلاک ہونے والی کہ نیت بد اور عقیدہ فاسد رکھتے ہو وَمَنْ لَمْ
يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا اور جو کوئی نہین ایمان لایا دل سے ساتھ اللہ کے اور رسول کے
کے پس تحقیق ہمنے تیار کیا ہے واسطے کافرونکے دوزخ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی
آسمانون کی اور زمین کی يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ بخشتا ہے بڑی گناہ واسطے جسکے چاہتا ہے اور عذاب
کرتا ہے ساتھ چھوٹے گناہ کے جسے چاہتا ہے وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا اور ہے اللہ بخشنے والا توبہ کرنیوالون کو مہربان
انپر سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ شتاب کہینگے پیچھے رہے ہوئے یعنے
وہ لوگ جو حدیبیہ مین نہین گئے تھے بہانہ کرکر رہ گئے تھے جب چلوگے تم طرف غنیمتون کے کہ فتح خیبر مین ہاتھ لگینگی چھوڑ دو
ہمکو کہ پیروی کرینگے ہم تمہاری اس سفر مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ مین چھٹے برس ہجرت کے حدیبیہ
سے تشریف لائے اور محرم مین ساتوین سال ہجرت کے غزوہ خیبر کی تیاری کی حکم ہوا کہ جو حدیبیہ مین حاضر تھا وہی اس سفر مین
بھی ساتھ جاوے نہ اور قبائل مخلفین جو حدیبیہ کو نہین گئے تھے کہنے لگے کہ ہمین چھوڑ دو تا کہ ہم موافقت کرین تمہاری
اور خیبر کو چلین يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ارادہ کرتے ہین وہ قبائل جو حدیبیہ کو نہین گئے تھے یہہ کہ بدل ڈالین
کلام اللہ کا کہ اسنے فرمایا ہے غیر اہل حدیبیہ اس حرب مین نجاوین قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ کہہ کہ ہرگز نہ پیروی
کروگے تم ہماری یہہ نفی بمعنی نہی ہے یعنے ہماری پیروی نکرو اور ہمارے ساتھ نہ چلو اسیطرح کہا ہے اللہ تعالے نے پہلے
تیاری تمہاری سے یا پہلے آنے ہمارے سے مدینے مین فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا پس شتاب کہینگے وہ خدا نے یہہ حکم نہین
کیا بلکہ حسد کرتے ہو تم ہمپر تا کہ غنیمت مین تمہارے شریک نہون ہم اور یہہ بات نہین ہے جو یہہ کہتے ہین بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ
إِلَّا قَلِيلًا بلکہ ہین کہ نہین سمجھتے ہین مگر تھوڑا قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ کہہ واسطے
پیچھے رہے ہوؤنکے اہل بادیہ سے شتاب بلائے جاؤگے تم طرف جنگ قوم کے سخت لڑائی والونکے کہ اہل یمامہ ہین بلکہ انکے
متابعت والو نہین سے یا قبائل عرب ہین کہ مرتد ہوگئے ہین بعد وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یا ہوازن اور

غطفان ہین کہ حیات مین آپکے وادی حنین مین حرب کیا بعضون نے کہا ہی مراد اہل فارس اور روم ہین فارس کہ بہت زبردست سلطنت ہی حضرت عمر اور عثمان رضی کے وقت مین وہ ملک فتح ہوا اور کچھ لوگ لڑے بھی مسلمان ہو ویا انتہی بہت آلی حاصل یہہ ہی کہ تم بلائے جاؤگے طرف جنگ قوم سخت لڑائی والونکے کہ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ لڑوگے تم اُنسے یا وہ مسلمان ہو جاوینگے فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا پس اگر کہا مانوگے تم بلانے والیکا اپنی طرف واسطے لڑائی اُس گروہ کے دیویگا تمکو اللہ تعالے ثواب اچھا کہ غنیمت ہی دنیا مین اور جنت ہی عقبے مین وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور اگر پھر جاؤ تم اور بلانیوالے کو پیٹھ دو جیسے پھر گئے تھے تم پہلے اسسے سفر حدیبیہ مین عذاب کریگا خدا تمکو عذاب درد دینوالا سمجھہ لیجئے کہ جب متخلفون پر یہہ وعید آیا عاجز اور ضعیف مسلمان ڈرے کہ ہم عاجز اور ضعف کے سبب جہاد کو نہین جاسکتے کیا جانے ہمارا حال کیا ہوگا حق تعالے نے یہہ آیت اتاری کہ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ نہین ہی اوپر اندھے کے گناہ اگر جہاد کو نجاوے اور اوپر لنگڑے کے گناہ اور نہ اوپر بیمار کے گناہ کیونکہ یہہ معذور ہین وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اُسکے کی جہاد وغیرہ مین داخل کریگا خدا اُسکو بہشتون مین کہ ہمیشہ چلتے ہین نیچے مکانون اُنکے سے نہرین وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا اور جو کوئی پھر جاویگا فرمان خدا اور رسول اُسکے سے عذاب کریگا اُسکو خدا عذاب درد دینے والا کہ ہرگز منقطع نہوگا

لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ مین نزول فرما کر خراش بن امیہ کو مکے کو بھیجا کہ وہان لوگونکو جتا دے کہ آپ عمرےکے واسطے تشریف لائے ہین ارادہ حرب کا نہین رکھتے مکے والون نے خراش کو آنے دیا نہ اُسکی بات سنی آپنے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا یہہ وہان گئے انکے قتل ہونیکی خبر جھوٹی مشہور ہوئی آپنے اصحاب کو بلایا بالقول اصح وہ پندرہ سو تھے کیکر کے درخت کے تلے بیٹھکر اُنسے بیعت کی اسبات پر کہ قریش سے لڑین اور نہ بھاگین اگرچہ مارے جاوین کشاف مین ہی کہ حضرت کیکر کے نیچے بیٹھے تھے ایک شاخ اُسکی آپکی پشت مبارک پر لٹکی عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین کھڑا تھا اُس شاخ کو اٹھائے ہوئے اور صحابہ بیعت مرگ اور قتل پر کرتے تھے کہ ہرگز نہین بھاگینگے حضرت نے فرمایا کہ آج تم بہتر ہو اہل زمین ہو معالم التنزیل مین جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ مین کوئی ایک نہین جاویگا اُنمین سے کہ درخت کے نیچے بیعت کی ہی اور یہی بیعت رضوان ہی کہ حق تعالی راضی ہوا ہی جیسا کہ فرمایا ہی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ تعالے مسلمانون سے جس وقت کہ بیعت کرتے تھے تجھہ سے نیچے درخت کیکر کے میدان حدیبیہ مین قریب مکے کے ہی فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا پس جانا جو کچھ بیچ دلون اُنکے کے تھا اخلاص اور وفا اور صدق اور صفا پس اتاری تسکین اوپر اونکے اور ثواب دیا اُنکو فتح نزدیک کہ فتح خیبر ہی یا فتح مکہ یا ہجرت وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً اور دوسری جزا دی اُنکو فضل اپنے سے لوٹین بہت یعنے خیبر سے يَّاْخُذُوْنَهَا کہ لیوین اُسکو فضل خدا سے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ غالب اور غلبہ دینے والا دوستون کو حکم کرنیوالا مغلوب ہونے پر دشمنون کے وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا وعدہ کیا ہی تمکو اللہ نے اے امت والو غنیمتون بہت کا فارس اور روم کے اور اور ملکون کی لوگے اُسکو قیامت تک فَعَجَّلَ لَكُمْ

هٰذِهٖ لیں شتاب دی تمکو یہہ لوٹ خیبر کی وَكَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ عَنْكُمْ اور بند کیے ہاتھ لوگوں کے یعنے اہل خیبر کے
اور حلیفوں انکے کہ بنی اسد اور غطفان تھے تم سے کہ خلفا ہو کر جنگ کو نہ آئے تم سلامت رہے وَلِتَكُوْنَ اٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ
اور تو کہ ہو وہ غنیمت نشانی واسطے ایمان کے اوپر صدق قول پیغمبر کے فتح خیبر پر اور قول حق کے وعدہ غنائم پر وَیَهْدِیَكُمْ
صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا اور دکھلاوے تمکو راہ سیدھی کہ راہ توکل ہی ف وا قفات دہر کو اسکے رضا پر چھوڑ دے تو کام
سب اپنے توابی رانت خدا پر چھوڑ دے سمجھہ لیجئے کہ حدیبیہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بموجب وعدہ وَاَثَابَهُمْ
فَتْحًا قَرِیْبًا کے حرب خیبر کی تیاری کی ایک ہزار چار سو آدمیوں سے نکل کر چلے صبح کو انکے قلعوں کے نزدیک پہنچے وہ اپنے
ہل اور پھاوڑے لیکر باغ اور کھیتوں کی طرف نکلے تھے جو ہیں لشکر اسلام کو دیکھا قسم کھا کر کہنے لگے کہ محمد کا لشکر آن پہنچا
اور اپنے قلعوں کو بھاگ کے گئے حضرت نے فرمایا اللّٰہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین بعد
مسلمانوں نے انکو گھیر لیا پہلے اہل نطات سے جنگ کیا وہ قلعہ لیکر قلعہ شق فتح کیا بعضوں نے کہا ہی کہ خیبر قلعوں میں سے اول قلعہ
ناعم فتح ہوا پھر قلعہ اور شق پھر صعب بن معاذ کے قلعے میں متحصن ہوئے بہت لڑائی سے وہ فتح ہوا وہاں سے اسباب بہت
مسلمانوں کے ہاتھ لگا پھر قلعہ قموص کو گھیرا وہ قلعہ بہت محکم تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درد سر تھا سو نہیں ہو سکتے
تھے بہت جنگ ہوا آخر حضرت مرتضی علی رض نے فتح کیا مرحب خیبری کو مارا غنیمت بہت ملی وہاں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو بزہ بریان زہر آلودہ دیا وہ بھونا ہوا بول اٹھا کہ آپ مجھیں سے مت کھاؤ مجھے زہر آلودہ کیا ہی ف تو اسکے معجزہ
خوان سے تو اگر بیان ہے تو بات پر وہ بریان کی ما حضر ہی سے وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا اور وعدہ
کیا ہی خدا نے تمکو اور غنیمتوں کا یا اور شہروں کے فتح ہونیکا کہ ابھی نہیں قادر ہوئے تم اوپر انکے اور نہیں جانتے تم انکو تحقیق
گھیر لیا ہی علم خدا نے اسکو وہ غنائم فارس اور روم کی ہیں مجاہد نے کہا ہی کہ قیامت تک جو فتح اس امت کو میسر ہوگی
وہ سب اسمیں داخل ہی وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا اور ہی اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے فتح کرنے پر غنیمت دینے پر قادر
وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ اور اگر لڑتے تم سے حدیبیہ میں وہ لوگ جو کافر ہوئے تھے والو نہیں اور صلح نکرتے
البتہ پھیرتے یعنے پیٹھوں کو اور شکست کھاتے ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا پھر نہ پاتے کوئی دوست اور نہ یاری
دینے والا سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ عادت اللہ کی ہی جو تحقیق گذر چکی ہی پہلے اس سے اور امتوں میں
کہ سب انبیا انپر غالب ہوئے ہیں وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل جانا نہ اسکے تغیر
نہ تبدیل کسیکے وقوف ہی کہ اسکو پھیر اوسے اور کسکو قدرت ہے کہ نوشتہ ازلی کو مٹا وے لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حدیبیہ میں تھے تو اسی آدمی اہل مکے سے صبح کے وقت جبل تنعیم سے صحابہ پر شب خون مارنے کو اترے مسلمانوں نے غلبہ
کر کر پکڑ لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا یہہ آیت اتری کہ وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ
بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ اور وہی خدا جس نے کرم سے بند کیے ہاتھ کفار مکے کے تم سے کہ صلح کر
اور باز رکھے ہاتھ تمہارے انسے بیچ سرحد مکے کے یعنے حدیبیہ کے پیچھے اسکے کہ غالب کیا تمکو اوپر انکے مراد اس سے
وہ اسی شخص ہیں کہ شب خون مارنے کو پہاڑ سے اترے تھے وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا اور ہی اللہ ساتھ اس

چیز کے کہ کرتے ہو تم قتال کفار سے واسطے رضائے الٰہی کے باربار ہی سے اُنکے واسطے تعظیم حرم شریف کے دیکھنے والا
جزا اُسکی نہیں دیگا هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وہی لوگ ہین
جو کافر ہوئے اور بند کیا انھون نے تمکو طواف مسجد حرام سے اور منع کیا اُسکو بھی کہ قربانی کو لائے تھے درانحالیکہ روکے ہوئے
تھے اسباب کے پہنچنے جگہ حلال ہونے اپنے کو کہ منا ہی حاصل یہ ہے کہ کفار مکہ نے عمرے سے منع کیا تمکو اور قربانی کو منا مین پہنچنے سے
اُن حرکتون سے لائق قتل کے ہین لیکن مسلمانون کے سبب کہ مکہ مین ہین اُنکے قتل سے تمکو منع کرتے ہین ہم وَلَوْلَا
رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ اور اگر نہ ہوتے مرد مسلمان اور عورتین مسلمانیان کہ نہین جانتے تم انکو
بعضے مرد اور عورتین تھین کہ ایمان اپنا چھپا رکھے تھے سو حق تعالی نے فرمایا کہ تم انکو نہین جانتے ہو کیونکہ مشرکون مین
ملے جلے ہین اور خطرہ ہے أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ یہ کہ کچل ڈالو تم انکو وقت قتال کے پس پہنچ جاوے
تمکو اُن سے یعنے اُنکے ہلاک ہونے کے سبب سے ایذا یعنے غم کہ مسلمان مارے گئے یا کفارت اور دیت پہنچے بڑی بے خبری سے یعنے
بے خبری مین اُنکو مارا اسواسطے قتل مکہ سے منع کیا ہمنے تمکو اور اُنکی اسواسطے نگاہ داشت کی لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ
مَنْ يَشَاءُ تو کہ داخل کرے اللہ بیچ رحمت اپنی کے جسے چاہے رحمت دین اسلام ہے یا توفیق زیادتی حسنات کی لَوْ تَزَيَّلُوا
لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اگر جدا ہو جاتے وہ مسلمان کافرون سے اور بیچ مین نہ ہوتے البتہ عذاب
کرتے ہم اُن لوگونکو جو کافر ہوئے اہل مکہ سے عذاب درد دینے والا آخرت مین اور دنیا مین قتل اور قید کا إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي
قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کیا اُن لوگون نے جو کافر ہوئے بیچ دلون اپنے کے
تعصب تعصب جاہلیت کا کہ بندے کو حکم مولی سے باز رکھے یعنے آپس مین کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُنکے اصحاب کو
کو مکے مین نچھوڑین کیونکہ بدر اور احد مین ہمارے بھائیون کو قتل کیا ہی جب یہ تعصب کیا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ
وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ پس اتاری اللہ نے تسکین اپنی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مومنون کے تا کہ مقابلہ نکیا صلح پر راضی
ہوکر معاودت کی اور سہیل بن عمرو نے کہ باعث صلح نامے کا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے نہ دیا اور نہ یہ لکھنے دیا کہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھیں حقتعالے نے فرمایا ہی وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا اور ثابت رکھا اللہ نے
مسلمانون کو اوپر کلمہ تقوی کے کہ کلمہ توحید ہے یا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے یا محمد رسول اللہ صلعم اور تھے مسلمان سزاوار تر
ساتھ اُس کلمے کے اور لائق اُسکے وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا اور ہے اللہ تعالے ساتھ ہر چیز کے دانا بعد عمرے
کے حدیبیہ سے بعضے صحابہ نے کہا کہ تعبیر خواب رسالت مآب کی راست نہوئی کہ طواف خانہ کعبہ نکیا یہ آیت
اُتری لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ البتہ تحقیق سچ دکھلایا اللہ تعالے نے رسول اپنے کو خواب ساتھ حق کے لیکن
اس برس ٹھہرو اگلے سال سے لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ البتہ داخل ہوگے تم مسجد حرام مین إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ
رُءُوسَكُمْ اگر چاہا اللہ تعالے نے امن سے منڈاتے ہوئے سرون اپنے کو وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ اور کترتے ہو نہ ڈرتے ہو
کسی سے یعنے بعضے سر منڈاوینگے بعضے کترواوینگے امن چین سے خانہ کعبہ مین داخل ہوینگے کسیکا خوف نہوگا فَعَلِمَ مَا لَمْ
تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا پس جانا اللہ نے جو کچھ نجانا تم نے سبب تاخیر عمرے کا پس کیا واسطے تمہارے
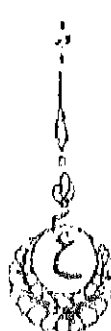
آگے دخول مسجد حرام کے کہ واسطے قضا عمرے کے جاو فتح نزدیک کہ فتح خیبر ہی تو کہ غم سے عمرے قضا کے خالی ہو کر اہل اسلام
کے دل فتح سے خوش ہوں هُوَ الَّذِيٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِۦ وہ ہی اللہ جس نے
بھیجا پیغمبر اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ساتھ راہ دکھلانے خلق کے یا بیان کرنے احکام کے اور دین حق کے کہ اسلام
ہی تو کہ غالب کرے اس دین اسلام کو اوپر دین سارے کے یعنے سب دینوں پر اگر دین حق ہو تو اسے منسوخ کر دے اور
اگر باطل ہو تو زائل کر دے بعضوں نے کہا ہی کہ یہہ بات وقت نزول عیسی علیہ السلام کے ہوگی کہ سب دین جا کر ایک دین
اسلام رہ جاویگا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا اور کفایت ہی اللہ گواہ اوپر نبوت تیری کے سہیل کے کہنے پر ملال خاطر عاطر پر نہ لا
کہ کہتا تھا محمد بن عبد اللہ لکھو کلام صدق النیام میں اسکی کہ فرماتا ہوں ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ محمد بھیجا گیا اللہ کا ہی ساتھ
حق کے وَالَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ اور جو لوگ ساتھ اسکے ہیں سخت ہیں اوپر کافروں کے رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَىٰهُمْ
رُكَّعًا سُجَّدًا مہربان ہیں آپس میں درمیان ایک دوسرے کے دیکھتا ہی تو انکو رکوع کرنیوالا سجدہ کرنیوالا یعنے اکثر اوقات نماز
میں مشغول رہتے ہیں یہہ مناقب صحابہ کے ہیں لیکن خاص اشارہ چاروں یاروں کی طرف ہی والذین معہ بیچ صدیق
ہی کہ رفیق غار تھے اور اشداء علی الکفار صفت فاروق ہی کہ سختی انکی اہل شرک اور نفاق پر اظہر من الشمس ہی اور رحماء
بینہم نعت ذی النورین ہی کہ رحم اور حیا اور حلم اور وفا انکی مشہور و معروف ہی اور رکعا سجدا بیان حال علی مرتضی ہی کہ طاعت
عبادت انکی کمال تھی رضی اللہ عنہم اجمعین يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَٰنًا چاہتے ہیں یہہ الکا فضل اللہ کا یعنے زیادتی ثواب
اور رضامندی خدا کی جناب کی سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ علامتیں انکی بیچ مونہوں انکے کے ظاہر ہیں اثر
سجدوں کے سے فروغ نورانی چہرہ کیونکہ شب کو نماز سے راضی وہ سینہ نیاز ہی دل کے نیاز سے ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ
فِي التَّوْرَىٰةِ یہہ جو مذکور ہوی صفت ہی انکی بیچ توریت کے کہ کتاب موسی ہی وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ اور صفت ہی انکی بیچ
انجیل کے کہ کتاب عیسی ہی یا صفت انکی توریت اور انجیل میں كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْـَٔهُۥ مانند کھیتی کے ہی کہ پہلے نکالے شاخ اپنی
فَـَٔازَرَهُۥ پس قوی کرے اسکو فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ پس موٹی ہو جاوے پس کھڑی ہو جاوے اوپر جڑوں اپنی
کے یعنے دانے سے پہلے گیاہ نکلے پھر رفتہ رفتہ درخت ہو جاوے يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ خوش لگے اور تعجب میں لاوے کھیتی کرنے
والوں کو قوت اور نشو و نما اور خوبی اسکی یہہ مثل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی ہی کہ اول اسلام ضعیف تھا پھر ہوتے
ہوتے قوت پکڑ گیا اور سبب تعجب کا ایک عالم کے ہوا حق تعالی نے یہہ تمثیل فرمائی لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تاکہ غصہ
میں لاوے اللہ بسبب ان مسلمانوں کے کافروں کو یا تو کہ غصہ پکڑیں ساتھ صحابہ کے کافر امام قشیری نے کہا کہ یہہ
آیت صحابہ کی شان میں ہی پس جو کوئی انسے دشمنی رکھے اور غصے ہو کفار میں داخل ہوگا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا۟
وَعَمِلُوا۟ الصَّٰلِحَٰتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًۢا وعدہ کیا ہی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور عمل کئے اچھے
انہیں سے یعنے اول سے بخشش اور ثواب بڑا سورۃ حجرات مدنی ہی اٹھارہ آیتیں تین سو تینتالیس کلمے ایک ہزار
چار سو ستہتر حرف ہیں فواصل اسکی نمر ہیں اور ربط اسکا ساتھ سورہ فتح کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھ ذکر ترقی تقوی
کے اور وعدہ مغفرت انکے کے اور وعدے قوت پکڑنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور غالب ہونے

اسلام کے تھا افتتاح اسکا بیچ رعایت آداب نبوی کے اور نہی تقدم سے بیچ افعال اور اقوال مصطفوی کے ہوا

سورة الحجرات مدنية بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وهي ثمان عشرة اية

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت آگے بڑھو بات مین آگے قول خدا
اور رسول خدا کے یعنے حضرت کے بات کے پہلے بات نکرو یا جلدی امر او نہی مین مت کرو پہلے حضرت کے یا معنے یہ ہین اور زیادتی
کتاب یا سنت کے بیچ دستی مت کرو پیغمبر سے کہ وہ بڑے جاننے والے ہین اسکے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے بیچ
مین پیغمبر سے قول و فعل مین إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہی بات تمھاری جاننے والا ہی کام تمھارا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آوازون اپنے کو اوپر آواز نبی کے کیونکہ یہ
بے ادبی ہی وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اور مت آواز بلند کرو واسطے اسکے بیچ بولنے کے یعنے آواز بلند
پیغمبر کو مت پکارو جیسے بلند آواز سے پکارتے ہین بعض تمھارے واسطے بعض کے بلکہ آواز اپنے پست کرو کہ مقتضا ادب
ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ نام اور کنیت سے آپکو مت پکارو جیسے آپس مین ایکدوسرے کو پکارتے ہو بلکہ یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ
اور یا حبیب اللہ کہو أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ تاکہ نہ کھوئے جاوین عمل تمھارے بے ادبی کے سبب اور تم نہ
ہو کہ عمل جاتے رہے ترک ادب سے فرد رافت سے بیچ ہی قول بزرگان با صفا مردود باب تارک آداب ہی سدا سے بیچ ہی کہ
فرد عشق مین عجز سے رکھئے کام تب ادب ہی ادب بس طریقت تمام ہے لکھا ہی کہ ثابت بن قیس بلند آواز تھے مجلس نبوی مین پکار
کر باتین کیا کرتے تھے بعد نزول اس آیت کے اپنے گھر بیٹھ رہے اور گریہ و زاری کرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سنکر بلوایا اور فرمایا کہ اے ثابت کیا حال ہی انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ مین گرانی گوش رکھتا ہون آپکے حضور مین
بلند آواز سے کلام کرتا ہون ڈرتا ہون کہ عمل میرے حبط ہو جاوین آپنے فرمایا کہ تو راضی نہین کہ جئے خوبی سے اور مرے خیر سے
یعنے شہید ہو اور تو اہل بہشت سے ہی عرض کیا کہ خوش ہوا مین اس بشارت سے ہرگز آواز آپکے حضور مین بلند نکرونگا
پہر آیت نازل ہوئی کہ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى تحقیق وہ لوگ
کہ نیچا کرتے ہین آوازون اپنے کو نزدیک رسول خدا کے اور آہستہ ادب سے باتین کرتے ہین وہ لوگ ہین وہ جو آزمایا ہی
خدا نے دلون انکے کو واسطے پرہیزگاری کے محققون نے کہا ہی کہ آزمانے کی معنی پاک کرنے کی ہین یعنے پاک کیا ہی
انکے دلون کو نہ قبول تقوی کے لئے جیسے طلائی کو گٹھریا مین رکھکر میل جلا کر خالص کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ زر آزمایا ہوا اور
فرد ہوسنے مین امتحان کرم کے کا اسکے ہی بخشش ہوا انسے کرم کے تھے سب نے بخشش بنا کی لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ واسطے ان
گروہ پاکیزہ دمون کے ہی بخشش گناہون کی اور ثواب بڑا لکھا ہی کہ تمیم اپنے قیدی چھڑانے کو مدینے مین آ
دوپہر کے وقت حضرت آرام فرماتے تھے وہ ہر ایک حجرہ شریفہ کے باہر کھڑے ہو کر پکارنے لگے کہ اے محمد باہر نکلو ہمارے
اسیرون کی رہائی کرو یہہ کلام انکا بے ادبی سے تھا بے ادبی کی کسی زبانی کہلا بھیجنا تھا یا ٹھہر جانا تھا کہ آپ برآمد ہو
تب عرض کرتے آخر آپ بیدار ہوکر باہر رونق افروز ہوئے اور انکا فیصلہ کر دیا آدھون کا فدیہ لیا اور آدھون کو
آزاد کیا یہہ آیت اتری إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ تحقیق وہ لوگ کہ پکارتے ہین تجھکو باہر سے

حجرونکے اکثر اُنکے نہین عقل رکھتے اور ادب نہین جانتے وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ اور اگر تحقیق وہ صبر کرتے
یہان تک کہ نکلے تو طرف اُنکے البتہ ہوتا بہتر واسطے اُنکے کہ تمام قیدیون کو آزاد کر دیتا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور خدا بخشنے
والا ہی اُسکو جو توبہ کرے بے ادبی سے مہربان ہی ادب کرنے والون پر لطف رافت آداب سے سدا رکھو کام ہی کہ ادب
ہی طریق اہل کرام بے ادب بالنصیب ہو جاتا ہی بے ادب بے نصیب رہتا ہی جاذب رحمت خدا ہی ادب متضمن ہی
اُنہین بخشش رب یہ نکتہ بہت کیا عجیب ہی دریاب کہ طریقت تمام ہی ادب لکھا ہی کہ حضرت نے نوین برس ہجرت کے ولید
عقبہ کو طرف بنی المصطلق کے بھیجا کہ زکوٰة لے ولید مین اور انمین جاہلیت مین خون واقع ہوا تھا انھون نے وہ عداوت چھوڑ کر طرح
محبت کی اور رستے کے استقبال کو باہر نکلے اُسنے سمجھا کہ ہمارے قتل کو آئے بھاگ کر حضرت کے پاس آیا اور کہا بنی المصطلق مرتد ہو گئے
میرے قتل کو نکلے تھے اور زکوٰة دینے سے انکار کرتے ہین آپ نے خالد بن ولید کو لوگ ساتھ دیکر بھیجا اور فرمایا کہ احتیاط کرنا جلدی
نکرنا خالد نے جا کر پہلے ایک شخص کو احوال دریافت کرنے واسطے بھیجا دیکھا کہ وہ اذان کہتے ہین نماز پڑھتے جماعت پڑھتے ہین اسلام
کی باتین سب ظاہر ہین پھر آیا اور خالد سے کہا خالد نے حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ
جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر آوے تمہارے
پاس کوئی فاسق دروغ گو خبر لیکر بڑی کہ موجب غم کا ہو پس تحقیق کرلو ایسا نہو کہ ایذا پہنچاؤ تم کسی قوم کو ساتھ نادانی کے
کہ کافر جانکر اُنسے حرب کرو اور وہ مسلمان ہون پس ہو جاؤ اوپر اُس چیز کے کہ کی ہی تمنے پشیمان یعنے سنتے ہی فاسق کی بات
جلدی مت کرو کانون مین جب تک کہ سچ ظاہر نہو یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ فاسق کی گواہی درست نہین اور فاسق
وہی جو گناہ کبیرہ ظاہر کرے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اور جانو یہہ کہ درمیان تمہارے رسول اللہ کا ہی اُسکا ادب
یہہ چاہتا ہی کہ سخن دروغ بیہودہ اُسکی خدمت مین نہ عرض کرو لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ اگر کہا مانا کرے پیغمبر
تمہارا یعنے تمہارا قول سنکر عمل کرے البتہ ایذا مین پڑو تم اور ہلاک ہو جاؤ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ ولیکن خدا
نے دوست کیا ہی طرف تمہارے ایمان کو وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ اور زینت دی ہی اُسکو بیچ دلون تمہارے دلیلین قایم کر کر
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اور مکروہ اور دشمن کیا ہی طرف تمہارے حق کے چھپانے کو اور سیدھی راہ سے
نکلنے کو اور نافرمانی کرنیکو فسق گناہ کبیرہ ہی اور عصیان گناہ صغیرہ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ وہ لوگ جو خبرونکی تحقیق کرتے
ہین وہی ہین راہ راست پانے والے اور زینت دینا ایمان کا اور مکروہ کرنا کفر کا فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً فضل ہی
اللہ کی طرف سے اور نعمت وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی سچ جھوٹھ خبر دینے والونکا محکم کار ہی بندون کے
کاموں مین اور اُسکی حکمت سے ہی کہ تحقیق کرنیکو خبرون کے فرمایا ہی کیونکہ سخنان دروغ سے بہتیرے فتنے برپا ہوتے ہین
لطف بوجھہ کر راہ حق کا سالک ہی صدق ناجی ہی کذب ہالک ہی جو سخن راست ہو وہ منہہ سے نکال [illegible]
مقال کہ راست گو کو ہمیشہ راحت ہی اور جھوٹے پہ لاکھہ آفت ہی جلالین مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حمار پر سوار ابن ابی کی طرف گذرے حمار نے بول کیا اُسنے اپنی ناک بند کی عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا
بول حمار کا آپکے خوشبو تر ہی تیرے مشک سے دونو مین قضیہ واقع ہوا قوم دونونکی جمع ہوئی نوبت ضرب اور قتال کو پہنچی

یہہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا اور اگر دو گروہ مسلمانوں سے لڑیں آپس میں
پس صلح کرو درمیان اُن دونوں کے ساتھہ نصیحت کے اور حکم خدا اُن کو بتاؤ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى پس اگر ظلم
کرے اور زیادتی کرے ایک اُن دونوں میں سے اوپر دوسرے کے اور صلح پر راضی نہو اور حکم الٰہی سے عدول کرے فَقَاتِلُوا
الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ پس لڑو اُس گروہ سے جو سرکشی کرتا ہے یہانتک کہ پھر آوے طرف حکم خدا کے
فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا پس اگر پھر آوے وہ گروہ سرکش راہ حق پر اور سرکشی چھوڑ کر حکم خدا پر راضی
پس صلح کرو درمیان اُنکے ساتھہ عدل کے یعنے کسیکی طرف داری مت کرو اور حق کو مت چھوڑو اور انصاف کیا کرو سب کاموں
میں اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ تحقیق الله دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو نظم ملک و دین عدل سے آباد ہو جہان میں عدل کر
تاکہ نہو وے ویران تو رعایت قانون عدالت سے تا بقدر وسع کہ عادل پہ بشارت محبت مسرور ہے شگفتہ عدل سے
گلزار دین و عدل ہی بار بستان یقین رانما عادل خدا کا دوست ہی نص ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ سوا اسکے نہیں کہ مسلمان بھائی ہیں آپس میں ایک دوسرے کے دین میں پس اصلاح کرو درمیان دو بھائیوں
تمہارے کے جس وقت کہ جھگڑا ہو تخصیص ذکر دو بھائیوں کی اسواسطے ہی کہ اقل جماعت میں جو جھگڑا واقع ہو وہ ہین یا مراد انہا
اوس او خزرج ہین کہ بھائی تھے وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور ڈرو عذاب الله سے مخالفت فرمانے تا کہ تم رحم کیے جاؤ فہم
حق سے ڈر رحمت سے مت محروم ہو متقی ہو رافت اور مرحوم ہو مفسرین نے لکھا ہے کہ بعضے بنی تمیم فقراء مسلمین پر
ہنستے تھے مثل عمار او بلال اور صہیب کے رضی الله عنہم یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیے کہ نہ ٹھٹھا کرے اور نہ تخفیف اور تحقیر کوئی قوم کسی قوم سے
دوسرے شاید کہ وہ ہوویں جنکی حقارت کرتے ہیں بہتر اُنسے جو حقارت کرتے ہیں اور بعضے عورتین حضرت ام المؤمنین ام سلمہ
رضی الله عنہا کے قامت کوتاہ پر ہنستی تھیں اور ام المؤمنین حضرت صفیہ کے یہودیت پر عیب کرتی تھیں اُنکے حق میں
فرمایا وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ اور نچاہیے کہ ٹھٹھا کریں بیبیاں بیبیوں سے شاید کہ وہ ہوویں
بہتر اُنسے اور ثابت بن قیس رضی الله عنہ کسی اصحاب کا عیب کہتے تھے اُس سے نہی وارد ہوئی کہ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
اور مت عیب لگاؤ آپس میں نفسوں اپنوں کو یعنے ہم دینوں اپنوں کو کیونکہ مسلمان آپس میں مانند نفس واحد کے ہیں پس
جسنے دوسرے کو عیب لگایا اپنی جان کو عیب لگایا **مثنوی** مسلمان مسلمانان ایک شخص ہیں کل مومن ہیں ایک سب
ایک ہین سو شیشہ نہیں جون ہیں پاک ہی رافت سوچ کہ یہہ یکی ہیں کو کہنے نہ عیب اسکا تو کرے تیری طرف عائد
ابو مالک انصاری نے عبد الله بن ابی حدرد کو کہا کہ ای نصرانی اُسنے جواب میں کہا ای یہودی حکم الٰہی ہوا وَلَا
تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور مت نام کرو ساتھہ ایک دوسرے کے لقبوں ناخوش کو یعنے یہود اور نصاری جو مسلمان ہو جاوین تو انکو
یہود اور نصاری کہکر مت پکارو اور ایسے ہی مسلمان کو فاسق یا منافق کہکر مت بلاؤ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ
برا نام ہے کسی کو یاد کرنا ساتھہ فسق کے یعنے یہود اور ترسا کہنا پیچھے داخل ہونے اسکے بیچ ایمان کے وَمَنْ لَّمْ
يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جس شخص نے نہ توبہ کی اُن منہیات سے پس یہہ لوگ وہی ہیں ظالم اپنے نفس پر کہ

اسکو غضب الٰہی مین ڈالتے ہین یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ای لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سارے گمانون
سے تحقیق بعضا گمان گناہ ہی سمجھ لیجیے کہ گمان چار قسم پر ہی اول مامور بہ ہی وہ حسن ظن ہی خدا اور مومنون پر اور حدیث مین آیا ہے
کہ ان حسن الظن من الایمان دوم حرام ہی وہ گمان بد ہی خدا اور مومنون پر وہی موجب اثم ہی سیوم مندوب الیہ ہی
وہ تحری ہی امر قبلہ مین اور بنا رکھنا غلبہ ظن پر امور اجتہادیہ مین چہارم مباح ہی وہ ظن ہی امور دنیا اور مہمات معیشت مین
اور اس صورت مین بدگمانی موجب سلامت اور انتظام مہام ہی لکہا ہی دو شخصون نے اکابر صحابہ سے سفر مین سلمان کو
حضرت پاس بھیجا کہ کچھ سالن یا کھانا لاوے حضرت نے اسامہ پر حوالہ کیا اسامہ نے کہا اسوقت میرے پاس کچھ کھانے کی چیز موجود نہین
سلمان نے جا کر جواب کہا انہون نے غیبت سلمان کی کی اور کہا کہ سلمان کا ایسا قدم ہی کہ جو کوئے پر آپ پڑے جاوے خشک ہو جاوے
پھر تلاش کیا کہ اسامہ سچ کہتا تھا کہ میرے پاس کھانا نہین یا جھوٹھ دوسرے دن جو حضرت کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا
کہ کیا ہی یہہ کہ سرخی گوشت کی تمہارے دانتون کی دیکھتا ہون مین انہون نے عرض کیا کہ ہمنے گوشت نہین کھایا فرمایا
گوشت کھانے کا نہین کہتا مین گوشت آدمی کا کہتا ہون اور یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ
بَعْضًا اور مت جاسوسی کرو جیسے اسامہ کے کھانا نہ دینے مین بدگمان ہوئے تھے اور تجسس کرتے تھے اور نہ غیبت
کرین بعضے تمہارے بعضون کی جیسے سلمان کی کی اور غیبت وہی ہی غائبانہ کسی کو ایسی بات کہے کہ وہ بات اگر روبرو کہے تو برا
مانے پھر حق تعالے تمثیل دیتا ہی اسکے برائی کی اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِہْتُمُوْہُ کیا دوست رکھتا ہی کوئی
تم مین سے یہہ کہ کہاوے گوشت بھائی اپنے کا درانحال کہ مردہ ہو وہ بھائی پس ناخوش رکھوگے تم اسکو اور تمہارا دل
نچاہیے گا اسکے کھانے کو پس جیسے اس گوشت سے تنفر کرتے ہو ایسے ہی غیبت سے بھی بچو اور برا سمجھو نظم کہئے
غیبت یہہ کس کا گروہ ہی ٭ اکل لحم اخیہ مردہ ہی ٭ ایسے کھانے کو کسکا جی چاہے ٭ ہاں اسیپہ جو آپسے جاسے ٭
چار حرف اسپہ بھیج ای رافت ٭ یہہ کہانا گندہ بے لذت ٭ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو عذاب خدا سے غیبت کرنے کے
اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہی ان لوگونکا جو غیبت سے توبہ کرین مہربان ہی انپر جو غیبت سے بچین
لکھا ہی کہ فتح مکے کے دن بلال بام بیت الحرام پر اذان دیتے تھے بعضے غیبت انکی کرنے لگے کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو اور کوئی نہین ملتا جو اس کلاغ سیاہ کو اذان پر مقرر کیا یہہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ
وَّاُنْثٰی ای لوگو تحقیق ہمنے پیدا کیا تمکو ایک مرد اور عورت سے کہ آدم اور حوا ہین پھر جب ایک ماں باپ سے ہوئے تو ایک
نسب پر فخر کرنا اور دوسرے پر طعنہ مارنا نادانی ہی اور جو اپنے کنبے اور قبیلون پر نازان ہین وہ یہہ سمجھ لین کہ یہہ واسطے
پہچان کے مقرر کئے ہین نہ واسطے فخر کے چنانچہ فرمایا ہی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اور کئے ہمنے تمکو بڑے کنبے
یعنے جماعتین بڑی منسوب بیک اصل اور قبیلے منسوب کنبون کی طرف تو کہ ایک دوسرے کو پہچانو اور امتیاز
کرو جیسے دو شخص ہون ایک نام کے تو قبیلہ سے معلوم ہون کہ یہہ زید تمیمی ہی اور یہہ زید قریشی سمجھ لیجیے کہ شعوب
مشتمل ہی قبائل کو جیسے خزیمہ شعب ہی مشتمل کئی قبیلون کو کہ ایک انمین سے کنانہ ہی اور قبائل مشتمل عمایر پر ہی جیسے
قریش ایک عمارہ ہی کنانہ سے پھر عمایر بطون کو شامل ہی جیسے لوی کہ ایک بطن ہی قریش سے پھر افخاذ ہی مشتمل بطون

جیسے ہاشم کہ ایک فخذ ہی لوی ہیں جیسے عشائیر ہی جیسے عباس ہاشم سے پہر فصیلہ ہی وہ اہل بیت ہی جیسے بنی عباس [illegible]
اصل طبقات نسب سے شعب ہی بفتح شین اور اخر فصیلہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شعوب قحطان سے ہی اور قبائل
عدنان سے اور ایک قول یہہ ہی کہ شعوب عجم سے ہی اور قبائل عرب سے غرض ہر طرح اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ
تحقیق بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تمہارا ہی لطف متقی ہو کہ تا فضیلت ہو بارگاہ خدا مین عزت ہو
علم سے شرف اور ادب سے ہی نہ اصل سے فی ہی نسب سے ہی [illegible] یاد رکھو یہہ بات سدا وہی اکرم ہی جو کہ ہی اتقا
اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ تحقیق اللہ جاننے والا اصل او نسب تمہارا ہی خبردار از علم ادب تمہارے ہی لکھا ہی کہ یہہ لوگ بنی
اسد کے مدینے مین آکر کلمہ شہادت پڑھکر کہنے لگے یا رسول اللہ تمام عرب تنہا آپ پاس آئے ہین اور ہم اہل عیال بہت
حاضر ہوئے ہین اور اکثر عربون نے آپسے قتال کیا ہی اور ہمنے یہہ ادنی نہین کی غرض اپنے ایمان لانیکی منت احسان جتانے
یہہ آیت اتری قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا کہا گنوارون نے کہ ایمان لائے ہم قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا کہہ نہین ایمان لائے تم کیونکہ ایمان اقرار
زبان کا ساتھہ تصدیق دل کے ہی تمہارا فقط اقرار ہی بے تصدیق لیس مت کہو کہ ایمان لائے ہم وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا او
لیکن کہو کہ اسلام لائے ہم یہان اسلام لغوی مراد ہی کہ عبارت انقیاد سے ہی اور دخول اسلام سے اور کلمہ شہادت پڑھنے
سے مطلب انکا قتل اور قید سے بچنا تہا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ اور ابھی نہین داخل ہوا ایمان بیچ دلون تمہارے کے
اسواسطے تمہارا دل موافق زبان کے نہین وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا اور اگر فرمانبرداری کرو
اللہ کی اور رسول اسکے کی دل سے اور نفاق چھوڑ دو نہ کم دیگا خدا ثواب عملون تمہارے مین سے کچھ بلکہ تمام اور کمال بن
عطا کریگا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا مطیعون کے گناہ کا ہی مہربان انپر ثواب کم نہین کریگا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سوا اسکے نہین کہ ایمان
والے سچے وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور رسول اسکے کے صاف دل خالص نیت سے پھر شک لائے
اقرار کے بعد اور واسطے تحقیق ایمان کے جہاد کیا ساتھہ مالون اپنے کے کہ غازیونکے خرچ کو دیا یا ہتھیار خرید کر کے [illegible]
اور ساتھہ جانون اپنے کے کہ خود لڑائی کو کافرونکے چڑہے بیچ راہ رضامندی خدا کے اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ
یہہ لوگ مسلمان مجاہد وہی ہین سچے دعوی ایمان مین بعد نزول اس آیت کے وہ لوگ بنی اسد کے آکر قسم کہانے لگے کہ ہم
مومن صادق ہین یہہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ کہہ کیا معلوم کرواتے ہو تم اللہ کو دین اپنا جہوٹی
قسم کہا کر ایمان پر وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور حال یہہ ہی کہ خدا جانتا ہی جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہی
اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور اللہ ساتھہ سب چیزون کے دانا ہی اس سے تمہین چھپا تمہارا [illegible]
کرنے کا محتاج نہین ہی یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا احسان کرتے ہین اوپر تیرے یہہ کہ مسلمان ہوئے قُلْ لَّا تَمُنُّوْا
عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ کہہ مت احسان رکھو اوپر میرے مسلمان ہونے اپنے کا بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ هَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ بلکہ
اللہ ہی احسان رکھتا ہی اوپر تمہارے یہہ کہ ہدایت کیا تمکو طرف ایمان کے اگر ہو تم سچے اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ جانتا ہی چھپی چیزین آسمانون کی اور زمین کی وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ دیکھتا ہی جو کچھ
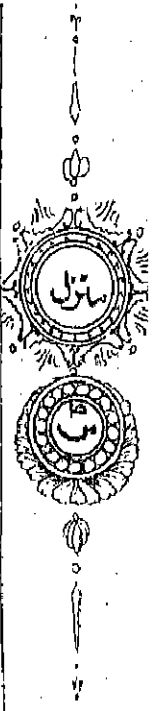
کرتے ہو تم اظہار ایمان کا اور ابطال نفاق کا سورۂ ق مکی ہے پینتالیس آیتین ہین کلمات اسکے تین سو ستاون ہین اور ایک ہزار
چار سو چورانوے حرف ہین فواصل اسکی طب خط جرد ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۂ حجرات کے یہہ ہے کہ آغاز اسکا سا
نگاہ رکھنے آداب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا افتتاح اسکا بھی ساتھہ مذکور اوسی جناب کے ہوا

سورۃ ق مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خمس واربعون آیۃ

ق یہہ حرف مقطعہ ہے اور جہان حروف مقطعات اوائل سور کلام اللہ مین آئے ہین وہ فرق کرنیکے واسطے ہین بیچ میان
کلام منظوم اور منثور کے کہ پڑھنے والا دیکھتے ہی اور سنتے ہی دریافت کرلے کہ بعد اس کلام کے نثر آئیگا نہ نظم اور ان
حروف کے لانے مین رد ہے اُن لوگونکا کہ قرآن شریف کو شعر بتاتے تھے بعضون نے کہا ہے کہ قاف نام ہے ایک اسما اللہ تعالی
کے نامون مین سے یا نام قرآن کا ہے یا سر اسم قادر قدیر قدوس قہار قابض قوی قیوم ہے یا اشارہ ہے ساتھہ کلمہ قف کے یعنے
ٹھہر اے محمد عمل کرنے پر ان چیزون کے کہ تو مامور ہے امام ابو اللیث نے کہا ہے کہ معنے ق کے اللہ قائم بالقسط ہین اور بعضے کہتے
ہین قاف نام پہاڑ کا ہے جو کرہ زمین کو محیط ہے زبرجد سبز کا بنا ہے اسکی حق تعالی نے قسم کھائی ہے یا اپنی قدرت کی قسم کھائی ہے
یا اپنی قرب کی کہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید اس سورۃ مین وارد ہے یا حقتعالی قسم کھاتا ہے قوت قلب حبیب اپنے کی وَالْقُرْاٰنِ
الْمَجِيْدِ قسم ہے قرآن بزرگوار کی کہ سب آدمی قبرون سے اٹھینگے اور کافر اسپر ایمان نہین لاتے بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ
مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ بلکہ تعجب کیا انھون نے یہہ کہ آیا انکے پاس پیغمبر ڈرانے والا جنس انکی سے پس کہا کافرون
نے یہہ چیز ہے اچنبھے کی کافرون ظاہر الموضع ضمیر ہین واسطے تقبیح حال انکے کے اوپر کفر کے ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا کیا
مرجاوینگے ہم اور ہو جاوینگے مٹی تو پھر جلاوینگے ہمین اور جان ڈالینگے ہمارے بدن مین ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ یہہ بازگشت ہے
دور عادت سے عقل سے امکان سے پس حقتعالی نے رد انکا فرمایا قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ تحقیق جانتے ہین ہم
جو کچھہ کم کردیتی ہے زمین گوشت پوست استخوان انکے مین سے بعد مرگ انکے کے وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ
اور نزدیک ہماری کتاب ہے یاد رکھنے والی تفصیل اشیا کی جو کچھہ اسمین سے خاک ہوگیا ہے وہ ہم سب جانتے ہین اور
نام سب کے اسمین لکھے ہین اور تغیر سے محفوظ ہے پس پھر بار کر جلانا کچھہ دشوار نہین اور جو یہہ کافر کہتے ہین وہ نہین بَلْ
كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ بلکہ جھٹلایا انھون نے اور نہ ایمان لائے ساتھہ حق کے کہ قرآن ہے یا پیغمبر آخر زمان
ہے جب آیا انکے پاس اور معجزے دکھائے پس وہ بیچ بات مختلف کے ہین کبھی قرآن کو سحر کہتے ہین کبھی شعر کبھی افسانہ
اور پیغمبر کو کبھی کاہن کبھی مفتری کبھی دیوانہ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ
کیا پس نہین دیکھتے منکر بعث اور حشر کے طرف آسمان کے جو واقع ہے اوپر انکے کہ بمحض قدرت کیونکر بنایا ہمنے اسکو
طبقے پر طبقے اور زینت دی ہمنے اسکو ستارون سے اور نہین ہے واسطے اسکے شگاف پس ہے اکرنا ایسی بڑی چیز کا بےعیب بے
شگاف دلیل ہے کمال قدرت پر اور نہایت دانائی اور حکمت پر وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا
فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ اور زمین کو پھیلایا ہمنے پانی پر اور ڈالے ہمنے بیچ اسکے پہاڑ بلند محکم اور اگائی ہمنے بیچ اسکے
ہر ایک قسم سے نبات بارونق اور یہہ سب کیا ہمنے تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ دکھانے کو واسطے تمہارے قدرت

اپنی اور باد دلانے کو واسطے ہر بندے رجوع کرنیوالے کے وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ اور اتارا ہمنے جانب آسمان سے پانی برکت اور منفعت والا پس اُگائے ہمنے ساتھ اُسکے باغ اور اناج کاٹنے کے جیسے گیہون اور جو وغیرہ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ اور کھجوریں بلند واسطے اُنکے خوشے ہین تہ بتہ رِزْقًا لِلْعِبَادِ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا رزق واسطے بندونکے اور زندہ کیا ہمنے ساتھ اُس پانی کے زمین مُردہ کو پس جیسے کہ زمین پژمردہ کو جلایا كَذَلِكَ الْخُرُوجُ اسیطرح سے نکلنا ہی تمھارا قبرون سے اور زندہ ہوکر میدان محشر مین حاضر ہونا اگر کوئی غور سے دیکھے دانے کو کہ مثل مردہ کے خاک مین دفن ہوکر روئید ہوتا ہی تو کیونکر زندہ ہونے مین کچھ تعجب نجانے لفظ گور سے یکدم اُٹھاویگا اور اچنبھا نہین ہی کچھ اُسکا کہ خاک سے دانہ جو اُگاتا ہی زندہ کرنا بھی اُسکو آتا ہی شمس کو وہ غروب کرکے ہر شام صبح کو پھر نکالتا ہی مدام اُسکی قدرت نہین کچھ اخفا ہی ذرہ ذرہ مین آشکارا ہی پھر واسطے تسلی دل مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جھٹلانے سے قوم کے گرد ملالت کہ آئینۂ خاطر دریا مقاطر پر جمی تھی احوال مکذبان امم سالقہ کا بیان فرمایا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ جھٹلایا پہلے اہل مکہ سے قوم نوح کی سے کہ بنی شیث اور بنی قابیل تھے حضرت نوح علیہ السلام کو وَأَصْحَابُ الرَّسِّ اور جھٹلایا اہل چاہ یمامہ نے یا بیر معطلہ والون نے اپنے نبی کو جو حنظلہ بن صفوان علیہ السلام تھے وَثَمُودُ اور جھٹلایا قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کو وَعَادٌ اور قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کو وَفِرْعَوْنُ اور فرعون نے حضرت موسی اور ہارون علیہما السلام کو وَإِخْوَانُ لُوطٍ اور بھائیون لوط کے نے حضرت لوط علیہ السلام کو وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ اور رہنے والون بن کے نے حضرت شعیب علیہ السلام کو وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور قوم تبع کے نے تبع کو تبع کی نبوت مین اختلاف ہی حضرت ابن عباس سے روایت ہی کہ وہ پیغمبر تھے حضرت عائشہ سے مروی ہی کہ قوم تبع کو برا نہ کہو کہ وہ ایمان لایا تھا اسیواسطے حقتعالی نے اُسکو برا نہین کہا اوسکے قوم کو کہا ہی اور قصہ اسکا سورۂ دخان مین گذرا اور اسیطرح ہر ایک کا احوال اپنے اپنے مقام مین مسطور ہوا كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ ان سب نے جھٹلایا سب پیغمبرون کو کیونکہ انبیا سچا کرنے والے ایک دوسرے کے ہین پس ایک کو جھٹلانا سب کا جھٹلانا ہی اور جب اُنھون نے جھٹلایا فَحَقَّ وَعِيدِ پس ثابت ہوا اور اترا انپر وعید عذاب میرا أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ کیا تھک گئے ہین ہم ساتھ پیدایش پہلی کے کہ پیدایش دوسری سے عاجز ہون مشرکان عرب قابل تھے کہ سب چیز حق تعالے نے پیدا کی ہی اور پھر قبرون سے اُٹھانے اور جلانے سے انکار کرتے تھے حق تعالی فرماتا ہی کہ جو کوئی قادر ہو پیدا کرنے پر بن مادے اور مددگار کے اُسکو دوسری بار جلانا کیا دشوار ہی مین قادر ہون اعادہ عبادت پر بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ بلکہ کافر بیچ شک کے ہین پس سبب وسواس ڈالنے شیطان کے پیدایش نئی سے کہ بعث اور حشر ہی کیونکہ مخالف عادت دیکھتے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے انسان کو اور جانتے ہین ہم جو کچھ کہ خطرہ کرتا ہی ساتھ اُسکے دل اُسکا برے اندیشون سے وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور ہم بہت نزدیک ہین طرف اُسکے رگ جان سے ساتھ اوسکی سمجھ لیجئے کہ یہہ نزدیکی ساتھ علم اور قدرت کے ہی نہ ساتھ مکان و مسافت کے بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ حبل الورید اقرب اجزا
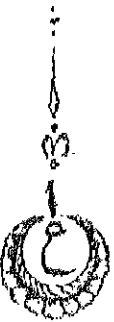
نفس انسانی ہی ساتھ انسان کے لیکن اسبات مین ایما ہی کہ حق تعالی اقرب ہی اُس سے بھی جو اقرب بہ بندہ ہی چنانچہ
انسان جب اپنے آپ کو ڈھونڈھتا ہی پاتا ہی اپنے ہی جب اللہ تعالی کو طلب کریگا پاویگا اَلَا مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ زبور مین
وارد ہی اور کیونکر نہ ہووے کہ وہ تو اُسکی جان سے بھی نزدیکتر ہی ساتھ اوسکے سمجھہ لیجئے کہ سر اقربیت کا کسی نے
بیان نہین کیا اور عقل اور فکر سے بھی یہہ معاملہ وراء ہی کیونکہ اپنے آپ سے نزدیکتر خیال مین نہین آتا ہی مگر سالک بعد طی
کرنے ولایت صغرے کیکہ ولایت اولیا ہی قدم ولایت کبری مین جو ولایت انبیا ہی جب رکھتا ہی اور ضمن مین دو ابرو
اور ایک قوس کے اُسکے پہلے دایرہ سیر مین اسرار اسکے مکشوف ہوتے ہین اور اپنی جان سے بھی نزدیکتر حضرت
حق کو پاتا ہی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ نے جلد ثالث کے اول مکتوب مین بیان اسکا خوب لکھا ہی اور
بدلائل عقلی اقربیت حضرت حق ثابت کی ہی جسکو شوق ہو دیکھے اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیَانِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ
اور یاد کر جسوقت کہ لے لیتے ہین دو فرشتے لینے والے قول عمل مکلفون کے اور لکھہ لیتے ہین ایک داہنے اور
ایک بائین طرف سے بیٹھا ہی نگہبانی کو مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ نہین بولتا کچھہ بات مگر نزدیک
اُسکے نگہبان ہین تیار اسیوقت لکھہ لیتے ہین لباب مین لکھا ہی کہ تعجب ہی بنی آدم سے کہ دو فرشتے تیار لکھنے
کو بیٹھے ہین زبان اُسکی قلم انکی ہی اور آب دہن اُسکا سیاہی انکی پھر کیونکر بیہودہ بات کرتا ہی حدیث مین آیا
مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ مثنوی ابلہی ہی صرف زرکا ہی بیسر نہ حرفہ گفتار مگر کرتا ہی کہ یہہ بند لولنا رکھنا زبان
کا ہی بکام یہہ جیسے ہی شمشیر اولی در نیام یہہ اور یہہ دونون فرشتے نگہبان بندے کے ہین اور لکھتے ہین نیک اور
بد باتین اوسکی یہانتک کہ اجل اُسکی آتی ہی وَجَآءَتْ سَکْرَۃُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ اور آویگی بیہوشی موت کی ساتھ
حکم اللہ کے کہ حق ہی اور کہینگے اُسکو ذٰلِکَ مَا کُنْتَ مِنْہُ تَحِیْدُ یہہ ہی وہ چیز کہ تھا تو اُس سے بھاگتا اور ڈرتا۔
وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا بیچ صور کے دوسری بار اور اس پھونک سے مردے زندہ ہوکر قبر سے اُٹھینگے اور
فرشتے کہینگے ذٰلِکَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ یہہ ہی دن وعدہ عذاب کا وَجَآءَتْ کُلُّ نَفْسٍ مَّعَہَا سَآئِقٌ وَّشَہِیْدٌ اور آویگا ہر
میدان حشر مین ہر جی کہ ساتھ اُسکے ہانکنے والا فرشتہ ہوگا جو ہانک کے حساب گاہ مین لیجاویگا اور ساتھ اُسکے گواہی
دینے والا ہوگا کہ نیک اور بدعملون کی شاہدی بھریگا اور وہ فرشتہ ہوگا یا اُسکے اعضا ہونگے اور کسیکو یہہ سایق سے
فرار میسر ہوگا اور نہ شاہد سے انکار متصور پھر حق تعالے کی طرف سے ہر ایک کو خطاب ہوگا کہ لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَۃٍ
مِّنْ ہٰذَا البتہ تحقیق تھا تو دنیا مین بیچ غفلت کے اس دن سے فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ پس کھول دیا ہمنے اور
اٹھا دیا آنکھہ تیری سے پردہ جہل اور غفلت تیریکا تو کہ جو پنہا تھا تو نے دیکھہ لے فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ پس نظر تیری آج
بسبب دور ہوجانے پردے کے تیز ہی بعضون نے کہا ہی کہ بینائی یہان بمعنے دانائی ہی یعنے جو دنیا مین احوال بعث
اور حشر کا تجھہ پر چھپا تھا آج دکھلایا ہمنے تجھکو اور تو دانا ہوا ساتھ اُسکے وَقَالَ قَرِیْنُہٗ ہٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ اور کہیگا
ہمنشین اُسکا یعنے وہ فرشتہ کہ اسپر موکل تھا یہہ ہی جو کچھہ میرے پاس تھا حاضر یعنے دفتر اعمال کا تیرے پھر خطاب
پہنچیگا سایق اور شہید کو اَلْقِیَا فِیْ جَہَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ ڈالدو تم دونون بیچ دوزخ کے ہر ایک کافر

عناد کرنیوالے کو مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ منع کرنے والے کو بھلائی سے باز رکھنے والے مال کے حقوق مفروضہ
سے نکل جانیوالے حدود الٰہی سے شک لانے والے کو بیچ وحدانیت کے الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ
فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ جس نے مقرر کیا ساتھ اللہ کے معبود دوسرا ڈال دو تم دونوں اسکو بیچ عذاب سخت کے بعضوں
نے کہا ہے کہ یہہ آیت ولید پلید کی شان میں اتری ہے اور مراد خیر سے دین اسلام ہے وہ منع کیا کرتا تھا اپنی
اولاد و اقربا کو مسلمانی سے اور یہہ صفاتیں کفر کی اوسمیں تھیں غرض جب اس کافر کو دوزخ میں ڈالینگے کہیگا
میرا کیا گناہ ہے شیطان نے میرے تئیں بدراہ کیا تھا پھر اس شیطان کو حاضر کرینگے قَالَ قَرِينُهُ کہیگا ہمنشین اسکا یعنے
وہ شیطان جو دنیا میں اسکے ساتھ تھا رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ اے پروردگار ہمارے نہیں سرکش
کیا تھا میں نے اسکو ولیکن وہی تھا بیچ گمراہی دور کے اور اس سے نہ پھرا قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ کہیگا اللہ تعالے
مت جھگڑو میرے پاس کہ کچھ فائدہ جھگڑنے میں نہیں ہے وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ اور تحقیق پہلے بھیج دیا تھا میں نے
طرف تمہارے وعید اپنے عذاب کی کتابوں میں پیغمبروں کی زبانوں پر اب تمکو کچھ حجت نہیں رہی اور عذر تمہارا
مسموع نہیں مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ نہیں بدلی جاتی بات میری جو وعدہ اور وعید کیا ہے میں نے اسمیں تبدیل
نہیں وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ اور نہیں میں ظلم کرنے والا واسطے بندوں کے کہ بیجرم انکو عذاب کروں
يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ یاد کر اس دن کو کہ کہینگے ہم واسطے دوزخ کے یہہ قرات امام حفص کی ہے نون سے اور بعضے
قاریوں نے يَقُولُ بیا پڑھا ہے یعنے کہیگا اللہ دوزخ کو کیا بھری تو یعنے میں نے وعدہ کیا تھا کہ تجھکو کفار جن وانس سے
بھر دونگا سو تو بھری یا نہیں وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ اور کہیگی دوزخ کیا کچھہ زیادتی ہے یہہ استفہام یعنے سوال بغرض
یہہ ہوگی کہ زیادہ کرے پھر حق تعالی اور کافروں کو اوسمیں ڈال کر بھر دیگا اور ایک قول یہہ ہے کہ حتی تضع الجبار قدمه
فيها فتقول قط قط دوزخ کسیطرح سے نہیں بھرنے کی یہانتک جناب الٰہی قدم مبارک اپنا اوسمیں رکھ دیگا
پس کہیگی بس بس اب میں بھر گئی اور امام زاہدی وغیرہ نے کہا ہے کہ یہاں استفہام بمعنے نفی ہے یعنے لا مزید بھر گئی میں
زیادتی کی گنجایش نہیں وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ اور نزدیک کی جاویگی بہشت واسطے پرہیزگاروں کے نزدیک
غیر بعید واسطے تاکید کے ہے اور یہہ معاملہ پہلے بہشت میں لیجانے سے ہوگا کہ اول بہشت کو انکی دکھاوینگے اور وہاں کے
مکان اور نعمتیں انکی نگاہ میں رچا وینگے تو کہ لذت اسکی زیادہ ہو پھر فرماوینگے هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ
یہہ ہی وہ جو وعدہ دیے گئے تھے تم دنیا میں اور اسکو آمادہ کیا ہے تمہارے واسطے ہر ایک رجوع کرنیوالے کے شرک
سے ساتھ توحید کے یا معصیت سے ساتھ طاعت کے نگاہ رکھنے والے احکام شرع کے یا رعایت کرنیوالے امر اور
نہی کے یا محافظت کرنیوالے عہد الٰہی کے بعضوں نے کہا ہے کہ اوّاب رجوع کرنیوالے خلق سے طرف حق کے
ہے اور حفیظ نگہبانی کرنیوالا ہر دم کا ہے کہ کوئی سانس غفلت میں اللہ تعالے سے نہ گذرے نظم پاس انفاس فنا
ہے ضرور نہ کوئی گذرے دم بغیر حضور آہ جو دم کہ غفلت میں گذرے باعث حسرت ندامت ہے درمیان او سکا پھر نفس
والا اور افسوس ہو وے نہ یاد حق میں تو کاٹ ایک دم با حسرت مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ

کہ ڈرتا ہی اللہ سے بن دیکھا اور آتا ہی ساتھہ دل رجوع کرنیوالے کے یا ڈرتا ہی اللہ سے چھپے ہوے یعنے عمل اپنے خلق سے چھپاتا ہی
یا نہان و آشکارا سے ایک ہی جیسے ظاہر ڈرتا ہی ویسے ہی دلمین ڈرتا ہی اوسکو کہینگے اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ داخل ہو بہشت مین
ساتھہ سلامتی کے یا ساتھہ سلام خدا اور فرشتونکے ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ یہہ دن ہمیشہ رہنے کا ہی یعنے اسمین موت نہین
لَهُمْ مَّا يَشَاۤءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ واسطے اہل بہشت کے ہی جو کچھہ چاہین نعمتین اور اونکو بیچ بہشت کے اور نزدیک ہمارے
زیادتی ہی کہ دیدار سے مشرف کرینگے وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ اور بہت لوگ ہلاک کیے ہمنے پہلے قوم تیری سے اہل
قرن سے کہ وہ بحسب واقع هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا وہ سخت تر تھے ان کفار مکے سے از روے قوت کے مثل عاد
اور ثمود کے فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ پس چھید ڈالے انھون نے بیچ شہرونکے راہ کاٹ کاٹ اور سفر کر کر واسطے تجارت
کے اور مال اور متاع بہت حاصل کیا هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ کیا تھی انکو جگہہ بھاگ جانے کی مرگ سے اور قضاے خدا سے جسوقت
اُنکے موت کا حکم آیا کسی چیز نے اُنکی دستگیری کی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ تحقیق بیچ اسکے جو
مذکور ہوا اس سورہ مین البتہ نصیحت ہی واسطے اُس شخص کے کہ ہی واسطے اُسکے دل آگاہ حضرت شیخ شبلی سے
منقول ہی کہ مواعظ قرآن کو دل حضور والا چاہیئے کہ ایکدم غافل نہو اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ یا ڈالا اُسنے کانکو کان لگا کر سنا
اور اعتبار کیا وَهُوَ شَهِيْدٌ اور وہ حاضر ہی وقت استماع کے تو کہ فہم معانی کا کرسکے شیخ ابو سعید خراز رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا ہی کہ القاے سمع وقت استماع قرآن ایسا چاہیئے کہ گویا پیغمبر سے سنتا ہی بلکہ اور فہم تیز کرے گویا جبریل
سے سنتا ہی بلکہ اور فہم بلند کرے گویا حق سبحانہ سے سنتا ہی شیخ الاسلام نے کہا کہ یہہ بات درست ہی اور اُسکا گواہ
قرآن مین ہی کہ شہید فرمایا اور شہید وہ ہی جو حاضر ہوا اور رکہنے والے سے سُننے نہ خبر دینے والے سے کیونکہ غایب خبر سے
سنتا ہی اور حاضر متکلم سے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مین تکرار کرتا ہون قرآن شریف کو یہانتک
تک کہ متکلم سے سنتا ہون وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آسمانونکو
اور زمین کو اور جو کچھہ درمیان اُن دونونکے ہی بیچ چھہ دن کے یکشنبہ سے شنبہ تک وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ اور نہ لگی ہمکو
پیدایش اُنکی مین ماندگی یہہ رد قول یہود کا ہی کہ کہتے تھے حق تعالی ماندہ ہوگیا تھا اُنکے بنانے مین روز شنبہ کو استراحت
فرمائی کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ بات سُنکر رنگ سرخ ہوگیا حق سبحانہ نے یہہ آیت نازل کی کہ
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ پس صبر کر اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین یہود یا اوپر بات منکرونکے جو انکار بعث مین کہتے ہین
یا تیری شان مین جو سخن ناشایستہ ایسے صادر ہوتے ہین کہ نسبت شعر اور سحر اور جنون کی کرتے ہین یا جو میری جناب
مین بے ادبی کرتے ہین کہ شریک اور ولد ٹھہراتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ اور نماز پڑھہ
ساتھہ امر پروردگار اپنے کے پہلے سورج نکلنے کے کہ نماز صبح ہی اور پہلے سورج ڈوبنے کے کہ نماز عصر کی ہی
وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ اور نماز پڑھہ بعضے رات سے کہ نماز مغرب اور عشا کی ہی اور نماز پڑھہ پیچھے سجدونکے امام
زاہدی نے حضرت امیر سے نقل کی ہی کہ ادبار السجود نماز دو رکعت بعد نماز شام ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اس سے
وتر مراد ہی بعد عشا کے یا نوافل ہین بعد فرائض کے وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ اور سن اسدن

کہ پکارے

کہ پکارے پکارنے والا یعنے اسرافیل علیہ السلام مکان نزدیک سے تھا تھہ آسمان سے کہ وہ مکان صخرہ بیت المقدس ہے کہ سبب ردے
زمین سے اٹھارہ میل نزدیکتر ہے آسمان سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مکان قریب اسواسطے فرمایا کہ آواز اسرافیل کی ہر جگہ
پہنچیگی کوئی مکان اُس سے دور نہوگا حدیث مین وارد ہے کہ اسرافیل صخرہ پر پڑھکر انگشت بگوش کرکے کہینگے کہ اے استخوانہا
ہائے ریزیدہ اور اے گوشتہائے ازہم رفتہ اور اے موہائے پریشان بندون سے حقتعالی فرماتا ہے کہ جمع ہو واسطے جزا اور قضا کے یوم
یسمعون الصیحۃ بالحق اسدن کہ سنینگے آواز بعث کو کہ نفخہ دوسرا ہے ساتھہ اُس چیز کے کہ حق ہے یعنے اٹھنا قبرون سے اور کہینگے
سننے والونکو کہ ذلک یوم الخروج یہہ ہے دن نکلنے کا قبرون سے انا نحن نحی ونمیت والینا المصیر تحقیق ہم جلاتے ہین
مردونکو یعنے نطفہ مردے کو حیات بخشتے ہین اور ہم مارتے ہین اُنکو دنیا مین اور طرف ہمارے ہے بازگشت اُنکی دوسری بار کہ واسطے
حساب کے زندہ کرینگے ہم یوم تشقق الارض عنہم سراعا یاد کر اسدن کو کہ پھٹ جاویگی زمین اور دور ہوگا آدمیون سے
یعنے مردون سے نداکرنے والا ہیں نکلینگے قبرونسے جلدی کرتے ہوئے طرف نداکرنے والے کے ذلک حشر علینا یسیر
یہہ زندہ کرنا قبرونسے اکٹھا کرنا اور اُٹھانا ہے اوپر ہمارے آسان نحن اعلم بما یقولون ہم خوب جانتے ہین جو کچھ کہتے ہین کافر
انکار قیامت سے اور افترا ہمارے حق مین اور نالائق باتین تیری شان مین وما انت علیہم بجبار اور نہین ہے تو اوپر انکے زور کرنے
والا کہ زبردستی انکو ایمان پر ثابت رکھے فذکر بالقرآن من یخاف وعید پس نصیحت دے ساتھہ مواعظ قرآن کے اُس شخص کو
کہ ڈرتا ہے وعید میرے سے کیونکہ پند پذیر ہوا پرہیزگارون کے نہین ہوتا سورۃ ذاریات کی ہے ساٹھہ آیتین ہین تین سو ساٹھہ کلمے
مین ایک ہزار دو سو ستاسی حرف ہین فواصل اسکی قذاک معین ہین تطبیق اسکی ساتھہ سورہ ق کے یہہ ہے کہ آخر اُسکے مذکور بعث
اور نشر کا تھا ابتدا اسکی بھی اُسی سے ہوئی

سورۃ الذاریات مکیۃ وھی ستون آیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والذاریات ذروا قسم ہے اُن باؤن کی کہ پراگندہ کرتے ہین غبار زمین سے پراگندہ کرنا گرد اور دانونکا کاہ سے جدا کرتے ہین یا قسم فرشتون کی جو اُٹھاتے
باؤن کو فالحاملات وقرا پھر اُن باؤن کی کہ اُٹھاتے ہین بادل بوجھہ والے یا اُن فرشتونکی جو اُن بادلون کو اٹھاتے ہین
فالجاریات یسرا پھر چلنے والیون ساتھہ آہستگی کے یعنے کشتیونکے یا ستارون کے جو اپنی منزلون مین چلتے ہین
فالمقسمات امرا پھر بانٹنے والیونکی ایک چیز کو یعنے قسم ہے اُن فرشتون کی کہ تقسیم امور مینہہ کی اور رزق کی انکے متعلق
ہے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے چار ملک مقرب ہین کہ اپنے اپنے کام پر ہر ایک متعین ہے جبرئیل وحی پر میکائیل ابر رحمت پر عزرائیل
موت پر اسرافیل نفخ صور پر انھون کی قسم حق تعالے نے کھائی ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے انما توعدون لصادق و
ان الدین لواقع سوا اسکے نہین کہ جو کچھہ وعدہ دیے جاتے ہو تم حشر نشر ثواب عقاب سے البتہ سچا ہے بے خلاف ہین اور تحقیق جزا
اور حساب البتہ ہونیوالا ہے بے شک و شبہ والسماء ذات الحبک قسم ہے آسمان صاحب زینت کی یا خداوند استحکام
شدت کی یا خوش آیندہ نیک صورت کی یا راہون والے کی کہ ستارون کی سیرگاہ ہے آسمان مین
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ مراد اس سے آسمان ہفتم ہے اور حقتعالے نے قسم کھاکر
فرماتا ہے انکم لفی قول مختلف تحقیق تم اے اہل مکہ بیچ باتون مختلف کے ہو پیغمبر کی شان مین کبھی شاعر ٹھہراتے ہو

کبھی ساحر بتاتے ہو کبھی کاہن کبھی مجنون یا تمہارا قول قرآن شریف کے حق میں مختلف ہی کبھی شعر کبھی کہانت کبھی کہانیاں پہلے
لوگوں کی کہتے ہو یُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ پھیرا جاتا ہی اُس سے یعنے ایمان پیغمبر لانے سے یا قرآن پر لانے سے وہ شخص کہ پھیرا گیا ہی علم خدا اور
حکم قضا میں ایمان لانے سے ساتھ پیغمبر کے اور قرآن کے یعنے جو علم الٰہی میں محروم ہی ایمان بکتاب و پیغمبر سے وہ محروم
فرد علم ازلی میں جو رہا ہی محروم نہ پایا اسے راہ راست راست معلوم قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ لعنت کئی گئی جھوٹھ بولنے والے مختلف
باتوں والوں میں سے مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو راہوں میں جا بیٹھے تھے جو قافلہ آتا تھا جھوٹھی جھوٹھی باتیں پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی اُس سے بیان کر کے خدمت سے حضرت کے محروم رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اُنپر لعنت کی اور فرمایا الَّذِينَ
هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ دروغ گو وہ ہیں جو کمال جہالت اور نہایت غفلت میں بھولے ہوئے ہیں اوامر اور نواہی الٰہی کو
يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ پوچھتے ہیں وہ پیغمبر سے اور مومنوں سے کب ہوگا دن جزا کا کہ تمہارے خدا نے قسم کھا کر کہا ہی
ان الدین لواقع اور یہہ بات ٹھٹھے کی راہ سے اور تمسخر کی کہتے ہیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جزا واقع ہو يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ
جس دن کہ کافر اوپر آگ کے گرفتار کئے جاوینگے اور جلینگے اور معذب ہونگے اور خزنہ دوزخ انکو کہینگے ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ
چکھو تم گمراہی اپنی کو اور عذاب اپنے کو هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ یہہ ہی وہ چیز کہ کہتے تھے تم دنیا میں ساتھ اسکے جلدی
کرتے اور کہتے تھے ہذا الوعد إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ تحقیق پرہیزگار اُس دن بیچ باغوں کے ہونگے اور چشموں رواں
یعنے ایسے باغوں میں ہونگے جہاں نہریں جاری ہونگی آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ لینے والے اُس چیز کو کہ ساتھ فضل اپنے
کے دیا انکو پروردگار اُنکے نے ثواب اچھے قول فعل اُنکے کا إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ تحقیق وہ تھے
پہلے داخل ہونے بہشت کے نیک کار فرمانبردار كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ تھے وہ تھوڑی رات سے سوتے تھے باقی نماز
پڑھتے تھے یعنے اکثر رات عبادت میں گذارتے تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مغرب اور عشا میں نماز
نوافل پڑھتے تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ کم رات اُنپر نہیں گذرتی تھی مگر یہہ نماز پڑھتے تھے
اول میں یا اوسط میں یا آخر میں اور اشہر یہہ ہی کہ سوتے تھے جب تک نماز عشا کی نہ پڑھ لیں اور نماز عشا بہت رات گئے
پر ادا کرتے تھے وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ اور تھے وہ کہ بیچ سحروں کے استغفار کرتے تھے یعنے باوجود کم سونے
کے اور بہت عبادت کرنے کے جب سفیدی سحر کی ظاہر ہوتی تھی طلب بخشش کی حق تعالیٰ سے کرتے تھے اسطرح
سے کہ گویا تمام رات گناہ میں گذاری ہی اور یہہ دلیل ہی اپنے عمل پر غرور نکرنے کی اور حساب میں نہ لانے کی فرد طاعت
ناقص میری کب موجب غفران ہی جو عبادت اپنی ہی سو بدتر از عصیان ہی وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ اور
بیچ مالوں اُنکے کے ہی نصیبہ اور بہرہ ہی واسطے سوال کرنے والوں کے اور نہ سوال کرنے والونکے سمجھیے کہ محروم بے سوال لوگ
مستحق ہیں کہ کسی سے کچھہ مانگتے نہیں تونگری کا گمان کر کے کوئی انکو صدقہ نہیں دیتا یا وہ لوگ ہیں کہ انکی کشت میں زراعت میں نقصان
آگیا ہی یا وہ فقیر ہیں کہ بیٹیاں رکھتے ہیں بیاہنے کو یا وہ غلام ہیں کہ اُنکے میاں انکو روٹی کپڑا نہیں دیتے اور ہر تقدیر پر
وہ اپنے مال میں سے انکا حق مقرر کرتے ہیں وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ اور بیچ زمین کے نشانیاں ہیں دلیل کئی
پر اوپر قدرت الٰہی کے واسطے یقین لانے والوں کے جیسے معادن ہیں جواہر طرح طرح کے اونمیں سے نکلتے ہیں

اور نباتات ہین کہ قسم قسم کے اُنہین سے اناج اور ساگ پیدا ہوتے ہین اور حیوانات ہین کہ نوع نوع کی اونمین جانور موجود
ہین اور انفس زمین مین بھی دلائل قدرت موجود ہین کہ کوئی قطعہ اشجار ثمر سے سرسبز اور شاداب ہی اور کوئی خشک
بے آب و تاب ہی کہین ہوا سرد ہی کہین گرم اور کہینکی زمین سخت ہی اور کہینکی نرم کسی جگہہ کی ہوا جاری ہی اور کسی جاکی مرطوب
کہینکی سبب خفقان ہی اور کہینکی موجب راحت قلوب وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور نشانیان ہین بیچ جانون
تمہاری کے کیا نہین دیکھتے تم یہہ استفہام بمعنی امر ہی یعنے نظر عبرت سے دیکھو نشانیان کمال صنعت الٰہی کی اپنے
بیچ مشاہدہ کرو کہ جو کچھہ تمام عالم مین ہی وہ تم مین موجود ہی سیر انفسی کرو اگر سیر آفاقی مقصود ہی نظم جو کہ عالم مین کچھہ ہی
ہی سب کا رافت اپنے مین ہی کچھہ قدرت رب کا سر تیرا ہی نمونہ افلاک کا خاک ہی تو ولی ہے مظہر پاک کا دو نو آنکھین تیری ہین
مہر و ماہ کا تجھہ مین روشن ہی قدرت اللہ کا رگ و ریشے تیرے ہین جون اشجار کا خون بدن ہی صورت انہار کا دل
تیرا بشکل عرش بالا ہی کا مورد نور حق تعالی ہی کا تو صغیر اور کبیر ہی عالم کا سر تیرا ہی کچھہ اور ہی عالم کا
جو تجلی کہ تیرے اندر ہی کا فرش سے عرش تک وہ کب ہی کا تیری جس جا تک رسائی ہی وہان تک بار کسنے پائی ہی کا
تو تمہارا ہی مظہر باری کا واسطے تیرے سب ہی گلکاری کا باغ گیتی تیرے لئے ہی کھلا کا چمن دہر ہی شگفتہ ہوا گو سبب تہا
عجب ہی تو نے جانا آپ کو یکبا ہی تو کا آپ اپنے کی آبرو دکومت کا متوجہ کس طرف ہو مت کا دیکھہ اپنے ہی سینے مین ہین
چکے ہی اس نگینے مین سب کچھہ کا دل تیرا صاف آئینے سا ہی کا جلوہ گر اوسمین رب جا ہا ہی کا رافت اب اور بس نہ کچھہ کہئے
ہی کافی ہی نکتہ چپ رہئے وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ اور بیچ آسمان کے ہی اسباب رزق تمہاریکا جو مینہہ ہی یا جو کچھہ تمہاری
قسمت مین رزق ہی وہ لکھا ہوا ہی لوح پر کہ آسمان چہارم ہی وَمَا تُوْعَدُوْنَ اور جو کچھہ وعدہ دئے جاتے ہو تم ثواب
بہشت اور نعمتون اُسکیکا وہ بھی آسمان ہفتم مین ہی نزدیک سدرۃ المنتہی کے فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ
اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ پس قسم ہی پروردگار آسمان کی اور زمین کی تحقیق وہ جو مذکور ہوا رزق اور ثواب البتہ
حق ہی مانند اسکے کہ بولتے ہو تم یعنے جیسا کہ شک نہین ہی تمکو اپنے بات کہنے مین ویسے ہی شک نہین ہی ہمارے
رزق دینے مین هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ کیا آئی ہی تیرے پاس بات مہمانون ابراہیم علیہ السلام کی کہ
گیارہ فرشتے تھے قوم لوط علیہ السلام کے ہلاک کرنے کو نازل ہوئے تھے اور بعضون نے لکھا ہی کہ چار ملک
مقرب تھے جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام موجہ ہوا الْمُكْرَمِيْنَ مہمان حرمت کئے ہوئے نزدیک پروردگار کے
یا نزدیک حضرت ابراہیم علٰی نبینا وعلیہ السلام کے کہ خود نفس نفیس اونکی خدمت مین کھڑے ہوئے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا
سَلٰمًا جسوقت کہ داخل ہوئے مہمان اوپر ابراہیم علیہ السلام کے پس کہا سلام کرتے ہین ہم اوپر تیرے سلام کرنا
قَالَ سَلٰمٌ کہا ابراہیم علیہ السلام نے سلام کرتا ہون مین اوپر تمہارے قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ گروہ ہو نہ پہچانی ہوئے اپنے مہمانی
شکل سے کے جیسا کوئی شخص نہین دیکھا مین نے صورت مین فاسقین ہین تم کون ہو کہان سے آئے ہو اُنھون نے
کہا ہم مہمان ہین فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ پس پھر آئے حضرت ابراہیم طرف اہل اپنی کے اسطرح سے کہ مہمانون
نہ جانا کہ کہان سے گئے پس لے آئے گائے کا بچہ موٹا بہنا ہوا فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ پس نزدیک کیا اُسکو طرف ان

مہمانون کے جب اُنھون نے اسکی طرف میل نکیا قَالَ اَلَا تَاْکُلُوْنَ کہا حضرت ابراہیم نے کیا نہین تم کہاتے ہو یعنے کھاؤ اُنھون نے کہا ہم نہین کھاتے فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً پس خاطر مین پکڑا ابراہیم نے اُن مہمانون سے ڈر یعنے آپ جی مین ڈرے کہ مبادا یہہ چور ہون اور میرے زیان کے واسطے آئے ہون کیونکہ اس زمانے مین جو کوئی کسی سے عداوت رکھتا تھا اُسکے گھر کا کھانا نہین کھاتا تھا جب فرشتون نے حضرت ابراہیم کو خوفناک دیکھا قَالُوْا لَا تَخَفْ کہا مت ڈر کہ ہم خدا کے بھیجے ہوئے ہین حضرت ابراہیم نے کہا کہ تم نے پہلے سے کیون نہین کہا کہ مین اس گوسالے کو ذبح نکرتا اور آگے یہان سے جبرائیل علیہ السلام نے اپنا پر اس گوسالہ بریان کو لگا دیا وہ کود کر اپنی مان کی طرف بھاگا بی بی سارہ رضی اللہ عنہا نے ورکے اوٹ سے یہہ سارا حال مشاہدہ کیا اور حضرت ابراہیم السلام متعجب ہوئے فرشتے پھر باتین کرنے لگے وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ اور خوشخبری دی حضرت ابراہیم کو ساتھ لڑکے علم والے کے یعنے تمھارے پسر متولد ہوگا بی بی سارہ سے اسحٰق نام اور جب وہ بلوغت کو پہنچیگا تو عالم ہوگا فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ پس آئی بی بی اُسکی سارہ بیچ حیرت کے فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ پس طمانچہ مارا منہہ پر اپنے جیسے بی بیان تعجب کے وقت اپنے منہہ پر ہاتھہ مارتی ہین اور کہا کیا جنتی ہین بڑھی بانجھہ قَالُوْا كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ کہا فرشتون نے کہ اسیطرح کہ خوشخبری دی ہی ہمنے کہا ہی پروردگار تیرے نے اور ہم اسکے کہنے سے کہتے ہین اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ تحقیق وہ حکم کرنیوالا ہی ساتھہ فرزند کے تجھکو دانا ہی ساتھہ عقیم ہونے تیرکے اور جو محکم کار اور دانا ہوتا ہی وہ البتہ قادر بھی ہوتا اصلاح پر **نظم** جو کام مین تیرے ہووے دانا ٭ اُسکا م مین بھی وہ ہو توانا ٭ ہر کام مین اپنے رکھہ توکل ٭ وہان کچھہ نہین کارگر تعقل ٭ توکیا ہی جو عقل تیری وہان جائے ٭ وہ اُس سے ہو جو نہ فہم مین آسے ٭ دانے سے درخت جو اُگا وے ٭ کام اُسکا بعقل کیونکہ آوے ٭ اور جب حضرت ابراہیم نے سمجھا کہ یہہ فرشتے ہین اور اُنکا اُترنا سوا کسی بڑے کام کے نہوگا قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ کہا پس کیا ہی مہم تمھارا اے رسولو قَالُوْا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ کہا فرشتون نے تحقیق ہم بھیجے گئے ہین طرف ہلاک کرنے ایک گروہ گنہگارون کے یعنے کافرون کے کہ سر سب گناہون کا کفر ہی اور ہم آئے ہین لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ تو کہ بھیجین ہم اوپر انکے بعد ہلاک کرنے اُنکے کے اور زیر و زبر کرنے شہر اُنکے کے پتھر یعنے کنکر مٹی کے مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ نشان کئے ہوئے نزدیک پروردگار تیرے کے واسطے حد سے نکل جانے والون کے بیچ کفر اور فجور کے ہون لکھا ہی کہ اُن کنکرون پر خط سفید سیاہ تھے یا نام ہر ایک کا لکھا تھا جو اُس سے ہلاک ہوا اور یہہ سنگباری اُنپر بعد ہلاک ہونے اُنکے کے ہوئی اور اصح یہہ ہے کہ اونمین سے جو لوگ شہر مین تھے اُنپر پتھر برسے یہانتک کہ سب ہلاک ہوگئے سمجھہ لیجئے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معلوم کیا کہ یہہ فرشتے طرف مؤتفکہ جاتے ہین قوم لوط کی ہلاکت کو تو دل مبارک آپکا واسطے برادر زادے کے غمگین ہوا کہ حال اُسکا اس بلا مین دیکھئے کیا ہو فرشتون نے کہا کہ تم کچھہ غم نہ کھاؤ لوط اور بیٹیان اونکی سلامت رہینگی فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس نکال دیا ہمنے اُس شخص کو کہ تھا بیچ ضلع مؤتفکہ کے ایمان والون سے فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ پس نہ پایا ہمنے بیچ اُس ضلع کے سوا ایک گھر کے مسلمانون سے کہ لوط علیہ السلام اور دونون بیٹیان اُنکی تھین بعضون نے کہا ہی کہ سوا ایک شخص کے قوم لوط مین سے کہ مدینہ مین بسی کی تھین وہ ایمان لا یا تھا وَتَرَكْنَا فِيْهَا اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ اور چھوڑ دی ہم نے

بیچ اس دیہات کے نشانی عذاب کی واسطے عبرت اُن لوگون کے کہ ڈرتے ہین عذاب درد دینے والے سے سمجھ لیجیے
کہ وہ نشانی پانی کالا اور الٹ جانا اس طبقے زمین کا ہے وَفِيْ مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اور بیچ قصے
موسی علیہ السلام کے بھی ہے نشانی واسطے ہر سند گان کے جسوقت بھیجا ہمنے اُسکو طرف فرعون کے ساتھ معجزے ظاہر
مانند ید بیضا اور عصا کے فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ پس پھر گیا فرعون ساتھ قوت اپنی کے کہ خزانہ اور لشکر رکھتا تھا
اور کہا موسی جادوگر ہے چشم بندی کرکر خوارق عادات دکھاتا ہے یا دیوانہ ہے کہ اپنے مآل کا اندیشہ نہیں کرتا سمجھ لیجیے کہ طعن
فرعون کا حضرت موسی علیہ السلام پر دلیل ہے اُسکے جہل پر اسواسطے کہ وہ چیزون کو سمجھا تھا اُسنے طعن کیا جو ضد ہین باہم سحر کو تو
کمال عقل تھا اور ذہن دراک چاہیے اور دیوانگی کو جہل اور زوال عقل اور کمال عقل اور زوال عقل دونون آپسمین ضد ہین پس
جب فرعون پھرا موسی علیہ السلام سے طعن کرتا ہوا اور قوم اُسکی اُسکے ساتھ ہولی فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ
فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ پس پکڑا ہمنے اُسکو ساتھ غضب اپنے کے اور لشکر اُسکے کو پھر پھینک دیا ہمنے اُسکو بیچ دریا کے یعنے
ڈبو دیا اور فرعون مستحق ملامت کے تھا یا ملامت کرنیوالا اپنے آپ کو کہ کیون موسی سے پھرا اور طعنہ زن اُسپر ہوا اور اسی سبب سے
کہا آمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ اور بیچ ہلاک ہونے عاد کے
پند اور عبرت ہے واسطے اہل اعتبار کے جسوقت بھیجا ہمنے اوپر اُنکے باؤ کو بانجھ یعنے بے نفع اور بے خیر کو کہ نہ بارور کرے درخت
اور نہ برلاوے ابر کو مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ نہ چھوڑا اُس باد نے کسی چیز کو کہ گذرے اوپر اُسکے مگر
یہہ کہ کردیا اُسکو مانند ہڈی گلی ہوئی کے یا گھاس خشک کے وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ اور بیچ قصے قوم
ثمود کے بھی نشانیان ہین واسطے ڈرنے والونکے جسوقت کہا گیا واسطے اُنکے بعد جھٹلانے صالح علیہ السلام کے
اور پانؤ کاٹنے ناقہ کے کہ تم فائدہ اٹھاؤ زندگانی اپنی سے تا وقت عذاب کہ تین روز بعد ہوگا فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ پس سرکشی
کی انھون نے حکم پروردگار اپنے کے سے لیے اپنے حال کا کچھ تدارک نکیا فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ پس پکڑا
انکو کڑک نے کہ عذاب ہلاک کرنیوالا انکا بعد تین دن کے اور وہ دیکھتے تھے یا انتظار کرتے تھے مراد صاعقہ سے چیخ جبرئیل
علیہ السلام کا فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ پس نہ سکے کھڑا رہنا یہ کنایہ ہے اُنکے عجز سے یعنے اُنکو
قدرت نہ ہوئی کہ اٹھکر بھاگ جائین عذاب سے یا کھڑے رہکر دفع عذاب کی تدبیر کرین وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اور ہلاک

کیا قوم نوح علیہ السلام کو پہلے قوم عاد کے اور ثمود کے اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ تحقیق وہ تھے قوم فاسق وَالسَّمَآءَ
بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ اور آسمان کو بنایا ہمنے ساتھ قوت الوہیت کے یا ساتھ قدرت کے کہ اُسکے
پیدا کرنے پر رکھتے تھے ہم اور تحقیق ہم اُسکو کشادہ کرنے والے ہین وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ اور
زمین کو بچھایا ہم نے پس اچھا بچھونا کرنیوالے ہین وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ اور ہر چیز سے جو
موجودات سے ہے پیدا کیا ہم نے دو قسمین کہ ایک جوڑا دوسرے کا ہے پھر وہ یا تو بسبب
شکل ہے جیسے مرد اور زن یا بسبب ضد ہے جیسے نور اور ظلمت یا آگے پیچھے
آنے والا ہے جیسے رات دن یا بطریق مخالفت ہے جیسے تر اور خشک اور اسی پر

قیاس کر لیجئے آسمان زمین بحر بر گرمی سردی جن انس کو اور صفات سے حلم اور قہر جبن اور شجاعت جود اور بخل
کو اسیطرح جیسے ہی حق اور باطل کفر اور ایمان شقاوت اور سعادت حلو اور مُر مرض اور صحت غنا اور فقر ضحک اور
بکا اور فرح اور غم موت اور حیات اور سوا اسکے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ تو کہ تم نصیحت پکڑو اور جانو کہ وحدانیت صفت میری
ہی کیونکہ تعدد خواص ممکنات کے سے ہی اور مین واجب بالذات ہون اور واجب قابل تعدد اور انقسام کے نہین
رباعی قسمت سے تعدد کے منزہ ہی وہ اشتراک سے پاک وحدت حق سمجھو واحد منقسم نہین ہوتا رافت وہ ایک ہی
دخل وہان دوئی کا مت دو فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ پس بھاگو کفر سے طرف توحید خدا کے یا عذاب سے اسکے طرف ثواب
اُسکے کے یا گناہ سے طرف طاعت اسکی کے یا ماسوا اللہ سے طرف اللہ کے یا بھاگو طرف اللہ کے ساتھ قطع تعلقات کے یا اپنی
صفاتون سے طرف صفات حق کے بلکہ اپنی خودی سے فرار کرو اور بخدا اقرار کرو نظم تا نہ بھاگو گے خودی سے
نہ ملو گے بخدا ای قطع اس راہ کا وابستہ بخود رفتن ہی فضل جب آپ سے رافت میسر ہو وصل ہے جسکو کہتے ہین مستو
وہی ہوستن ہی إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ تحقیق مین واسطے تمہارے عذاب خدا سے ڈرانیوالا ہون ظاہر
یا بیان کرنے والا ہون وہ چیز جس سے ڈرنا چاہیے وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ اور مت مقرر کرو ساتھ اللہ کے معبود
إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ تحقیق مین واسطے تمہارے خدا سے بیچ عبادت غیر اوسکی کے ڈرانے والا ہون آشکارا
كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ اسیطرح کہ قوم تیری تجھے نسبت سحر اور
جنون کی کرتی ہی نہ آیا تھا اُن لوگون کو جو پہلے اُنسے تھے یعنے اُن کفار مکہ سے کوئی پیغمبر مگر کہا انہون نے کہ وہ جادوگر
ہی یا دیوانہ جو اُسنے معجزہ دکھایا تو اُسے جادوگر بنایا اور جو بعث اور حشر کا احوال سنایا تو اوسکو دیوانہ ٹھہرایا
أَتَوَاصَوْا بِهِ کیا ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہین ساتھ اس بات کے کہ یہہ سب یہی کہتے ہین یہہ استفہام
بمعنے نفی ہی یعنے پہلے لوگون نے پچھلون کو وصیت نہین کی بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ بلکہ وہ ایک قوم ہین نافرمان سرکش اور
سرکشی کی جہت سے اسبات پر ہین فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس منہہ پھیر لے اُنسے یعنے انکی مکافات سے روگردانی کر جب تک کہ حکم قتال کا
اُنکے نہ آوے فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ پس نہین ہی تو ملامت کیا گیا نزدیک خدا کے بسبب اعراض کے اُنسے معالم مین
لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ غمناک ہوئے کہ شاید وحی منقطع ہوئے اور عذاب نزدیک
آیا حق تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ اور نصیحت کر پس تحقیق نصیحت فائدہ دیتی
ہی ایمان والونکو یعنے کافرون کے عناد کے سبب تربیت سے مومنون کے غفلت نہ کیجیے جسطرح پند اور وعظ کرتے
آئے ہو اوسپر ثابت رہیے کہ نصیحت مین فایدہ بہت ہین فصول مین لکھا ہی کہ کلام واعظ دس چیزون کے مشتمل چاہیے تو کہ
سامعون کو نفع پہنچائے اول نعمت الٰہی لوگون کو یاد دلوائے تا شکر اُسکا ادا کرین دوسرے ثواب محنت اور بلا کا ذکر کرے
تو کہ اسپر صبر کرین تیسرے گناہونکا عذاب بیان کرے تو کہ لوگ باز رہین اور توبہ کرین چوتھے فریب اور مکر شیطان
کے بتا دے تو کہ اُس سے حذر کرین پانچوین فنا اور زوال اور بے اعتباری دنیائے پریشان کی روشن کرے
تو کہ دل اوس سے نہ لگائین چھٹی موت کو یاد دلوائے تا کہ وہانکے جانے کی تیاری کرین ساتوین انکو قیامت کا ہیبت کہے تا کہ اس کے کام مین

مشغول

مشغول رہین آٹھوین درکات دوزخ کے اور عقوبات وہان کے بیان کرین تاکہ اُس سے ڈرین نوین درجات بہشت کے
اور اقسام وہانکی نعمتون کے شمار کرے تاکہ اُسپر راغب ہون دسوین ہے کلام کی اوپر خوف اور رجا کے یعنی
کبھی عظمت کبریا اور ہیبت الٰہی بیان کرے کہ لوگ ڈرین اور کبھی رحمت اور مغفرت اور مہربانی اور شفقت حق تعالےٰ کی
تقریر کرے کہ امیدوار ہون اوسکی جناب سے پس یانچون قسم پند اور وعظ مین ہونگی وہ بہت نافع اور سودمند ہوگا
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ اور نہین پیدا کیا جن کو اور آدمی کو اہل ایمان مین سے مگر واسطے اسکے کہ عبادت
کرین یا نہین پیدا کیا مجموع اُنکے کو مگر واسطے اسکے کہ عبادت کرین یا نہین پیدا کیا مجموع اُنکے کو مگر واسطے
اسکے کہ امر کرون [illegible] ساتھ عبادت کے اور امر عبادت کیا ہی وما امروا الا لیعبدوا الله اور مجاہد نے کہا کہ نہین
پیدا کیا مین نے جن اور انس کو مگر واسطے اسکے کہ پہچانے مجھے اور سب جانتے ہین الله کو اتنا فرق ہی کہ بعضے فرمانبرداری
کرتے ہین اسکی اور بعضے عبادت مین شریک ٹھہراتے ہین مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ اور نہین چاہتا مین
کچھ رزق اور نہین چاہتا مین یہ کہ کھلاوین مجھکو بلکہ رزق اور طعام دینا میری صفت ہی اور کسیکی نہین سوا میرے إِنَّ اللَّهَ
هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ تحقیق الله وہی ہی رزق دینے والا نہ غیر اوسکا اور استوار قدرت اپنی مین لعظم ہی
رزاق مطلق رزق سب کو دینے والا ہی نوال فضل سے اُسکے ہر ایک پاتا نوالا ہی کسی صورت فتور اسکی نہین
ہی کارسازی مین کسی عنوان قصور اسکی نہین بندہ نوازی مین فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا
يَسْتَعْجِلُونِ پس تحقیق واسطے اُن لوگون کے کہ ظلم کیا انھون نے اوپر آپکے کفر اختیار کر کر یعنے اہل مکہ ایک ڈول ہی عذاب
سے مثل ڈول یارون اُنکے کے جو کافر گذرے ہین پہلے اُنکے یعنے اُنپر بھی وہی پہنچیگا جو انکے یارون کو پہنچا تھا پس چاہئے کہ جلدی
نہ مانگین مجھ سے فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ پس وائے ہو واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے
عذاب دن اُنکے سے جو وعدہ دئے گئے ہین ساتھ اُس دن کے کہ قیامت کا یا بدر کا دن ہی سورۃ طور مکی ہی انچاس آیتین
ہزار پچاون حروف ہین تین سو بارہ کلمات ہین فواصل اسکی من رعا ہین تطبیق اسکی سات سورۃ ذاریات کے یہ ہی کہ
ختم اوسکا ذکر قیامت تھا آغاز اسکا ذکر وقوع عذاب

سورۃ الطور مکیۃ وھی تسع واربعون آیۃ

بسم الله الرحمن الرحيم

وَالطُّورِ قسم ہی کوہ طور سینا کی کہ جبل زبیر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اوسپر کلام الٰہی سنتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد
اس سے مطلق پہاڑ ہین کہ زمین کی میخین ہین فائدے نفعے اُنمین بہت ہین وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ اور قسم ہی کتاب لکھی ہوئی کی
فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ بیچ صحیفے کھلے ہوئے کے مراد اُس سے قرآن شریف ہی یا لکھا ہوا لوح محفوظ کا یا اس تقدیر پر رق منشور مجازی
کیونکہ لوح زمرد سبز کی ہی اور رق کی معنی نامہ کی ہین اور جھلے کو ابون کے بھی کہتے ہین مراد لوح موسیٰ علیہ السلام
ہین یا کتاب توراۃ کہ اسمین نعت پیغمبر صلی الله علیہ وسلم مسطور تھی یا کتاب حفظہ یا کتاب فرشتون کی کہ حق تعالےٰ نے انکو لکھی ہی
علم گذشتہ اور ابتدا اوسمین پڑھتے ہین وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ اور قسم ہی گھر آباد کی وہ کعبہ ہے یعنے
کہ طواف کرنیوالون سے اور مجاورون سے معمور ہی یا ضراح ہی کہ مقابل خانہ کعبہ کے آسمان ہفتم پر واقع ہی اور

کثرت ملائکہ سے معمور ہی وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ اور قسم ہی چھت بلند کئے گیے کی کہ آسمان ہی مجمع انوار حکمت اور مخزن اسرار فطرت یا عرش
عظیم ہی وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اور قسم ہی دریا جھونکے ہوے اور گرم کئے ہوے کی کہ جہنم ہی یا بحر محیط ہی یا بحر الحیوان ہی کہ زیر عرش ہی چالیس
صباح تک مردون پر ترشح اُسکا بعد نفخۂ اول کے کرینگے یا نفخۂ ثانیہ مین لوگ اُس سے اُٹھین سمجھا چاہیے کہ نزدیک صوفیہ کے طور نفس
ہی کہ کلیم قلب حقتعالی سے اسپر مناجات کرتا ہی اور کتاب مسطور ایمان ہی کہ رق منشور قلب پر رحمت ازلیہ سے لکھا گیا ہی
چنانچہ فرمایا ہی کتب فی قلوبہم الایمان اور بیت المعمور لطیفہ سیر عارفان ہی یا سیر صوفیان ہی کہ تجلیات الٰہیہ سے آباد ہی
اور سقف مرفوع روح رفیع القدر ہی کہ سقف خانہ دل ہی اور مسجور دل عشاقان کبریان کہ شعلۂ شوق سے گرم کیا گیا ہی

نظم جو یہان نفس ہی سو رافت وہ طور سینا ہی کلیم قلب مناجات اسپہ کرتا ہی کتاب جو ہی سو ایمان ہی جو کہ ہی مسطور یہہ
میان قلب کہ ہی وہ صحیفہ منشور یہہ وہ گھر تجلی حق سے سدا ہی جو معمور یہہ وہ گھر ہی عارفونکا جو کہ ہی سراسر نور یہہ ہی جسکی شان مین
وارد کہ سقف ہی مرفوع یہہ وہ سقف خانہ دل ہی بلند مرتبہ روح یہہ جسے کہ کہتے ہین دریا سے شور اور گرم یہہ بحر عشق خدا
دل ہی وہ سراپا گرم یہہ اور جواب قسم کا یہہ ہی اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا البتہ ہونیوالا
مَا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ نہین ہی واسطے اوس عذاب کے کوئی ٹالنے والا اور وہ ہرطرح ہر حال ہوگا یَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا جسدن
کہ پھٹ جاویگا آسمان پھٹ جانا کر وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا اور چلنے لگینگے پہاڑ چلنا کر فَوَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ پس وای
اُسدن واسطے جھٹلانیوالون کے کہ خدا اور رسول کی باتون کو جھٹلاتے ہین الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ وہ جو بیچ
جھگڑے کے ہین جھوٹی باتون مین کہ قرآن شریف کو کہانیان بناتے ہین اور نبی آخر زمان کو جھٹلاتے اور بعث مین انکار
لاتے ہین بازی کرتے ہین یعنے مرتکب ان باتون کے ہوتے ہین غفلت کے سبب اور بیہودہ بکتے ہین یَوْمَ یُدَعُّوْنَ
اِلٰی نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا اور اُسدن کہ دھکے دئے جاوینگے کافرون کو طرف آگ دوزخ کے دھکے دینا کر لکھا ہی کہ ہاتھ کافرون
کے اونکی گردنون مین باندھ پیشانی پشت پا پر رکھکر دوزخ مین دھکا دیکر گراوینگے اور کہینگے هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ
بِهَا تُكَذِّبُوْنَ یہہ وہ آگ ہی کہ دنیا مین تھے تم اُسے جھٹلاتے اور باور نہین کرتے تھے اور وحی پیغمبر کو سحر جانتے تھے
اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ کیا جادو ہی یہہ کہ دیکھتے ہو تم یا نہین دیکھتے یہان جیسے دنیا مین کہتے تھے کہ ہماری نظر باندھی
دی ہی اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ داخل ہو دوزخ مین پس صبر کرو اوپر عذاب اُسکے یا نہ صبر کرو
اور چیخو چلاؤ تم برابر ہی اوپر تمہارے صبر اور بے صبری کہ اُس سے چھوٹ نہ سکوگے ہمیشہ اسی عذاب مین رہوگے
اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ سوا اسکے نہین کہ جزا دئے جاوگے تم وہ چیز کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ
فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ تحقیق پرہیز کرنیوالے شرک اور کفر سے بیچ بہشتون کے اور نعمتونکے ہین فٰكِهِیْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ خوشی
باتین کرتے ہین اور قوت پانیوالے ہین ساتھ اُس چیز کے کہ دی ہی انکو پروردگار اُنکے نے کرامتون نعمتونکے
سے وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اور بچا لیا انکو پروردگار اُنکے نے عذاب دوزخ کے سے اور خزنہ بہشت ہمیشہ
انکو کہینگے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓــًٔا کہاؤ کہانے بہشت کے اور پیو شرابین وہان کی پچتی ہوئی بغیر بدہضمی کے اور یہہ بدلا
ہی واسطے تمہارے بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم دنیا مین عمل کرتے سمجھ لیجیے کہ اگرچہ یہہ وعدہ ہمارے اعمال کا ہی

لیکن اصل فضل الٰہی ہی فقط نہیں یہاں اعمال مین زور بازو کہ تیرے عدل سے ہوون ہم ترازو تو فضل اپنے سے بخشیو
گنہگار ہین نہ عدل اپنے سے بخشیو ہمسار ہی مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ تکیہ لگائے ہوئے بہشت مین متقی اوپر تختون برابر بچھے
ہوئے ہونگے ہین یا اوپر تختون صف باندھے ہوؤن کے وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور بیاہ دیا ہمنے انکو ساتھ گوریون اچھی
آنکھون والیون کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اور جو کہ ایمان لائے خدا اور رسول پر اور پیروی کی انھون کی اولاد
خورد انکی نے بیچ ایمان کے روز میثاق مین اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ملا یا ہمنے ساتھ انکے اولاد انکی کو بہشت کے جانے
مین یا درجات پانے مین یعنے اگر آباؤن کے درجے بلند ہونگے تو اولاد کے بھی ویسے ہی درجے بلند کرینگے تاکہ باپون کی
آنکھین ٹھنڈی ہون اولاد کو دیکھکر وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ اور نہ کم دیا ہمنے باپون کو اس ملانے کے سبب
سے ثواب عملون انکے سے کچھ یعنے اولاد کو آبا کے درجے دینگے بغیر نقصان ثواب آبا کے کچھ آبا کو ثواب مین کمی نہو گی اپنے فضل
سے ہم اولاد کے درجے بڑہا دینگے كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ہر آدمی عاقل بالغ مکلف بیچ اُس چیز کے کہ کمایا ہی گرفتار ہے
دن قیامت کے یعنے ہر ایک اپنے عمل کے ثواب سے وابستہ ہی اُس سے چھٹکارا پانا محال ہی اور زن مکلف کا بھی یہی حال
ہی وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ اور مدد دی ہمنے متقیون کو یعنے جو کچھ دیا تھا اُس سے اور زیادہ ساتھ میوون کے
جس نوع کے چاہین اور گوشت کے اُس چیز کے کہ خواہش رکھتے ہین يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا ایک دوسرے سے چھین لینگے
بیچ بہشت کے یعنے آپسمین دینگے اور لینگے پیالے بھرے ہوے شراب بہشت سے اور اصح یہ ہی کہ یہان کاس سے
شراب ادرمی ہی ... باہم محل واقع ہی یعنے سب کو پلا دینگے ہی کہ لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ کہ نہین بیہودہ بکنا
اُسکا اور گنہگاری یعنے وقت پینے کے قضیے جھگڑا نکرینگے بیہودہ لغو نہ بکینگے اور کچھ فعل الیسا صادر نہوگا کہ موجب گنا
کا ہو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ اور طواف کرینگے اوپر انکے یعنے گرد انکے پھرینگے واسطے خدمت کے غلام خادم
جو واسطے انکے ہین لڑکون کی شکل خوب صورت كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ گویا کہ وہ صفا اور لطافت مین موتی ہین پوشیدہ
صدف مین کہ ہاتھ کسیکا انہین نہین پہنچا اور تصرف کسیکا انپر نہین ہوا معالم التنزیل مین قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول
ہی کہ کسی نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ خادم جب ایسے ہونگے تو مخدوم کیسے ہونگے فرمایا فضل مخدوم کا خادم
پر مثل ماہ بدر کے ہی تمام ستارون پر وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ اور متوجہ کرینگے بعضے انکے یعنے بہشتیون
اوپر بعضون کے پوچھتے ہوئے احوال یا اعمال انکے قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ کہینگے وہ کہ تحقیق تھے ہم
پہلے اس سے بیچ اہل اپنی کے دنیا مین ڈرنے والے عذاب خدا سے یا بدی قضا سے یا خاتمہ کار اور مآل حال اپنے سے فَمَنَّ
اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ پس احسان رکھا اللہ نے اوپر ہمارے ساتھ رحمت کے یا توفیق عصمت اور بچا یا ہمکو
عذاب آتش سے کہ مثل باد گرم کے مسام مین نفوذ کرتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ سموم نام جہنم کا ہی اِنَّا كُنَّا
مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ تحقیق ہم تھے پہلے اس سے دنیا مین پکارتے اوسکو اور رنج سے امن چاہتے پس اوسنے قبول فرمالی دعا
ہماری اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ تحقیق وہی احسان کرنیوالا بندون پر مہربان دعا کرنیوالون پر لکہا ہی کہ بعضے لوگ راہون مین
مکے کے جا بیٹھتے تھے اور قافلے عرب والون جو آتے تھے تو انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھرا دیتے تھے اور نسبت سحر اور

شعر اور کہانت اور جنون کی آپ کے جناب مقدس کو ٹھہراتے تھے ان باتون سے آپ خاطر عاطر پر ملالت لاتے تھے
یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَذَكِّرْ پس نصیحت کر ای محمد ساتھہ قرآن کے اہل مکہ کو اور ثابت رہ اسپر اور باتون مشرکون
کے غم مزاج اشرف پر نلا فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ پس نہین ہی تو ساتھہ نعمت پروردگار اپنے کے کاہن
کہ خبر دے غیب کی بغیر نزول وحی کے اور نہ دیوانہ کہ ہوش اڑ گیا ہو یا جنون گرفتہ ہو أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ بلکہ
کہتے ہین کہ شاعر ہی یہ نبی انتظار رکھتے ہین ہم ساتھہ اسکے رَيْبَ الْمَنُونِ حادثہ روزگار کا یعنے امیدوار ہین کہ مر جاسے
جیسے اور شاعر مر گئے یا موت آبا اسکی مثل موت آبا اسکے کے ہو کہ جلد مر جاے بڑھاپے کو نہ پہنچے قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم
مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم منتظر رہو کہ مرگ میرے کے پس تحقیق مین بھی ہلاکت کا تمہارے سے انتظار کرتا ہون
جیسے کہ تم میرے ہلاکت کے منتظر ہو أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا کیا حکم کرتے ہین انکو عقلا انکے ساتھہ اس تناقض کے کہ تجھے
کاہن کہتے ہین اور کہانت کو عقل درکار ہی اور مجنون ٹھہراتے ہین اور جنون کا جمع ہونا ساتھہ عقل کے دشوار ہی اور نسبت
بشعر کرتے ہین اور ساتھہ کمال فکر اور تیزی ہوش کے وابستہ مضمون اشعار ہی اہل جنون سے موزون ہونا دور از کار ہے
پس یہہ باتین مقتضاے عقل سے بعید ہین أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ بلکہ یہہ گروہ حد سے گذرنے والے ہین جھگڑنے مین
اور عناد مین أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ بلکہ کہتے ہین کہ بنا لیا ہی قرآن کو اپنی طرف سے اسنے اور یہہ نہین ہی جو یہہ کہتے ہین بَل لَّا
يُؤْمِنُونَ بلکہ تکبر اور حسد سے نہین ایمان لاتے فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ پس چاہیے کہ لے آوین بات مانند قرآن
کے اگر ہین سچے اسمین کہ قرآن کو اپنی طرف سے بناتے ہین پس انمین جو فصحا اور بلغا ہین وہ بھی مثل اسکے بنا دین أَمْ خُلِقُوا مِنْ
غَيْرِ شَيْءٍ کیا پیدا کئے گئے ہین یہہ بن کسی چیز کے یعنے بن ماں باپ کے غرض یہہ ہی کہ یہہ بھی آدمی ہین کچھہ جماد نہین ہین کہ عقل
نہین رکھتے اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ کیا یہہ مخلوق ہین بن خالق کے اور یہہ محال ہی کہ محدث بن محدث
کے ہو أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ کیا وہ وہی ہین پیدا کرنے والے اپنے آپ کو اور یہہ ظاہر جھوٹھہ ہی کہ نیست کیونکر ہستی
دیگا أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کیا پیدا کیا ہی انھون نے آسمانون کو اور زمین کو اور یون نہین بَل لَّا يُوقِنُونَ بلکہ وہ نہین
یقین لاتے اور اپنے آپ کو گمان نہین ہٹاتے ہین أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ کیا نزدیک انکے ہین خزانے پروردگار تیرے کے
یعنے خزانۂ فضل کے یا نبوت کے تو کہ جسے چاہین دیوین یا خزانے علم کے تو کہ معلوم کرین کہ لائق منصب نبوت کے
کون ہی أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ کیا وہ داروغہ ہین کہ جو چاہین کرین أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ کیا واسطے انکے سیڑھی
ہی کہ اسپر چڑھہ کر آسمان پر جا کر سنتے ہین بیچ اسکے فرشتون کی باتین اور جو کچھہ غیب سے انپر وحی آتی ہی اور جو ایسا
فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ پس چاہیے کہ لے آوے سننے والا انکا کہ آسمان پر جا کر کلام غیب سنا دے دلیل ظاہر
کہ صدق استماع پر اوسکے گواہ ہو أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ کیا واسطے اللہ تعالے کے ہین بیٹیاں اور واسطے تمھارے
بیٹے اس فقرے مین بے وقوفی اور جہل مشرکون کا بیان فرمایا ہی اور یہہ مضمون بہت گذرا ہی أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن
مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ کیا مانگتا ہی تو انسے اوپر تبلیغ رسالت کے بدلا کہ تاوان زدہ ہون پس وہ الزام تاوان کے سے بوجھل ہون
اور منہہ تجھہ سے پھیراوین أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ کیا نزدیک انکے علم غیب ہی یا لوح محفوظ جسمین غیبیات مکتوب ہی پس

وہ لکھ لیتے ہین کہ بیغمبر قیامت اور بعث کے خبر مین باطل ہین یا لکھ لیتے ہین کہ موت تیری کب آویگی اور ایسا نہین اَمْ
يُرِيدُونَ كَيْدًا بلکہ ارادہ کرتے ہین مکر کا تیرے حق مین فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ پس جو لوگ کہ کافر ہین وہ ہی مکر کیے
گئے ہین یعنے سزا اور وبال مکر کا اُنکے انہین کی طرف پھریگا اور جنگ بدر مین مارے جاوینگے اَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ کیا واسطے
اُنکے معبود ہے سوا اللہ کے کہ عذاب اُنکے سزائی مکر کا ان سے دور کرے سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ پاک ہے اللہ اُس
چیز سے کہ شریک لاتے ہین فرد دیدۂ غیر سے بری دامن پاک یار ہے نہ شرک کا وہان تلک رسا گرد ہی نہ غبا
رہے لکھا ہی کہ معاندان قریش کہتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فاسقط علینا کسفا من السماء یعنے گرا دو ہمارے
ٹکڑا آسمان سے اگر راست گو ہی تو وعدۂ عذاب مین حقتعالے نے یہہ آیت نازل کی وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا
سَحَابٌ مَرْكُومٌ اور اگر دیکھین ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا اوپر اُنکے کہینگے عناد اور تکبر کے سبب سے کہ یہہ
ٹکڑا آسمان کا نہین بلکہ یہہ بادل ہین تہ بتہ حاصل یہہ ہے کہ آثار عذاب بھی اگر دیکھینگے تو بھی اپنے کفر سے باز نہ رہینگے
فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے ان کو جنگ جدل مت کر کہ ہنوز انکے قتال پر مامور نہین ہی تو اور ان سے بدلا لینے کا ارادہ
مت کر حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ یہانتک کہ ملاقات کرین دن اپنے سے وہ دن جو بیچ اُسکے
بیہوش کیے جاوینگے یا ہلاک کیے جاوینگے نفخہ اولی سے يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ جس دن کہ
نہ کفایت کرے گا اُنسے مکر انکا کچھ عذاب سے اور نہ وہ مدد دیے جاوینگے یعنے کوئی یار عذاب سے نہ چھڑا سکیگا اور اُس دن
سے مراد دن قیامت کا ہی یا روز بدر وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ اور تحقیق واسطے ان لوگونکے کہ کافر ہوئے
عذاب ہی غیر عذاب آخرت کے سے کہ عذاب قبر ہی یا مواخذہ دنیا مین ساتھ قتل بدر کے یا قحط ہفت سالہ کے وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن بہت کفار نہین جانتے اُسکو وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا اور صبر کر واسطے حکم پروردگار
اپنے کے بیچ مہلت دینے کافرون کے اور رنج کھینچنے اپنے کے پس تحقیق تو بیچ آنکھون ہماری کے ہے یعنے ہماری نگاہ تلے
مین ہی ہم حفاظت تیری کرتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ اور نماز پڑھ ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے وقت
کہ اُٹھے خواب سے یا پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے جسوقت کہ کھڑا ہو تو واسطے نماز کے یعنے
سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک پڑھ یا جسوقت کہ مجلس سے اُٹھے کہہ سبحانک اللھم و
بحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک حدیث مین ہی کہ جو کوئی یہہ کلمات اُٹھتے ہوئے مجلس سے پڑھیگا جو لغو اور لہو کہ
مجلس مین واقع ہوا ہوگا اُسکا کفارہ ہوجائیگا وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اور بعضے رات مین نماز پڑھ واسطے اُسکے یا تسبیح کہہ
اُسکی کہ عبادت شب کی ریا سے دور اور نفس پر سخت ہی وَإِدْبَارَ النُّجُومِ اور نماز پڑھ پیچھے غائب ہونے تارون کے یعنے روشنی صبح
سے یعنے دو رکعت سنت قبل صلواۃ فجر ادا کر اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے نماز صبح ہے سورۂ طور مکی ہی
باستھ آیتین مین تین سو بیس کلمات تین ہزار سو چھیالیس حروف ہین تو اصل اسکی انہون مین ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ
طور کے یہ ہی کہ اختتام اسکا ادبار النجوم تھا افتتاح اسکا والنجم اذا ہوی ہوا

سورۃ النجم مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم اثنتان وستون ایۃ

جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام ظاہر فرمانے لگے مشرک طعن کرنے لگے کہ محمدؐ نے راہ گم کیا اپنے آبا کا رستہ
چھوڑ دیا حق تعالے نے فرمایا وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى قسم ہے ستارے کی جب طلوع ہو یا غروب ہو مراد اس سے سب ستارے ہیں کہ
بحر اور بر میں مسافر جنسے راہ پہچانتے ہیں یا وہ کواکب ہیں جو وقت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آگئے تھے
زمین پر یا وہ نجم ہیں جو رجم ہیں پر اشیاطین اور بعضوں کے نزدیک ستارہ ثریا ہے یا زہرہ یا زحل اور بعضوں نے کہا ہے کہ
مراد نجم سے قرآن ہے اور ہوی بمعنے نزل ہے یعنے قسم ہے سورہ اور آیات قرآنی کی جب نازل ہوں اور حضرت امام
جعفر صادق رضؓ سے مروی ہے کہ مراد نجم سے ستارہ وجود باجود مصطفوی ہے صلی اللہ علیہ وسلم کہ اترا ہے آسمان سے شب معراج میں اور
لباب میں ہے کہ مراد وہی جناب رسالت مآب ہیں جب چڑھے معراج کو کیونکہ ہوی سے دونوں معنے نکلتے ہیں اور محققین
نے کہا ہے کہ قسم ہے ستارہ دل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فلک توحید پر ماسوی سے منقطع ہوا اور جواب
قسم کا یہہ ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى نہیں بھٹک گیا صاحب تمہارا اور نہ راہ سے پھر گیا صاحب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرمایا اسواسطے کہ آپ مامور تھے ساتھ صحبت کرنے کافروں کے واسطے دعوت کرنے انکے کے
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اور نہیں بولتا ہے خواہش نفس اپنی سے اور از روے طبع اپنے سے یعنے باطل باتیں نہیں کہتا
یا بولنا اسکا ساتھ قرآن کے اسکی خواہش سے نہیں اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى نہیں وہ کلام اسکا مگر وحی ہے کہ بھیجی جاتی
ہے اسپر عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى سکھائی اسکو یہہ وحی اور لایا اسپر فرشتہ سخت قوت والا یعنے جبرئیل علیہ السلام اور
قوت اسکی یہہ ہے کہ تمام شہر لوط علیہ السلام کا اکھیڑ کر اپنے پر پر اٹھا نزدیک آسمان کے لے گئے اور ایک آواز سے
انکے تمام قوم ثمود مر گئی ذُوْ مِرَّةٍ صاحب شکل اچھی نیک کا فَاسْتَوٰى پس سیدھا کھڑا ہوا جبرئیل اس چیز پر کہ
مامور تھے یا مستقیم ہوا اپنے کام میں یا پورا نظر آیا اوپر شکل اصلی اپنی کے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى اور وہ بیچ کنارہ بلند تر کے
تھا آسمان سے یعنے نزدیک مطلع آفتاب کے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا اور کسی نے جبرئیل کو صورت ملکی پر
نہیں دیکھا سوا آپکے سو آپنے دو بار دیکھا ایکبار تو یہیں کہ دیکھتے ہی بیہوش ہو گئے پھر جب ہوش میں آئے تو جبرئیل کو اپنے
پاس کھڑا پایا ایک ہاتھ سینۂ بے کینہ پر آپکے دھرے ہوئے اور ایک شانے پر چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ثُمَّ دَنَا
پھر نزدیک آئے جبرئیل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے کہ دیکھکر آپ بیہوش ہو گئے تھے فَتَدَلّٰى پس پھر
جھکا واسطے باتیں کرنے کے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى پس تھی مسافت درمیان جبرئیل اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے مقدار دو کمان کے یا زیادہ نزدیک اس سے فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى پس وحی پہنچائی جبرئیل نے طرف بندہ
خدا کے کہ محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جو وحی کی اللہ نے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے یہہ معنی لکھے ہیں دنی یعنے
نزدیک ہوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ پروردگار اپنے کے بکیفیت فتدلی پس اٹھایا حجاب کو اور گذر گئے پھر اور
حجاب قطع کر گئے پھر اور یہاں تک کہ کسی ملک مقرب نے آپکو نہ دیکھا دیکھتا کیا کوئی باریاب ہے تنہا تنہا تھے کہ ستر ہزار حجاب
نور کے اور ستر ہزار حجاب ظلمت کے اور ستر ہزار حجاب زمرد کے اور ستر ہزار حجاب موتی کے اور ستر ہزار حجاب یاقوت کے
سے گذر گئے حتی کان بین الحبیب والمحبوب قاب قوسین اور اگر اسی پر اکتفا فرماتے تو وہم مکان کا ہوتا اسواسطے

فرمایا او ادنی بلکہ قریب تر اس سے بھی نزدیک تر یعنی بیکو توہم مکان سے منزہ ہے اور شرح عوارف میں لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جبرئیل علیہ السلام سے جدا ہوئے ساتھ مقاموں پر گذرے کہ ہر مقام سو ہزار درجے عرش سے تحت الثری تک تھا جبرئیل امین کہ محرم اسرار سید المرسلین تھے مقام
اول سے بھی خبر نہیں رکھتے تھے پھر باقی کے مقام ستر سے کیا آگاہ ہوں فرد جبرئیل یہاں نادان اس سر کو خدا جانتا ہے
اتفاقیہ ہیں حیران ہی انجام کو کیا سمجھے یہ نقل ہی کہ جب آپ قدم بڑھاتے تھے ندا ہوتی تھی کہ ای دوست میرے میں مکانی نہیں ہوں
کہ دوسری طرف قدم سے ہو آنحضرت نے عرض کیا خداوندا میرے ہاتھ میں نہیں ہی دلو حقیقی متعلق تجھ سے ہی خطاب ہوا کہ
نظم فرش سے عرش تلک عرش سے تا دور و دراز ہے سوچ مست دلبہ تکہ کر کہیں ہی سبب ساز ہے یہی خلوت کدہ ناز میرا ہی اکی دوست
یہی محفل زدہ عشق ہی اور جائے نیاز ہے علما لطائف اور اشارات نے معنی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی میں بہت لطیفے
لکھے ہیں انہیں سے کئی لطیفے یہاں تحریر ہوتے ہیں لطیفہ اولی معنے دنی کا یہ ہی کہ نزدیک ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بجناب قدس الٰہی ساتھ قرب منزلت کے اور کرامت کے فتدلی پس سجدہ کیا انہوں نے اور کہا کہ جو سعادت میں نے پائی برکت
قدمت ہی لیس وہاں پہنچے کہ تمام لوگوں نے نجانا کہ قدم گاہ آپکا کہاں ہی اور قدم نے نجانا کہ نفس کہاں ہی اور نفس نے نجانا کہ دل
کہاں ہی اور دل نے نجانا کہ روح کہاں ہی اور روح نے نجانا کہ سر کہاں ہی فرد تن سے نفس او نفس سے دل اور دل سے جان اور جان سے سر چھپایا
ہوا مکشوف جب اس جا کا سر کون طلب قدم میں آپکے تھا اور قدم طالب نفس میں اور نفس طالب دل میں اور دل طالب
جان میں اور جان طالب سر میں اور سر مقام وصل الحبیب الی الحبیب میں لطیفہ ثانیہ دنی اشارہ بمقام نفس حضرت ہی اور فتدلی اشارہ
بمقام قلب اور قاب قوسین اشارت بمقام روح او ادنی اشارت بمقام سر ہی اور ان چاروں مقام میں پہنچا ہوں مطلوب کو پہنچے
مثلا نفس مقام خدمت میں تھا اور دل مقام محبت میں روح مقام قربت میں سر مقام منتہا میں پس تھا قدر نفس بخدمت
دل بمحبت روح بقرب و سر بحضور یہ چاروں مقام میں چاروں اٹھاتے تھے حصہ یکجہ ذوق و سرور یہ لطیفہ ثالثہ شیخ ابو الحسن نوری
نے کہا کہ حقیقت اس معنے کی فہم و ادراک سے باہر ہی کہ دنی البعد البعید سے ہوتا ہی وہاں بعد کہاں اور تدلی مکان میں ہوتا
مکانکا وہاں کیا امکان اور مکان عبارت زمانے سے ہی اور زمانہ وہاں گم ہی اور قاب اشارت بمقدار ہی مقدار وہاں صرف
توہم ہی اور قوسین کنایت مثال سے ہی مثال وہاں معدوم ہی ادراک کا پتہ نہیں یہاں محروم ہی او ادنی مبالغہ دنو میں
کون دنی کون تدلی علوم سب علما کے تفسیر میں اس آیت کے عاجز ہیں اور معارف سب عرفا کے تقریر میں اس معنے کے قاصر نظم
وصف جمال میں تیرے قاصر زبان ہی یہ صحرائے عشق میں تیرے گمراہ جان ہی یہ درگاہ حق میں آپکا اللہ رے مرتبہ کیا قرب
کیا مقام ہی کیا عز و شان ہی یہ لطیفہ رابعہ قوسین کنایت حاجبین سے ہے اور او ادنی عبارت قرب سیاہی چشم ساتھ سفیدی
چشم کے یعنے قرب حضرت کا بحق سبحانہ ایسا ہوا جیسے قرب دو ابرو کا آپس میں بلکہ اس سے بھی نزدیک تر کہ عبارت سفیدی
چشم سے ہی سیاہی چشم لطیفہ خامسہ دنی ای ترک نفسہ فی السماء فتدلی ترک قلبہ فی سدرۃ المنتہی و ترک روحہ بقاب
قوسین فبقی سرہ وربہ قالت النفس این القلب وقال القلب این الروح وقال الروح این السر وقال السر این الحبیب
قال اللہ تعالے یا نفس لک النعمۃ والمغفرۃ ویا قلب لک العشق والمحبۃ ویا روح لک الکرامۃ والقربۃ ویا سر انا لک وانت
لی فذلک قولہ او ادنی لطیفہ سادسہ حکمت اسمیں کیا ہی کہ قوسین یہاں ذکر فرمایا یہ نہیں لکھا باوجود اسکی کہ کمانین بھی

ہی اور تیر مین استقامت اور راستی اسمین بہت جلتین اوپر نکتے ہین اول تو یہی ہی کہ قیمت قوس کی اعلے ہی قیمت سے سہم دوسرے
اگر سہمین سے کہتے تو تنبا در فہم حسبت دو تیر کا تو ہوتا کمان تثنیے جنانچہ عرف مین درمیان لوگون کے اگر کہتے ہین کہ مقدار دو تیر کے راہ
ہی تو مراد دو پرتاب تیر ہوتا ہی اور جو کہتے ہین مقدار دو کمان کے ہی تو غرض مقدار دو قد کمان کے ہوتا ہی تیسری قوس متحد اور سہام
متعدد ایک کمان کے ہزار تیر ہوتے ہین نہ بالعکس اسمین اشارت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثال بادشاہ کے ہین کہ
ہزارون غلام انکے ہین اور حکم انکا سب پر جاری ہی اور انکو کسیکی متابعت لازم نہین سبکو انہین کی اطاعت واجب ہے
پھر اگر کوئی کہے کہ یہہ اشارت ایک قوس مین متحقق تھی احتیاج تثنیہ کی کیا ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ تثنیہ اسواسطے لایا تا دلالت
کرے کہ حقتعالی کے لاکھون بندے ہین اور رسول اللہ صلعم کے ہزارون امتی کہ ان بندون کا سوا اللہ کے کوئی خدا نہین
اور اس امت کا سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پیغمبر نہین چوتھے تیر منفک ہوتا ہی اور کمان ملازم و ملازم اشرف من المنفک
پانچوین اگرچہ کمان کج ہی لیکن زہ اسکی راست ہی اسکی استقامت جبر نقصان کجی کمان کا کرتی ہی اشارۃ اسمین یہہ ہی کہ نفس بندے
کا اگرچہ معاصی مین کجی رکھتا ہی لیکن دل اسکا بتوحید مستقیم ہی امید ہی کہ کجی نفس کی ساتھہ استقامت دل کے مغفرت پہنچا
سے چھٹے مرد دانا کمان کی کجی پر نظر نہین رکھتا بلکہ نظر استقامت تیر پر رکھتا ہی کہ کمان سے چلتا ہی یہہ اشارۃ ہی کہ نظر الٰہی سبحانہ
اور کجی معاصی نفس پر نہین بلکہ استقامت کلمۂ شہادت پر ہی کہ منہہ سے نکلتا ہی الیه یصعد الکلم الطیب لطیفۂ سابعہ بعضون نے کہا ہی
کہ قاب قوسین مین اشارہ طرف دنیا اور نفس کے ہی اور جب تک تیر کمان کے ساتھہ ہی ہرگز مراد کو نہین پہنچتا جب قوس سے جدا ہوا
نشانہ پر لگا یہہ اشارت ہی کہ جب تک سر ساتھہ نفس کے یا دنیا کے ہی حق تعالی کو نہین پہنچتا جب نفس اور دنیا سے جدا ہوا الا اللہ لا
فرو چھوڑے جو خود ہی خدا کو پانے اس سر کو نہ سمجھے تا نہ سر جائے * اور یہہ اشارت ہی کہ جب تک تیر انداز کمان مین عمل نکرے
کمان اور تیر دونون فعل سے عاجز ہین اور مقصود حاصل نہین ایسے ہی تا توفیق الٰہی دستیاری نکرے نہ نفس سے خدمت ہوسکے
نہ قلب سے محبت فرد جاسے خدا تو ہاتھہ سبھی مدعا لگے * رامی نہو تو تیر نشانے پہ کیا لگے * لطیفۂ ثامنہ عرب مین مشہور ہی کہ
جب دو گروہ مین نزاع واقع ہوتا ہی اور چاہتے ہین کہ صلح ہو جاوے تو رئیس دونون گروہ کے زہ اپنی اپنی کمان کی اتار کر
اسکے زہ وہ اپنے کمان پر چڑھا لیتا ہی اسکی زہ یہہ اپنی کمان پر پھر کمانین گھر مین لیجا کر لٹکا دیتے ہین قتال موقوف ہو جاتا ہی امن
امان دونون فرقون مین پیدا ہو جاتا ہی پس گویا کہ حق تعالے فرماتا ہی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری کمان شفاعت کی ہی میری
کمان رحمت کی تو زہ میری رحمت کے اپنی کمان شفاعت پر باندھ مین زہ تیری شفاعت کی اپنی کمان رحمت پر باندھون اور دونون کو
ساق عرش پر لٹکا دون جب تک کہ عرش باقی ہی عقد محبت اور صلح کا ساتھہ تیری امت کے جانبین سے باقی رہے
لطیفۂ تاسعہ گویا کہ حق تعالی فرماتا ہی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تیر شفاعت کا میرے قوس رحمت پر چڑھا مین تیر رحمت کا
قوس شفاعت پر تیری چڑھاؤن پھر تو سہم عنایت کا درمیان لشکر کبایر امت کے لگا مین تیر کرامت کا درمیان معرکہ
صغایر امت تیری کے لگاؤن تا جنود کبایر انکا مدد شفاعت تیری سے بھاگے اور لشکر صغائر کا ہجوم رحمت میری سے
دفع ہو لطیفہ عجب رحمت عجب رافت عجب احسان مولے ہی عجب فضل و عنایت ہی عجب اکرام و اعطا ہی غرض ہر نوع سے مد لطف و رحمت
رسانی ہی * بہانا واسطے بخشش کے کرنا نام اسکا ہی * محققون نے تفسیر مین آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے لکھا ہی

کہ فرمایا

که فرمایا حق تعالےٰ نے بندے اپنے کو که محمد صلی الله علیه وسلم ہین جو کچھه فرمایا اظہار نہین کیا که کیا کہا اسواسطے که درمیان دوستون کے
اسرار پوشیده بہتر ہین لہذا فرمایا قاب قوسین او ادنیٰ یعنے مقدار دو کمان کی یا کمتر کیفیت اور کمیت اور تعین معیت کچھه ذکر
نہین کی مبہم چھوڑا اور احوال سدرة المنتہیٰ پر پہنچنا اور وہان کے عجائبات دیکھنے کا بھی پوشیده ہی رکھا اسقدر کہدیا
اذ یغشی السدرة ما یغشیٰ بیان ما یغشیٰ کچھه نفرمایا اور آیات بینات دکھانے مین بھی بطریق ابہام مرعی رکھکر فرمایا لقد رای
من آیات ربه الکبریٰ اور تکلم مین بھی فاوحیٰ الی عبده ما اوحیٰ اتناہی کہا پس علماے اہل احتیاط تعین مین ان کلمات
کے دخل نہین کرتے اور اس راز سربمہر کو مفتاح بیان سے نہین کھولتے مگر بعضون نے روایات صحیحه پاکر کچھه بیان کیا ہے اور
اسرار کا جو خلوت گاه خاص مین درمیان محبوب اور محب کے ہوئی نشان دیا ہے اسمین سے کئی قول یہان لکھتا ہون قول پہلے
اول مراد اس سے ایجاب صلوٰة خمسه اور فضائل ثواب اسکے ہین قول دوم مراد خواتیم سورهٔ بقره ہے قول سیوم حق تعالیٰ
فرمایا که ای محمد بعد نماز کے یہه دعا پڑھا کر اللهم انی اسئلک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین وان تغفرلی
وترحمنی وتتوب علی واذا اردت بقوم فتنة فتوفنی غیر مفتون قول چہارم الله تعالےٰ نے فرمایا یا محمد انا وانت وما سوی ذلک خلقتها
لاجلک مقصود مین اور تو سوا اسکے سب مخلوق واسطے تیرے ہے قول پنجم حضرت حق سبحانه نے آپ پر وحی کی که
بہشت حرام ہے سب انبیا پر جبتک که تو نجاوے اور حرام ہے سب امتون پر جبتک که تیری امت داخل نہو نظم گر تو نه قدم
رکھے جنان مین نه کیا دخل که کوئی جا سکے وہان نه کیساہی نبی ہو یا که مرسل نه ممکن نہین دخل پا سکے وہان نه قول
ششم حق تعالیٰ نے کہا ای محمد مال تیری امت کو بہت نہین دیا تا حساب قیامت مین اُنسے بہت نہو اور عمر انکی بڑی
نہین کی تا دل انکے محکم نہون اور مرگ مفاجات سے انکو ہلاک نہین کیا مین نے تا سب توبه کرین اور سب امتون کے
بعد انکو آخر زمانے مین پیدا کیا تا مکث انکا قبرون مین بہت نہو قول ہفتم وحی کی حق تعالیٰ نے که زندگانی کر جیسے چاہے که
آخر مرنا ہے دوستی کر جس سے چاہے که آخر اس سے جدا ہونا ہے عمل کر جو کچھه چاہے که جزا اسکی ملنی ہے اگر نیکی کریگا جزا نیکی کی
پاویگا اگر بدی کریگا سزا بدی کی دیکھیگا سب خلق سے نا امید ہو که بدی سے تجھے نہین ہمنشین میرا ہو کہ تیری ہی طرف بازگشت ہے
دل اپنا دنیا سے متعلق نه رکھه که تجھے واسطے اسکے نہین پیدا کیا قول ہشتم حق تعالیٰ نے فرمایا که تیری امت کے
گناہون پر نظر کی مین نے تو سوا عفو کے کچھه چاره نه دیکھا فرد بیچارون سے ہم سے جو گناه دیکھے خدا نے جز عفو
کچھه اور نه چاره نظر آیا قول نہم الله تعالےٰ نے فرمایا ای محمد میرے واسطے کیا تحفه لایا حضرت نے عرض کیا دو قبضے ایک مین
تقصیرات طاعات امت دوسرے قبضے مین جفا و معصیت امت فرمایا تقصیر طاعت امت بخشی مین نے رحمت سے اور جفا و معصیت
امت کی معاف کی تیری شفاعت سے فرد روز حساب مین مجھے کیا ڈر حساب کا نه فدوی ہو نہین جناب رسالت
مآب کا نه قول دہم حضرت صلے الله علیه وسلم نے فرمایا که مین نے الله تعالےٰ سے عرض کیا که حساب امت کا
دن قیامت کے میرے سپرد ہو ارشاد ہوا ای محمد غرض تیری کیا ہے عرض کیا مین نے الہی امت میری فضیحت نہو فرمایا که
ای محمد مین حساب انکا ایسا کرونگا که تو بھی قبائح اعمال سے انکے مطلع نہوگا جب مین گناه انکے تجھے که پیغمبر شفیق ہے
چھپاؤنگا تو اونپر کس طرح ظاہر کرونگا ای محمد تو اگر انپر شفقت رسالت رکھتا ہے تو مین رحمت ربوبیت تو اگر پیغمبر اور رہنما انکا

تومین معبود اور خدا ہو آج بہ نگاہ الطاف انکو دیکھتا ہی میری نظر عنایت ازل سے انکے حال پر ہی نظم تجھہ سا غافر نہ ہی
نہوگا نہوا ہے مجھہ سا فاجر نہ ہی نہوگا نہوا ہے رافت کی گناہ بخشش اور عیب چھپا ہے تجھہ سا ساتر نہ ہی نہوگا نہوا ہے قول بازدہم حضرت
فاطمہؓ نے کہا کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ان سے پھر پوچھا آپ نے فرمایا کہ حق تعالے نے میری امت کی کئی شکایتین کی ہین
اول یہہ کہ مین ضامن رزق کا ہون اور یہہ اعتماد نہین کرتے طلب رزق مین سرگردان ہین فرد رافتا ہر دم تو غم کھانا
ناحق کھاتے ہی ہے رزق کا ضامن ہی حق پھر کس لئے گھبرائے ہی ہے دوسری بہشت تیرے اور تیری امت کے واسطے ہی اور امت
تیری اسطرف رغبت نہین کرتی یعنے اعمال نیک مین تقصیر کرتی ہی ہے فرد اے دل دیوانہ گلگشت چمن کر گل کو دیکھ ہے
دشت کے خارون مین کیون دامن عبث الجھائے ہی ہے تیسرے دوزخ کو واسطے تیرے اعدا کے پیدا کیا ہی امت تیری سعی
کرتی ہی دہانکے جانے کی یعنے میری نافرمانیان کرتی ہی فرد دشمنون کے واسطے جو گھر بنا اسکی طرف ہے دوستو ہی ہیدل
نافہم دوڑا جائے ہی ہے چوتھے خلوت مین گناہ کرتے ہین مجھہ سے شرم نہین کرتے اور لوگونمین عصیان سے بچتے ہین ملامت سے
انکے اندیشہ کرتے ہین فرد خلوت وجلوت مین یکسان بیج گنہ سے رافتا ہے خلق کا ننگ اسکو کیا خالق سے جو شرمائے ہی ہے
پانچوین مین اسلیئے آج کل کا عمل نہین طلب کرتا اور یہہ کل کا رزق بلکہ ہفتے کا بلکہ مہینے کا بلکہ برسونکا مانگتے ہین فرد آج
وہ کل کا عمل تجھسے طلب کرتا نہین ہے رزق فردا کے لئے کیون ہاتھہ تو پھیلا ہی ہے چھٹے مین روزی انکی کسیکو نہین دیتا
یہہ طاعت میری غیر کو دیتے ہین کہ ریا کے واسطے کرتے ہین فرد تیری روزی اور کو دے یہہ عادت ہی نہین ہے پھر عبادت
مین شریک حق تو کیون ٹھہراے ہی ہے ساتوین عزیز کرنیوالا مین ہون اور یہہ اور سے عزت چاہتے ہین فرد عزت اس سے چاہ ابدل
وہ ہی عزت بخش ہی ہے ہاتھہ سے اسکے ہر ایک عالم نے عزت پائی ہی ہے آٹھوین نعمت مین دیتا ہون شکر اور کا کرتے ہین فرد
نعمتین جسنے عنایت کین اسیکا شکر کر ہے غیر کی توصیف مین کیون بھاٹ سا چلا ہی ہے نوین یہہ نافرمانی میری کرتے ہین مین
شکایت انکی فرشتونسے نہین کرتا اور تھوڑی سی بلا بھی جو انپر لاتا ہون تو وہ فرشکایت کے لوگونمین کھولتے ہین فرد جرم کا
تیرے تو وہ رافت گلہ کرتا نہین ہے تو بلا پر اسکے کیون لب پر شکایت لاتا ہی مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى نہین جھوٹھہ بولا دل
محمد کا محمد کے دلسے جو کچھہ دیکھا صریح بقول اول جبرئیل امین اور بقول ثانی رب جلیل جل شانہ اکثر صحابہ اسی پر ہین کہ حضرت نے
شب معراج مین اللہ کو دیکھا اور معالم مین ہی کہ نزدیک ایک جماعت کے یہہ ہی کہ حقتعالے نے بصر پیغمبر کی دل مین رکھہ دیا اور
دیدۂ دل سے آپ نے مشاہدہ کیا منقول ہی کہ جب آپنے قدم بساط انبساط قدم پر دہرا ان خدمت مین دل مقام قربت مین
جان مشاہدے مین سر مواصلت مین ہوا دیدۂ حسن اور سمع ظاہر بیکار رہے عالم عنایت سے کلام غیبی سنا سلام ملک علام جل ذکرہ
بیواسطہ سمع مین پہنچا علم عین ہو مسافت اور مقابلہ درمیان سے اٹھا نور ربوبیت نے خرق حجب کیا وجود آپکا سراپا آئینہ بنا دل آئینے
مین مشاہدۂ جمال بے زوال کیا نظم دیکھا وہ جو عقل مین نہ آوے ہے نے وہم ونہ درک مین سماوے ہے جو گفت وشنید سے ہی باہر
نظارہ و دید سے ہی باہر ہے افہام سے خلق کے ورا ہی ہے اوہام سے عقل کے سوا ہی ہے دور اس سے کسی مین جو در آوے ہے پاس اسکے
جو دور اسکو پاوے ہے انظار کے مس سے پاک از لمس ہے دیدار سے چشم کے مقدس ہے دیکھا آپ نے بدیدہ ہے
فی الفور ہوئے خود رمیدہ ہے بیخود ہو بخود نگاہ جو کی ہے جو بات تھی وہان یہان بھی وہ تھی ہے یہہ آئینہ تھے وہ جلوہ گر تھا یہہ شکل صدف

فی ۵۲

وہ گھر تمہارے سے نہ صدف نہ آئینہ تھے نہ کیا جانئے بن گئے یہہ کیا تھے نہ کچھ تھی بھی کہ کچھ نہین رہی تھی نہ معلوم نہین
کہ کیا ہوئی تھی نہ رافت یہہ ہی راز ہے سمجھ دور نہ ادراک سے پاک ہے سمجھ دور نہ یہان کا فہم ہی گفتگو کا نہ بولا جو زیادہ یہان
سوچو کا نہ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی کیا پس جھگڑتے ہو تم محمد سے اوپر اس چیز کے کہ دیکھا ہی شب معراج مین
اور جھگڑنا یہہ تھا کہ صفت بیت المقدس کی اور احوال قافلے کا پوچھتے تھے وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی اور البتہ تحقیق دیکھا ہے
اُسنے جبرئیل علیہ السلام کو صورت اصلی پر ایکبار اور دوسرے بار عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی نزدیک درخت سدرۃ المنتہی کے
وہ درخت ہی کہ علم خلائق کا ساتھ اُسکے منتہی ہوتا ہی اور اعمال اُنکے بھی وہین تک جاتے ہین آگے گذر نہین جاتے یہہ معنی ہین کہ
کہ دیکھا اللہ تعالے کو دوسری بار جب نزدیک سدرۃ المنتہی کے پہنچے اور قول ابن عباس مؤید اسیکا ہی کہ فرمایا پیغمبر
خدا نے دیدۂ دل سے دیکھا اللہ کو دو بار شب معراج مین اور معالم مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج
مین عروجات بجہت تخفیف صلوٰۃ واقع ہوئی شاید کہ رویت ثانیہ بعضے عروجات مین ہوئی ہو عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی
نزدیک سدرہ کے ہی بہشت کہ آرامگاہ متقیان ہی یا ارواح شہیدان اور حضرت نے دیکھا جبرئیل کو یا اللہ تعالے
کو اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی جس وقت کہ ڈھانکتا تھا سدرہ کو اوپر چیز نے کہ ڈھانکتا تھا وہ فرشتے تھے کہ وہان جمع
ہوتے پر مثل ملخ زرین بیٹھے تھے اور بانند شمع روشن تھے اور اتنے تھے کہ علم اُنکا سوا اللہ کے کسیکو نہین یا پوشیدہ
نور الٰہی تھا تجلیات گونگون سے عرش کو چھپا لیا تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ میل کیا چشم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چپ سے راست نہ دیکھا
وَمَا طَغٰی اور نہ زیادہ بڑھ گئی حد سے کہ واسطے انتظار کے مقرر تھے اسی بیت شعر ہین علو ہمت اور حسن ادب آپکا بیان فرمایا
کہ شب معراج مین کسی ذرہ پر ذرات کائنات سے التفات نہ فرمایا اور سوا مشاہدہ جمال بے زوال حضرت ذو الجلال کے
دیدۂ دل سے کسیکا نظارہ نکیا قطعہ آنکھون مین لگاکے کحل مازاغ نہ پھر دیکھا نہ زاغ اور نہ باغ نہ کھول نہ کسی کی جانب
ڈالی نہ نظر کسیکی جانب نہ جز دوست حبیب کچھ نہ دیکھا نہ عالم کا عجیب کچھ نہ دیکھا نہ دیکھا وہ جو دیدہ سے دراہی کیا کیا طلسم
ماجرا ہی نہ رافت یہہ مقام بے بیان ہی نہ تقریر کی قطع یہان زبان ہی لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی البتہ تحقیق دیکھا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے شب معراج مین نشانیون پروردگار اپنے کی سے بڑی کو چنانچہ حضرت جبرئیل کو دیکھا چھ سو لاکھ فرشتون کے
اور سدرۃ المنتہی اور عرش اور کرسی کو اور سوا اسکے عجائبات ملکی اور ملکوتی کو اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ
الْاُخْرٰی کیا پس دیکھا تو نے لات اور عزی کو اور منات تیسرے پچھلے کو کرسکتے ہین یہہ کچھ اللہ تعالے نے کہا لات تھا
بنی ثقیف کا طائف مین یا قریش کا نخلے مین اور عزی درخت تھا کہ بنی غطفان اسکو پوجتے تھے اور منات پتھر تھا کہ ہذیل
اور بنی خزاعہ اسکا طواف کرتے تھے بابت تھا جی کعبے پرستش کا اور اعتقاد رکھتے تھے کفار مکہ کے نزدیک ایک حق کے
اور فرشتون کو بیٹیان اللہ کی جانتے تھے حق تعالی نے فرمایا اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی کیا واسطے تمہارے ہین مرد
اور واسطے خدا کے عورتین تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰی یہہ قسمت جس وقت کہ ایسی ہو بانٹنا بہت بری کہ جس چیز سے
آپ تم ننگ و عار رکھتے ہو اُسکی نسبت اپنے خالق کی طرف کرتے ہو اِنْ هِیَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّیْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُکُمْ
نہین ہین یہہ بت باعتبار الوہیت کے مگر کئی نام کہ مقرر کیا ہی انکو تمنے اور باپون تمہارے نے اپنی طرف سے مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ

نہین اتاری خدا نے ساتھہ عبادت اُنکے کے کچھہ دلیل کہ جس کے راہ سے یہہ حجت پکڑین اِنۡ یَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ نہین پیروی
کرتے مشرک بتون کی پرستش مگر شک اور گمان کو یعنے انکو یہہ وہم ہی کہ عمل انکا حق ہی وَمَا تَهۡوَى الۡاَنۡفُسُ اور نہین متابعت
کرتے مگر اُس چیز کی کہ چاہتے ہین جی اُنکے یعنے اپنی طبع کے تابع ہین شیطان نے جو اُنکے دل مین ڈال دیا ہی وہ کرتے
ہین وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمُ الۡهُدٰىؕ اور البتہ تحقیق آیا ہی اُنکے پاس پروردگار اُنکے سے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت
ہین اَمۡ لِلۡاِنۡسَانِ مَا تَمَنّٰى کیا ملتی ہی واسطے آدمی کافر کے جو آرزو کرے بتون کے شفاعت کی یا کہے کہ نبوت فلانے کو
اور فلانے کو کیون نہ دی فَلِلّٰهِ الۡاٰخِرَةُ وَالۡاُوۡلٰى پس واسطے اللہ کے ہی گھر پچھلا کہ ملک آخرت کا ہی اور گھر پہلا کہ مملکت دنیا ہے
جسکو چاہے دے کوئی اُسکو منع نہین کرسکتا وَكَمۡ مِّنۡ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ اور بہت فرشتے ہین بیچ آسمانون کے کہ کافر امید وار
ہین اُنکی شفاعت کے لَا تُغۡنِىۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡــًٔا نہین کفایت کرتی سفارش اُنکی کچھہ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ يَّاۡذَنَ اللّٰهُ مگر پیچھے اسکے
کہ حکم دیوے خدا بیچ شفاعت کے لِمَنۡ يَّشَآءُ واسطے جس شخص کے کہ چاہے فرشتے کو حکم فرماوے تو وہ شفاعت کرے اور آدمی
کو اشارہ کرے تو وہ شفیع ہو وَيَرۡضٰى اور پسند کرے اللہ اُسکو واسطے شفیع ہونے کے اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ
لَيُسَمُّوۡنَ الۡمَلٰٓئِكَةَ تَسۡمِيَةَ الۡاُنۡثٰى تحقیق ڈ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کے البتہ نام رکھتے ہین فرشتون کا نام رکھنا
عورتون کا یعنے کہتے ہین بنات اللہ وَمَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اور نہین انکو ساتھہ اسکے کہ فرشتون کو عورتین کہتے ہین کچھہ علم
اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ نہین پیروی کرتے اس قول مین مگر گمان کی وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغۡنِىۡ مِنَ الۡحَـقِّ شَيۡــًٔا اور تحقیق گمان
نہین کفایت کرتا سخن حق سے کچھہ چیز کو یعنے حق بات سوا علم کے پاتا دشوار ہی اور گمان معرفت حقائق مین بے اعتبار ہے
فَاَعۡرِضۡ عَنۡ مَّنۡ تَوَلّٰى ۙ عَنۡ ذِكۡرِنَا پس موہنہ پھیرلے اُس شخص سے کہ موہنہ پھیرلیا اُسنے ذکر ہمارے سے کہ قرآن ہے
وَلَمۡ يُرِدۡ اِلَّا الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا اور نہ چاہا ساتھہ عمل اپنے کے مگر زندگانی دنیا کو ذٰلِكَ مَبۡلَغُهُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ یہہ دوستی دنیا کی ہی
اور اختیار کرنا دنیا کا رسائی اُنکی علم سے اور اسکے تجاوز نہین کرسکتے بلکہ ہمت یہی رکھتے ہین کہ جمع کرتے جائین دنیا کو
بعضے علما حکم اعراض کو ساتھہ آیت قتال کے منسوخ کہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ تحقیق پروردگار تیرا
وہ ہی خوب جانتا ہی اُس شخص کو کہ گمراہ ہو گیا راہ اوسکی سے کہ دین اسلام ہی وَهُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اهۡتَدٰى اور وہی خوب
جانتا ہی اُس شخص کو کہ جسنے راہ پائی ساتھہ حق کے اور ہر ایک کو اُسکے لائق جزا دیگا وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ
اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی موجودات علویہ سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی مخلوقات سفلیہ سے اور
وہ مالک سب کا ہی اور قادر جزا پر پس قیامت لاویگا لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اَسَآءُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا تو کہ بدلا دیوے اُن لوگونکو کہ بُرا کرتے
ہین یعنے کافر ہوے ہین ساتھہ عقوبت اُس چیز کے کہ کیا ہی اُنھون نے بیچ آتش دوزخ کے وَيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا بِالۡحُسۡنٰى اور
جزا دیوے اُن لوگون کو کہ نیکی کرتے ہین اور ساتھہ توحید کے قائل ہین ساتھہ بدلے نیک کے کہ بہشت ہی اَلَّذِيۡنَ
يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وہ لوگ کہ بچتے ہین بڑے گناہون سے جن کے حق مین وعید وارد ہی یا حد مقرر ہی شرع مین
وَالۡفَوَاحِشَ اور بیحیائیون سے جیسے زنا کہ اکبر فواحش ہی اِلَّا اللَّمَمَ مگر نزدیک ہو جاتے ہین اُن گناہون کے
اور بچ جاتے ہین یا خطرہ گذرتا ہی اور ظہور مین نہین آتا وہ معاف ہی اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الۡمَغۡفِرَةِ تحقیق پروردگار

تیرا کشادہ بخشش والا ہی کہ اوسکی مغفرت سب گناہونکو پہنچتی ہی فرد تیرہ آفاق ہوا ہے وسیلہ ہی تیرہ ہر ایک رحمت تری
صد چند گنہ سے ہی تیری هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وہ خوب جانتا ہی احوال تمہارا تمکو جسوقت کہ پیدا کیا تمکو
یعنے باپ تمہارے کو خاک سے سمجھ لیا تھا احوال اقوال تمہارے دن کو وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ اور جسوقت کہ تم بچے تھے
بیچ پیٹون ماؤن اپنے کے عالم تھا کیفیت امور تمہارے کا فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ پس مت پاک کہو جانون اپنے کو یا مت تعریف
کرو نفسون اپنے کی ساتھ بیگناہی کے سمجھ لیجئے کہ یہود کا جو لڑکا مرتا تھا وہ کہتے تھے صدیق ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے سنکر فرمایا کہ یہود جھوٹے ہین کوئی بچہ شکم مادر مین نہین ہی مگر یہہ کہ سعید ہی یا شقی اور یہہ آیت نازل ہوئی
کہ اللہ دانا تر ہی تمہارے احوال کا ابتدا سے خلقت مین اور اسوقت کہ تم بچے ماں کے پیٹ مین ہوتے ہو پس اپنی
تعریف مت کرو اور ایک قول یہہ ہی کہ بعضے لوگ کہتے تھے کہ نماز اور روزہ اور حج ہمارا ہی فرمایا کہ اپنی تعریف نکرو
هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ وہی خوب جانتا ہی اس شخص کو کہ پرہیزگاری کرتا ہی اور اخلاص عمل مین رکھتا ہی لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تھا اور آپ کی باتین سنا کرتا تھا مشرک اسکو طعن کرنے لگے کہ دین آبا کا اسنے
چھوڑ دیا اور گمراہ ہو گیا اسنے جواب دیا کہ مین کیا کرون عذاب الٰہی سے ڈرتا ہون ایک کافر نے کہا کہ اتنا مال تو مجھکو دے
جو عذاب خدا تجھپر آویگا تو مین اٹھا لونگا ولید نے شرط کر کر کچھ مال دیا اور باقی جو کچھ رہا اسکے دینے مین بخل کیا یہہ آیت
نازل ہوئی أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ کیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پیری حق کے سے پھر گیا وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ اور دیا تھوڑا
سا مال رشوت مین کہ عذاب اس سے دور رہو اور بند کر دیا باقی کو پس بخل اور بخل کو جمع کیا أَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ کیا نزد
اوسکے ہی علم غیب کا پس وہ دیکھتا ہی یعنے جانتا ہی کہ مال لیکر عذاب اٹھا لیگا أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ کیا نہین خبر دیا
گیا ساتھ اس چیز کے کہ بیچ صحیفون موسیٰ کے ہی یعنے توریت مین وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ اور بیچ صحیفون ابراہیم کے جن نے قول اپنا
پورا کیا اور نفس اور روح اور مال اور ولد اپنا راہ خدا مین دیا یا فطرت اسلام کو پورا کیا جو دس چیزین ہین سنت ابراہیم کی ہی
اور معنے آیت کی یہہ ہین کہ ولید خبر نہین رکھتا اس سے جو صحف موسیٰ اور ابراہیم مین ہی اور وہ کیا بات ہی کہ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ
أُخْرَىٰ یہہ کہ نہین اٹھاتا کوئی جی اٹھانے والا بوجھ گناہون جی دوسرے کا پس وہ کیونکر اپنا بوجھ دوسرے کے حوالے کرتا ہی
وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ اور یہہ کہ نہین واسطے آدمی کے مگر ثواب اس چیز کا کہ سعی کی حاصل یہہ ہی کہ جیسے عذاب ایک کا
دوسرا نہین اٹھا سکتا ایسا ہی ثواب بھی ایک کا دوسرے کو نہین ملتا تبیان مین ہی کہ یہہ آیت منسوخ ہی سورہ طور کی آیت سے کہ اون
مذکور ہی کہ اولاد کو سبب صلاحیت آبا کے رفعت درجہ کرامت فرماوینگے وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ اور یہہ کہ سعی اوسکی یعنے
وہ عمل جسمین سعی کی ہی البتہ دیکھا جاویگا میزان عدالت مین دن قیامت کے ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ پھر بدلا دیا جاویگا اوسکو
بدلا پورا اگر عمل نیک ہی تو جزائے نیک اور اگر عمل بد ہی تو سزائے بد وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ اور یہہ کہ طرف پروردگار تیرے کی ہی
نہایت سب خلائق کی اور رجوع سب کی وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ اور تحقیق وہی ہنساتا ہی اور رولاتا ہی یعنے شاد اور غمگین
کرتا ہی یا ہنساتا ہی اہل بہشت کو بہشت مین اور رولاتا ہی اہل دوزخ کو دوزخ مین یا زمین کو پھولون سے خندان اور
ابر کو باران سے گریان کرتا ہی یا ہنساتا ہی بوعدہ اور رولاتا ہی بوعید یا ہنساتا ہی اطاعت اور رولاتا ہی معصیت وَأَنَّهُ

هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيٰى اور تحقیق وہی مارتا ہی اور جلاتا ہی یعنے قدرت رکھتا ہی مارنے اور جلانے پر مارتا ہی وقت اجل کے دنیا مین اور
جلاتا ہی قبر مین یا وہی ہی مہیا کرنیوالا اسباب موت اور حیات کے اور بعضون نے کہا ہی کہ مردہ کرتا ہی کافر کو ساتھہ نہ پہچاننے کے
اور زندہ کرتا ہی مومن کو ساتھہ پہچاننے کے یا مارنا جلانا ساتھہ جہل اور علم کے ہی یا ساتھہ بخل اور جود کے یا عدل اور فضل
کے اور محققون نے کہا ہی کہ مارتا ہی ساتھہ استتار کے اور جلاتا ہی ساتھہ تجلیات کے امام قشیری نے کہا کہ مارتا ہی نفوس
زاہدان کو باثار مجاہدہ اور زندہ کرتا ہی قلوب عارفان کو بانوار مشاہدہ یا جس کسیکو کہ بمرتبہ فنا فی اللہ پہنچاتا ہی جام بادہ لقا باللہ
اُسکو پلاتا ہی نظم جسکو کرتا فنا سے ہی آگاہ ہے دیتا ہی ساغر لقا باللہ ہے کشتگان فراق کو وہ حیات ہے وصل سے دیکے پھر نہ آئے
ممات وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى اور صحف ابراہیم اور موسیٰ مین یہہ ہی کہ تحقیق اللہ نے پیدا کئی ہین دو قسمین نر
اور مادہ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ایک بوند منی سے جسوقت کہ ڈالی جاتی ہی رحم مین آدم اور حوا اور عیسیٰ اس سے مستثنٰی
ہین وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى اور تحقیق اوپر خدا کے ہی پیدایش پچھلی کہ بعث ہی قیامت مین وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى
اور تحقیق اُسنے دولت مند کیا اور خزانے والا کیا یا غنی کیا بقناعت اور راضی کیا ساتھہ اُسکے وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى
اور تحقیق وہی ہی پروردگار شعری کا شعری نام ستارے کا ہی بعضے لوگ اُسکی پرستش کرتے تھے چنانچہ ابو کبشہ
کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین سے تھا قریش بتون کو پوجتے تھے وہ مخالفت کرتا تھا قریش کی اور شعری کو پوجتا
تھا اسیواسطے حضرت کو قریش ابن ابی کبشہ کہتے تھے کہ آپ بھی مخالف قریش کے تھے اور شعری دو ستارے
ہین ایک کا نام عمیصا ہی وہ شامیہ ہی ایک کا نام عبور ہی وہ یمانیہ ہی واللہ اعلم وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا ِۨ الْاُوْلٰى اور تحقیق اُسنے
ہلاک کیا قوم عاد پہلی کو کہ امت ہود علیہ السلام کی تھی اور اُسی قوم مین سے بنو لقیم تھے جب عادی ہلاک ہوئے تو وہ
مکے مین تھے بعد اُسکے اُنہون نے ظہور کیا اُنہین عاد پچھلے کہتے ہین وَثَمُوْدَا۟ فَمَآ اَبْقٰى اور ہلاک کیا قوم ثمود کو پس باقی نچھوڑا
اُنہین سے کسیکو وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى اور ہلاک کیا قوم نوح کو پہلے عاد و ثمود سے تحقیق وہی تھے
وہ بہت ظالم اور بہت سرکش کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام کو انھون نے بہت ایذا دی اور نوسو پچاس برس مین
تھوڑے سے اُنپر ایمان لائے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى اور اُلٹائے گئے بستیون کو دے پٹکا یعنے شہرستان قوم
لوط کو بعد اُسکے کہ جبرئیل نے اُٹھایا تھا دے مارا فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى پس ڈھانکا اُس شہر کو اُس چیز نے کہ ڈھانکا
یعنے مینہہ پتھرون نشاندار کا اُسپر برسا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى پس بیچ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے
جھگڑتا ہی اور شک لاتا ہی مخاطب ولید بن مغیرہ ہی یا ہر ایک هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى یہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
ایک ڈرانے والا ہی ڈرانیوالون پہلون سے جو پیغمبر گذرے ہین جو وہ کہتے تھے وہ یہہ کہتا ہی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ
نزدیک آئی قیامت نزدیک آنیوالی لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ نہین واسطے وقت پہنچنے اُسکے کے سوا اللہ
کے کھولنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ کیا پس اس بات سے کہ قرآن ہی تعجب کرتے ہو تم وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ اور ہنستے ہو تم
کھلی سے اور نہین روتے تم ڈر سے وعید کے جو اسمین ہی وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ اور تم غفلت مین ہو یا بازی کرنیوالے ہو یا گانے
والے ہو کافر قرأت قرآن کے وقت گانے لگتے تھے تو کہ لوگون کو سننے سے باز رکھین فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا

سجدہ ع

پس سجدہ کرو واسطے اللہ کے اور عبادت کرو اسکی اور نہ چھوڑو تم انہوں کی یہہ بارھوان سجدہ ہی قرآن کے سجدون
مین سے معالم مین لکھا ہی کہ سجدون کی سورتون مین پہلے یہی سورت نازل ہوئی ہی جب یہہ سورت نازل ہوئی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ہی اور مومن اور مشرک جن اور انس سب نے سجدہ کیا فتوحات مکیہ مین اسکو سجدہ عبادت
لکھا ہی سورۂ نجم مکی ہی باسٹھ آیتین ہین کلمات اسکے تین سو چوالیس اور ایک ہزار چار سو بائیس حرف ہین فواصل اسکی
مرہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ نجم کے یہہ ہی کہ ابتدا اسکی بذکر نجم تھی آغاز اسکا بذکر قمر ہوا

سُورَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خَمْسٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً

لکھا ہی کہ کفار قریش حج کے دنون مین آدھی رات کو جمع ہو کر حضرت سے معجزہ طلب کرنے لگے حضرت نے چاند کو دیکھا وہ دو
ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا مشرق کو گیا ایک مغرب کو جب سب نے دیکھ لیا تو مل گیا حق تعالی نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ
وَانْشَقَّ الْقَمَرُ نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند قریب قیامت کی نشانیون مین سے ایک پھٹ جانا چاند کا بھی ہی
اور یہہ پہلی کتابون مین بھی مذکور ہی معالم مین ہی کہ دوبار شق قمر مکے مین واقع ہوا اور یہہ سورۃ نازل ہوئی امام
زاہد نے لکھا ہی کہ ابوجہل نااہل اور ایک یہودی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ابوجہل نے کہا کہ کچھ معجزہ دکھا
آپ نے فرمایا کیا چاہتا ہی ابوجہل نااہل ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ کچھ ایسی چیز چاہون جسکا کرنا دشوار ہو یہودی نے کہا اگر ابو
یہہ ساحر ہی تو اس سے کہہ کہ چاند کو دو ٹکڑے کر دے کیونکہ سحر زمین پر چلتا ہی آسمان پر ساحر کا تصرف نہین ابوجہل نے
آنحضرت کو کہا کہ چاند کو شگافتہ کرو آپ نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا آدھا وہین رہا آدھا اور طرف
گیا پھر آپسے کہا کہ دو ٹکڑون کو ملا دو آپ نے پھر اشارہ کرکے ملا دیا فرو ہلال قدرت حق اسکی انگشت شہادت ہی جسے ا
منتظر شق القمر جسکے دو نیمہ کا یہہ یہودی یہہ معجزہ دیکھکر ایمان لایا اور ابوجہل نااہل کہنے لگا کہ یہہ سحر سے چشم بندی کر دی ہی اگر معجزہ
ہوگا تو اطراف سے لوگ آنے والے خبر دینگے جب لوگون نے دور دور سے آکر کہا کہ فلانی شب قمر دو نیم ہوا تھا تو پھر
کہنے لگا کہ جادو انکا نہایت قوی ہی چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر دیکھین کافر
کوئی نشانی قدرت ہماری کی معجزے مین پیغمبر کے جو انکے کہنے کے موافق ہو منہہ پھیر لیوین اور ایمان نہ لاوین اور
کہتے ہین یہہ جادو ہی چلا آتا ہمیشہ کا وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ اور جھٹلایا انہون نے پیغمبر کو اور پیروی کی
خواہشون اپنے کی اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہی اپنے وقت پر لیعنے سعادت مومنونکی مقرر ہو لی ہی انکو پہنچیگی اور کافرون
کو عذاب بھی ایک وقت آویگا وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ اور البتہ تحقیق آئی ہی کے والون کے پاس قرآن
مین خبر دینے پہلے لوگون کے یا ان کی آخرت کے وہ چیز کہ بیچ اسکے ڈانٹنا ہی برائیون سے حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ
وہ حکمت تمام ہی پہنچنے والی حد کمال کو نہین ہین نفع کرتی انکو ڈرانے والی لیعنے پیغمبر اور نصیحتین قرآن کی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ لیس تو
منہہ پھیر لے انسے جب تک کہ حکم انکے مارنے کا آوے اور منتظر رہ انکے سزا پہنچنے کے لیے يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ
اسدن کہ پکاریگا ایک پکارنے والا لیعنے اسرافیل انکو طرف صعب ترین اور زشت ترین چیزون کے لیعنے سوال قیامت
خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ نیچے ہونگی نظرین انکی ہول سے نکلینگے قبرون میں سے گویا کہ وہ

ٹڈیان ہین پراگندہ اور پریشان اور بکھرینگے ہر طرف حیران اور سرگردان مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ دوڑتے ہونگے طرف پکارنیوالے
کے یعنے صور سے بلانیکا آواز سنینگے اور ادھر دوڑینگے يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ کہینگے کافر یہہ دن ہی سخت ہی كَذَّبَتْ
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ جھٹلایا تھا پہلے قوم تیری سے قوم نوح کی نے پس جھٹلایا انھون نے بندے
ہمارے نوح کو اور کہا انھون نے وہ دیوانہ ہی اور جھڑکا سمجھیے کہ حضرت نوحؑ جب اپنی قوم کو کہتے تھے ایمان لاؤ تو وہ آپ کو
ایذا دیتے تھے اور پتھر مارتے تھے یہان تک کہ آپ بیہوش ہو جاتے تھے اور ایمان کی طرف ملانے سے ٹھہر رہتے تھے
فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ پس پکارا نوحؑ نے پروردگار اپنے کو کہ تحقیق مین مغلوب قوم اپنے کا ہون اور بدلا
نہین لے سکتا پس تو بدلا لے میرا اُنسے فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ پس کھول دئیے ہمنے واسطے
عذاب اُنکے کے دروازے آسمان کے ساتھ پانی برسنے والے کے کہ چالیس دن رات برسا ایسی جھڑی لگی کہ چالیسون
دن تھمی وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ اور پھاڑ دیا ہمنے زمین کو چشمے لوکہ انمین سے بھی پانی بہہ نکلے پس
مل گیا پانی آسمانکا اور زمین کا اوپر کام کے کہ مقدر کیا گیا تھا اُنپر یعنے ہلاک ہونا طوفان سے وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ
وَدُسُرٍ اور چڑھا لیا ہمنے نوح علیہ السلام کو اور جو اُنپر ایمان لائے تھے اُنکو اوپر کشتی تختون اور میخون والی کے تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا
جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ چلتی تھی وہ کشتی آگے آنکھون ہماری کے بدلا لینے کو واسطے اُس شخص کے کہ کفر کیا تھا اوپر نعمت وجود نوح علیہ السلام
کے وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق چھوڑ دیا ہمنے اس قصے کو نشانی لوگونمین پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنے والا
کہ اُس سے نصیحت پکڑے فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ پس کیونکر ہوا عذاب میرا دنیامین کہ سب کو طوفان مین ڈبو دیا اور ڈرانا
میرا قوم کو زبانی نوح علیہ السلام کے سے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن واسطے
نصیحت کے یا واسطے یاد کرنے کے احوال پہلی اُمتونکا پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنے والا کہ اُس سے نصیحت قبول کرے
كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ جھٹلایا گروہ عاد نے ہود علیہ السلام کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا اُنکو ساتھ باد صرصر
کے اور ڈرانا میرا اُنکو وعید قیامت سے اُنکے پیغمبر کی زبانی إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ تحقیق
بھیجی ہمنے اوپر اُنکے باد تیز بیچ دن نحس کے کہ ہمیشہ چلی جاویگی نحوست اُسکی اور وہ دن چہارشنبہ آخری تھا مہینے کا
تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ اُکھیڑتی تھی وہ باد لوگون کو جگہ سے اُنکی گویا کہ وہ لوگ تنے درخت خرمے کے تھے
جڑ سے اکھیڑے زمین پر پڑے ہوئے یہہ بھی عذاب دنیا کا تھا فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ پس کسطرح ہوگا عذاب میرا اُنکو
آخرت مین اور وعید کہ اُنکو جسسے ڈرایا ہی مین نے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا
ہمنے قرآن کو کہ عربی زبان مین اُتارا واسطے نصیحت کے پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنیوالا كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ جھٹلایا قوم
ثمود نے صالح علیہ السلام کو ساتھ ڈرانے کے فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ پس کہا کیا آدمی کی
جنس ہمارے مین سے اکیلے کی کہ لشکر یا تابعدار اور خزانہ نہین رکھتا پیروی کرینگے ہم اُسکی کہ اسکو کچھ ہمپر فضیلت نہین تحقیق ہم
اُسوقت کہ اُسکی متابعت کرینگے البتہ بیچ گمراہی کے ہونگے اور دیوانگی کے أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ
کیا ڈالا گیا ذکر یعنے وحی اوپر اُسکے درمیان ہمارے مین سے یعنے قوم عاد مین سے اُسکو وحی نازل ہونے مین خاص

ع

کیا ایسا نہیں بلکہ وہ جھوٹا ہی اترانے والا چاہتا ہے کہ بہبڑائی ثابت کرے حق سبحانہ نے فرمایا کہ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ
الْكَذَّابُ الْأَشِرُ جلد جان لیوینگے کل کو کہ عذاب ہمارا اُنپر آویگا یا قیامت کو کون ہے جھوٹا اترانے والا جب قوم ثمود نے
صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور معجزہ چاہا کہ پتھر سے ناقہ نکالو إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ تحقیق ہم بھیجنے والے
ہیں اونٹنی کو یعنے ہمنے نکالی تھی اونٹنی پتھر سے واسطے آزمایش اُنکی کے تو کہ خلق جان لیوے کہ سبب عذاب کا
اُنکے کیا تھا اور صالح علیہ السلام کو کہا ہے فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ پس انتظار کر اُنکا اور دیکھ کہ ناقہ کے ساتھ کیا کرتے ہیں
اور صبر کر قوم کے عذاب آنے میں وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ اور خبر دے اُنکو تحقیق پانی چاہ کا تقسیم کیا ہوا ہے درمیان
اُنکے اور ناقہ کے كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ہر بار پانی پلانے کی حاضر کی گئی ہے یعنی جیئے کہ اونٹنی جسوقت پانی پر جاتی تھی
اور جانور وہاں سے بھاگ جاتے تھے حق تعالی نے باری مقرر کر دی کہ ایکدن تو وہ چاہ اور ایکدن اور سب جانور جاویں
فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ پس پکارا قوم ثمود نے یار اپنے کو کہ قدار ابن سالف تھا پس پکڑی اُسنے شمشیر اور سر راہ
گھات میں ناقہ کے بیٹھا پس کونچیں کاٹیں ناقہ کی سمجھ لیجئے کہ دو عورتیں تھیں صدوق اور عنیزہ اُنکے مواشی بہت تھے صدوق
نے اپنے چچا کے بیٹے مصدع بن مہرج کو کہ اُس سے جی لگاوٹ رکھتا تھا اپنے وصال کا وعدہ دیا اور عنیزہ نے اپنی بیٹی
قدار بن سالف کو دینے کہی یہ دونو مرد گھات لگا کر راہ میں بیٹھ گئے جب اونٹنی پانی پیکر چلی پہلے مصدع نے تیر لگا کر دونو
پانو اونٹنی کے پروٹے پھر قدار تلوار لیکر نکلا اور کونچیں کاٹ دیں پھر ٹکڑے ٹکڑے کر کر قوم میں تقسیم کیا اور اُسکا بچہ کہ چھوٹا تھا پہاڑ پر چڑھ
کر آواز کر کر آسمان کی طرف چلا گیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ بھی مارا گیا پھر بعد تین دن کے قوم ثمود پر عذاب نازل ہوا
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ پس کیونکر ہوا عذاب میرا قوم ثمود پر اور ڈرانا میرا زبانی صالح علیہ السلام کے إِنَّا أَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ تحقیق بھیجی ہمنے اوپر اُنکے ایک چیخ جبرئیل کی پس ہو گئے بسبب دہشت اُس آواز کے
مانند بھوسے کے ملے ہوئے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو واسطے یاد
کرنے کے تو کہ سہولت سے حفظ کر لیں پس کیا ہے کوئی یاد کرنیوالا اُسکا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ جھٹلایا قوم
لوط علیہ السلام کی نے لوط علیہ السلام کو ساتھ ڈرانے اور نصیحت کرنے اُنکے کے قوم کو إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا
إِلَّا آلَ لُوطٍ تحقیق بھیجا ہمنے اوپر اُنکے مینہ پتھر برسانے والا اور سب کو ہلاک کر دیا مگر لوط اور بیٹیوں اُسکے کو نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ
نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا نجات دی ہمنے اُنکو سحر کے وقت پیشتر کہ عذاب اترا انعام کر اپنے پاس سے كَذَٰلِكَ
نَجْزِي مَن شَكَرَ اُنکو اسیطرح جیسے کہ لوط پر اور اُسکے بیٹوں پر انعام کیا ہمنے جزا دیتے ہیں ہم ساتھ نعمت اور رحمت کے
اُس شخص کو کہ شکر کرتا ہے نعمت میری کا کہ رسولونکا بھیجنا اور کتابونکا اُتارنا ہے اور اُسپر ایمان لاتا ہے وَلَقَدْ أَنذَرَهُم
بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ اور البتہ تحقیق ڈرایا تھا لوط علیہ السلام نے قوم اپنی کو پکڑنے ہمارے سے ساتھ عذاب اور
ہلاک کے پس جھگڑے ساتھ ڈرانیوالوں کے یا شک لائے ساتھ دہشت دلانے کے وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ
فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ اور البتہ تحقیق ملایا لوط کو مہمانوں اُسکے سے کہ فرشتے تھے یعنے کہا کہ اسے ہمیں دو لوط علیہ السلام
نمانا اور انکو پند دینے لگے وہ ایک خانۂ شکستہ میں آئے پس مٹا دیں ہمنے آنکھیں اُنکے وہ سب اندھے ہو گئے

اور کہا ہمنے فرشتونکی زبانی کہ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ پس چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا جو لوط کی زبانی کہا تھا وَلَقَدْ
صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ اور البتہ تحقیق فجر مارا انکو سویرے عذاب ٹھہرنے والے نے یعنے فجر کو سویرے عذاب اُنپر آیا
اور ٹھہر رہا جب تک انکو ہلاک نہ کر دیا اور کہا مینے انکو فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ پس چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا کہ میرے
حکم سے تمکو ڈراتے تھے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو عربی زبان
والون پر واسطے سمجھنے معانی اسکی کے اور جاننے قصے پہلون کے پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنے والا کہ اس سے عبرت
پکڑے وَلَقَدْ جَاۗءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ اور البتہ تحقیق آئے فرعون اور قوم اسکی کے پاس ڈرانے والے کہ موسیٰ
اور ہارون تھے علی نبینا وعلیہما السلام ساتھ معجزون کے کہ نو تھے موسیٰ علیہ السلام انسے ڈراتے تھے كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا
فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ جھٹھلایا اُنھون نے نشانیون ہماری سب کو اور انپر ایمان نہ لائے پس پکڑا ہمنے اُنکو ساتھ عذاب
غرق کے پکڑنا غالب کا کہ معلوم نہو پکڑ سے اُسے بلکہ قدرت والیکا اوپر ہلاک کرنے مشرکون کے اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰۗىِٕكُمْ
کیا کافر تمھارے ای عرب والو قوی تر اور سخت تر ہین ان جھٹھلانے والون سے جو مذکور ہوئے یعنے قوت حشمت مین یہہ ایسے
نہین جیسے وہ تھے پھر انپر عذاب ہمارا آیا انپر کیون نہ آویگا اَمْ لَكُمْ بَرَاۗءَةٌ فِي الزُّبُرِ یا واسطے تمھارے ای مشرکو عرب کے
چھٹی ہی خلاصی کی بیچ اعمال نامون کے یا بیچ کتابون آسمانی کے اور اُسمین لکھا ہی کہ تمپر عذاب نہو گا اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ
جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ یا کہتے ہین کفار عرب کے ہم جماعتین ہین مدد کرنے والے آپسمین ایک دوسرے کی اور ٹالنے والے بلا
کو ایک دوسرے کی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ شتاب شکست دیجاوینگی یہہ جماعتین اور پھیر دینگی پیٹھ لڑائی سے
اور بھاگ کر جاوینگی سمجھہ لیجئے کہ یہہ سورۃ روز بدر مین واقع ہوئی پس یہہ آیت دلیل نبوت اور معجزہ قرآن ہی اور کچھ اسی قتل
اور ہزیمت پر انکی رہائی نہین بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ بلکہ روز قیامت ہی وعدہ گاہ انکے عذاب کا
اور عذاب قیامت ہی بہت سخت تر اور بہت کڑوا عذاب دنیا سے اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ تحقیق گنہگار یعنے کفار بیچ
گمراہی کے ہین راہ حق سے دنیا مین اور بیچ آتش سوزان کے آخرت مین يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ اُسدن
کہ گھسیٹے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے اوپر مونہون اپنے کے اور انکو کہینگے ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ چکھو لگنا آگ دوزخ کا اِنَّا
كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ تحقیق ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہی ہمنے اُسکو ساتھ اندازے کے بمقتضائے حکمت یا جو کچھ پیدا
کیا ہی ہمنے مقدر اور مکتوب ہی لوح محفوظ مین پہلے واقع ہونے سے لکھہ لیا ہی اسیواسطے تغیر تبدیل اُسمین نہین فرد
قسمت کے لکھے گئے ہوئے ہین یہہ جان کہ قال و قیل نہین نہ تقدیر پہ رافت رہ اسمین تغییر ہین تبدیل نہین وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ
كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ اور نہین حکم ہمارا کسی چیز کو کہ اُسکا ہونا چاہین ہم مگر ایک کلمے سے کہ کن ہی یا نہین امر ہمارا لقیام قیامت
مگر ایکبار جیسے نظر کرنا ساتھہ آنکھہ کے یعنے اگر چاہین ہم تو قیامت کو ایک پلک مارنے مین قائم کر دین وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ
اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہمنے ہم مذہبون تمھارے کو اگلے زمانہ گذشتہ مین چنانچہ اس سورت
مین سُن چکے پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنے والا کہ اُس سے عبرت اٹھاوے وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ اور جس چیز کو کیا ہی
کفار گذشتہ نے بیچ اعمال نامون کے ہی لکھی ہوئی یا مکتوب ہی لوح محفوظ مین زبر کتابون کو کہتے ہین اور لوح محفوظ

اصل ۵۴۴

اصل سب کتابون کی ہی اسواسطے اسے زبر فرمایا وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ اور ہر چھوٹا اور بڑا قول فعل کہ خلق سے پہلی صادر ہوا ہی اور ہوگا لکھا ہوا ہی اور اُسکا بدلا ملیگا إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ تحقیق پرہیزگار دن قیامت کے بیچ بہشتون کے ہین اور نہرون کے یعنے ایسے بہشتون مین ہین کہ جن مین نہرین جاری ہین اور نہر کی معنے بعضے روشنی اور کشادگی کہتے ہین یعنے متقی بہشتون مین ہین اور کشادگی اور روشنی مین بخلاف کفار کہ تنگی اور ظلمت تاریکی مین ہین اور متقی ہونگے فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ بیچ مقام راستی کے کہ اسمین لغو اور گناہ نہین نزدیک بادشاہ قدرت والے کے امام جعفر صادق رض سے منقول ہی کہ حقتعالے نے اُس مکان کا وصف ساتھ صدق کے کیا ہی یعنی وہان اہل صدق ہی ہونگے سلمی رح نے کہا ہی کہ وہ مکان ہی کہ حق سبحانہ بیچ کریگا وعدہ اپنا وہان جو اولیا سے کیا ہی بحر الحقائق مین ہی کہ مقعد صدق مقام وحدت ذاتیہ ہی کشف الاسرار مین ہی کہ عندیہ معلوم ہوتا ہی کہ اہل قرب فردا قیامت وہان مختص بمقام صدق ہونگے اور پیغمبر ہمارے آج ہی یہان اختصاص اس مقام سے رکھتے ہین کہ ابیت عند ربی سے ظاہر ہی یعنی یہان سے قرب آپکا دریافت کیجیے کہ فردا سے قیامت خواص جاوینگے وہان پہنچنا آپکا آج ہی دنیا مین ثابت ہی اور یہہ ادنی مرتبہ ہی پھر مرتبہ اعلے آپکا جو فردا سے قیامت ہوگا وہ کسے معلوم ہو اور کون پہنچے قطعہ وصف جمال مین تیرے قاصر زبان ہی صحرائے عشق مین تیرے گمراہ جان ہی یہ درگاہ حق مین آپکا اللہ رے قرب کیا قرب کیا مقام ہی کیا عز و شان ہی

سورہ رحمن مدنی ہی اٹھہتر آیتین ہین کلمات تین سو اکیاون اور ایک ہزار چار سو ستتر حرف ہین فواصل اُسکے نمر ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ قمر کے یہہ ہی کہ اختتام اُسکا بذکر خدا سے عز و جل تھا افتتاح اسکی بھی اُسی سے ہوئی اور یہہ بھی ہی کہ آغاز اُسکا بذکر انشقاق قمر تھا ابتدا اسکی بذکر شمس و قمر واقع ہوئی

سورۃ الرحمٰن مدنیۃ وھی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ثمان وسبعون آیۃ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرون کو رحمن کے نام سے خبر دیتے تھے انھون نے کہا ہم نہین پہچانتے رحمن کو اور کہتے ہین کہ مکے والے طعن کرتے تھے کہ فلانے فلانے محمد کو سکھا جاتے ہین حق تعالے نے یہہ سورہ نازل کی الرَّحْمَٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ رحمن نے سکھایا قرآن اپنے حبیب کو اور خَلَقَ الْإِنسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ پیدا کیا اللہ نے جنس آدمی کو سکھایا اُسکو دل کی بات کا ظاہر کرنا ساتھ بولنے کے اور لکھنے کے یا پیدا کیا آدم علیہ السلام کو اور علم اسما کا اُنکو دیا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہور مین لا کر بیان اُس چیز کا کہ تھی اور ہی اور ہوگی عنایت کیا چنانچہ خود آپنے فرمایا ہی کہ علم دیا مجھکو اولین اور آخرین کا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ اور سورج اور چاند کرتے ہین ساتھ حساب معلوم کے یعنے جسطرح حقتعالے نے سیر اُنکی مقرر کر دی ہی برجون اور منزلون مین پھرتے ہین اور اُس سے فصلین اور وقت پہچانے جاتے ہین وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ اور بیل بوتا چھوٹا اور درخت بڑا سجدہ کرتے ہین اللہ کو لیکن ہم نہین معلوم کرتے جیسے اُنکی تسبیح ہم نہین سمجھتے ولکن لا تفقہون تسبیحہم یا سجدہ اُنکا ساتھ سایے کے ہی یا یہہ فرمایا بردار ہین اللہ کے ساتھ طبیعت اور رغبت کے جیسے کہ سجدہ کرنیوالے اہل تکلیف حکم اُٹھاتے ہین وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ اور آسمان کو بلند کیا رحمن نے اور اسکو زمین سے پانچ سو برس کی راہ اور پیدا کی ترازو أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ تو کہ نہ زیادتی کرو تم بیچ ترازو کے وقت لین دین کے

یعنے عدل سے نہ نکلو اور معاملہ سچا رکھو وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ اور سیدھا کرو تولنا ساتھ انصاف
کے اور مت کم کرو تول کو یہہ سب تاکید اہل ترازو کو اسواسطے ہی کہ کھوٹے ہوینگے وقت میزان قیامت کے شرمندہ
نہون نظم ناپ مین تول مین دیا ہی جو کم ٭ ایک دانہ بھی تو نے ای ہمدم ٭ سب بمیزان حشر آئیگا ٭ تجھہ پہ شرمندگی وہ لائیگا
دنیا لینا کم و زیادہ گیرہ ٭ دن سے رافت حساب کے تو ذرہ ٭ آشکارا ہی وہان چھپا بہانکا ٭ عدل پر وہان ہی پلہ میزانکا وَالْاَرْضَ
وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ اور زمین کو نیچے رکھا اُسکو اور بچھادیا پانی پر واسطے خلق کے تو کہ اسپر قرار پکڑے فِیْهَا فَاکِهَةٌ
وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ بیچ زمین کے طرح طرح کا میوہ ہی اور کھجورین خوشون والے تخصیص خرمے کی میوے مین واسطے فضیلت
کے ہی اُسکی اور اوسکو مشابہت بھی انسان سے ہی وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ بیچ زمین کے اناج ہی خشک پتے والا
یعنے بھوس والا جیسے گندم اور جو واسطے کھانے کے اور بو ہی واسطے سونگنے کے غرض یہہ ہی کہ زمین مین بہت
نعمتین تمہارے واسطے پیدا کین ہین ہمنے بعضے کھانے کی بعضے سونگنے کی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ای جنون و
آدم ساتھہ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے کہ مذکور ہوئین جھٹھلاتے ہو اور انکار کرتے ہو کہ اس سے نہین سمجھہ لیجیے کہ
اکتیس جگہہ اس سورت مین یہہ آیت آئی ہی اور وجہ تکرار کی یہہ ہی کہ اس سورہ مین نعمتین اللہ کی مذکور ہین ہر نعمت کے بعد
یہہ آیت آئی ہی تو کہ سننے والے اور پڑہنے والے خبردار ہون کثرت نعم پر یا تکرار واسطے دفع غفلت کے ہی صحیح حاکم
مین جابر رض سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ سورہ تمہیر پڑہی پھر فرمایا کہ کیا ہی تمکو کہ چپ ہو جن تم سے
نیکتر ہین جب مینے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پڑہا اُنھون نے جواب مین کہا وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنی کسی
شی کی نعمتون تیری سے ای پروردگار ہمارے تکذیب نہین کرتے ہم پس واسطے تیرے ہی تعریف خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
صَلْصَالٍ کَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ پیدا کیا آدم کو بدرالش ہی خشک مٹی سے مانند ٹھیکری کے کہ ہاتھہ مارنے سے بجے
اور پیدا کیا جان کو کہ پدر جن ہی شعلہ سے بے دود والے آگ سے فتوحات مین ہی کہ مارج آگ ہی ملی ہوئی ہوا سے پس جان
مخلوق ہی دو عنصر سے آگ اور ہوا اور آدم مخلوق ہی دو عنصر سے خاک اور پانی آب اور خاک جو مل جاوے تو طین کہتے ہین
اور ہوا اور آتش جو باہم ہون تو اسے مارج کہتے ہین اور جیسے رحم مین قطرۂ آب پڑنے سے انسان پیدا ہوتا ہی ایسے ہی
القا سے ہوا سے رحم مین جن اور ساتھہ ہزار برس بعد خلقت جن سے پیدائش آدم کی ہی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
پس ساتھہ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے کہ تمکو مٹی اور آگ سے پیدا کیا اور حیات دی جھٹھلاتے ہو آدمیو اور جنو
رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ پروردگار سورج دو مشرقونکا گرمی اور سردی کے اور پروردگار سورج کا دو مغربون کے گرمی
اور سردی کے اور اختلاف مغربین اور مشرقین مین بہت فائدے ہین فصلین بدلتی ہین نئی نئی چیزین پیدا ہوتی ہین اور نکلنا
آفتاب کے موجب طلب معیشت ہی اور ڈوبنا سبب آرام اور راحت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی ان
نعمتون پروردگار اپنے کے انکار کرتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ملا دیا دو دریاؤنکو ایک شیرین ہی ایک تلخ تو کہ حکم سے
ایک دوسرے سے الگ رہینگے وہ دریا ایک فارس کا اور ایک روم کا ہی کہ بحر محیط مین دونون ملگئے ہین بَیْنَهُمَا
بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ درمیان دونون دریاؤنکے پردا ہی قدرت خدا سے یا زمین سے یا جزیرون سے کہ بسبب اسکے ایکدوسرے پر

زیادتی نہین کرتا تو کہ درمیان کی چیز غرق نہو جائے اور جو ایک دوسرے پر زیادتی کرے نفع اٹھہ جائے اور منافع اُن دونون
دریاؤن مین بہت ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کس ان نعمتون پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو یَخْرُجُ مِنْهُمَا
اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ نکلتے ہین اُن دونون سے موتی اور مونگا اور یہہ نعمتین ظاہر ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ
کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو سمجھہ لیجئے کہ بعضے کہتے ہین کہ مراد بحرین سے دریائے آسمان اور دریائے زمین
کہ ہر برس جوش کھاتا ہے ابر درمیان مین حائل ہے دریائے آسمان کو اترنے نہین دیتا اور دریائے زمین کو چڑہنے نہین دیتا بحر
فلک سے قطرہ دریائے زمین پر گر کر وہان صدف مین پڑ کر دُرِ آبدار ہو جاتے ہین امام قشیری نے کہا ہے کہ بحرین خوف اور رجا ہین
یا قبض اور بسط یا اُنس اور ہیبت اور پردہ قدرت حق اور موتی احوال صافی اور مونگا لطائف وافی کشف الاسرار و الا
شرح کرتا ہے کہ دریائے خوف و رجا عام مسلمانون کا ہے اوس سے گوہر زہد اور ورع کا پیدا ہوتا ہے اور بحر قبض و بسط خواص مومنون کا
اس سے جوہر فقر و وجد نکلتا ہے اور لجہ انس و ہیبت انبیا و صدیقون کا ہے اس سے دُرِ فنا ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب اسکا مقام بقا کو پہنچے

فرو غوطہ بحر فنا مین گر کھاوے کیون نہ پھر گوہر بقا پاوے وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ اور واسطے خدا کے ہے
چلانا کشتیون اور جہازون اونچے کھڑے کئے ہوئے بیچ دریا کے مانند پہاڑون کے منشات بفتح شین قرأت حفص کی ہے اور بکسر شین
اورون کی اور پیدا کرنے اور روان کرنے مین کشتی اور جہاز کے دریا مین بہت نفع خلقت کا ہے کہ مسافت بڑی تھوڑی مدت مین
قطع ہوتی ہے اور تجارات اور معاملات کے لئے آنا جانا سہل ہو جاتا ہے اور یہہ بڑی نعمتین ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
پس ساتھہ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم دونون كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ
وَالْاِكْرَامِ جو کوئی اوپر زمین کے ہے روح والا فنا ہونے والا ہے اور باقی رہیگی ذات پروردگار تیرے صاحب بزرگی کی اور
صاحب انعام کی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ تمہارے فنا کی خبر دی تو کہ تیاری
وہان کی کرو اور اپنے بقا کی کہ رجوع ادھر رکھو اور بھروسا غیر پر نکرو جھٹلاتے ہو تم دونون اے جنون و آدمیون يَسْئَلُهُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ مانگتے ہین اُس سے جو کوئی بیچ آسمانون کے ہین اور زمین کے ہین ہر وقت وہ بیچ
درست کرنے کام کے ہے دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے سائل کو دیتا ہے درماندے کو نجات بخشتا ہے غمگین کو شاد کرتا ہے
بیمار کو صحت دیتا ہے کسیکو توفیق توبہ کی عطا کرتا ہے کسیکے گناہ معاف کرتا ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون
پروردگار اپنے کے کہ توبہ قبول کرتا ہے گناہ بخشتا ہے جھٹلاتے ہو تم دونون ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ زمانہ تمام
اللہ تعالے کے نزدیک دو دن ہے کل مدت دنیا کی ایکدن ہے اور اسمین شان اوسکی امر اور نہی اور منع اور اعطا اور خلق اور
رزق اور امانت اور احیا اور اعزاز اور اذلال ہے اور دوسرا دن آخرت کا ہے اور اسمین شان اسکی حساب اور عتاب اور جزا
اور سوال اور عقاب اور صواب ہے اور صوفی کہتے ہین کہ یوم بمعنی آن ہے اور شان تجلی الٰہی ہے کہ ہر آن مین مناسب
استعداد تجلی کے ظہور کرتی ہے اور تجلیات بے نہایت ہین فرد لحسن ہر ایک آن عیان ہے اسیکا کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ہے
سَنَفْرُغُ لَكُمْ شتاب حساب کرینگے ہم واسطے تمہارے فراغ یہان معنے قصد کا ہے نہ وہ فراغ کہ بعد شغل ہو
اور یہہ کلام بطریق تہدید اور وعید ہے اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ اے دو گروہ بزرگ کہ جن اور انس ہو ہر سبب اسکے کہ چیز بزرگ قدر اور قیمت کو ثقل کہتے ہین

ہین اور کہا گیا ہی کہ ثقل گران بار ہی اور جن اور انس تکلیف شرعی گران بار ہین یا بار گناہان سے گران ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ تہدید بحساب ہی تو کہ اعمال بد سے بچو اور تعریف بخطاب ہی تا کہ کرم
الٰہی کی امید رکھو تکذیب کرتے ہو تم دونون ای جن و آدم یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ای جماعت جنون کی اور آدمیون کی اگر طاقت رکھتے ہو تم یہہ کہ نکل بھاگو
کنارون آسمانون کے سے اور زمین کے سے قضا تیری سے یا موت سے بچ کر نکل بھاگو تو نکل سکو گے تم مگر ساتھ غلبے کے اور نہہ
قوت نہین بلکہ جہان جاؤ گے تم موت ساتھ ہی اسکے نہ آنیکا کچھ علاج نہین کر سکتے تم کہتے ہین دن قیامت کے فرشتے اہل محشر
کے گرد حلقہ باندھینگے اور منادی ندا کریگا کہ ای آدمیو اور جنو یہہ عرصہ محشر ہی اگر بھاگ سکو تو بھاگ جاؤ لیکن نہین بھاگ
سکو گے مگر ساتھ حجت اور برہان کے سو تمھارے پاس کہان فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے
کے کہ تمکو خبردار کیا کہ دنیا مین تم عاجز ہو اور آخرت مین بے کس اور یہان وہان تمھارا انکو سے یار نہ مددگار اور اسیکی طرف
متوجہ رہو جھٹھلاتے ہو تم دونون یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ بھیجے جاتے ہین اوپر اسکے جو گنہگار
اور مشرک ہو تم مین دونون پر شعلے خالص آگ سے اور دھوان یعنے ایکبار خالص شعلے بھیجتے ہین اور ایکبار سے دھوان پس
نہین مدد کر سکتے تم ایک دوسرے کی اور نہین باز رکھتے عذاب ایکدوسرے کا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کون
سی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ڈراتا ہی تمکو شعلے اور دھوین سے تو کہ باز رہو نافرمانی سے اسکے اور اسیکی عبادت کرو
جھٹھلاتے ہو تم دونون فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ پس جسوقت پھٹ جاوے آسمان واسطے نزول ملائکہ کے
پس ہو جاوے سرخ مانند نری کے یا مثل روغن زیت کے کہ ہر ساعت رنگ بدلے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ
کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ خبر کی تمکو آسمان کے پھٹنے کی اور رنگ بدلنے کی تو کہ یہہ احوال سنکر خوف کھاؤ
اور پناہ ساتھ اسکے پکڑو جھٹھلاتے ہو تم دونون فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ پس اسدن نہ پوچھا جاویگا
گناہ اپنی سے آدمی اور جن یعنے ان سے سوال نکرینگے کہ کیا گناہ کیا بلکہ سوال توبیخ کا کرینگے کہ کیون گناہ کیا یا گنہگارون کو
علامت سے پہچان لیوینگے حاجت سوال کی نہو گی یا قبرون سے نکلنے کے وقت نہ پوچھینگے اور وہ جو حق تعالی نے فرمایا ہی
لنسئلنهم اجمعین وہ موقف حساب مین ہوگا کہ سب سے سوال کرینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون
پروردگار اپنے کے کہ ہول قیامت کا بتا دیا تو کہ ایمان اور تقوے پر ثابت رہو کہ نجات انہین مین ہی جھٹھلاتے ہو تم
دونون یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ پہچانے جاوینگے کافر ساتھ چہرے اپنے کے کہ کالا
ہوگا اور آنکھین کبود یا آثار غم اور اندوہ کا انکی شکل سے ظاہر ہوگا پس پکڑا جاویگا ہر ایک انکا ساتھ موئے پیشانی کے ایک بار
اور قدمون کے ایکبار یعنے کبھی موئے پیشانی پکڑکر دوزخ کی طرف کھینچینگے اور کبھی پانون پکڑکر گھسیٹینگے اور دوزخ مین ڈالینگے
اوندھے منہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ خبر کی تمکو کافرون کے پکڑنے
کی اور دوزخ مین ڈالنیکی تو کہ کفر سے بچو جھٹھلاتے ہو تم دونون جب دوزخ مین مشرکونکو ڈالدینگے تو فرشتے کہینگے
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ یہی ہی دوزخ جو عناد کے سبب جھٹھلاتے تھے ساتھ اسکے مشرک اور بادل

نہین کرتے تھے يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ پھرینگے دوزخی درمیان دوزخ کے اور درمیان پانی کھولتے نہایت
گرمی پہنچے ہوئے کے یعنے جب دوزخی آگ مین بہت فریاد کرینگے تو انکو نکال کرایسے پانی مین ڈالینگے کہ بند بند انکا
جدا ہو جاویگا فی درافت لکھا ہی ہی کلام کریم مین پیوستہ وہ رہینگے جحیم و حمیم مین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ آگاہ کردیا تمکو عذاب سے دوزخیون کے تو کہ کفر سے بچ کر متصف
بایمان ہوکر اُس سے نجات پاؤ جھٹلاتے ہو تم دونون وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرتا
کھڑے ہونے سے آگے پروردگار اپنے کے دو بہشتین ہین یعنے جو کوئی کہ موقف حساب سے ڈریگا اور گناہ نکریگا اُسکو دو بہشتین
دینگے جنت عدن اور جنت نعیم اور بعضے کہتے ہین کہ ایک جنت آدمیون کو ملیگی ایک جنون کو اور موضح مین ہی کہ دو باغ
ملینگے بہشت مین سو سو برس کے عرض طول والے انھو مین مکانات زیبا اور حورین رعنا ہونگے حکیم نے کہا ہی کہ
ایک بہشت دینگے بسبب خوف الٰہی اور دوسری بسبب ترک مناہی یا ایک خاص محل ہوگا اُنکے رہنے کا اور دوسرا عام بہشت فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ بہشتین دیگا بسبب ادا طاعت کے اور ترک
معصیت کے تکذیب کرتے ہو تم دونون ای جن اور آدم ذَوَاتَا أَفْنَانٍ دونون بہشتین شاخون والی ہین یعنے درخت بہت
ہین انہین میوون سے لدے ہوئے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ بہشتین خوش
میوہ دار کی بندونکو عنایت کرتا ہی جھٹلاتے ہو دونون فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ بیچ اُن دونون کے چشمے ہین ایک سلسبیل ایک تسنیم
چلتے ہین جہان بہشتی چاہین بالاخانون پر یا نیچے خانون مین اور معالم مین ہی کہ ایک چشمہ آب صاف کا اور ایک شراب لذیذ کا
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسے چشمے تمہاری راحت اور لذت کے واسطے رواں
فرماتا ہی جھٹلاتے ہو تم دونون فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ بیچ اُن دونون جنتون کے ہر میوے سے دو قسمین ہین ایک دنیا کی
دیکھی ہوئی سنی ہوئی دوسری عجیب غریب نہ دیدہ نہ شنیدہ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار
اپنے کے کہ طرح طرح کے میوے اور پھل بندون کو کھلاتا ہی جھٹلاتے ہو تم دونون مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تکیہ دئیے والے
بہشتون مین تکیہ کئے ہوئے ہوئے اوپر بچھونون کے استر اُنکے ریشم کے ہین ایک بزرگ سے پوچھا کہ استر ریشمین ہین تو اوپر کس
چیز کے ہین کہا نور کے وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ اور میوہ دونون بہشتون کا نزدیک ہی کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ پہنچتا ہی اور
کہتے ہین کہ تکیہ لگائے لیٹے ہونگے اور جس میوے کو جی چاہے گا شاخ اس درخت کی جھک جاویگی وہ میوہ منہ مین آ رہیگا فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ شاہانہ فرشون پر بٹھاتا ہی اور میوے لذیذ
کھلاتا ہی انکار کرتے ہو تم دونون فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ بیچ محلون اور مکانون اُن بہشتون کے بند رکھنے
والی ہین نظر کو یعنے حورین کہ آنکھ کسی پر سوا اپنے شوہر کے نہین ڈالتین ہین نزدیک گیا اُنکے کوئی آدمی پہلے انس اور نہ جن
بہشت مین یعنے جو حورین کہ واسطے انس کے مقرر ہین ہاتھ کسی آدمی کا اُنکے دامن کو نہین لگا اور جو جن کے لئے
مقرر ہین کسی جن نے تصرف اُنپر نہین کیا فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ
ایسی حورین بندون کو دیتا ہی جھٹلاتے ہو اور باور نہین کرتے تم دونون كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ گویا کہ وہ حورین یاقوت
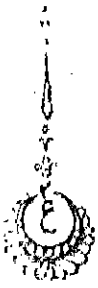
صاف اور مرجان شفاف ہین فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ حورین اس صفائی
اور پاکی کے تمھارے واسطے پیدا کین جھٹھلاتے ہو تم دونون هَلْ جَزَاۗءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ نہین بدلا نیکی کرنیکا عمل
مین ہو مگر نیکی کرنا ثواب مین یا نہین بدلا کلمۂ طیب پڑھنے کا اور اسپر ثابت رہنے کا مگر بہشت حاصل یہہ ہی کہ جزا نیکی کی نیکی
ہی پس طاعت کی جزا ذکر ہین اور شکر کی زیادتی اور تقوے کی فرح اور توبہ کی قبول اور دعا کی اجابت اور سوال کی عطا اور
استغفار کی مغفرت اور خوبیا کی امن آخرت اور خدمت کی نعمت بحر الحقایق مین ہی کہ نہین بدلا فنا فی اللہ کا مگر بقا باللہ
فرد مریگا اسیر تو تو جئے گا ٭ جو زخمی ہو گا تو وہ سیئے گا ٭ فنا کا گر جام تو پیئے گا ٭ تو جرعہ دیگا مے بقی کا ٭ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ توفیق احسان کی دیتا اور جزا اوسکی مقرر فرمائی جھٹھلاتے
ہو تم دونون اور انکار کرتے ہو وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ اور سوا ان دونون جنتون کے کہ بہشتین مذکور ہوئین یا نیچے انکے دو بہشتین
اور ہین لکھا ہی کہ پہلی دونون بہشتین سونے کی ہین واسطے سابقین کے اور یہہ دونون چاندی کی واسطے اصحاب یمین کے
فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ یہہ دو بہشتین نیکون کے واسطے ٹھہرائین منکر ہوتے
مُدْهَاۗمَّتٰنِ دونون بہشتین نہایت سبز ہین کمال سبزی کے سبب سیاہی مارتے ہین فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسی بہشتین سبز دیتا ہی اور سبزی موجب روشنی چشم ہی انکار کرتے ہو
تم دونون فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ بیچ اُن دونون بہشتون کے دو چشمین ہین بشدت جوش مارنیوالے فَبِاَیِّ
اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسے دو چشمین ہین تمھارے واسطے مقرر کئے ہین جھٹھلاتے ہو تم دونون
فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ بیچ ان دونون بہشتون کے میوہ ہی اور کھجورین اور انار تخصیص کھجور اور انار کی ساتھ میوئین
واسطے انکے بڑائی کے فرمائی کیونکہ خرمہ میوہ ہی اور میٹھا ہی اور انار میوہ ہی اور دوائی فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھہ
کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسے میوے نافع بندون کو دیتا ہی جھٹھلاتے ہو تم دونون فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ بیچ
اُن چارون بہشتون کے اچھی عورتین ہین خوب صورت نیک سیرت فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون
پروردگار اپنے کے کہ ایسی حورین تمکو دیتا ہی جھٹھلاتے ہو تم دونو حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ حورین ہین بٹھالی ہوئین بیچ خیمون کے
یا مراد خیمون سے حویلیان ہین یا محلات ہین محل وہ گھر ہی جو آراستہ کیا ہو واسطے دلہن اور دولہے کے فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسی بیبیان پاکیزہ بہشتیونکو دیتا ہی جھٹھلاتے ہو تم دونون
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ نہین ہاتھہ لگایا انکو کسی آدمی نے پہلے اُن شوہرون کے کہ جنکے نامزد کردی ہین اور جن نے
بلکہ سب باکرہ ہین فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھہ کون سی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ حورین پاکیزہ ایمان والون
کے نامزد کرتا ہی جھٹھلاتے ہو تم دونون مُتَّكِـــِٕيْنَ عَلٰي رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ اصحاب یمین تکیہ کئے ہوئے اوپر قالینون
سبز کے اور بچھونون قیمتی نفیس کے فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ
ایسی ایسی نوازشین فرماتا ہی جھٹھلاتے ہو تم دونون تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ بہت برکت والا ہی نام پروردگا
تیرے کا صاحب بزرگی اور بخشش و انعام کا اس نام ہی سے عظمت اور بڑائی اسکی ذات مبارک کی دریافت کرلو والا مرتبہ

ع ۳

ذات

ذات کا اسکے ایسا نہین کہ بیان مین آوے عقل سب عقلا کی وہان حیران ہی اور ادراک سب کا دشت تحیر مین سرگردان ہی نظم
کہون کیا وہ کیا ہی ایسا ہی کہان   خیال رسا نا رسا ہی وہان   کرے درک اسے کسکا ادراک ہے   کہ وہ پاک ہی پاک ہی پاک ہے
گمان سے پرے وہم سے دور ہے   ورا فکر سے فہم سے دور ہے   اور جلال اشارہ بصفات قہریہ اور اکرام بصفات لطیفہ پس ذو الجلال
والاکرام ایسا نام ہی کہ جامع صفات تمام ہی اسیواسطے اسکو اسم اعظم کہا ہی حصن حصین مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک شخص کو سنا کہ وہ کہتا تھا یاذا الجلال والاکرام فرمایا اجابت ہوئی واسطے تیرے پس مانگ جو مانگتا ہو
سورۂ واقعہ مکی ہی چھیانوے آیتین ہین تین سو اٹھہتر کلمے ہین ایک ہزار سات سو حرف فواصل اسکے لا مدمنہ ہین
اور ربط اسکا ساتھ سورۂ رحمٰن کے یہہ ہی کہ اختتام اوسکا بذکر نیران اور جنان تھا آغاز اسکا بذکر
قیامت اور اہوال اسکے کا ہوا

سورۃ الواقعۃ مکیۃ   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   وھی ست وتسعون ایۃ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ یاد کر جسوقت واقع ہوگی واقع ہونے والی یعنے قیامت آئیگی لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ نہین ہی بیچ واقع
ہونے اسکے کے جھوٹھ بولنے والا بلکہ جو خبر اسکے آنے کی دیا ہی سچا ہی اور وہ قیامت خَافِضَةٌ نیچے لیجانے والی ہی بہتون
کو اسفل السافلین مین عدل سے رَّافِعَةٌ اونچا کرنیوالی ہی بہتون کو اوپر اعلے علیین کے فضل سے یا نیچا کرنیوالی ہی اعدا
اور اہل نفاق کو اور اونچا کرنیوالی ہی اولیا اور ارباب وفاق کو یا پست کرنیوالی ہی اُن لوگون کو کہ دنیا مین تکبر سے اپنے
آپ کو بلند کرتے ہین اور بلند کرنے والی ہی اُن لوگون کو کہ اِس عالم مین اپنے آپ کو پست کرتے ہین اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ
رَجًّا یاد کر جسوقت کہ ہلائی جاویگی زمین ہلائی کر اسطرح سے کہ جو اوپر بنا ہی سب اُکھڑ جاوے گا وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا
اور اُڑائے جاوینگے پہاڑ اُڑائے جانا کر فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا پس ہوجاوینگے پھیلے ہوئے گرد و غبار پراگندہ جیسا غبار ہی کہ شعاع آفتاب
کے سبب روزن در سے نظر آوے وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً اور ہوجاوگے تم ای مکلفو قسمین تین فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ
مَا اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ پس صاحب دست راست کے کیا ہین صاحب دست راست کے یہہ تعظیم ہی انکی جیسے کہتے ہین کہ
فلانی قوم بزرگ ہی اور کیا بزرگ ہی اور اس استفہام مین معنے تعجب کے بھی ہین اور اصحاب یمین وہ لوگ کہ وقت نکالنے
ذریت کے پشت آدم علیہ السلام سے یہہ داہنے طرف حضرت آدم کے کھڑے تھے یا وہ لوگ ہین جنکا اعمال نامہ
دست راست مین دینگے لوگ کہ بہشت مین یمین عرش سے چلے جاوین اور بعضون نے کہا ہی کہ یمینت کی معنے مین اور برکت
مین یعنے یہہ لوگ میمون اور مبارک قدم ہین وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَا اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ اور صاحب دست چپ کے کیا ہین صاحب دست چپ کے
اور دست چپ والے وہ لوگ ہین جو وقت اخراج ذریات کے بائین طرف حضرت آدم کے تھے یا وہ لوگ ہین
جنکے اعمال نامے دست چپ مین دینگے لوگ کہ دوزخ مین چلے جاوین اور دوزخ چپ عرش ہی اور بعضون نے کہا ہی
مشامہ اَلشام سے ہی یعنے وہ گروہ شوم اور نامبارک قدم ہین وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اور آگے نکل جانے والے
سب گروہون سے یا آگے جانے والے بہشت مین آگے نکل جانے والے ہین ایمان مین جیسے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین اور انبیاؤن سمیت یا مثل ابوبکر اور علی مرتضٰے رضی اللہ عنہما کے کہ پہلے ایمان لائے ہین یا وہ لوگ

ہین جنھون نے دو نون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہی یا جو صف جہاد مین آگے بڑھے رہتے ہین یا جو سبقت کرتے ہین
تکبیر اولی مین أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ یہہ لوگ ہین مقرب برحمت الٰہی اور بکرامت نامتناہی فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ بیچ بہشتون
کے جو مشتمل ہین طرح طرح کی نعمتون پر ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ بڑی جماعتین ہین پہلونین سے یعنے انبیاء گذشتہ کی
امتین وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ اور تھوڑے ہین پچھلونین سے یعنے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل یہہ ہے کہ سابقین پہلے
امتون کے زیادہ ہین اس امت کے سابقین سے تبیان مین لکھا ہی کہ مراد اُنسے لوگ ہین جو انبیاؤنکی خدمت مین ایمان
لاکر حاضر ہوئے ہین نہ تمام امت اسواسطے کہ امت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب امتون سے زیادہ ہی چنانچہ
حضرت نے فرمایا ہی کہ انا اکثر الناس تبعا یوم القیمۃ اور حدیث بریدہ مین مذکور ہی کہ بہشت والے ایک سو بیس صفین ہونگے اسّی
صفین اس امت کی اور چالیس صفین اور تمام امتون کی الغرض یہہ سابقین پہلے پچھلے بہشت مین ہونگے عَلَىٰ سُرُرٍ
مَّوْضُونَةٍ اوپر پلنگون بنے ہوئے سونے کے تارون جڑے ہوئے موتی اور یاقوت اور زمرد سے مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا
مُتَقَابِلِينَ تکیے کئے ہوئے اوپر ان پلنگون کے آمنے سامنے تاکہ ایک دوسرے کو دیکھکر خوش ہون يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُّخَلَّدُونَ پھرینگے اوپر اُنکے واسطے خدمت کے لڑکے ہمیش رہنے والے او ہمیشہ عمر لڑکپن کے کیونکہ خدمت گذار لڑکا نیا
تر ہی بڑے سے اور وہ لڑکے پوشاک زرین سجے زیور پہنے ہونگے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی
کہ وہ لڑکے مشرکون کے ہین کہ بہشتیونکی خدمت کے واسطے مقرر ہوئے ہین پھرینگے وہ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ
ساتھ آبخورون کے اور آفتابونکے اور پیالونکے شراب صاف سے یا مَے سے کہ جاری ہی بہشت مین لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا
وَلَا يُنزِفُونَ نہ سر دکھائے جاوینگے اُس شراب سے اور نہ بے عقل اور بیہوش ہوکر بیجا بولینگے وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ اور
پھرینگے وہ لڑکے ساتھ میوون کے اُس قسم سے کہ پسند کرینگے وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ اور ساتھ گوشت جانور پرندون کے
اس قسم سے کہ چاہینگے بھنے ہوئے کباب یا پکے ہوئے قورمین اور گوشت پرندونکا اسواسطے کہ فرمایا الطف لحوم ہی وَحُورٌ عِينٌ
كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ اور اوپر سابقین کے جنت مین پھرینگی خدمت کے واسطے عورتین گوری اچھی آنکھون والی
کہ ہونگی لطافت اور صفائی مین مانند مروارید پوشیدہ کے بیچ صدف کے کہ نہ بیٹھا ہی اسپر غبار اور نہ پہنچا ہی اُسکو دست اغیار
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ بدلا دیتے ہین ہم اُنکو بدلا دینا کر بسبب اُس چیز کے کہ عمل کرتے تھے وہ دنیا مین لَا يَسْمَعُونَ
فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا نہ سنینگے بیچ بہشت کے باتین بیہودہ نہ وہ کلام کہ موجب گناہ ہو جیسے فحش اور دشنام إِلَّا
قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا مگر سنینگے کہنا سلام سلام تکرار اِس لفظ کا دلیل ہی کہ بہشتی مدام سلام سلام کہینگے وَأَصْحَابُ
الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ اور اصحاب داہنے ہاتھ والے کیا ہین اصحاب داہنے ہاتھ والے یعنے کیا بزرگ ہین اور وہ ہونگے
فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ بیچ بیریون کانٹے دور کئے ہوئے کے بخلاف دنیا کے کہ جو درخت کنار ہی پرخار ہی لکھا ہی کہ طائف مین بڑا
جنگل ہی مسلمانون نے دیکھکر کہا کہ کیا اچھا ہو جو مثل اسکے ہمین ملے یہہ آیت نازل ہوئی کہ بہشتیون کے واسطے کنار بے خار
ہونگے وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ اور درخت کیلے کے کہ میوے اُنکے تہ بتہ ہونگے جڑسے تا شاخ میووں سے لدے ہونگے
وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ اور سایہ کھینچا ہوا ہمیشہ رہیگا زائل نہو گا مراد ظل سے راحت اور آرام ہی وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ اور پانی گرا

ہوا سے یعنے جنت عدن سے گریگا اور جنتون پر وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ اور میوہ بہت نہ کاٹا گیا یعنے کسی
زمانے مین منقطع نہوگا بخلاف میوہ دنیا کے کہ کسی فصل مین ہوتا ہی کسی مین نہین اور نہ منع کیا گیا یعنے کسی نوع کھانا اسکا
منع نہین بخلاف میوے دنیا کے کہ بن مول نہین ملتا وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ اور بچھونے بلند کئے ہوئے یعنے قیمت یا بلند مرتبے بعضون نے
کہا ہی کہ فرش کنایت عورتون سے ہی اور مرفوعہ بلند تختون پر بیٹھی ہوئین إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً تحقیق ہمنے پیدا کی ہین عورتین
عجب پیدا کرنا کہ دنیا کی بوڑھیان جوان کردی ہین فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا پس کیا ہی ہمنے انکو کواریان یعنے جب انکے خاوند
انکے پاس جاوینگے کواریان پاوینگے عُرُبًا عاشق یا سوہاگنین یا اپنے خاوندون کی عاشق یا ناز اور کرشمے والیان یا شیرین سخن
أَتْرَابًا ہم عمر تینتیس برس کی سب اور شوہر بھی انکے اسی عمر کے لکھا ہی کہ لڑکیون جو بہشت مین لیجاتے ہین تو اسی عمر کی کرکے شوہر
دیتے ہین اور بوڑھیاؤن کا بھی یہی سن وسال کردیتے ہین پھر وہ اگر دنیا مین خاوند نہین رکھتین یا خاوند رکھتی ہین لیکن وہ بہشتی
نہین ہین جیسے فرعون کی جورو تو کسی ایک بہشتی کو دیتے ہین اور اگر شوہر انکے بہشتی ہین تو انہین کو دیتے ہین اور اگر ایک شوہر
سے زیادہ رکھتی ہون اور سب وہ بہشتی ہون تو آخر کے شوہر کے حوالے کرتے ہین اور فرماتا ہی حق تعالے کہ ان حورون
کو پیدا کیا ہمنے لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ واسطے اصحاب دست راست کے اور گویا سائل پوچھتا ہی کہ کیا ہی اصحاب دست راست کے
پھر حق تعالی فرماتا ہی کہ وہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ جماعتین بہت ہین پہلوئین سے اور جماعتین بہت ہین
پچھلوئین سے اسباب نزول مین ہی کہ جب وہ پہلی آیت ثلۃ من الاولین وقلیل من الآخرین نازل ہوئی تو حضرت امیر المؤمنین
عمر فاروق رضی اللہ عنہ روئے اور کہا یا رسول اللہ ہم تمپر ایمان لائے اور ہم مین سے نجات نہین پاوینگے مگر تھوڑے حق تعالے
نے یہہ آیت نازل کی کہ ثلۃ من الآخرین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کے روبرو پڑھی حضرت عمر نے کہا رضینا
عن ربنا راضی ہوئے ہم پروردگار اپنے سے پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام سے مجھ تک ایک ثلہ ہی اور
اور مجھ سے قیامت تک ایک ثلہ اور اور حدیث مین آیا ہی کہ ارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ اور صحیح حدیثون مین روایت کیا گیا
ہی کہ اہل بہشت کی ایک سو بیس صفین ہونگی انہین سے اسی اس امت کی ہونگی اور چالیس اور امتون کی یہان سے معلوم
ہوتا ہی کہ کوئی اس امت کا دوزخ مین نجاویگا فرد دوزخ کی آگ سے ہر آفت پھر انکو کیا ڈر جنکے نبی ہین ایسے ہر روز
روز محشر وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ اور صاحب دست چپ کیا ہین صاحب دست چپ کے یعنے کیا خوار اور بے اعتبار
اسدن ہونگے فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ آتش سوزان کے یا باد گرم کے وحمیم اور پانی گرم کے لکھا ہی کہ حرارت سموم کی جب
انکے رگ و ریشے کو جلا دیگی تو پناہ پکڑینگے ساتھ حمیم کے جیسے دنیا مین گرمی کے مارے پانی ڈھونڈھتے ہین پھر حمیم مین جب
پڑینگے تو زیادہ ایذا پاوینگے پھر سائے مین جاوینگے اس سایہ کو حق تعالے فرماتا ہی کہ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ
اور سایہ سیاہ دھوین گرم سے نہ ٹھنڈا اور نہ نفع اور راحت پہنچانے والا یعنے کہتے ہین
کہ یحموم پہاڑ ہی دوزخ مین اوسکے سایہ مین دوزخی پناہ پکڑینگے اور یہہ عذاب انکو اسواسطے ہی کہ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ
مُتْرَفِينَ تحقیق وہ تھے پہلے اس سے دنیا مین ناز و نعمت مین پلے ہوئے اور تنعم انکا تھا محرمات اور تابع شہوات وَكَانُوا
يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ اور تھے اعتقاد کیا کرتے اوپر گناہ بڑے کے کہ شرک ہی یا اقامت کرتے تھے اوپر خلاف قسم

بڑی سے باسوگند دروغ کھاتے تھے کہ حشر نہین ہوئیگا وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ اور تھے
کہ کہتے تھے کیا جب مرجاوینگے ہم ہوجاوینگے ہم مٹی اور ہڈیان بن گوشت پوست کے کیا ہم پھر اٹھائے جاوینگے قبرون سے
اور زندہ ہونگے استفہام کا تکرار واسطے مبالغے کے ہے بانکار أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ کیا باپ ہمارے پہلے بھی اٹھینگے قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جواب مین انکے کہ تحقیق پہلے باپ تمہارے اور سوا انکے
اور لوگ اور پچھلے تم اور سوا تمہارے البتہ جمع کئے جاوینگے طرف وقت مقرر ہوئے ایکدن معلوم کے کہ قیامت ہے یا جمع کئے جاوینگے
قبرونمین واسطے میقات حشر کے کہ روز معلوم ہے یا جمع کئے جاوینگے مکان حساب مین یا زمان حساب مین اسدن کہ معلوم ہے حقتعالی کو
ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ پھر تحقیق تم اے گمراہو جھٹلانیوالو بعث اور نشور کو یہہ خطاب مکے والون کو اور امثال انکے
کو ہے کہ تم قیامت کو لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ البتہ کھانیوالے ہو درخت سیہنڈ ھیہ کے سے یعنے تمکو جلاوینگے اور اس درخت
سے کھلاوینگے فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ پس بھرنیوالے ہو پھل اُس درخت کے سے پیٹون کو فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ پس
پینے والو ہو اوپر زقوم کے گرم پانی سے لکھا ہے کہ عذاب بھوکھ کا دوزخیون کو دینگے کہ بھرلین پیٹ اپنے زقوم سے پھر پیاس
غلبہ کریگی آب گرم پلاوینگے فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ پس پینے والے ہو حمیم سے مانند پینے پیاسے اونٹون کے کہ مدت تک پانی پیا
یا مثل ریت کے کہ جتنا پانی ڈالو سوکھتا جاوے کچھ اثر ظاہر نہو حاصل یہہ ہے کہ دوزخی کتنا ہی حمیم پئینگے پیاس انکی نہ بجھے گی
هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ یہہ کھانا پینا مہمانی ہے انکی دن جزا کے کہ واسطے مہمان کے پہلے جو حاضر کرتے ہین بعد اسکے اور طرح
طرح کے کھانے پینے دوزخ کے جو انکو کھلاوینگے بیان انکے عذاب اور شدت کا نہین ہوسکتا پناہ مین رکھے اللہ نَحْنُ
خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ہمنے پیدا کیا تمکو پہلے اور تم اسکا اقرار کرتے ہو پس کیونکر نہین باور کرتے تم پچھلے پیدا کرنے کو کہ بعد
مرگ ہے جو عقل رکھتا ہے اسپر ظاہر ہے کہ جسنے پہلے بنایا ہے اسکو پھر جلانا کیا دشوار ہے أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ کیا دیکھا تمنے پانی کو کہ ٹپکاتے
ہو رحم زنون مین أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ کیا تم پیدا کرتے ہو بچون کو اُس سے یا ہم ہین پیدا کرنیوالے انکے اور تم آپ اقرار
کرتے ہو اسکا کہ خالق خلق کا مین ہون کیونکہ جیسا تم چاہتے ہو ویسا بچہ پیدا نہین ہوتا بلکہ جیسا مین چاہتا ہون ویسا ہوتا
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ہمنے بعد پیدا کرنے تمہارے کے مقدر اور مقرر کیا ہے درمیان تمہارے زمانہ موت کا
ہر ایک کے اور نہین ہین ہم عاجز پیچھے رہے گئے یعنے کسیکو ہمارے حکم پر سبقت نہین اور موت جو مقرر کردی ہے اوس سے
چھٹکارا نہین اور یہہ مرگ ہمنے مقدر کی ہے عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ اوپر اسبات کے کہ بدل ڈالین ہم مثلین تمہاری یعنے
تمہین ماریں اور اور ونکو پیدا کرین وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ اور پیدا کرینگے دوسری بار تمکو بیچ اُس صورت اور ہیئت کے
کہ نہین جانتے تم آج یعنے کافرون کو بری شکل اور مسلمانون کو اچھی صورت سے وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ
اور البتہ تحقیق جانتے تھے تم پیدائش پہلی کو کہ نطفہ سے علقہ ہوئے تا آخر اور اسپر اقرار رکھتے ہو پس کیون نہین نصیحت
پکڑتے اور حقتعالی کو قادر پیدا کرنے پر پچھلے نہین جانتے کیونکہ جو پہلی آفرینش پر قادر ہے وہ پچھلی پیدائش سے کب عاجز ہوگا
أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ کیا پس دیکھا تمنے جو بوتے ہو أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ کیا تم اگاتے ہو تخم کو یا ہم اگانیوالے ہین
حرث کہ بونا ہے بیج کا فعل بندے کا ہے اور زرع کہ کھیتی سرسبز کرنا اور اگانا تخم کا ہے فعل اللہ تعالے کا ہے لَوْ نَشَاءُ

لجعلنٰه حطامًا فظلتم تفکهون اگر چاہین ہم البتہ کر دیوین ہم اس چیز کو کہ بویا ہی ریزہ ریزہ بیٹے جلنے سے یا گھاس بن دانے
کی پس جاؤ تم باتین بناتے اور اندوہناک یا کوشش اپنے سے پشیمان ہوا اور کہو انا لمغرمون تحقیق ہم تاوان دیے گئے
ہین اور بڑھا ہی ابو بکر نے ءانا ساتھ ہمزہ استفہام کے بل نحن محرومون بلکہ ہم محروم ہوئے روزی سے افرءیتم الماء
الذی تشربون کیا پس دیکھا ہی تمنے پانی جو پیتے ہو پیاس بجھنے کے واسطے اور زندگانی تمھاری اسیری ءانتم انزلتموه من المزن
ام نحن المنزلون کیا تمنے اتارا ہی اسکو بادل سفید سے یا ہم اتارنے والے ہین پانی شیرین لطیف کو لو نشاء جعلنٰه اجاجا فلولا
تشکرون اگر چاہین ہم کر دیوین اس پانی کو کڑوا اور نفع اسکا دور کر دیوین پس کیون نہین شکر کرتے تم ہمارا اس نعمت پر افرءیتم
النار التی تورون کیا پس دیکھا تمنے آگ کو جو روشن کرتے ہو تم ءانتم انشاتم شجرتها ام نحن المنشئون کیا تمنے
پیدا کیا ہی درخت اس آگ کا کہ مرخ اور عفار ہی یا ہم ہین پیدا کرنیوالے اہل بادی ایک شاخ درخت مرخ کی لیتے تھے ایک عفار
کی دونون کو ملاکر گھستے تھے حق تعالی ان دونون شاخون تر مین سے پانی کی جگہہ آگ نکالتا تھا جاننا چاہیے کہ مرخ باول
مفتوح اور ثانی ساکن نام درخت کا ہی اور نیچے کی شاخ کو کہتے ہین ان دو شاخون کو آپس مین گھسین اور آگ نکلے
اور عفار باول مفتوح و تشدید فا نام درخت ہی اور اوپر والی شاخ کو کہتے ہین ان دو شاخونکو آپس مین ملا کر گھسین اور آگ پیدا ہو
نحن جعلنٰها تذکرة ومتاعا للمقوین ہمنے پیدا کیا ہی آگ کو نصیحت کرنیواسطے دیکھین آتش دوزخ کو یاد کرین اور فائدہ یعنی
سبب نفع پکڑنے کا واسطے مسافرون کے بعضون نے تذکرہ کے معنی تبصرة کہا ہی یعنی بنایا ہی اسکو تبصرہ تو کہ اہل بصیرت
جانے کہ جو درخت سبز و تر سے آگ نکالتا ہی وہ اگر شجر وجود بیمار کو بعد خشک اور پژمردگی کے تر و تازہ فرماوے تو کیا عجب ہی
فرد بعد مرنیکے جلا دیگا اور یہ امین جیسے بہشت نہین ہی یا رویہ اور مسافرونکو بیان فرمایا مقیمون کو ترک کیا یہ اکتفا باحد الضدین کی
جیسے سرابیل تقیکم الحر فسبح باسم ربک العظیم پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار اپنے بزرگکے فلا اقسم بمواقع النجوم
پس قسم کھاتا ہون مین ساتھ گرنے تارونکے یا مواقع یعنی مغارب ہی یعنی ساتھ ڈوبنے تارونکے اور ڈوبنا دلیل اور وجود ڈوبنے
والے کے ہی یا بمعنی مطالع ہی یا مجاری کہ ان سب مین قدرت کاملہ الہی ظاہر ہی یا مواقع یعنی اوقات نزول ہی اور نجوم قرآن
شریف ہی حق تعالی نے اوقات نزول قرآن شریف کی قسم کھائی ہی یا مواقع دل انبیاؤن کے ہین کہ مورد انوار آسمانی ہین یا نجوم
قرآن ہی اور موقع قلب مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اگرچہ ایک ہی دل آپکا لیکن نجوم قرآنی بہت ہین ہر قسم کا گویا
ایک موقع ہی اور قراءت امام حمزہ و کسائی کی مؤید اسکے ہی کہ انھون نے بموقع النجوم پڑھا ہی اور نزول قرآنی دل مقدس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین نص سے ثابت ہی کہ نزل به الروح الامین علی قلبک ہی یا مواقع سے مراد مساجد اور دلہا
اصحابون کے ہین کہ انکو ستارون سے مشابہت تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اصحابی کالنجوم یا مواقع قبرین
ستارون کی ہین کہ بروج آسمان ہین والسماء ذات البروج یا شعلے ستارون کے ہین کہ رجم شیاطین ہی وانه لقسم لو تعلمون
عظیم اور تحقیق وہ کہ اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے قسم کھائی ہی البتہ قسم ہی اگر جانو تم بڑی اور معتبر اور جواب قسم
کا یہ ہی انه لقرآن کریم تحقیق وہ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھتے ہین ہر آئینہ قرآن ہی کرامت والا نفع دینے والا
کہ اسمین ایسے علم ہین کہ بہتری معاش و معاد کے حق مین کام آوین یا قرآن گرامی ہی نزدیک اللہ کے اور فرشتون کے اور مومنون

سے کہ یا حافظ اور قاری اسکا معزز اور مکرم ہی اور وہ قرآن شریف لکھا ہی فی کتٰبٍ مکنونٍ بیچ کتاب پوشیدہ اور نگاہ رکھی گئی کے نزدیک خدا کے یعنے لوح محفوظ مین لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَؕ نہ ہاتھہ لگاوے اُس لوح کو یعنے خبردار نہوں اُس چیز سے کہ اوسمین لکھی ہی مگر پاک یعنے فرشتے کہ پاک ہین بڑی صفتون سے یا ضمیر لا یمسہ کی عاید ہی طرف قرآن کے اور مراد اِس سے مصحف ہی یعنے نچھووین مصحف کو مگر پاک لوگ اور یہان نفی بمعنے نہی ہی یعنے جنب اور محدث کو چاہئے کہ مس کرین مصحف کو سمجھلیجے کہ نزدیک امام اعظم کے محدث اور جنب اور حایض و نفساس مصحف نکرین مگر بغلاف منفصل اور امام مالک اور شافعی والے حمل مصحف اور مس محدث اور جنب اور حایض کو تجویز نہین کرتے اور حنابلہ کہتے ہین کہ جنب اور محدث کو حمل اور مس مصحف روا ہی اور حایض کو نہین اور نوادر مین مذکور ہی کہ جنب اور حایض کو بقول امام ابو یوسف جایز ہی لکھنا قرآنکا اگر لوح زمین پر ہو اور امام محمد کے نزدیک کسی وجہ سے روا نہین اور بعضے مس کو حمل قرات پر کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ دوست تر میرے نزدیک یہہ ہی کہ قرآن نہ پڑھے مگر پاک محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ مراد اس طہارت سے توحید ہی یعنے قرآن نپڑھے مگر مومن اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد مس سے اعتقاد ہی یعنے معتقد قرآن کے نہین مگر پاکیزہ دل کہ مومن ہین یا عمل کرنیوالے قرآن پر مراد ہین یعنے نگاہ رکھنے والے احکام قرآن کے نہون مگر وہ لوگ کہ پاک صاف ہین کدورت شرک سے یا جاننے والے معانی قرآن کے مراد ہین یعنے تفسیر اور تاویل قرآن شریف کی نہین جانتے مگر وہ لوگ کہ جنکو صفائے سر حاصل ہی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ پاکی سر یعنی ماسوی اللہ ہی نظم آئینہ سر کو پہلے کر صاف ز انکار خیال ماسوی سے تا ذوق اُٹھاوے رافتا تو ئے معنے کلام کبریا سے بحر الحقایق مین ہی کہ اسرار قرآن نہین کھلتے مگر اُس کسیکو کہ پاکیزہ ہو لوث توہم غیر اور غیریت سے اور مقام شہود کو پہنچکر مرات کائنات مین مشاہدہ ذات کرے اور معنی سوا فناے شاہد المشہود اور استہلاک قاصد بمقصود نابود ہی فرد تا نہو گا فنا ز خود را فت کہ بارگاہ خداوند کھلیگا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے جلد ثالث کے مکتوب چہارم مین لکھا ہی کہ مساس نکرے اسرار مکنونہ قرآنی کو مگر وہ جماعت کہ لوث تعلقات بشریت سے پاک ہو اور رمز دوسری اُسمین یہہ کہ قرآن کو نچاہیے کہ پڑھین مگر وہ گروہ کہ نفوس انکے ہوا و ہوس سے مزکی ہون اور شرک جلی و خفی اور آلہ آفاقی و انفسی سے مطہر ہون بیان اسکا یہہ ہی کہ مناسب حال مبتدی سلوک ذکر ہی اور نفی ماسوائے مذکور یہانتک کہ کچھہ ماسوائے سے علم اسکے نرہے اور کچھہ چیز غیر حق سبحانہ سے مراد اسکی نہو اگر بتکلیف اشیا کو یاد دلاوین یاد اسکو نہ آوے اور مقصود اسکا نہو جو یہہ حالت پیدا ہو شرک سے پاک آلہ آفاقی اور انفسی سے آزاد ہوا اُسوقت سزاوار ہی کہ بجائے ذکر تلاوت قرآن کرے اور بدولت قرآن ترقیات فرماسے پہلے حصول اسحالت کی کہ گذری تلاوت قرآن کرنا داخل اعمال ابرار ہی اور بعد حصول اس حالت کے منجملہ اعمال مقربین چنانچہ ذکر پہلے حصول اس نسبت کی اعداد عمل مقربین سے تہا اور اعمال ابرار منجملہ عبادات ہی اور اعمال مقربین منجملہ تفکرات اور تفکر ایک ساعت بہتر ہی عبادت ہفتاد و شش سال سے تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستۃ و سبعین سنۃ اور تفکر عبادت جانا ہی باطل سے طرف حق کے جسقدر کہ فرق درمیان ابرار اور مقربین کے ہی عبادت و تفکر مین انکے بھی اسیقدر تفاوت ہے سمجھہ لیجیے کہ جو ذکر مبتدیکا اعمال مقربین مین ہی وہ یہہ ہی کہ شیخ کامل مکمل سے اخذ کیا ہوا ور مقصود اسکا سلوک طریقت ہو والا وہ ذکر بھی منجملہ اعمال ابرار ہی واللہ سبحانہ اعلم بالصواب

تنزیل من رب العلمین قرآن اُتارا گیا ہی پروردگار عالمون کی طرف سے افبھذا الحدیث انتم مدھنون
قرآن ہی تم ای اہل مکہ سستی کرتے ہو یا انکار کرتے ہو یا ایمان نہین لاتے وتجعلون رزقکم انکم تکذبون اور کرتے ہو تم
روزی اپنی قرآن سے یہہ کہ تم جھٹلاتے ہو فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون پس کیون نہین جسوقت کہ پہنچتی
ہی جان حلق کو وقت مرگ کے اور تم اُسوقت دیکھتے ہو مرنے والے کو ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون
اور ہم بہت نزدیک ہین طرف اُس مرنے والے کے تم سے و لیکن نہین دیکھتے تم اور نہین جانتے اور وہ قریب ساتھ
علم اور قدرت اور رویت کے ہی فلولا ان کنتم غیر مدینین ترجعونھا ان کنتم صدقین پس کیون نہین اگر ہو تم غیر جزا دینے
کے قیامت مین پھیر لاتے جان کو جسم مین اگر ہو تم سچے حاصل آیت کا یہہ ہی کہ اگر ہو تم راست گو حشر اور جزا کے انکار مین تو کیون
نہین پھیر لاتے روح کو جسد مین دم مرگ فاما ان کان من المقربین پس اگر وہ ہی مرنے والا مقربون سے اللہ کو جو سابقین ہین
فروح پس اسکو راحت ہی یا رحمت ہی آسانی کی یا چھٹکارا ہی غم سے یا بخشش ہی گناہ سے یا کشادگی ہی تنگی سے اور یہہ سب
چیزین قبر مین ہین یا قیامت مین وریحان اور رزق جاودانی ہی یا خوشبو یا تحفہ ملائکہ یا نماز ہی اور یہہ سب بہشت مین ہین
وجنت نعیم اور بوستان ہی نعمت والا واما ان کان من اصحب الیمین فسلم لک من اصحب الیمین اور جو اگر ہی وہ مرنے والا اصحاب
داہنی طرف والون سے پس سلامتی ہی تجھکو اے وہ کوئی کہ ہی تو صاحب داہنی طرف والون کے سے یا یہہ معنی ہین کہ سلام تجھپر اے
محمد اصحاب یمین سے کہ بھائی تیرے ہین یا مژدہ سلامتی ہی تجکو انسے سنکے تو خوش ہوکر یہہ سلامت ہین سب آفت سے
واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وتصلیۃ جحیم اور جو یہہ ہی کہ اگر ہی وہ مرنے والا جھٹلانے والون مین خدا
اور رسول کو گمراہون راہ حق سے پس اسکو مہمانی ہی گرم پانی سے دوزخ کے اور داخل کرنا ہی دوزخ بیچ دن قیامت کے
ان ھذا لھو حق الیقین تحقیق یہہ جو بیان ہوا تینون گروہونکا احوال بیان کیا البتہ وہ سچ اور یقین ہی بیشک وشبہ اے پیغمبر فسبح باسم
ربک العظیم پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار اپنے بزرگ کے جو لائق اُسکی کبریائی اور بڑائی کے ہو یا نماز پڑھ
ساتھ ذکر پروردگار اپنے کے یا سبحان ربی العظیم کہہ حدیث مین وارد ہی کہ بعد نزول اس آیت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اجعلوہا فی رکوعکم پڑہا کرو تم سبحان ربی العظیم بیچ رکوع نماز اپنے کے سورۂ حدید مدینہ مین نازل ہوئی انتیس
آیتین ہین پانچ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار چار سو چہتر حرف ہین فواصل اُسکے ... ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ واقعہ کے یون ہی
کہ اختتام اُسکا بذکر تسبیح الہی تھا آغاز اسکا بھی ساتھ تسبیح حق تعالی کے ہوا

سورۃ الحدید مدنیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تسع وعشرون آیۃ

سبح للہ ما فی السموت والارض پاکی بیان کرتا ہی واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی فرشتون اور ستارون وغیرہ سے
اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی حیوانات اور جمادات اور نباتات وغیرہ سے یا نماز پڑھتے ہین واسطے خدا کے آسمانون مین فرشتے
اور جو زمین مین ہین مومنون سے وھو العزیز الحکیم اور وہی ہی زبردست حکمت والا لہ ملک السموت والارض واسطے اُسکے
ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی کہ وہی بنانے والا ہی انکا اور تصرف کرنے والا ہی یحی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر
جلاتا ہی اور مارتا ہی دنیا مین اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی جسے مارتا ہی جسے جلاتا ہی ھو الاول والاخر وہی ہی سب سے پہلے

اور سب کا بنانیوالا قدیم ازلی کہ اول اسکے کی ابتدا ہی نہین اور وہی ہی سب سے پیچھے باقی ابدی کہ آخر اُسکے کو انتہا ہی نہین فرد
نہ اول کو اُسکے بدایت کہین نہ آخر کو اُسکے نہایت کہین وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ اور وہی سب سے ظاہر دلیلون کے سبب سے
چھپا ہوا کہ وہم اور خیال مین گنجایش نہین آتا فرد ظاہر ہی اگرچہ قدرت اُسکی نہ مخفی ہی و لے حقیقت اُسکی نہ سمجھ لیجیے کہ آدمی کے
حق مین چار گروہ عالم بشریت کام آتے ہین پہلا وہ گروہ ہی کہ اول حال مین اسکے کام آوے جیسے مان باپ دوسرا وہ جو آخر زندگانی
مین دستگیری کرے جیسے آل و اولاد تیسرا وہ کہ ظاہر شریک حال ہو جیسے دوست یار مصاحب چوتھا وہ جو چھپی معاش
رکھے جیسے جورو مین اور لونڈیان پس گویا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اعتماد اُنپر مت کرو اور اپنا کارساز اُنھون کو نجانو کہ اول مین ہون
جو تمھین عدم سے وجود مین لایا ہون اور آخر مین ہون میری ہی طرف تمھارے سب کی بازگشت ہوگی اور ظاہر مین ہون
صورتین تمھاری کیا اچھے ڈول کی مین نے بنائی ہین اور باطن مین ہون دلو نہین تمھارے کیا کیا اسرار حقائق رکھے ہین مین نے
نظم اول تو ئی آخر تو ئی نہ ظاہر تو ئی باطن تو ئی نہ ہی تو ہی تو ہر حال مین نہ دیکھا تو ای بیچند و چون نہ اول ہی تو بے ابتدا
آخر ہی تو بے انتہی نہ ظاہر بعقل سے بری باطن تفکر سے برون نہ بحر الحقایق مین ہی کہ اول ہی عین آخریت مین اور آخر ہی عین
اولیت مین اور ظاہر ہی عین باطنیت مین اور باطن ہی عین ظاہریت مین شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ سے پوچھا کہ اللہ سبحانہ
کو کس چیز سے پہچانا تمنے کہا اس سے کہ ضدین جمع فرمائی ہین پھر یہہ آیت پڑھی اور کہا کہ متصور نہین ہی جمع اضداد
حیثیت واحدہ مین مگر اُسی واحد مین نظم وہ ہی اول اور اول مین آخر نہ وہ باطن ہوگا اور باطن مین ظاہر نہ ور اسمین سب
ہی اور سب مین نموار نہ عجب کچھہ اُسکے ای رافت ہین اسرار نہ ہی سب کے ساتھہ اور سب سے جدا ہی نہ ہی سب مین ظاہر اور سب سے
چھپا ہی وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وہ ساتھہ سب چیزون کے دانا ہی اول اور آخر اُسکے علم مین برابر ہی ظاہر اور باطن ایک ہی
هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ وہی ہی جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اپنی قدرت
سے بیچ چھہ دن کے تو کہ فرشتے انکا بنانا دیکھین پھر قصد کیا او پر تدبیر عرش کے اور وہان جو کچھہ چاہا کیا يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي
الْأَرْضِ جانتا ہی جو کچھہ داخل ہوتا ہی بیچ زمین کے جیسے تخم اور قطرے مینہہ کے اور خزانے اور مردے وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور
جانتا ہی جو کچھہ نکلتا ہی زمین سے مثل پیر بوٹے کے اور کانون کے اور دفینون کے دنیا مین اور بعضے خزانون کے اور تمام مردون کے
آخر مین وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اور جانتا ہی جو کچھہ اترتا ہی آسمان سے جیسے مینہہ اور اولے اور برق اور فرشتے اور احکام وَمَا
يَعْرُجُ فِيهَا اور جو کچھہ کہ چڑھتا ہی اور داخل ہوتا ہی بیچ آسمان کے جیسے اعمال صالحہ اور دعائین اور فرشتے لکھنے والے
عمل بندون کے وَهُوَ مَعَكُمْ اور وہ ساتھہ تمھارے ہی علم اور قدرت سے عام اور فضل اور رحمت سے خاص أَيْنَ مَا كُنْتُمْ جہان کہین تم
معیت اُسکے علم اور قدرت کی کسی حال مین تم سے جدی نہین اور یہہ معیت عقل سے دریافت نہین ہوتی بلکہ ذوق اسکا کشف سے انتہا
فرد یہہ معیت بیان سے ہی افزون نہ کہ زمان و مکان سے ہی بیرون وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور اللہ تعالے ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے
ہو تم دیکھتا ہی اور اُس کی جزا دیگا لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ واسطے اسکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی وَإِلَى اللَّهِ
تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور طرف اللہ تعالی کے پھیرے جاتے ہین سب کام يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ داخل کرتا ہی
رات کو بیچ دن کے ایام گرما مین اور داخل کرتا ہی دنکو بیچ رات کے ایام سرما مین وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اور وہ جانتا ہی سینے

معیت

والی بات کو جو بھی ہوں اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ایمان لاؤ تم اے کافرو ساتھ اللہ کے اور اسکے ایک جا لاؤ اور ساتھ پیغمبر اسکے
کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور انکی تصدیق کرو وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ اور خرچ کرو راہ خدا میں اس مال سے کہ کیا ہے
خدا نے تمکو جانشین پہلوں کا بیچ اسکے یعنے مال پہلے لوگوں کا جو انکی وفات کے بعد تمہارے ہاتھ لگا ہے ابھی شد و فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ پس جو لوگ کہ ایمان لائے تم میں سے خدا اور رسول پر اور خرچ کیا مال اپنا زکوۃ میں جہاد میں خیرات میں واسطے
انکے ہے ثواب بڑا کہ بہشت اور نعمتیں وہاں کی ہیں وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ اور کیا ہے واسطے تمہارے کہ نہیں ایمان لا
ساتھ خدا کے اور وحدانیت اسکی کے اور حال یہہ ہے کہ پیغمبر پکارتا ہے تمکو ساتھ حجت اور دلیلوں کے تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ پروردگار
اپنے کے وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور تحقیق لیا ہے خدا نے قول تمہارا کو میثاق کے دن اوپر اقرار ربوبیت کے
اور نفی شرک کے اگر ہو تم باور رکھنے والے اس دن کو کہ حق تعالی نے فرمایا تھا الست بربکم اور تمنے کہا تھا بلے هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ
عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ وہی خدا جو اتارتا ہے اوپر بندہ اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں نشانیاں روشن کہ قرآن اور معجزے ہیں
لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ تو کہ نکالے خدا تمکو بسبب قرآن کے یا پیغمبر بسبب دعوت کے اندھیروں سے کفر کے طرف روشنی
ایمان کے یا جہل سے طرف علم کے اور ضلالت سے طرف ہدایت کے اور مخالفت سے طرف موافقت کے یا ظلمات حجابات سے طرف
نور تجلی کے فرد معجزے سب اس لئے حق کیطرف تیز ہیں آسنے تا کہ اٹھا کر حجاب نور تجلی دکھاوے وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور
تحقیق اللہ تعالی ساتھ تمہارے البتہ شفقت کرنیوالا ہے کہ قرآن شریف بھیجا مہربان ہے کہ رسول کو تمہاری ہدایت کے واسطے
مقرر کیا وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور کیا ہے واسطے تمہارے اور کیا فائدہ دیکھتے ہو اور کیا عذر ہے
یہہ کہ نہ خرچ کرو تم مال اپنے کو بیچ راہ اللہ تعالی کے اور حال یہہ ہے کہ واسطے اللہ کے ہے میراث آسمانوں کی اور زمین کی یعنے جو
آسمان و زمین میں ہے بعد مرنے لوگوں کے اسیکا ہوگا اور ابھی اسیکا ہے لیکن ظاہر میں تصرف خلافت کا ہے پھر ظاہری تصرف بھی نہ ہوگا اس
کلام میں ترغیب ہے کہ اللہ کی راہ میں مال دو کہ تمہارے ہاتھ میں نہ رہیگا اپنے واسطے ذخیرہ آخرت کا کیوں نہیں کرتے لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ
مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ نہیں برابر تم میں سے اے مومنوں وہ شخص کہ خرچ کرے مال پہلے فتح مکہ کے کہ اہل اسلام تھوڑے تھے اور لڑے
ساتھ دشمنوں دین کے ساتھ اس شخص کے کہ بعد فتح مکہ کے مال خرچ کرے اور ارادہ جہاد کا رکھے کیونکہ بعد فتح مکہ کے مال بہت
آیگا پھر اسقدر احتیاج نفقے کی اور مقاتلے کی نرہیگی اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً یہہ لوگ نفقہ دینے والے اور لڑنے والے پہلے فتح مکہ
بڑے ہیں درجے اور مرتبے میں مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ان لوگوں سے کہ خرچ کریں بعد فتح مکہ کے اور جہاد کریں وَكُلًّا
وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى اور سب کو کہ پہلے فتح مکہ سے نفقہ اور قتال کریں یا پیچھے وعدہ دیا اللہ نے بہشت کا لیکن درجوں میں البتہ فرق ہے
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم نفقہ اور قتال سے اخلاص سے یا ریا سے خبردار ہے اکثر مفسرین اس
آیت کو امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں کہتے ہیں کہ پہلے جو ایمان لایا اور نفقہ دیا اور کفار سے مقابلہ کیا وہی تھے
فرد سر دفتر سابقان ہیں صدیق کے قطب ہمہ صادقان ہیں صدیق مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ کون شخص ہے جو قرض دیوے اللہ تعالی
اللہ کی راہ میں مال اپنا خیرات کرے باُمید ثواب کیونکہ عوض مال کے ثواب چاہتا ہے گویا قرض دیتا ہے قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا
یعنے دل کے اخلاص سے فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ پس دونا کرے خدا اس قرض کو واسطے اسکے یعنے اجر اور ثواب اسکا دوچند کرے

ع

وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ اور واسطے اسکے ہے ثواب باکرامت کہ جنت ہے يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
یاد کر اسدن کو کہ دیکھیگا تو ایمان والون کو اور ایمان والیون کو پل صراط پر اور اسدن دوڑتا ہوگا نور انکا یعنے روشنی تو عہد اسکے
کی آگے انکے کہ آسانی سے گذر جاوین اور داہنے طرف انکے تاکہ بہشت کی راہ دکھاوے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے منقول ہے نور ہر ایک کا موافق عمل اسکے ہوگا کسیکا وہان سے بہشت تک کسیکا مثل کوہ کسیکا مانند چمکارے کے کہ چمک چمک کر
راہ دکھاویگا غرض کوئی مومن نور سے خالی نہوگا اور فرشتے انکو کہینگے بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
خوشخبری ہے تمکو آج داخل ہونا ہے بہشتون مین کہ ہمیشہ چلتے ہین نیچے منزلون اور درختون انکے سے نہرین اور رہوگے تم ہمیشہ رہنے والے
بیچ انکے ذٰلِكَ یہہ خوشخبری ہمیشہ رہنے کی بہشت مین هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ ہی مراد پانا بڑا کہ قیامت کے ڈرون سے بچ کر
جنت مین پہنچکر دیدار محبوب حقیقی سے مشرف ہوتا ہے فردست نظر یافت کشتی تو اور سپارے پہ کرے اللھم جانین اپنی صدقے اسکے
نظارے پہ کرے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مومنون کو پل صراط پر نور دیوینگے اور کافرون اور منافقون کو اندھیرے مین چلا دینگے
اور مومن جب پھر کر دیکھینگے تمام پل صراط روشن ہو جاویگا پھر منافق انسے عرض کرینگے کہ ذرا ٹھہرو کہ ہم بھی تمہاری روشنی
مین چلے آوین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ یاد کر اسدن کو کہ کہینگے
منافق مرد اور منافق عورتین اسواسطے ان لوگون سے کہ ایمان لائے ہین انتظاری کرو ہماری یا نظر کرو ہمپر تاکہ ہم بھی روشنی لیوین
نور تمہارے سے قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا کہا جاویگا یعنے مومن کہینگے یا فرشتے کہینگے منافقون کو کہ پھر جاؤ پیچھے اپنے کو
یعنے دنیا مین جاؤ پس ڈھونڈھو لاؤ نور کو کہ یہان محشر مین نور نہین کسب کیا جاتا دنیا سے اپنے ساتھ لاؤ یہان کام آویگے
نظم جاؤ دنیا مین اگر ہوسکے تو لاؤ نور کسب کی جا ہے وہی حشر تو ہی جاسے ظہور رہ منافق یہہ بات نہین سمجھینگے وہ جاوینگے
کہ ہمارے پیچھے نور ہے منہہ پھیرینگے فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ پس مارا جاویگا یعنے فرشتے حکم الہی سے مارینگے درمیان منافقون
اور مومنونکے کوٹ کہ واسطے اسکے دروازہ ہوگا مومنون کے جانے کے واسطے بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ اندر کی طرف اس کوٹ کے کہ مومن جاوینگے
بیچ اسکے رحمت ہوگی کیونکہ بہشت سے نزدیک ہے وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ اور باہر کی طرف اس دیوار کے کہ منافق ہونگے
اسطرف سے ہوگا عذاب کیونکہ دوزخ کے نزدیک ہے اور منافق جو پیچھے پھر کے دیکھینگے اور روشنی نہ نظر آویگی اندھیرا پاوینگے
تو مومنون کی طرف منہہ پھیرا دینگے وہان دیوار حائل دیکھینگے درمیان اپنے اور انکے پھر روزن کے در سے جھانکینگے مومنونکو
بہشت کی طرف جاتے دیکھینگے يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ پکارینگے انکو زاری سے اور کہینگے اے مومنون کیا نہ تھے ہم ساتھ تمہارے
دنیا مین نماز جماعت کی تمہارے ساتھ پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے تم مین ملکر قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ کہینگے مومن ہان تھے تم
ظاہر مین ساتھ ہمارے ولیکن تھے تم فتنے مین ڈالا تھا جانون اپنی کو بسبب نفاق کے وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ اور انتظار کرتے تھے تم ہماری برائی ہونیکا
یا توقف کرتے تھے تم توبہ کرنے مین اور شک لاتے تھے تم نبوت مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ اور فریب
دیا تمکو آرزوون تمہاری نے یعنے تم دور دور کے منصوبے باندھنے لگے اور بندوبست کرنے لگے حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ یہانتک کہ آیا حکم خدا کا جان نکالنے کو تمہاری وَغَرَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اور فریب دیا تمکو ساتھ اللہ تعالے کے شیطان فریب دینوالے نے یا دنیا نے فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس آج لیا
جاویگا تمسے اے منافقو بدلا کچھ فدا یعنی کر کر عذاب سے چھوٹ جاؤ اور نہ ان لوگون سے جو کافر ہوے مَاْوٰىكُمُ النَّارُ جگہہ رہنے کی تمہارے آگ ہے

آگ ہی هِیَ مَوْلٰىكُمْ آگ ہی رفیق تمہاری وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور بُری جگہہ پھر جانے کی آگ لکھا ہی کہ مسلمان مکے مین فاقے کھینچتے تھے اور عبادت
بہت کرتے تھے بعد ہجرت کے جو مال ہاتھہ لگا قصور اور فتور عبادتمین آگیا حق تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ کیا نہین آیا وقت واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے ہین یہہ کہ عاجزی کرین دل
اُنکے واسطے ذکر کرنے خدا کے اور واسطے اُس چیز کے کہ اُتارا خدا نے کلام اپنے سے بعضے کہتے ہین کہ جب صحابہ آپس مین فراخ اور
ہنسی بہت کرنے لگے تو یہہ آیت اُتری اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ منافقون کی شان مین اُتری ہی کہ کیا نہین آیا وقت واسطے اُن
لوگون کے کہ ایمان لائے ہین زبان سے یہہ کہ دل اُنکے ڈرین اور اخلاص پیدا کرین وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ اور نہ ہووین
مانند اُن لوگون کے کہ دیئے گئے تھے کتاب پہلے اس سے یعنے یہود اور نصاریٰ کے مانند نہو کہ اُن کو توریت اور انجیل دی تھی فَطَالَ
عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ پس دراز ہوئی اوپر اُنکے مدت یعنے عمر بڑی پائی اور منتہے دور دور زمانے کے پس سخت ہو گئے دل اُنکے
اور ڈر اُنکا بس نرہا وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور بہت اُنمین سے خارج ہین دین سے اور تارک ہین احکام کتاب کے جو اُنپر اُتری ہی قساوت
قلبی کی شدت سے لکھا ہی کہ علامت سختی دل کی غفلت ہی اور نرمی دل کی توجہ بطاعت فرد نتیجہ سختی دل کا ہی غفلت اور نشانہ نرمی
دل کا ہی طاعت اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا جانو ای منکر و بعث کے یہہ کہ خدا تعالی زندہ کرتا ہی زمین کو پیچھے مرنے اُسکے کے
اور اسیطرح جلا ویگا مردون کو قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تحقیق روشن کین ہمنے واسطے تمہارے نشانیان
قدرت اپنی کی تو کہ تم عقل پکڑو اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ تحقیق خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے والی عورتین یہہ قرات
امام حفص کی ہی بہ تشدید صاد اور اوروں نے بتخفیف صاد پڑھا ہی یعنے تصدیق کرنیوالے مرد اور تصدیق کرنیوالیان عورتین وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ
قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ اور حال یہہ ہی کہ قرض دیتے ہین اللہ کو قرض دینا اچھا پاک مال سے دو چند کیا جاویگا واسطے
اُنکے دس سے سات سو تک اور زیادہ اس سے بھی اور واسطے اُنکے ہی ثواب باکرامت یعنے جنت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ اور جو کہ ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور پیغمبرون اُسکے کے اور شک نہ لائے خبرون اور حکمون مین اُنکے
یہہ لوگ وہی ہین سچے وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور گواہ دن قیامت کے نزدیک پروردگار اپنے کے اوپر انبیا اور امت اُنکی کے
یا شہید جو ہوئے ہین راہ حق مین نزدیک پروردگار اُنکے کے لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ واسطے اُنکے ہی ثواب اُنکا جو وعدہ کیا ہی ہمنے
اور نور اُنکا کہ قیامت کے دن اُنکے ساتھہ ہوگا وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ اور جنہون نے کہ چھپایا حق کو اور

انکار نبوت پیغمبرونکا کیا اور جھٹلایا آیتون ہماری کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتاری ہین ہمنے یہہ لوگ ہین رہنے والے دوزخ کے ہین
اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ جانو ای طالبو دنیا کے یہہ کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہی اور دل بہلانا ہی نظم لعب طفلان ہی متاع دہر
حلوا ظاہر ہی اور باطن زہر نیک آغاز اور بد انجام صورتا پختہ سیرتا ہی خام دوری ہر شکل اس سے ہی اولی تا ہو رافت تقرب مولی
وَّزِیْنَةٌ اور بناؤ کرنا ہی اور آرائش ہی صرف دیا رکھا تو نہین نفیس لباس تو نہین ہوا دار مکانون مین راہ وار سواریون وَّتَفَاخُرٌ
بَیْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ اور بڑائی کرنی ہی آپس مین اور فخر کرنا ہی اوپر زیادتی کے بیچ مالون اور اولاد کے سمجھے
کہ زمانہ اندک مین یہہ لہو اور لعب اور یہہ فرح اور طرب رنج و تعب سے بدل جاتا ہی پھر سب آرائش اور بناؤ اور تمام چیزیں اور رجا و دور ہوکر تفاخر تکاثر کی
راہ نکل جاتا ہی پس مثال اُسکی جلد جانے مین كَمَثَلِ غَیْثٍ مانند مینہہ کے ہی کہ اچھے کھالی ہوئی زمین پر برسے اور جو تم اُسمین ہی جلد

رویدہ ہو پھر لہلہانے کے سبب اَعۡجَبَ الۡكُفَّارَ نَبَاتُهٗ خوش لگے کھیتی کرنیوالے کو اوگنا اُسکا ثُمَّ يَهِيۡجُ فَتَرٰىهُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ يَكُوۡنُ حُطٰمًا
پھر خشک ہو جاوے کسی آفت آسمانی یا زمینی سے پس دیکھے تو اُس لہلہانے کو پھر زرد ہو وے بعد سبزی کے پھر ہو جاوے بعد زردی کے ریزہ
ریزہ وَفِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ اور بیچ آخرت کے عذاب ہی سخت دشمنان خدا کو تمام عمر طلب دنیا میں کھوتے ہیں اور حق کو بھول جاتے
وَّمَغۡفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانٌ اور بخشش ہی اللہ کی طرف سے اور رضامندی دوستان خدا کو کہ جستجو سے مولیٰ میں ترک و سرا کرتے
اور اسکے خیال میں جیتے اور مرتے ہیں فقر و کہاں کی دنیا کدھر کی عقبیٰ خیال ہی سراسر الہی ہی دلمیں نہ عجب سے دہیان او عجب تصور عجب خیال
سا ہی دلمیں وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر فائدہ فریب کا سمجھ لیجیے کہ جو دنیا کو ہوائے نفسانی
میں صرف کرے نہ رضائے رحمانی میں اُسکے واسطے متاع غرور ہی اور جو رضائے رحمانی میں صرف کرے نہ ہوائے نفسانی میں
اسکے لیے متاع سرور ہی فقیر دستے نفس کے یہہ متاع الغرور سبے حق ہی ہی متاع السرور سَابِقُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ جلد چلو اور
دوڑو طرف اسبابوں بخشش کے کہ واقع ہی پروردگار تمھارے سے اور اسباب مغفرت کے توبہ یا استغفار یا ادا صلوٰۃ یا روزہ
یا صدقہ یا جہاد یا تکبیر اولیٰ یا حضور جماعت ہی سلمی نے کہا ہی کہ وسیلہ مغفرت متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی پس حق تعالیٰ فرماتا
کہ دوڑو آپکی متابعت میں کہ سبب مغفرت ہی وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا كَعَرۡضِ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اور بہشت کہ چوڑائی اُسکی مانند چوڑائی
آسمان اور زمین کے ہی بشرطیکہ سبکو باریک ورق کر کر آپسمیں ملاویں اُعِدَّتۡ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ تیار کی گئی ہی ایسی بہشت
واسطے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور پیغمبروں اُسکے کے ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ یہہ ہی فضل خدا کا
اور کرم اُسکا کہ دیتا ہی اُسکو جسے چاہتا ہی وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہی مومنوں پر کہ دنیا میں توفیق
ایمان کی دیتا ہی اور آخرت میں بخشتا ہی مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِيۡبَةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَهَا نہیں پہنچی کوئی
مصیبت بیچ زمین کے مثل قحط اور گرانی او نقصان مال اور کھیتی وغیرہ کے اور نہ بیچ جانوں تمھاری کے مانند بیماری اور ضعف
اور فقر اور مرگ اولاد وغیرہ کے مگر بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا ہی پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اُس مصیبت کو یا زمین کو یا جانوں تمھاریکو
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ تحقیق یہہ لکھنا لوح محفوظ پر باوجود بہت ہونے کے اوپر اللہ کے آسان ہی اور یہہ کمال مہربانی سے
تمکو بتا دیا تو کہ جانو کہ تقدیر ثابت ہی اُسکے احکام میں تغیر نہیں اور لکھا اسواسطے ہی لِّـكَيۡلَا تَاۡسَوۡا عَلٰى مَا فَاتَكُمۡ تو کہ نہ غم کھاؤ
اوپر اُس چیز کے کہ چوک گئے تم اور جاتی رہی تم سے وَلَا تَفۡرَحُوۡا بِمَاۤ اٰتٰٮكُمۡ اور نہ خوش ہو تم ساتھ اُس چیز کے کہ دیا تمکو مال
متاع دنیا سے یہہ اخبار ہی یعنی نہی ہی یعنے دنیا کے آنے سے خوش نہو اور نہ جانے سے دلگیر کہ اقبال اور ادبار اسکا بے قرار
مدار ہی نظم نہ آنے میں دنیا ہی ثابت قدم ہے نہ جانے میں اسکے دوام و قدم ہے کبھی آتے ہی اور کبھی جاتی ہی چمک برق کی سی یہہ دکھلاتی ہی
نہ اقبال کو اسکے ہی کچھ قرار نہ ادبار کا اسکے ہی اعتبار نہ خوشی اسکے آنے کی رافت نکر نہ جانے سے تو اسکے ہو نوحہ گر
حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جو کوئی اس آیت پر کام کریگا زاہدی اپنی تمام کریگا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرِ
اور اللہ نہیں دوست رکھتا ہر ایک مکر کرنیوالے کو فخر کرنیوالے کو اور وہ کیسے ہیں الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ وہ ہیں جو بخل کرتے
ہیں باوجود دیکہ مال اسباب ہی اور براہ خدا نہیں دیتے وَيَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ اور باوجود اپنے بخیلی کے حکم کرتے ہیں لوگونکو
ساتھ بخل کے بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس آیت سے یہود ہیں کہ بخل کیا اُنھوں نے علم کا یہہ جانتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتیں اور

احوال اُنکے اور اُسے چھپایا اور اوروں کو بھی چھپانے کا حکم کیا وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اور جو کوئی پھر جاوے مال براہ خدا دینے سے یا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے پس تحقیق اللہ وہی ہے بے پروا اُس سے اور اُسکے مال سے تعریف کیا گیا ذات اور صفات میں پھر نا شمنون
دین کا اُس سے ضرر نہین کرتا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولون کو یعنے فرشتونکو پیغمبرون پر ساتھ دلیلون
ظاہر کے کہ معجزے ہین یا شریعتین روشن ہین وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ اور اتاری ہمنے ساتھ اُنکے کتاب دین دنیا کے فائدونسے بھری
ہوئی وَالْمِيْزَانَ اور اتاری ہمنے ساتھ اُنکے ترازو لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ توکہ قائم ہون لوگ ساتھ عدل کے ترازو حضرت نوح علی نبینا
و علیہ السلام کے زمانے مین اتری تھی کہ آپسمین معاملے کے وقت برابر حق بانٹ لیوین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد انزال میزان سے اسباب
اوسکے اور حکم کرنا اسکا ہے وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ اور اتارا ہمنے لوہا آدم علیہ السلام پر معالم مین ہے کہ چار چیزین بابرکت آسمان سے زمین پر اتاری
ہین آگ پانی نمک لوہا فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ بیچ لوہے کے لڑائی سخت ہے یعنے اسباب اور آلات جو لڑائی مین کام آوین خواہ دشمن
کے مارنے کے جیسے بندوق تلوار برچھی قبض کٹار خواہ اپنی جان بچانے کے جیسے زرہ خود دستانے چار آئینے وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ
اور فائدے ہین واسطے لوگون کے کیونکہ جو صفتین ہین اُنمین لوہا کام آتا ہے کوئی حرفت ایسی نہین جسمین آہن کو دخل نہو اور بڑا فائدہ اسمین یہ ہے
کہ کفار مسلمانون کی تلوار سے ڈرتے ہین اسی سبب سے اکثر بلاد مین اہل اسلام امن و امان سے بیٹھے ہین پس حق تعالے نے لوہا اتارا کہ کافر
ڈرین اور ترازو اتاری تا معاملات برابر اسکے فیصل کرین اور کتاب نازل کی تا حق اور جھوٹ پہچان لیوین وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ
بِالْغَيْبِ اور توکہ ظاہر کرے اللہ اس شخص کو کہ مدد کرتا ہے دین اُسکے کی اور پیغمبرون اُسکے کی سلاح سے کر جہاد کفار سے ساتھ غیب
کے یعنے جسوقت کہ پیغمبر حاضر ہون کیونکہ منافق پیغمبر کے حضور مین تو مددگار ہوتے تھے اور غیبت مین کنارہ کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ
عَزِيْزٌ تحقیق اللہ زور آور ہے دشمنونکے ہلاک کرنے مین غالب ہے سب پر حکم مین وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا
فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو بیچ قابیل پر اور ابراہیم کو نمرودیون پر اور کیا ہمنے بیچ اولاد اُن دونون کے پیغمبری
وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ اور وحی کی ہمنے اُنپر کتاب کہ نام ذاتی تھی پس بعضے اُنمین سے کہ انبیا اُنپر آئے راہ پانے والے ہین و
كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور بہت اُنمین سے فاسق ہین یعنے ایمان کسی کتاب اور رسول پر نہین رکھتے ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ پھر پیچھے
لائے ہم اوپر قدمون نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے اور امتون اُنکی کے بِرُسُلِنَا پیغمبر اپنے چنانچہ بعد نوح کے ہود اور
صالح اور لوط علیہم السلام آئے اور بعد ابراہیم کے اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور یوسف علیہم السلام وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ
الْاِنْجِيْلَ اور پیچھے لائے ہم اُس رسالت کو اور تمام کین ہمنے انبیائے بنی اسرائیل کے ساتھ عیسیٰ بیٹے مریم کے اور دی ہمنے اُسکو کتاب
انجیل وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً اور ڈالی ہمنے بیچ دلون اُن لوگون کے کہ پیروی کرتے تھے عیسیٰ علیہ السلام
کی شفقت اور مہربانی ساتھ ایکدوسرے کے یعنے اُنکے تابعدارون اور خواصون کو آپسمین ایکدوسرے پر مہربان کیا وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا اور
گوشہ گیری کہ آپ نکالا تھا اُنہونے اُسکو اپنی طرف سے مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ نہین فرض کیا تھا ہمنے اُسکو اوپر اُنکے اور وہ یہہ تھا کہ جب حضرت
عیسیٰ کو آسمان پر لے گئے تو بعضے امت اُنکی احکام انجیل کو چھوڑکر کافر ہوئے اور بعضے لوگ اُسی دین پر رہے اور اُنمین سے نکلکر پہاڑ پر
چلے گئے کھانا پینا لباس نکاح ترک کرکر مجاہدے اور ریاضتین سخت کرنے لگے اور یہہ اُنپر فرض نہ تھا اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ
لیکن واسطے ڈھونڈنے رضامندی اللہ کے رہبانیت اختیار کی فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا پس نہ رعایت کی اُسکی حق رعایت کا
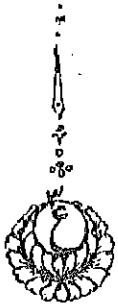
کرنا اُسکا اور گمراہ ہو گئے تثلیث کے قائل ہوئے اور قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہو گئے اور تھوڑے سے اُنہین سے متابعت عیسیٰ علیہ السلام مین درست رہ کر زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکر دولت اسلام سے مشرف ہوئے حق تعالیٰ اُنکے حق مین فرماتا ہی فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ پس دیا ہمنے اُن لوگونکو کہ ایمان لائے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اُس جماعت رہبانیون سے ثواب اُنکا وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور بہت تر سا اُنہین سے فاسق ہین نکلے ہوئے آئرۂ ایمان سے پس اہل کتاب کو فرماتا ہی حق تعالےٰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو عذاب خدا سے وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ اور ایمان لاؤ ساتھ پیغمبر اُسکے دیگا تمکو دونا ثواب مہربانی اپنی سے ایک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور ایک اور انبیاؤن پر ایمان لانے سے وَیَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَیَغْفِرْ لَكُمْ اور مقرر کریگا واسطے تمہارے نور کہ چلوگے تم پل صراط پر ساتھ اُسکے اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور خدا بخشنے والا ہی مومنون کو مہربان ہی اوپر اُنکے کہ ایمان لائے دوگنے ثواب کی امید مین جب بعضے اہل کتاب ایمان لائے تو بعضے جو نہین ایمان لائے تھے وہ انپر حسد کرنے لگے یہہ آیت نازل ہوئی کہ خدا اُنکو دوگنا ثواب دیتا ہی اپنی رحمت اور مغفرت سے لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ تو کہ جانین اہل کتاب کہ جنہون نے پرایمان نہین لائے یہہ کہ نہین قدرت رکھینگے اوپر کسی چیز کے فضل خدا کے سے یعنے جو کرامتین کہ مومنان اہل کتاب کے واسطے مذکور ہوئی ہین اُنہین سے یہہ نہ پاسکینگے وَاَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ اور تحقیق فضل یعنے زیادتی ثواب اور جزا دینی بیچ ہات قدرت خدا کے ہی دیتا ہی اُسکو جسے چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور خدا صاحب فضل بڑے کا ہی کہ تمام خواص و عوام اُسکے انعام سے خوش کام ہین

نظم قاف سے تاقاف ہی اُسکے کرم سے بہرہ ور ٭ شرق سے تاغرب پہنچا اُسکا ہی فضل عمیم ٭ رکھہ امید عفو اُس سے رافت پر جرم تو فضل فرماویگا وہ واللہ ذوالفضل العظیم ٭ سورۂ مجادلہ مدنی ہی بائیس آیتین ہین اور چار سو تہتر کلمے ہین اور ایکہزار نوسو نو حرف ہین اور تین رکوع ہین قد سمع اللہ المنزل ان اللہ یعلم المنزل الذین فواصل اسکی من نہ مرد ہین اور نظم اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ حدید کے یہہ ہی کہ اختتام اُسکا بذکر فضل خدا تھا افتتاح اسکا بیچ حق خولہ کے کہ قصہ اوسکا لکھا جاویگا مشعر آثار فضال کبریا ہوا

سورة المجادلة مدنیة وهي	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اثنتان وعشرون اٰیة

لکھا ہی کہ ایکدن اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے خولہ بنت ثعلبہ سے کہ اُسکی زوجہ تھی خلوت چاہی اسنے نمانا اُسنے کہا کہ انت علی کظہر امی یعنے تو اوپر میرے مانند پشت ماں میری کے ہی اور اسے ظہار کہتے ہین یہہ ایام جاہلیت مین طلاق تھی خولہ نے یہہ احوال جناب رسالت مآب مین آکر عرض کیا آپنے فرمایا کہ تو اسپر حرام ہوگئی اُسنے عرض کیا کہ اُسنے مجھکو طلاق نہین دی آپنے فرمایا گمان نہین لیجاتا مین مگر یہہ تو اسپر حرام ہوگئی خولہ نے بجہت کثرت اطفال اور مفارقت انیس بربینہ غمناک ہوکر پھر عرض کیا آپنے وہی جواب دیا آخر اُسنے روئے نیاز بصفرت بے نیاز لاکر جانب آسمان دیکھکر کہا اللھم انی اشکو الیک اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ تحقیق سنی اللہ نے بات اُس عورت کی کہ جھگڑتی تھی تجھہ سے بیچ کام خاوند اپنے کے اور شکایت کرتی تھی طرف اللہ تعالےٰ کے وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اور خدا سنتا ہی جواب سوال تمہارا دونوکا تم کہتے تھے تو اسپر حرام ہوگئی وہ کہتی تھی مجھے طلاق نہین دی اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ تحقیق اللہ تعالےٰ سننے والا ہی باتین لوگونکی دیکھنے والا ہی احوال اُنکے اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ جو لوگ کہ ظہار کرتے ہین تمہین سے بی بیون اپنی سے اور کہتے ہین کہ پشت تیری اوپر

میرے مانند پشت ماں میری کے نہیں ہو جاتیں مائیں اُنکی فی الحقیقت اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ نہیں مائیں اُنکی
مگر وہ عورتیں جنہوں نے جنا ہی اُنکو اور ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دائیاں بھی حکم ماؤں کا رکھتی ہیں وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ
الْقَوْلِ وَزُوْرًا اور تحقیق مرد البتہ کہتے ہیں نامعقول بات سے اور جھوٹھ کیونکہ جورو ماں نہیں ہوتی وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ اور تحقیق اللہ
تعالے البتہ معاف کرنیوالا ہی گناہ توبہ کرنیوالوں کا اس بات نامعقول سے بخشنے والا ہی اُنکو ساتھ قبول کرنے کفارے کے سمجھ
لیجئے کہ ظہار تشبیہ دینا ہی خاوند کا اپنی جورو کو ساتھ اپنی ماں کے پیٹھ کے یا ساتھ اور محرمات کے یا تشبیہ دینا جورو کو اور ایسے اعضا سے
محارم کے جسپر نگاہ کرنی حرام ہی اور محارم خواہ نسبی ہوں خواہ رضاعی اور اعضائے جیسے ظہر ہی اور بطن ہی اور فخذ ہی فرج ہی چنانچہ کہے کہ تو مجھپر
مانند پیٹھ ماں میری کے ہی یا مثل پیٹ ماں میری کے ہی یا ران ماں میری کے ہی یا شرمگاہ ماں میری کے ہی یا ماں کی جگہہ اور کسی محرم
کا نام لیا جیسے خالا پھپھی بہن بھانجی تو ان کلمات کے کہنے سے آدمی مظاہر ہو جاتا ہی اور اسکا مسئلہ یہہ ہی وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ
ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا اور وہ لوگ کہ ظہار کرتے ہیں بیبیوں اپنے سے پھر عود کرتے ہیں واسطے
توڑنے اس چیز کے کہ کہا تھا پس اوپر انکے آزاد کرنا ہی ایک گردن کا اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگادیں اور آپس میں حظ اٹھاویں
سمجھ لیجئے کہ عود کرنا نزدیک امام اعظم کے ارادہ کرنا وطی کا ہی اور نزدیک امام شافعی کے امساک کرنا عورت کا ہی زوجیت پر عقب
ظہار اگرچہ یک لحظہ ہو اور نزدیک امام مالک کے وطی کرنا ہی اور ہر تقدیر پر کفارہ ہی اور وہ آزاد کرنا غلام کا ہی خواہ مومن ہو خواہ ذمی چھوٹا
یا بڑا نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ مسلمان کو آزاد کیا چاہئے اور یہہ کفارہ قبل مس کے ہی مس کنایہ جماع سے ہی
جماع قبل کفارے کے حرام ہی ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ یہہ حکم کفارے کا کہ مامور ہوئے ساتھ اسکے نصیحت دئے جاتے ہو ساتھ اسکے تو کہ باز رہو تم
ایسے الفاظ کہنے سے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی اور اسپر چھپا نہیں رہتا فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ
پس جو کوئی نہ پاوے غلام یا غلام ہی لیکن آپ خدمت کو محتاج ہی یا اوسکے پاس روپے ہیں کہ غلام مول لے لیوے لیکن احتیاج
نفقے کی رکھتا ہی وہ امام شافعی کے نزدیک یہہ ہی کہ روزے رکھے اور امام مالک کے نزدیک لازم ہی غلام ہی آزاد کرنا اور امام اعظم
کے نزدیک اگر غلام رکھتا ہی تو آزاد کرے اگرچہ محتاج خدمت کا ہی اور روپیہ رکھتا ہی اور محتاج نفقہ کا ہی فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ
پس اوپر اسکے روزے ہیں دو مہینے کے پے در پے کہ درمیان میں افطار نکرے بغیر عذر کے اور جو افطار کرے بے عذر تو پھر نو
سے شروع کرے اور جو عذر سے افطار کرے تو اسمیں اختلاف ہی اور یہہ روزے رکھنا چاہئے مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا پہلے اس سے
کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگادیں ساتھ مباشرت کے فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا پس جو کوئی نرکھ سکے روزے پس اوپر اسکے
ہی کھانا کھلانا ساٹھ فقیروں کا ہر ایک کو نیم صاع گندم اور ایک صاع اور غلہ دے اور مذہب شافعی کھانا کھلانے سمجھ لیجئے کہ ظہار ذمی کا
امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک صحیح نہیں اور امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک صحیح ہی اور صحیح نہیں ظہار مولا کا اپنی کنیزک سے
خلافا للمالک اور ظہار غلام کا باتفاق صحیح ہی لیکن کفارہ روزہ رکھکر ادا کرے اور نزدیک امام مالک کے کھانا کھلاوے اگر اسکے لئے
نے اسے مالک کیا ہو طعام کا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یہہ احکام جو مقرر ہوئے ہیں اسواسطے ہیں تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ اور رسول اسکے
کے ساتھ قبول کرنے امر اور نہی کے وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ اور یہہ حکم حدیں ہیں خدا کی کہ انسے نگذرنا چاہئے وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے
کافروں کے کہ حکم قبول نہیں کرتے عذاب دکھ دینے والا ہی آخرت میں اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ تحقیق جو لوگ کہ خلاف کرتے ہیں خدا کا

اور رسول اُسکے کا یعنے حد امر و نہی سے نکل جاتے ہین کُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ہلاک کئے گئے اور ذلیل اور رسوا ہوئے جیسے ہلاک کئے گئے تھے وہ
لوگ کہ پہلے اُنسے تھے کفار گذشتہ سے وَقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ اور تحقیق اُتاری ہم نے دلیلین ظاہر یعنے قرآن و معجزے دال اوپر صدق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ اور واسطے کافرونکے عذاب ہی رسوا کرنیوالا ہر وقت مین اور ہر زمانے مین آخرت مین بالخصوص يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا
عَمِلُوا یاد کر جسدن کہ اُٹھاویگا انکو اللہ تعالے اور زندہ کریگا سبکو ایک بار اُٹھے نہ رہیگا پس خبر دیگا انکو ساتھہ ہر چیز کے کہ کی تھی انھوں نے أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ گن رکھا
عمل کو اُنکے اللہ نے اور بھول گئے ہین اُسے وہ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے اعمال و اقوال بندونکے سے گواہ ہی اور مناسب اُسکے جزا
دیگا اور کوئی اُسکی گواہی رد نکر سکیگا کشاف مین لکھا ہی کہ ایکدن ربیعہ بن عمرو اور حبیب اُسکا بھائی صفوان بن امیہ سے باتین کرتے تھے ایک نے کہا کیا خدا جانتا ہی جو ہم باتین
کرتے ہین دوسرے نے کہا بعضے بات جانتا ہی اور بعضے نہین تیسرا بولا اگر بعضے جانے تو سبھی جانے کیونکہ پہچاننے کا کیا معنے ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ أَلَمْ تَرَ
أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ کیا نہ دیکھا تو نے تحقیق اللہ تعالے جانتا ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی ملائکہ اور نجوم اور ارواح
سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے معادن اور نباتات سے اور حیوانات سے مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ نہین ہوتی مصلحت مین تین شخص کی
مگر اللہ تعالے چوتھا انکا ہی ساتھہ علم کے یعنے تین شخص جو آپس مین راز کہتے ہین تو چوتھا انکا اللہ ہی کیونکہ رفیق انکا ہی اور انکے ساتھہ ہی اور انکی سب باتین
جانتا ہی وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ اور نہ پانچ راز کہنے والے مگر اللہ چھٹا انکا ہی ساتھہ دانش اور بینش کے وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا
أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا اور نہ کم تین عدد سے اور نہ زیادہ پانچ تن سے مگر وہ ساتھہ اُنکے ہی علم مین جہان کہین ہوین وہ زمین کے کھونین
یا آسمان کے طبقون مین کیونکہ علم کو اُسکے ساتھہ اشیا کے قرب مکانی نہین ہی تو کہ باختلاف امکنہ تفاوت ہو نظر اُسکی معیت ہی وراے قیاس
رکھہ نہ قیاس اپنے مین اُسکے اساس نہ ساتھہ وہ ہی سب کے بیچ بے کیف ہی اُس سے جو غافل ہین صد حیف ہی ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
پھر خبر دیویگا انکو ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے تھے دنیا مین واسطے فضیحت کرنے انکے کے بیچ دن قیامت کے إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تحقیق اللہ
تعالی ساتھہ ہر چیز کے گفتار و کردار سے دانا ہی اور نسبت اُسکی علم کے ساتھہ سب معلومات کے یکسان ہی جیسے حالات اہل زمین کے جانتا ہی ویسے
اہل آسمان کے جیسے معاملے ظاہر کے دیکھتا ہی ویسے ہی نہانی نظم علم ہی اُسکا ہمہ کائنات سے سمجھے ہی وہ جو دلون کی ہی بات نہ باطن و ظاہر اُسے
یکسان ہی نہ اول و آخر اُسے یکسان ہی تفسیر زاہدی مین ہی کہ یہود دن اور منافقون کی عادت تھی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لشکر
اسلام کو کہین واسطے لڑائی کے بھیجتے تو سر راہ بیٹھ جاتے اور آپس مین چپکے چپکے باتین کرتے مسلمانون کو گمان ہوتا کہ شاید لشکر اسلام پر
کچھہ صدمہ آیا یہہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپنے منع فرمایا وہ تین روز باز رہے پھر بطریق سابق عمل مین لائے یہہ آیت نازل ہوئی کہ
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ کیا نہ دیکھا تو نے طرف اُن لوگون کے کہ منع کئے گئے تھے مصلحت کرنے سے آپس مین ثُمَّ
يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ پھر عود کرتے ہین وہ ساتھہ اُس چیز کے کہ منع کئے گئے ہین اُس سے وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ
اور مصلحت کرتے ہین ساتھہ گناہ کے یعنے غیبت مسلمانون کی کرتے ہین اور اس سبب سے گنہگار ہوتے ہین اور ساتھہ تعدی کے بیچ حق اہل ایمان
کے اور اندوہ دینے اُنکے کے اور ساتھہ نافرمانی پیغمبر کے اور فرمان اُنکی باتکے معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ ایک گروہ یہود نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر کہا السام علیک حضرت نے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سنکر کہا السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب اللہ علیکم آپنے
فرمایا آہستہ ہو اے عائشہ اور نرم خوی اختیار کر عائشہ نے کہا یا رسول اللہ مگر تمنے نہین سنا کہ اُسنے کیا کہا آپنے فرمایا مگر تو نے نہین سنا کہ مین نے
جواب مین کیا کہا اُسکی بات اُسی پر رد کی اور میرا کہنا اُنکے حق مین قبول ہی اور انکا کہنا میرے حق مین نامقبول حق تعالے نے یہہ آیت بھیجی کہ

وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اور جسوقت آتے ہین تیرے پاس یہود دعا دیتے ہین تجھکو ساتھہ اُس چیز کے کہ نہ دعا دی تجھکو ساتھہ اُسکے اللہ یعنے اللہ تعالی نے تجھے فرمایا وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اور یہہ یہود کہتے ہین السام علیک اور سام لغت یہود مین مرگ ہی یا قتل بشمشیر وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ اور کہتے ہین یہود بیچ دلون اپنے کے یا درمیان ایکدوسرے کے کیون نہین عذاب کرتا ہمکو اللہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کہتے ہین ہم اسکے پیغمبر کے حق مین حاصل یہہ ہی کہ اگر نبی ہوتے تو ہم اُنکی اہانت جو کرتے ہین اسکے سبب سے ہمین عذاب کرتا حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ کفایت ہے اُنکو دوزخ واسطے عذاب کے يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ داخل ہونگے بیچ اسکے پس بُری جگہہ پھر جانے کی دوزخ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت مصلحت کرو تم اپسمین پس مت مصلحت کرو تم ساتھہ گناہ کے اور تعدی کے اور نافرمانی رسول کے جیسی کہ منافق اور یہود کرتے ہین وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اور مصلحت کرو ساتھہ نیک کاری اور پرہیزگاری کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو اللہ سے ہر کام مین جو کرتے ہو وہ اللہ کہ تم طرف اسکے اکٹھے کئے جاؤگے اور تمکو تمھارے کامون پر جزا دیگا اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسکی نہین ہی کہ مصلحت کرنا اپسمین اور دشمنون سے وسوسۂ شیطانون کے سے ہی کہ تمھاری نظر مین آراستہ کرتا ہی اور اوسپر رغبت دلاتا ہی تو کہ غمگین کرے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین ضرر کرنیوالا مومنونکو کچھہ مگر ساتھہ حکم خدا اور اُسکے ارادے اور قضا کے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ تعالے کے نہ اوپر غیر اسکے کے پس چاہئے کہ توکل کرین ایمان والے اور اپنے سب کام اُسی پر چھوڑین اور مصلحت کرنے یہود اور منافق کی کو شمار مین نہ لاوین کہ کردار کو اُنکے مقدار اور اختیار کو اعتبار نہین ہی بیت عدو کے کہنے کا رافت کچھہ اعتبار نہین ہے کہ اہل بزم مین اپنے تو وہ شمار نہین ہے ایکدن اہل بدر سے کچھہ لوگ مجلس نبوی مین حاضر ہوئے صحابہ گرداگرد آپکے بیٹھے تھے وہ سلام کر کر کھڑے ہو رہے حضرت نے فرمایا نام لے لیکر کہ ای فلان ای فلان اُٹھو جگہہ بدر والون کو دو منافق طعن کرنے لگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہا جاوے واسطے تمھارے جگہہ کشادہ کرو بیچ مجلسون کے یعنی مجلسین ذکر کی اور تلاوت کی اور نماز کی فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ پس کشادگی کرو جگہہ کی اوپر لوگون کے کشادہ کریگا اللہ واسطے تمھارے قبر مین جگہہ یا بہشت مین مکان یا فراخ کریگا دلون تمھارے کو ضیق سے وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا اور جسوقت کہا جاوے تمکو اُٹھہ کھڑے ہو پس اُٹھہ کھڑے ہو تفسیر موضح مین لکھا ہی کہ لوگ مجلس مبارک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھے رہتے تھے پھر انکو کسی مہم کے واسطے اُٹھاتے تو سستی کرتے تھے اُنکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی اور بعضون نے لکھا ہی کہ نماز جمعہ کی حق مین یہہ آیت آئی ہی یعنے جب نداکرے تو اُٹھہ کھڑے ہو يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ بلند کریگا اللہ درجے بہشت مین اُن لوگونکے جو ایمان لائے ہین تم مین سے وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ اور بلند کریگا اُن لوگونکے کہ دئے گئے ہین علم ساتھہ ایمان کے درجے فوق تر درجون مومنون کے سے کہ بے علم ہین کیونکہ مومن عالم افضل ہین مومن بے علم سے کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ کونسا عمل بہتر ہی اعمال مین سے کہا کہ کوئی درجہ بلند علما کے درجے سے نہین دیکھا مین نے اور اُس سے درجہ اندوہناکون کا ہی یہہ خواب موافق آیۃ شریفہ کے ہی پیچ ہی کہ علما دین کے درجے بلند ہین دنیا مین بھی ساتھہ مرتبے اور شرف اور وراثت انبیا علیہم السلام کے اور عقبی مین ساتھہ فضل اور قدر اور موافقت اصفیا علیہم الرحمۃ کے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مومن عالم کے درجے بلند کرینگے اوپر درجون غیر عالم کے اسقدر کہ اسپ تیز رو شصت سال مین وہان تک پہنچے حدیث

الی داؤد مین کو ہی کہ فضل عالم کا اوپر عابد کے مثل قمر شب بدر کے ہی اوپر تمام کواکب کے نظم مصابیح الانام مکمل ارض ؎ ہم العلما انبیاء الکرام
کیونکہ عالم ہے نور رفیع القدر ؎ علم رخشان ہی اسکا صورت بدر ؎ علم ہی صیقل نگینۂ دل ؎ اس سے ہوتی ہے صفا حاصل ؎ ظلمت جہل و زنگ شک کردہ
کرتا ہی سر سے پاؤن تک ایک نور وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور اللہ تعالی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی اس بات مین بیم اور امید
وعدہ اور وعید ہی لکھا ہی کہ لوگ حضرت سے مصلحت بہت کرتے تھے اور ہر طرح کی بات آپ سے آگے پوچھتے تھے آپ تنگ ہو گئے یہہ آیت نازل
ہوئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ مصلحت کرنے
کو آؤ تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کر لو آگے مصلحت کرنے اپنے سے خیرات ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ یہہ صدقہ دینا مستحقون کو پہلے مصلحت
بہت بہتر ہی واسطے تمہارے کہ طاعت کو بڑھاتا ہی اور پاکیزہ تر ہی کہ گناہون کو مٹاتا ہی فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ پس اگر نہ پاؤ تم کچھ چیز
کہ صدقہ دو پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہی اس شخص کا کہ یہہ گناہ کرے یعنے بے صدقہ مصلحت کرے مہربان ہی بندونکو تکلیف مالا یطاق نہین
فرماتا حدیث مین ہی کہ یہہ منع دشوار رہا امیر المومنین حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دینار سرخ تھا اسکے دس درم کر کر رکھے ایک
ایک درم روز خیرات کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کچھ چیز پوچھتے تھے پھر یہہ حکم منسوخ ہو گیا اور سوا حضرت امیر کے
اور سے یہہ کام نہین ہوا چنانچہ امام زاہدی نے لکھا ہی کہ یہہ مناقب حضرت امیر سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک ساعت یہہ حکم رہا ہی حضرت
امیر نے اسپر عمل کیا پھر آیت آئی کہ أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ کیا ڈر گئے تم یہہ اور دشوار ہوا تمکو
کہ آگے بھیجو تم آگے مصلحت کرنے اپنے سے خیرات فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ
وَرَسُولَهُ پس جسوقت نہ پایا تمنے کام اور پھرا ساتھہ توبہ کے اللہ اوپر تمہارے یعنے تمسے معاف کیا یہہ صدقہ دینا پس قائم رکھو نماز فریضہ کو اور دو
زکواۃ واجب کو اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی اسکے ہر حال مین کہ یہہ عوض اسکا ہو جاویگا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ خبردار ہے
ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو حدیث مین وارد ہی کہ عبد اللہ بن نبتل منافق تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نشست برخاست رکھتا تھا
اور آپکی باتین یہود سے کہتا تھا ایکدن آپ حجرہ مین صحابہ کے ساتھہ بیٹھے تھے فرمایا آپنے کہ ابھی دیکھو تمہارے پاس ایک مرد آتا ہی کہ دل
اسکا متکبر سرکش ہی ناگاہ ابن نبتل آیا آپنے فرمایا کہ تو ہمین کیون دشنام دیتا ہی اور فلانے فلانے اصحاب تیرے اسنے قسم کھائی اور اپنے
یارونکو لاکر قسم کھلائی کہ ہم ہرگز یہہ بے ادبی نہین کرتے یہہ آیت آئی أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم کیا نہ دیکھا تو نے
طرف ان لوگونکے یعنے منافقون کے کہ دوستی کرتے ہین اس قوم سے کہ غصے ہوا اللہ اوپر انکے وہ قوم یہودی ہین
مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ نہین ہین وہ منافق تم مین سے کہ مسلمان ہو اور نہ ان مین سے کہ یہود ہین وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ
اور قسم کھاجاتے ہین منافق اوپر جھوٹھ کے اور وہ جانتے ہین کہ ہم جھوٹھ کہتے ہین یعنے قسم کھاتے ہین جھوٹھی کہ ہم مسلمان
ہین اور خیر خواہ پیغمبر آخر الزمان ہین أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا تیار کیا ہی اللہ نے واسطے انکے عذاب سخت دنیا مین ساتھہ خواری
اور رسوائی کے اور آخرت مین ساتھہ آتش دوزخ کے إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تحقیق یہہ لوگ برا ہی جو کچھ کہ ہین یہہ کرتے اور رہے
اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ پکڑا ہی انھون نے قسمون اپنی کو کہ کھاتے ہین ڈھال کہ جان و مال اپنے اوس
سے بچاتے ہین پس بند کرتے ہین اور باز رکھتے ہین لوگونکو وقت الہی اپنے کے راہ خدا کے سے ساتھہ فتنہ انگیزی کے
اور سخن چینی کے یا بدوں کرتے ہین انکو تاکہ جہاد سے بیٹھہ رہین فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ پس واسطے انکے ہی عذاب رسوا کرنیوالا ان

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ہرگز نہ کفایت کریگا اور نہ دفع کریگا اُنسے دن قیامت کے مال اُنکا اور نہ اولاد اُنکی عذاب
خدا کے سے کچھہ چیز اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یہہ لوگ منافق رہنے والے آگ کے ہین وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھہ لیجیے
کہ منافق بھی خلود نار مین حکم کافر کا رکھتے ہین بلکہ درکہ دوزخ اُنکے واسطے مشرکون سے بھی نیچے ہے اور عذاب اُنکا سخت تر ہے يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ
جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ یاد کر اُسدن کو کہ اُٹھاویگا منافقونکو اللہ سب کو قبروں سے انکی پس قسمین کھاوینگے واسطے خدا کے اوپر اسلام
اخلاص اپنے کے جیسے کہ قسم کھاتے ہین واسطے تمہارے وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ اور وہ اُسدن گمان کرتے ہین یہہ کہ وہ اوپر کسی چیز کے
اور کام کرتے ہین کہ قسم کھاتے اور اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ خبردار ہو تحقیق وہی ہین جھوٹے اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ
فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ غالب آیا ہے اوپر اُنکے شیطان اور وسوسے ڈالے ہین تا ہو نکلیں بھلا وے انکو یاد خدا کی تو کہ نہ دل سے یاد کرین نہ زبان سے
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ یہہ لوگ بھولے ہوئے اللہ کی یاد کو لشکر شیطان کے ہین اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ خبردار ہو تحقیق لشکر
شیطان کے وہی ہین زیان پانے والے کہ نعم مؤبد چھوڑکر عذاب مخلد مین پڑے ہین اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ
تحقیق جو لوگ کہ مقابلہ کرتے ہین اللہ کا اور رسول کا اُسکے وہ گروہ بیچ بہت ذلیل ہونیوالوں کے ہین کہ دنیا مین ساتھہ قتل اور خواری کے اور
عقبی مین رسوا اور سیاہ رو اور غبار رہین كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ لکھہ رکھا ہے اللہ نے لوح محفوظ مین اور حکم فرمایا ہے کہ ہر حال مین
البتہ غالب آونگا مین اور پیغمبر میرے سمجھہ لیجیے کہ غلبہ رسولونکا اگر امور بحرب مین تو ساتھہ قہر اور زجر کے اور نہین تو با دلیل و حجت ہے اِنَّ اللّٰهَ
قَوِيٌّ عَزِيْزٌ تحقیق اللہ تعالی توانا ہے اوپر نصرت انبیا کے غالب ہے بیچ حکم مین کہ چاہے کوئی اُسکے منع کی قدرت نہین رکھتا سمجھہ لیجیے کہ حق تعالے
بعد ذکر منافقون کے کہ یہہ دشمنان خدا سے اور رسول سے دوستی رکھتے ہین مذکور مخلصین کا فرماتا ہے کہ یہہ اعدائے دین سے مطلقا اخلاص نہین رکھتے
اگرچہ انکے اقارب ہونگے سون یہہ عقارب جانتے ہین چنانچہ ارشاد کرتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ نہ پاویگا تو اور نہ چاہیے کہ پاوے اُس قوم کو کہ ایمان لائے ہین ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے دوستی کرین اُس شخص کی کہ مقابلہ
کرتا ہے اللہ کا اور رسول اُسکے کا یعنے مسلمان کافرون اور منافقون کو کہ خلاف خدا و رسول کا کرتے ہین دوست نہین رکھتے وَلَوْ كَانُوْٓا
اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اگرچہ ہوویں باپ اُنکے جیسے عبیدہ بن جراح نے اپنے باپ کو کہ عبد اللہ جراح تھا روز احد مین مارا
یا بیٹے اُنکے مثل ابوبکر صدیق رض کے کہ اپنے عبد الرحمن بیٹے کو جنگ بدر مین مبارزت کو طلب کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو چھوڑا کہ بیٹھ رہے
حرب کرین یا بھائی اُنکے مانند مصعب بن عمیر کے کہ اپنے بھائی عبید کو جنگ مین قتل کیا یا کنبا اُنکا مثل عمر فاروق رض کے کہ بدر مین ماموں اپنے عاص بن ہشام کو ہلاک کیا اور علی مرتضی
و حمزہ اور ابو عبیدہ رض نے اقربا اپنوں کو مثل عتبہ اور شیبہ اور ولید کے جنگ بدر مین جہنم کو پہنچایا اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ یہہ
لوگ کہ دشمنان خدا سے دوستی نہین کرتے لکھہ دیا ہے خدا نے یعنے ثابت کیا ہے بیچ دلوں اُنکے کے ایمان کو یا جمع کیا ہے ایمان ساتھہ
لوازم اُسکے کے کہ اخلاص اور استقامت ہے وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ اور قوت دی ہے انکو ساتھہ رحمت اور نصرت اپنی کے یا نور دیا
اپنے کے یا ساتھہ جبرئیل کے یا ساتھہ قرآن کے کہ اُسمین ہے وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اور داخل کریگا انکو دن قیامت
کے بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے درختون اُنکے سے نہرین پانی کی دودھہ کی شراب کی شہد کی ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُسکے رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ راضی ہوا اللہ تعالی اُنسے ساتھہ طاعت کے کہ دنیا مین کی اور راضی ہوئے وہ اللہ سبحانہ سے ساتھہ کرامت کے
کہ وعدہ فرمایا تھا انکو عقبی مین اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ یہہ لوگ ہین گروہ خدا کے اور ناصر دین مصطفی کے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

خبردار ہو کہ تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہین فلاح پانیوالے امام ثعلبی نے جرجانی سے نقل کی ہی کہ انھون نے اپنے مشایخ سے سنا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حق سبحانہ تعالے سے پوچھا کہ تیرا گروہ کون ہی خطاب آیا کہ الغاضة ابصارہم والسلیمة اکفہم والنقیة قلوبہم اولئک حزبی وحول عرشی جو کوئی آنکھین اپنی نامحرمون سے بند رکھے اور ہاتھ اپنے آزار خلق سے اور اخذ حرام سے سلامت رکھے اور دل اپنا ماسوا اللہ سے پاکیزہ رکھے وہ گروہ میری ہی اور گرد عرش میرے طواف کرنیوالے فرد جو دیکھنے نہین ہین نہ موقع انکا تھا آنکھ اور ہاتھ باز رکھتے بس سے ہین ناروا کے ء دلمین نہین ہین انکے خطرے بھی ماسوی کے یہان رکھو تو وہ لوگ ہین خدا کے ء سورۂ حشر مدنی ہی بیست و چار آیتین ہین اور چار صد و چہل و پنج کلمے ہین اور ایکہزار پانچ سو تیرہ حرف ہین اور تین رکوع ہین سبح للہ الم تر الی الذین نافقوا یا ایہا الذین امنوا اور فواصل اسکے من لو ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ مجادلہ کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر مومنان باصفا تھا کہ گروہ خدا اور اہل فلاح اور ابتہاج ہین افتتاح اسکا ساتھ ذکر کافران اہل کتاب کے ہوا کہ لائق اجلا اور اخراج ہین

سورة الحشر مدنیة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وهی اربع وعشرون اٰیة

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے اللہ کے جو کچھہ بیچ آسمانونکے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اور وہی ہی غالب سب پر حکم اور فرمان مین صواب کار اور راست کردار ہی لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے برس ہجرت سے جماعت اصحاب کو لیکر واسطے دیت دو مردون عامری کے کہ زمان سعادت نشان آپکے مین عمرو بن امیہ ضمری نے انھین قتل کیا تھا منازل یہود بنی النضیر مین تشریف لے گئے اور دیوار انکے مکانکی سے پشت لگا کر بیٹھے پتھر لیکر وہ بام پر چڑھ گئے کہ حضرت پر گرادین جبرئیل نے آکر آپکو خبر کی آپ مدینے کو پھر آئے اور کہلا بھیجا کہ غدر تمھارا معلوم ہوا اب ہمارے دیار سے نکل جاؤ اور دس دن امن دیا انھون نے اسباب سفر کا تیار کیا ابن اُبی نے انکو کہلا بھیجا کہ کیون جاتے ہو اپنے قلعون مین بیٹھے رہو مین دو ہزار اپنے قوم کے آدمی لیکر تمھاری مدد کرونگا یہود اُس منافق کی بات سنکر مغرور ہو کر باغی ہو گئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ کچھہ لوگون کو لیکر وہان گئے پندرہ روز انکو گھیرا انہون نے آخر جلا وطن قبول کیا حق تعالی نے انکے دلونمین دہشت ڈال دی آپنے فرمایا نکل جاؤ تم اس شرط پر کہ ہتیار اپنے چھوڑ جاؤ اور جسقدر مال سواریون پر لاد سکو لے جاؤ انہون نے یہہ سب قبول کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ وہ ہی اللہ تعالے جس نے نکال دیا ذلت دیکر اُن لوگون کو جو کافر ہوئے ہین اہل کتاب توریت سے یعنی بنی النضیر کو گھرون انکے سے کہ زمین مدینے مین تھے اول بار اکٹھے کرنے مین اور جلانے مین انکے جزیرۂ عرب سے اور حشر دوسرا انکا خیبر ہوگا یا پہلا حشر کہ لوگونکا ساتھہ شام کے ہی کیونکہ آخر زمان مین آگ جانب مشرق سے آویگی اور لوگون کو زمین شام کیطرف چلاویگی اور وہان قیامت قائم ہوویگی اور حشر دوسرا ہی اور یہود بنی النضیر پہلے سب لوگون سے محشور ہونگے پس خروج انکا اول حشر مین ہوگا مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا نہ گمان کرتے تھے تم اے مومنون یہہ کہ نکل جاوینگے بنی النضیر مدینے سے کیونکہ مددگار بہت رکھتے تھے اور شجاعت اور شوکت والے تھے وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ اور گمان کرتے تھے تحقیق وہ بچالیوینگے انکو حُصُوْنُهُمْ قلعے انکے مِّنَ اللّٰهِ امر سے قضا خدا سے فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا پس آیا اُنپر عذاب اللہ کا اُس جگہہ سے کہ نہ گمان کیا انہون نے وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور ڈال دیا اللہ نے بیچ دلون انکے کے رعب کہ وطن چھوڑنے کو تیار ہوئے یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ خراب کرتے ہین گھر اپنے ساتھہ ہاتھون اپنے کے اور ساتھہ ہاتھون مسلمانونکے یعنے نقض عہد کیا اور گھر انکے اہل ایمان کے ہاتھون سے خراب ہوئے پس گویا اپنے ہاتھہ سے اپنے گھر خراب کئے حدیث مین ہی کہ جب یہود نے وطن چھوڑنا اختیار کیا تو جانا کہ ہمارے مکان مسلمان لینگے گھرونکو

کھود ڈالا اور اچھے اچھے کواڑ تختے پتھر تراشے ہوئے اکھیڑ کر جو کچھ سوا اونٹ لاد سکا اپنے ساتھ لئے اور اپنی بہادری ظاہر کر کر گاتے دف
بجاتے بازار مدینہ سے نکلے بعضے ولایت شام کو بعضے اور اطراف کو چلے گئے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو یعنے دیکھو
انکا احوال اور عبرت کرو وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا اور اگر نہوتا یہہ کہ لکھ رکھا تھا اللہ نے لوح محفوظ میں اور حکم کیا تھا اوپر
اُنکے جلائے وطن کا البتہ عذاب کرتا انکو بیچ دنیا کے ساتھ قتل کرنے اور بردہ کرنیکے وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ اور واسطے اُنکے باوجود جلائے
وطن کے سوائے دنیا کے پھر اسے آخرت کے عذاب ہی آتش دوزخ کا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ یہہ عذاب انکو سبب اسکے ہی کہ انھون نے
دشمنی کی ساتھ خدا کے اور رسول اسکے کے اور مخالفت کی فرمان اُنکے کی وَمَنْ يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی دشمنی
رکھے خدا کو اور مخالفت کرے اسکی پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی انکو اور امثال انکے کو لکھا ہی کہ زمانے محاصرہ میں حکم ہوا تھا کہ درخت خرمون کے
انکے کاٹ ڈالیں سوا عجوہ کے اور عبداللہ بن سلام اور ابولیلی مازنی رضی اللہ عنہما اس حکم پر مامور ہوئے ابولیلی اچھے اچھے قسم کے درخت کاٹتے
تھے اور کہتے تھے کہ میں منافقون کا دل شکستہ کرتا ہون اور عبداللہ برے برے درخت قطع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مین جانتا ہون کہ حق تعالے
یہہ باغ مسلمانون کو عنایت فرمائیگا پس بہتر اُنکے واسطے چھوڑتا ہون حق تعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا
قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ جو کچھ کہ کاٹا تمنے کوئی تنہ درخت کا یا چھوڑ دیا ہی تمنے اسکو کھڑا اوپر جڑون اپنے
کے پس ساتھ حکم خدا کے ہی اور تو کہ رسوا اور خوار کرے یہود کو کہ باہر نکلنے والے ہین فرمان سے لکھا ہی کہ جب بنی النضیر کو نکال دیا پچاس زرہ
اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین انکی رہگئین اور اموال وعقار سب انکا فی ہوا یعنے تمام حصہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تھا پھر حضرت نے جس نے جو چیز مانگی
دی اور عقارات سے بعضے لوگونکو بخشنا اور اکثر روایت ناظرہ اسپر ہین کہ آپنے تخمیس کیا چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی پر گئے ہین اور حضرت سبحانہ
تعالی اسبات مین ارشاد کرتا ہی کہ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ اور جو کچھ پھیر لایا خدا اوپر رسول اپنے
کے مال اور ملک اُنکے سے یعنے غنیمت اللہ تعالی نے انکو دی پس نہین دوڑائے تمنے اوپر تحصیل اسکے کے گھوڑے اور اونٹ پیادہ
ان قلعون پر آئے تم اور کچھ لڑائی بھی ایسی واقع نہین ہوئی کہ تمھین کلفت پہنچی ہو اور تمنے لڑکر یہہ قلعے فتح نہین کئے وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ
يَشَاءُ اور لیکن خداتعالی ساتھ مدد اپنی کے مسلط کرتا ہی پیغمبرون اپنون کو اوپر جسکے چاہتا ہی وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور حق تعالی
اوپر ہر چیز کے غالب کرنے میں پیغمبرون کے اور مغلوب کرنے مین دشمنون کے قادر ہی کبھی ظاہر کے قتال جدال سے پیغمبرون کو غالب بناتا ہی
کبھی باطن مین دہشت خوف دلونمین ڈالکر کافرون کو مغلوب کرتا ہی مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ جو کچھ کہ پھیر لایا اللہ اوپر پیغمبر اپنے
کے مال اور املاک ان بستیون والون کے سے کہ بن لڑائی ہاتھ آئے ہین فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ
پس واسطے اللہ کے ہی اور واسطے رسول کے اور قرابت والون پیغمبر کے اور یتیمون کے اور مسکینون کے اور مسافرون کے کہ یہہ مال ہون
کہ فی خاصہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور تقسیم اوسکی متعلق آپکے تھی زمانہ حیات مین اپنے نفقہ اہل وعیال کا کرتے تھے اور باقی کو جسطرح
سے کہ حق تھا بانٹ دیتے تھے اور بعد وفات آپکے بعضے علما حمل ظاہر آیت پر کرکر چھ حصے کرتے ہین ایک حصہ حضرت حق سبحانہ کا
نکال کر عمارت کعبے اور مساجد مین صرف کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نام اللہ تعالے کا واسطے تعظیم کے ہی اور اسکے پانچ حصہ کرتے ہین ایک
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ نکالتے ہین پھر اوسمین اختلاف کرتے ہین بعضے کہتے ہین کہ اُس حصہ کو امام صرف کرتے بعضے
کہتے ہین مصالح مسلمانان مین صرف کیا چاہیے بعضے کہتے ہین کہ قلعون اور ہتیارونمین مجاہدون کے خرچ کرے معالم مین لکھا ہی کہ ایام جاہلیت مین

دستور تھا کہ جو غنیمت ہاتھ آتی تو چوتھائی اوسکی سردار لیتا تھا اور باقی مین سے بھی جو چیز اوسکو پسند آتی تھی اُسے بھی کام مین لاتا تھا اور اُسکو صفی کہتے تھے اور باقی کو قوم کے حوالہ کرتا تھا تو نکر اُس قوم کے بانٹ لیتے تھے درویشون کو کچھہ تھوڑا سا دیتے تھے رؤسا اہل ایمان نے بھی بطور غنائم بنی النضیر مین چاہا اور عرض کیا حضرت سے کہ آپ ربع اور صفی اپنی لے لو اور چھوڑ دو کہ باقی ہم تقسیم کرین حق تعالے نے اُسے خاصہ پیغمبر کا کیا اور قسمت اسکی بطریق مذکور مقرر فرمائی اور ارشاد کیا کہ حکمت کا ظاہر کیا ہے کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَةً بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْکُمْ تو کہ نہو وہ فی ہاتھون ہاتھ لینا درمیان دولتمندون کے تم مین سے کہ زیادہ اپنے حق سے لے لین اور درویشون کو کم دین یا محروم رکھین جیسے کہ زمانہ جاہلیت مین تھا وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ اور جو کچھہ دیا تمکو رسول نے غنیمت سے پس لے لو اوسکو کہ حق تمہارا ہی وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اور جو کچھہ منع کرتے تمکو اُس سے پس باز رہو اس سے محققون نے کہا ہی کہ حکم اس آیت کا عام ہی اور معنے اسکے یہہ ہین کہ جو کچھہ امر فرماوے پیغمبر اُسکو بجا لاؤ اور جو منع کرے اُس سے باز رہو کہ امر اور نہی اُسکی برحق ہی جو کوئی امر بجا لایا نجات یافتہ ہوا اور جسنے نہی اُنکی نہ مانی ورطہ ہلاکت مین پڑا فرد رافت ہوا جو تابع حضرت فقد سبحہ جسنے کیا خلاف پیمبر فقد ہلک وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ کے عذاب سے مخالفت پیغمبر مین اُسکے اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی مخالفان پیغمبر کو لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ قسمت فی کی واسطے یتیمون اور مسکینون اور درویشون وطن چھوڑنیوالونکے ہی وہ لوگ جو نکالے گئے ہین گھرون اپنون سے کہ مکے مین رکھتے تھے اور دور پڑے ہین مالون اپنے سے یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا چاہتے ہین فضل خدا کی طرف سے اور رضامندی اسکی یعنے ہجرت اُنکی واسطے تجارت اور اغراض دنیوی کے نہین بلکہ طالب رحمت اور رضائے الٰہی ہین اور محبت خدا و رسول مین ترک دیار و اموال کیا ہی وَیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور مدد دیتے ہین دین خدا کو ساتھہ جانون اور مالون اپنے کے اور نصرت کرتے ہین پیغمبر اوسکے کو ساتھہ یاری اور ہواداری کے اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہہ گروہ مہاجرین وہی ہین سچے دین اسلام مین قولًا اور فعلًا وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ اور دوسری واسطے اُن لوگون کے کہ جگہہ پکڑی انھون نے سرا سے ہجرت مین یعنے مدینے مین اور دار ایمان بعضون نے لکھا ہی کہ ایمان نام مدینے کا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہی مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے ہجرت مہاجران سے مراد اُس سے انصار ہین کہ اپنے دیار مین ایمان لائے اور دو سال پہلے حضرت کے تشریف لانے سے مسجدین بنائی تھین یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ دوست رکھتے ہین اُنکو جو وطن چھوڑ آتے ہین طرف دیار اُنکے کے اور اُنکو گھر دیتے ہین اور مال سے مدد کرتے ہین وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا اور نہین پاتے وہیچ دلون اپنون کے خلش اور حسد اور خدغہ اور حقد اُس چیز سے کہ دئے گئے مہاجرین مراد یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر فرمایا کہ تمنے مہاجرین کے ساتھہ بہت احسان کیا اب یہہ مال جو بنی النضیر کا آیا ہی تو تمھین کو سب دون اور مہاجرین جیسے تمہارے گھر مین رہتے ہین رہین اور کہو تو مہاجرین کو دون یہہ تمہارے مکانون سے اُٹھہ کر اور جگہہ گھر بنالین اور اپنی معاش آپین کرین سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما نے کہا یا رسول اللہ ہم یہہ چاہتے ہین کہ یہہ سب مال بھی مہاجرین کو عنایت فرماؤ اور رہین بھی وہ ہمارے ہی گھر مین کہ ہمارے گھرونکی اُنسے روشنائی اور برکت ہی حضرت یہہ سنکر بہت خوش ہوئے اور دعا اُنکے حق مین کی اور حقتعالی نے اُنکی شان مین یہہ آیۃ نازل کی وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور ایثار کرتے ہین اوپر نفسون اپنے کے یعنے اپنے کرتے ہین اور درویشون کو دیتے ہین اور اگرچہ ہووے اُنکو حاجت اور تنگی باوجود اسکے ایثار کرتے ہین اسباب نزول مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہی کہ سر بریان ایک صحابی درویش کو کسی نے دیا اُسنے اور ایک محتاج تر کو دیا اُسنے اور پر ایثار کیا اسیطرح نو درویشون پاس وہ گیا یہہ آیۃ اُن درویشان تونگر دل کی شان مین نازل ہوئی سمجھہ لیجئے کہ دس خصلتین کہ جود اُنپر مشتمل

ان سب مین صفت ایثار کی افضل اور اکمل ہی اور ایثار اُسے کہتے ہین کہ آپ شخص محتاج ہوا ایک چیز کا اور دیوے کو جو مستحق اُسکا دیکھے تو آپ رکھے
اُسے بخشنے بیت رافا مرد وہ جو دشعار ہیہ ہو کہ مین نان ہم کرے ایثار وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور جو کوئی بچایا جاوے بخیلی جان
اپنے سے حب مال جی مین نہ رکھے اور دینے سے ہاتھ نہ اٹھاوے پس یہی لوگ وہی ہین خلاصی پانیوالے یا فیروزی پانیوالے یا فلکان یہ ثنا سے عاجل
دنیا مین اور ثبوت آجل آخرت مین بیت کونین مین سربلند جو او کاہی کہ رتبہ عالی ہیہ رافتا دا دکاہی وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ اور وہ لوگ کہ آئے
پیچھے اُنکے یعنے مہاجر اور انصار کے مراد اس سے تابعان صحابہ ہین تا روز قیامت تک يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
بِالْإِيمَانِ کہتے ہین ای پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور بھائیون دینی ہمارے کو وہ جو آگے لائے ہمسے ایمان وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا
لِلَّذِينَ آمَنُوا اور مت کر بیچ دلون ہمارے کینہ اور حسد اور خیانت واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے پہلے ہم سے یعنے اصحاب ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ای پروردگار ہمارے تحقیق توہی شفقت کرنیوالا دعا ہماری قبول کر مہربانی کرنیوالا اور ہمکو
ساتھ رحمت اپنی کے زمرۂ سابقان مین داخل کر یہین آمین کہا ہی علما نے کہ جسکے دل مین کینۂ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا وہ اہل
اِس آیت کا نہین ہی صاحب انوار نے لکھا ہی کہ حق تعالی نے تین مرتبے مومنون کے بیان فرمائے مہاجر اور انصار اور تابعین انکے کہ موصوف
ہین بصفا کی دل اور پاکی طینت پس جو کوئی اس صفت پر نہو اقسام مومنین سے خارج ہی أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا کیا نہ دیکھا تونے طرف
اُن لوگون کے کہ منافق ہوئے اور جو خلاف کہ باطن مین بھرا تھا ظاہر کیا یعنے ابن ابی اور ابن نبتل و رفاعہ اور گروہ والے انکے بنی نضیر سے کہلا بھیجا
کہ ہم تمہارے شریک ہین جو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حرب کروگے ہم تمہاری معاونت کرینگے اور یہان تک ہم اتفاق رکھتے ہین تم سے کہ
اگر اتفاقا وہ غالب آئے اور تمہین یار سے نکالا تو ہم بھی تمہاری موافقت و مرافقت کرینگے یہہ آیت نازل ہوئی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حال منافقون کا دیکھ کہ یہہ يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا کہتے ہین واسطے بھائیون اپنے کے یعنے جو رشتۂ کفر مین بھائی ہین وہ لوگ
جو کافر ہوئے مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اہل توریت سے کہ قسمت کھاو لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ البتہ اگر نکالے جاؤگے تم دیار اپنے سے البتہ
نکلینگے ہم ساتھ تمہارے دوستی و مصاحبت کے سبب وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا اور نہ کہا مانینگے ہم بیچ مقدمے ایذا اور آزار تمہارے کے
کسیکا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا مسلمان أَبَدًا کبھی وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ اور اگر لڑائی کیے جاؤ تم یعنے مسلمان تم سے لڑینگے البتہ مدد دینگے
ہم تمکو وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ اور اللہ گواہی دیتا ہی تحقیق وہ منافق البتہ جھوٹے ہین لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ اگر نکالے
گئے یہود مدینے سے نہ نکلینگے منافق ساتھ انکے اور موافقت انکی نکرینگے وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ اور اگر لڑائی کیے گئے
یہود نہ مدد کرینگے منافق اور نہ یاری دینگے اونکو وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ اگر بالفرض مدد دیوین اہل نفاق یہود کو
البتہ پھیرین پیٹھ یعنے بھاگ جاوین پھر بعد بھاگنے انکے کے بنی نضیر نہ مدد دیے جاوین یعنے انکے حبیب و کار بھاگ گئے پھر کیونکر منصور ہون
لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ البتہ تم کہ مومن ہو زیادہ تر اور سخت تر ہو ترس اور ڈر مین بیچ دلون انکے کے اللہ سے یعنے منافقین تم سے
بہت ڈرتے ہین اتنا اللہ سے نہین ڈرتے ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ یہہ تم سے ڈرنا انکا بسبب اسکے ہی کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین سمجھتے اللہ
کی عظمت کو اگر سمجھتے تو اسی سے ڈرتے لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ نہ لڑینگے تم سے اکٹھے ہوکر یہود اور
منافق مگر بیچ بستیون قلعے والیون کے یا پیچھے دیوارونکے پتھرون اور شہرون سے یعنے انکو قوت یہہ نہین کہ سامنا تمہارا کرین یہہ
انکی نامردی سے نہین بلکہ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ لڑائی انکی درمیان انکے وہی انکے سخت ہی لیکن جو بہادر کہ خدا و رسول سے

حرب کرتا ہی نامرد ہو جاتا ہی پس آنکے دلونمین الله نے نامردی اور ترس جو ڈالا ہی طاقت تمہارے مقابلے کی نہین رکھتے چاہئیے کہ مقاتلہ بمقابلہ و مواجہہ کرین
سو کہان تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَّقُلُوبُهُمْ شَتّٰى گمان کرتا ہی تو یہود اور منافقون کو مجتمع و متفق رائے اور تدبیر مین اور حال یہہ ہی کہ دل انکے پراگندہ اور
پریشان ہین کیونکہ عقائد اور مقاصد انکے مختلف ہین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ یہہ اوصاف بری جو انہین ہین اسسبب سے ہین کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین سمجھتے
اُس چیز کو کہ صلاح انکی جسمین ہی پس مثل انکی كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ مانند مثل اُن لوگون کے ہی کہ پہلے اُنسے تھے نزدیک
زمانے مین چکھا انھون نے وبال کلام اپنے کا یعنے ضرر معصیت کا مراد اُس سے بنی قینقاع ہین کہ اُنکو مدینے سے نکالا یا اہل بدر ہین کہ مارے گئے
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے انکے ہی باوجود خواری دنیوی کے عذاب درد دینے والا آخرت مین اور مثل منافقون کی فریب
دینے مین یہود کو اور وعدہ کرنے مین مددگاری کرنے کے كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ مانند مثل شیطان کے ہی جس وقت
کہا اُسنے واسطے کافرون کے کفر پر اپنے ثابت رہ کہ مین یار اور مددگار تیرا ہون فَلَمَّا كَفَرَ پس جسوقت کفر پر ثابت ہوا قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ
مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ کہا شیطان نے تحقیق مین بیزار ہون تجھسے تحقیق مین ڈرتا ہون خدا پروردگار عالمونکے سے
مراد شیطان سے ابلیس ہی اور انسان سے ابوجہل کہ جب بدر کو چلا قبیلۂ کنانہ سے توہم رکھتا تھا ابلیس سراقہ کی شکل بن کر کہ رئیس بنی کنانہ کا تھا
اسکے پاس آکر کہا ابو الحکم مت ڈر مین مددگار تیرا ہون جب بدر مین پہنچے ابلیس نے دیکھا کہ فرشتے اہل اسلام کی مدد کو نازل ہوئے ہین بھاگا
اور کہا مین بیزار ہون تجھسے یہہ قصہ سورۂ انفال مین مذکور ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد شیطان سے ابیض ہی اور انسان سے برصیصا راہب
ابیض نے اُسکو کفر پر ثابت کیا پھر اُس سے بیزار ہوا قصہ اسکا بطریق اجمال یہہ ہی کہ برصیصا نے ستر برس عبادت حق کی کی شیاطین سب اُسکے
کام مین عاجز آئے ابیض نے اُسکا گمراہ کرنا اپنے ذمے پر مقرر کیا آدمی کی شکل بنکر اُسکے صومعے مین آکر مشغول ریاضت مین ہوا برصیصا مجاہدہ اُسکا
شدت سے مشاہدہ کر کر متعجب ہوا اور مرید اُسکا ہوا ابیض وہان سے چلا اور کچھ کلمے شفائے مرض اور دفع بلا کے واسطے اُسکو سکھا گیا پھر شہر مین
آکر ایک شخص کو آسیب پہنچایا اور آپ طبیب کی شکل ظاہر ہو کر کہا کہ علاج اسکا سوا دعائے برصیصا کے کچھ نہین اُسے صومعۂ برصیصا مین لے گئے برصیصا
کچھ پڑھ کر پھونکا شیطان نے ہاتھ اُسکے ایذا سے کھینچا وہ اچھا ہو گیا اسیطرح اور لوگونکو آسیب پہنچایا اور کہکر وہان پہنچوایا تا وہ شفا پاوے
القصہ شہزادی کے متعرض ہوا اُسے بھی وہان لائے برصیصا نے دعا کی ابیض نے اُسے چھوڑ دیا اُسے شفا ہوئی اُس لڑکی کو زاہد کے
سپرد کیا شیطان نے برصیصا زاہد کو یہانتک وسوسہ ڈالا کہ مرتکب فاحشہ ہوا پھر خوف فضیحت سے اُسکو جان سے مارا ابیض نے اُسکے برادرونکو
خبر کی برصیصا کو سولی پر کھینچا ابیض وہی پہلی اپنی شکل بناکر سامنے آیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر مین تجھے بچا دونگا اُسنے اُسے سجدہ کیا ابیض
اُس سے بیزار ہوا آخر یہہ برصیصا بے سعادت بعد اُستے برس کے عبادت کے گرداب شقاوت مین غرق ہوا فرد غافل نہ رہ گھمنڈ نہ کر اپنے زہد پر
ہو جاوے کچھ کا کچھ بھی یہان ایک آن مین فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا پس ہوا آخر کار اُن دونونکا یہہ کہ وہ دونون بیچ
آگ دوزخ کے ہین ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ اور یہہ جزا ظالمون کی ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا
قَدَّمَتْ لِغَدٍ اے لوگو جو ایمان لائے ڈرو عذاب خدا سے اور اُسیکی طرف متوجہ رہو اور چاہئیے کہ دیکھے ہر جی اُس چیز کو کہ آگے بھیجی ہی واسطے
فردائے قیامت کے اگر خیرات اور طاعت کی ہی شکر بجا لاوے اور اُسکے زیادہ کرنے مین کوشش کرے اور اگر معاصی اور سیأت ہوے
توبہ کرے اور پشیمان ہو وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو الله سے تکرار امر تقوی کا واسطے تاکید کے ہی یا پہلا واسطے ادائے واجبات کے ہی کیونکہ
عمل سے ملا ہی اور دوسرا واسطے ترک محارم کے ہی کیونکہ آگے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق الله خبردار ہی ساتھ اُس

چیز کے کہ کرتے ہو تم کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ اول اشارہ باصل تقوی ہی اور دوم بکمال تقوی یا اول اشارہ طرف تقوی عام کے ہی کہ پرہیز کرنا محرمات
سے ہی اور دوم اشارہ طرف تقوی خاص کے ہی کہ اجتناب کرنا ہی اس چیز سے کہ جو سوا اللہ تعالے کے ہی مطلع اصل تقوی سمجھ دلا کیا ہی ترک
ما دون حق تعالے ہی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ اور مت ہوا ای مومنون مانند ان لوگون کے کہ بھول گئے اللہ کو جیسے یہود
اور منافق اور اہل شرک پس بھلا دیا انکو خدا نے مصلحت جانون انکی کو بعضون نے کہا ہی کہ توفیق کا دروازہ ان پر بند کر دیا عبد اللہ تستری قدس
سرہ نے کہا ہی کہ گناہ کرنے کے وقت انھون نے اللہ تعالے کو فراموش کیا حق تعالے نے تو انہین بھلا دی أُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ یہہ لوگ وہی ہین فاسق
یعنے باہر نکلنے والے دائرہ فرمانبرداری سے لَا يَسْتَوِي أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ نہین برابر نزدیک خدا کے رہنے والے آگ کے کہ جان اپنی کو خوار کر کر مستحق دوزخ کے ہوئے اور رہنے
والے بہشت کے کہ تکمیل نفس مین کوشش کر کے اہلیت جنت کی پیدا کی ہی أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ رہنے والے بہشت کے وہی ہین مراد پانیوالے یعنے عذاب جحیم سے چھوٹکر نعیم
جنت سے ہوئے ہین لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خٰشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اگر اتارتے ہم اس قرآن کو اوپر پہاڑ کے اور اس پہاڑ کو فہم اور ادراک دیتے ہم
البتہ دیکھتا تو اوسکو ڈرنے والا اور فرمان اٹھانیوالا پھٹ جانیوالا ڈر خدا کے سے اور ہیبت وعید کی سے جو قرآن مین مذکور ہی یعنے کوہ باوجود
اس بڑائی اور سختی کے اگر فہم قرآن کرتا تو ڈرتا اور گردن جھکاتا اور دل پتھر کافرون کے اس سے متاثر نہین ہوتے مبتلا نسوز محبت ہی نہ کچھ گریہ آتا نصیحت
پتھر سے بھی دل سخت ہی بخت انھونکا وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ اور یہہ مثال بیان کرتے ہین ہم انکو واسطے تنبیہ
مومنون کے تو کہ وہ فکر کرین اس مین اور فائدہ مند ہون اس سے هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وہ قرآن بھیجا ہوا اللہ کا ہی وہ اللہ جو نہین
مستحق عبادت مگر وہ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهٰدَةِ جاننے والا پوشیدہ کا اور ظاہر کا یا عالم معدوم اور موجود کا یا حیات اور موت کا یا رزق اور
اجل کا یا دنیا اور آخرت کا یا حال اور استقبال کا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ وہی ہی بڑا بخشش کرنیوالا کہ رحمت اوسکی عام ہی سب خلق کو مہربان مومنون پر
برحمت خاص دنیا مین اور آخرت مین یا رحمن نعمت عفو اور غفران اور رحیم روبیت عطا کرنیکے هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وہی ہی اللہ کہ جو کسی وجہ سے نہین کوئی لائق پرستش کا وہ
الْمَلِكُ بادشاہ کہ جلال ذات اوسکا احتیاج سے مصئون اور ادراک سے بیرون اور کمال صفات اسکا باستغنا مقرون اور بیان سے افزون ہی
الْقُدُّوسُ پاک جمیع عیوب اور نقصانات سے منزہ سب نوائب اور آفات سے السَّلٰمُ سلامت عیوب اور خلل سے مبرا عجز اور خلل سے الْمُؤْمِنُ
امن دینے والا مومنون کو آگ سے نیران کے یا بلانے والا خلق کو طرف ایمان اور امان کے یا سچا کرنیوالا پیغمبرونکو ساتھ معجزات مبین اور
دلائل روشن کے الْمُهَيْمِنُ نگہبان اشیا کا یا گواہ صادق اوپر کامون خلق کے یا قائم ساتھ عدل کے یا مطلع پوشیدہ چیزون کا یا حکم کرنے
والا ساتھ حق کے لکھا ہی کہ یہہ ایسا اسم ہی کہ تاویل اسکی سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا الْعَزِيزُ غالب حکم مین یا عزت دینیوالا الْجَبَّارُ زبردست
یا جبر کرنیوالا کامونکا یا اصلاح کرنیوالا کامون ٹوٹے ہوونکا الْمُتَكَبِّرُ مستحق کبریائی اور عظمت کا سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ پاکی ہی خدا کو اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین
اسکے کیونکہ واجب الوجود شرکت قبول نہین کرتا هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ وہی ہی اللہ پیدا کرنیوالا خلق کا موافق ارادے اور حکمت اپنی کے الْبَارِئُ درست
کرنیوالا عدم سے وجود مین لا کر الْمُصَوِّرُ صورتین بنانے والا مخلوق کا لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى واسطے اسکے ہین نام اچھے کہ جو شرعا اور عقلا خوب اور
نیک ہون يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے اسکے جو کچھ بیچ آسمانون اور زمین کے ہی اور سب نقصانون سے
منزہ اور مقدس جانتے ہین وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور وہی ہی غالب ملک اپنے مین کہ ہرگز مغلوب اور مقہور نہو حکمت والا کہنے اور کرنے مین
گفتار کردار اسکے سب موافق حکمت کے ہین تجھین المعانی مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اسم اعظم پوچھا انھون نے کہا
باخر سورۃ الحشر پھر پوچھا پھر بھی وہی جواب سنا مناجات یا اللہ و مومن و قدوس و جبار و سلام یا عزیز و یا ملک یا خالق جملہ انام

یا مہیمن یا مصور یا حکیم و کبیر یا | دور مجھہ رافت کے دل سے کر دے سب کبر و با | اپنے صہبائے محبت کا مجھے کر مست تو
کر خودی سے نسبت پہلے بہر خود کر رست تو | نہ رہے میرا وجود اور نہ رہے کچھ آثار وجود | سب فنا ہوں یک رہے باقی تو ای رب الودود

سورۂ ممتحنہ مدنی ہی تیرہ آیتیں ہیں تین سو اڑتالیس کلمے ہیں ایکہزار پانچ سو دس حرف ہیں دو رکوع ہیں یا ایہا الذین عسی اللہ فواصل اسکی لم ترد نا اور ربط اسکا ساتھہ سورۂ حشر کے یہہ ہی کہ اوسمیں ذکر منافقون کا اور دوستی کرنیکا اُن کے ساتھہ کافرون کے تھا اسمیں ذکر نہی کا مسلمانون کو دوستی کفار سے فرمایا

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی ثلث عشرۃ آیۃ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھوین برس ہجرت سے بطریق اخفا عزم مکہ معظمہ کا رکھتے تھے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے قریش کو مکتوب اس مضمون کا لکھا جبرئیل نے حضرت کو خبر کی علی مرتضیٰ اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا وہ سارہ کے لونڈی ابی عمرو بن الصیفی کی تھی اُس مکتوب کو آپکے پاس لے آئے آپنے حاطب کو بلا کر فرمایا کہ تو نے کیا کیا اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم خدا کی ہین مومن ہون خدا اور رسول پر اور دین اسلام سے نہین پھرا لیکن میرا اپنا کوئی مکے شریف مین نہین ہی کہ حمایت اہل اور اولاد اور مال میری کرے بخلاف اور مہاجرون کے اسواسطے مین نے چاہا کہ کچھہ حق میرا وہان کے لوگون پر ثابت ہو جاوے تاکہ میرے لوگون کی وہ محافظت کرین حضرت نے فرمایا ای یارو حاطب تمہارا ساتھی ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غصے ہو کر کہا یا رسول اللہ مجھے حکم کرو کہ گردن اس منافق کی اڑا دون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عمر اسکو مت آزردہ کر کہ اہل بدر سے ہی حق تعالیٰ نے بدر والونکو مژدہ دیا ہی کہ اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم یہہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو دشمن میرے کو اور دشمن تمہارے کو دوست کہ تُلْقُوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ بھیجتے ہو اور القا کرتے ہو طرف دشمنون میرے اور اپنے کے خبرین حبیب میرے کی بسبب محبت کے کہ رکھتے ہو یا طرح دوستی کی ڈالتے ہو وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ اور حال یہہ ہی کہ تحقیق کافر ہوئے ہین دشمن ساتھہ اُس چیز کے کہ آئی ہی تمہارے پاس سخن حق کہ قرآن شریف ہی یا کار درست ہے کہ دین اسلام ہی یا بیزار ہوا ہی متابعت سے کہ پیغمبر ہی یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ نکال دیتے ہین پیغمبر کو اور تمکو اسواسطے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھہ اللہ پروردگار اپنے کے یہہ بسبب ایمان کے تمکو تمہارے دیار سے اخراج کرتے ہین پس انسے محبت مت کرو اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِہَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ اگر ہو تم نکلے وطن اپنے سے واسطے جہاد کے بیچ راہ میری کے اور واسطے چاہنے رضامندی میری کے تُسِرُّوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ چھپا کے کرتے ہو تم طرف انکے ساتھہ دوستی کے یعنے باتین چھپا کر کہلا بھیجتے ہو محبت لباس نصیحت مین وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ اور مین خوب جانتا ہون اس چیز کو کہ چھپاتے ہو تم دشمنون کی محبت سے اور جو کچھہ ظاہر کرتے ہو تم معذرت سے وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ اور جو کوئی کرے یہہ کام تم مین سے یعنے دوستی کرے یا خبرین پہنچاوے اعدائے دین کو پس تحقیق گمراہ ہوا اور بھلا یا راہ سیدھی کو اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ یَکُوْنُوْا لَکُمْ اَعْدَآءً اگر پاوین تمکو کفار مکے کے یعنے ظفر یاب ہو کر تمکو اسیر کرلین ہو نگے واسطے تمہارے دشمن یعنے دوستی تمہاری فائدہ نہ دے گی دشمنی وہ تمسے ظاہر کرینگے وَیَبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَہُمْ وَاَلْسِنَتَہُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ اور کھول لینگے طرف تمہارے ہاتھون اپنے کو واسطے مارنے اور قتل کرنیکے اور زبانین اوپر تمہارے ساتھہ برائی یعنے دشنام اور فحش کے اور دوست رکھتے ہین کہ کاشکے کافر ہو جاؤ تم جیسے کہ وہ ہین لَنْ تَنْفَعَکُمْ اَرْحَامُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ ہرگز نہ فائدہ دینگا تمکو ناتے تمہارے اور نہ اولاد تمہاری یعنے آج دوستی مشرکون سے بسبب مال اور فرزند اور خویش و پیوند کرتے ہو اور وہ نفع

نہ پہنچا وینگے تمکو یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ دن قیامت کے یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ جدائی ڈال دیویگا درمیان تمھارے اور اولاد او راقربا تمھارے کے یعنے
کافرون کو دوزخ کو پہنچا ویگا اور مومنون کو بہشت مین لیجاویگا وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دوستی اور
دشمنی سے دیکھنے والا ہی اُسپر جزا دیگا قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ تحقیق ہی واسطے تمھارے ای مومنون سنت
نیک اوسکی پیروی کرو بیچ باتون ابراہیم علیہ السلام کے اور اُن لوگونکے کہ ساتھ اوسکے تھے ایمان والے اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِھِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا
مِنْکُمْ یاد کر جسوقت کہا انھون نے یعنے ابراہیم علیہ السلام نے مومنان اور قوم انکی نے واسطے گروہ اپنے کے جو مشرک تھے کہ ہم سے
دوستی نچاہو تحقیق ہم بیزار ہین تم سے کہ بتون کو پوجتے ہو وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور دوسرے بیزار ہین ہم اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم سوا
خدا کے کَفَرْنَا بِکُمْ کافر ہوئے ہم ساتھ دین تمھارے کے یا ساتھ معبود تمھارے کے وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا اور
ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے عداوت دل کی اور بغض ہاتھ کا یعنے محاربے کا ہمیشہ یعنے درمیان ہمارے تمھارے ملعم دل سے
دشمنی اور ہاتھ سے لڑائی رہیگی حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗٓ یہانتک کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ یکتا یگانہ کے یعنے اوسکی یگانگی پر ایمان لاؤ حق تعالے
پسند فرماتا ہی مومنونکو کہ بیزار ہو مشرک سے اور اقتدا با براہیم کرو اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰھِیْمَ لِاَبِیْہِ مگر بیچ اس سخن ابراہیم کے کہ کہا واسطے باپ اپنے کے کہ بسبب وعدے
استغفار کے تم سے کیا تھا نہین بیچ اوسکے اور بسبب وعدہ ایمان کہ تونے مجھسے کیا تھا لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ البتہ بخشش مانگونگا واسطے تیرے وَمَآ اَمْلِکُ لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنْ
شَیْءٍ اور نہین مالک ہین ای پدر واسطے تیرے یعنے نہین دفع کرسکتا ہین تجھسے عذاب خدا کو کچھ چیز اگر خدا پر ایمان نہ لاوے تو خلاصہ بات کا یہہ ہی کہ پیروی ابراہیم علی
نبینا وعلیہ السلام کی کرو بیزاری مین کافرون سے نہ بخشش مانگنے مین واسطے اُنکے کہ یہہ صورت وعدے کے سبب واقع ہوئی سمجھہ لیجیے کہ جو حضرت ابراہیم علیہ
السلام اور اصحاب اُنکے بیزار ہوئے قوم سے کہا رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا ای پروردگار ہمارے اوپر تیرے توکل کی ہمنے یعنے سبب ناامید ہوئے کر تیرے کرم پر اعتماد کیا ہمنے
وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا اور طرف تیرے رجوع کیا ہمنے وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ اور طرف تیرے ہی بازگشت سب کی بیچ آخرت کے سمجھہ لیجیے کہ بعضے کہتے ہین کہ یہہ تتمہ تھا
قول ابراہیم علیہم السلام کا نہین بلکہ حق سبحانہ تعالے نے مومنونکو اس آیت کے بیچ منع فرمانا دوستی کفار کے امر فرماتا ہی کہ جو قطع علاقہ محبت کا دشمنون سے کیا تو کہو الٰہی
اپنے دشمنان الفت توڑکر تیرے لطف کے ساتھہ جوڑے ہمنے بیچ ماسوا تیرے ہی جو کچھہ سبب ہے وارستہ ہین ہم یہ قطع کل عالم کر کر تجھسے دل بستہ ہین ہم رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً
لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ای پروردگار ہمارے مت کر ہمکو فتنہ واسطے اُن لوگونکے کہ کافر ہوئے یعنے انکو ہمپر مسلط مت کر اور اُنکے ہاتھ سے ہمین اذیت مت دلوا وَاغْفِرْ
لَنَا رَبَّنَا اور بخش ہمکو ای پروردگار ہمارے اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تحقیق تو ہی ہی غالب حکم مین پس شر انکا ہم سے دفع کر دانا ہی ساتھ کام اپنے کے پس
ہمین بخش لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْھِمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ البتہ تحقیق ہی واسطے تمھارے بیچ ابراہیم علیہ السلام اور قوم انکی کے خصلت نیک کہ تم پیروی کرو
اوسکی یہہ تکرار واسطے تاکید کے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا مین اول سے اقتدا باقوال مراد ہی اور ثانی سے اقتدا بافعال اور یہہ اقتدا
با براہیم علی نبینا وعلیہ السلام ہی لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ واسطے اُس شخص کے کہ ہی امید رکھتا رضامندی خدا کی اور جزائے روز
آخرت کی یا واسطے اُس شخص کے ہی کہ ڈرتا ہی اللہ سے اور دن قیامت سے وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اور جو کوئی پھر جاوے فرمان خدا سے
اور دوستی کرے دشمنان کی پس بے تحقیق اللہ وہی ہی بے پرواہ اُس سے اور اوسکی مدد کرنے سے دین مین کیونکہ وہ خود ناصر ہی اپنے دین کا تعریف کیا گیا ہی بیچ
تعریف کرنے خلق کے لکھا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے مومنون نے قطع دوستی کا اقربا ہون مشرکون سے کیا جو بیچ مکے تھے حق تعالے نے فرمایا کہ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ
بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْھُمْ مَّوَدَّۃً شتاب ہی اللہ تعالی یہہ کہ کردیوے درمیان تمھارے اور درمیان اُن لوگونکے عداوت رکھتے ہو تم کفار مکے سے
دوستی سمجھہ لیجیے کہ یہہ معاملہ یون تھا کہ ابوسفیان اور سہیل بن عمرو اور حکم بن حزام اور سوا اُنکے اور بڑے بڑے عرب کے دشمن عظیم تھے اسلام لائے اور اُنکے اپنون کو اُن تمام محبت

پیدا ہووے والله قدیر اور اللہ قادر ہی اسپر کہ دشمنی کو دوستی سے بدل ڈالے والله غفور رحیم اور اللہ بخشنے والا ہی اسکا جسنے دوستی کی دشمنان
دین سے قبل نہی سے مہربان ہے اُسپر جسنے بعد نہی کے قطع محبت کی لکھا ہی کہ قوم خزاعہ کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد و پیمان تھا ہرگز قصد مسلمانونکا
نہین کرتے تھے اور دشمنان دین کی مدد کرتے نہین اسپر گرم نہین ہوتے تھے حق تعالی نے انکے حق مین فرمایا لا ینہٰکم اللہ عن الذین لم
یقاتلوکم فی الدین نہین منع کرتا تمکو اللہ ای مومنون اُن لوگونسے کہ نہین لڑے تم سے بیچ کام دین اور ملت کے ولم یخرجوکم من دیارکم اور نہین نکالا
دیا تمکو گھرون تمھارے سے یعنے خزاعہ کہ مقاتلے اور اخراج مین تھا رسے انھون نے دخل نہین کیا یا مراد عورتین اور لڑکے ہین یا قتل اور اخراج مین انکو کچھ کام نہین اور نہین منع کرتا
اللہ تمکو ان تبروھم وتقسطوا الیہم یہہ کہ احسان کرو ان اور انصاف کرو تم طرف انکے اور کچھ بہرہ اور حصہ بھیجو ان اللہ یحب المقسطین
تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہی انصاف کرنیوالونکو انما ینہٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم سوا اسکے نہین
منع کرتا ہی تمکو اللہ اُن لوگون سے کہ لڑے تم سے بیچ دین خدا کے اور نکال دیا تمکو گھرون تمھارے سے وظاھروا علی اخراجکم اور ہم پشت ہوئے یا مدد او
مددگاری کی اوپر نکال دینے تمھارے کے خانمان تمھارے سے یعنے کفار مکہ نے کہ بعضون نے جنگ کیا تم سے اور بعضون نے اخراج کیا اور بعضے
مددگار رہے انکے حق تعالے منع فرماتا ہی تمکو ان تولوھم یہہ کہ دوستی کرو تم انسے ومن یتولھم فاولئک ھم الظالمون اور جو کوئی دوستی کرے
انسے اور دوست رکھے انکو پس یہہ گروہ دوست رکھنے والے وہی ہین ظالم کہ وضع دوستی کی غیر موضع مین کرتے ہین کیونکہ دوستی بہ او دشمنان خدا
چاہیئے نہ کہ او نسے واللہم ارزقنی حبک وحب من یحبک وحب العمل الذی یقربنی الی حبک یا ایھا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنٰت مہاجرات
فامتحنوھن ای لوگو جو ایمان لائے ہو جب آوین تمھارے پاس مسلمان بیبیان ہجرت کرنیوالیان اور کفر سے طرف دار ایمان کے پس آزمایش کرو انکو اسطرح کہ
قسم دو انکو کہ وہ شوہر کی دشمنی کے سبب تو نہین نکلین اور کسی اور کی دوستی کی تہمت سے تو نہین آئین یا رسوا اسکے کہ دنیا کی غرض تو منظور نہین محبت خدا
رسول کے ہی واسطے ایمان اسلام لائین ہین لکھا ہی کہ جب بیچ حدیبیہ کے صلح واقع ہوئی تو ایک شرط یہہ بھی تھی کہ جو مسلمان مکے سے مدینہ مین جاوے اسکو کفار
مکے کے پاس بھیجدین اور مدینے سے مکے جاوے اسے مانگے کو آپکے پاس پہنچا دین ابھی حضرت حدیبیہ ہی مین تھے کہ کتنے مسلمان مکے سے بھاگ خدمت شریف مین حاضر
ہوئے از انجملہ سبیعہ اسلمیہ بھی تھی اسکے پیچھے اسکا شوہر مسافر نام آیا اور کہا کہ شرط صلح یہہ تھی کہ جو ہم مین سے تم مین آوے تو تم اسکو ہمارے حوالے کرو اور جو تمھارا کوئی ہم مین
جائے تو ہم اوسکو تمھارے حوالے کرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متامل ہوئے کہ اس عورت مسلمان کو مشرک کے کیونکر حوالے کر دون جبرئیل علیہ السلام آئے
اور کہا یا رسول اللہ وہ شرط مردون کی ہی نہ عورتون کی روا نہین کہ عورت مسلمہ کو حوالے مشرک کے فرماؤ اور یہہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین امنوا اذا
جاءکم المؤمنٰت مہاجرات فامتحنوھن اللہ اعلم بایمانھن اللہ خوب جانتا ہی ایمان انکے کو اور خبردار ہی چھپی باتون پر لیکن جو حکم شرع کا ظاہر پر ہی تو تم انکو قسم دو
فان علمتموھن مؤمنٰت فلا ترجعوھن الی الکفار پس اگر جانو تم انکو ایمان والیان پس مت پھیر دو انکو طرف شوہرون کافرون انکے کے
لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن نہ وہ عورتین حلال ہین واسطے ان کافرون کے اور نہ کافر حلال ہین واسطے ان مسلمانیون کے کیونکہ انکا دین اور انکا
اور ہی اور کافر و مسلمان مین میل جول نہین موجب جدائی ہی انکا یہہ تباین دین وآتوھم ما انفقوا اور دو ان شوہرون کافرون کو جو خرچ کیا ہی یعنے جو
مہر دیا ہی وہ دلا دو عورتون سے پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبیعہ کو قسم دی اور جو مسافر نے مہر دیا تھا وہ لیکر اوسکے حوالہ کیا پھر یہہ آیت نازل
ہوئی کہ ولا جناح علیکم ان تنکحوھن اذا اتیتموھن اجورھن اور نہین گناہ اوپر تمھارے یہہ کہ نکاح کرلو انکو جسوقت دو تم انکو مہر انکے پس حضرت
فاروق رضی اللہ عنہ نے نکاح کرلیا پھر یہہ آیت آئی کہ ولا تمسکوا بعصم الکوافر اور مت پکڑ رکھو تم نکاح عورت کافر کا یعنے نکاح انکا باقی مت
رکھو بلکہ طلاق دو اگر ایمان نلاوین یہہ سنکر صحابہ نے جو عورتین کافرہ کہ نکاح مین تھین انکو طلاق دی پھر حکم ہوا وسئلوا ما انفقتم ولیسئلوا

مَا اَنْفَقُوْا اور مانگ لو تم اُس شخص سے کہ اُس عورت کو نکاح میں لاوے کافر جو خرچ کیا ہے تمنے مہر اُسکا اُسپر اور چاہیے کہ کافر سوال کریں تم سے جو خرچ کیا
انہوں نے مہر ازواج مہاجرات اپنے کا یعنے جب نکاح ٹوٹ گیا زن کافرہ اور مرد مومن کا اور زن مومنہ اور مرد کافر کا پس ہر ایک کو چاہیے کہ اپنا مہر دیا ہوا پھیر لے
ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ یہہ حکم اللہ کا ہے يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ حکم کرتا ہے خدا ساتھہ اُسکے درمیان تمہارے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے مصالح تمہارے
حکم کرنیوالا ہے ساتھہ اس چیز کے جسمیں محض حکمت ہے بعد نزول اس آیت کے مومنوں نے مہر زنان مہاجرات کا اُنکے شوہروں کو دیا اور کافروں نے ادا مہور زنان
مرتدات میں انکار کیا یہہ آیت آئی کہ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ اور اگر نکل جاوے کوئی عورتوں تمہاری میں سے
ای مومنو طرف کافروں کے یعنے دار الحرب میں چلی جاوے اور مہر اُسکا تمہارے ہاتھہ نہ آوے پس غنیمت پکڑو تم اور عذاب کرو تم اُن کافروں کو یعنے غزا کرو عاقبت کار
تمھاری فتح ہوگی اور مال تمہارے ہاتھہ لگے گا فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا پس دو اُن لوگوں کو کہ جاتی ہیں بیبیاں اُنکی
دار الکفر کو اور مہر اُنہوں نے نہیں پایا مانند اُس چیز کے کہ خرچ کیا ہے اُنہوں نے مہر بیبیوں کا معالم التنزیل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے کہ چھہ مومنات
مہاجرین کی بیبیاں مرتد ہوکر کفار میں جا ملیں تھیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر اُنکی غنیمت میں سے اُنکے شوہروں کو دیے وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ
اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ اور ڈرو عذاب خدا سے وہ خدا کہ تم ساتھہ اُسکے ایمان لانیوالے ہو حکم اس آیت کا نفاذ عہد تک تھا جب عہد گیا یہہ حکم منسوخ
ہوا لکھا ہے کہ روز فتح مکہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیعت رجال سے فارغ ہوئے نساء نے بھی خواہش بیعت کی کی یہہ آیت نازل ہوئی يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ
اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ ای خبر کرنیوالے ای بلند مرتبے والے جسوقت کہ آویں تیرے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرتی ہوئیں عَلٰۤى اَنْ لَّا
يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ اوپر اس بات کے کہ نہ شریک لاوینگی ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری
کریں اور نہ زنا کریں اور نہ مار ڈالیں اولاد اپنی کو جیسے جنتے لڑکے کو گرا دیتی ہیں اور پیٹ گرا دیتی ہیں وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ
اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ اور نہ آویں ساتھہ طوفان کے کہ باندھ لیویں اُسکو درمیان ہاتھوں اور پاؤں اپنے کے یعنے فرزند حرام زادہ نہ لاویں اور طوفان
شوہروں پر نہ باندھیں وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ اور نہ نافرمانی کریں تیری بیچ کسی حکم کے جیسے نوحہ کرنا اور بیٹھنا اور بال کھینچنے ہیں غرض
ان شرطوں پر جو بیعت کریں فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ پس عہد بیعت کا قبول کرا اُنسے اور بخشش مانگ واسطے اُنکے اللہ سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے اُن لوگوں کا ہے کہ توحید پر اوسکے بیعت کرتے ہیں مہربان ہے ہر کہ توفیق توبہ اور ایمان کی عطا فرمائی ایک بزرگ سے کہا کہ لوگ
کہتے ہیں رحمت موقوف ہے ایمان پر اور میں کہتا ہوں کہ ایمان موقوف ہے رحمت پر جب تک کہ دائمی رحمت سے توفیق نہیں دیا دولت ایمان کو کوئی نہیں پہنچتا ہے بیت
توفیق رفیق تو نصیب ہی نہ ہو ورنہ نیکوئی کو پہنچا کب ہے سمجھنا چاہیے کہ بیعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نساء سے فقط باتوں کی تھی ہاتھہ
حضرت انکو نہیں لگاتے تھے اور جیسے مردوں کی بیعت کے وقت مصافحہ کرتے تھے نہیں کرتے تھے زبان مبارک سے باتیں سمجھا دیتے تھے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ عورتوں کی بیعت کے وقت قدح آب منگواتے اوسمیں وہ ہاتھہ ڈالتیں پھر وہ ہاتھہ اُٹھالیتیں آپ ہاتھہ ڈالتے امام ربانی مجدد الف ثانی
حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ جلد ثالث کے اکتالیسویں مکتوب میں لکھا ہے کہ جو بُری باتیں عورتوں میں بہ نسبت مردوں کے
زیادہ ہیں اسواسطے عورتوں کی بیعت کے وقت کئی شرطیں جو بیعت رجال کے وقت نہیں درمیان لائے اور اسوقت اُن بری باتوں سے نہی فرمائی شرط اول
یہہ کہ کسی چیز کو ساتھہ اللہ کے شریک نہ کریں نہ وجوب وجود میں نہ استحقاق عبادت میں اور جسکے عمل میں ریا ہے وہ بھی شرک سے خالی نہیں اور دعوے
مخلص نہیں کہ حدیث شریف میں ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتقوا الشرک الاصغر قالوا وما الشرک الاصغر قال
علیہ الصلوٰۃ والسلام الریاء اور بیزاری کفر سے شرط اسلام ہے اور بیزاری شائبہ شرک سے توحید اور ہمہ دو چاہنے ہوں کے اور طاغوت سے دفع امراض

اور استقامت میں کہ جہلا اہل اسلام میں شائع ہوا ہی یعنی شرک اور ضلالت ہی اور اپنی حاجتیں طلب کرنی سنگ تراشیدہ اور ناتراشیدہ سے نفس کفری اور
انکار واجب الوجود ہی چنانچہ حق تعالی نے شکایت حال بعضے اہل ضلال میں فرمایا ہی یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلہم ضلالا
بعیدا اکثر عورتیں جہل کے سبب اس استمداد ممنوع میں مبتلا ہیں اور طالب دفع بلیہ ان اسماء بے مسمی سے کرتی ہیں اور ادا کرنا رسوم شرک اور اہل شرک میں گرفتار
ہیں خصوصا سبب باتیں بیشتر کے وقت اکثر اس فرقے سے وقوع میں آتے ہیں کم کوئی عورت ہوگی کہ اس شرک سے بچی ہو الا من عصمہا اللہ تعالی اور فرقہ وہابیہ
اپنی کج فہمی اور جہالت سے توسل بانبیا و اولیا کو بھی اسی پر قیاس کر کے اسکو بھی منع کرتے ہیں اور یہہ قیاس انکا باطل ہی کیونکہ انبیا اولیا علما صلحا سے توسل کی
بابت میں بہت سی احادیث اور اقوال ائمہ دین رحمہم اللہ وارد ہیں کہ جن سے جواز اسکا صراحۃ سمجھا جاتا ہی اور تعظیم کرنی ایام معظمہ ہنود اور نصاری اور کفار وغیرہ
اور انکے تیوہار دنوں کی رسمیں بجا لاتیں یہہ بھی مستلزم شرک اور موجب کفر ہی جیسے دوالی میں جاہل مسلمان خصوصا عورتیں انکی رسمیں اہل کفر کی کرتی
ہیں اور عید منا لی ہی ہدیہ اور تحفہ اہل کفر کے سے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے گھر بھیجتی ہیں اور برتنوں کو رنگ لگا کر چاول سرخ بھر کر انکے یہاں
پہنچاتی ہیں اور اس دن کو اعتبار دیتی ہیں یہہ سب شرک اور کفر ہی بدین اسلام فرمایا حق تعالی نے وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون
اور حیوانات کو جو نذر مشایخ اور پیروں کا کر انکی قبروں پر لیجا کر اس مشایخ یا پیر کے نام سے ذبح کرتے ہیں تو یہہ ذبیحہ جنس ان ذبایح سے ہی کہ ممنوع
شرعی ہی اور احتراز اس سے واجب اور جو اسکو اللہ سبحانہ کے نام پاک پر ذبح کریں تو اوس میں کچھ قباحت اور مانع شرعی نہیں اور عورتیں جو پیروں اور بیبیوں
کے نام کے روزے رکھتی ہیں اور اکثر انکے نام کے روزے رکھتی ہیں جنکا وجود نہیں اپنی طرف سے نام بناتی ہیں اور روزوں کے واسطے
دن مقرر کرتی ہیں اور افطار کے واسطے طعام خاص بوضع مخصوص معین کرتی ہیں اور ان روزوں کے سبب سے اپنی مرادیں مانگتی جاتی
ہیں اور حاجتیں بر آتی سمجھتی ہیں یہہ شرک عبادت میں ہی اور وسیلے سے عبادت غیر کے حل مشکل اپنی اس غیر سے چاہتی ہیں معاذ اللہ
یہہ فعل ہی حدیث قدسی میں ہی کہ الصوم لی وانا اجزی بہ یعنے روزہ میرے ہی واسطے ہی اور کو اس عبادت میں شرکت نہیں اگرچہ کسی عبادت
میں شرکت بحق تعالی کسیکو نہیں لیکن تخصیص روزے کی واسطے اہتمام اس عبادت کے ہی اور یہہ جاہلہ یہی عورتیں نکالکہ برائی اس عمل کی
کہتی ہیں کہ ہم یہہ روزے اللہ کے واسطے رکھتی ہیں اور ثواب انکا پیروں کو بخشتی ہیں اگر اس بات میں سچی ہیں تو واسطے صیام کے تعین ایام کیا اور
تخصیص طعام کیا اور اکثر عورتیں بھیک مانگ کر افطار کرتی ہیں اور افطار کے وقت مرتکب حرام ہوتی ہیں کیونکہ بے حاجت سوال
کرتی ہیں اور پھر اس حرام فعل میں اپنی حاجتیں بر آتیں اور مرادیں حاصل ہوئیں جانتی ہیں یہہ کیا بڑی گمراہی ہی معاذ اللہ سبحانہ
شرط دوم نہی سرقہ سے ہی کہ گناہ کبیرہ ہی عورتوں میں یہہ بہت ہوتا ہی اسواسطے اسکی نہی اونکی بیعت کی شرط ہوئی
کیونکہ یہہ اپنے شوہروں کے مال کو بے اذن خرچ کرتی ہیں اور بے تحاشہ تصرف میں لاتی ہیں اور اسکو حلال جانتی ہیں
اس میں خوف کفر کا ہی کاش حرام جان کر مرتکب اس امر کے ہوں تو دائرہ کفر سے تو دور رہیں کیونکہ حلال جاننا
حرام کا کفر ہی اسیواسطے حق تعالے نے بعد نہی شرک کے نہی سرقہ کی فرمائی اور عادت جو انکو پڑگئی ہی بے اذن
تصرف کرنیکی شوہروں کے مال میں یہہ بھی کچھہ دور نہیں کہ اوروں کے املاک میں دلیر ہوں اور خیانت اور سرقہ کرنیکی
خوگر ہو رہی ہیں پس معلوم ہوا کہ نہی سرقہ سے عورتوں کے حق میں اہم مہام اسلام سے ہی سمجھہ لیجیے کہ ایک دن
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے پوچھا کہ جانتے ہو بدترین دزدوں کا کون ہی عرض کیا ہم نہیں جانتے فرمایا اسرق السارق
وہ ہی کہ اپنی نماز میں سے چراوے اور ارکان نماز کے اچھی طرح نہ ادا کرے اس سرقہ سے بھی بچنا ضرور ہی حضور دل سے نیت

کرے کہ بے نیت عمل صحیح نہین اور قرأت درست پڑھے رکوع سجدہ قومہ جلسہ باطمینان ادا کرے تاکہ نطار اسرق السارقین مین داخل نہو شرط
ثالث نہی زنا سے ہی تخصیص بیعت نسا کے ساتھہ اس شرط کے اسواسطے ہی کہ بن عورتونکی رضا کے زنا واقع نہین ہوتا جب تک بہر اجنبی تو
مرد ہزار دھب لگائے ہرگز یہہ امر وقوع مین نہ آئے لیکن نہی اس سے عورتون کے حق مین آکد ہی مردون سے کہ مرد اس عمل مین تابع انکے ہین اسیواسطے
حق تعالی نے زن زانیہ کو مرد زانی سے مقدم کیا ہی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ اور یہہ گناہ خراب کرنیوالا دنیا و آخرت کا
ہی اور سب دینون مین برا ہی ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ فرمایا آپنے ای لوگو زنا سے پرہیز کرو کہ اسمین چھہ خصلتین
ہین تین دنیا مین تین آخرت مین دنیا مین یہہ ہین کہ نور منہہ کا جاتا ہی فقر آتا ہی نقصان عمر مین لاتا ہی اور آخرت مین غضب پروردگار اور سختی حساب
اور عذاب نار ہی اور نیز جو لوکہ حدیث مین وارد ہی کہ زنا نا پاکو نکا جانا طرف محرمات کے ہی حق تعالی نے فرمایا قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم ویحفظوا
فروجہم ذلک ازکی لہم وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومنون کو کہ چھپاوین آنکھین اپنی محرمات
سے اور نگاہ رکھین شرمگاہ اپنے کو محرمات سے اور کہہ مسلمانیون کو کہ چھپاوین آنکھین اپنی کو محرمات سے و محافظت کرین شرمگاہ اپنے کی محرمات سے سمجھہ
لیجیے کہ دل تابع آنکھہ کے ہی جب دیکھیہ لوسکے تو بچنا دشوار ہی کیونکہ دیکھا تو دل للچایا اور دل للچایا تو کب ٹھہریگا پس چشم پوشی ضرور ہی کہ خسارت
دنیا و آخرت مین نہ پڑو اور یہہ بہی نہی کلام اللہ مین وارد ہی کہ مرد بیگانی عورتون سے اور عورتین بیگانے مردون سے کلام لگاوٹ کا نکرین اور زینت کر اپنی کلین
عورتین بہی نہ دکھاوین کہ موجب شہوت کا ہو اور پازیب اور گھنگرو اور کڑے اور سوا انکے زیور ایسا نہ پہنے کہ جسکے آواز نا محرمون کو جاوے اور انکو فسق کیطرف
رغبت دلاوے اور عورت اجنبیہ بہی مثل مرد کے ہی عورت عورت بہی آپس مین خلطہ پیار فسق کا نہ رکہین غرض شوہر کے سوا کسی
کے واسطے اپنے آپ کو آراستہ نہ کیا چاہیئے جیسے مرد کو نظر اور مس امردون سے بشہوت حرام ہی ویسے ہی عورت کو
نظر اور مس بشہوت عورت سے حرام ہی شرط رابع نہی قتل اولاد سے ہی کہ عورتین بیٹیون کو خوف فقر کے سبب مار ڈالتی
ہین اس مین دو گناہ ہین ایک تو قتل نفس بغیر حق ہی دوسری قطع رحم کہ گناہ کبیرہ ہی شرط خامس نہی بہتان اور افترا سے
ہی یہہ صفت رذیلہ بہی عورتون مین بہت ہوتی ہی اسواسطے تخصیص ساتھہ انکے وقت بیعت کے فرمائی اور یہہ کبیرہ
گناہ ہی کہ متضمن کذب ہی جو سب دینون مین حرام ہی اور متضمن ایذاء مومن بہی ہی کہ اسپر بہتان اٹھایا ہی اور ایذاء مومن حرام
ہی اور مستلزم فساد بہی ہی کہ ممنوع اور حرام بنص قرآنی ہی شرط سادس نہی معصیت اور نافرمانی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے ہی جس امر مین کہ وہ فرماوین یہہ شرط متضمن سب اوامر اور نواہی شرعیہ کو ہی کیا نماز کیا روزہ کیا حج کیا زکوۃ کہ بنا اسلام
کے بعد ایمان بخدا و رسول انہین چار رکن پر ہی نماز پنجگانہ بے فتور اور با حضور پڑھے اور صوم رمضان کہ مکفر سیئات سالیانہ ہین
رکھے اور حج بیت اللہ کہ جسکے شان مین مخبر صادق علیہ وعلے آلہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہی حج بخشتا ہی گناہ پہلے ادا کیجیے
اور زکوۃ مال برغبت بمصارف زکوۃ دیجیے اور اسیطرح ورع اور تقوی سے بہی نچہوٹیے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
برپا رکھنے والا دین تمہارا ورع ہی اور ورع عبادت ترک منہیات شرعیہ سے ہی لقمہ حرام کے سے پرہیز کیجیے اور اسے مثل خمر جوا
اور غنا سے بہی اجتناب ضرور ہی کہ داخل لہو و لعب ہی کہ حرام ہی اور اسکے حق مین وارد ہی الغناء رقیۃ الزنا یعنے غنا افسون زنا ہی
اور غیبت اور سخن چینی سے بہی بچنا ضرور ہی کہ ممنوع شرعی ہی اور کسی پہ ہنسنا اور ایذا مومن کو دینی کہ جس وجہ سے کہ ہو منہی عنہ ہی اس سے
پرہیز ضرور ہی اور شگون بد کا اعتبار نکیا چاہیے اور کچھ اسمین تاثیر نجانیے اور یہہ بہی نہ یقین کیجیے کہ مرض ایک کا دوسرے کو لگتا ہی کہ پیغمبر

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزون سے منع فرمایا ہی لا طیرۃ و لا عدوی یعنے شگون بد کی اصل ثابت نہین اور مرض کا ایک دوسرے کو لگنا متحقق نہین اور کاہن اور منجم کی باتون پر اعتبار نکیا چاہیے اور امور غیبیہ اُنسے نہ پوچھا چاہیے اور عالم الغیب اُنکو نجانے کہ شریعت مین منع اُسکا بمبالغہ آیا ہی کہ قدم راسخ کفر مین رکھتا ہی کوئی کبیرہ سحر و ساحری سے نزدیک تر کفر نہین ہی خوب احتیاط اس مین ضرور ہی کہ کوئی چیز اسکی فعل مین نہ آوے کہ حدیث مین آیا ہی کہ مسلم جب تک اسلام رکھتا ہی سحر اُس سے وجود مین نہین آتا جب ایمان اُس سے جدا ہوجاتا ہی اعاذنا اللہ سبحانہ اُسوقت سحر اُس سے متحقق ہوتا ہی پس گویا کہ سحر اور ایمان نقیض آپس مین ہین اگر سحر ہی تو ایمان نہین اور جو ایمان ہی تو سحر نہین جب لنسا مبایعات نے یہہ سب شرطین قبول کین تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بمجرد قول اُنکے بیعت فرمائی اور بامر الٰہی اُنکے واسطے دعائے مغفرت اور استغفار کیا یقینی وہ قبول ہوا اور بخشی گئین زوجہ ابی سفیان بھی انہین سے تھین بلکہ سرگروہ اونکی کہ سب کیطرف سے وہی باتین آپ سے کرتی تھین پس عورتون مین سے جو کوئی ان باتون سے بچ کر ان شرائط پر عمل کرے گی حکماً داخل اُس بیعت مین ہوگی اور اُس استغفار مین داخل فرمایا ہی حق تعالیٰ نے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم یعنے کیا کام رکھتا ہی حق تعالیٰ ساتھ عذاب تمھارے کے اگر شکر کرو تم اور ایمان درست کرو شکر بجا لانا عبارت قبول کرنے احکام شرعیہ سے ہی اور اُنپر عمل کرنا طریقہ نجات کا متابعت صاحب شریعت کے ہی علیہ و علےٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام اعتقاد مین اور عمل مین پیر اور استاد اسواسطے کرتے ہین کہ شریعت کی باتین بتاوے اور اُسکی برکت سے آسانی اعتقاد و عمل شریعت مین پیدا ہو یہہ کہ مرید جو چاہین سو کرین اور پیر اونکی ڈہال ہون اور عذاب سے بچاوین کہ یہہ تمنائے محض اور خیال باطل ہی وہان بے اذن کوئی شفاعت کسیکی نہین کرسکیگا جب تک کہ مرتضیٰ ہو شفاعت اوسکی نکرین اور مرتضیٰ جب ہوکہ شریعت پر عمل کرے اور جو بمقتضائے بشریت خطا واقع ہو تو تدارک اوسکا بشفاعت ممکن ہی سوال مذہب کو کس اعتبار سے مرتضیٰ کہئے جواب جو حق تعالےٰ مغفرت اوسکی چاہے اور وسیلہ واسطے عفو اُسکے کے درمیان لاوے شخص فی الحقیقت مرتضیٰ ہی اگرچہ بظاہر مذہب ہی نکتہ کلام الشریف بعضے درویش مسلمان واسطے نفع دنیا کے یہودون سے دوستی رکھتے تھے اور اہل اسلام کی خبرین اُنسے کہتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت دوستی کرو اُس قوم سے کہ غصہ ہوا اللہ اوپر اونکے قَدْ یَىٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ تحقیق ناامید ہوے ہیں وہ ثواب آخرت سے کیونکہ بسبب عناد اور کتمان نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جان گئے ہین کہ کسی نوع حظ اور ثواب اخروی اُنکو نہوگا اسواسطے ناامید ہوئے اُس سے جیسے کہ ناامید ہوئے کافر قبر والون سے یعنے رجوع اپنی سے ساتھ اُس دین کے یا یہہ کہ ناامید ہوئے ثواب عقبیٰ سے جیسے کافر مرے ناامید ہوئے کہ اپنے احوال کو دیکھ لیا ہی اور اس جہان کی نعمتون سے بکلی قطع امید کی ہی سورہ صف مدنی ہی اور بقول بعض مکی ہی چودہ آیتین ہین باتفاق دو سو اکتیس کلمے ہین نو سو چھبیس حروف ہین اور دو رکوع ہین سَبَّحَ لِلّٰهِ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ فواصل اسکی ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ ممتحنہ کے یہہ ہی کہ آخر مین اوسکے تنبیہ مومنان تھی اول اسکے بھی بعد تنزیہ خدا تنبیہ مومنان ہے

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِیَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَهِیَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰیَةً

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی علویات سے اور جو کچھ بیچ زمین کے سفلیات سے وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اور وہی ہی غالب کہ حکم اوسکا کسی وجہ سے نہین ٹلتا حکمت والا درست کار کہ خلل اوسکے افعال مین راہ نہین

پایا لکھا ہی کہ اصحاب نے کہا کونسا ایسا عمل ہی کہ ہم بجالاوین کہ ہمین دوزخ سے بچا کر بہشت دکھاوے اور وہان کی نعمات کا حظ کھلاوے یہہ
آیت آئی یا ایہا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ الآیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای قوم آیا جو تم چاہتے تھے یعنے وہ عمل کہ بندے کو سجین سے
بچا کر اعلی علیین کو پہنچاوے ایمان اور جہاد ہی صحابہ مومنون نے کراہت رکھتے تھے حق تعالے نے یہہ آیت نازل کی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کیون کہتے ہو تم اس چیز کو جو نہین کرتے ہو تم کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا
لَا تَفۡعَلُوۡنَ بڑی ہی ازروے ناخوشی کے نزدیک اللہ کے کہ کہو تم جو کچھ نہین کرتے تم بعضے علما کے نزدیک یہہ آیت عام ہی
یعنے جو کوئی بات کہے اور نہ کرے اس عتاب مین داخل ہی اور جو علما کہ لوگون کو عمل نیک بتاتے ہین اور آپ اونکے ادا کرنے سے جی
چراتے ہین وہ بھی بمقتضاے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم چاہیے کہ داخل ہون باین سیاست کہ مثل مشہور ہی آپ کو فضیحت اور کو
نصیحت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ لب ایسے شخصون کے مقراض آتشین سے تراش ہوتے ہین اِنَّ اللّٰہَ

یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی اون لوگون کو کہ لڑتے ہین بیچ راہ اوسکی
کے صف باندھکر مقابل دشمن کے گویا کہ وہ استحکام مین عمارت ہی شیشہ پلائی ہوئی یہہ کنایہ ہی اونکے ثبات قدم مین معرکہ جنگ مین وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ
یٰقَوۡمِ لِمَ تُؤۡذُوۡنَنِیۡ وَقَدۡ تَّعۡلَمُوۡنَ اَنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ اور یاد کر اسکو جسوقت کہا موسی نے واسطے قوم اپنی کے بنی اسرائیل کو ای قوم میری کیون
ایذا دیتے ہو تم مجھکو کہ میرا حکم نہین سنتے اور تحقیق جانتے ہو تم یہہ کہ مین فرستادہ خدا ہون طرف تمھارے اور اپنی رسالت کے گواہ معجزے دکھا دیے تمکو
اور تمنے خوب معلوم کر لیا کچھ شبہہ نہ رہا اور رسول کی عزت حرمت چاہی پس تم میرا حکم بجا لاو غرض آپنے بہت سمجھایا وہ اپنی وہی ہی جہالت ضلالت پر ثابت
حضرت کلیم اللہ کی بات نہ سنی فَلَمَّا زَاغُوۡۤا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ پس جب کج ہو گئے اور پھر گئے بنی اسرائیل حضرت موسے کے حکم قبول کرنے سے کج کر دیے
اور پھیر دیے اللہ نے دلون اونکے کو صفت یقین سے اور شک ڈال دیا وَاللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ اور نہین ہدایت کرتا قوم فاسقون کو کہ دائرہ
فرمان سے نکلے ہین وَاِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ اور یاد کر اسکو بھی جب کہا عیسی بیٹے مریم کے نے اپنی قوم کو کہ ای
بنی اسرائیل تحقیق مین رسول اللہ کا ہون طرف تمہارے ساتھ معجزون اور دلیلون کے مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ در انحالیکہ سچا کرنیوالا ہون اوسکو
کو کہ آگے میرے ہی کتاب توریت سے یعنے پہلے مجھسے نازل ہوئی ہی اور مین تصدیق کرتا ہون اوسکی کہ وہ اللہ کی طرف سے اتری ہی وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ
یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ اور خوشخبری دینیوالا ہون ساتھ پیغمبر کے کہ آویگا دین کامل و شرع شامل لیکر بعد زمانے میرے نام اوسکا احمد ہی صلی اللہ
علیہ وسلم اور ترجمہ کلام عیسی کا یہہ ہی کہ انی ذاھب الی ابی و ربکم والفارقلیط جاء یعنے مین جانیوالا ہون طرف پروردگار اپنے اور پروردگار
تمھارے کے اور فارقلیط آویگا فارقلیط ترجمہ عربی مین احمد ہی یعنے تعریف کیا گیا بہت تبیان سے حسینی والے نے نقل کی ہی کہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا زبان سریانی مین محیا ہی اور معنے اوسکی یہہ ہین کہ بھیجیگا خدا طرف تمہارے اوسکو بعد مسیح کے فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ پس جب آیا عیسی علیہ السلام اونکے پاس
ساتھ معجزون روشن کے جیسے مردہ کا جلانا اور اندھے کا بینا کرنا اور برص کا کھونا قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ کہا اکثر بنی اسرائیل نے یہہ جو ہم دیکھتے ہین
جادو ہی ظاہر یعنے سب جانتے ہین کہ سحر کرتا ہی وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ اور کون ہی ظالم بہت اوس شخص سے کہ جوڑی اوپر اللہ
کے جھوٹھ یعنے پیغمبر کی اوسکے تکذیب کرے اور معجزون کو اوسکے جادو جانے بعضے علما کہتے ہین کہ نضر بن حارث نے کہا کہ دن قیامت کے لات اور
عزا ہماری شفاعت کرینگے اور اللہ کے نزدیک اونکی شفاعت قبول ہوگی حق تعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ کون ہی ظالم تر اوس شخص سے کہ خدا پروردگار
پر دروغ بندی کرے بتون کی شفاعت قبول کرینگے وَہُوَ یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ اور حال یہہ ہی کہ وہ مفتری پکارا جاتا ہی یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اوسکو بکارتے ہین طرف دین اسلام کے کہ مشتمل ہی اوپر بھلائیون دنیا و آخرت کے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور خدا نہین راہ دکھاتا جھگڑا
کرنے کی قوم ظالمون کو لباب مین لکھا ہی کہ کئی دن وحی پیغمبر خدا صلعم پر نہ آئی کعب بن اشرف نے کہا خوشخبری ہو تمہین ای گروہ یہود کہ خدا نے محمد کے
نور اوسکا بجھا دیا کام اوسکا تمام نہو گا یہہ بات سنکر آپ ملول خاطر ہوئے واسطے دفع ملال کے کہ آئینہ خاطر فیض مقاطر شمس فلک رسالت پر آیا تھا
یہہ آیت نازل ہوئی کہ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ چاہتے ہین یہود کہ بجھا دیوین نور خدا کا کہ دین و کتاب اوسکی ہی یا نور رسول خدا کا ساتھ
مونہون اپنے کے باتین بیہودہ بناکر وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ اور الله پورا کرنیوالا ہی نور دین اپنے کو اور روشنی شرع سید المرسلین کو پہلے قائم ہونے
قیامت کے اور اگرچہ ناخوش رکھتے ہین کافر تمام ہونے کو اوسکے لیکن انکی ناخوشی کچھ کام نہین آتی اور کراہت انکی نہین دکھاتی فرد نور خدا بجھتا ہی کوئی بافواہ ہم اونکا ختم ہی حق لوگ کردن الکا
هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ وہی خدا ہے جسنے بھیجا پیغمبر اپنے کو ساتھ ہدایت کے یعنے ساتھ
قرآن کے یا سبب ہدایت قرآن اور ساتھ دین حق کے کہ ملت حنیفی ہی تو کہ ظاہر کرے اوسکو اوپر دین سارے کے یا تو کہ غالب کرے اوسی دین کو اوپر سب دینونکے وقت نزول
عیسی کے سب اہل دین اسلام قبول کرینگے اور اگرچہ ناخوش رکھتے ہین مشرک اظہار دین محمدی صلعم کو کہ مشتمل ہی اوپر اثبات توحید اور ابطال شرک کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کیا خبردار کرون مین تمکو اوپر سوداگری کے کہ نجات دیوے تمکو عذاب دردناک
سے وہ تجارت یہہ ہی تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ایمان لاؤ تم ساتھ خدا اور رسول اوسکے یعنے ثابت
رہو ایمان پر اور جہاد کرو تم ساتھ کافرون کے بیچ راہ خدا کے ساتھ اموال اپنے کے کہ خرچ راہ دو اور سلاح مجاہدون کے لیے خرید دو اور ساتھ جانون
اپنے کے کہ خود تیار ہو کر لڑو تؤمنون اور تجاہدون دونو صیغے جمع مذکر مخاطب مستقبل معلوم کے ہین اور معنے امر یہان واقع ہین ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یہہ مذکور ہوا ایمان اور جہاد سے بہت بہتر ہی واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے طریقہ تجارت حقیقی کا ایک بزرگ نے
فرمایا کہ اولویت اس تجارت مین یہہ ہی کہ سوا خدا کے نہ خریدے تو نفحات مین مولوی جامی نے عبد الله تستری سے نقل کی ہی کہا ونکے بیٹے نے
اونکو کہا کہ شبانہ روغن ہامین گھر سے لاتا تھا راہ مین لوٹے گیا وہی سرمایہ میرا تھا انھون نے کہا ہی سرمایہ اپنا وہ کر جو سرمایہ تم پدر کا ہی واللہ پدر تیرا کچھ نہین سوا الله کے
دنیا و آخرت مین شیخ الاسلام نے فرمایا کہ سود تمام جسکا کہ پدر کی اوسکا درمیان نہ ہوتا لطف بازار محبت کی عجب بستی ہی ہر چیز کی نیستی جہان ہستی ہی دو جگ
کیا بیچکر خدا کو دیکھی نرہ فرمان بیچ دیسی اپنے سے نہی ویسی کہ پس اگر ایمان لاؤگے اور جہاد کروگے يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ بخشیگا الله واسطے تمہارے
گناہون گذشتہ تمہارے کو دنیا مین وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور داخل کریگا تمکو عقبی مین بیچ بہشتون کے جاری ہین نیچے درختون انکے کے نہرین
وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ اور جگہ رہنے کی پاکیزہ ہین بیچ بہشتون ہمیشہ رہنے کے عدن بدال مفتوح اور ثانی ساکن کے معنے مقیم ہونیکے ہین یک
جگہہ مین یعنے بہشت ہمیشہ جاویدان گہر پاوینگے اور وہان اقامت ہوگی ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ مغفرت پانا اور جنت مین جانا مراد پانا ہی بڑا وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا اور دوسری
تمہارے ہی ایک نعمت اور دنیا مین کہ چاہتے ہو اسکو نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ مدد خدا کی طرف سے اور فتح نزدیک مراد اس فتح سے نصرت قریش پر اور فتح مکے کی
یا فارس اور روم کی ابن عطا قدس سرہ نے کہا کہ نصرت توحید ہی اور فتح نظر ہی حجاب ملک [illegible] اور محققون کے نزدیک فتح قریب کھلنا ابواب لکا ہی مقامات عالیہ الہیہ اور غنائم انس
فتح کے معارف نامتناہی ہین یا فتح مقام شرح صدر کی بعد تصفیہ قلب کے تزکیہ نفس کا ہو ہوتا ہی تو امارہ مطمئنہ ہو کر مقام صدر ارتفاع کرتا ہی اور تخت صدر پر بیٹھکر حکومت کرتا ہی
جیسا کہ پہلے تزکیہ کے سبب غالب اور حاکم تھا ویسے ہی بعد تزکیہ کے سب کا سردار ہوتا ہی خیارکم فی الجاهلية خيارکم فی الاسلام وہان مقام شرح صدر حاصل
ہوتا ہی اور خلعت اسلام حقیقی پاتا ہی اس مقام مین سالک کا سینہ ایسا کشادہ ہو جاتا ہی کہ گویا تمام عالم اسکے سینہ مین سما گیا نظم سینہ اگر انشراح پاوے
عالم میرے سینے مین درآوے [illegible] رافت مین [illegible] ایسی یار کردون [illegible] نا سما سکے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور بشارت دای محبوب پیغمبر مسلمانونکو دنیا مین نصرت کی

اور آخرت مین جنت کی یایہا الذین آمنوا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مخاطب گروہ انصار کا ہی جنہون نے بیچ شب عقبہ ثانیہ کے بیعت کی تھی وہ ستر آدمی تھے یا خطاب عام ہی سب مسلمانون کو کہ کونوا انصار اللہ ہو تم مدد دینے والے دین خدا کے اور رسول خدا کے تقدیر کلام کی یہہ ہی کہ ای محمد صلعم نصرت طلب کرو اپنی قوم سے کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ جیسی نصرت مانگی اور کہا عیسی علیہ السلام مریم کے بیٹے نے واسطے حواریون کے کہ اسکے خواص تھے اور سب سے پہلے ایمان لائے تھے کون شخص ہے مدد دینے والا میرا طرف دین اللہ کی قال الحواریون نحن انصار اللہ کہا حواریون نے ہم ہین مدد دینے والے دین خدا کے اور واقعی نصرت کی انھون نے دین عیسی کی بعد لیجانے کے انکو آسمان پر اور خلق کو طرف خدا کے دعوت کی فآمنت طائفۃ من بنی اسرائیل و کفرت طائفۃ پس ایمان لایا بسبب دعوت انکی کے ایک طائفہ نے بنی اسرائیل سے حضرت عیسی پر اور جانا انھون نے کہ عیسی بندہ اور رسول اللہ کے ہین اور کفر کیا ایک فرقے نے کہ انھون نے عیسی کو ابن اللہ کہا اور جب حضرت رسول اللہ مبعوث ہوئے مسلمانون نے بھی یہی کہا کہ عیسی عبد اللہ اور رسول خدا ہین اوس طائفے نے پہلے قوت پائی حق تعالی نے فرمایا فایدنا الذین آمنوا علی عدوہم پس قوت دی ہمنے اور غالب کیا ہمنے ان لوگون کو جو ایمان لائے ساتھ عیسی کے اور رسالت اور عبودیت اسکی کے اوپر دشمنون انکے کے کہ قائل الوہیت عیسی کے تھے فاصبحوا ظاہرین پس ہوگئے وہ مومن غلبہ کرنے والے کافرون پر سورۂ جمعہ مدنی ہی گیارہ آیتین باتفاق ایک سو اسی کلمہ ہین سات سو اڑتالیس حرف ہین دو رکوع ہین یسبح یایہا الذین آمنوا وصل اسکی من ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ صف کے یہہ ہی کہ آغاز دونون کا ساتھ تسبیح خدا کے ہی

سورۃ الجمعۃ مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی احدی عشرۃ آیۃ

یسبح للہ ما فی السموت و ما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم پاکی بیان کرتے ہین واسطے خدا کے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی بادشاہ کہ ملک اسکا بے زوال ہی پاک ایسا جسمین نہ عیب ہے نہ صفت اختلال ہی غالب ایسا کہ کبھی مغلوب نہو حکمت والا ایسا کہ کوئی کام اسکا ایسا نہین جو خوب نہو ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم وہ ہی جسنے بھیجا بیچ ان پڑھون کے پیغمبر انھین مین سے یعنے امی مراد ان پڑھون سے قوم عرب ہین کہ اکثر پڑھنا لکھنا نہین جانتے تھے اور پیغمبر بھی امی بھیجا تا تہمت نکر سکین کہ یہہ پڑھا لکھا ہی اپنی طرف سے عبارت بنا کر سنا دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ امی ہونے کا آپکے یہہ وجہ ہی کہ پہلی کتابون مین اسیطرح فرما دیا تھا کہ خاتم انبیا امی ہوگا چنانچہ کتاب شعیب علیہ السلام مین مذکور ہی کہ مین بھیجونگا امی کو بیچ امیون کے اور ختم کرونگا اسپر نبوت یتلوا علیہم آیتہ و یزکیہم پڑھتا ہی اوپر انکے آیتین کلام خدا کی باوجود اسکے کہ امی ہی مثل انکے اور پاک کرتا ہی انکو پلیدی کفر سے اور خبث عقاید سے اور رذیلہ اخلاق سے و یعلمہم الکتب و الحکمۃ اور سکھاتا ہی انکو قرآن اور احکام شریعت و ان کانوا من قبل لفی ضلل مبین اور تحقیق تھے یہہ لوگ کہ اب قرآن خوان ہین اور پاک ہین اور احکام شرع سیکھتے ہین پہلے اپنے محمد رسول اللہ سے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے کہ شرک کرتے تھے اور دین جاہلیت کے تابع تھے و آخرین منہم لما یلحقوا بہم اور دوسرے کے بھیجا پیغمبر درمیان اور لوگون کے سے مومنون ہین سے کہ وہ ابھی نہین ملے ساتھہ انکے کہ سابق ہین لیکن لاحق ہونگے مراد اس سے تابعین ہین اور معالم مین حدیث صحیح متفق علیہ لکھی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ اہل عجم ہین اور اصح اقوال کا یہہ ہی کہ جو کوئی اسلام مین آیا اور آویگا بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے وہ سب اس آخرین مین داخل ہین و ہو العزیز الحکیم اور خدا غالب ہی امر بعثت مین جسے چاہے ساتھ رسالت کے مبعوث کرے حکمت والا ہی اختیار کرنے مین ہر پیغمبر کو واسطے رسالت کے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہہ نبوت اور بعثت زیادتی کرم خدا کی ہی دیتا ہی اسکو جسے چاہتا ہی و اللہ ذو الفضل العظیم اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہی کہ تمام دنیا و آخرت کی نعمتین اسکے آگے ذرا سی ہین مثل الذین حملوا التورۃ ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا مثال ان لوگون کی کہ اٹھائی گئی توریت یعنی حکم ہوا کہ احکام توریت کے اٹھاو

پھر نہ اُٹھایا اُنھون نے اُس بوجھ کو فقط پڑھا کیا اور موافق اُسکے مضمون کے عمل نہ کیا مانند گدھے کے ہی کہ اُٹھاتا ہی کتابون کو یعنی بوجھ کتابون کا
اُٹھاتا ہی اور نفع نہین اُٹھاتا ایسے ہی یہود توریت پڑھتے ہین اور اُس سے منتفع نہین ہوتے فرد باعلم بے عمل جو کوئی ناصواب ہی بمثل حمار ہی کہ
اُٹھائے کتاب ہی بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ بُری ہی مثال اُس قوم کی مراد قوم سے یہود ہین کہ جنھون نے جھٹلایا نشانیون کو اللہ کی کہ
دلالت کرتی تھین اوپر نبوت محمد رسول اللہ کے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین راہ فلاح دکھاتا او مر ظالمون کو کہ ساتھ حق کے عناد
کر کر اپنی جانون پر ظلم کیا ہی اور پھر کہتے ہین کہ نحن ابناء اللہ احباءہ اور لاف مارتے ہین کہ لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا جنت مین نہین داخل ہوگا
مگر وہ شخص کہ ہو یہودی قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ اے محمد
اے لوگو جو یہودی ہوئے ہو اگر دعوی کرتے ہو تم یہہ کہ تم دوست ہو اللہ کے سوا اور لوگون کے کہ عرب اور عجم ایمان لائے ہین پس آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم
سچے اسبات مین کہ تم ہی دوست خدا کے ہو تو کہ پہنچو تم اُن کرامتون کو کہ حق تعالے نے واسطے دوستون اپنے کے مقرر فرمائی ہین وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اور حال یہہ ہی کہ یہود نہ آرزو کرینگے موت کی کبھی بسبب اُس چیز کے کہ آگے بھیجی ہاتھون اُنکے نے یعنی واسطے اُن عملون کے کہ کئے ہین
جیسے تحریف احکام توریت اور تغیر لغت اور صفت پیغمبر خدا کی اور جانتے ہین کہ یہین اُن اعمال کی سبب سے بعد موت کے عذاب ہوگا وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ دانا ہی ساتھ ستمگارون کے قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ کہہ اے محمد یہودون کو تحقیق وہ موت جو بھاگتے ہو تم اُس سے
اور اُسکے آنے سے کراہت رکھتے ہو فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ پس تحقیق وہ ملنے والی ہی تم سے یعنے تمھین پکڑیگی اور مزا اُسکا چکھوگے ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر پھیرے جاؤگے تم طرف جاننے والے پوشیدہ کے اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ
تھے تم کرتے اور مناسب عملون کے جزا دیگا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو
احکام شرع پر جسوقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعہ کے پس شتابی کرو طرف یاد خدا کے کہ نماز ہی اور خطبہ ہی یعنی رغبت کرو اور سعی کرو اُسمین اور
چھوڑ دو خرید و فروخت قول صحیح مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ مین یہہ ہی کہ موجب سعی اور ترک خرید و فروخت اذان اول ہی دن جمعہ کے کہ بود
متعدد ہوتے ہین ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یہہ سعی اور ترک بیع بہت بہتر ہی واسطے تمھارے معاملہ دنیا کے سے کہ اُسمین نفع باقی اخروی
ہی اور اِسمین فایدہ فانی دنیوی اگر ہو تم جانتے نفع اور ضرر کو فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ پس جسوقت تمام کی جاے
نماز جمعہ کی پس پھیل جاؤ تم بیچ زمین کے واسطے تجارت اور رفع احتیاج اپنی کے یہہ امر واسطے اباحت کے ہی حاصل یہہ ہی کہ اگر اپنے کامون کو
بعد نماز کے جانا ہو تو جاؤ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اور ڈھونڈھو فضل اللہ کے سے رزق اپنا مراد اُس سے یہہ اسباب معاش ہی اور بعضون نے
کہا ہی کہ پھیل جانا بھی زمین مسجد مین ہی واسطے سننے وعظ کے اور مجلس علما مین بیٹھنے کے اور بعضے کہتے ہین مراد عیادت مریض کی ہی
اور حضور جنازہ اور زیارت مومنان اور طلب علم اور اسیطرح کے جو نیک کام ہین کیونکہ ڈھونڈھنا فضل الہی کا ایسے ہی اعمال مین ہوتا ہی
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور یاد کرو اللہ کو بہت ہر لحظہ ہر لمحہ کچھ نماز ہی کے وقت پر منحصر نہین تو کہ تم خلاصی پاؤ اور دونو
جہان کی نیکیونکو پہنچو کہ ذکر اللہ کا موجب جمعیت ظاہر اور باطن ہی اور سبب تجارت دنیا و آخرت ہی نظم مت ذکر خدا سے ایکدم رہ غافل تو کیون
ذکر سے خیر دو جہان ہو حاصل ٭ ذکر حق ہی کہ عاشقو نگار انست ٭ آسایش جان ہی اور آرام دل ٭ لکھا ہی کہ پیغمبر خدا خطبہ پڑھتے تھے جو کاروان دحیہ کلبی
رضی اللہ عنہ کا طعام بسیار شام کیطرف سے آیا اُن روزون مدینے مین تنگی تھی اور یہہ دستور تھا کہ کاروان جو سلامت پہنچتا تھا تو طبل شادیانہ بجاتے
تھے صحابہ نے جو آواز طبل کاروانکا سنا مسجد سے نکلکر طعام خریدنیکے واسطے چلے گئے بارہ آدمی رہ گئے اُنھین سے چار خلفاء راشدین تھے

آپنے فرمایا کہ اگر تم بھی چلے جاتے اور یہان کوئی نہ رہتا تو آگ تمھارا ایچھا کرتی اُسوقت یہہ آیت نازل ہوئی وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا جسوقت کہ دیکھتے ہین سوداگری یا تماشا یعنے کاروان آتا ہی اور آواز نقارے کا سنتے ہین جاتے ہین طرف اُسکے اور متفرق ہوجاتے ہین مجلس سے باشتابی کرتے ہین آپسمین طرف طعام خریدنیکے اور چھوڑ جاتے ہین تجھکو کھڑا منبر پر قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ کہہ جو کچھہ نزدیک خدا کے ہی ثواب نماز کا اور خطبے کے سننے کا اور مجلس لطیف پیغمبر خدا مین بیٹھنے کا بہتر ہی اوپر فائدہ مندی لہو سننے سے اور نفع تجارت سے کیونکہ فائدے ثوابون کے متحقق ہین اور نفع معاملون کے متوہم وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ اور اللہ بہتر سب روزی دینے والونسے ہی یعنی جو وسیلے واسطے رزق پہنچانے کے دنیا مین ہین اُن سب سے وہ بہتر ہی کیونکہ یہہ گاہے بخل کرتے ہین اور مصلحت وقت نہین دیکھتے تو دوست کش مین نقل ہی کہ بادشاہ بغداد نے بہلول کو کہا کہ ہزار روزینہ مقرر کردیتا ہون تاکہ دل تیرا متعلق ہوے بہلول نے کہا کہ مین یہہ بات قبول کرتا جو تجھہ مین کئی عیب نہوتے ایک تو یہہ کہ تو نہین جانتا کہ مجھے کیا چاہیے دوسرے یہہ کہ تو نہین جانتا کہ مجھے کب چاہیے تیسرے یہہ کہ تجھے معلوم نہین کہ مجھے کتنا چاہیے حق تعالی میرے رزق کا کفیل ہی وہ یہہ سب جانتا ہی اور اپنی حکمت کاملہ سے مجھے پہنچاتا ہی اور یہہ بھی کہ شاید تو غصہ ہوکر میرا روزینہ بند کردے اور حق تعالی بسبب گناہ میرے کے رزق میرا بند نہین کرتا فرو ایسا ہی وہ رزاق کہ کسی بندے کی رافت روزی نکرے بند خطا اورکے سبب سے ۔ سورہ منافقون مدنی ہی گیارہ آیتین ہین باتفاق ایک سو اسی کلمہ ہین سات سو ستر حرف ہین دو رکوع ہین اذا جاءک یا ایہا الذین امنوا لا تلہکم فواصل اسکی ن ہی اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ جمعہ کے یہہ ہی کہ اُسمین تشنیع کافرون کی تھی اِسمین مذکور منافقون کا ہی

سورة المنافقون مدنية | بسم الله الرحمن الرحيم | وهي احدى عشرة اية

لکھا ہی کہ پانچوین برس ہجرت کے پیغمبر خدا غزوہ مریسیع سے مراجعت کرکر ایک کوئے پر اترے درمیان سنان بن وبر جہنی کے حلیف بن عمرو بن عوف کا تھا خزرج اور درمیان جہجاہ بن غفاری کے کہ اجیر حضرت فاروق رض کا تھا جھگڑا ہوگیا یہانتک معاملہ پہنچا کہ فتنہ برپا ہوا ابن ابی منافق نے اُسوقت کچھہ ناشایستہ باتین کہین اور کہنے لگا کہ مہاجرون کو کچھہ نہ دو تو کہ مدینے سے نکل جاوین پریشان ہوکر اور دوسرے جب مدینہ مین ہم پہنچین تو جو کوئی غالب ہی وہ نکالے اُسکو جو خوار ہی زید بن ارقم رض نے مجلس نبوی مین آکر خبر ظاہر کی حضرت نے اگرچہ دن گرم ہوگیا تھا کوچ کا حکم کیا تاکہ فتنہ دفع ہو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ یون معاملہ ہی اُسنے آپ کی بہت تسلی خاطر کی پھر یہہ خبر ابن ابی کو پہنچی اُسنے آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر جھوٹی قسمین کہائین لوگون نے زید بن ارقم رض کو دروغ گو ٹھہرا دیا حق تعالی نے زید بن ارقم رض کی تصدیق مین یہہ سورت نازل کی إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ جسوقت آتے ہین تیرے پاس منافق یعنے ابن ابی اور اصحاب اُسکے کہتے ہین کہ گواہی دیتے ہین ہم تحقیق تو البتہ رسول اللہ کا ہی یعنے ہم منافق نہین اور ہم دل سے تیری رسالت کے معتقد ہین وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ اور اللہ جانتا ہی تحقیق تو البتہ رسول اسکا ہی اور اُسنے تجھے بھیجا ہی وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ اور اللہ گواہی دیتا ہی تحقیق منافق البتہ جھوٹے ہین اپنی گواہی مین کیونکہ اعتقاد انکا موافق قول انکے کے نہین پس گواہی انکی اس بات پر کہ دل ہمارا معتقد رسالت کا ہی جھوٹھی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد شہادت سے قسم ہی یعنے یہہ قسم کھاتے ہین اعتقاد رسالت پر تیرے اور اللہ جانتا ہی کہ یہہ جھوٹھی قسمین کھاتے ہین اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ پکڑا منافقون نے قسمین اپنی کو ڈھال کہ قتل سے بچین پس بند کرتے ہین وہ لوگونکو شبہے ڈالکر دین خدا کے سے یا آپ اعراض کرتے ہین جہاد راہ خدا سے إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تحقیق منافق برا عمل ہی جو کچھہ ہین کرتے قسمین جھوٹھی کھاتے ہین پھر ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا یہہ حکم اللہ کا ساتھہ برائی اعمال انکے کے سبب سے ہی کہ وہ ایمان لاے ساتھہ زبان کے پھر کافر ہوے ساتھہ دل کے یا ظاہر مسلمانون سے کہا کہ ہم تم مین ہین اور خلوت مین اپنے رئیسون سے کفر کی باتین کہین فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ پس مہر رکھی گئی اوپر دلون انکے کے پس وہ نہین سمجھتے حقیقت ایمان کی کہ اقرار ساتھہ زبان کے اور تصدیق ساتھہ دل کے ہی لکھا ہی کہ ابن ابی مرد

جسیم اور خوبصورت شیرین سخن فصیح زبان تھا اور اور منافق بھی ایسے ہی تھے جب مجلس میں پیغمبر خدا کی آتے تو آپ انکی شکلیں دیکھکر اور باتیں سنکر خوش
ہوتے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ اور جسوقت دیکھتا ہے تو ان منافقوں کو خوش لگتے ہیں تجھکو بدن انکے وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ
لِقَوْلِهِمْ اور اگر بات کہتے ہیں کان رکھتا ہے طرف بات انکی کے اور انکی تحسین یا ورکرتا ہے اور حال یہہ ہے کہ وہ بیوقوف ہیں ایسے سمجھتے ہیں کَاَنَّهُمْ خُشُبٌ
مُّسَنَّدَةٌ گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں ٹیکی ہوئی دیوار سے لگی ہوئی یعنی فقط بدن اور شکلیں ہیں علم و فہم نہیں رکھتے یَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ جانتے ہیں ہر فریاد اور آواز کو
کہ انپر ہیں بلند ہوکر وہ واقع ہوا اوپر انکے یعنے بدگمانی اور بد دلی اور ڈر انکو یہانتک ہے کہ جو آواز سنتے ہیں کہ نفاق انکا پیغمبر اور مسلمانوں پر ظاہر ہوگیا اب
رسوا ہونگے هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ وہی ہیں دشمن تیرے اور مسلمانوں کے پس بچ کر انکے سے اور اسنے مکر سے قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ مارا انکو اللہ اور لعنت
کرے کہاں سے پھیرے جاتے ہیں راہ حق سے معالم میں لکھا ہے کہ بعد نزول ان آیتوں کے ابن ابی کی قوم نے اسکو کہا کہ یہہ آیات تیرے حق میں نازل ہوئی ہیں جا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہ وہ تیرے واسطے مغفرت طلب کریں اس منافق نے گردن پھیرائی اور کہا کہ مجھے انھوں نے کہا کہ ایمان لا لایا میں پھر کہا
زکوٰۃ دی میں نے اب یہہ باقی رہا ہے کہ محمد کو سجدہ کروں تب یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ اور جب کہا
جاتا ہے واسطے ان منافقوں کے کہ آؤ سامنے حضور کے بخشش مانگے واسطے تمھارے رسول خدا کا تو پھیرتے ہیں سروں اپنے کو یعنے منہ پھیر لیتے ہیں جیسے کوئی بری خبر سے
سنے وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ اور دیکھتا ہے تو انکو کہ بازرہتے ہیں تیری خدمت میں حاضر ہونے سے اور وہ تکبر کرتے ہیں سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ
اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ برابر ہے اوپر انکے بخشش مانگے تو واسطے انکے ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے انکے کیونکہ یہہ دست ہوئے ہیں نفاق
میں اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم فاسقوں کو هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى
يَنْفَضُّوْا وہی ہیں جو کہتے ہیں انصار کو کہ مت خرچ کرو تم اوپر اوس شخص کے کہ نزدیک رسول خدا کے ہیں فقراء مہاجرین میں سے یہانتک کہ بھاگ جاویں غلام
صاحبوں پاس ور بیٹھے اپنے باپوں پاس منافق مہاجروں کے دینے سے انصار کو منع کرتے ہیں وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور حال یہہ ہے کہ واسطے اللہ کے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے اور کنجی انکی اسکے دست قدرت میں ہے جسے چاہے روزی دے وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
لَا يَفْقَهُوْنَ اور لیکن منافق نہیں سمجھتے کہ رزق دینے والا اللہ سبحانہ ہے نہ آدمی مثنوی رزق دیتا ہے کہ یا سب کو پرورش کرتا ہے خدا سب کو
ظاہر کرکے پردہ اسباب :: کھولتا ہے وہ رزق کے ابواب :: اور جیسے جانے سبب بھی دے :: کچھ سبب پر نہیں ہے حصر :: بہر طرح قدرت اسکی ظاہر
ہے بے سبب اور سبب سے وہ قادر ہے يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ کہتے ہیں منافق مراد ابن ابی ہے اگر پھرے ہم اس
سفر سے طرف مدینے کے البتہ نکال دیوینگے عزت والے مدینہ میں سے ذلت والوں کو مراد ابن ابی کی اعز سے نفس اخبث اسکا تھا اور اس دوسرے لفظ
سے ذات اشرف مخلوقات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات وتسلیمات وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ اور واسطے اللہ کے ہے عزت اور ربوبیت اور واسطے رسول اسکے کے ہے عزت نبوت اور شفاعت اور واسطے مومنوں کے ہے عزت ایمان اور
طاعت اور لیکن منافق حقیقت عزت کی نہیں جانتے نقل ہے کہ لشکر آپکا وادی عقیق میں پہنچا عبد اللہ بیٹا ابن ابی کہ مومن مخلص تھا سر راہ کھڑا
ہو گیا جب اسکا باپ آیا تو اونٹ کو اسکے بٹھا دیا اور پاؤں اسکے پاؤں دھر کر کہنے لگا کہ قسم ہے تجھکو مدینہ میں نجانے دونگا جبتک کہ پیغمبر خدا صلعم کا
اذن نہوگا اور جانتا ہے تو کہ اذل تو ہے اور اعز وہ ہیں جب سواری حضرت کی وہاں پہنچی آپنے اس احوال پر مطلع ہوکر اجازت مدینہ میں جانے
کی فرمائی حق تعالی کی طرف سے یہہ آیت آئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ غافل
کریں تمکو مال تمھارا اور نہ اولاد تمھاری یاد خدا کی سے کیونکہ مقتضا ایمان کا وہ ہے کہ محبت اللہ کی غالب ہو سب چیز کی محبت پر یہانتک

کہ اگر تمام نعمتیں دنیا اور آخرت کی عوض میں دین تو اوسے قبول نکرے اور نہ دنیا کی طلب ہی اور نہ خواہش جنہیں عقبی کی عوض دیں تو جہان اپنی ہو تیرا
دیدار یا اللہ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ اور جو کوئی کرے یہہ کام کہ مال اور اولاد کے سبب سے حق سے باز رہے پس یہہ لوگ ہیں وہی
ٹوٹا پانیوالے کہ ایسی چیز حقیر فانی کے باعث ایسی بڑی چیز باقی سے بی بہرہ رہیں وَأَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اور خرچ کرو
جسکا حق واجب ہی اوسکو اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے تمکو اور اپنا ذخیرہ آخرت کا کرو پہلے اس سے کہ آوے کسیکو تم میں سے موت فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ
أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ پس کہے وہ شخص اے پروردگار میرے کیون نہ ڈھیل دی مجھکو یعنے میری موت کو ایک وقت نزدیک تک
پس خیرات دیتا میں اور زکوۃ ادا کرتا اور ہوتا میں نیک مردون سے وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی جی کو
موت سے جس وقت کہ آویگا وقت جانیکا اوسکے یعنے جب عمر آخر ہوگی تو پھر زندگی کی کسی صورت نہیں وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ خبردار ہی ساتھ
اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم بھلا اور برا یہہ قرات حفص کی ہی کہ تعملون بصیغہ خطاب پڑھا ہی اور ابوبکر نے یعملون بصیغہ غائب یعنے اللہ خبردار ہی ساتھ اوس چیز کے
کہ کرتے ہیں آدمی سورۃ تغابن مکی ہی اور بقول بعض مدنی اٹھارہ آیتیں ہیں دو سو اکتالیس کلمہ اور ایک ہزار اور ستر حرف اور دو رکوع ابن الشیخ بعد
۲ ما اصحاب فواصل اسکی من ر دہیں اور ربط اسکا ساتھ سورۃ منافقین کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر خبیر تھا ابتدا اسکی ساتھ ذکر بصیر کے ہوے

سورۃ التغابن مدنیۃ وهی بسم اللہ الرحمن الرحیم ثمان عشرۃ آیۃ

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی روحانیات سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی
جسمانیات سے لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ واسطے اوسکے ہی بادشاہی کہ زمین و آسمان اور جو کچھ انمین ہی سب اوسینے پیدا کیا ہی اور واسطے اوسیکے سب
تعریف اور نعمت پیدایش کے ہی وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ وہی ہی
جسنے پیدا کیا تمکو ای آدمیو پس بعضے تم میں سے کافر ہیں ساتھ خالقیت اوسکے کے جیسے دہریئے اور طبیعی اور بعضے تم سے مومن ساتھ پیدا کرنے
اوسکے کے جیسے مسلمان وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہی جزا موافق اعمال تمھارے کے دیگا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پیدا کیا آسمان کو اور زمین کو ساتھ راستی کے یا ساتھ حکمت کے یا ساتھ کلمہ کن کے یا واسطے
بیان حق کے یعنے یہہ سب دلایل وحدانیت کے ہیں اور انسے حق ظاہر ہوتا ہی اور صورتیں بنائیں تمھاری پس اچھی کیں صورتیں تمھاری ساتھ درازی
قامت کے اور اعتدال خلقت کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ظاہر تمھارا آراستہ کیا ساتھ کمال قدرت کے اور باطن تمھارے کو جلا دی
ساتھ جمال قربت کے اور نزدیک محققون کے حسن انسان یہہ ہی کہ اوسکو بصفوت اوصاف کائنات آراستہ کیا اور بخلاصہ خصایص بدایع شرف
اختصاص بخشا تا نمودار جمیع موجودات ہو علوی و سفلی اور ملکی اور ملکوتی سے پس مراد حسن معنوی ہی نہ حسن صوری نظم تو نظلمت بروئی نہ نگاہ
کرکہ رافت بر درون سینہ روشن ہی تیرے چراغ خوبی ہکل وسمر ظاہری پرتو عبث ہی شنیفتہ دیکھہ کہ عجب روشنی کھلاتی ہیں باغ خوبی کی
وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ اور طرف اوسیکے ہی پھر جانا سب کا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ جانتا ہی بعلم کامل جو کچھ بیچ
آسمانون کے ہی طرح طرح کے مکنونات اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی رنگ رنگ کے مخترعات اور جانتا ہی جو کچھ کہ پوشیدہ کرتے ہو تم اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اور اللہ جاننے والا ہی سینے والی بات کو کچھ خطرہ ہو یا فکر ہو أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ کیا نہیں آئی
تمکو ای مکے والو خبر ان لوگونکی جو کافر ہوے پہلے اسکے مثل اولاد قابیل اور ثمود اور اصحاب ایکہ وغیرہ کے فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ پس چکھا انھون
نے وبال کام اپنے کا یعنے ضرر کفر اپنیکا دنیا میں ساتھ غرق اور باد صرصر و صیحہ اور عذاب یوم الظلہ کے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے انکے ہی عذاب

ہین عذاب درد دینے والا بے انقطاع ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ یہہ عقاب اور عذاب انکو بسبب اسکے ہی کہ تھے آتے اُنکے
پاس پیغمبر اُنکے ساتھہ دلیلوں ظاہر اور معجزوں روشن کے فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا پس کہا اُنھوں نے کیا آدمی راہ دکھاوینگے ہمکو یعنی مثل ہمارے آدمی
ہمین ہمین کیا راہ دکھاوینگے اور تعجب کیا حق تعالیٰ نے آدمی پیروی سے فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ پس کافر ہوئے ساتھہ رسولوں کے اور منہ
پھیر لیا معجزوں سے پس خدا نے انکو ہلاک کیا اور بے پروائی رکھتا ہی اللہ ایمان خلق کے سے وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور اللہ بے نیاز ہی عبادت خلق سے تعریف
کیا گیا ہی بے ستایش حامدون کے زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا دعوی کیا اُن لوگون نے جو کافر ہوئے یہہ کہ ہرگز نہ اُٹھائے جاوینگے
قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ کہہ کہ یون نہین بلکہ قسم ہی پروردگار میرے کی کہ البتہ اٹھائے جاؤگے تم قیامت کو ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ پھر
البتہ خبر دیئے جاؤگے تم ساتھہ اُس چیز کے کہ کیا ہی تمنے دنیا مین اور یہہ خبر دینا محاسبے کے ساتھہ ہوگا اور جزا اُسکی لیگی وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ
اور یہہ اُٹھانا اور جزا دینی اوپر اللہ کے سہل اور آسان ہی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا پس ایمان لاؤ ساتھہ اللہ کے اور
رسول اُسکے کے کہ محمد ہین اور ساتھہ نور کے جو نازل کیا ہی ہمنے اوپر محمد کے مراد نور سے قرآن مجید ہی کہ روشن اور ظاہر ہی ساتھہ معجزوں کے
اور ظاہر کرنے والا حقایق احکام کا ہی اور روشن کرنے والا حلال و حرام کا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم
اقرار اور انکار سے خبردار ہی يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ جسدن کہ اکٹھا کریگا تمکو اللہ دن اکٹھا کرنے کے قیامت کے دن کو دن جمع کا فرمایا ہی
کہ اُسدن سب پہلے پچھلے لوگ جمع ہونگے یا انبیا اور اُمتین یا ظالم اور مظلوم یا ہدایت والے اور ضلالت والے یا بہشتی اور دوزخی یا شقی اور سعید
اور اشہر یہہ ہی کہ فرشتے اور جن اور انس جمع ہونگے ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ یہہ دن ہی دن غبن دینے کا اور زیان ہونے کا یعنے جو مومن
مقام کافر کا بہشت مین میراث لیلے اور کافر دوزخ مین مقام مومن مین درآوے تو غبن ظاہر ہوا اور کافر جان لین کہ ہم زیانکار ہین
بعضون نے کہا ہی کہ کافر غبن اپنا دیکھیگا بسبب ترک کرنے ایمان کے اور مومن زیان اپنا پاویگا بجہت قصور کرنے کے بیچ احسان کے
یاوہ دن زیان ڈھونڈھنے کا ہی ہر شخص اپنا نفع چاہیگا اور دوسرے کا زیان وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھہ اللہ کے اور کام کرے اچھے دور کریگا اُسنے برائیان
اُسکی یعنے عفو کریگا اور داخل کریگا اُسکو بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے اُنکے سے نہرین یعنے نیچے محلون اور درختون اُنکے کے درانحال کہ ہمیشہ
رہنے والے ہونگے بیچ اُسکے ہمیشہ تاکید خلود مین ہی ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ عفو اور دخول بہشت مراد پانا ہی بڑا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور جو لوگ کافر ہوئے اور جھٹلائین نشانیان ہماری کہ قرآن ہی یا معجزات کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر کین ہمنے یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُسکے نہ مرینگے نہ دوزخ سے نکلینگے اور بری
جگہہ ہی پھر جانے کی دوزخ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ نہین پہنچتی کسی شخص کو کچھہ مصیبت سے بیماری اور موت اہل
کی اور ولد کی مگر ساتھہ حکم اللہ کے اور قضا اُسکی کے بغیر حکم اُسکے کے کسیکو کچھہ مصیبت نہین پہنچتی اگر وہ چاہے سب مخلوق کو سلامت
رکھے لیکن واسطے صلاح احوال بندون کے اور آزمایش کے کہ صبر کرتے ہین یا نہین اور زیادتی ثواب کے اور گناہ پاک کرنے کے بلا مین مبتلا کرتا ہی وَمَنْ
يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھہ اللہ کے اور جانے کہ مصیبت اور رنج سب اُسکے ارادے اور حکم سے ہی ہدایت کریگا
دل اُسکے کو ساتھہ صبر کے اور ثابت رہنے کے یعنے جب جانا کہ بلا مراد الٰہی ہی ساتھہ جان کے قبول کرتا ہی اور اُسکے آنے سے مضطرب نہین
ہوتا نظم جانب یار جو رنج وا دہیت آوے جان عشاق پہ وہ فرح دستہ لاوے یہ جام عشرت وہ پلاوے تو می عشرت ہی رحمت کہ اسکی جو

طرف سے ہو تو وہ رحمت ہی وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور اللہ ساتھ سب چیزوں کے دانا ہی مصرع صابر و شاکی کو وہ ہی جانتا وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ اور فرمان برداری کرو اللہ کی فرضون مین اور فرمانبرداری کرو رسول کی سنتون مین فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ
پس اگر پھر جاؤ تم فرمانبرداری سے پیغمبر کی تو انکا کیا زیان ہی بس سوا اسکے نہین کہ اوپر رسول ہمارے کے ہی پہنچانا ظاہر سو اُسنے پہنچا دیا ہمارا حکم اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ اللہ ہی معبود برحق نہین کوئی مستحق عبادت کے گروہ مثنوی شرح مین کہتے ہین الٰہ اسے مستحق جو کہ ہو عبادت کے اور عبادت کے
مستحق ہی وہ کہ فی الحقیقت مین جو موثر ہو اور موثر جو کہ فی الحقیقت ہی اسکی تعظیم بس عبادت ہی اور عبادت مین گر شریک خدا کہ اور کو
کردیا تو شرک ہوا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کرین ایمان والے کیونکہ مقتضائے ایمان یہہ ہی کہ سب کام اپنے خدا پر
چھوڑین اور کسی مشکل اُس سے منہ نہ موڑین تکیہ اُسکے کرم پر اور بھروسا اُسکے فضل پر رکھین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ بعد ہجرت پیغمبر خدا صلعم
بعضے مسلمان مکے سے ارادہ مدینے کا رکھتے تھے لیکن جورو اور اولاد نہین چھوڑتی تھین گریہ و زاری اور نالہ و بیقراری کرتی تھین اور وہ بھی
انکی محبت کے سبب نکل نہین سکتے تھے حق تعالی نے اُنکے حق مین یہہ آیت نازل کی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا
لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بعضے بی بیون تمہاری سے اور اولاد تمہاری سے کہ مانع ہجرت کے ہوتے ہین دشمن ہین واسطے تمہارے پس بچو
اُنسے اور اُنکے کہنے پر فریفتہ ہو کر ہجرت سے ترک کرو جب یہہ آیت اُنکو پہنچی تو اُنھون نے ہجرت کی اور اگلے یارون مہاجرون کو دیکھا تو ہر ایک
احکام دین مین فقیہ کامل اور دانا فاضل تھا افسوس کیا کہ ہم پہلے سے کیون نہ آئے جو ہم بھی ایسے ہی ہو جاتے اور نفقہ زن و فرزند کا بند کیا اور طریقہ
شفقت اور رحمت کا چھوڑا کہ سبب اُنکے ہم اس نعمت عظمی سے باز رہے حق تعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اگر معاف کرو اور چھوڑ دو اور بخش دو انکی تقصیر پس تحقیق بخشنے والا مہربان ہی تم سے ویسا ہی معاملہ کریگا اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ
وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ سوا اسکے نہین کہ مال تمہارا اور اولاد تمہاری آزمایش ہی تو کہ ظاہر ہو جاوے کہ کونسا تم مین سے محبت الٰہی چھوڑ کر مبتلا
عشق زن و فرزند ہی اور کونسا رشتہ الفت مال و فرزند توڑ کر محبت الٰہی پابند ہی وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ اور اللہ نزدیک اسکے
ثواب بڑا ہی اُس شخص کو کہ جسکے دل مین محبت خدا و رسول غالب ہی الفت مال و فرزند پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ پس ڈرو عذاب خدا سے
اور بچو موجبات عذاب سے جتنا ڈرسکو تم و بچ سکو یہہ آیت ناسخ ہی اس حکم کی کہ فاتقوا اللہ حق تقاتہ ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ایک آیت مین
اشارہ بواجب امر اور دوسری مین بواجب حق ہی واجب امر جب آیا واجب حق منسوخ ہوا کیونکہ حق تعالی بندے کو بواجب امر مطالبہ کریگا تو کہ
فعل اُسکا دائرہ عفو مین داخل ہو سکے اور اگر اسکو بواجب حق مواخذہ کرے طاعت ہزار سالہ اور معصیت ہزار سالہ وہان یکرنگ ہی فرد اُسکی استغنا
رافت کر نظر خواہ مطرب خواہ تو ہو نوحہ گر وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ اور سنو تم کلام اللہ کا اور فرمانبرداری کرو تم
اُسکی اور خرچ کرو تم بہتر کو یعنے براہ خدا بہتر چیز دو واسطے جانون اپنی کے کیونکہ فائدہ اُسکا تمہین کو پہنچیگا وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو کوئی بچا جاوے بخیلی جان اپنی سے یعنے حق اللہ کا بند نکرے اور اُسکی راہ مین خرچ کرے پس یہہ لوگ خرچ کرنیوالے
راہ خدا مین وہی ہین خلاصی پانیوالے دنیا مین مخوفات سے اور عقبی مین عقوبات سے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ
اگر قرض دو خدا کو یعنے صرف کرو مال اپنا اُسکے فرمان بموجب قرض اچھے اخلاص سے یا صدقہ دو دل کی خوشی سے دونا کریگا اللہ اُسکو واسطے
تمہارے ایک سے دس تک اور سات سو تک اور ہزار تک اور چار ہزار تک اور بغیر حساب تک اور بخشیگا گناہ واسطے تمہارے جو پہلے اس سے
ہو گئے ہین امساک سے اور نفقہ ترک کرنے سے وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ اور اللہ جزا دینے والا ہی شکر کرنیوالون کو عطیہ جلیل بدلے صدقہ قلیل کے دیتا ہی

تحمل والا ہی مسک اور بخیل کے عقوبت کرنے مین تعجیل نہین کرتا ہی عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ جاننے والا ہی پوشیدہ اور ظاہر کا اُسکو معلوم ہی جو ظاہر دیتے ہو تم صدقہ اور جو چھپاتے ہو دلین ریا سے اور اخلاص سے غالب ہی اُس شخص سے عوض لیگا جسکا صدقہ خالص واسطے اُسکے نہین حکم کرنے والا ہی کرامت کا اُس شخص کی جو صدق دل سے تصدق کرتا ہی سورۂ طلاق مکی ہی بقول شیخ حسن بصریؒ اور مدنی ہی بقول اکثر ائمہ اور بارہ آیتین ہین بقول کوفیان اور مدنیان اور شامیان اور گیارہ آیتین ہین بقول بصریان اور مکیان دو سو سینتالیس کلمے ہین اور ایک ہزار ایک سو ساٹھ حرف ہین رکوع ہین یاایھا النبی و کاین من قریۃ فواصل اسکی اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ تغابن کے یہہ ہی کہ اسمین امر تقوی تھا کہ فاتقوا اللّٰہ ما استطعتم اور اس سورہ طلاق مین فایدہ تقوی کا بیان کیا کہ من یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا اور سورۂ تغابن مین امر توکل خدا تھا کہ و علی اللّٰہ فلیتوکل المؤمنون اس سورہ مین نفع توکل کا ارشاد کیا کہ و من یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ پس گویا کہ یہہ ہوا فاتقوا اللّٰہ ما استطعتم و من یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب و علی اللّٰہ فلیتوکل المؤمنون و من یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ

سُوْرَۃُ الطَّلَاقِ مَدَنِیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ ھِیَ اثْنَتَا عَشَرَۃَ اٰیَۃً

لکھا ہی کہ عبد اللہ ابن عمرؓ نے اپنی بی بی کو حالت حیض مین طلاق دی پیغمبر خدا نے فرمایا کہ رجوع کرے اور جب حیض سے پاک ہو پھر چاہے تو طلاق دے اس حق مین یہہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ اے پیغمبر کہہ امت اپنی کو کہ تم جس وقت طلاق دو عورتون مدخولہ اپنی کو کہ صغیرہ اور آیسہ اور حاملہ نہون پس طلاق دو انکو بیچ عدت انکی کے یعنے طہر بے جماع مین کہ شمار کر سکین اُسکو عدت سے سمجھ لیجئے کہ طلاق رفع قید ہی جو ثابت ہی شرعًا بسبب نکاح کے اور طلاق تین قسم ہی اول احسن ہی کہ مرد اپنی جورو کو ایک طلاق دے طہر بے وطی مین اور پھر طلاق نہ دے یہانتک کہ عدت گذر جاوے پھر عورت چاہے اُس سے نکاح کر لے چاہے اور سے دوم حسن ہی کہ تین طلاق دے تین طہر مین اور یہی طلاق سنی ہی کہ زن بعد طلاق کے عدت مین آتی ہی سیوم طلاق بدعی ہی کہ حالت حیض مین یا طہر مین اُس سے مجامعت واقع ہوئی ہو کیونکہ وہ ایام عدت مین محسوب نہین ہو سکتے اور زن اُسوقت نہ معتدہ ہوا اور نہ ذات حمل اور عدد طلاق نزدیک امام شافعی کے اعتبار نہین رکھتا اور نزدیک امام اعظم اور مالک کے معتبر ہی پس اگر بیچ طہر بے مباشرت کے تین طلاق دیوین تو امام شافعی کے نزدیک سنت ہی اور امام اعظم اور مالک کے نزدیک بدعت اور اگر ایک طلاق واقع ہو تو باتفاق جمہور سنت ہی وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ اور نگاہ رکھو ایام گو عدت کو عورتون کی کہ ضبط سے عاجز ہین یا شمار سے غافل ہین وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ اور ڈرو اللہ پروردگار اپنے سے طلاق سنت دو اور بعد طلاق کے لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ مت نکالو اُن زنان مطلقہ کو گھرون انکے سے جبتک کہ عدت پوری ہو وَ لَا یَخْرُجْنَ اور نہ نکلیں وہ عورتین آپ بھی نکلجاوین پس انکو نہ نکالو مگر یہہ کہ کرین بیحیائی ظاہر اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ بکسرہ یا مبینہ بفتح یا پڑھا ہی اور فاحشہ وہ گناہ ہی جسمین حد ہو جیسے زنا اور سرقہ پس حاصل یہہ ہوا کہ نہ نکالو مگر جب کرین گناہ کبیرہ کہ ظاہر کرنے والا ہی حال انکا برائی مین تو حد لگانیکے واسطے نکالو اور اور زن نے بفتح یا مبینہ کو پڑھا ہی یعنے فاحشہ ظاہر کیا گیا یا جب نکالو کہ فحش اور سفاہت سے اہل خانہ کو ایذا دین تب بھی اخراج انکا قبل عدت کے حلال ہی کیونکہ حق ساقط ہو گیا وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ اور یہہ حکم کہ مذکور ہوئے حدین ہین اللہ کی کہ مقرر فرمائین ہین وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ اور جو شخص نکلجاوے حدون اللہ کی سے پس تحقیق ظلم کیا اُسنے جان اپنی پر اور اپنے آپ کو مستحق عقوبت کیا لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا نہین جانتا تو اے طلاق دینے والے یا نہین جانتا کوئی نفس شاید کہ اللہ تعالی پیدا کر دے پیچھے اس طلاق کے کچھہ بات یعنے شاید کہ پشیمان ہو مرد طلاق دیکر یا دوستی عورت کی دلین یاد آوے اور رجوع کرنے کو لاچار ہو فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ پس جسوقت پہنچین عورتین عدت اپنی کو یعنے زمانہ عدت کا آخر ہو

پس بند رکھو انکو رجعت کر کر ساتھ اچھی طرح کے اور دوسری بار طلاق مت دو اُسکے ضرر کے واسطے اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا جدا کردو انکو ساتھ اچھی
طرح کے یعنے جو حق طلاق کا ہی وہ ادا کر کر وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ اور گواہ کرلو دو صاحب عدالت کو تمہین مسلمانون
مین سے کہ فاسق نہووین ساتھ رجعت کے یہہ امر واسطے استحباب کے ہی اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہی اور درست کرو اور قایم کرو شاہدی
اور گواہی وقت حاجت کے واسطے اللہ کے یعنے واسطے طلب ثواب اور رضا الہی کے ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ یہہ گواہی
اور شاہد مقرر کرنے تمکو نصیحت دیجاتی ہی ساتھ اسکے جو کوئی کہ ہی ایمان لایا ساتھ اللہ اور حکم اللہ کے اور دن پچھلے کے کہ قیامت ہی اور جو متعلق
قیامت کے ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا اور جو کوئی ڈرا اللہ سے اور بچے گناہ سے ظاہر کریگا اللہ واسطے اُسکے راہ نکلنے کا یعنے مخلصی یا دیگا غم اندوہ دنیا
اور آخرت کے سے یا جو کوئی بچیگا حرام سے پہنچا دیگا اسکو اللہ وجہ حلال سے وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اور رزق دیویگا اسکو اُس جگہہ سے کہ نہیں
گمان کرتا ہی اور جہان سے ملنا اسکی خاطر مین نہین گذرتا ہی لکھا ہی کہ مشرکون نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا تھا اسنے آکر پیغمبر خدا سے عرض کیا کہ بیٹا
میرا اسیری کفار مین گرفتار ہوا اور علاوہ اسکے ہمین فقر و فاقہ سے سروکار ہی آپنے فرمایا تقوی اور شکیبائی اختیار کرو اور تم دونون مان اور باپ
اسکے لا حول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھو انھون نے بقول حضرت عمل کیا چند روز مین پسر عوف قید اہل شرک سے چھوٹ کر چار ہزار گوسفند انکی
ہانکے ہوے بخیر و عافیت مدینہ مین داخل ہوا یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی اختیار کریگا روزی حلال پاویگا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَهُوَ حَسْبُهٗ اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے اور اپنا کاروبار سب اسپر چھوڑ دے پس اللہ کفایت ہی اُسکو سب کام اُسکے پورے کریگا اِنَّ اللّٰهَ
بَالِغُ اَمْرِهٖ تحقیق اللہ پہنچانے والا ہی ارادے اپنے کو جس جگہہ کہ چاہے یعنے جو اسنے چاہا وہ ہوا قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا تحقیق مقرر
کیا ہی اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ کہ اُس سے کم و بیش نہین یا مقدار زمانے کی کہ اُس سے پس و پیش نہین ابو ذر غفاری نے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا نے
فرمایا کہ مین ایسی آیت جانتا ہون کہ اگر لوگ اسکو سیکھہ کر عمل کرین سب مہمات کو کافی ہو پھر یہہ آیت پڑھی اور کئی بار تکرار کیا سمجھہ لیجیے کہ بنا اس
آیت کی اوپر تقوی اور توکل کے ہی تقوی بوی بوستان قربت ہی جسکے شام جان مین پہنچتی ہی پہنچا ہی مقام معیت الہی ان اللہ مع الذین
اتقوا اور توکل نفحہ گلستان کفایت ہی جسکے مشام روانجن معطر ہوتا ہی بعطر محبت نامتناہی ان اللہ یحب المتوکلین نظم جسکو
تقوی کہے ہین ای رافت نفحہ بوستان قربت ہی جسکے پہنچی مشام جان مین آ ہو فی محبوب سے معیت ہی اور توکل بھی ایک عجب ہی شی مہمات
کل کفایت ہی لمعہ مہر حب حق وہ ہی بوی گلزار عشق و الفت ہی توشہ مرکب اُسکے ہین دونون جو کوئی راہی محبت ہی جسوقت
کہ عدت مطلقات کی نازل ہوئی کہ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ صحابہ نے پوچھا کہ عدت ان عورتونکی کہ حایض نہین ہوتین کیا ہی یہہ آیت آئی کہ
وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ اور وہ عورتین کہ نا امید
ہوگئین حیض سے بسبب پیری کے بیبیون تمھاری سے اگر شک مین ہو تم عدت انکی سے پس عدت انکی تین مہینے ہین اور وہ جو نہین حایض
ہوئین بسبب صغر سن کے انکی عدت بھی تین مہینے ہین وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اور حمل والیان مدت انکی یہہ کہ
رکھہ لیوین حمل اپنا خواہ مطلقہ ہون خواہ شوہر مرگیا ہو عدت انکی بچے پیدا ہونے تک ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا اور جو کوئی
ڈرے اللہ سے اور اسکے حکم مانے کریگا اللہ واسطے اسکے کام اسکے سے آسانی یعنے مشکلین اسکی سہل کر دیگا ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ
یہہ جو مذکور ہوا حکم خدا کا ہی اُتارا ہی اسکو لوح محفوظ سے طرف تمھارے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا اور جو کوئی ڈرے اللہ سے
اور پرہیز کرے عقاب اُسکے سے اور فرمان برداری کرے اسکی دور کریگا اُس سے برائیان اسکی یعنے معاف کریگا اور بڑھاویگا واسطے اُسکے

ثواب یعنے ثواب زیادہ دیگا اَسْکِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِکُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ رکھو عورتون طلاق دادہ کو جسطرح رہتے ہو تم
مقدور اپنے سے یعنے اپنی طاقت کے موافق رکھو اور مت ایذا دو انکو بیچ گہر رہنے کے اور کھانا پلانے کے کہ تنگی کرو تم اوپر انکے اور لاچار ہے انکو نکلنا پڑے
وَاِنْ کُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اور اگر ہووین حمل والیان پس خرچ کرو اوپر انکے یہانتک کہ رکھین حمل اپنا اور مدت عدت
کی پوری ہوجاوے فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ پس اگر دودھ پلاوین وہ عورتین بعد انقطاع علاقے نکاح کے فرزندون تمھارے کو پس دو
انکو مزدوری انکی وَاْتَمِرُوْا بَیْنَکُمْ بِمَعْرُوْفٍ اور موافقت کرو آپسمین اچھی طرح سے دودھ پلانے مین اور مزدوری دینے مین وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ
فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰی اور اگر تنگ کرو تم ای پدر و مادر ایک دوسرے سے یعنے باپ کہے کہ مین دودھ پلانے کی اجرت نہین دونگا یا ما دودھ نہ پلاوے پس
دودھ پلاوے واسطے فرزند کے اور دائی یعنے والد کو چاہیے کہ زبردستی والدہ سے فرزند کو دودھ نہ پلواوے لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ چاہیے
کہ خرچ کرے کشایش والا کشایش اپنی سے موافق مقدور کے مطلقہ کو نفقہ دے وَمَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ اور جو شخص کہ تنگ کیا
جاوے اوپر اسکے رزق اسکا پس چاہیے کہ خرچ کرے اس چیز سے کہ دیا ہی اسکو اللہ نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا نہین تکلیف دیتا ہی اللہ کسی نفس کو
مگر جو کہ دیا ہی اسکو مال سے یعنے تکلیف مالا یطاق نہین دیتا سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا شتاب ہے کہ کریگا اللہ بعد سختی اور تنگدستی کے آسانی اور تونگری وَکَاَیِّنْ
مِّنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِیْدًا اور بہت بستیان ہین کہ سرکشی کی انھون نے حکم پروردگار اپنے سے اور پیغمبرون اسکے سے پس حساب لیونگے ہم انکا
بیچ حساب سخت کے وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّکْرًا اور عذاب کیا ہم نے انکو دنیا مین عذاب زشت ہولناک یا عذاب کرینگے ہم انکو آخرت مین بعد حساب کے فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَکَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا
پس چکھا انھون نے یعنے ان بستیون والون نے وبال کام اپنے کا اور تھا آخر کام انکا ٹوٹا اور اس سے بدتر ٹوٹا کیا ہوگا کہ بہشت جاودانی اور لقاے سبحانی سے محروم ہوکر گرفتار
زندان جحیم ہوے اور بعذاب الیم ہوے اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا تیار کیا اللہ نے واسطے انکے عذاب سخت دونو جہان مین فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی
الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس ڈرو عذاب خدا سے ای عقلمندو وہ جو ایمان لائے ہو قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا تحقیق اوتارا ہی اللہ نے طرف تمھارے شرف
کہ قرآن ہی اور بھیجا ہی طرف تمھارے رَّسُوْلًا پیغمبر کہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کو شرف کہا اسواسطے کہ شرف دنیا اور کرامت عقبی اسکے
پڑھنے اور عمل کرنے مین ہی بعضے کہتے ہین رسول بدل ہی ذکر سے ذکر وہی رسول ہی یعنے ذاکر اور اشہر یہہ ہی کہ سخن ذکر پر تمام ہوگیا اور رسولا منصوب
بسلب مخدوف کے ہی تقدیر اسکی یہہ ہی کہ متابعت کرو رسول کی کہ ہمیشہ یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ پڑھتا ہی اوپر تمھارے آیتین اللہ کی
بیان کرنیوالین یہہ قرات حفص کی ہی کہ مبینات بکسر یا پڑھا ہی اور جنھون نے بفتح یا کے پڑھا ہی انکی قرات بموجب یہہ معنی ہوے کہ پڑھتا ہی اوپر
تمھارے آیتین اللہ کی روشن کی گئین اور بیان کی گئین اور اللہ تعالی نے ذکر اور رسول بھیجا لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
تو کہ نکالے ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین خدا پر یا قرآن پر یا رسول پر اور عمل کیے اچھے اندھیرون گمراہی کے سے طرف روشنی ہدایت کے یا باطل سے
طرف حق کے یا جہل سے طرف علم کے وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا اور جو کوئی ایمان
لاوے ساتھ اللہ کے اور کام کرے اچھے اللہ کے واسطے خالص بے ریا اور بے تصنع اور بے غرض داخل کریگا اسکو اللہ بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے مکانون انکے
کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے ہمیشہ بے زوال اور بے انتقال قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا تحقیق اچھا تیار کیا ہی اللہ نے بہشت
مین واسطے مسلمان عمل کرنیوالے کے رزق اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیے سات آسمان اور زمین
سے مانند انکے یعنے آسمان اوپر تلے بنا اور زمین بھی اسیطرح یا تمثیل عدد مین ہی کہ آسمان سات بناے اور زمین بھی مثل آسمانون کے
سات یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ اوترتا ہی حکم اوسکا درمیان آسمانون اور زمینون کے یعنے اسکے حکم سے کوئی طبقہ ارض

یہہ کام خالی نہین سب کو پہنچتا ہی اور جوانمین خلقت ہی سب کو اسنے پیدا کیا ہی لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو کہ جانو تم تحقیق
اللہ اوپر پیدا کرنے ہر شی کے قادر ہی وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اور حکم اپنا سب پر جاری کیا ہی تو کہ معلوم
کرو تم کہ تحقیق اللہ نے گھیر لیا ہی ہر چیز کو علم مین یعنے قدرت اور علم اسکا محیط ہمہ اشیا ہی نظم یکے رمز ہی قدرت کی تیرے کن فیکون
یکسان ہی تیرے علم مین بیرون و درون ہی یک ذرہ نہ غیب دنی شہادت مین ہی علم و قدرت سے تیری یارب بیرون سورۂ تحریم مدنی ہی بارہ آیتین
ہین دو صد و چہل و نہ کلمے ہین یکہزار و شش حرف ہین دو رکوع ہین یٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اصل اسکی زمان ہی اور
ربط اسکا ساتھ سورہ طلاق کے ظاہر ہی کہ آغاز ہر یک کا بخطاب پیغمبر ہی

سورۃ التحریم مدنیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی اثنتا عشرۃ آیۃ

لکھا ہی کہ پیغمبر خدا م شہد کو بہت دوست رکھتے تھے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے شہد اپنے یہان منگا رکھا تھا جب آپ تشریف لاتے تو یہہ شربت کر کر پلاتین
آپ انکے یہان اس سبب سے زیادہ ٹھہرتے یہہ بات ازواج مطہرات کو معلوم ہوئی حضرت عایشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے
آپسمین مشورہ کیا کہ ایسی بات نکالئے کہ حضرت کا وہان جانا چھوٹ جاوے ہر ایک نے کہا کہ ہم مین سے جسکے پاس آپ آوین وہ یہہ کہے
کہ آپکے دہن مبارک سے بوی مغافیر آتی ہی مغفور گوند درخت عرفط کا ہوتا ہی بدبو اور حضرت کو بدبو سے نفرت تھی اور خوشبو سے رغبت جب حضرت
شربت پی کر حضرت زینب کے گھر سے نکلے جسکے پاس گئے اُسنے یہی کہا کہ آپسے بوی مغفور آتی ہی آپنے فرمایا کہ مین نے مغفور نہین کھایا زینب کے گھر شربت
شہد پیا ہی اُسنے کہا کہ زنبور نے شکوفہ عرفط سے شہد چوسا ہوگا جب کئی بار اسطرح کہا تو آپنے قسم کہا کر کہا کہ حرام کیا مین نے اپنے پر شہد اس سے بعد
پھر کبھی نہین کھانے کا یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اے پیغمبر برگزیدہ کیون حرام کرتا ہی اس چیز کو جو حلال کیا ہی اللہ نے
واسطے تیرے یعنے شہد اور روایت اشہر یہہ ہی کہ پیغمبر خدا م حضرت حفصہ کی نوبت مین ایکدن انکے گھر گئے اور حفصہ رض عنہا آپکی اجازت سے
اپنے باپ کے دیکھنے کو گئین آپنے ماریہ قبطیہ کو بلاکر وہان اپنی خدمت سے سرفراز فرمایا حفصہ اس بات سے دلگیر ہوئین حضرت نے فرمایا کہ تو راضی ہی
کہ اسکو مین اپنے پر حرام کر لون انھون نے کہا ہون آپنے فرمایا کہ یہہ بات امانت رکھیو کسی سے نہ کہیو انھون نے قبول کیا حضرت جب گھر
سے باہر نکلے انھون نے حضرت عایشہ کو کہا کہ ماریہ قبطیہ سے تو چھوٹی جب آپ عایشہ کے گھر تشریف لائے تو انھون نے رمزا و اشارہ اس
بات کا کیا حق تعالی نے یہہ سورۂ نازل کی کہ کیون حرام کرتا ہی تو اس چیز کو کہ حلال کی ہی خدا نے تجھ پر یعنے ماریہ قبطیہ او قسم کھاتا ہی تَبْتَغِيْ
مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ چاہتا ہی تو اس تحریم سے رضامندی بی بیون اپنی کی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی قسم کھانے والے پر
مہربان ہی کہ کفارت قسم کا مقرر کر دیا ہی قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ تحقیق مقرر کیا ہی اللہ نے واسطے تمہارے کھولنا قسمون تمھاری کا
ساتھ کفارت کے یعنے جو چیز قسم کھا کر بند کرو ساتھ کفارت کے وہ کھل سکتی ہی اور بیان اُسکا سورہ مایدہ مین مذکور ہی وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ
اور خدا دوست تمھارا ہی اور متولی اور کارساز تمھارا جسمین صلاح تمھاری ہوتی ہی وہ کرتا ہی وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہی
جاننے والا مصلحت بندون کی حکمت والا جو کہتا ہی اور کرتا ہی اسمین بہتری انکی ہوتی ہی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا
اور یاد کرو ای مومنو جسوقت کہا چھپاکر پیغمبر نے طرف بعضی بی بیون اپنی کے یعنے حفصہ کے ایک بات کہ ماریہ قبطیہ کا اپنے پر حرام
کر لیا ہی یا شہد کا یا ذکر خلافت شیخین کا پھر اسکو حفصہ نے عایشہ سے ظاہر کیا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ پس جب خبر کر دی حفصہ نے
عایشہ کو ساتھ اس بات کے وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اور ظاہر کی وہ اللہ نے اوپر اس پیغمبر کے یا مطلع کیا اللہ نے پیغمبر کو اوپر اظہار اس
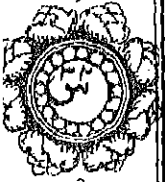
بات کے حفصہ سے عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ جتا دی پیغمبر نے حفصہ کو بعضے اس سے یعنے فلانی باتیں جو چھپا کر میں نے تجھ سے کہیں تھیں
انمیں سے تو نے یہہ بات عائشہ سے کہہ دی یعنے قصہ تحریم ماریہ کا اور رہنے دیا پیغمبر خدا نے بعضے دوسرے سے یعنے خلافت شیخین سے
مراد یہہ ہی کہ حضرت نے بسبب کرم کے یہہ نفرمایا کہ تو نے سب باتیں بھید کی ظاہر کر دیں باوجود اسکے کہ اسنے سب سخنان سربستہ حضرت کی
ظاہر کر دی تھیں فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ پس جب خبر کی پیغمبر خدا نے حفصہ کو ساتھ اس چیز کے کہ حق تعالی نے اس سے مطلع
کیا تھا قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا کہا حفصہ نے کس نے خبر کی تمکو یہہ کہ میں نے راز تمہارا آشکارا کیا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ کہا پیغمبر خدا نے
خبر کی مجھکو جاننے والے نے چھپی بات کے خبر رکھنے والے نے مخفیات کے اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا اگر توبہ کرو تم دونوا ی حفصہ
اور عائشہ اور پھر جاؤ طرف اللہ کے اور دل آزردہ کرنے میں پیغمبر کے ہم پشت نہو دو تو تمھارے حق میں بہتر ہیں پس تحقیق کج ہو گئے ہیں
دل تمھارے سیدھی راہ سے کہ پیغمبر کے راز افشا کر دی ہو اسرار سید الابرار علیہ صلوۃ اللہ الملک الجبار کی محافظت کرو وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور اگر ہم پشت ہوئیں تم دونوں اور مدد کی ایک نے دوسری کی اوپر آزردہ کرنے دل مبارک پیغمبر کے
پس تحقیق اللہ وہی ہی دوست اسکا اور مددگار اسکا فتح مند کریگا اسکو اور جبرئیل رفیق محمد کا اور نیک لوگ مسلمان تابعدار اور مددگار اسکے ہیں
مراد صالح المومنین سے سب صحابہ ہیں بعضے کہتے ہیں امیر المومنین ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں کہ پدر عائشہ اور حفصہ ہیں یار و
مددگار اور ریحان و دل نثار حضرت ہیں اولاد سے کچھہ کام نہیں رکھتے تابع رضا پیغمبر ہیں اور مجاہد نے کہا ہی کہ یہاں مراد علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
ہیں وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ اور فرشتے آسمان و زمین کے بعد اسکے یعنے باوجود اسکے کہ خدا و جبرئیل اور صحابہ یار اسکے ہیں مددگار
اور معاون اور ہم پشت ہیں اسکے یاریاں عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ شتاب ہی پروردگار اسکا اگر وہ طلاق
دے تمکو یہہ کہ بدل دیوے اسکو جورویں بہتر تم سے یہہ اخبار ہی قدرت سے نہ امر وقوعی سے کیونکہ حق تعالی جانتا تھا کہ وہ طلاق نہیں دینگے فرمایا
کہ خوف کرنا واجب ہی پیغمبر کو اگر بالفرض وہ طلاق دیں تمکو تو تم سے بہتر جورویں حق تعالی انکو دیگا پھر ان بی بیون کی تعریف کرتا ہی کہ مُسْلِمٰتٍ
مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا اقرار کرنے والیاں وحدانیت پر اخلاص والیاں فرمانبرداریں یا نماز گذاریں
توبہ کرنیوالیاں عبادت کرنیوالیاں یا تضرع کرنیوالیاں ہجرت کرنیوالیاں یا روزہ رکھنے والیاں خاوند دیکھی ہوئیں اور بن دیکھی ہوئیں باکرہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ہی کہ ثیب آسیہ زن فرعون اور باکرہ مریم مادر عیسی ہیں حق تعالی نے وعدہ فرمایا ہی کہ دونوکو بہشت میں ازواج مطہرات
پیغمبر خدا میں داخل کریگا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ای لوگو جو ایمان لائے ہو بچاؤ جانون
اپنی کو ساتھہ ترک معاصی کے اور اہل و فرزند اپنون کو ساتھہ پند و نصیحت کے آگ سے کہ ایندھن اسکا آدمی ہیں کافر اور پتھر ہیں گندھک کے کہ آگ
انکی تیز ہوتی ہی اور بدبو آتی ہی یا بت ہیں کہ کفار پوجتے ہیں یا خزانے زر و سیم کے ہیں کہ اصل اور منبت انکا پتھر ہی نظم سنگ زرد و سفید
یہہ زر و سیم واقعی ہیں تو دنیا رحیم شر انگیز انکی الفت ہی ضرر آمیز انکی صحبت ہی انکی دوری میں قرب مولا ہی انکو بد جانتا ہی اولی
ہی عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ اوپر اس آگ کے مقرر ہیں فرشتے سخت دل زور آور کہ کسی دوزخی کو اسنے لڑائی کی قوت
اور بھاگنے کی طاقت نہیں لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ نہیں نافرمانی کرتے اللہ کی جو حکم کیا انکو یعنے رشوت پر فریفتہ نہیں ہوتے
کہ مخالفت امر الہی کی کریں وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ اور کرتے ہیں جو کچھ کہ حکم کئے جاویں یعنے جو اللہ حکم فرماتا ہی وہ کرتے ہیں تبیان
میں لکھا ہی کہ جو مزا بہشتیوں کو نعمات بہشت سے ہوتا ہی وہ کافروں کے عذاب دینے سے ان فرشتوں کو ہوتا ہی پس وہ کافروں کو

واسطے عذاب کے کنارہ دوزخ پر لاوینگے کافر عذر معذرت کرینگے اور مخلصی چاہینگے حق تعالی فرماویگا یا فرشتے کہینگے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ اے لوگو جو کافر ہوئے ہو مت عذر کرو تم آج دن قیامت کے کہ عذر قبول نہیں کچھ فایدہ نہوگا تمکو اِنَّمَا تُجْزَوْنَ
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ سوا اسکے نہیں کہ بدلا دیئے جاوگے تم جو اس چیز سے کہ تھے تم دنیا میں کرتے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ
تَوْبَةً نَّصُوْحًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ خالص کہ پھر گناہ نکرو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توبہ نصوح وہ ہی کہ تایب عود
معصیت نکرے جیسے دودھ عود نہیں کرتا پستانمیں فرد راقم رکھ نیس از توبہ قدم عصیانمیں ہمشیر کا جیسا کہ پھر عود نہیں پستانمیں حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ توبہ نصوح کے دو رکن ہیں ایک ندامت گناہ گذشتہ پر دوم عزیمت ترک گناہ آیندہ پر قطعہ راقم توبہ نصوح ہی یہہ اسلیے طالب اگر
راہ کا ہی توبہ ہوسکے نادم گناہ سے اپنے اور رکھ ارادہ نہ پھر گناہ کا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ شتاب ہی پروردگار تمھارا
جو توبہ کرو تم شتاب کہ دور کرے تم سے گناہ تمھارے وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور داخل کرے تمکو بہشتوں میں کہ چلتی
ہیں نیچے درختوں اور محلوں انکے سے نہریں اور وہ داخل کرنا کب ہوگا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جسدن
کہ نہ خجل کریگا اللہ پیغمبر کو یعنے نہ انکی ذات مبارک پر کچھ عذاب دیگا اور نہ شفاعت انکی گنہگاروں کے حق میں رد کریگا اور نہ رسوا کریگا ان لوگونکو کہ ایمان
لائے ہیں ساتھ اسکے یعنے درخواست بھی انکے یاروں کے حق میں قبول فرماویگا نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ نور انکا یعنے
مسلمانونکا کہ حق تعالی نے عطا فرمایا ہی دوڑتا ہوگا آگے انکے اور جانب راست انکے جسوقت کہ پل صراط پر گذرینگے اور وہاں نور منافقونکا چھوٹ جاویگا
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا کہینگے مسلمان اے پروردگار ہمارے پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا یعنے باقی رکھ تاکہ سلامت پل صراط سے گذر جاویں
وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور بخشش کر واسطے ہمارے یعنے ظلمت اور پلیدی گناہ کی پاک کر تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہی
نظم تو قادر ہی اتمام انوار پر تو تو ہی غفران ذرار پر تو ہو رہنما اور تو نور رکھ اندھیری سے عصیان کے دور رکھ گناہوں سے کر پاک مولی ہمیں بوسے
عرفان وادراک اپنی ہمیں يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اے پیغمبر بلند قدر جہاد کر کافروں سے ساتھ تلوار
کے اور منافقوں سے ساتھ وعید کے اور سختی کر اوپر انکے یعنے دونوں گروہ پر وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے کی کافروں اور منافقوں کی اگر ایمان
نہ لاویں اور اخلاص نرکھیں دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری جگہہ پھر جانیکی دوزخ ہی ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ
بیان کی ہی اللہ نے مثال ان لوگونکی جو کافر ہوئے اور وہ مثل عورت حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کی ہی کہ عاہلہ اسکا نام تھا اور عورت لوط علیہ السلام
کی کہ واہلہ نام تھا كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ تھیں دونوں نیچے حکم دونوں بندوں کے بندوں ہمارے میں سے صالحوں کے فَخَانَتٰهُمَا
فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا پس خیانت کی ان دونوں عورتوں نے دونوں پیغمبروں کی نوح علیہ السلام کی عورت نے قوم کو کہدیا کہ یہہ دیوانہ
ہی اور لوط علیہ السلام کی زن نے قوم کو مہمانوں کی خبر کر دی پس نفع کیا ان دونوں پیغمبروں نے ان دونوں عورتوں سے عذاب خدا سے کچھہ چیز کو زن نوح
علیہ السلام کی طوفانمیں غرق ہوگئی اور زن لوط علیہ السلام کے سر پر پتھر برسے وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ اور کہا جاویگا دن قیامت کے
عاہلہ اور واہلہ کو کہ داخل ہو تم دونوں آگ میں ساتھ اور داخل ہونیوالوں کافروں کے حاصل اس مثال سے یہہ ہی کہ کافرونکو عذاب ہوگا رشتہ ناتا پیغمبر کا
باوجود کفر کے کچھ نفع نہ دیگا وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اور بیان کی خدا نے مثال واسطے ان لوگونکے جو ایمان لائے
اور وہ مثل عورت فرعون کی ہی کہ آسیہ بنت مزاحم نام تھا اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ جسوقت کہا اسنے اے پروردگار میرے
بنا کر واسطے میرے نزدیک اپنے ایک گھر بیچ بہشت کے یعنے مقام قرب میں لکھا ہی کہ جب حضرت آسیہ ایمان لائیں فرعون نے تاثیر آفتاب میں چار میخ کر کر انکو ایذا دیا

اور حکم کیا کہ ایک بڑی سل انکی چھاتی پر رکھدو حضرت آسیہ نے دعا کی کہ یا رب مجھے گھر دے جنت مین وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ
الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ اور نجات دے مجھکو فرعون سے اور کام اُسکے سے یعنے اُسکے عذاب سے کہ کرتا ہی اور نجات دے مجھکو قوم ظالموں سے کہ قبطیان اور تابعان
فرعون ہین حق تعالی نے دعا انکی مستجاب فرمائی حجاب اٹھہ گیا اپنا گھر بہشت مین دیکھکر اس جہان سے انتقال کیا پھر جب سینے پر دھرا تو جسد بے روح تھا
بعضوں نے لکھا ہی کہ حق تعالی انکو جسد سمیت آسمان پر لیگیا اب بہشت مین ہین اور حاصل اس مثال کا یہہ ہی کہ باوجود ایمان کے اتصال اہل کفر سے
ضرر نہین کرتا اور بیان کی حق تعالی نے مثال واسطے ازواج مطہرات حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے اور مومنوں کے وَمَرْيَمَ ابْنَتَ
عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا اور مریم بیٹی عمران کی جسنے محافظت کی شرمگاہ اپنی کی حرام اور فاحشہ سے پس پھونکی ہمنے بیچ
اُسکے یعنے بیچ گریبان جامے اُسکے کے روح اپنی سے یعنے اُس روح سے کہ پیدا کی ہمنے وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا اور مانتی تھی مریم باتون پروردگار
اپنے کو یعنے صحیفونکو جو اللہ نے اتارے تھے قبل انجیل کے یا وعدونکو کہ جبرئیل علیہ السلام اسکیطرف سے پہنچائے تھے لاہب لك غلاما زکیا توکہ
بخشون مین تجھکو لڑکا پاکیزہ سورہ مریم مین یہہ قصہ مذکور ہی وَكُتُبِهِ اور کتابون اُسکی کو یعنے جو اللہ نے کتابین نازل کین اُن سب کو مانتی تھی مریم یہہ
قرات حفص کی ہی کہ بصیغہ جمع پڑھا ہی اور اور قاریون نے کتابہ بصیغہ مفرد پڑھا ہی کہ مراد انجیل ہی یا قصہ انکا اور اُنکے بیٹے کا جو لوح محفوظ مین لکھا ہی وَكَانَتْ
مِنَ الْقَانِتِينَ اور تھی مریم فرمانبرداروں سے یا مداومت کرنیوالیوں سے اوپر وظایف عبادت کے تذکیر واسطے تغلیب کے ہی یا اسواسطے قانتین کو
مذکر لائے کہ حضرت مریم طاعت عبادت مین کم طاعت سے مردان کامل کے نتھین حدیث مین آیا ہی کہ مردون مین بہت کمال کو پہنچے ہین اور عورتون مین
کوئی کمال کو نہین پہنچی مگر مریم بنت عمران اور آسیہ زن فرعون رضی اللہ عنہما سورۂ ملک مکی ہی اور تیس آیتین ہین کوئی ناسخ ہی نہ منسوخ اور تین سو پینتیس کلمے ہین
اور ایک ہزار تین سو تیرہ حرف اور دو رکوع ہین تبارک الذی ہو الذی اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۂ تحریم کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر مومنون
اور کافرونکا کہ ملک و ملکوت مین مظہر تصرف اور قدرت ہین کیا اس سورہ مبارکہ مین تصرف اور قدرتکا بیان فرمایا اور فوائد اسکی کمین اور سبب نزول کا
پند فرمانی امت کو ہی ساتھہ یاد دلوانے موت کے کہ غافل نہوں اور افتتاح اس سورہ کا متضمن تبارک خداوند جہان اور بیان آفرینش طبقات آسمان اور رجم شیطان بہ
ستارگان ہی اور بعد مت سورۃ الملك مكية بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي ثلثون آية كاوران يوح موسنان ہی

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ بزرگ و بہتر اور قایم دایم ہی وہ شخص کہ بیچ دست قدرت اُسکی کے ہی بادشاہی اور تصرف ملک مین جو چاہے کرسکے
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ وہ خدا کہ جسنے پیدا کیا ہی موت کو
اور زندگی کو مراد اس سے موت آدمیوں کی ہی دنیا مین اور حیات انکی آخرت مین بعضوں نے کہا ہی کہ مرگ کو کبش املح کی شکل پیدا کیا ہی جس کسی پر اُسکا گذر ہوتا ہی
یا بو اُسکی پہنچتی ہی وہ مرجاتا ہی اور حیات کو مادیان ابلق کی صورت پر خلق کیا ہی جس کسی پر اُسکا گذر ہوتا ہی یا بو اسکی پہنچتی ہی زندہ ہو جاتا ہی اور بعضے کہتے
ہین مراد موت اور حیات سے دنیا اور آخرت ہی کہ پیدا کیا انکو لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا تو کہ آزمادے تمکو تا ظاہر ہو جاوے کہ دنیا مین کونسا تم مین
سے بہتر ہی عمل مین یعنے اخلاص کسکا زیادہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ وہ شخص نیک تر ہی عقل مین اور پرہیزگار زیادہ ہی محرمات سے اور ڈرنیوالا ہی بہت فرمانبردار ہی بعضوں نے
کہا ہی کہ کون بہت ڈرتا ہی موت سے اور اکثر یاد رکھتا ہی اسکو اور اعمال بہت سے کرتا ہی واسطے اسکے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ اور وہ خدا غالب ہی اپنے ملک مین ڈھونڈنیوالا کو
منعم کرتا ہی بخشنے والا ہی گناہ کو اور چھپاتا ہی الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا وہ خدا جسنے پیدا کیا سات آسمانونکو اوپر تلے لکھا ہی کہ آسمان
اول جسے آسمان دنیا کہتے ہین مرد سفید کا ہی رقیعا نام ہی دربان اُسکا اسمعائیل نام فرشتہ ہی بارہ ہزار فرشتونکا سردار کہ ہر فرشتے کے بارہ بارہ ہزار فرشتے تابع ہین
تسبیح انکی سبحان الملک الاعلی سبحان العلی الاعلی سبحان من لبس کنبلہ نشی ہی اور آسمان دوسرا سنگ کا ہی قیدوم نام ہی بواب کا اسکے اسماعیل نام ہی دولاکھہ فرشتے

اُسکے تابع ہین ہر فرشتے کے دو لاکھ حکم کش ہین اور آسمان سیوم مرمر سفید کا ہی زیلون نام ہی خازن اُسکا تین لاکھ فرشتون کا حاکم ہی ہر فرشتے کے تین تین لاکھ فرشتے تابعدار ہین
اور آسمان چہارم نقرۂ خام کا ہی سوخیائیل فرشتہ اُسکا دربان ہی چار لاکھ فرشتون کا امیر ہر فرشتہ چار چار لاکھ فرشتون کا سردار اور قفل نور لگا ہی اُسپر لکھا ہی لا اله الا
الله محمد رسول الله اور آسمان پنجم یاقوت سرخ کا ہی البیانیفون نام ہی اُسکے ابواب کا سقطائیل نام ہی پانچ لاکھ فرشتے اُسکے محکوم ہین ہر ایک فرشتے کے
پانچ پانچ لاکھ فرشتے تابع اور آسمان ششم سونے کا ہی عادون نام ہی دربان اُسکا رعائیل ہی چھہ لاکھ فرشتون کی فوج رکھتا ہی ہر فرشتہ چھہ چھہ لاکھ فرشتون کی سپاہ
رکھتا ہی آسمان ہفتم جوہر سفید کا ہی اسحافائیل نام ہی رعائیل اُسکے خازن کا نام ہی ستر لاکھ فرشتون کا لشکر کش ہی ہر فرشتے کے ستر ستر لاکھ فرشتے محکوم ہین اور ہر آسمان کا
مثایا بالضد سا تہ سات ہی اور فرق درمیان ہر آسمان کے بھی اسیقدر ہی فرد وہ خالق پاک ہی جسنے یہہ سب خلقت بنائی ہی ذو برا قادر ہی وہ نعمت عجیب قدرت
دکھائی ہی مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ نه دیکھیگا تو ای دیکھنے والے بیچ پیدائش خدا کے آسمانون مین کچھہ جوکہ کسی ایک عیب کا خلل ہو
یا نقصان ہو فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ پس پھیر لیجا نظر کو طرف آسمان کے کیا دیکھتا ہی تو کچھہ شگاف نقصان سے ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ
إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ پھر پھیر لیجا نظر کو دوبارہ کچھہ عیب دیکھے تو حاصل یہہ ہی کہ اگر ایکبار نگاہ کرنے مین نه معلوم کرے تو پھر نگاہ کر دوسری بار پھر آویگی طرف
تیرے نظر تیری ذلیل اور وہ تھکی ہوئی دیکھنے سے یا پشیمان بار بار پھرنے سے کیونکه ہر چند دیکھتی ہی عیب نہین پاتی وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا
رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ اور البته تحقیق زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ساتھہ چراغون کے جو تارے ہین اُنکو چراغون کی طرح روشن کیے ہین اور کیا ہمنے
اُنکو مار واسطے شیطانون کے جب بات سننے کو چڑھین اور تیار کیا واسطے شیطانون کے بعد جلانے کے ستارون سے دنیا مین عذاب آتش دوزخ عقبی مین وَلِلَّذِينَ
كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور واسطے اُن لوگون کے جو کافر ہوے پروردگار اپنے سے عذاب دوزخ کا ہی اور بری جگہہ بازگشت کی ہی دوزخ
إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا جب ڈالے جاوینگے کافر بیچ جہنم کے سنینگے واسطے دوزخ کے چلانا مثل آواز گدھے کے که بدتر آوازونکی ہی وَهِيَ تَفُورُ
اور وہ جوش کرتی ہوگی اور اُنکو اوپر لاویگی اور نیچے لیجاویگی جیسے دیگ جوش کھاتی ہی تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ قریب ہی کہ پھٹ جاوے دوزخ غصے
کافرون پر كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ جسوقت ڈالی جاویگی بیچ دوزخ کے کوئی فوج منکرون سے پوچھینگے اُنسے چوکیدار دوزخ
غصے سے کیا کوئی ڈرانیوالا نہین آیا تمھارے پاس ڈرانیوالا یعنے کوئی پیغمبر مبعوث نہین ہوا جو خدا کی طرف تمھین بلاتا اور اس عذاب سے چھڑاتا قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ
کہینگے کافر ہان تحقیق آیا تھا ہمارے پاس ڈرانیوالا پیغمبر فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ پس جھٹلایا ہمنے قول اُسکے کو اور کہا ہمنے کہ کسی
وجہہ سے نہین اُتارا خدانے کچھہ چیز کو جو تم کہتے ہو عذاب و عید سے ہمکو ڈراتے ہی اور یہہ بھی کہا ہمنے إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ نہین تم ای پیغمبرو
بیچ گمراہی بڑی کے که باوجود بشر ہونے کے دعوی نبوت کا کرتے ہو وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اور کہینگے کافر دنیا مین اگر ہوتے ہم که سنتے ہم باتین
پیغمبرونکی بغیر بحث اور تفتیش کے کیونکه معجزات ایسے علامات صدق صحت احوال اُنکے پر ظاہر ہین أَوْ نَعْقِلُ یا سمجھتے ہم معانی اُنکے کلام اور فکر کرتے
ہم انوار حکمت مین کہ اقوال افعال اُنکے سے معاینہ کرتے تھے مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ نہوتے ہم آج بیچ رہنے والون دوزخ کے فَاعْتَرَفُوا
بِذَنبِهِمْ پس اقرار کرینگے ساتھہ گناہ اپنے کے اور اسوقت اقرار کچھہ فایدہ نہین کرتا فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ پس دوری ہی بیچ رحمت سے
واسطے رہنے والون دوزخ کے إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ تحقیق وہ لوگ که ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے بن دیکھے یا ڈرتے ہین ساتھہ
پوشیدگی کے یعنے آثار خوف کے چھپاتے ہین خلقت سے اور خلوت مین ناله و زاری کرتے ہین فرد حق سے جو نہ سنگار ہوتے ہین ز چھپتے مخلوق سے وہ روتے ہین عین المعانی
مین لکھا ہی که مراد غیب سے دل ہی که پوشیده ہی خلق سے اور آشکار ہی الله پر فرد دل ہی دلمین جو حق سے ڈرتے ہین آہ بھرتے ہین ناله کرتے ہین لَهُم مَّغْفِرَةٌ
وَأَجْرٌ كَبِيرٌ واسطے اُنکے ہی بخشش گناہونکی اور ثواب ہی بڑا کہ بہشت ہی بعضونے کہا ہی که یعنی ہی اُنکو شدائد اور مکر سے جس چیز سے که دہشت ہی اُس سے

وہ امن میں ہیں نظم لا تخافوا فردہ شرمندہ ہی جو کہ ڈرتا ہی مبارک بندہ ہی جو کہ ڈرتا ہی وہ دانایون سے ہی جو نہیں ڈرتا وہ نادانون سے ہی شرمساری شرمگاری
لاسے ہی بندہ خایف خلاصی پاتا ہی ہارا قیاس ہی خداے ذوالجلال کی دلمین ہر دم رکھتا ہی بس کمال خوف مولی کا کیا جس دل مین کس اسکو نفسانی رہی
پھر کیا ہوس لکھا ہی کہ کفار قریش بشہوات عیش مغرور ہو کر سخنان ورازادب جناب محبوب مین کہتے تھے جب کئی بار سر دل قرآن انکا پردہ فاش ہوا تو آپس مین
کہنے لگے کہ آہستہ آہستہ باتین محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم کرو کہ خداے محمد نہ سنے اور محمد کو آگاہ نکرے حق تعالی نے نازل کی وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اور چھپاؤ
تم بات اپنی کو سنیمبر کے مقصد سے یا پکار کر کہو اسکو دونون یکسان ہین اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی بات کو پہلے اس سے کہ زبان سے نکلے
پس حق کوئی ایسا ضمایر سے واقف ہو اس سے سر اور جہر کیونکر پوشیدہ رہے جو کہ دانا ہی ضمایر سے سر وعلن سب برابر ہی کسی نہج کا رفت ہوتی نہین اَلَا يَعْلَمُ
مَنْ خَلَقَ کیا نہ جانے جو کچھ کہ دلون مین ہی وہ جسنے پیدا کیا ہی دلونکو وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ اور وہ دانا ہی باطن اشیا کا اور حقایق اسکے کا خبردار ہی ظاہر وجود
کا اور دقایق اسکے کا هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وہی خدا ہی جسنے پیدا کیا واسطے تمھارے زمین کو نرم اور مسخر تاکہ سیر
تمھاری اسپر آسان ہو پس چلو بیچ راہون اسکی کے اور کھاؤ رزق خداے سے کہ واسطے تمھارے مقدر اور مقرر کیا ہی وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ اور طرف اسکے ہی جی
اٹھنا تمھارا پس شکرگذاری اسکی بجا لاؤ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ کیا نڈر ہوے تم ہی کافرو اس شخص سے جو بیچ آسمانونکے ہی تمھارے
زعم مین یعنی حق تعالی سبحانہ یا ملک موکل بعذاب کہ جبرئیل علیہ السلام ہین یہہ کہ دہسا دیوے تمکو زمین مین خدا تعالی یا جبرئیل علیہ السلام پس ناگہان زمین بعد دہسنے کے تمھارے
ہلتی ہو اور اضطراب کنان تمکو اسپر نیچے دہساتی ہوا اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا یا نڈر ہو تم اس شخص سے کہ بیچ آسمان کے ہی
عرش اسکا یعنی خداے جلیل یا مقام اسکا جبرئیل یعنی یہہ کہ بھیجے اوپر تمھارے سنگریزے جیسے قوم لوط علیہ السلام پر برسائے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ پس شتاب
جانوگے بعد مشاہدہ عذاب کے کیونکر تھا ڈرانا میرا اور وہ جاننا تمکو کچھ نفع نکریگا فردا یہان نہ ڈرینگے تو وہان حسرت تمام آئیگی اور آج ڈرے کل پشیمانی نہ کچھ کام
آئیگی وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور البتہ تحقیق جھٹلایا پیغمبرون اپنونکو ان لوگون نے جو تھے پہلے کفارون میں ان مانند کے یعنی جھٹلایا ہو
امم ماضیہ کے اور شامت تکذیب سے ہلاک ہوے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ پس کیونکر تھا اوپر انکے عذاب میرا یا انکار میرا عذاب اتارا نہیں اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى
الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ کیا نہ دیکھا انھون نے طرف مرغونکے اوپر سرون انکے ہوا مین صفین باندھے ہوے پر کھولتے ہین یہان وقف لازم اور وقف
غفران اور وقف منزل ہی مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ نہیں تھام لیتا انکو ہوا مین پر کھولتے سمیٹتے مین مگر خداے بخشایش الاکہ انواع انواع کے طیور پیدا
کرکے ہر ایک کو شکل علیحدہ علیحدہ طبیعت جدی دی اور علت طیران اور جولان انکی ہوا مین مہیا کی اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ تحقیق وہ ساتھ ہر چیز کے
دیکھنے والا ہی اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ آیا کون ہی کہ کہا جاوے کہ یہہ وہ شخص ہی کہ حمایت سے مددگار اور قابل لشکر ہو
واسطے تمھارے یاری دیکر تمکو مواخذہ کے عذاب خدا و غضب کبریا سے اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ نہیں ہین کافر مگر بیچ فریب شیطان کے
کہ کہتا ہی تمہین عذاب نہیں ہوگا اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ آیا کون ہی کہ اشارت کیجاوے طرف اسکے کہ یہہ وہ شخص ہی کہ بمحض
عنایت رزق دیتا ہی تمکو اگر بند کر لیوے خدا تعالی رزق اپنے کو تم سے یا مساک باران یا ابطال اسباب کہ حصول اور وصول رزق کے وسایط اور وسایل ہین حاصل
یہہ ہی کہ اگر خدا تم سے بیچ رزق تنگ تو کون ہی ایسا کہ روزی پہنچاوے فرد قابض و باسط رزق اور نہیں جز مولا کس کا منہ ہی کہ وہ معطی ہو جو مانع ہو خدا اور کفار
جانتے ہین کہ خالق رازق وہی ہی کفر انکا جہل سے نہیں بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ بلکہ پڑے ہین بیچ عناد اور سرکشی کے اور بھاگنے کے حق سے
اور نفرت کے راستی سے اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى آیا پس وہ شخص کہ چلتا ہی گرا ہوا اوپر منہ اپنے کے اور پیش و پس اپنے نہیں دیکھتا بہت راہ پانیوالا ہی اَمَّنْ
يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یا وہ شخص کہ چلتا ہی برابر ادھر ادھر دیکھتا ہوا اور چلنا اسکا واقع ہی اوپر راہ سیدھی کے کہ مقصد کو پہنچا دیوی

ہی مقصود اس سے ایک مثل ہی واسطے کفار گمراہ کے کہ میدان غوایت مین حیران و سرگردان چلتے ہین اور مسلمان راہ یافتہ بطریق حق بیکھٹکے چلے جاتے ہین تو ظاہر فرق ہی درمیان
انکے یعنی کوئی چشم بینا سے جو کہ چلتا ہی اور جو کوئی بے بصر ہی راہ پر ٹھوکرین کہاتے جب نکلتا ہی قُلْ کہہ ای حبیب پیغمبر منکرون کو کہ وہ خدا جسکی طرف تمہین بلاتا
ہون مین هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وہ وہ شخص ہی جسنے ساتھ قدرت کاملہ کے پیدا کیا تمکو وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ اور دی
واسطے تمہارے شنوائی تا سخنان حق سنو اور آنکھین تا دلایل قدرت اور بدایع فطرت مشاہدہ کرو اور دل تا معانی کلمات الٰہی اور دقایق مصنوعات
بادشاہی مین فکر اور تامل کرو تم بہت سنتے ہو اور دیکھتے ہو لیکن قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ تھوڑا سا شکر کرتے ہو تم نعمتونکا قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي
الْأَرْضِ کہہ ای دوست پیغمبر کے کہ خدا وہ ہی جسنے بعد پیدا کرنے کے پھیلایا ہی تمکو بیچ زمین کے یعنی ہر ایک کو منزل مقام راہ عنایت کیا ہی تاکہ عبادت کرو اور
فرمانبردار رہو وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اور طرف اُسیکے اکٹھے کئے جاؤگے تم تو کہ جزا اپنے کئے کی پاؤ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ
اور کہتے ہین مشرک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یارون آپکے کو کب ہوگا یہہ وعدہ حشر کا اور جزا لینے کا اگر ہو تم سچے قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ
کہہ ای پیغمبر جواب انکے یہ ہی کہ سوا اسکے نہین کہ علم وقت آنے قیامت کا نزدیک اللہ کے ہی اور کسی کو اطلاع نہین وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ اور سوا
نہین کہ مین ڈرانیوالا ہون ظاہر یعنی قیامت کے آنے سے تمکو ڈراتا ہون لیکن وقت آنے کا اُسکے مین نہین جانتا فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ
الَّذِينَ كَفَرُوا پس جب دیکھینگے قیامت کو نزدیک ہوتی ساتھ لپیٹنے پر ہو جاوینگے منہ اُن لوگونکے جو کافر ہوئے یعنی اثر غم کا اُنکے چہرون پر ظاہر ہوگا وَ
قِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ اور کہا جاویگا یعنی داران دوزخ کے انکو کہینگے یہہ وہ ہی جو کچھ تھے تم ہمیشہ ساتھ اُسکے تمنا کرتے اور مانگتے
تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ ہمیشہ کافر آرزو مرگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا
کہہ ای حبیب پیغمبر کیا دیکھا تمنے اگر ہلاک کرے خدا مجھکو اور اُن لوگونکو جو ساتھ میرے ہین مسلمان یا رحمت کرے ہمکو اور جو ساتھ ہمارے ہین انکو فَمَن يُجِيرُ
الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ پس کون ہی کہ پناہ دیگا کافرونکو عذاب دردناک سے یعنی مرگ ہماری تمہارے حق مین کچھ فایدہ نہین رکھتی اور حیات ہماری بھی
دفع عذاب تم سے نہین کرتی حاصل یہہ ہی کہ نجات دینے والا تمکو عذاب الٰہی سے سوا ایمان اور کلمہ توحید کے نہین پھر کسی موت کی انتظار کرنے مین کیا فایدہ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ
آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا کہہ ایمان لائے ہم جسکے نجات ہی وہ ہی خدا بڑی بخشش والا ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے اور اوپر اُسکے توکل کیا ہمنے نہ اوپر
غیر اُسکے اور کارسازی اپنے سب اُسکو سونپ دی فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ پس شتاب جانوگے یعنی بعد عذاب دیکھنے کے معلوم کرلوگے
کہ نفس الامر مین کون ہی ہم تم مین سے کہ وہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہی قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا کہہ بتاؤ مجھکو کیا دیکھا تمنے اگر ہو جاوے پانی تمہارا یعنی آب چاہ زمزم
یا آب بیر میمون حضرمی فرو رفتہ زمین کہ ہاتھ اور ڈول انہہ پہنچے یعنی خشک ہو جاوے فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ پس کون ہی کہ وہ لاویگا تمہارے
پاس پانی جاری یا ظاہر ایسا کہ سب دیکھین آنکھین تاریخ زاہدی مین ہی کہ بعد تلاوت اس آیت کے کہے اللہ رب العالمین تفسیر زاہدی مین ہی کہ ایک زندیق نے سنا کہ معلم شاگرد
کو لیتے تلقین کرتا تھا فمن یأتیکم بماء معین اُسنے جواب دیا کہ بالمعول والمعاین یعنی ساتھ کدالی اور مددگار کے پانی کھود کر نکالین بات کو وہ اندھا
ہوگیا ہاتف نے آواز کی کہ تیری آنکھ کا پانی جو غایب ہوگیا ہی کہہ کہ ساتھ معول اور معاین کے پھر لاوین مثنوی فلسفی ایک سو کہ منتسب جو گیا ؛ سُنکے من یأتیکم
اُن نے یون کہا ؛ ہم نکالینگے بمعول آب خشک ؛ تانا ہو سے زبان سے لینگے مشک ؛ رات کو سویا تو نابینا اُٹھا ؛ ہاتف غیبی نے پھر یون کی ندا ؛
ای شقی دیکھین تجھے لا آب چشم ؛ چشم سے آب اب تیری ہی شکل بشیم ؛ رہ گیا اپنا سا اپنے منفعل ؛ اس ندا سے ہوگیا کیا کیا خجل ؛ غرق دریای ندامت
ہو گیا ؛ تو وہ تیر ملامت ہو گیا ؛ آبرو بھی کھوئی اور پایا نہ کچھ ؛ غیر نابینائی ہاتھ آیا نہ کچھ ؛ رافتا یہہ حال ہی زندیق کا ؛ منبع نور رسالہ
صدیق کا ؛ سورہ نون باون آیتین ہین مکی ہی تین سو کلمے ہین اور دو ہزار دو سو چھے حرف ہین اور دو رکوع ہین ایک نٓ والقلم دوسرا

ان للمتقین فواصل اسکی نمہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ ملک کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا ساتھ قدرت خدائے کریم کے ہی اور افتتاح اسکا ساتھ صفت رسول
رب العالمین سورۃ القلم مکیۃ وہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اثنتان وخمسون ایۃ کے ہی

ن یہہ حرف حروف مقطعہ قرآن سے ہی اور معانی مقطعات قرآنی مفوض بعلم سبحانی ہین نظم مخزن اسرار الہی ہین یہہ ؤ معدن انوار کہ ہی
ہین یہہ ؤ انکی حقیقت سے ہی آگاہ حق ؤ کسیپہ کھلے انکا ہی اسرار دقائق ؤ ہان مگر اللہ نے چاہا جسے ؤ کر دیا آگاہ اُسے اس راز سے ؤ پردہ اسرار اٹھاتا ہی وہ
دوستونکو اپنے دکھاتا ہی وہ ؤ بعضے علماء کہتے ہین کہ حروف مقطعات مفاتیح اسماء حضرت ذات ہین یہان جو حرف نون ظاہر ہی مفتاح اسم نور اور
ناصر ہی فرد دونون کے حرف سے یہہ ظاہر ہی کہ وہی نور اور ناصر ہی معالم مین لکھا ہی کہ نون اس سورت مین آخر رحمان کا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ نام اس سورت کا ہی
یا نام نہر بہشت کا ہی یا لوح انوار درخشان ہی یا قسم نصرت حق بحق مومنان ہی اور اشہر یہہ ہی کہ نون اسم ماہی ہی مراد اس سے جنس ماہی ہی یا وہ فرد ماہی ہی
کہ زمین جسکی پشت پر ہی البوت نام اسے کہتے ہین حدیث مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے سب چیز سے حق تعالی نے قلم کو پیدا کیا پھر نون کو کہ دوات
ہی قلم نے اُس دوات سے لکھا ہی جو کچھ تھا اور ہی اور ہوگا اس تقدیر پر یہہ معنی ہو کہ حق تعالی فرماتا ہی ن یعنے قسم ہی دوات کی وَالْقَلَمِ اور قسم ہی قلم اعلی کی
کہ نور کی تہی ہی طول اسکا مابین السماء والارض ہی نقل ہی کہ جب اللہ تعالی نے قلم کو پیدا کیا فرمایا لکھ قلم نے عرض کیا الہی کیا لکھون فرمایا لا الہ الا اللہ چار ہزار برس
مین قلم نے یہہ کلمہ طیبہ لکھا ہی پھر حکم ہوا لکھ قلم نے عرض کیا کیا لکھون ارشاد ہوا محمد رسول اللہ چار ہزار سال مین قلم نے یہہ اسم مبارک لکھا پھر نالان ہو کر کہا الہی یہہ
کون ہی جسکا نام نامی تیرے اسم گرامی کے پاس لکھا ہی خطاب آیا کہ یہہ اسم نبی آخر زمان ہی قلم کو آپ پر ایک عشق آگیا بے اختیار بول اُٹھا السلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حق تعالی نے آپ کی نیابت کر کے جواب مین اُسکے امت کو آپ کی داخل فرما کر کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین وہ سلام
اور جواب امانت رکھا شب معراج مین آپکو پہنچایا اور جواب اپنا آپکی زبان سے کہلایا اسیواسطے السلام سنت ہی اور جواب فرض اور اسمین اشارت ہی کہ سلام قلم کا اللہ تعالی
نے ضایع نہین کیا امیدوار ہین ہم کہ صلوات اور تسلیمات ہماری کہ آج ہم آپ پر بھیجتے ہین فردا قیامت کو آپ کو پہنچا دیگا اور سبب مغفرت سیئات اور باعث
رفع درجات فرما دیگا نظم اے میرے مالک اے میرے مولی ؤ اے میرے والی بھیج مدام ؤ میری طرف سے روح اُنکی ؤ لاکھ درود اور لاکھ سلام ؤ اور بعضون نے کہا ہی
کہ مراد اس سے قلم کتابت ہی کہ فواید دین و دنیا اُس سے تحریر کرتے ہین وَمَا يَسْطُرُونَ اور قسم ہی اس چیز کی کہ لکھتے ہین حفظہ احکام وحی یا جو کچھ انکو
ارشاد ہوتا ہی تبیان مین ابن ہیثم سے نقل ہی کہ ن دین ہی اور قلم زبان اور ما یسطرون وہ چیز جو کراما کاتبین دونون مونڈھو پر بندہ کے بیٹھے لکھتے ہین حق
تعالی اُنکی قسم کھاتا ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ نہین تو اے حبیب میرے ساتھ نعمت پروردگار اپنے کے دیوانہ یہہ جواب ولید بن
مغیرہ کا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتا تھا معلم مجنون بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ کلمہ نون اشارت ہی بعلم اجمالی کہ مندرج احدیت ذاتیہ مین ہی اور قلم کنایت ہی
بعلم تفصیلی کہ واحدیت اسمائیہ مین درج ہی اور قسم ہی اُن حروف الہیہ مجردہ علویہ کی اور کلمات بانیہ مرکبہ سفلیہ کی کہ قلم فیض قم کرنیوالے نے دوات سے اُس آیات قدسیہ کے
لکھا ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ تو اے محبوب ساتھ نعمت پروردگار اپنے کے محجوب نہین یعنے اسرار ازل اور ابد تجھ پر پوشیدہ نہین وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ
مَمْنُونٍ اور تحقیق واسطے تیرے ہی ثواب بار نبوت اُٹھانے کا نہ منت رکھا گیا یعنے حق تعالی نے بیواسطہ عطا کیا کسیکے واسطے سے کہ منت اُسکی تجھ پر ہو نہین یا ثواب
ہی غیر مقطوع یعنے ہمیشہ کہ ہرگز منقطع نہوگا فرد شہ کو تیرے نہین ہی انقطاع ؤ ذات تیری شمس ہی اور یہہ شعاع ؤ وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ
اور تحقیق تو اوپر دین بڑے کے ہی کہ اسلام ہی یا اوپر خوبی بزرگ کے ہی کہ وہ خوبی کسیکو نہین ہی کیونکہ تحمل جفا قوم کا جیسا کہ تو کرتا ہی کسے طاقت ہی بعضون نے کہا ہی
کہ مراد خلق عظیم سے آداب قرآن ہی کہ حق تعالی نے آپکو اُس سے سرفراز کیا حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خلق آپکا پوچھا کہا کہ خلق حضرت کا قرآن ہی
فرد نعت کا اُسکے کسکو امکان ہی ؤ جس کسیکا کہ خلق قرآن ہی ؤ محمد حکیم قدس سرہ نے کہا ہی کہ کوئی خلق بزرگتر خلق محمدی سے نہین کیونکہ آپنے نسبت

اپنی چھوڑ کر اپنے آپ کو بالکلیہ سپرد مولی کیا امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ آپ نہ بلا آنحضرت ہوئے نہ عطا سے منصرف اور بعضوں نے کہا ہی کہ آپ کا کچھ مقصد
اور مقصود سوا معبود تھا فرد مقصد ہی حق مراد ہی حق مدعا ہی حق مطلب و دوجگ کے مٹ گئے الا رہا حق فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ پس شتاب تو بھی دیکھیگا اور وے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور وے بھی دیکھینگے معاند تیرے مکے والے یعنے جسوقت کہ عذاب نازل ہوگا اپر معلوم کرینگے کہ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ساتھ کونسے کے تم میں سے بلا اور
فتنہ ہی یا کونسا گروہ تم میں سے دیوانہ یعنے بیان لیوینگے کہ دیوانہ تو ہی یا یہہ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ تحقیق پروردگار تیرا وہ خوب
جانتا ہی ساتھ اس شخص کے کہ گمراہ ہی راہ اسکی سے کہ سیدھی ہی اور جو گمراہ ہی وہی فی الحقیقت دیوانہ ہی وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہ
دانا ہی ساتھ راہ پانیوالوں کے کمال عقل سے کہ مسلمان ہیں فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ پس مت کہا مان جھٹھلانیوالوں کا یعنے مشرکان مکے کا کہ دین
آبا کی طرف تجھے بلاتے ہیں وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ دوست رکھتے ہیں کہ تو سستی کرے تو اور سرزنش نکرے شرک پر پس سستی کریں وہ
بھی زبانی اور تیرے دین پر طعنہ زن نہوں وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ اور مت کہا مان ہر ایک جھوٹھی قسم کھانیوالے کا کہا بوجہل یا اخنس بن شریق
یا اسود بن عبد یغوث اور اصح اور اشہر یہہ کہ ولید بن مغیرہ ہی کہ قسمیں جھوٹھی بہت کھاتا تھا مَّهِيْنٍ سست آبرو خوار اور بیمقدار کا هَمَّازٍ غیبت
کرنیوالے پس پشت مردم کا یا طعنہ مارنیوالے رو برو کے مردم کا مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ چلنے والے ساتھ چغلی کے کہ درمیان لوگوں کے یا غمزہ کرنیوالے کا
مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ باز رکھنے والے کا بھلائی سے یا منع کرنیوالے کا ایمان اور احسان سے مُعْتَدٍ ستم کرنیوالے کا اور حد سے تجاوز کرنیوالے کا اَثِيْمٍ گنہگار
یا زیانکار کا عُتُلٍّ سخت زور اور درشت خو کا بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ پیچھے ان عیبوں کے حرامزادہ ہی یا باپ اسکا معلوم نہیں لوگوں کو لکھا ہی کہ ولید
پلید اٹھارہ برس کا تھا کہ مغیرہ نے دعوی کیا کہ میں اسکا باپ ہوں اور اسے اپنے پاس رکھا تفسیر زاہدی میں مذکور ہی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ آیت تفسیر لغۃ انجمن قریش میں کہ ولید پلید بھی وہاں موجود تھا پڑھی جو عیب آپ نے پہلے کہے تھے وہ اپنے میں پاتا تھا مگر حرامزادگی پر اپنے حیران تھا کہ وہ شخص
سید قریش ہی باپ اسکا مغیرہ ہی مرد مشہور اور یہہ بھی جانتا ہی کہ محمد جھوٹھ نہیں بولتے پھر یہہ بات کیونکر ثابت ہوا آخر تلوار کھینچ کر اپنی ماں پاس جا کر یہہ
تمام پوچھا اسنے اقرار کیا کہ پدر تیرا نامرد تھا اور اسکے برادر آئے تھے وہ میراث پر اسکے نظر رکھتے تھے مجھے رشک آیا میں نے فلانے کے غلام کو بلا کر کچھ دیکر اسکے
ساتھ بدفعلی کی کہا تو بیٹا اسکا ہی قہر و باشدت بغض اسکی سے جو ذات گرامی سے ہی روشن ہی دلیل اسپر یعنے وہ حرامی ہی اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ
اسواسطے کہ ہی صاحب مال کا اور بیٹوں کا یہہ قرات امام حفص کی ہی اور یہہ بطریق خبر ہی اور اور قاریوں نے ءان کان پڑھا ہی یعنے آیا واسطے اسکے کہ
ہی صاحب مال کا اور بیٹوں کا ایسے شخص کا کہا مانیگا تو اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ جب پڑھی جاتی ہیں اوپر اسکے آیتیں کلام
ہمارے کی کہا یہہ کہانیاں ہیں پہلوں کی سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ شتاب داغ دیوینگے ہم اسکو اوپر ناک کے یعنے رو سیاہ کرینگے اسکو یا عیب کو
اسکے ظاہر کر دینگے ایسا کہ ہرگز نہ چھپا سکے انوار میں لکھا ہی کہ بدر کی لڑائی میں اسکے ناک پر زخم لگا اور نشانی اسکی باقی رہی اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَا
اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ تحقیق ہمنے آزمایا ہمنے اہل مکہ کو ساتھ قحط غلے کے اور زوال نعمت کے جیسا آزمایا تھا ہمنے باغ والوں کو ساتھ زوال میوے کے لکھا ہی کہ
ولایت یمن میں بنواحی صنعاں ایک مرد صالح تھا اسکا باغ تھا وہ اس باغ میں فرش بچھا کر درویشوں کو بلا کر بٹھاتا تھا اور اچھے اچھے میوے کھلاتا تھا اور سوا
اسکے دسواں حصہ اسکے آمدنی میں سے بھی نکال کر فقراء کو تقسیم کرتا تھا جب وہ فوت ہوا تو بیٹے اسکے نے کہا کہ مال تھوڑا ہی اور عیال بہت اگر ہم بھی باپ
کیطرح فقیروں کو بانٹینگے معاش تنگ ہوجاویگی صبح ایسے وقت جو فقیروں کو خبر نہو جا کر میوہ کاٹ لیں اور اسپر قسم کھائی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی اِذْ
اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ یاد کر جسوقت قسم کھائی وارثوں نے اس باغ کے کہ جب کہ فقیروں سے البتہ کاٹ ڈالیں میووں کو
اسکے اس حالت میں کہ داخل ہوں بیچ وقت صباح کے یعنے صبح ہوتے پس ایسی قسم کھائی وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ اور ان شاء اللہ تعالی نہ کہا

رات کو یہہ نیت کر کر سو گئے قضاء ازلی نازل ہوئی فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ پس طواف کیا اوپر اُسکے یعنے گھیر لیا بلائے
طواف کنندہ نے امر پروردگار تیرے سے اور وارث اُس باغ کے سوتے تھے فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ پس ہو گیا باغ اُنکا بسبب اُس بلا کے جیسے جڑ کٹے
ہوئے یا مانند اُس باغ کے کہ میوہ اُسکا چیدہ و بریدہ ہو ایسا کہ کچھ باقی نہ رہے یا مثل ریگستان کے اور وہ اس حال سے غافل خواب سے اُٹھے فَتَنَادَوْا
مُصْبِحِينَ پس ایک دوسرے کو پکارنے لگے انہوں بیچ صبح کے آواز کرنے لگے ایکدوسرے کو أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ یہہ کہ سویرے
ہی چلو اوپر کھیتی اپنی کے اگر ہو تم کاٹنے والے میوہ فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ پس چلے طرف باغ کے اور وہ آہستہ آہستہ چپکے چپکے باتیں کرتے تھے
تا آواز کوئی نہ سنے أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ یہہ کہ نہ داخل ہوں آج اوپر تمھارے باغ تمھارے میں کوئی فقیر کہ انکو کچھ دینا پڑے اور حصے ہمارے میں سے کم
ہو جاوے وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ اور سویرے گئے اوپر بخیلی کے کہ فقیروں کو دینے میں اندازہ کر رہا قدرت والے اوپر اعتماد کے پھل لانے اور توڑنے میوے میں فَلَمَّا
رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ پس جب دیکھا باغ کو بخلاف اُسکے جو چھوڑا تھا کہا انہوں نے البتہ تحقیق ہم بھولے ہوئے ہیں راہ باغ کی کیونکہ باغ ہمارا
کل میووں سے بھرا تھا اور یہہ خالی ہے بعضوں نے تامل کر کر نشانیوں در و دیوار کی پہچانکر یہہ وہی باغ ہے کہا بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ کہ ہمنے راہ گم نہیں کی بلکہ
ہم محروم ہوئے میوے سے اور حصول اس باغ کے سے واسطے منع فقرا اور ترک استثنا کے قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ کہا بیچ والے اُنکے نے
عقل سے کیا نہ کہا تھا میں نے تمکو کیوں نہیں یاد کرتے خدا کو ساتھ بزرگی کے اور انشاء اللہ نہیں کہتے قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ کہا انہوں نے
پاکی ہے پروردگار ہمارے کو اس سے کہ ظلم کرنے میں اس بلا کے ہمپر نازل کیا ہو تحقیق تھے ہم ظلم کرنیوالے اپنے نفس پر ساتھ نہ دینے فقیروں کے فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
يَتَلَاوَمُونَ پس منہ کیا بعضوں نے اُنکے اوپر بعضوں کے ملامت کرتے ہیں یہہ کہتے تھے کہ تمنے بخیلی اور خطا کی وہ کہتے تھے کہ تم بھی تو راضی ہوئے تھے غرض
گناہ پر سب نے قابل ہو اور عجز سے قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ کہا انہوں نے ای وای ہمکو تحقیق ہم تھے سرکش حد سے نکلے ہوئے گنہگار ہیں کہ انشاء اللہ نہ کہا اور
درویشوں کو محروم رکھا عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ شاید کہ پروردگار ہمارا یعنے امیدوار ہیں ہم یہہ کہ بدلا دیگا ہمکو بہتر اس باغ سے
تحقیق ہم طرف طاعت پروردگار اپنے کے رغبت کرنیوالے ہیں بعد توبہ اور طلب عفو کے حق تعالی نے انپر بخشش فرمائی اور باغ بڑا انکو حیوان نام انکو دیا نظم
مال جسکا تلف ہوا ہو وہ جلے گو صدمہ رہا ہو درد چاہیے اسکو ہیہات صبر وگر ہوا مجھے بھی کچھ ہمیں قصور دو پہلے در ہم اب خذف ہیں جو
اپنے ورثے تھے ہم صدف میں جو دو غل واقع کچھ ہمیں مجھہ سے ہوا مستحق کا حق نہیں پہنچا کر کے اپنے گناہ پر اقرار دو عذر لا و بجانب غفار مہربان اُسپہ تا
خدا ہووے یہہ بہتر اس سے دے جو لیا ہووے جسطرح دیا عوض میں یہاں باغ ضروان کے گلشن حیوان ویسے ہی رفعت جو تو بیخ و بلا دشکر درگاہ حق میں لا کے جاو
تو وہ ایسا کریم ہے کہ تجھے دو عوض جیسا کہ خیر من سے دو شیشہ سرکہ گر تیرا ٹوٹ جاوے تو خم شہد اُسکے بدلے دے كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ اسی طرح ہی عذاب کرنا
خدا کا دنیا میں وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے اس عذاب سے مگر کہ اسکو فنا ہے اور اسکو بقا یہہ جلد ہو چکیگا اور وہ ہمیشہ رہیگا لَوْ كَانُوا
يَعْلَمُونَ اگر ہوتے آدمی جانتے البتہ موجبات عذاب سے پرہیز کرتے إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے نزدیک پروردگار انکے کے
بیچ آخرت کے جوار قدس میں بہشتیں ہیں نعمتوں کی کافروں نے کہا کہ یہہ جنت و نعمت جو مسلمان کہتے ہیں کہاں ہے اور اگر ہے بھی تو پہلے ہم جاوینگے جیسے یہاں
دنیا میں ہم مسلمانوں سے خوش خرم ہیں ویسے ہی وہاں بھی ہیں حق تعالی نے رد سخن انکا فرمایا کہ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ کیا پس کر دینگے ہم مسلمانوں کو مانند
مشرکوں کے حصول نجات و حصول درجات میں مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ کیا ہے تمکو کیا ہوا کیونکر حکم کرتے ہو ساتھ برابری یا ساتھ فضیلت کے اہل شرک کا اوپر
اہل توحید کے صریح یہہ فرمایا تعجب سے خطاب نے أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ کیا واسطے تمھارے کتاب ہے نازل ہوئی آسمان سے کہ تم بیچ اسکے پڑھتے ہو یہہ بات
کہ کفار جزا اور سزا میں مثل مسلمانوں کے ہونگے إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ تحقیق واسطے تمھارے بیچ کتاب کے ہے جو کچھ چاہو اور پسند کرو أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ

علینا ۶۹

عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ کیا واسطے تمھارے ہیں عہد اور پیمان ہوکلا اوپر ذمے ہمارے کہ خدا نے ہیں ہم پہنچنے والے ساتھ نہایت تاکید کے اور ثابت
ہوے دن قیامت تلک یہہ کہ واسطے تمھارے ہی جو کچھ حکم کرو تم بھلائی اور بہتری اُس جہان کی سے سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ پوچھ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون سے کہ کون اُنمین ساتھ اس حکم کے ضامن ہی کہ آخرت میں اس عہد کا بر لاوے أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا
صَادِقِينَ کیا واسطے انکے شریک ہیں اس قول میں یا بت ہیں کہ شریک مقرر کرتے ہیں پس چاہیے کہ لے آوین شریکون اپنون کو اپنی مدد پر اگر ہووین سچے
اسبات میں کہ بہشت کی نعمتیں انھیں کو ملینگی يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ لا یعنی یاد کر اُسدن کو کہ اٹھایا جاویگا پردہ کار پُر ہول اور امر صعب اور مہم سخت سے
یا یہہ کہ کہے جاوینگے ساق عرش یا تجلی فرماویگا حق تعالی ساق پنڈلی کو کہتے ہیں پس ظاہر معنی یہہ ہو کہ جسدن کھولا جاویگا پنڈلی سے اور تجلی واقع ہوگی یہہ آیت آیات
متشابہات قرانی سے ہی جیسی معیت اور احاطہ اور استوی علی العرش سے ہی آگاہی یہہ کشف ساق ہی کہ اس جناب بیچون و بیچگون پر انکا اطلاق ہی علما نے تاویلات انکی کی
ہیں اور اہل کو اپنے دقہ و دوڑایا ہی لیکن کچھ تاویل کی احتیاج نہیں اسقدر سمجھنا کافی ہی کہ جیسا وہ بیچون و بیچگون ہی ایسی ہی اسکی معیت اور احاطہ اور استوی
اور ساق ہی کہ فہم و وہم ہمارے سے ورا ہی اور ان سب چیزوں پر ایمان ہی ہمارا جو قران شریف میں بیان فرمائی ہیں اور اعتقاد یہی ہے کہ جیسے اس جناب پاک کے لایق اور
سزاوار ہیں ویسے اسکو ثابت ہیں لیکن ادراک کو ہمارے وہاں راہ نہیں اور عقل ہماری اس سے آگاہ نہیں مثنوی نگا منے پیر کہ ہم سے دور ہی دور افکر سے فہم دور ہی ذکر کے
درک اُسکے کسکا ادراک ہی وہ کہ وہ پاک ہی پاک ہی پاک ہی وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ اور بلاے جاوینگے لوگ طرف سجدہ کرنے خدا تعالی کی ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے
نقل کی ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالی اُسدن نور عظیم دکھاویگا اور خلق سجدہ میں گر پڑے گی معالم میں ابو سعید خدری سے روایت کی ہی کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کشف کریگا پروردگار ہمارا ساق اپنے اور سجدہ کرینگے اسکو سب ایمان والے مرد اور زن اور باقی رہجاوینگے وہ لوگ جو دنیا میں
سجدہ ریا و سمعہ کیا ہی پس ارادہ سجدہ کرنے لگینگے پشت انکی نہ جھک سکیگی اور حدیث میں ہی کہ پشت کافر اور منافق کی مثل شاخ گاو کے ایک مُہرہ ہوجاویگی فَلَا
يَسْتَطِيعُونَ پس سجدہ نکرسکینگے خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ نیچے ہونگی آنکھیں انکی یعنی صاحب ان آنکھون کے سر جھکائے شرمندہ ہونگے تَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ ڈھانکتی ہوگی انکو ذلت اور خواری وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ اور تحقیق تھے وہ دنیا میں بلاے جاتے طرف سجدہ کرنے
خدا کے اور وہ سلامت اور تندرست اور قادر تھے سجدہ پر سبب وقت فرصت کا فوت کیا ایسا اُسدن حسرت اور ندامت فایدہ نہیں رکھتی فرد ہاتھ سے فرصت نہ کھو فرصت
کے پھر حسرت ارمان ہی سب فایدہ فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ پس چھوڑ مجھکو اور اُس شخص کو کہ جھٹلاتا ہی اس بات کو کہ قرآن ہی یا بات
بعث و حشر کی اس آیت میں تسلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور تہدید جھٹلانیوالون کی ہی سَنَسْتَدْرِجُهُمْ شتاب آہستہ آہستہ کھینچینگے ہم انکو یعنی عذاب کے
نزدیک کرینگے ہم درجہ بدرجہ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ اسطرح کہ نہیں جانتے وہ یعنی ہر بار کہ خطا کرتے ہیں یہہ کہ خطا کرتے ہیں ہم اور یہہ اسکو نعمت تفضیل جانتے ہیں وَأُمْلِي
لَهُمْ اور مہلت اور ڈھیل دینگے ہم انکو دنیا میں تاکہ مغرور ہوں پھر پکڑینگے ہم إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ تحقیق علاج میرا مضبوط اور محکم ہی کسی سے دفع نہیں ہوتا
اور گرفت میری سخت ہی کسیکو اسکی تاب و طاقت نہیں أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ کیا مانگتا ہی تو اے حبیب انسے کچھ بدلا دعوت
اور ارشاد کا پس وہ تاوان کے گراں بار ہیں یعنی بدلا دینے اُسکے سے بوجھل ہیں اس سبب سے منہ تجھ سے پھیرا ہیں أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ کیا نزدیک انکے
علم غیب ہی یا لوح محفوظ ہی کہ اُسمیں غیب کی باتیں لکھی ہیں پس وہ لکھ لیتے ہیں یعنی جو حکم کرتے ہیں برابری میں مومن اور کافر کے فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ
كَصَاحِبِ الْحُوتِ پس صبر کر واسطے احکام پروردگار اپنے کے اور تبلیغ وحی اور تحمل آزار کفار کے اور مت ہو دلگیر اور جلدی میں مثل مچھلی والے کے یعنی یونس علیہ السلام کے کہ
ایذاے قوم پر صبر نکیا اور بیحکم نکلے تا شکم ماہی میں قید ہوے اور یونس علیہ السلام اولاد میں یعقوب علیہ السلام کی ہیں بعد سلیمان علیہ السلام کے سلسلہ نبوت پر لاکھ سوا لاکھ
آدمی پر نینوی موصل میں مبعوث ہوے چالیس برس دعوت کی لوگ گرویدہ نہوے اور جفائیں کرنے لگے انھوں نے بد دعا کی وہ قبول ہوئی آگ آسمان سے آئی لوگ صحرا کو

نکل گئے اور بنی گروہ ہو مرد جانب سے عورتین جدی چادر سے بچے جدی سب فریاد وزاری بخباب باری کرنے لگے اور سجدہ مین گر پڑے اور توبہ کی توبہ انکی مقبول ہوئی عذاب مرتفع ہوا اور قصہ انکے نکلنے کا قوم مین سے اور شکم ماہی مین محبوس ہونے کا ذوالنون نام پانیکا مشہور ہے اور ذکر انکا سابق کلام الله مین مکرر گذرا ہی اِذْ نَادٰی یاد کر جسوقت پکارا یونس نے پروردگار اپنے کو شکم حوت مین اور کہا لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین وَهُوَ مَكْظُوْمٌ اور وہ غم اور غصے سے بھرا تھا لَوْلَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ اگر نہوتا یہہ کہ پالیا اسکو رحمت نے جو طرف پروردگار اسکے سے تھی لنبذ الا جانا ہی صحرا بے گیاہ اور وہ ملامت کیا گیا ہوتا فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ پس برگزیدہ کیا اسکو پروردگار اسکے نے پس کیا اسکو صالحون کہ یعنے پیغمبرون سے لکہا ہی کہ یہہ آیت اسوقت نازل ہوئی ہی کہ پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم چاہتے تھے کہ قبیلہ بنی ثقیف کو بددعا کرین حق تعالی نے ارشاد کیا کہ صبر کر اور دعا کو توقف مین رکھہ کہ کام صبر سے اچھا ہوتا ہی نظم صبر کرد رفت کہ کتابہا ہی بہہ صبر سنبر کشت مدعا کو مشکل ابر ہا جب تو آجائے وبگذار ہیچ و صبر کرد الصبر مفتاح الفرج لکہا ہی کہ کونا نظر ان قریش نے قبیلہ بنی اسد مین سے کئی شخصون کو جو نظر لگانے مین مشہور تھے کچھہ دنیا کہکر مقرر کیا کہ اس نغر بردیدہ عالم صلی الله علیه وسلم کو چشم زخم پہنچاوین حق تعالی نے واسطے عصمت انکی کے چشم بد سے یہہ آیت نازل کی وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ اور تحقیق نزدیک ہین وہ لوگ کہ کافر ہوے ہیں یہہ کہ لغزش دین اور ہلاک کرین تجھکو ساتھہ نظرون اپنی کے لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ جسوقت کہ سنتے ہین قرآن کو کہ پڑھتا ہی تو اور کہتے ہین کہ تحقیق یہہ مرد دیوانہ یا جن گرفتہ ہی یعنے اسکے ساتھہ جن ہی وہ اسے تعلیم کرتا ہی وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور حال آنکہ نہین ہی قرآن مگر نصیحت واسطے عالمون کے یا نہین ہین محمد صلی الله علیه وسلم مگر شرف سب جہان کے حسن بصری رحمۃ الله علیه فرمایا ہی کہ دوا چشم زخم نہین مگر یہہ آیت سورۃ حاقہ مکی ہی باون آیتین ہین اور دوسو چھپن کلمے ہین اور ایکہزار چار سو ستر حرف ہین اور دو رکوع ہین ایک الحاقۃ دوسرا فلا اقسم فوائد اسکی سن ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ نون کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھہ ذکر منکران پیغمبر اور منکران قرآن کے تھا آغاز اس سورۃ کا ساتھہ ذکر منکران قیامت کے ہوا کہ منکران پیغمبران ہین

سورۃ الحاقۃ مکیۃ وهی اثنتان وخمسون اٰیۃ بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْحَآقَّةُ مَا الْحَآقَّةُ حق ہونیوالی کیا ہی حق ہونیوالی یعنے وہ حالت کہ حق ہی واقع ہونا اسکا یا وہ ساعت کہ لائق ہی اس سے ڈرنا کیا ہی وہ حالت اور ساعت وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ اور کس چیز نے خبر دیا تجھکو کہ کیا ہی حق ہونیوالی حالت اور ساعت جسمین جزا اعملو کا لیا جاویگا مراد اس سے روز قیامت ہی کہ ایک نام اسکا حاقہ بھی ہی كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ جھٹلایا تھا ثمود اور عاد نے یعنے قبیلہ ثمود اور قوم عاد نے قیامت کو کہ کھوکنے والی اور ریزہ ریزہ کرنیوالی آدمیون کی ہی فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ اور جو تھی قوم ثمود کی پس ہلاک کی گئی بسبب طغیانی اپنی کے یا بحیثیت فرقہ طاغیہ کہ انہین تھا جیسے قدار بن سالف اور اصحاب اسکے کہ ناقہ کے قدم کاٹے تھے یا ساتھہ آواز حد سے نکلجانیوالی کے کہ مثل اسکے نہین سنتے تھے وہ آواز جبرئیل علیه السلام کی تھی سمجھ لیجیے کہ صالح علیه السلام جب قبیلہ ثمود پر مبعوث ہوئے تھے کو صخرہ سے بطریق معجزہ نکالا لوگون نے نسبت سحر کی کی آواز مہیب آئی سب مر گئے وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ اور جو تھے لوگ عاد کے پس ہلاک کئے گئے ساتھہ باد تند حد سے نکلجانیوالی کے سمجھ لیجیے کہ ہود علیه السلام جب قوم عاد پر مبعوث ہوئے تو پانسو سال دعوت کی وہ ایمان نہ لائے دعوی قوت اور مردانگی کا رکھتے تھے ہر چند معجزے دیکھتے تھے مگر دیدہ نہین ہوتے تھے یہان تک کہ عذاب نازل ہوا باد سات رات آٹھہ دن چلی اور ان بلند بالا عظیم جثے والونکو مانند درختون کے بیخ و بن سے اکھیڑ کر زمین پر بیجان کر گرا دیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا لگا دیا اس باد کو اوپر انکے سات راتین اور آٹھہ دن بدرپے صبح سے شام تک دنرات متوالی فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى پس دیکھتا تو اس قوم کو بیچ اس اوقات کے مرے پڑے ہوئے كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ گویا کہ وہ بسبب قد دراز کے سب لکڑیان ہین کھجور کی کھوکلے زمین پر گرے ہوئے فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ پس کیا دیکھتا ہی انمین سے کوئی باقی رہا ہوا یعنے سب گئے کوئی نہین باقی سب کو ہلاک کر دیا جب چلی ریح عاتیہ دو جانب ہوتی گرسے صورت نخل خاویہ

الربع

ع ۷۹ س

وجاء

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ اور آیا فرعون اور جو پہلے اُس سے تھے اور اُلٹ جانیوالے ساتھ خطاؤں کے یعنے شرک کے فَعَصَوْا
رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً پس نافرمانی کی ہر قوم نے رسول پروردگار اپنے کی پس پکڑا خدا نے اُنکو پکڑنا سخت اور زیادہ اُنہوں کے عذاب سے
اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ تحقیق ہمنے جسوقت کہ طغیان کیا پانی نے چڑھا لیا تمکو یعنے بٹھایا تمہارے بزرگوں کو بیچ کشتی کے کہ رواندہ تر ہو آب بھی حاصل ہیں
کہ جب پانی حد سے گذرا وقت طوفان کے تو سفینہ نوح میں تمکو بٹھا لیا لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ تو کہ کریں ہم اُس کشتی کو واسطے تمہارے
یادگاری اور نصیحت اور عبرت بیچ نجات پانے مسلمانوں کے اور ہلاک ہونے کافروں کے اور یاد رکھے اِس پند کو کان یاد رکھنے والا کہ نفع لے اُس سے خبر ہے کہ سُنے حدیث میں ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ خدا سے چاہتا ہوں میں کہ کرے کان تیرے کو اُذن واعیہ حضرت علیؓ نے کہا کہ اُسدن سے کچھ چیز مجھکو فراموش
نہوئی مصرع دے خدا ہمکو بھی اذن واعیہ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ پس جسوقت کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے پھونکنا ایکبار کہ نفخہ صعقہ ہے وَّ
حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً اور اٹھائی جاویگی زمین اور پہاڑ اپنے مقاموں سے محض قدرت کاملہ سے یا بواسطہ زلزلہ اور ہوا کے تند
پس توڑے جاوینگے زمین اور پہاڑ توڑنا ایکبار اور مانند ریگ کے ہو جاوینگے فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ پس اُسدن واقع ہوگی واقع ہونیوالی یعنے
قیامت قایم ہوگی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ اور پھٹ جاویگا آسمان پس وہ آسمان اُسدن سست اور ضعیف ہوگا پیچھے قوت
اور مضبوطی کے وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا اور فرشتے ہونگے اوپر کناروں آسمان کے یہانتک کہ امر الٰہی پہنچیگا اور اُتر آوینگے وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ
فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ اور اٹھاوینگے عرش پروردگار تیرے کو اوپر اپنے اُسدن آٹھ فرشتے اور آج حاملان عرش چار ہیں معالم میں لکھا ہے کہ حملۂ عرش
آٹھ ہونگے بصورت کوہی کی شکل سم سے زانو تک اُنکے اسقدر مسافت ہوگی جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور بعضوں نے کہا ہے کہ آٹھ صفیں فرشتوں کی ہونگی
عرش اٹھائے ہوئے گنتی اُنکی سوا خدا سبحانہ کے کوئی نہیں جانتا يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ اُسدن روبرو لائے جاؤ گے تم جناب الٰہی کے واسطے
محاسبے کے نہ چھپی رہیگی اللہ پر کردار تمہارے سے کوئی بات چھپنے والی اور اب بھی وہ چھپی باتوں سے تمہارے آگاہ ہے وہاں بلانا اور حساب کرنا واسطے اطلاع کے
نہیں بلکہ واسطے عدل کے ہے اور افشاء احوال کے ہے خلقت پر فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ پس جو کوئی کہ دیا گیا عملنامہ اپنا
ساتھ ہاتھ داہنے اپنے کے پس کہیگا خوشی سے آؤ پڑھو عملنامہ میرا کوئی عمل اسمیں ایسا نہیں جس سے میں شرمندہ اور پشیمان ہوں کہ یہہ کتاب اور یہی سوا کتاب اعمال کے
کہ اسمیں بشارت جنت کی ہے پس کیونکہ کتاب حفظ درمیان میرے اور خدا کے ہے اسے کوئی نہیں دیکھیگا نہ پڑھیگا پس تم عملنامہ والا کہیگا اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ
مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ تحقیق میں یقین جانتا تھا کہ میں ملنے والا اور دیکھنے والا ہوں حساب اپنے کو یعنے مجھے معلوم تھا کہ میرا حساب ہوگا اُسکے واسطے میں تیار
ہو رہا ہوں فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ پس وہ شخص بیچ زندگانی خوشی کی ہے صاف کدورت سے ملا ہوا راحت اور خوشی سے فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ
قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ بیچ بہشت بلند کے کہ میوے اُسکے نزدیک ہیں کہ ہاتھ پھیلا کا بیٹھے کا لیٹے کا اُنہیں پہنچتا ہے اور رضوان اُنکو کہیگا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا
بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ کھاؤ تم میووں سے اور پیو تم شربتوں سے کھانا پینا گوارا ہمیشہ بدلے اُسکے جو کہ پہلے تم عمل کیا بیچ دنوں گذشتہ ہوئے کے یعنے دنیا میں یا عوض
اُسکے جو روزہ رکھتے تھے تم بیچ دنوں گرم کے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ اور جو کوئی دیا گیا عملنامہ اُسکا ساتھ ہاتھ بائیں اُسکے کے اعمال بد
اپنے دیکھیگا اُسمیں فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ پس کہیگا ندامت سے اے کاشکے میں نہ دیا گیا ہوتا عملنامہ اپنا اور نہ دیکھتا میں تا برملا فضیحت نہوتا
وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ اور کاشکے نجانتا میں آج کے دن کیا ہے حساب میرا کیونکہ حاصل نہیں مجھکو سوا عذاب اور شرمندگی کے يٰلَيْتَهَا كَانَتِ
الْقَاضِيَةَ اے کاشکے یہہ موت جس سے دنیا میں مرا میں ہوتی تمام کرنیوالی یا حکم کرنیوالی ساتھ فنا کے ابد تک کہ تا پھر زندہ ہی نہوتا مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ
مَالِيَهْ نہ دفع کیا مجھ سے عذاب کو مال میرے نے یا اُس چیز نے کہ واسطے میرے تھی مال اور منفع سے هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ جاتی رہی مجھ سے

سلطنت میری یا گم ہوئی مجھ سے حجت میری کہ دنیا مین جسکا بھروسا تھا پس خطاب پہنچیگا زبانیہ دوزخ کو کہ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ پکڑو اس شخص کو پس
طوق پہناؤ اسکو یعنے ہاتھ اسکے اسکی گردن مین باندھ دو ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ پس دوزخ مین ڈال دو اسکو ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ پھر بیچ زنجیر آتشی کے کہ پیمائش اسکی ستر گز ہی ہر گز ملک ہر ذراع ستر باع ہی ہر باع مکے سے کوفہ تک ہی پس داخل کرو
اسکو خوب محکم کہ حرکت نکر سکے اور ذراع کے معنے یہان پیمائش ہین یا ذراع گز ہی یا ساق دست کعب احبار رض نے کہا کہ اگر تمام دنیا کا لوہا جمع کرین
برابر ایک حلقے اس زنجیر کے نہو اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ تحقیق وہ شخص تھا نہین ایمان لایا ساتھ اللہ بزرگ کے وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ
الْمِسْكِيْنِ اور نہین رغبت کرتا تھا اوپر کھلانے فقیر کے فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ پس نہین واسطے اسکے آج اس جگہہ دوست حمایت کرنیوالا وَّلَا
طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ اور نہ کھانا مگر پسیل اور دھون دوزخیونکے سے یعنے پیپ اور لوہو جو بدنون سے دوزخیونکے بہتا ہی لَا يَأْكُلُهٗٓ اِلَّا
الْخَاطِئُوْنَ نہ کھاوینگے اسکو مگر گنہگار اور بڑے سے بڑا گناہ شرک ہی فَلَآ پس نہین ہی ایسا جو کافر کہتے ہین کہ قرآن شریف بنایا ہوا محمد کا ہی صلی اللہ علیہ
وسلم اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ قسم کھاتا ہون مین ساتھ اس چیز کے کہ دیکھتے ہو تم مشہودات سے وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ اور ساتھ اس چیز کے کہ نہین دیکھتے
تم مغیبات سے یا قسم کھاتا ہون مین اس چیز کی کہ اوپر زمین کے ہی اور نیچے زمین کے یا اجسام اور ارواح کی یا انس اور جن کی یا کعبے کی اور بیت المعمور کی
یا بر اور بحر کی یا تبلیغ محمد کی اور نزول جبرئیل کی یا آثار رسالت کی اپنے حبیب کے اور انوار ولایت کی اسکے اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ
رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ تحقیق قرآن شریف البتہ پڑھنا پیغام پہنچانیوالے بزرگ کا ہی کہ محمد رسول اللہ ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا جبرئیل علیہ السلام وَّمَا هُوَ
بِقَوْلِ شَاعِرٍ اور نہین قرآن شریف کہا ہوا شاعر کا جیسے ابوجہل نااہل کہتا ہی قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ تھوڑا سا ایمان لاتے ہو تم مراد اس سے
ایمان نہ لانا ہی وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ قرآن شریف کہا ہوا کاہن کا ہی چنانچہ عقبہ بن ابی معیط گمان کرتا ہی قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ
تھوڑا سا نصیحت پکڑتے ہو تم یعنے پند پذیر نہین ہوتے ہو تم تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ قرآن شریف اتارا ہوا ہی پروردگار عالمون کی طرف سے وَلَوْ تَقَوَّلَ
عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ اور اگر افترا کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے زعم تمہارا ہی اور جھوٹھ باندھے کیوں اوپر ہمارے بعضے باتین لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ
البتہ پکڑین ہم اسکا داہنا ہاتھ یعنے اس سے قوت اور توانائی سلب کرین ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ پھر کاٹ ڈالین ہم اس سے رگ دل اسکے کی یعنے اسے ہلاک
کرین ہم فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ پس نہو تم مین سے کوئی اس سے باز رکھنے والا اس ہلاکت کو وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ اور تحقیق
قرآن شریف البتہ نصیحت ہی پرہیزگارون کے کہ یہہ اس پر یقین کرتے ہین وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ جانتے ہین یہہ کہ تم مین سے
بعضے جھٹھلانیوالے ہین قرآن شریف کو وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اور تحقیق قرآن شریف البتہ پچھتاوا ہی اوپر کافرون کے روز قیامت
مین کہ ثواب اہل قرآن کا دیکھینگے وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ اور تحقیق قرآن شریف البتہ درست ہی بیشک حق تعالی کی طرف سے نازل ہوا فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيْمِ پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار اپنے بزرگ کے اور صفات ناسزا اسکی کبریائی سے انکار رکھ اپنا ورد نام حضرت حق کو بقصد عظمت سورہ معارج مکی ہی اور چوالیس آیتین ہین
اور دو سو سولہ کلمے ہین اور آٹھ سو ایکسٹھ حرف ہین اور دو رکوع ہین سال سائل فمال الذین فواصل اسکی جعلنا ہم ہین اور نظم اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ الحاقہ کے یہہ ہی کہ افتتاح دونونکی
ساتھ ذکر قیامت کے سورة المعارج مکیة وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اربع و اربعون اٰیة واقع ہی
لکھا ہی کہ نضر بن حارث نے مسجد حرام کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ خدایا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہین اور جو یہہ کہتے ہین وہ تیری طرف سے
ہی تو پتھر آسمان سے برسا اس شخص کے سر پر اور عذاب الیم مین مبتلا فرما یہہ آیت نازل ہوئی کہ سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ پوچھا ایک
پوچھنے والے نے عذاب کو کہ ہونیوالا ہین لِّلْكٰفِرِيْنَ واسطے کافرون کے کہ قتل بدر ہی دنیا مین اور عذاب الیم ہی آخرت مین کہتے ہین یہہ سائل

ابوجہل نااہل تھا

ابو جہل نادان تھا کہ اُسنے کہا فاسقط علینا حجارۃ من السماء کسفا یعنے ڈال دے اوپر ہمارے ٹکڑا آسمان سے ایک ٹکڑا اور
ایک قول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا اور شتاب کی اُنکے عذاب کی اور یہہ تقدیر ہی لَیْسَ لَہٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰہِ ذِی الْمَعَارِجِ نہین
کوئی اُس عذاب کو دفع کرنیوالا کہ اُٹھا دے اُسکو اللہ کی طرف سے کیونکہ ارادہ ازلیہ متعلق ہوا ہی ساتھ اُسکے اور ارادۂ الٰہی دفع نہین ہوتا اور
وہ اللہ کیسا ہی کہ صاحب درجون بلند کا ہی اور وہ درجے غرفے بہشت کے ہین جو واسطے اپنے دوستون کے مہیا کئے ہین یا مصاعد
ہین جو واسطے صعود کلمات طیبات کے مقرر فرمائے ہین تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ اِلَیْہِ چڑھتے ہین فرشتے اور جبرئیل یا قوم اعظم فرشتگان طرف
امر الٰہی کے یعنے اُس مقام پر کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ بیچ اُس دن کے کہ ہی اندازہ اُسکا
پچاس ہزار برس سالہای دنیا سے یعنے اگر کوئی آدمی سیر کرے دنیا سے وہانتک کہ محل امر ملائکہ ہی پچاس ہزار برس مین پہنچے اور ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ مراد اِس سے روز قیامت ہی کہ کافر دن پر اسقدر بڑا ہوگا اور لکھا ہی کہ میدان قیامت مین پچاس موقف
ہونگے ہر موقف مین خلایق کو ہزار سال ٹھہرائینگے فتوحات مکیہ مین ہی کہ ہر اسم کا اسماء الٰہی سے ایکدن ہی خاص کہ تعلق ساتھ اُسکے
رکھتا ہی قرآن شریف مین دو دن اُنہین سے مذکور ہین ایک یوم الدین کہ ہزار سال کا ہی دوم یوم ذی المعارج کہ پچاس ہزار برس کا ہی اور بیان
ایام اسماء اور برسین ابدیہ و سرمدیہ بیان اوراق مین نہین سماتا فرد کرنا بیان یہہ ذات الٰہی کا کام ہی نہ کلک کی ورق نہ سیاہی کا کام ہی
فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا پس صبر کر اوپر جھٹلانے منکرون کے صبر کرنا اچھا جسمین جزع اور قلق اور شکایت نہو اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا تحقیق کافر
دیکھتے ہین روز قیامت کو دور امکان سے یعنے کہتے ہین نہوگا جیسے عرف مین کہتے ہین فلانا کام واقع ہونا دور ہی یعنے محال ہی وَّنَرٰىہُ قَرِیْبًا
اور ہم دیکھتے ہین قیامت کو نزدیک یَوْمَ تَکُوْنُ السَّمَآءُ کَالْمُہْلِ جسدن کہ ہوگا آسمان مانند تلچھٹ تیل کے یعنے گلجائیگا وَ
تَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِہْنِ اور ہونگے پہاڑ مانند پشم دھنی ہوئی کے وَلَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا اور نہ پوچھیگا کوئی دوست کسی دوست کو یا نہ پوچھا
جاویگا کوئی دوست گناہ دوست اپنے سے غرض ہر ایک کو اُسکے عمل سے سوال کرینگے کسیکو کسیکے کام سے نہ پوچھینگے یُّبَصَّرُوْنَہُمْ
دکھلا دیجاوینگے وہ دوستون اپنون کو یعنے ہر ایک اپنے دوست کو پہچانیگا اور اُسکا احوال دیکھیگا اور جانیگا کہ ہر ایک اپنے ہی عمل مین
پکڑا گیا ہی یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْہِ دوست رکھیگا آرزو کریگا کافر کاشکے بدلا دیوے عذاب اُسدن کے سے
ساتھ بیٹون اپنے کے یعنے فدا کرے اپنے عوض اپنے بیٹونکو جو سب سے بڑے عزیز تھے دنیا مین اُسکو کہ وہ عذاب کھینچین اور یہہ چھوٹ جاوے
وَصَاحِبَتِہٖ وَاَخِیْہِ اور فدیہ کرے زن اپنے کو کہ یار اور ہوادار اُسکی تھی اور بھائی اپنے کو کہ ہم پشت اور مددگار اُسکا تھا وَ
فَصِیْلَتِہِ الَّتِیْ تُئْوِیْہِ اور کنبے اپنے کو جو جگہہ دیتے ہین اُسکو دنیا مین نزدیک اپنے یعنے دنیا مین اُسکی جاے پناہ تھی وَمَنْ فِی الْاَرْضِ
جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْہِ اور دوست رکھتا ہی کہ فدیہ دے جو کچھ زمین کے ہی سب کو یعنے سب خلایق کو عوض مین دیکر چھڑا دے اُسکو
یہہ فدیہ دینا عذاب سے کَلَّا ہرگز نہین یون کہ چھوٹے عذاب سے اِنَّہَا لَظٰی تحقیق آگ دوزخ کی کہ کافر اُس سے چھوٹنے کو فدیہ
دیگا شعلے والی ہی نَزَّاعَۃً لِّلشَّوٰی اُدھیڑنے والی ہی منہ کی کھال کو مشرکون کے سو برس سے دو سو برس کی راہ تک شعلے مار کی
اور کافر کو اپنی طرف کھینچ لیگی جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچ لیتا ہی تَدْعُوْا پکاریگی وہ آگ یعنے کھینچے گی اپنی طرف یا شعلہ اُسکا معالم
التنزیل مین ہی کہ آتش دوزخ پکاریگی نام اور لقب لیکر مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی اُس شخص کو کہ اُسنے پیٹھ دی ہی حق کو اور منہ پھیر لیا ہی
فرمان الٰہی سے وَجَمَعَ فَاَوْعٰی اور اکٹھا کیا مال دنیا کا پس بند رکھا اور حق خدا کا نہین دا کیا اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ہَلُوْعًا تحقیق آدمی

پیدا کیا گیا حریص اور جمع کرنے مال فانی کے اور بخیل اوپر ادا کرنے حقوق ربانی کے لباب مین لکھا ہی کہ ہلوع ایک جانور ہی کوہ قاف سے
پرے ہر روز سات صحرا چرتا ہی اور سات دریا پیتا ہی اور صبر گرمی سردی مین نہین رکھتا ہر شب غم روزی فردا کا کھاتا ہی حق تعالی نے
آدمی کو بے صبری اور اندیشہ روزی مین اُس جانور سے تشبیہ دی ہی یعنی بے صبر ہی آدمی کو دیکھو کیا اور کو اپنے جی کو دیکھو کہ
غم کھانیکا کھائے ہی ہمیشہ اندیشہ بھی ہی اُسکا ہمیشہ ہر دنکو خیال رزق شب ہی ہر جب شب کٹی فکر روز تب ہی ہمہ دنرات بھی ہی دھیان اُسکو
صبر آرام نہین ایک آن اُسکو رات صفت ہلوع کو چھوڑے ہو صابر و فکر جزع کو چھوڑ دو اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا جب لگتی ہی اور پہنچتی ہی
آدمی کو چیز بُری جیسی فقر مرض اضطراب کرنیوالا اور فریاد کرنیوالا ہوتا ہی وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا اور جب پہنچتی ہی آدمی
کو بھلائی مانند صحت اور تونگری کے منع کرنے والا ہوتا ہی نفس اپنے کو طاعت سے اللہ کے اور مال کو اپنے تفقہ راہ الٰہی سے اور سبب
آدمی اسطرح پر پیدا ہوئے ہین اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ مگر نماز پڑھنے والے وُہ جو اوپر نماز اپنی کے ہمیشہ رہنے والے
ہین کسی شغل کے سبب نماز اُنکی قضا نہین ہوتی یا دوام ادائے صلوٰۃ مین ساکن ہین التفات چپ و راست نہین کرتے وَالَّذِيْنَ فِيْٓ
اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ اور وُہ لوگ کہ بیچ مالون اُنکے کے حق ہی جانا گیا مثل زکوٰۃ اور صدقات کے واسطے درویش مانگنے والیکے
اور محتاج نہ مانگنے والیکے وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ اور وُہ لوگ کہ تصدیق کرتے ہین ساتھ واقع ہونے روز جزا کے اور نشانی
تصدیق قیامت کی اشتغال بطاعت اور عبادت ہی وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ اور وُہ لوگ کہ وُہ عذاب پروردگار اپنے سے
ڈرتے ہین اور علامت خوف الٰہی کی اجتناب مناہی اور ملاہی سے ہی اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُوْنٍ تحقیق عذاب پروردگار اُنکے کا
نہین کوئی اِس سے نڈر کیا گیا یعنے سب کو ڈر ہی اِسکا کہ گناہونکے سبب مواخذہ ہوگا وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اور وُہ لوگ کہ
واسطے شرمگاہ اپنی کے نگہبانی کرنے والے ہین اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ مگر اوپر جورون اپنی یا اوپر اُسکے
کہ مالک ہوئے داہنے ہاتھ اُنکے یعنے لونڈیان کہ بسبب ملک یمین کے اُنپر تصرف کرتے ہین پس تحقیق وُہ نہین ملامت کیے گئے یعنے اُنپر کچھ ملامت نہین
جو اپنی جورون سے اور کنیزکون سے شرمگاہ کی محافظت نہین کرتے فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ پس جو کوئی چاہے مکان
خلوت کو سوا اسکے کہ بیان کئے پس یہہ لوگ وہی ہین حد سے نکلجانیوالے اور وطی ذکور اور بہائم کی اور بقول بعضے استمتاع بالید داخل عنہا
ہی وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ اور وُہ لوگ کہ وُہ واسطے امانتون اپنی کے اور عہد اپنے کے رعایت کرنیوالے ہین خواہ امانت
خالق ہو خواہ پیمان کردگار کہ بلا خطا امانت گذاری اور وفاداری کا سب مین درکار ہی شعر امان آتش دوزخ امانت سے ہی بتوا البتہ وفائے عہد و پیمان
کر اگر جلنے سے ڈرتا ہی وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ اور وُہ لوگ کہ وُہ ساتھ شہادتون اپنی کے قایم رہنے والے ہین یہہ قرات حفص
کی ہی کہ شہادت بصیغہ جمع پڑھا ہی کیونکہ اُسکی قسمین بہت ہین اور اور قاریون نے شہادت بصیغہ مفرد پڑھا ہی وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ
اور وُہ لوگ کہ وُہ اوپر نماز اپنے کے محافظت کرنیوالے ہین کہ آداب اور شرائط بجا لاتے ہین اور تکرار ذکر صلوٰۃ ابتدا اور انتہا ان آیات کے دلیل ہی
شرف اور فضل اِس عبادت کی اوپر تمام عبادات کے اور کہا ہی کہ وہان دوام تعلق بفرائض رکھتا ہی اور یہان محافظت متعلق بنوافل ہی اُولٰٓئِكَ
فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ یہہ لوگ کہ ان صفتونکے ساتھ موصوف ہین بیچ بہشتونکے ہین دن قیامت کے تعظیم کیے گئے اور بزرگی دیے گئے ساتھ
ثواب ابدی کے اور جزائے سرمدی کے بعد نزول اِس آیت کے مشرک گرد اگرد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حلقہ زن ہوکر بطور استہزا کہنے
لگے کہ اگر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عقبیٰ کے باغون کی طمع رکھتے ہین تو ہم بھی امید رکھتے ہین کہ انسے پہلے پاوین یہہ آیت نازل ہوئی

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ پس کیا وجہ ہی واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے اور ان صفتون سے کہ مذکور ہوئین تیری طرف سامنے تیرے دوڑتے ہین عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ سیدھی طرف سے اور بائین طرف سے گروہ گروہ حلقہ باندھے ہوئے اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ کیا طمع رکھتا ہی ہر ایک اُنمین سے یہہ کہ داخل کیا جاوے ساتھہ ہونے کے بہشت با نعمت مین یعنے مشرکون کو داعیہ ہی کہ وہ بغیر ایمان چار بازار جنان مین داخل ہونگے کلا ہرگز یہہ بات نہین اور کافر نکو دخول جنات نہین اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہی انکو اُس چیز سے کہ جانتے ہین یعنے نطفہ آلودہ سے کہ اُسے کسی نوع عالم قدسی سے مناسبت نہین پس جو کوئی لوث کدورات سے صاف ہو کر متخلق باخلاق ملائکہ نہو دخول جنت دشوار ہی فَلَآ پس نہین ایسا جو کافر کہتے ہین اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ قسم کہاتا ہون مین ساتھہ پروردگار مشرقون آفتاب کے کہ ہر روز ہر برس کے اور ہی نقطے سے طلوع کرتا ہی اور قسم کہاتا ہون مین ساتھہ پروردگار مغربون آفتاب کے کہ ہر روز اور ہی نقطے مین غروب کرتا ہی یا مراد مشارق و مغارب نجوم سے ہین کہ ہر ایک ستارہ کا محل نکلنے اور ڈوبنے کا دایرہ افق سے علاحدہ ہی غرض ہر تقدیر پر حق سبحانہ تعالی قسم کہا کر فرماتا ہی کہ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ تحقیق ہم البتہ قادر ہین عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ اوپر اسکے کہ بدل ڈالین ہم یعنے ان مشرکونکو ہلاک کر کر اور مخلوق انکی عوض پیدا کرین بہتر اُنسے اور فرمانبردار تر اور نہین ہم عاجز کیے گئے یعنے ہمپر کوئی سبقت نہین کر سکتا کہ ہم کسی امر کا ارادہ کرین اور وہ کچھہ اور کر دے فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ پس چھوڑ دے انکو کہ جھگڑین باطل مین اور کھیلین دنیا مین یہانتک کہ ملاقات کرین دن اپنے سے جو وعدہ دیے گئے ہین ساتھہ اسکے کہ بدر ہی یا قیامت ہی اور حکم اس آیت کا ساتھہ آیت قتال کے منسوخ ہی يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا جسدن نکلینگے وہ قبرون سے روتے ہوے بجانب دعوت اسرافیل كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ گویا کہ وہ طرف تھانون بتونکے یا علم کی دوڑتے ہین دلیل جیسے سپاہ گروہ جو نشان اپنا کھڑا دیکھین اور اسکے تلے دوڑ کر جمع ہو جاوین ابن عامر اور حفص نے نصب بالضم پڑھا ہی اور باقی قاریون نے بالفتح اور سکون صاد خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ نیچے ہونگی آنکھین انکی یا صاحب دیدہ سر جھکائے ہونگے ڈھانکتی ہوگی انکو ذلت اور خواری ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ یہہ ہی وہ دن کہ دنیا مین تھے وعدہ دیے جاتے سورہ نوح انتیس آیتین ہین مکے مین نازل ہوئی ہی فوصل اسکی مناہین دو سو چوبیس کلمے نو سو انسٹھہ حرف ہین دو رکوع ہین انا ارسلنا تا قال نوح اور ربط اسکا ساتھہ معارج کے ظاہر ہی کہ دونون مین عقاب کفار اول اور آخر

سورۃ نوح مکیۃ وہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثمان وعشرون اٰیۃ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق بھیجا ہمنے نوح علیہ السلام کو طرف قوم اُسکی کے کہ آل فوا بسل تھے یہہ کہ ڈرا قوم اپنی کو پہلے اس سے کہ آوے انکو عذاب دردناک یعنے دریغ دالا کہ طوفان ہی یا عذاب آخرت قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ کہا نوح علی نبینا و علیہ السلام نے اے قوم میری تحقیق مین واسطے تمہارے ڈرانیوالا ہون ظاہر اور ڈراتا ہون مین تمکو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی ساتھہ یگانگی کے اور ڈرو عذاب اُسکے سے یا پرہیز کرو نافرمانی اُسکے سے اور فرمانبرداری کرو میری جو مین تمہین حکم کرون اور منع کرون يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى تاکہ بخشے اللہ واسطے تمہارے بعضے گناہ تمہارے کہ پہلے اسلام سے تمنے کیے ہین اور ڈھیل دے تمکو عذاب اور ہلاکت سے ایک وقت مقرر تک کہ مدت زندگانی کی پوری ہو جاوے اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ تحقیق وعدہ خدا کا جب آتا ہی نہین ڈھیل دیا جاتا یعنے جو مدت کہ خدا تعالی نے تقدیر فرمائی ہی جب وہ پوری ہوئی ہی جسطرح سے کہ اُسنے مقرر و مقدر ٹھرائی ہی پھر پیچھے نہین ٹلتی اور توقف کو اُسمین راہ نہین ہی مطابع و تفسیر کیسا مہلت کسی

ڈھیل کدھر تاخیر کہاں یہہ بندے کی تدبیر سے ٹلتی ہی تقدیر کہاں لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم ساتھ فکر اور نظر کے جانتے تو یہہ بات
بھی سمجھو کہ اجل الٰہی مین تاخیر نہین غرض نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس لوگونکو دعوت کی ایمان نہ لائے اور انسے
آزار و ایذا پائیں ہوئے آخر تنگ آکر قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا کہا اے پروردگار میرے تحقیق مین نے بلایا قوم اپنی
کو طرف طاعت عبادت کے رات اور دن فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا پس نہ زیادہ کیا انکو پکارنے میرے نے مگر بھاگنا ایمان اور طاعت سے
وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا اور تحقیق مین نے جب پکارا انکو طرف توحید اور
عبادت کے تو کہ بخشے تو انکو بسبب قبول اسکے کے کین انھون نے انگلیان اپنی بیچ کانون اپنے کے اور راہ سننے کا بند کرلیا اور اوڑھہ لیے کپڑے
اپنے تو کہ مجھے نہ دیکھین اور کھڑے ہو گئے کفر اور معصیت پر اور تکبر کیا متابعت میری سے بڑا تکبر کرنا ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا پھر تحقیق مین نے دعوت
کی انکو پکار کر مجلسون مین انکے ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا پھر تحقیق مین نے ظاہر کیا واسطے بعضون انکے کے یعنے پکار کر آشکارا دعوت
کی اور چھپا کر کہا مین نے واسطے بعضون انکے کے چھپا کر یعنے جسطرح کہ ہو سکا مجھہ سے طریقہ دعوت کا نہ چھوڑا خلوت اور جلوت مین سرًا و علانیۃً انکو طرف
حق کے بلایا اور جب تمہاری تیری نے منہ انکا بند کیا اور عورتون کو انکے عقیم کیا تو وہ میری طرف رجوع ہوئے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ پس
کہا مین نے بخشش مانگو پروردگار اپنے سے یعنے توبہ کرو کفر سے اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا تحقیق خدا ہی بخشنے والا توبہ کرنیوالونکا اور جو توبہ کروگے
یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا بھیجیگا ابر کو اوپر تمھارے برسنے والا پے در پے وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا اور
مدد دیویگا تمکو ساتھہ مالونکے اور بیٹونکے یعنے مال اور اولاد تمھین بہت دیگا اور کریگا واسطے تمہارے باغ میوہ دار اور کریگا واسطے تمہارے
نہرین جاری سمجھہ لیجئے کہ یہہ اسوقت کہا تھا کہ سات برس سے مینہ نہین برسا تھا نہرین سوکھہ گئین تھین باغ خشک ہو گئے تھے میوہ نہین اترتا تھا
عورتونکو حیض نہین آتا تھا اولاد دھرنی موقوف ہوئی تھی امید وار کیا اور کہا کہ اگر تم ایمان لاؤ یہہ سب نعمتین تمکو ملین مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ
لِلّٰهِ وَقَارًا کیا ہی واسطے تمہارے کہ نہین اعتقاد کرتے واسطے خدا کے بزرگی کا اور عظمت کا کہ اس سے ڈرو اور نافرمانی سے بچو اور کیا ہی کہ عظمت
اسکی سے نہین ڈرتے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا اور حال آنکہ تحقیق پیدا کیا تمکو طرح طرح جیسے خلق اور خلق مین یا نطفہ سے علقہ کیا علقہ سے مضغہ
مضغہ سے تا آخر اور یہہ دلیل قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ ہی اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا کیا نہین دیکھا تمنے کہ کیونکر پیدا
کیا اللہ نے سات آسمانونکو اوپر نیچے وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا اور کیا چاند کو بیچ ایک کے انمین سے روشن بعضی تفسیرونمین ہی کہ جرم قمر کا آسمان
دنیا مین ہی اور نور اسکا چمکتا ہی سب آسمانونمین جیسے زمین مین چمکتا ہی اور انکو روشن کرتا ہی وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اور کیا سورج کو
چراغ اہل زمین کا جیسے چراغ ظلمت کو گرد اگرد اپنے سے دور کرتا ہی ایسے ہی آفتاب تیرگی شب کو عرصہ زمین سے محو کرتا ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو اسی واسطے چراغ کہا ہی کہ نور آپکا تاریکی کفر اور نفاق کو عرصہ عالم سے زائل کرتا ہی نظم ظلمت کدہ جہانمین تو ہی روشن ہی کیا چراغ
دین کا مہ ہوتا جو نہ نور شرع تیرا ہر سینہ ملتا کسی یقین کا وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا اور اللہ تعالی نے اگایا تمکو یعنے پیدا کیا وجود پدر
تمہارے بزرگ آدم علیہ السلام مین زمین سے پس اوگے آدم خاک سے اوگنا کر اور جو باپ ہمارے خاک سے پیدا ہوئے تو ہم سب خاکی ہوئے ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا
وَیُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا پھر لیجاویگا تمکو بیچ زمین کے یعنے بعد موت کے قبر مین لادیگا اور نکالیگا تمکو قبر سے ایک طرح کا نکالنا واسطے حساب اور جزا کے
اعمال کے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا اور اللہ نے کیا ہی واسطے تمہارے زمین کو مانند فرش بچھے ہوئے کے لائق آرام اور خرام کے لِّتَسْلُكُوْا
مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا تو کہ چلو تم زمین سے بیچ راستہ ہائے کشادہ کے بعد اس نصیحت و پند کے عوام لوگ قوم نوح علیہ السلام کے مقابل ہوئے اور خواص اور روسا کو

بھکانے لگے یہانتک کہ پہلے سے بھی بدتر اور جفا کا تیر کر عصیان اور طغیان دکھانے لگے قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ
يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا کہا نوح علیہ السلام نے بعد منشا پانے اس حال کے اے پروردگار میرے تحقیق انھوں نے یعنے عامہ امت میرے
نافرمانی کی میری اور پیروی کی اس شخص کی کہ نہ زیادہ کیا اسکو مال اسکے نے اور اولاد اسکی نے مگر ٹوٹا دنیا کا یعنے میرا کہا نہ مانا بلکہ
کی اپنے سرداروں کی کہ مغرور تھے مال اور اولاد پر وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا اور مکر کیا مہتران قوم نے مکر بہت بڑا کہ مفلسوں اور کمینوں کو اپنی طرف
کر کر مجھے ایذا پہنچانے کی حرص دلوائی وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا اور کہا انھوں نے
ہرگز مت چھوڑو معبودوں اپنوں کو اور مت چھوڑو ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور یعوق کو اور نہ نسر کو یہہ سب نام بتوں کے
ہیں ود تراشا ہوا تھا بصورت مرد اور سواع بشکل زن اور یغوث بطور گاو اور یعوق بمثال اسپ اور نسر مشابہ کرگس اور اشہر یہہ ہے
کہ یہہ نام پانچ شخصوں صالحوں کے تھے جو آدم اور نوح علی نبینا وعلیہما السلام کے درمیان پیدا ہوئے تھے انپر اعتقاد لوگوں کا بہت تھا جب وہ مر گئے تو انکی
شکلیں سنگ اور چوب کی تراش کر رکھیں تھیں انکی تعظیم کیا کرتے تھے بہت مدت تک انکی پرستش میں مشغول رہے بعد طوفان کے ابلیس
لعین نے وہ شکلیں نکالکر اہل عرب کو انکے پوجنے میں مشغول کیا ود کو قبیلہ کلب نے رکھا اور سواع کو قبیلہ ہذیل نے اور یغوث کو بنی غطوف اور بنی مراد
نے اور یعوق کو اہل ہمدان نے اور نسر کو اہل حمیر اور آل ذی الکلاع نے القصہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے جناب الہی میں مناجات کی
کہ خدایا اکابر قوم نے اصاغر کو سمجھایا کہ بتوں کی عبادت مت چھوڑو وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا اور تحقیق گمراہ کیا روسا قوم نے ساتھ پرستش بتوں کے بہتوں کو
صنف قوم سے وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا اور مت زیادہ کر اے خدا ظالموں کو مگر ہلاکت اور عذاب مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا
نَارًا بسبب گناہوں کے قوم حضرت نوح کی ڈبوئی گئی طوفان میں پس داخل کئے گئے آگ میں بیچ قبر کے یا آخرت کے فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَنْصَارًا پس نہ پایا انھوں نے واسطے اپنے انمیں سے جسے خدا ٹھہرایا تھا سوا اللہ کے مدد دینے والا کہ طوفان سے بچاتا لکھا ہے کہ حق تعالی نے حضرت نوح علی نبینا
وعلیہ السلام کو خبر کی کہ اور قوم تمہاری سے کوئی ایمان نہ لاویگا اور اولاد بھی انکی ایمان والی نہو گی پس نوح علیہ السلام نے دعا کی وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ
لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا اور کہا نوح نے اے پروردگار میرے مت چھوڑ تو اوپر زمین کے کافروں میں سے بسنے والا مراد اس سے ہلاک
عالم ہے کہ کوئی کافر نہ رہے اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا تحقیق تو اگر چھوڑیگا تو انکو گمراہ کرینگے بندوں تیرے کو
یعنے مومنوں کو اور نہ جنینگے مگر بدکار کفر کرنیوالے یعنے جب بالغ ہونگے تو فاجر کافر ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ
مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اے پروردگار میرے بخش مجھکو اور ماں باپ میرے کو اور اس کسی کو کہ داخل ہو گھر میرے میں ایمان لاکر
اور یا مسجد میرے میں درآنحال کہ مومن ہو اور بخش سب ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو کہ ہو دیں قیامت تک باپ حضرت نوح کے ملک
بن متوشلخ تھے اور ماں بقول اشہر شمخا بنت انوش تھیں اور دونوں مومن تھے اسواسطے آپ نے انکے واسطے دعا مغفرت کی اور مومنین اور

مومنات سے مراد امت مرحومہ ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جیسی دعا حضرت نوح کی کافروں کے حق میں مقبول ہوئی ویسی ہی اہل
ایمان کے حق میں بھی مستجاب ہوئی ہے پھر دعا حضرت نوح نے کی کہ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا اور مت زیادہ دے ظالموں کو مگر ہلاک
کرنا ساتھ سختی کے سمجھ لیجئے کہ نام حضرت نوح کا سکن تھا اور نوح اسواسطے انکو کہنے لگے کہ اپنے پر بہت روتے تھے اور نوحہ کرتے تھے اور
حضرت آدم علیہ السلام کی حیات میں یہہ پیدا ہوئے تھے آخر الف اول میں دنیا سے کہ سات ہزار سال مقدر ہیں اور صدر الف ثانی میں دو صد
و پنجاہ سالہ تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یک صد و ہشتاد سالہ تھے کہ انپر وحی آئی اور ساٹھ برس لیت بعد خلق پر مبعوث ہو مشرق سے تا

منعرب مانند پیغمبر ہمارے کے علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر نہصد و پنجاہ سال دعوت کی اور یہ کہتے تھے کہ کہو لا الہ الا اللہ ایمان نہ لائے لوگ مگر تھوڑے سے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی وما اٰمن معہ الا قلیل اسی یا ستر آدمی ایمان لائے اور پہلے جسنے بت پرستی کی وُہ انھین کی قوم سے تھا اور اسی قوم کے سبب سے طوفان آیا تمام عالم غرق ہوگیا مگر اسی آدمی جو کشتی مین انکے ساتھ سوار تھے بچ گئے دو صد و پنجاہ سال یا دو صد و ہفتاد سال بعد طوفان کے حضرت نوح علیہ السلام زندہ رہے اور عمر انکی ہزار برس کی یا ایک ہزار چار سو پچاس کی یا ستر کی ہوئی کعب احبار نے کتب انبیا سے نہصد و پنجاہ سال نقل کی ہی اور یہہ قول صحیح ہی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ فلبث فیہم الف سنۃ الا خمسین عاما قصہ انکا قرآن شریف مین بارہ سورتون مین مذکور ہی اور درمیان آدم اور طوفان نوح کے دو ہزار دو سو چہل و دو سال کم و زیادہ کا فاصلہ ہی اور درمیان طوفان اور وفات انکی کے ستہ صد و پنجاہ سال ہین اور حضرت ادریس علیہ السلام چار سو ستر برس انسے پیچھے یہہ ہوا اور بیت المقدس مین مدفون ہین بعد انکے تین سو برس تک انکی شریعت پر لوگ رہے پھر اکثر کافر ہوگئے بعد اسکے حق تعالی نے حضرت ہود کو مبعوث کیا نقل ہی کہ بعد طوفان کے حضرت نوح نے اپنے بیٹون اور دامادون کو ساتون اقلیمون مین بھیجدیا ایک بیٹے کو اپنے کہ حام نام تھا ہندوستان کو بھیجا اور وُہ سیہ فام تھا اس سبب سے کہ ایک روز نوح علیہ السلام سوتے تھے باد سے پیراہن انکا اڑا آپ برہنہ ہوگئے حام ہنسا اور سام جو دوسرا بیٹا تھا اُسنے آواز کی ہنس اور یافث نے کہ تیسرا بیٹا تھا اُٹھ کر چھپا دیا یافث کو آپنے ترکستان کو بھیجا اسیواسطے ترکون کو حق تعالی نے عزیز کیا ہی اور سام کو عجم کیطرف کو روانہ کیا اُسکی اولاد بھی اہل مروت ہی کہ حام کو اُسنے آواز کی ہی واللہ اعلم حدیث مین ہی کہ جو کوئی سورۃ نوح کو پڑھیگا اُن سو مین سے ہوگا جنکے حق مین دعا حضرت نوح علیہ السلام کی ہوئی ہی اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جو کوئی اس سورۃ کو بہ نیت دفع دشمن یک ہزار و یکبار پڑھے دفع ہو اور بعضے کتب مین ہی کہ بانیت ہر حاجت کہ پڑھے روا ہو اور جو مقابل ظالم کے پڑھے اُسکے شر سے بچے اور جو ہمیشہ اسے ورد رکھے دنیا سے نجات دے جبتک کہ جگہہ اپنی بہشت مین نہ دیکھے اور آیت فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا خاتم نقرئی پر کھدواکر اگر اپنے پاس رکھے رزق کشادہ ہو تجارت مین نفع ہو فرزند اُسکے بہت ہون مال مین برکت ہو سورۃ جن مکی ہی اٹھائیس آیتین ہین دو سو پچاسی کلمے ہین سات سو انسٹھ حرف ہین دو رکوع ہین ایک قل اوحی دوسرا قل انما قواصل اسکی ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورۃ نوح کے یہہ ہی کہ دونون مین بیان توحید اور دعوت الی اللہ اور وعدہ اجابت دعا اور مذمت کفر اور وعید کافران اور وعدہ مومنان اور نجات گزیدگان مذکور ہی

سورۃ الجن مکیّۃ وھے	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	ثمان وعشرون اٰیۃ

لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب طائف سے مراجعت کی بطن نخلہ مین اُترے رات کو تہجد پڑھی اور قرآن شریف کی تلاوت کی گروہ جنون کا نصیبین سے یمن کو جاتا تھا آواز قرآن شریف کی سُنکر خدمت شریف مین حاضر ہوا اور ایمان لایا اور وُہ نو جن تھے یا سات اعظم اور اکبر قبایل جن سے پھر لوٹنے جاکر اپنے بادشاہ کو خبر کی وُہ تین سو جنون کو لیکر آیا ربیع الاول مین گیارھوین برس نبوت سے اور معہ لشکر مشرف باسلام ہوا قصہ مختصر اُسکا یہہ ہی کہ ملک جن باہر مکہ کے آکر اترا اور اُن ساتون جنون کو جو پہلے ایمان لائے تھے آپکی خدمت مین بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ ابن مسعود کو لیکر باہر آئے اور ایک خط آپنے عبد اللہ بن مسعود کے گرد کھینچا آپ آگے بیٹھے جن فوج فوج آنے لگے اور ایمان لانے لگے وقت صبح کے آپ مکان پر تشریف لائے جن آپکو پہنچانے آئے نماز آپکے پیچھے پڑھ کر رخصت ہوئے اور بادشاہ نے کوچ کیا پھر جاکر اطراف واکناف عالم مین تمام جنون پر دعوت آپکی ظاہر کی حق سبحانہ تعالی اس احوال سے خبر کرتا ہی کہ قل اوحی الیّ

أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحی کی گئی طرف میری یہہ کہ سُنا ایک جماعت نے جنوں میں سے قرآن بطن نخلہ میں بعضوں نے کہا
ہی کہ آپ سورہ پڑھتے تھے فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا پس کہا اُنھوں نے جب اپنی قوم میں گئے کہ اے قوم تحقیق سنا ہی ہمنے پڑھنا عجب
یعنے قرآن کہ عجب کلام ہی طاقت بشر کی نہیں کہ مثل اُسکے کہہ سکے يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ راہ دکھاتا ہی طرف بھلائی
اور صواب کے اور صلاح دین اور دنیا کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا اور ہرگز نہ شریک لاوینگے ہم
ساتھ پروردگار اپنے کے کسی کو اصنام اور آلہہ وغیرہ سے جیسے پہلے شریک ٹھہراتے تھے وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا اور تحقیق خدا
تعالی بلند ہی عزت پروردگار ہمارے کی مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا نہ پکڑی اُسنے بی بی چنانچہ بعضے بلیح سے کہتے ہیں اور
نہ فرزند جیسے کہ یہود اور نصاری اعتقاد رکھتے ہیں وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا اور تحقیق تھے کہ کہا کرتے تھے
بیوقوف ہمارے اوپر اللہ سبحانہ کے زیادتی کہ نسبت بی بی اور ولد کی اُس جناب مقدس کو کرتے تھے وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ
الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اور تحقیق ہم گمان کرتے تھے کہ ہرگز نہ کہینگے آدمی اور جن اوپر اللہ کے جھوٹھ اسواسطے جو کچھ سفیہ ہمارے
کہتے تھے ہم باور کرتے تھے جب قرآن شریف کو سنا ہمنے کھل گیا ہمپر کہ اُنھوں نے محض جھوٹھ جناب الہی پر باندھا تھا وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ
مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا اور تحقیق تھے کتنے مرد آدمیوں میں سے کہ بعضے مقاموں پر پناہ پکڑتے
تھے ساتھ مردوں کے جنوں میں سے پس زیادہ کیا آدمیوں نے جنوں کا اس پناہ پکڑنے کے سبب سے تکبر اور سرکشی اور جہل یہانتک
کہ جن کہنے لگے ہماری بزرگی ایسی ہی کہ آدمی ہم سے مدد چاہتے ہیں اور پناہ ساتھ ہمارے پکڑتے ہیں اور یہہ قصہ اسطرح ہی
کہ جو کوئی بیابان ہولناک میں پہنچتا تھا کہتا تھا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ سید اس وادی کے شر اور آفتوں سے اور اعتقاد اُنکا
یہہ ہوتا تھا کہ ہم اس استعاذہ کے سبب سے رات کو امن میں رہینگے اور اہل مکہ جب جنگل وحشتناک میں جاتے تھے تو کہتے تھے
اعوذ بحذیفۃ بن بدر من شر جن ہذا الوادی وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا اور تحقیق آدمیوں نے کہ کافر تھے گمان
کیا جیسا گمان کیا تھا تمنے اے جنو یہہ کہ نہ اُٹھاویگا کسی کو مردوں سے واسطے حساب اور جزا کے وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا
مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا اور تحقیق ٹٹولا ہمنے آسمان کو اور بانہین پھیرنے کو اوپر گئے ہم اور چاہا ہمنے کہ اُسمیں در آوین پس پایا
ہمنے آسمان کو بھرا ہوا چوکیداروں سخت سے یعنے فرشتوں سے کہ جنوں کے منع کرنے کو مقرر ہیں اور ستاروں درخشندہ آتش
فشان سے جو واسطے رجم شیاطین کے معین ہیں وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ اور تحقیق تھے ہم کہ بیٹھا کرتے تھے
آسمان میں سے نشست گاہوں میں واسطے سننے کے آسمان کی خبریں یعنے قبل بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
آسمان پر جاتے تھے ہم اور اُن مقاعد میں جو خالی حرس اور شہب سے تھے بیٹھتے تھے ہم فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا پس
جو کوئی جن سے طلب سننے کی کرتا ہی اب پاتا ہی واسطے اپنے شعلہ گھات لگائے ہوے واسطے جلانے اُسکے کے وَأَنَّا لَا نَدْرِي
أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا اور تحقیق نہیں جانتے ہم کیا بدی اور برائی ارادہ کی گئی ہی حراست
آسمان سے ہمارے ہانکنے نجانے دینے میں ساتھ اُن لوگوں کے کہ بیچ زمین کے ہیں آدمی یا ارادہ کیا ہی ساتھ اُنکے پروردگار
اُنکے نے بھلائی اور خیر کا وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ اور تحقیق بعضے ہم میں سے نیک کار ہیں مسلمان اور
بعضے ہم میں سے فروتر اس سے ہیں كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ہیں ہم صاحب طریقوں اور مذہبوں متفرق اور مختلف کے معالم

ہین حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جیسے آدمیون ہین مذاہب مختلف ہین کوئی قدری ہی کوئی جبریہ ہی کوئی رافضی
کوئی خارجی ایسے ہی جنون ہین بھی ہین وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا اور تحقیق جانا ہمنے کہ ہرگز نہ
عاجز کرینگے ہم خدا کو جہان ہونگے ہم بیچ زمین کے اور نہ عاجز کرینگے ہم اُسکو بھاگ کر اطراف آفاق ہین یا حوالی کوہ قاف
ہین یعنے کسی کام ہین بیٹھکر ایک مقام ہین یا بھاگ کر جبال وآجام ہین اُسے عاجز نہین کر سکتے وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ اور
تحقیق جسوقت کہ سُنی ہمنے ہدایت یعنے قرآن کہ سبب ہدایت جہان ہی ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے یعنے قرآن کے یا اُس شخص کے جس سے سنا
ہمنے قرآن شریف کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین نظم ہین رسول اللہ نبی جن وانس :: حق نے بھیجا ہی ہر ایک نوع و جنس :: باعث
ایجاد عالم ہین وہی :: موجب بنیاد آدم ہین وہی :: وہ نہوتے گر تو ہوتا کون یہان :: ہی انہین کیواسطے کون ومکان فَمَنْ يُّؤْمِنْ
بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا پس جو کوئی ایمان لاوے ساتھ پروردگار اپنے کے پس نہین ڈرتا وہ نقصان جزا اور نہ زیادتی
ظلم سے وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ اور تحقیق بعضے ہم ہین سے مسلمان ہین ایمان لائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بعضے
ہم ہین سے ظلم کرنیوالے ہین اپنے نفسون پر کہ شریک لاتے ہین فرمان الٰہی قبول نہین کرتے فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا پس جو
کوئی اسلام لایا جیسے ہم اسلام لائے ہین پس اُس گروہ نے قصد کیا راہ راست کا اور وہ اُس راہ مقصود کو پہنچ جاوینگے وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ
فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا اور جو ظالم ہین پس ہین وہ واسطے دوزخ کے لکڑیان کہ اُنسے دوزخ دھکایا جاویگا جیسے کافر دوزخ کے
ایندھن ہین وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ اور دوسری وحی کی گئی ہی طرف میرے یہہ کہ اگر
قایم ہووین اہل مکہ اوپر راہ راست کے یعنے ایمان لاوین البتہ پلادین ہم اُنکو پانی وافر بعد قحط اور خشک سالی کے یعنے روزی اُنپر
فراخ کرین یا اگر جن اسلام پر استقامت کرین تو اُنپر ابواب نعمت کشادہ کرین یعنے وعید آخرت سے امن دین کہ اِس سے بڑی کوئی نعمت
نہین ہی اور بعضون نے عام کہا ہی یعنے جن وانس اگر مستقیم ہون اسلام پر تو بوسعت معیشت اُنکو سرفراز کرین ہم تو کہ آزماوین ہم
اُنکو بیچ اُسکے کہ شکر ہمارا کسطرح کرتے ہین وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا اور جو شخص اعراض کرتا ہی یاد کر
نعمت پروردگار اپنے سے اور شکر گذاری نہین کرتا داخل کریگا اُسکو اللہ تعالی عذاب سخت ہین کہ فرح اور راحت اُسمین
نہو گی وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اور وحی کی گئی ہی طرف میرے یہہ کہ مسجدین واسطے خدا کے ہین پس مت
پکارو ساتھ اللہ کے کسیکو جیسے یہود اور نصاری کنیسون اور صومعون اپنون ہین عزیر اور مسیح کو ساتھ الوہیت کے یاد
کرتے ہین اور جیسے مشرک کہ حوالی بیت الحرام ہین کہتے ہین لبیک لبیک لا شریک لک الا شریک ہو لک اور مراد مسجد سے تمام
روی زمین ہی کہ مسجد کر دی ہی واسطے میرے تمام جہان ہین کسی جگہہ کسی مکان ہین یا دانہ دنہان ہین کسی کو شریکت ندو اور
اُسیکا ذکر خالص کرو فقط زبان و دل سے ذکر اور دھیان اُسکا ہو سر یک جا :: جو عادت ہو تو ایسی ہو عبادت ہو تو ایسی ہو وَّاَنَّهٗ
لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا اور تحقیق اُسوقت کہ کھڑا ہوا بندہ خدا کا یعنے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم بطن نخلہ ہین پکارتا ہی خدا کو اور نماز پڑھتا ہی اور جب قرأت اُسکی سنتے ہین نزدیک ہی تھے کہ ہوین اوپر اُسکے حلقہ حلقہ کثرت
ازدحام سے سمجھہ لیجیے کہ حق تعالی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عبد فرمایا اسمین بہت نکتے ہین آثار ہین وارد ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نام اِس سے خوشتر نہین معلوم ہوتا تھا اسواسطے کہ جیسے آپ قایم عبادت اور عبودیت پر تھے

ع

کسکو طاقت ہی کہ اقامت اُسقدر کر سکے لہذا وقت عروج کے منازل ملکی پہ ساتھہ اسی نام کے موسوم ہوئے کہ سبحان الذی
اسری بعبدہ اور ہنگام نزول قرآن مدارج فلکی سے بھی ساتھہ اسی نام کے ممتاز ہوئے کہ تبارک الذی نزل الفرقان
علی عبدہ نظم بندگی ہی موجب فرخندگی ؛ بندگی کر بندگی کر بندگی ؛ بندگی سے اور کچھہ بہتر نہین ؛ اِس سے کھلتا ہی سرِ
سیر یقین ؛ ہر بلندی ہی اسی پستی سے ہیچ ؛ نیستی ہی عجب ہستی سے ہیچ ؛ بند پندار و خودی سے جو چھٹا ؛ فی الحقیقت بس
وہی بندہ ہوا ؛ بندۂ حق ہوا اور اپنا بند بند ؛ بندگی مین صرف کر اے ہوشمند ؛ غیر حق کے بند سے آزاد ہو ؛ دو جہان مین تا
پھر شاد ہو ؛ کفار مکے کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ یہہ کیا کام تمنے اختیار کیا ہی اس سے اگر باز آؤ تو ہمکو ہم
پناہ دین اور حمایت کرین یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا کہہ مشرکون کو کہ بہر حال سوا اُسکے
نہین کہ پکارتا ہون مین پروردگار اپنے کو یعنے اسکی عبادت کرتا ہون اور نہین شریک لاتا مین ساتھہ اُسکے کسی کو قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا کہہ کہ تحقیق مین نہین مالک ہون مین واسطے تمہارے ضرر کو اور نہ بھلائی پہنچانے کو یعنے مین بندہ ہون
اور کام بندے کا بندگی ہی اپنے مولا کی قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ کہہ کہ تحقیق مجھکو نہ پناہ دیگا مجھکو عذاب خدا سے
کوئی یعنے اگر حق تعالی چاہے عذاب کرنا تو کوئی حمایت نہ کر سکیگا وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا اور ہرگز نپاؤن گا مین
سوا اُسکے جگہہ پناہ کی کہ منہ اُسکی طرف لاؤن اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ مگر پہنچاتا ہون مین تمکو پہنچانا کہ کفایت کرے
تمھین اللہ کیطرف سے اور پہنچاتا ہون مین پیغام اُسکے بھیجے ہوئے وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور جو
کوئی نافرمانی کرے اللہ کی بیچ عبادت اُسکی کے اور نافرمانی کرے رسول اُسکے کی بیچ امر اور نہی کے پس تحقیق واسطے اُسکے ہی
آگ دوزخ کی ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اُسکے ہمیشہ بن چھٹکارے کے اُس سے اور آج کافر تجھے ضعیف اور بے یار جانتے ہین اور نافرمانی
تیری کرتے ہین حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا یہانتک کہ جب دیکھینگے جو کچھہ وعدہ
دیئے جاتے ہین دنیا مین مثل واقع بدر کے یا آخرت مین پس شتاب جان لینگے جب عذاب موعود دیکھینگے کہ گروہ مومنون
اور کافرون سے کون ناتوان تر ہی مددگاری کی جہت سے اور کون ہی کمتر عدد کی راہ سے کافر بعد نزول اس آیت کے
کہنے لگے کہ یہہ موعود کب واقع ہوگا حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ کہہ اے درست ہی کہ جو وعدہ کیا گیا ہی وہ راست اور درست
ہی لیکن وقت اُسکا مجھے معلوم نہین اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا نہین جانتا مین آیا نزدیک ہی جو
کچھہ وعدہ دیئے جاتے ہو تم عذاب سے یا مقرر کیا ہی واسطے اُسکے پروردگار میرے نے زمانہ دور عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ
عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا وہی ہی جاننے والا غیب کا پس نہین خبردار کرتا اوپر غیب اپنے کے کہ مخصوص ساتھہ علم اُسکے کے ہی
کسی کو اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا مگر جس کسیکو کہ پسند کرتا ہی پیغمبرون مین سے اُسکو
بعضے غیب کی باتون سے آگاہ کر دیتا ہی تاکہ معجزہ اُسکا ہو اور مراد یہان رسول سے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین
پس تحقیق حق سبحانہ چلاتا ہی آگے اُس رسول کے سے اور پیچھے اُس کے سے نگہبان فرشتون مین سے لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا
رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ تو کہ جانے یہہ کہ تحقیق پہنچا دیئے جبرئیل نے اور اور فرشتون نے جو وقت نزول وحی کے اُسکے ساتھہ ہوتے
ہین پیغام پروردگار اپنے کے بغیر تغیر تبدیل کے وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اور گھیر لیا ہی علم الہی نے اور
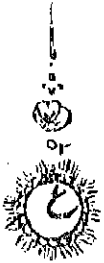
شامل ہوا ہی ساتھہ اُس چیز کے جو نزدیک پیغمبر اور فرشتون کے ہی اور گن لیا ہی ہر چیز کو از روی عدد یہان تک
کہ قطرے باران کے اور ریت بیابان کا سب اُسکے شمار مین ہی مراد اِس سے بیان کمال علم حق تعالی ہی اور اظہار اُسکے احاطے
کا ہی تمام معلومات پر کہ کوئی معلوم مطلقا دایرہ علم اُسکے سے خارج نہین فرد ذرہ ذرہ کا علم اُسکو ہی اُس سے مخفی نہین ہی کوئی شی
سورۂ مزمل مکی ہی بیس آیتین ہین دو سو چھپن کلمے آٹھہ سو اٹھتر حرف ہین دو رکوع ہین یا ایہا المزمل ۲ ان ربک یہہ رکوع آخر کا ایک
آیت کا ہی سارا فواصل اسکی لا ہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورت جن کے ظاہر ہی کہ افتتاح دونون کے خطاب پیغمبر ہی

سورة المزمل مكية ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ وهي عشرون اٰية

لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نئی نئی وحی آئی تھی تو نماز پڑھا کرتے تھے اور اپنے آپ کو کملی مین چھپاے رکھتے تھے
اور حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وہ مثل چادر پشمی کے تھی چودہ گز کی آدھی مین اوڑھہ نی تھی اور آدھی
آپ اوڑھی ہوے نماز پڑھا کرتے تھے حق تعالی نے انکو فرمایا يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے کملی اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ زمل
کی معنے حمل کی یہان ہین یعنے اے اُٹھانیوالے بار نبوت کے قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا کھڑا رہا کر رات کو نماز مین مگر تھوڑا اسمجھہ لیجے
کہ مبداء اسلام مین قیام شب آپ پر فرض تھا یعنے رات کو اُٹھنا اور نماز پڑھنا پھر آدھی رات سے اُٹھنا یا تہائی رات سے یا دو تہائی
رات کے پچھلی سے اِن تینون مقدار مین اختیار تھا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کہ رات کو واسطے نماز کے اُٹھہ تھوڑا کہ وہ نِّصْفَهٗٓ
اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا آدھی رات ہی یا کم کرلے آدھی رات مین سے تھوڑا کہ تہائی رات کو پہنچے اور اِس سے کم نچاہئے کہ مرتبہ ادنی
ہی اَوْ زِدْ عَلَيْهِ یا زیادہ کرلے اوپر آدھی رات کے دو تہائیون تک کہ مرتبہ نہایت اعلی ہی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اور آہستہ
آہستہ یعنے واضح پڑھہ قرآن شریف کو واضح پڑھنا کہ ہر ایک سُننے والا سمجھے جناب امیر المومنین علی مرتضی سے منقول ہی کہ ترتیل حفظ
وقوف اور اداے حروف ہی اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا تحقیق ہم شتاب وحی کرینگے اور ڈالینگے ہم اوپر تیرے بات بھاری
جسکے اُٹھانے مین مکلفون پر تکلیف شاقہ ہو یا بھاری ہو امر اور نہی وعدہ اور وعید حلال اور حرام حدود اور احکام کے سبب سے یا گران
ہو سماع اُسکا کافرون پر اور ثقل اُسکا منافقون پر یا ثقیل ہو ثواب اُسکا میزان مین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معنی ہین کہ ثقیل ہو
اوپر تیرے القا اُسکا اور یہہ سخت تر اقسام وحی سے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آواز گھنٹی کے سی سنتے تھے اُسوقت ثقل تمام آپ پر واقع ہوتا تھا
چنانچہ حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ ایام سرما مین جب اس قسم کی وحی آپ پر آتی تھی تو جبین مبین سے قطرات
عرق کے ٹپکنے لگتے تھے اور اسوقت اگر اونٹ پر سوار ہوتے تو دست و پاے شتر خم ہو جاتے اور اگر تکیہ لگاے ران پر کسی اصحاب کے ہوتے تو
اُسکو خوف ران ٹوٹنے کا ہوتا اور اُسدم گل رخسار آپکا افسردہ ہو جاتا تھا بیت آمد وحی سے ہوتے تھے وہ خندان لب یا غنچہ ہو باد بہاری سے
شگفتہ جیسے بحر الحقایق مین لکھا ہی کہ قرآن شریف نفس الامر مین مفصل ہی چنانچہ خود خدا تعالی فرماتا ہی كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ اور یہہ
نسبت بجمیع کتب منزلہ سماویہ مجمل ہی کیونکہ مصدق اور مطابق اُن سب کا ہی بمصداق مصدقا لما بين يديه پس ثقل قرآن سے
اشارہ بجامعیت قرآن ہی میان صورت اجمالیہ اور تفصیلیہ کیونکہ جامع البتہ اثقل اور اشرف اور اکمل اور اعظم ہوتا ہی اور حامل بھی اُس
بار کا سوا صاحب جامعیت کے متصور نہین فرد کسکی طاقت ہی اٹھاوے جو یہہ بار : خبر نبی عربی محمد اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ
وَطْـًٔا وَّاَقْوَمُ قِيْلًا تحقیق اُٹھنا رات کا یا طاعت رات کی یا عبادت جو ناخوشی ہی بیچ رات کے وہ بہت سخت ہی بسبب رنج اور

کلفت کے کیونکہ ترک خواب و راحت نفس نفس پر نہایت شاق ہی یا شدید تر ہی سمجھنے فراغت دل کیونکہ وہ کو دلکو تشویش معیشت کی
ہی رات کو فارغ البال ہو کر متوجہ عبادت ہونا چاہیے اور اٹھنا اسکا تحقیق سیدھا کرنیوالا ہی بات کو بار است تر ہی سمجھت مقال یعنے
اُسمین پڑھنا بہت ثواب رکھتا ہی کیونکہ دل فارغ ہوتا ہی اور زبان دل کے ساتھہ موافق ہوتی ہی زبان سے پڑھتا ہی اور دل سے تفکر
کرتا ہی اور ناشیۃ اللیل مغرب اور عشا کے درمیان ہی یا بعد عشا کے تا صبح اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہی کہ
ناشیہ وہ ہی جو سو کر اُٹھے فرد خواب کے بعد جو بیداری ہی وہ عجب کام کی ہوشیاری ہی اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا
تحقیق واسطے تیرے بیچ دن کے شغل ہی بڑا کہ لوگونکو دعوت طرف اسلام کے کرتا ہی پس رات کو توجہ باداے تہجد کر وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ
تَبْتِيلًا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کو اور اسما حسنی پڑھ اور منقطع اور بریدہ ہو خلق سے اور متوجہ ہو طرف اسکی بیچ عبادت کے منقطع
ہونا کامل یعنے دلکو خطرات ماسوی اللہ سے صاف کر اور نفس کو آرزوے غیر اللہ سے پاک کر اور توجہ اور ہمت اسیکی طرف رکھہ فرد دل اسی سے
باندھہ تو اور سب سے توڑ ڈرا تا جو غیر حق ہی سب کو چھوڑ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پروردگار ہی مشرق کا اور مغرب کا یہہ قرات
حفص کی ہی اور سوا حفص کے اور کوفیوں نے اور ابن عامر اور یعقوب نے رب ساتھہ جر کے پڑھا ہی اور کہا ہی کہ یہہ بدل ہی رب سے یعنے یاد کر
نام پروردگار اپنے کو کہ خداوند مشرق اور مغرب ہی لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پس پکڑ اسیکو
کارساز اور سب مہمات اپنی اُسی پر چھوڑ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا اور صبر کر اوپر اُس چیز کے کہ کہتے ہین کفار اور بکتے ہین جھٹلانے
والے خرافات اور چھوڑ دے انکو چھوڑ دینا اچھا یعنے بدلا مت لے اور نصیحت کرتا رہ حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ
أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا اور چھوڑ دے مجھکو اور جھٹلانیوالوں صاحبوں آرام کے کو یعنے سردار جو قریش کے ہین انکا کام مجھہ پر چھوڑ اور
ڈھیل دے انکو تھوڑی سی یعنے زمانہ اندک مین انکے جھٹلانیکا بدلا دونگا مین امام زاہدی نے لکھا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے تھوڑا زمانہ گذرا تھا کہ لڑائی
بدر کی واقع ہوئی بہت سے سردار عرب کے کافر جہنم کو سدھارے لکھا ہی کہ ستر ملاعین صنادید قریش مثل عتبہ اور شیبہ کے واصل بدرکات جہنم ہوے اِنَّ لَدَيْنَا
أَنكَالًا وَجَحِيمًا تحقیق نزدیک ہمارے ہی آخرت مین واسطے دشمنون دین کے بیڑیان ہین بھاری کہ انمین قید ہونگے اور آگ ہی کہ اُسمین جلینگے وَ
طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ اور کھانا ہی گلے مین اٹکنے والا مثل ضریع اور زقوم کے وَعَذَابًا أَلِيمًا اور عذاب ہی درد دینے والا بعد نزول اس آیت کے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم بیہوش ہو کر گر پڑے يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا اور یہہ وعدہ سچ ہوگا اُسدن کہ کانپنے لگی زمین اور
پہاڑ اور ہو جاوینگے پہاڑ بڑے ٹیلے ریت کے پراگندہ یعنے کوہ ہا سخت مانند ریگ کے رواں ہونگے بیچ اُسدن کے إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا تحقیق
بھیجا ہی ہمنے طرف تمہاری ایک پیغمبر یعنے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا گواہی دینے
والا اوپر اقوال و افعال تمہارے کے یعنے قیامت کو گواہی دیگا تمہارا اسلام قبول کرنے پر اور نہ کرنے پر جیسا بھیجا تھا ہمنے طرف فرعون کے پیغمبر یعنی موسی
علیہ السلام کو فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا پس کہا نہ مانا فرعون نے پیغمبر کا پس پکڑا ہمنے اسکو پکڑنا وبال کا کہ پانی مین غرق
کرکر آتش دوزخ مین پہنچایا فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا پس کیونکر بچو گے تم ای منکرو اگر کفر کرتے رہو گے تم اور
رہو گے کفر پر اپنے اُسدن یعنے عذاب اُسدن کی سے کہ ہول اُسکا کر دیگا لڑکون کو بوڑھے یعنے بال سر کے سفید ہو جاوینگے مراد اس سے کثرت ہموم
و غموم ہی کیونکہ بہت غم سے آدمی بوڑھا ہو جاتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ مبالغہ درازی اُسدن کی ہو السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ آسمان پھٹ
جانیوالا ہوگا ساتھہ سختی اور ہیبت اُسدن کی كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ہی وعدہ حق تعالی کا حادث ہونے مین اس واقعہ کے اور واقع ہونے مین

اِس حادثہ کے ہونے والا اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ تحقیق یہہ جو مذکور ہوئی نصیحت اور عبرت ہی فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا پس جو چاہے
پکڑلیوے طرف قرب پروردگار اپنے کے راہ ساتھ اِس نصیحت کے لکھا ہی بعد نزول آیت قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا کے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم راتون کو اُٹھتے تھے اور تا صبح نمازین پڑھتے تھے اور اِس خوف سے کہ مقدار واجب کہ نصف اور کمتر ہی فوت نہو کوشش
تمام کرتے تھے چنانچہ حضرت محبوب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک بیچ قیام اُٹھاتے تھے کہ قدم مبارک ورم کر جاتے تھے حق
تعالی نے بعد ایک برس کے وہ بار گران مومنون کی گردنون سے اُتارا اور یہہ آیت اُتاری کہ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ
نِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ تحقیق پروردگار تیرا جانتا ہی یہہ کہ تو کھڑا رہتا ہی رات کو واسطے نماز کے کچھہ کم دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور تہائی
رات کے وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ اور کھڑے ہوتے ہین اسیطرح سے ایک جماعت اُن لوگون سے کہ ساتھہ تیرے ہین اصحاب سے وَاللّٰهُ
يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور اللہ تعالی اندازہ کرتا ہی رات کو اور دن کو اور جانتا ہی ساعت ساعت گھڑی گھڑی پل پل اُسکے اور علم
اُسکا محیط ہی بیچ قیام پہر پہر رات کے جسقدر تو کھڑا رہتا ہی عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ جانتا ہی خدا یہہ کہ ہرگز نہین نباہ سکوگے تم تقدیر اوقات
کو پس پھر آیا اوپر تمہارے ساتھہ عفو اور تخفیف کے اور رخصت فرمائی ساتھہ ترک قیام مقدر مین فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پس پڑھو تم جو
آسان ہو قرآن سے مراد یہہ ہی کہ نماز شب سے جسقدر میسر ہو پڑھو عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى جانتا ہی خدا یہہ کہ البتہ ہونگے تم مین سے بیمار وَاٰخَرُوْنَ
يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اور اور لوگ ہونگے کہ چلینگے بیچ زمین کے چاہتے ہونگے فضل خدا کے سے یعنے تجارت کرینگے اور وجہ
حلال سے کسب معاش کرینگے وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور اور لوگ ہونگے کہ لڑتے ہونگے بیچ راہ خدا کے اور بیمار دن اور مسافر دن
اور مجاہد ونکو رنج ہوتا ہی نماز شب مین اور ضبط مقادیر اُسکی مین سو واسطے تخفیف فرمائی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ پس پڑھو جو میسر ہو قرآن سے یعنی
نماز مین یہہ امر بطریق فرضیہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قرآن پڑھو غیر نماز مین اور اِس امر کو بسبیل ندب اور استحباب کہا ہی اور آپسمین اختلاف ہی کہ کسقدر
کلام اللہ پڑھنا مستحب ہی تین آیتین ہین یا سو یا دو سو یا ختم کرنا ایک مہینے مین حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اُنکو فرمایا کہ قرآن پڑھا کرو ہر مہینے مین سارا اُنھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قوت مجھہ مین زیادہ ہی فرمایا بیس شب مین تمام کر عرض کیا کہ طاقت
زیادہ ہی یہانتک کی رکھتا ہون ارشاد کیا ساتھہ دن مین ختم کر اِس سے جلد مت پڑھہ اور صاحب معالم نے ساتھہ اسناد اپنے کے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی دن یا رات مین پچاس آیتین پڑھا کریگا اُسے غافلون سے نہین لکھینگے اور جو سو آیتین پڑھیگا
اُسے فرمان بردارون سے لکھینگے اور جو دو سو آیتین پڑھیگا قرآن خصومت نکریگا اُسکے ساتھہ دن قیامت کے اور جو قرأت پانچ سو
آیت کی مقرر رکھیگا اُسکے واسطے لکھی جاوینگے قنطار ثواب کے یعنے خزانے ثواب کے اور قنطار بکسر اوّل اسقدر زر کو کہتے ہین کہ پوست
گاے کا بھر جاوے اور بعضون نے کہا ہی کہ مقدار ہزار دینار کی ہی معاذ بن جبل سے منقول ہی کہ قنطار ایک ہزار دو سو اوقیہ ہین
ہر اوقیہ ساڑھے سات مثقال کا اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک سو بیس رطل طلا اور نقرے کے اور مقدار چالیس اوقیہ طلا کے یا ایک
ہزار دو سو دینار یا ستر ہزار دینار یا اسّی ہزار درم ہی وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قایم کرو نماز مفروضہ
کو اور دو زکوٰۃ لازمہ کو اور قرض دو خدا کو قرض اچھا یعنے سوا زکوٰۃ کے اور مال براہ الہی خرچ کرو تاکہ ثواب بہت پاؤ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا اور جو کچھہ کہ آگے بھیجوگے تم واسطے جانون اپنی کے بھلائی سے پاؤگے
تم اُسکو نزدیک خدا کے وہ بہتر اور بڑا ثواب ہی ایک کے عوض دس اور سات سو اور زیادہ اِس سے وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اور بخشش مانگو

ع

خدا سے ہر حال مین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی بندونکا ہی مہربان اُنکے حال پر رباعی تجھ سا غافر نہ ہی نہوگا
نہوا ہی. مجھ سا فاجر نہ ہی نہوگا نہوا ہی یارب میرے جرم بخش اور عیب چھپا ہی تجھ سا ساتر نہ ہی نہوگا نہوا ہی سورۃ مدثر مکی ہی
چھپن آیتین ہین دوسو پانچ کلمے ہین اور ایک ہزار دس حرف ہین دو رکوع ایک یا ایہا المدثر دوسرا کلا والقمر فواصل اسکی ہا ر ہین
اور ربط اسکا ساتھ سورت مزمل کے ظاہر ہی کہ آغاز دونون کا بخطاب پیغمبر ہی

سورۃ المدثر مکیۃ وهی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ست وخمسون آية

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین زمانہ فترت وحی مین ایک رستے مین جاتا تھا
یکایک آسمان سے ایک آواز آئی آنکھ اٹھاکر دیکھا مین نے وہ فرشتہ جو غار حرا مین میرے پاس آیا تھا کرسی پر بیٹھا ہی معلق درمیان
آسمان اور زمین کے اُسکی عظمت اور بڑائی سے مجھے خوف آیا گھر آیا مین اور کہا مین نے مجھے کپڑون مین چھپاؤ پھر کپڑون مین چھپا
دیا مجھے اسی اندیشے مین تھا مین کہ خطاب الٰہی کی طرف سے وحی آئی کہ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اے کپڑا اوڑھنے والے بعضون نے کہا ہی
کہ مراد اس سے خلعت نبوت ہی یعنے اے سرفراز رسالت کے ہوئے قُمْ فَاَنْذِرْ اٹھ خواب گاہ سے یا کھڑا ہو واسطے ادا مراسم
نبوت کے پس ڈراؤ لوگونکو عذاب خدا سے یعنے کہہ اگر سوا خدا کے اور کو پوجوگے تو دوزخ مین جلوگے وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اور پروردگار
اپنے کو پس بڑائی کر وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اور کپڑون اپنے کو پس پاک کر پلیدی سے یا کوتاہ کر بخلاف عرب کے سردارون کے تو کہ پہلی علامت ہوگی
ترک عادت پر اور حضرت علی مرتضی رض نے فرمایا کہ کوتاہ کر جامے اپنے کو فانہ اتقی وانقی اور بعضون نے کہا ہی کہ پاک کر نفس کو اپنے اُس چیز سے کہ
بجا ہے نفحات مین شیخ ابو الحسن علی الشاذلی المغربی سے نقل کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا مین نے اور آپ نے مجھے فرمایا
اے علی اپنے پاکیزہ کر جامے اپنے کو پلیدی سے تا بہرہ مند ہو تو ساتھ تائید اور مدد الٰہی کے ہر دم مین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جامہ میرا کیا ہی فرمایا اللہ تعالی نے پانچ خلعتین تجکو پہنائی ہین خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید خلعت ایمان خلعت اسلام جو کوئی
خدا کو دوست رکھے گا آسان ہوگی اُسپر ہر چیز اور جو کوئی خدا کو پہچانیگا اُسکی نگاہ مین سب چیز چھوٹی نظر آئیگی اور جو کوئی خدا کو ایک
جانیگا کسیکو اُسکا شریک نہین ٹھہرائیگا اور جو کوئی خدا پر ایمان لائیگا امین ہوگا ہر چیز سے اور جو کوئی متصف باسلام ہوگا نافرمانی اللہ
کی نہین کریگا اور اگر کچھ خطا واقع بھی ہوگی تو عذر کریگا وہ عذر قبول ہوگا پس شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس خواب سے معلوم ہوا مجھے
معنے قول باری جل جلالہ کے کہ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور پلیدی کو پس چھوڑ یعنے اور گناہون سے کنارہ پکڑ یعنے تو جس طرح
پر ہی اُسی پر رہ یعقوب اور حفص کی قرات رجز بضم را ہی اور باقی قاریون نے رجز بکسر پڑھا ہی اور دو لغت ہین ایک معنی مین وَلَا
تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ اور مت دے کسی کو زیادہ لینے کو یا منت مت رکھ خدا پر ساتھ عمل اپنے کے تو کہ اُسکو بہت سمجھے تو یا ممنون
مت کر لوگونکو ساتھ ادا رسالت کے تو کہ بہت تر چاہتا ہی اُنسے وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ اور واسطے رضا پروردگار اپنے کے پس صبر کر یا تحت
قضا کے خدا صابر ہو فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ پس جس وقت پھونکا جائیگا بیچ صور کے یعنے نفخہ ثانیہ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ
پس وہ پھونکنا اُس دن نشانہ دن بھاری کا ہی عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ اوپر کافرونکے نہین آسان اگرچہ مومن پر شدت اُس دن کی عام
ہوگی لیکن حق تعالی اپنے فضل و کرم سے دشواری مومنون سے اٹھالیگا اور کافرون پر رکھیگا اور حساب مین اُنسے مناقشہ کریگا منہ اُنکے سیاہ
کریگا نامہ اعمال بدست چپ دیگا لکھا ہی کہ مغیرہ کا بیٹا ولید پلید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تا آخر سورہ مومن کے سنکر اپنی قوم مین آکے قسم

کہا کہ کہنے لگا کذاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے ایسا کلام سُنا ہے کہ سخن جن و انس نہیں ہے اُس جیسی حلاوت نہ کسی حدیث
میں ہے نہ ویسی طراوت کسی بات میں اعلا اُس کا نہال اقبال کا ثمرات سعادت سے لدا ہے اور اسفل اُس شجرۂ طیبہ کا عروق فضائل سے محکم
ہوا ہے اور وہ کلام غالب آویگا مغلوب نہوگا بلندی سے پستی کیطرف نہیں میل کریگا قریش نے یہہ بات سنکر گمان کیا کہ ولید ایمان لے آیا
پھر ابوجہل جاہل نے اُسے طرح طرح کی باتیں سمجھا کر حمیت جاہلیت میں ڈالا یہاں تک کہ قرآن شریف کو سحر کہنے لگا یہہ بات حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہنچی آپ نہایت ملول ہوئے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا چھوڑ مجھکو اور اُس شخص کو کہ پیدا کیا میں نے اُسکو
اکیلا بغیر مال اور اولاد اور انصار اور مددگار کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُسے وحید القوم کہتے ہیں وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا اور دیا میں نے
اُسکو مال پھیلا ہوا یعنے بہت لکھا ہے کہ اُسکے پاس ہزار دینار تو نقد تھے اور درمیان مکے اور طایف کے اونٹ گھوڑے سے بکریاں پھیلی ہوئی بہت
تھیں اور باغ اور اسباب لونڈی اور غلام بیشمار رکھتے وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا اور دئیے میں نے اُسکو بیٹے حاضر ہونے والے ساتھ اُسکے مکے میں یعنے
واسطے کسب کرنے وجہ معاش کے محتاج سفر کے نہ تھے ہمیشہ اُسکے پاس حاضر تھے لکھا ہے کہ اُسکے دس بیٹے تھے اُنمیں سے خالد اور عمارہ اور ہشام رضی اللہ عنہم
ایمان لائے تھے وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا اور پھیلایا میں نے واسطے اُسکے بچھونا جاہ و ریاست کا یا سنوارے میں نے کام اُسکے سنوارنا ثُمَّ يَطْمَعُ
اَنْ اَزِيْدَ پھر طمع رکھتا ہے یہہ کہ زیادہ کروں میں عطیات اپنی اُسکے حق میں كَلَّا ہرگز نہ کرونگا میں ایسا اور نعمتیں اپنی اُسپر زیادہ نہ پہنچاؤنگا
اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا تحقیق وہ ہے واسطے آیتوں کلام ہمارے کے عناد کرنیوالا اور نسبت سحر دینے والا لکھا ہے کہ بعد نزول آیت کے مال
اُسکا جاتا رہا فرزند اُسکے اُس سے پھر گئے بعضے مرگئے وہ محتاج ہوگیا سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا شتاب چڑھاؤنگا میں اُسکو صعود پر کہ وہ پہاڑ ہے
آگ کا ستر برس میں اُسکی چوٹی تک پہنچتے ہیں اور وہاں تک پہنچتے ہی نیچے گر پڑتے ہیں تبیان میں لکھا ہے کہ تکلیف دونگا میں اُسکو صعود کی اور صعود
یعنے چڑھنے کی اوپر صعود کے کہ ایک سل ہے دوزخ میں اُسپر کوئی چڑھ نہیں سکتا زنجیریں آتشیں باندھکر آگے سے کھینچتے ہیں پیچھے سے گرز آگ کے
مار کر چڑھاتے ہیں اور یہہ وعید شدید واسطے ولید پلید کے اسواسطے ہے کہ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ تحقیق اُسنے فکر کی کہ کیا طعن کروں قرآن پر اور اندازہ
کیا سمجھ لیجے کہ پہلے لکھہ آئے ہیں ہم کہ ولید پلید نے تعریف قرآن شریف کی کی اور جب قریش نے ملامت کی تو کہا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون
کہتے ہو اور یقین جانتے ہو کہ عقل اُنکی کامل ہے اور خیال باندھتے ہو کہ وہ کاہن ہیں اور کوئی کہانت کی بات اُنمیں نہیں ہے اور گمان کرتے ہو
تم کہ وہ کاذب ہیں اور وہ ہرگز کسی بات میں جھوٹھ نہیں بولتے اور نسبت کرتے ہو تم اُنکو طرف شاعری کے اور کلام اُنکا شعر نہیں ہے قریش نے سنکر کہا کہ
تو فکر کر کہ اُنکو کیا کہیں اور اُنکے کلام کو کیا ٹھہراویں ولید پلید نے فکر کی اور خیال باندھا فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ پس مارا جائیو یا لعنت کیا
جائیو کیونکر اندازہ کیا ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ پھر مارا جائیو یا لعنت کیا جائیو کیونکر اندازہ کیا ثُمَّ نَظَرَ پھر نظر کیا بیچ امر قرآن شریف کے
دوسری بار ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ پھر منہ بُرا بنا لیا اسواسطے کہ طعن کی جگہہ نپائی اُسمیں اور تیوری چڑھالی کراہت سے یا ہنسا اور یا نظر کی طرف
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ترش رو ہوا ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ پھر منہ پھیر لیا حق سے یا پیغمبر سے اور گردن کشی کی متابعت اُسکی سے
فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ پس کہا نہیں یہہ جو محمد کہتے ہیں مگر جادو ہے کہ نقل کیا جاتا ہے اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ نہیں یہہ مگر بات
آدمی کی یعنے ابا فکیہہ اور جبر اور یسار کی سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ شتاب داخل کرونگا میں ولید پلید کو بیچ سقر کے کہ پانچویں درکے کا دوزخ کے نام
ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ اور کیا جانے تو کہ کیا ہے سقر لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے یعنے دوزخ گوشت پوست رگ
ریشہ بال پٹھہ ہڈی چربی سب جلا دیگی کچھہ باقی نچھوڑیگی پھر حق تعالی نئے اعضا بنا دیگا پھر بھی نچھوڑیگی کہ دوسری بار نہ جلاوے

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ جلا کر سیاہ کر دینے والی ہی واسطے چمڑے کافرون کے عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اور اُس آگ کے اُنیس فرشتے ہین یا اُنیس گروہ
فرشتون کے مسلط ہین تبیان مین براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ ایک گروہ نے یہودیون کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچھا کہ خزینہ دوزخ کتنے ہین آپ نے دو بار دونون ہاتھون کی اُنگلیان اُٹھائین اور دوسری بار مین انگوٹھے کو بند کیا یہہ آیت اور یہہ
تصدیق قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نازل ہوئی اور یہود نے بھی مسلم رکھا اس قول کو کہ مطابق توریت کے ہی اور اس عدد
کی تحقیق مین تفسیر والون نے بہت تکلف کئے ہین ایک یہہ بھی کہا ہی کہ اکثر احاد کے نو ہین اور اقل عشرات کے دس ہین اس یہہ عدد
جامع ہین اکثر قلیل کو اور اقل کثیر کو اور حدیث مین وارد ہی کہ بعد نزول اس آیت کے ابوجہل نے کہا اے معشر قریش نگہبان دوزخ کے اُنیس سے
زیادہ نہین کیا ہم دس دس ایک ایک کو اُنمین سے دفع نکر سکینگے ابوالاسد بن کلاہ نے کہا کہ سترہ کو تو مین کفایت کرونگا دس کو پشت سے سات کو
شکم سے باقی رہے دو کو تم دور کیجو اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مین تمھارے سامنے پل صراط پر گذرونگا دس کو دست راست سے نو کو دست چپ سے
دفع کر دونگا سلامت بہشت مین چلا جاؤنگا یہہ آیت حق تعالیٰ نے نازل کی کہ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً اور نہین کئے ہمنے والے
دوزخ کے مگر فرشتے کہ بہت قوی پیدائش ہی اُنکی معالم مین لکھا ہی کہ رئیس خزنہ دوزخ کا مالک ہی اُسکے ساتھ اٹھارہ فرشتے ہین آنکھین اُنکی بجلی کیطرح
چمکتی ہین دانت اُنکے حصار کی شکل بلند مستحکم ہین شعلے آگ کے منہ سے نکلتے ہین درمیان دونون شانون کے مسافت سیر یکسالہ ہی ایک دفعہ ستر
ہزار کافرون کو جس کنارے سے چاہے دوزخ مین ڈالدے ذکر اُن فرشتون کا ابوالاسد ابن کلاۃ الجمحی کی بات رد کرنیکو ہی کہ وُہ کہتا ہی کہ مین سب کو
کفایت کرونگا یہہ نہین سمجھتا کہ وہ آدمی نہین ہین بلکہ فرشتے ہین تمام آدمی اُنکے دیکھنے کی طاقت نہین رکھتے مقاومت کا کیا دخل ہی وَمَا جَعَلْنَا
عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا اور نہین کی ہمنے گنتی کہ اُنیس ہین مگر عدد اندک کہ سبب فتنہ اور گمراہی کا ہو واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوے یعنے بعید
سمجھین اور نہ یقین کرین کہ انیس تن کسطرح کڑوڑون آدمیون اور جنون کو عذاب کرینگے لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا تو کہ
یقین کر لیوین وُہ لوگ کہ دیئے گئے ہین کتاب قرآن شریف مقرر سچا کرنیوالا توریت کا ہی اور زیادہ ہو دین وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایمان بسبب
اسکے یا تصدیق اہل کتاب کے وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ اور نہ شک لاوین وُہ لوگ کہ دیئے گئے ہین کتاب توریت اور
ایمان والے مسلمان اُس عدد کے وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا اور تو کہ کہین وہ لوگ جنکے دلون اُنکے
بیماری ہی شک اور نفاق کی اور کہین کافر کیا ارادہ کیا اللہ نے ساتھ اس عدد کے كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ اسی طرح گمراہ کرتا ہی
خدا جسے چاہے اور ہدایت کرتا ہی جسے چاہے ابوجہل نا اہل نے کہا اے معشر قریش کیا سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انیس یار اور مددگار زیادہ نہین رکھتے حق تعالیٰ
نے یہہ آیت نازل کی کہ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ اور نہین جانتا لشکر پروردگار تیرے کا کہ فرشتے ہین مددگار پیغمبرون اُسکے کے
مگر وہی کہ عالم جمیع معلومات کا ہی وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ اور نہین یہہ سقر یا عدد خزنہ دوزخ یا قیامت یا یہہ سورہ مگر نصیحت واسطے
آدمی کے كَلَّا ہرگز نہین یون کہ انکار سقر کا کرے وَالْقَمَرِ قسم ہی چاند کی کہ شناخت اوقات کی اور مدت کا موجب ہی اُسپر مقرر رکھی ہی وَ
اللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ اور قسم رات کی جب پیٹھ پھیرے یعنے جاوے اور دن آوے یہہ قرات حفص کی ہی کہ ادبر بصیغہ ماضی پڑھا ہی ادبار سے اور
اذ کو بغیر الف کے پڑھا ہی اور اوروں کی قرات اذا دبر ہی یعنے رات جب آوے اور دن جاوے وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ اور قسم ہی صبح کی جب روشن
ہووے یا روشن کرے عالم کو إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ تحقیق درکہ سقر کا ملا ہوا ہی ساتھ ایک درکے بڑیکے دوزخ سے نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ڈرانیوالا
واسطے آدمیون کے لباب مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہی کہ تم نذیر البشر یعنے اُٹھ ڈرانیوالا واسطے لوگون کے کہ تیری نصیحت

سنکر گناہ سے بچیں لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ لمن شاء بدل ہی للبشر سے یعنے تو نذیر ہی اور بقول اول دوزخ نذیر ہی واسطے اُس
شخص کے کہ چاہے تم میں سے یہہ کہ آگے بڑھے نیکی اور طاعت میں یا پیچھے رہے شر اور معصیت سے یعنے سب گروہوں کو نصیحت دینے والا ہی كُلُّ نَفْسٍ
بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ہر ایک جی ساتھہ اُس چیز کے کہ کمایا ہی اعمال سے اپنے گرو میں ہی یعنے دوزخ میں گرفتار ہی
اور محبوس فی النار ہی مگر اصحاب دست راست کے کہ وہ قیدی نہیں ہیں بسبب گناہوں اپنوں کے کہ گناہیں انکی بخشی گئی ہیں اور بعضوں نے
کہا ہی کہ داہنی طرف والوں سے یہاں مراد اطفال مومنان ہیں یا فرشتے ہیں فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ بیچ
بہشتوں کے ہونگے بالاخانوں پر بیٹھے ہوے دیکھہ کر دوزخ میں پوچھینگے گنہگاروں سے کہ کونسی چیز نے لایا تمکو بیچ دوزخ کے قَالُوْا لَمْ نَكُ
مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وہ کہینگے جواب میں کہ نہ تھے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے دنیا میں یعنے اعتقاد اسکے وجوب کا نہیں رکھتے تھے وَلَمْ نَكُ
نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ اور نہ تھے ہم کھانا کھلاتے مسکین کو زکوۃ مال میں سے وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ اور تھے ہم بحث کرتے بیچ شان
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بحث کرنیوالوں کے وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ اور تھے ہم جھٹلاتے روز جزا کو اور باور نہیں رکھتے تھے
حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ یہانتک کہ آئی ہمکو موت اور اسی حال پر مرے ہم فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ پس نہ نفع دیگی انکو شفاعت
شفاعت کرنیوالوں کی اُس تقدیر پر کہ وہ شفاعت کریں اور یہہ خود محال ہی فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ پس کیا ہی واسطے اُنکے
کہ ہیں اس نصیحت سے یا قرآن سے منہ پھیرتے ہیں كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ گویا کہ وہ گدھے ہیں بھڑکے ہوے فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ بھاگ گئے
ہیں شیر سے یا جو پکڑنے والوں سے یا مردم تیر انداز سے یا شکاریوں سے یعنے جیسے گدھے بھاگ گئے ہیں اُن چیزوں سے ایسے ہی یہہ بھی قرآن شریف سے بھاگتے
ہیں کلبی سے منقول ہی کہ مشرکوں نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہہ بات پہنچی ہی کہ جو کوئی بنی اسرائیل میں گناہ کرتا تھا صبح کو کاغذ لکھا ہوا پاتا
تھا اُسمیں گناہ اُسکا اور کفارہ اُسکا لکھا ہوتا تھا ہمارے واسطے بھی ایسی ہی چیز لاؤ یا کہتے تھے کہ ہم تمپر ایمان نہیں لاوینگے جب تک کہ ہمارے
ہر ایک کے نام پر ایک کتاب آسمان سے نہ لاؤ تم اور اُسمیں لکھا ہو کہ یہہ نامہ ہی اللہ کیطرف سے فلانے کے نام پر چاہئے کہ متابعت کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر
آیت نازل ہوئی کہ یہہ بھاگتے ہیں ہمارے کلام سننے سے اور ایمان اُسپر نہیں لاتے بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً بلکہ ارادہ
کرتا ہی ہر ایک مرد انمیں سے یہہ کہ دیا جاوے نامہ کھلا ہوا اور اُسمیں لکھا ہو کہ ای فلانے پیروی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کر كَلَّا ہرگز نہ دینگے
انکو یہہ نامہ اور اگر دیویں بھی انکو تو بھی یہہ ایمان نہیں لاینگے پس اعراض انکا نہ دینے نامونکے سے نہیں بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ بلکہ نہیں ڈرتے عذاب
آخرت سے كَلَّا ہرگز نہیں یوں جو یہہ سمجھتے ہیں قرآن شریف کی نسبت کہ سحر ہی یا قول بشر ہی اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ تحقیق قرآن شریف نصیحت ہی فَمَنْ
شَآءَ ذَكَرَهٗ پس جو کوئی چاہے یاد کرے اُسے اور نصیحت پکڑے وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اور نہیں یاد کرتے اُسکو مگر یہہ کہ چاہے اللہ کہ یاد کریں هُوَ اَهْلُ
التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وہی ہی لایق اسکے کہ اُس سے ڈریں اور لایق بخشش کرنیکے ڈرنیوالوں کو سورۃ قیامت مکی ہی چالیس آیتیں ہیں بقول کوفی اور انتالیس آیتیں
ہیں بقول حجازی اور بصری اور شامی اور ایک آیت میں خلاف ہی لتعجل بہ اور ایک کم دو سو کلمے ہیں اور چھہ سو پچاس اور دو حرف ہیں اور دو رکوع ہیں ا
لا اقسم سے فلا صدق اور دوسرا اسکے باہر تک ہیں اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۃ مدثر کے یہہ ہی کہ دونوں سورتیں متضمن اور مشتمل ہیں احوال قیامت پر

سورۃ القیامۃ مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي اربعون آية

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ البتہ قسم کھاتا ہوں میں ساتھہ دن قیامت کے یہاں لا نافیہ ہی اور لا نافیہ فعل قسم پر واسطے تاکید کے آتا ہی وَلَآ اُقْسِمُ
بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ اور البتہ قسم کھاتا ہوں میں ساتھہ جان ملامت کرنیوالی کے مراد اس سے نفس متقیہ ہی کہ نفس مقصرہ کو ملامت کرتا ہی تقصیر طاعت

عبادت پر یا دہ نفس ہی کہ اپنے آپکو ملامت کرتا رہتا ہی اپنی تقصیرون پر اگرچہ کوشش عبادتین بہت کرتا ہی یا نفس مطمئنہ ہی کہ ہمیشہ نفس امارہ کو ملامت کرتا ہی
جواب قسم کا یہہ ہی کہ تم اٹھائے جاوگے قیامت کو لکھا ہی کہ عدی بن ربیعہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال قیامت کا پوچھا پھر سنکر کہا کہ اگر
اُسدن کو معائنہ کرینگے ہم تو بھی باور نہین کرینگے کہ یہہ استخوانہای متفرقہ باہم مجتمع ہون یہہ آیت نازل ہوئی کہ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ کیا گمان
کرتا ہی آدمی یعنی عدی یہہ کہ ہرگز نہ جمع کرینگے ہم استخوانہا اسکے پراگندہ کو اُسکی ضمیر راجع اسکے نفس کیطرف ہی یہہ عظام قالب اسکا ہی بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَنْ
نُسَوِّيَ بَنَانَهُ کیون نہین بلکہ قدرت رکھتے ہین ہم اوپر اسکے کہ درست کرین ہم پوری اُسکی جب ایسی نازک لطیف چیز کو جمع کر دینگے تو استخوانہای
بزرگ کا جمع کرنا کیا دشوار ہی بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ بلکہ ارادہ کرتا ہی عدی یا جنس آدمی تو کہ جھوٹھ کہے ساتھ اُس چیز کے کہ اُسکے روبرو ہی مرکر اُٹھنا
اور قیامت آنی اور حساب یَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ پوچھتا ہی ٹھٹھے سے کب ہوگا دن قیامت کا فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ پس جس وقت
خیرہ ہوجاویگی آنکھین اور بے نور ہوجاویگا چاند اور اکٹھا کیا جاویگا سورج اور چاند یعنی اُن دونونکو جمع کرکر دریا مین پھینک دینگے يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ
أَيْنَ الْمَفَرُّ کہیگا آدمی یعنی قیامت کا جھٹلانیوالا اُسدن کہان ہی جگہ بھاگنے کی كَلَّا ہرگز نہین یعنی کہ بھاگنے کی جگہ انکو اُسدن ملیگی لَا وَزَرَ نہین جائے پناہ
کافرونکو إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ طرف ہی پروردگار تیرے کی اُسدن جگہ قرار کی سب خلق کے یعنی اُسکے حکم سے ہی اور وہی مقرر کریگا مقر ہر ایک کا کسیکا بہشت مین
کسیکا دوزخ مین يُنَبَّأُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ خبر دیا جاویگا آدمی اُسدن ساتھ اُس چیز کے کہ آگے بھیجا ہی اعمال سے اور پیچھے چھوڑا ہی اموال سے شیخ الاسلام نے فرمایا ہی
کہ گناہ آگے بھیجے تونے ساتھ جرأت کے اور مال پیچھے چھوڑا ساتھ حسرت کے گناہ کو توبہ کر کر تھام کہ نیست ہوجاوے اور مال کو صدقہ دیکر آگے پہنچا کہ وہان کام آوے یعنی توبہ سے گناہ کو برباد کر
کہ ہیچ جا بدرگہ معبود نہ اور کچھ نذر کو بھی وہان لیجا یعنی یہان مال دے براہ خدا یہان جو دیگا سو وہان پاویگا نہ رکھیگا تو ساتھ جاویگا اور جو رکھیگا تو رہیگا یہین تو کہین کا مال ہوگا
ساتھ لینا جو مال ہی منظور تو لے اپنے پاس کر دور نہ صرف کر مصرف بجا یعنی تو راہ خدا مین انوری نے کہا ہی سخن کہ یاد رہ یافتہ وہانکی ہی وہ یہانکی داد
بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ بلکہ آدمی اوپر نفس اپنے کے دیکھنے والا ہی ہر فرد ایک ہی اپنے احوال کا گواہ اپنے افعال و اقوال کا وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ اور اگرچہ ڈالے آگے عذر اپنے
ہرچند اپنے گناہون پر عذر لاوے اور حیلے آگے لاوے لیکن اپنے گناہ کا گواہ ہی اور دروغ اور حیلہ بے فروغ اپنا آپ جانتا ہی فر بحث ہی عذر اور حیلے کہتا ہی کہ بلا سوچے جانتا ہون تو جانتا
تو جانتا ہین کہ جانتا ہون ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جبرئیل جب جناب سید انام علیہ افضل الصلواۃ والسلام پر وحی پڑھتے تھے آپ انکے
ساتھ پڑھنے لگتے تھے کہ بھول نہ جاوین یہہ آیت آئی کہ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ مت ہلا ساتھ قرآن مجید کے زبان اپنی کو پہلے فارغ ہونے
جبرئیل کے اور تمام ہونے وحی رب جلیل کے تو کہ جلدی کرے ساتھ حفظ کرنے اسکے کے إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ تحقیق ہمارے ذمے ہی
اکٹھا کرنا اُسکا بیچ دل تیرے کے تو کہ یاد رکھے تو اور اوپر ذمے ہمارے ہی ثابت رکھنا قرأت اُسکا اوپر زبان تیری کے فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ
پس جسوقت پڑھین ہم قرآن کو زبان جبرئیل سے اوپر تیرے یعنی جبرئیل ہمارے حکم سے پڑھے پس پیروی کر پڑھنے ہمارے کی اور تامل کر اُسمین ثُمَّ
إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ پھر تحقیق ہمپر ہی بیان کرنا اُسکا یعنی جو مشکلین ہون اُسمین اور اسکو سمجھ پر ظاہر کر دینا كَلَّا ہرگز نہین یون جو تم
ای آدمیو گمان کرتے ہو اور عقبے مین بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ بلکہ دوست رکھتے ہو تم دنیا جلد جانے والی کو وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ
اور چھوڑ دیتے ہو تم آخرت رہنے والی کو اور معاملہ برعکس چاہئے کہ چیز پائندہ کو اختیار کرو اور روندہ کو چھوڑ دو
وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ کتنے منہہ اُسدن قیامت کے تازے اور چمکتے ہون گے یعنی انبیا کے اولیا کے
مومنون کے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے بے پردہ اور بے حجاب ابن عمر نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فروتر
اہل بہشت وہ ہی کہ جو نظر کرے اپنے باغون اور نعمتون اور حورون خدمتگارون کو ہزار سالہ راہ تک اور گرامی تر نزدیک خدا کے وہ شخص ہی کہ نظر کرے بوجہ اللہ بامداد اور

ستشبا نگاہ اور مراد صبح اور شام سے مقدار اسکا ہی پھر یہہ آیت پڑھی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ لکھا ہی کہ اوراد ھر ایک استاد کی یہہ ہی اللہم انی
اسالک النظر الی وجہک الکریم لطف آرزو سے عاشقان و دیدار ہی دیدبانان جز انجمن کیا کار ہی جنت انکی جلوہ یار ہی دوزخ انکی فرقت دلدار ہی
ووجوہ یومئذ باسرۃ تظن ان یفعل بہا فاقرۃ اور کتنے منہ اسدن ترش اور تاریک ہونگے یعنے منافقون اور کافرون کے گمان کریگا تو ای مخاطب
یا گمان کریگا وہ نفس یعنے جانیگا یہہ کہ لیجاویگی ساتھ اسکے بلا اور رنج کہ مہرے پیٹھ کے اسلئے توڑے یہہ کنایہ نزول عذاب الیم سے ہی کہ اسیر ہوگا اور بقول صحیح
وہ بلا حجاب اور پردہ ہی دیدار پروردگار سے فرو تیر فراق سے زیادہ کوئی بلا ہی نہین ہی یہہ وہ مرض ہی کہ جسکی کوئی دوا ہی نہین کلا ہرگز نہین یون کہ
دل دنیا پر رکھے اور آخرت سے غافل رہے اذا بلغت التراقی وقیل من راق جسوقت کہ پہنچے روح استخوانہاے سینہ و گردن کو اور کہا جاوے یعنے
جسکو کہ یہہ حالت نزع ہوا اسکے اقربا یا فرشتے کہین کون ہی جھاڑنے والا وظن انہ الفراق اور یقین جانے وہ نزع والا یہہ کہ جو اسپر نازل ہی
جدائی ہی دنیا سے اور اقربا احباب سے والتفت الساق بالساق اور لپٹ جاوے ایک پنڈلی اس نزع والے کی دوسری پنڈلی سے یعنے بوجہ مرگ سے لپٹ جاوے
اور حرکت نرہے یا جمع ہو شدت موت کی ساتھ شدت آخرت کے ایک ساق موت ہی ایک ساق آخرت الی ربک یومئذ المساق طرف پروردگار
تیرے کے ہی اسدن چلنا سب کو لکھا ہی ابوجہل نااہل کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال عداوت تھی اسکے شان مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ فلا صدق
ولا صلی پس نہ سچ جانا اور نہ تصدیق کی ابوجہل نااہل نے قرآن شریف کی یا نہ صدقہ دیا وہ جو واجب تھا مال مین سے دنیا اور نہ ہوی کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی یا نماز نہ پڑھی واسطے خدا کے ولکن کذب وتولی اور لیکن جھٹلایا اور منہہ پھیر لیا از حق ثم ذہب الی اہلہ
یتمطی پھر گیا طرف لوگون اپنے کے اکڑتا ہوا کہ مین نے ایسا کام کیا یعنے جھٹلایا اور منہہ پھیرا اولی لک فاولی ثم اولی لک فاولی سزاوار ہی تجھکو
ای ابوجہل نااہل مرگ سخت پھر سزاوار ہی تجھکو عذاب دردناک قبر مین پھر سزاوار ہی تجھکو ہول قیامت مین پھر سزاوار ہی تجھکو ہمیشہ رہنا دوزخ مین لکھا ہی بعد نزول
اس آیت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل نااہل کو بطحا کے مکہ مین دیکھا دامن پکڑکر اسکا فرمایا اولی لک فاولی ثم اولی لک فاولی
اسنے کہا مجھے ڈراتا ہی تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضے علما نے اولی کے معنی ویل کہی ہی یعنے وائے ہی تجھکو حق تعالے نے بارہا
واسطے تاکید کے ابوجہل نااہل کو کہا کہ وائے ہی تجھکو ایحسب الانسان ان یترک سدی کیا گمان کرتا ہی آدمی یہہ کہ چھوڑا جاوے بیکار اور معطل کہ دنیا مین
مکلف نہو اور عقبی مین مبعوث نہو الم یک نطفۃ من منی یمنی کیا نتھا آدمی بوند پانی کی منی بہتی ہوئی سے بیچ رحم کے ثم کان علقۃ
فخلق فسوی پھر تھا لوہو سو پس حق تعالے نے پیدا کیا اعضا اجزا اسکے پس درست کی صورت اسکی اور روح اسمین پھونکی فجعل منہ الزوجین
الذکر والانثی پھر کیا منی سے دو جوڑے نر اور مادہ الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی کیا نہین یہہ شخص جسنے یہہ پیدا کیا
قدرت والا اوپر اسکے کہ زندہ کرے مردونکو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اس سورہ کے پڑھنے کے بعد بولا چاہیے اور ایک روایت مین ہی سبحانک
اللہم بلی اور بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ یہہ پڑھے بلی سبحان ربی الاعلی سورۃ دہر نزدیک بعضون کے مکی ہی اور بعضونکے نزدیک مدنی اور بعضے
کہتے ہین کہ مدنی دونون ہی کچھہ آیتین اسکی مکے مین نازل ہوئی ہین کچھہ مدینے مین اور اکتیس آیتین ہین بیچ خلاف اور دو سو چالیس کلمے ہین ایکہزار چون
حرف ہین اور دو رکوع ہین بل ایہا انا نحن ۲ اور فواصل اسکی این ونظم اسکی ساتھہ سورہ قیامت کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا ساتھہ ذکر ابتداے
خلقت آدمی کے کہ نطفہ سے ہی واقع تھا سو اس سورۃ دہر کا بھی افتتاح اسی سے فرمایا

سورۃ الدہر مکیۃ وہی بسم اللہ الرحمن الرحیم احدی وثلثون اٰیۃ

ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئا مذکورا کیا آیا ہی یہہ استفہام تقریری ہی یعنے تحقیق آیا ہی اوپر آدم علیہ السلام کے ایکوقت

زمانے مین ہے کہ انمین تنھی کچھہ چیز یاد کی گئی یعنے چالیس سال درمیان مکے اور طائف کے پڑے تھے پہلے روح پہونکنے سے کوئی نہین کہتا تھا کہ یہہ انسان ہین
اور کوئی نہین سمجھتا تھا کہ نام انکا کیا ہے اور فائدہ اسکے پیدا کرنے مین کیا ہے یہہ نہین جانتے تھے کہ استادِ قدرت آئینہ بناتا ہے کہ مظہر اشعۂ فانیح غیب ہو اور فصحی
مراتب ظہور کے اور مرتبۂ خلافت کبری کے سزاوار الا رب اعظم ہے یہہ وہ آئینہ ہے جس کہ نمایان ہے جمال یہ وہ جمال ایک نہین جس سے چھٹا جاتا ہین کمال
خاک سے ہے مجرا افلاک بھی ہو ویگا نکتہ رزلا دماک ہی ہو ویگا علت غائی عالم کا یہی حاصل ہے نقص مت اسمین نکالو یہہ بڑا کامل ہے اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
مِنْ نُّطْفَةٍ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے آدمیون کو کہ اولاد اسکی ہین ایک بوند منی کی سے اور منی مرد و زن کی جو مختلف الاجزا ہے رقت مین قوام مین حدت مین اسواسطے
نطفہ کو باوجودیکہ مفرد تھا ساتھ جمع کے صفت فرمایا اَمْشَاجٍ الیسی منی کہ ملی ہوئی ہے یا مراد اس سے رنگ ہین کہ منی مرد کی سفید ہوتی ہے اور زن زرد پھر
دونون مل جل کے سبز ہو جاتے ہین یا امشاج کی معنی اطوار کی ہین یعنے وہ نطفہ بہت طور بدلتا ہے علقہ ہوتا ہے پھر مضغہ ہوتا ہے پھر عظام پھر لحم تا آخر خلقت چہل
ہے ہم کہ بہر تقدیر یہ انسان کو پیدا کیا ہمنے اور ساتھ امر و نہی کے نَّبْتَلِيْهِ آزمایش کیا چاہتے ہین ہم اسکو فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا پس کیا ہمنے اسکو
سننے والا دیکھنے والا تاکہ ممکن ہو مشاہدہ دلائل اور استماع آیات سے اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ تحقیق دکھلائی ہمنے اسکو راہ سیدھی دلائل قدرت قائم کرکر اور
آیتین نازل کرکر تو کہ ہوا اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا یا شکر کرنے والا یعنے مومن سعید اور یا کفر کرنے والا یعنے کافر شقی اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا
وَّسَعِيْرًا تحقیق تیار کی ہین ہمنے واسطے کافرون کے زنجیرین کہ اُنسے باندھہ کر دوزخ کی طرف کھینچین اور طوق انکی گردنون مین ڈالین اور آگ جلانے والی کہ انمین ہمیشہ
جلین اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا تحقیق نیک کار یعنے مومن فرمانبردار پینگے آخرت مین ایک پیالہ سے کہ ہے ملونی اسکی کافور کی
یعنے انمین کافور ملاوینگے تاکہ سرد اور خوشبو ہو جاوے اور یہہ بھی لکھا ہے مفسرین نے کہ بہشت مین ایک نہر ہے خوشبو اور سفید واسطے مشابہت کافور کے
اسکا یہہ نام فرمایا ہے اور موید اسی قول کا ہے کہ بدل کافور سے کہا ہے کہ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا کافور چشمہ ہے کہ پیتے ہین اسمین بندے
خدا کے پھیر لیجاتے ہین اس چشمہ کو جس جگہہ کہ چاہتے ہین لیجانا لکھا ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے حسنین بیمار تھے
آپنے حضرت علی اور فاطمہ کو فرمایا کہ کچھہ اللہ کی نذر مانو کہ انکو شفا ہو انھون نے تین روز کے روزے مانے حق تعالی نے شفا بخشی پھر انھون نے روزہ رکھا اور جو قرض لیکر افطار
کے واسطے روٹی پکائی شام کو چاہتے تھے کہ افطار کرین ایک مسکین نے دروازے پے سوال کیا کہ اے اہل بیت نبوت مسکین مسلمان ہون مجھہ کو کچھہ دو کہ تمھین
حق تعالی اسکے عوض بہشت کی نعمتین دے انھون نے وہ روٹی مسکین کے حوالے کی پانی سے روزہ افطار کرکر دوسرے روز پھر روزہ رکھا وقت شام کے پھر ایک
یتیم نے آکر سوال کیا جو کچھہ افطار کے واسطے رکھا تھا اُسکو دیا تیسرا روزہ بھی فقط پانی سی پی کر رکھا جب آفتاب غروب ہوا اور افطار کرنے لگے ایک قیدی
نے آکر سوال کیا پھر وہ کھانا سب کا سب اُسکے حوالے کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا پورا
کرتے ہین نذر اور منت کو اور ڈرتے ہین اُس دن سے کہ ہے برائی اسکی پھیلنے والی سب پر وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا اور کھلاتے
ہین کھانا اوپر محبت اللہ کے یا اوپر محبت طعام کے کہ خود بھوکے رہے اور آپ نہین کھاتے اور کھلاتے ہین مسکین کو اور یتیم کو اور قیدیون کو کہ کفار پکڑ کر لاتے تھے
حدیث شریف مین ہے کہ جو قیدی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس لاتے تھے اسکو کسی مسلمان کے سپرد کر دیتے تھے تاکہ رکھے اسے مبارک جس بات پر قرار پکڑے سے معاملہ
فرماوین لیکن کہہ دیتے تھے کہ احسان اسکی نیکی کرنا ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ بندیوان قیدیون جو حق پر قید ہون چنانچہ لونڈی غلام اور امارضی بھی حکم اسیر
کا رکھتی ہے انسے بھی احسان کیا چاہئے اور یہہ کھلانے والے لسان مقال یا زبان حال سے کہتے ہین اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً
وَّلَا شُكُوْرًا سوا اسکے نہین کہ کھلاتے ہین ہم تمکو یہہ طعام واسطے طلب رضا اور لقاے خدا کے نہین چاہتے ہم تم سے بدلا اور نہ تشکر کرنا کیونکہ
احسان مین منت رکھنا اور توقع اجر کی کرنا ثواب گھٹاتا ہے اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا تحقیق ڈرتے ہین ہم پروردگار اپنے سے عذاب

اُسدن ترش سخت کے ہے یعنے منہ اُسدن ترش ہو جاوینگے شدت سے دہشت کے اور وہ دن سخت گرم ہوگا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ قمطریر کیا ہے
فرمایا سبحان اللہ کیا سخت نام ہے روز قیامت کا اور وہ دن نام سے بھی اپنے سخت تر ہے فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا پس
بچالیا انکو اللہ تعالی نے برائی اُسدن کے سے اور ملائی انکو تازگی اور خوشی وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا اور بدلا دیا انکو سبب اسکے کہ صبر کرتے
ہیں طاعت پر اور اجتناب کرتے ہیں معصیت سے یا اوپر ایثار طعام کے بہشت کہ اسکے میوے کھاوین اور کپڑے ریشمین پہنیں مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَاۤىِٕكِ
دراںحال کہ تکیہ کئے ہونگے بیچ بہشت کے اوپر تختوں آراستہ کے لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا نہ دیکھینگے بیچ بہشت کے دھوپ اور نہ جاڑا غرض
ہوا بہشت کی معتدل ہوگی زمستان اور تابستان اُسمین نہوگا کہ شدت حر و برد کے سے ایذا پاوین وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا
اور بدلا دینگے انکو اور باغ کہ نزدیک ہوے ہیں اونکے سائے درختوں اُسکے کے اور تابع کئے جاوینگے میوے اُسکے تابع کرنا یعنی جب جی چاہیگا بہشتی کا توڑ کر کھالیگا کوئی منع نکریگا
وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا اور پھرائے جاتے ہیں اوپر اونکے باسن چاندی کے اور آبخورے ہیں شیشے کے قَوَارِيْرَا
مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا کہ بنائے ہوے ہیں چاندی کے صاف شفاف کہ وار پار نظر آتا ہے اندازہ کیا ہے ساقیوں نے اُن ظرفوں کو لائق سیری بہشتیوں کے
اندازہ کرنا یعنے ہر ایک کے حوصلے کے موافق جام دینگے کہ اُسکو پی کر سیراب ہو جاوین اور جھک جاوین نہ زیادہ ہو نہ کم وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ
مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا اور پلاے جاوینگے بیچ بہشت کے پیالے یعنے شراب کہ ہے ملونی اوسکی سونٹھ کی بہشت کی کیونکہ زنجبیل طرب آرندہ اور لذت بخشندہ ہے
عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا اور وہ زنجبیل چشمہ ہے بیچ بہشت کے نام رکھا جاتا ہے سلسبیل اور وہ جاری ہے اور جہاں چاہیں بہشتی لیجاوین
وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اور پھرینگے اوپر ابرار کے لڑکے گوشوارے رکھنے والے یا ہمیشہ رہنے والے اوپر حال طفولیت کے
اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا جسوقت دیکھیگا تو انکو اے نظارے والے گمان کریگا تو صفائی لون اور درخشندگی چہرے اُنکے سے موتی بکھرے
ہوے سبب سے یعنے تر و تازہ کہ ہاتھ کسیکا انکو نہیں لگا اور رونق اور آبداری میں اُنکے کچھ قصور نہیں واقع ہوا وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا
كَبِيْرًا اور جسوقت دیکھا تو نے اُس جگہہ کو یعنے بہشت کو دیکھا تو نے نعمتوں کو کہ تعریف اونکی بیان نہیں ہوتی اور بادشاہی بڑی کو کہ بے
زوال ہے حدیث شریف میں ہے کہ ادنی بہشتی جو نگاہ کریگا ملک اپنا ہزار برس کی راہ دیکھیگا اور منتہا مملکت اپنی کا مشاہدہ کریگا جیسا کہ مبدا اُسکا ملاحظہ کرتا ہے
ایک قول یہ ہے کہ ملک کبیر یہ ہے کہ جو چاہیگا میسر ہوگا بعضوں نے لکھا ہے کہ نعیم راحت اشباح ہے اور ملک کبیر دیدار ارواح اور نعیم ملاحظہ دار ہے اور ملک کبیر مشاہدہ دیدار
نظم۔ ای بیان نگارین دیدار ہے افنا الجار ثم الدار ہے ۔ گر نہو فردوس میں دیدار دوست ۔ نیست جنت فی الحقیقت دوزخ است عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ
خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ اور بہشتیوں کے ہوینگے کپڑے لاہی سبز اور تافتے کے وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ اور پہنائے جاوینگے کڑے چاندی
سے سمجھ لیجئے اور مقام پر فرمایا ہے یحلون فیہا من اساور من ذہب اسمین خدشہ کچھ نہیں جائز ہے اور طلائی اور نقری دونوں ہون وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ
شَرَابًا طَهُوْرًا اور پلاویگا انکو پروردگار انکا شراب پاکیزہ یا پاک کرنیوالی غل و غش سے مقاتل نے کہا ہے طہور چشمہ ہے بہشت کے دروازہ پر جو کوئی اُس
میں پیگا حقد و حسد اُسکے دل سے دور ہوگا اور کوئی صفت بد اُسمین نرہیگی اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شراب پاک کریگی دلکو ما سوا اللہ سے یہانتک کہ التذاذ
پاویگا ساتھ لقائے الٰہی کے اور باقی رہیگا ساتھ بقا اوسکے کے مثنوی لقا با خدا ہے تمام العطا ۔ تمام العطا ہے لقا با خدا ۔ لقائے خدا ہے صفا در صفا
صفا در صفا ہے لقائے خدا ۔ سمجھ لیجئے کہ حوض کوثر بہشت میں خاص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے چنانچہ سورۂ کوثر میں مذکور ہے اور
چار نہریں متقیوں کے واسطے ہیں آب کی شیر کی خمر کی عسل کی بیان انکا سورہ محمد میں ہے اور دو نہریں اہل خشیت کے واسطے ہیں فیہما عینان تجریان
اور دو نہریں اصحاب یمین کے واسطے ہیں فیہما عینان نضاختان یہ چاروں سورہ رحمان میں مذکور ہیں اور ایک شراب رحیق ابرار کے واسطے

اور چشمہ تسنیم مقربون کے واسطے ہیہ دونو سورہ مطففین مین ہین اور نہرین اہل بیت کے واسطے ہین کافور اور زنجبیل جیسے سلسبیل بہتے ہین اور شراب طہور
بھی انہین کے واسطے ہی محققین اسکو شراب شہود کہتے ہین اسواسطے کہ پیتے ہی آئینہ دل لوامع انوار قدم سے روشن ہوجاتا ہی اور عکوس نقوش ازل

نظر آنے لگتا ہی فرد ایک قطرہ جسنے نوش کیا اس شراب کا چشمہ بعینہ وہ بنا آفتاب کا اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاۤءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا تحقیق
کراتبین ہین واسطے تمہارے بدلہ تمہارے اعمال کا اور ہی تمہاری نیک کا موئین قدر دانی کی گئی اور پسند کی گئی اور لائق عوض دیئے کے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ
الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا تحقیق ہم نے اتارا ہے اوپر تیرے قرآن اتارنا کر آہستہ آہستہ سورہ سورہ آیتہ آیتہ مقتضا حکمت فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا
پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے جو تبلیغ رسالت مین یا ہی یا جو حکم کیا ہی تیرے فتح کا اور دشمنونکے ہلاک ہونیکا اور مت کہا مان انہین سے گنہگار اور کفر کرنیوالے کا جو گناہ
کیطرف بلاوے جیسے عتبہ کہ کہتا ہی تو اپنی دعوت سے توقف کر مین بیٹی اپنی تجھے دونگا اور جو کفر کی جانب تجھے بلاوے جیسے ولید بن مغیرہ کہ کہتا ہی تو دین اپنے آبا اختیار کر تجھے مین مال
دیکر تونگر کر دونگا انکا کہا مت مان وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کا صبح اور شام فرد ذکر کر اسکا صبح اور شام یعنے رہ یاد ہی مین اسکے
مدام وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا اور بیچ بعضے تکڑے کے رات کے پس سجدہ کر واسطے اسکے یعنے نماز پڑھ اور تسبیح کر واسطے خدا کے یعنے نماز پڑھ رات
بڑی سے یعنے تہجد سمجھ لیجیے کہ بعضون نے لکھا ہی کہ مراد بکرۃ سے نماز صبح ہی اور اصیلا سے نماز ظہر اور عصر اور من اللیل سے نماز مغرب اور عشا یعنے ان پانچون نمازونکی مداومت
کر اور سبحہ لیلا طویلا سے اشتغال نماز تہجد ہی اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَاۤءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا تحقیق یہہ لوگ یعنے کفار مکہ دوست
رکھتے ہین جلدی کو یعنے دنیا کو کہ جلد جانیوالی ہی اور چھوڑ دیتے ہین پیچھے اپنے سے دن بہاری کو کہ قیامت ہے اوسکی طرف التفات نہین کرتے اور عمل
نیک اسکے واسطے بجا نہین لاتے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ہمنے پیدا کیا ہم نے انکو آب سست سے اور مضبوط کئے ہین ہمنے بند اونکے
کہ رگ پٹھون سے اعضا باندھے ہین وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا اور جب چاہینگے ہم بدل ڈالینگے مانند انکے بیدا ایسی مین بدل ڈالنا حاصل
یہہ ہی کہ ان کافرونکو مارینگے ہم اور پھر نشئہ ثانیہ مین مانند اسی صورت اور ہیئت سے جلاوینگے یا انکو جیسے گمراہ مارینگے ویسی ہی گمراہ اٹھاوینگے یہہ نہین کہ
کافر مارین اور مسلمان اٹھاوین جو حالت کفر پر مارینگے تو حالت کفر ہی پر اٹھاوینگے اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ تحقیق یہہ نصیحت ہی یعنے یہہ سورہ
عبرت ہی مسلمانونکو تاکہ اعمال نیک بجالاوین اور جزا پاوین فَمَنْ شَاۤءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا پس جو کوئی چاہے پکڑ لے طرف رب پروردگار اپنے کے
راہ طاعت عبادت کی وَمَا تَشَاۤءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَاۤءَ اللّٰهُ اور نہین چاہتے تم کسی راہ کو مگر یہہ کہ چاہیے خدا تعالی خواہش تمہاری کو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلِيْمًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالے ہی جاننے والا استعداد اور استحقاق ہر ایک کی کو حکمت والا ہی جو کرتا ہی موافق حکمت کے کرتا ہی يُّدْخِلُ

مَنْ يَّشَاۤءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ داخل کرتا ہی جسے چاہے بیچ رحمت اپنی کے ساتھ ہدایت اور توفیق کے یا بیچ بہشت کے ساتھ فضل اور کرم اپنے
کے وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور ظالمون مشرکونکو تیار کیا ہی واسطے انکے عذاب درد دینے والا قائم دائم سورہ مرسلات مکی ہی پچاس آیتین ہین اور
دو رکوع ہین والمرسلات ان المتقین اور فواصل اسکی عرہم لناہین اور نظم اس سورہ کا ساتھ سورہ دہر کے یہہ ہی کہ آخر اسکی مین ذکر قیامت تھا اول مین اسکے بھی ذکر قیامت آیا

سورۃ المرسلٰت مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وہے خمسون ایۃ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا قسم ہی ان فرشتون کی کہ بھیجے گئے ہین ساتھ نیکی کے یعنے ساتھ امر اور نہی کے یا قسم آیات قرآنکی کہ بھیجی گئی ہین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر
ساتھ نیکوئی کے یا قسم ہواون کی کہ چلتی ہین پے درپے فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا پھر قسم ہی فرشتونکی کہ سخت دوڑتے ہین سخت دوڑنا کر امتثال امر الٰہی مین یا قسم ہی
آیات کلام اللہ کی کہ سبقت والے اور محو کرنیوالے احکام پہلون کے ہین اور ناسخ شریعتون اور دینون قدیمون کے یا قسم ہواون سخت چلنے والے کی واسطے عذاب
قوم کے وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا اور قسم ہی فرشتونکی کہ نشر کرنیوالے ہین شریعتونکے اور ظاہر کرنیوالے ہین کتابون کے ظاہر کرنا کر یا قسم آیات قرآنی کی کہ اتارا ہے

کے منتشر کرتے ہیں واسطے خاص و عام کے یا قسم ہی بادون کی کہ نرم چلنے والی ہیں واسطے راحت قوم کے فَالْفَارِقَاتِ فَرْقًا پھر قسم ہی فرشتونکی کہ جدا کرنیوالے ہیں
حق اور باطل کو ایکدوسرے سے جدا کرنا کر یا قسم ہی آیات کلام ربانی کی کہ جدا کرنیوالے ہیں خیر کو شر سے یا قسم ہی بادون کی کہ پراگندہ کرنیوالے ہیں ابر کو فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْرًا
پھر قسم ہی فرشتونکی کہ ڈالنے والے ہیں انبیا پیغمبرونکے جی کو یا قسم ہی آیات کلام یزدانی کی کہ القائے ذکر حق کرتے ہیں درمیان عالم کے یا قسم ہی بادونکی کہ سبب ذکر حق
ہوتے ہیں کیونکہ انکا چلنا دلالت قدرت الٰہی پر کرتا ہی اور موجب ذکر حق ہوتا ہی اور یہہ القائے ذکر عُذْرًا اَوْ نُذْرًا واسطے عذر معتقدونکے ہی اور ڈرانے جاہلون
کے اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ سوا اسکے نہین کہ جو کچھہ وعدہ دیئے جاتے ہو تم قیامت آنیکا اور جو چیزین کہ تعلق رکھتی ہین قیامت سے البتہ ہونیوالا
فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ پس جسوقت کہ ستارے مٹا جاوینگے یعنے نور انکا لے لیوینگے وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ اور جسوقت کہ آسمان شگافتہ ہوگا وَاِذَا الْجِبَالُ
نُسِفَتْ اور جسوقت پہاڑ اٹھائے جاوینگے مقامون اپنون سے وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ اور جسوقت رسول جمع کئے جاوینگے اُس میقات مین کہ مقرر کیا جاویگا جہان گواہی دینا امتون
پر پس کہینگے کہ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ واسطے کس دن کے وعدہ دی گئی تھین یہہ چیزین یعنے مٹنا ستارونکا اور پھٹنا آسمانکا اور اُٹھنا پہاڑونکا پس جواب دیگا کہ لِيَوْمِ
الْفَصْلِ واسطے دن جدائی کے کہ آج ہی اور اُسدن جدائی درمیان مومن اور کافر کے اور مطیع اور عاصی کے ہوگی یا واسطے دن حکم کرنیکے درمیان خلق کے وَمَآ
اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ اور کس چیز نے دانا کیا تجھکو یعنے کیا جانے تو کیا ہی دن جدائی کا کیونکہ اُسکو کوئی نہین جان سکتا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ
واسطے ہی اُسدن جھٹلانیوالون کو کہ اُسدن کو جھٹلاتے ہین اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ کیا نہین ہلاک کیا ہمنے پہلونکو مثل قوم نوح اور عاد اور ثمود کے ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ
الْاٰخِرِيْنَ پھر پیچھے اُنکے چلاتے ہین ہم پچھلونکو یعنے ہلاک کرینگے ہم پچھلونکو جو مانند انکے ہین جیسے کفار مکے کے كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ اسیطرح کرتے ہین
ہم ساتھہ گنہگارونکے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ واسطے ہی اُسدن واسطے جھٹلانے والونکے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو پانی
حقیر سے فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ پس نگاہ رکھا ہمنے اُس پانی کو بیچ ایک جگہہ مضبوط کے کہ رحم ہی اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ایک وقت معلوم تک کہ زمانہ
ولادت کا ہی فَقَدَرْنَا پس اندازہ کیا ہمنے اور قادر تھے ہم اوپر پیدائش تمہاری کے فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ پس اچھے ہین ہم اندازہ کرنیوالے اور قدرت والے
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ خرابی بڑی ہی اُسدن واسطے تکذیب کرنیوالون کے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا کیا نہین کیا ہمنے زمین کو سمیٹنے والی زندونکو
اور مردونکو کہ زندونکو اپنی پشت پر سوار رکھتی ہی اور مردونکو اپنی پشت مین جگہہ دیتی ہی وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا اور پیدا کئے ہمنے
بیچ زمین کے پہاڑ بلند اور پلایا ہمنے تمکو پانی میٹھا پیاس بجھانیوالا اساتھہ پیدا کرنے چشمونکے زمین مین وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وادی جہنم ہی اُسدن حشر کے واسطے
جھٹلانیوالونکے اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ چلو تم طرف اُس چیز کہ تھے تم ساتھہ اُسکے جھٹلاتے یعنے دوزخ کی آگ کو اور اُسکے عذاب کو جھٹلاتے تھے
تم سو چلو ادھر اور چلو اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ چلو تم طرف سایہ دھوئین دوزخ کے تین شاخون والی کے نہ سایہ دینیوالا کہ تسکین
راحت ہو اور نہ کفایت کرنیوالا شعلون سے سمجھے لیجئے کہ دود دوزخ سبب بزرگی اور عظمت کے متفرق ہوجاویگا اور شعب شعب نظر آویگا ہر شعبہ اپنی طرف کھینچیگا معالم مین لکھا ہی
گرد دوزخ سے اُٹھیگی اُس سے تین شعبے پیدا ہونگی ایک نور ہوگا کہ بقدر ان مومنون پر سایہ ڈالیگا دوسرا دخان ہوگا کہ سر پر منافقین کے متوقف ہوگا اندیا
زبانہ خالص ہوگا کہ بالائے کافران ٹھہریگا انوار مین مذکور ہی کہ تینون شعبی دخان جہنم کے ہونگے ایک سر کا فرون کی ایک جانب یمین انکے ایک طرف
شمال ہوگا سر والا واسطے عذاب قوت واہمہ انکے کے ہوگا کہ دماغ مین ہی اور یمین والا واسطے عذاب قوت غضب انکے کے اور شمال والا واسطے عذاب قوت شہوت
انکے کے جو کوئی چاہے کہ وہان قیامت کو اُس دخان کے ظل مین پہنچے اشارہ اُس سے ہی نجات پاوے یہان دنیا مین اُن خصائل رذائل سے بچے اور صفات بہیمی اور سبعی کو
ترک کرے قوت غضب و شہوت کو آج تو ہی رافت فردائے قیامت کو پاہو کے تجھے سو راحت اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ تحقیق دوزخ پھینکتی ہی اُسدن چنگاریان
ہر چنگاری مانند محل بڑے کے كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ گویا وہ شتر قطار ہیں اوتنون زرد کی ساتھہ رنگ آتش کے بعضون نے کہا ہی کہ صفر بمعنی سواد ہی جو آگ دوزخ کی سیاہ ہی تو شرارہ اسکا بھی سیاہ ہوگا

اور تشدید شرارہ کو ساتھ قصر کے واسطے عظمت کے فرمائی ہی اور شتران زرد سے یا سیاہ سے تشبیہہ لون اور کثرت اور تتابع اور اختلاف اور سرعت حرکت کے فرمائی وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بری مشقت ہی اُسدن واسطے جھٹھانیوالونکے کہ صفت دوزخ کو اور شرارونکو اُسکے باور نہین کرتے هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ یہہ دن وہ ہی کہ کافر نہ بولنگے
یعنی کچھ حجت نکر سکینگے وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ اور نہ اذن دیا جاویگا انکو تاکہ عذر لاوین اور عذر بھی ہان کارگر نہوگا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وائے
ہی اُسدن واسطے جھٹھانیوالون ان چیزونکے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہہ دن ہی جدا کرنیکا درمیان محق اور مبطل کے جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ اکٹھا کیا ہی ہم نے
تمکو اے جھٹھانیوالو اس امت کے اور پہلونکو جو جھٹھاتے تھے پیغمبران گذشتہ کا انکو فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ پس اگر ہی واسطے تمہارے کوئی مکر اور حیلہ جیسے دنیا مین
مومنون سے کرتے تھے پس مکر اور حیلہ کرلو مجھہ سے یعنی کہ مکر اور حیلہ جناب الٰہی کے آگے پیش نہین جاتا وہان عجز اور انکسار درکار ہی تا تمکو حیلہ عذاب خدا سے دفع کرین کمال
عجز دی ہی اور نہین ہی خلوص فی العمل اور درافت اعتراف قصور دہ بیان ضروری ہی اور آہ وگریہ سحری وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ غم اور غصہ ہی اُسدن واسطے
تکذیب کرنیوالونکے کہ حیلہ کرکر عذاب خدا سے چھٹکارا چاہتے ہین اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ تحقیق بچنے والے شرک
اور عصیان سے بیچ سایون درختون بہشت کے ہین اور اوپر کنارے چشمونکے اور درمیان میوونکے اُس چیز سے کہ آرزو کرین اور فرشتے انکو کہتے ہین كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ کھاؤ تم ان میوون سے اور پیو تم اس پانی سے کھانا پینا سہنا گوارا بدلے اُس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم ایسی
جزا دیتے ہین نیکی کرنے والون کو وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ جہل اور قبیح اور ذم ہی اُسدن جھٹھانیوالونکو کہ نعمتون بہشت کے ایمان نہین لاتے اور باور نہین کرتے
كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ کھاؤ تم اے جھٹھانیوالو دنیا کی نعمتون فانی کو اور فائدہ اٹھاؤ تھوڑا تحقیق تم گنہگار ہو یعنی مشرک ہو اور عاقبت تمکو
عذاب دوزخ دینے والا ہی وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وائے ہی اُسدن واسطے جھٹھانیوالونکے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ اور جس وقت کہا جاتا ہی واسطے
اُنکے کہ رکوع کرو نہین رکوع کرتے مراد رکوع سے نماز ہی اور حاصل یہہ ہی کہ مسلمان نہین ہوتے کیونکہ بڑا رکن اسلام کا بعد ایمان کے نماز ہی وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وائے ہی اُسدن واسطے تکذیب کرنے والونکے کہ شرف اسلام سے مشرف نہین اور نماز ادا نہین کرتے فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ پس
ساتھہ کونسی بات کے پیچھے اس قرآن شریف کے ایمان لاوینگے اگر قرآن سے ایمان نہین لاتے کہ بڑا معجزہ ہی شامل اوپر حجج واضحہ اور معانی لائحہ کے حدیث شریف مین وارد ہی کہ بعد
اس آیت پڑھنے کے یہہ کہہ لیا چاہیئے کہ آمنا باللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ فرد ایمان لائے ہم ساتھ خداوند تعالیٰ کے اور قرآن مبارک کے جو بھیجا واللّٰہ سورۃ سورۃ النبا
مکیۃ وھی اربعون اٰیۃ سورہ نبا مکی ہی اور اسمین چالیس آیتین اور ایک سو تہتر کلمے اور سات سو ستر حرف ہین اور دو رکوع ہین مکہ مین نازل ہوئی ہی وصل اسکی ماقبل سے اور ربط
اسکا سورہ مرسلات سے یہہ ہی کہ آخر مرسلات میں ویل یومئذ للمکذبین فبای حدیث بعدہ یؤمنون مین ذکر تکذیب کافران بقیامت و نبوت پیغمبر و قرآن تھا اور اول سورہ
نبا میں ذکر خبر عظیم فرمایا کہ متضمن اس سب معانی کی یہہ ہی

سورۃ النبا مکیۃ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم وھی اربعون اٰیۃ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ کس چیز سے سوال کرتے ہین کافر سمجھہ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم جو دعوت اسلام کی ظاہر فرمانے لگے اور قرآن شریف پڑھ کر روز قیامت سے
ڈرانے لگے کفار ہوتنون آپکے اور نزول قرآن اور وقوع بعث مین اختلاف کرکر آپس مین پوچھنے لگے یا پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مومنون سے سوال کرنے لگے
حقتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کس چیز سے پوچھتے ہین عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ خبر بڑی سے کہ قرآن شریف ہی الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ وہ خبر کہ بیچ اُسکے اختلاف کرتے ہین بعضے شعر
یا سحر یا کہانت ٹھہراتے ہین اور جھوٹی باتین اور پہلی کہانیان بتاتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ نبا عظیم نبوت حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی ہی کافرونکو شبہہ تھا کہ یہہ پیغمبر ہین
یا ولی یا شاعر یا ساحر یا مجنون اور بعضون نے کہا ہی کہ نبا عظیم بعث ہی کہ آپس کافر اختلاف کرتے تھے کتنے کہتے تھے بعد مرنے کے نہ جئینگے نہ اٹھینگے اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا اور
کتنے کہتے تھے قیامت کو اٹھینگے لیکن شفاعت ہماری ہمارے بت کرینگے هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور کتنے شک مین تھے کہ قیامت ہوگی یا نہوگی بَلْ هُمْ فِيْ

شک میں ہالیں اللہ تعالے نے فرمایا کَلَّا سَيَعْلَمُونَ ہرگز نہیں یوں البتہ شتاب جانینگے وقت نزع کے کہ جسمیں اختلاف کرتے ہیں وہ حق ہی ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ پھر ہرگز نہیں یوں
البتہ جلد جانینگے دن قیامت کے جھوٹے قول اپنے عقیدے کو أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا کیا نہیں کیا ہمنے زمین کو بچھونا بچھا ہوا تا قرارگاہ تمہارا ہو وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا اور پہاڑوں کو میخیں
زمین کی تا اس سے محکم رہے وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا اور پیدا کیا ہم نے تمکو نر اور مادہ تا نسل تمہاری باقی رہے یا طرح طرح کے سیاہ اور سفید دراز اور کوتاہ خوبصورت اور زشت وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ
سُبَاتًا اور کیا ہم نے نیند تمہاری کو آرام بدنکا تمہارے سمجھیے کہ نیند سے حس حرکت جاتی ہی قوائے حیوانیہ آسایش پاتے ہیں ماندگی دور ہوتی ہی وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا اور کیا ہم نے رات کو
تا ظلمت سے چیزونکی چھپا لیوے شیخ محی الدین عربی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی فتوحات مکیہ میں کہ رات لباس اصحاب لیل ہی نگاہ اغیار سے چھپ کر اسمیں لذت مکالمہ کی یا محاضرہ کی یا مشاہدہ کی ہو تو
اپنے اپنے سعد اٹھاتے ہیں جیسے کیوں بھائیو عاشقوں کو اتنی محبوب سے کرتے ہیں یہی باتیں پاتے ہیں حضور میں سرفت جھلکتے ہیں شہود حق کی لذت۔ شیخ الاسلام نے
فرمایا ہی کہ شب پردہ روندگان راہ ہی روزبازار بیداران سحرگاہی ہے شب محرم راز عاشقان ہی شب خلوت خاص عارفان ہی وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور کیا ہمنے
دنکو وقت طلب معاش کا تا کہ تحصیل رزق اسکی جستجو کرو وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا اور بنائے ہمنے اوپر تمہارے سات آسمان سخت یعنی محکم اور استوار صاف شگاف
بن عراج اور شگاف کے وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا اور پیدا کیا ہمنے سہ ماہیں چراغ آفتاب روشن وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا اور اتارا ہمنے نچوڑنے والو
یعنے بادلونسے پانی گرنے والا بہت لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا تا کہ نکالیں ہم ساتھ اس پانی کے اناج دانے اور گھاس یا دریا دانہ اور زمین سے گھاس وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا اور باغ لپٹے
ہوئے یعنے إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا تحقیق دن جدائی کا قیامت ہی حکم الٰہی میں وقت مقرر حساب کے واسطے خلائق کے يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا جسدن کہ
پھونکا جاویگا یعنے اسرافیل علیہ السلام پھونکینگے صور کو دوسری بار پس آؤ گے تم فوج فوج اپنی قبروں سے میدان محشر میں۔ امام ثعلبی نے لکھا ہی کہ صحابہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تفسیر افواج کی پوچھی تب
فرمایا کہ قیامت کو ایک قسم میری امت سے اٹھینگے بعضے بندر کی شکل ہونگے بعضے سور کی بعضے اندھے منہ کے بل اونکو دوزخ کی طرف کھینچتے ہونگے بعضے اندھے بعضے بہرے گونگے بعضونکی زبانیں
سینہ پر لٹکتی ہونگی وہ زبانوں کو اپنے دانتوں سے کاٹتے ہونگے پیپ لہو ان سے بہتا ہوگا اہل محشر کو اس حال سے کراہت آئیگی بعضوں کے ہاتھ پانو کٹے ہونگے بعضے سولیوں پر آگ کے لٹکتے ہونگے بعضونمیں بدبو ہوگی
مردار سے زیادہ بعضونکو جبے پہنائے ہونگے قطران کے چپکے ہوئے اونکی جلد پر۔ وہ بندر سخن چین ہونگے اور سور حرام خوار اور اوندھے منہ سود کھانیوالے اور اندھے جوری کرنیوالے حکم میں
اور گونگے بہرے گھمنڈ کرنیوالے اپنی عبادت پر اور زبان کاٹنے والے عالم کہ کہتے ہیں عمل نہیں کرتے اور ہاتھ پانو کٹے ہمسایونکے آزردہ کرنیوالے اور سولیوں پر لٹکتے ہوئے افشاء
کرنیوالے بادشاہوں سے اور بدبو والے تابع شہوتونکے اور لباس قطران پہنے ہوئے اہل تکبر اور غرور ہونگے معاذ اللہ قہر و غضب سے اپنے یا رب بجاہ محمد علیہ السلام وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ
أَبْوَابًا اور کھولا جاویگا یعنے پھاڑا جائیگا آسمان اسدن پس ہو جاوینگے سبب نزول فرشتوں کے دروازے یعنے آسمان شگافتہ ہوکر صاف دروازونکا معلوم ہوگا وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا
اور چلائے جاوینگے پہاڑ ہوا پر مثل ریت کے بہتے ہو کا سا نظر آئیگا اپنی حقیقت پر نہ رہینگے إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا تحقیق دوزخ ہوگی گذرگاہ خلق کی کہ اسکو سب گذرنا ہوگا یا
گھات کرنیوالے کہ شعلے اس سے نکلے ہونگے تعذیب کو کافرونکے اور اس سے بھاگ نسکینگے یا موضع سد کہ خزنہ دوزخ کفار کا انتظار کرینگے اور خزنہ بہشت نگہبانی مومنونکی کرینگے کہ پل صراط
گذرینگے وقت آگ سے بچائیں اور یہہ دوزخ ہوگی لِلطَّاغِينَ مَآبًا واسطے کافرونکے کہ سرکش ہیں جگہہ پھر جانیکی اور رہنے کی لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا رہنے والے ہونگے بیچ اسکے قرنوں بیشمار
معالم میں لکھا ہی کہ مجاہد نے کہا کہ احقاب جو اللہ تعالے نے فرمایا ہی تینتالیس حقبہ ہیں ہر حقبہ ستر خریف کا ہر خریف سات سو برس کی ہر برس میں تین سو ساٹھ دن کا ہر دن ہزار سال کا ہی اور موضع
میں نکو دیکھو کہ مراد اس سے تعین مدت نہیں بلکہ یہہ ہیں کہ جو حقبہ گذریگا اسکے پیچھے اور حقبہ آئیگا ابدالآباد ذلک لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا نہ چکھینگے یعنی نپاوینگے بیچ دوزخ کے ٹھنڈک
ہوا کی کہ اس سے راحت پاویں اور حرارت دوزخ کی دفع ہو یا برد خواب ہی یعنے نیند نہیں آئیگی تا آرام پائیں اور نہ پینیگے شراب إِلَّا حَمِيمًا مگر پانی گرم اور حمیم اس پانیکو کہتے ہیں جو منہہ تک
لیجائیں گوشت منہہ کا اتارے اور پیتے ہی کلیجہ گردہ جلادے وَغَسَّاقًا جَزَاءً وِفَاقًا اور پیپ اوٹھونسے بہے گی یا آنسو حسرت سے ٹپکینگے یا زمہریر کہ اس سے عذاب دیئے
جاوینگے موافق اپنے کئے کے إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا تحقیق وہ تھے نہیں ڈرتے تھے حساب آخرت سے یا امید نہیں رکھتے تھے ثواب کی اچھا نیکے وَ
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا اور جھٹلاتے تھے نشانیوں ہماری جو انکو دکھائے تھے جھٹلانا وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا اور ہر چیز کو نیک و بد اچھے برے عملوں سے گن لیا ہمنے اسکو یعنے لکھ رکھا

اور لکھ ر

اور لکھ لیا ہمنے لکھنے کر اور کہینگے ہم منکرونکو فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا پس چکھو تم عذاب دوزخ کا پس ہرگز زیادہ کرینگے ہم تمکو ہمیشہ مگر
عذاب اوپر عذاب کے حدیث مین وارد ہی کہ یہہ آیت سخت ترین آیات قرآن ہی دوزخیون پر إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا تحقیق واسطے پرہیزگارونکے چھٹکارا
عذاب سے پاجانا فلاح ہی کہ وہ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا باغ ہین میوہ دار درختونکے اور انگور ہین تخصیص انگور کے واسطے فضیلت کے ہی وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا اور عورتین
نوجوان نارپستان ہین سب ہم عمر تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ عورتین سولہ برس کی ہونگی اور مرد تینتیس برس کے اور ثعلبی مین ہی کہ اہل بہشت کیا مرد کیا عورتین سب تینتیس برس کے ہونگے
وَكَأْسًا دِهَاقًا اور پیالے ہین بھرے ہوئے شراب سے یا جام ہین پیالے لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا نسنینگے بیچ بہشت کے باتین بیہودہ اور جھوٹی بعضونے کہا ہی کہ شراب پیکے بہشت
مین سخن عبث اور دروغ نہ سنینگے جیسے دنیا مین مجلس خمر مین بیہودہ بکتے ہین اور بیہوشی مین جو منہ مین آتا ہی وہ کہتے ہین جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ
عَطَاءً حِسَابًا بدلا ہی پروردگار تیرے سے مقتضا وعدہ کے بخشش ہی انکو فضل اسکے سے بخشش وافی کافی یا موافق انکے کامونکے رَبِّ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا اور اس چیز کا جو درمیان آسمان و زمین کے ہی بخشش
کرنیوالا نہ مالک ہونگے اہل آسمان اور زمین خداتعالی سے ایک بات کہنیکے یعنے انکو قدرت نہوگی ایک بات کرنیکی اسسے مگر اسکی
اجازت سے یا یہہ کہ طاقت نہوگی انکو خطاب کرین ساتھہ خداتعالی کے اور پھر جائین اسکے ثواب اور عقاب سے کیونکہ یہہ مملوک ہین مملوک
مالک نہین ہوتا يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا اسدن کہ کھڑی ہوگی روح اور فرشتے صف باندھکر روح فرشتہ ہی موکل ارواح پر
اور ایسا بڑا ہی کہ کوئی مخلوق اس سے بڑی نہین قیامت کے دن اسکی اکیلی کی ایک صف ہوگی اور ایک صف سب فرشتونکی چنانچہ معالم
مین لکھا ہی اور ابن مسعود سے عین المعانی مین روایت ہی کہ مقام روح آسمان چارم ہی ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہتا ہی ہر تسبیح سے اسکے ایک
فرشتہ پیدا ہوتا ہی بعضونے کہا ہی روح جبرئیل علیہ السلام ہین کہ ساتھہ فرشتون کے صف باندھینگے اور بعضونے کہا ہی کہ روح ایک طائفہ ہی
آدمیونکی شکل لَا يَتَكَلَّمُونَ نہ بولینگے شفاعت مین إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مگر جسکو حکم دیا واسطے اسکے خداتعالی نے کہ شفاعت کر
یا شفاعت کرینگے مگر اس شخص کی کہ اذن کرے خدا جسکو شفاعت کا وَقَالَ صَوَابًا اور کہا ہوگا اسنے کلمہ توحید کا دنیا مین حاصل یہہ ہی کہ سوا مومن کے
شفاعت کسیکی نکرینگے ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ یہہ دن ہی ہونیوالا البتہ ہوگا فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا پس جو کوئی چاہے پکڑے طرف ثواب
پروردگار اپنے کے جگہہ پھر جانیکے ساتھہ ایمان اور طاعت کے إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا تحقیق ہمنے ڈرایا تمکو عذاب نزدیک سے کہ عذاب آخرت ہی
نزدیک اسواسطے ہی کہ تحقیق ہونیوالا ہی يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ اسدن کہ دیکھیگا ہر آدمی جو کچھہ بھیجا تھا ہاتھون اسکے نے یعنے اچھے برے
جو کام کئے ہین وہان پاویگا وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا اور کہیگا کافر اسدن ای کاشکے ہوتا مین مٹی یعنے پیدا ہی نہوتا یا آج مٹی ہوتا مجھے نہ
جلاتے بعضونے کہا ہی کہ اسدن وحوش خاک ہونگے کافر آرزو کرینگے کہ ہم بھی خاک ہوتے اور ایک قول یہہ بھی ہی کہ مراد اس کافر سے شیطان
ہی حضرت آدم علیہ السلام کو حقیر جانتا تھا کہ یہہ خاک سے پیدا ہوے ہین اور اپنے آپ کو بڑا جانتا تھا کہ مین آتش سے مخلوق ہون وہان بزرگی آدم

اور آدمیونکی دیکھہ کر اور اپنی ذلت اور خواری ملاحظہ کرکر تمنا کریگا کہ کاشکے مین مٹی سے ہوتا اور نسبت آدم سے رکھتا سچ ہی کہ جو دبدبہ طنطنہ شان
شوکت عظمت بڑائی خاکیون کی ہی کسی طبقہ کو طبقات مخلوقات سے نہین نظم جو کہ آدم کی شان وشوکت ہی + عزت وحرمت وسعادت ہی
ذرا یک کی نہ پہری کی ہی + خوبی اس ہیچ کب کسیکی ہی + خاک ہی اور پاک ہی سب سے + پست ہی اور بلند کوکب سے + ہی زمین پر بڑی فلک سے بہہ
شرف کئے نیکیون ملک سے بہہ + خاک نے پایہ ہی عجب پایا + گل ہی کیا رنگ رنگ دکھلایا + خاک ہوتا وگین ہزار دن گل + خاک کے چھوٹ ہی کون
مظہر کل ہی اسمین تجلی مولا بدرانت اسسے ہی کون بہرا ولی + سورۃ النازعات مکیۃ وہی ستۃ واربعون آیۃ یہہ سورۃ مکی ہی اسمین چھیالیس

اُسمین تین آیتین ہین اُور ایک سو نواسی کلمہ اُور سات سو تیرہ حرف ہین اُور دو رکوع ہین وصل اسکی اہم ہین اُور ربط اسکا ساتھ نبا کے یہہ ہی کہ ختم سورہ نبا بذکر روز قیامت تھا آغاز سورہ نازعات بھی بذکر یوم حشر ہوا

سورۃ النازعات مکیۃ وہی ست واربعون ایۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا قسم ہی اُن فرشتونکی کہ زور سے کھینچنے والے ہین جان ڈوبے ہوئے کو کھینچکر یعنے جان کافرونکی ساتھ سختی کے نکالتے ہین وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا اُور قسم ہی اُن فرشتونکی کہ بند کھولدینے والے ہین جانکا بدن سے بند کھولنا کر یعنے روح مسلمانونکی ساتھ نرمی کے قبض کرتے ہین وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا اُور قسم ہی اُن فرشتون کی کہ تیرنے والے ہین ہوا مین تیز تا کہ تسبیح کہتے ہین فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا پھر قسم ہی اُن فرشتون کی کہ آگے نکل جانیوالے ہین ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کر فرمانبرداری خدا مین فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا پس قسم ہی اُن فرشتون کی کہ تدبیر کرنے والے ہین کام کو دنیا کے جیسے جبرئیل موکل ہوا پر ہی میکائیل مینہہ پر اسرافیل صور پر عزرائیل قبض ارواح پر بعضون نے کہا ہی کہ سب قسمین ستارون کی کھائے ہین کہ دوڑنیوالے مشرق سے مغرب تک ہین اُور جانیوالے ایک برج سے دوسرے مین ہین اُور تیرنے والے ہین فلک مین اُور سب سے آگے نکل جانیوالے ہین سیر مین اُور تدبیر کرنیوالے ہین کامون کے جو اللہ تعالی نے انپر مقرر رکھے ہین مانند اختلاف فصل کے یا قسم کھائے گئے گھوڑے غازیونکے ہین کہ باگ کھینچے ہوے جاتے ہین دار اسلام سے اُور تیرتے ہین دوڑنے مین اُور آگے نکل جاتے ہین صف جہاد مین اُور تدبیر پاتا ہی اُنسے کام فتح کا یا قسم کھائے گئے یہہ نفوس قدسیہ مردان خدا ہین کہ کھینچ کر تنہوتون سے نشاط کرتے ہوے عالم قدس کو جا کر بحسب مراتب قرب الہی مین تیرتے ہین اُور حصول کمالات مین سبقت کرتے ہین یہان تک کہ مدبر امور ارشاد ہوتے ہین اُور یہہ تقدیر پر جواب قسم کا یہہ ہی کہ تم قبرون سے اُٹھائے جاؤ گے اُور حساب لیا جاویگا یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ یاد کر اُسدن کو کہ کانپینگے کانپنے والے یعنے زمین اُور پہاڑ ہیبت اُسکی سے چنانچہ اُور جگہہ فرمایا ہی یوم ترجف الارض والجبال وُہ پہلے نفخہ کا وقت ہی کہ سب کانپینگے اُور جاندار ہول سے مرجائینگے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ آویگی پیچھے اسکے آنیوالی یعنی دوسری پھونک صور کی جسے نفخہ ثانیہ کہتے ہین اُس سے خلق زندہ ہوگی قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ کتنے دل اُسدن دھڑکنے والے ہین اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ آنکھین اُن دلوالون کی نیچے ہین دہشت سے يَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ کہتے ہین منکر بعث کے آج کیا ہم البتہ پھر جاوینگے بیچ حالت پہلی کے یعنی ہمین بعد مرنے کے کیا پھر زندہ کرینگے ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً کیا جب ہو جاوینگے ہم ہڈیان گلی ہوئی اُور نزدیک خاک ہونیکے ہین پھر اُٹھاوینگے قَالُوْا کہتے ہین کافر ٹھٹھے بازی سے کہ اگر یون ہین ہو تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ یہہ پھرنا اُسوقت پھر آنا ہی ٹوٹیکا حاصل یہہ ہی کہ اگر رجوع ہوسے ہمین قیامت کو تو ہم تو زیان کار ہین ہمیشہ جھٹلاتے رہے ہین حق کو ہمین سوا زیان کے کیا ملیگا حق تعالی فرماتا ہی کہ دشوار نہ جانو قیامت کے امر کو فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ پس سوا اسکے نہین ہی کہ وُہ ڈانٹنا ہی ایکبار یعنے ایک پھونکنا ہی اسرافیل کا کہ سب خلایق اس سے جی جاویگی فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ پس اُسوقت وُہ بیچ رزمین سفید ہموار کے ہونگے یعنی زمین محشر مین آئینگے زمین کے نیچے سے نکل کر بعضون نے کہا ہی ساہرہ نام زمین کا ہی جو بیت المقدس کے نزدیک گرد جبل اریحا کے ہی وہان محشر ہوگا خدا اُسکو کشادہ کر دیگا جسقدر چاہیگا بعضے کہتے ہین کہ حق تعالی جانے کی زمین چالیس حصے دنیا سے بڑی طول عرض مین پیدا کر دیگا ساہرہ اُسیکا نام ہی وہین حشر ہوگا هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى کیا نہین آئی تیرے پاس یعنی آئی ہی بات موسی کلیم اللہ کی تو کہ تسلی دلپنے دلکو چھٹانے پر اُور نافرمانی پر قوم کے اُور صبر کر

مسلمانوں کے وعدہ پر کافرون کے وعید پر اِذۡ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًى یاد کر جب پکارا موسیٰ کو پروردگار اُسکے نے بیچ
میدان پاک طوی کے طوی نام وادی کا ہی یا بمعنے تربین ہی یعنے دوبار پاکیزہ ہوئے یا دوبار آواز کیا گیا اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى
جا تو ساتھہ رسالت کے طرف فرعون کے تحقیق سبب اُسنے سرکشی کی ہی فَقُلۡ هَلۡ لَّكَ اِلٰٓى اَنۡ تَزَكّٰى پس کہہ اُسکو کیا ہی سرکش کچھہ تجھکو میل اور
رغبت طرف اُسکے کہ پاک ہو تو کفر اور عصیان سے وَاَهۡدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخۡشٰى اور کچھہ چاہتا ہی تو کہ راہ دکھاؤں مین تجھکو طرف پہچاننے
پروردگار تیرے کے پس ڈرے تو عقاب الٰہی سے اور چھوڑ دیوے سرکشی اور نافرمانی موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو
فرعون کے پاس گئے اور اپنی پیغمبری جتائی فرعون نے معجزہ طلب کیا فَاَرٰىهُ الۡاٰيَةَ الۡكُبۡرٰى پس دکھایا اُسکو موسیٰ علیہ
السلام نے معجزہ بڑا وہ کیا تھا کہ عصا سے سانپ بن گیا فَكَذَّبَ وَعَصٰى پس جھٹلایا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو اور نافرمانی
خدا کے یعنے جب عصا اژدہا ہو گیا فرعون نے کہا کہ یہہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہین ہی بلکہ جادو موسیٰ کا ہی ثُمَّ اَدۡبَرَ يَسۡعٰى
پھر پیٹھہ پھیری موسیٰ سے سعی کرتے ہوئے جھٹلانے کو اُنکے معجزہ کے یا ڈر اژدہا سے اور پیٹھہ پھیر کر سعی کی بھاگنے مین فَحَشَرَ
پس اکٹھا کیا فرعون نے اپنے قوم کو یہان وقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی فَنَادٰى پس پکارا اپنے لشکر کو آپ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ
الۡاَعۡلٰى پس کہا کہ مین ہون پروردگار تمھارا اونچا یعنے بت جو میری صورت پر تراشے ہین اُن سب سے مین بڑا ہون امام
قشیری نے رحمت ہو جو اللہ کی اُنپر لطایف مین لکھا ہی کہ ابلیس نے یہہ بات سنکر کہا کہ مین نے انا خیر کہا تھا یہہ بلا مجھپر نازل
ہوئی جسنے یہہ لاف مارا ہی کیا جانئے اُسکا کیا حال ہو فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الۡاٰخِرَةِ وَالۡاُوۡلٰى پس پکڑا فرعون کو جسنے عذاب آخرت
مین کہ جلنا ہی اور عذاب دنیا مین کہ ڈوبنا ہی یا عذاب مین دو کلموں کے مواخذہ کیا کلمہ اولی یہی اَنَا رَبُّكُمُ الۡاَعۡلٰى ہی اور کلمہ اخری مَا عَلِمۡتُ
لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرِيۡ ہی اُن دو کلموں مین چالیس برس کا تھا شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک دن مین منصور
حلاج کی زیارت پر مراقبہ کرتا تھا روح کو اُنکے مقام عالی درمیان علیین کے دیکھا جناب الٰہی مین مناجات کی کہ خدایا یہہ کیا ماجرا
ہی کہ فرعون نے انا ربکم الاعلی کہا اور منصور نے انا الحق دونون نے ایک دعوی کیا روح حسین منصور علیین مین ہی اور روح فرعون سجین مین آواز آیا کہ
فرعون نے خود بینی مین پڑکر اپنے آپ کو دیکھا مجھے گمایا اور حسین نے مجھے دیکھا اور اپنے آپ کو گمایا سو یہہ انا الحق ہی صرف حق ہی حق وہ انا
الرب ضلالت مطلق اُسنے خود گم کیا خدا ثابت اسنے حق کہوانا کیا ثابت اُس انا مین خدا کی رحمت ہی اِس انا پر خدا کی لعنت ہی یہہ
انا الحق ہی حق سے ای رافت وہ انا الرب ہی نفس کی شامت اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى تحقیق بیچ عذاب پکڑنے فرعون
کے البتہ نصیحت ہی واسطے اُسکے جو ڈرتا ہی ءَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ کیا تم ہی سخت تر یعنے سخت تر ہو پیدایش مین یا آسمان
باوجود اس عظمت کے بَنٰىهَا بنایا اُسکو اوپر سر دن تمھارے کے رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰىهَا بلند کیا چھت اُسکے کو پس برابر کیا اُسکو بے قصور
فتور وَاَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰىهَا اور ڈھانک دیا اور اندھیرا کیا رات اُسکے کو اور نکالا دھوپ اُسکے کو اضافت دن رات کی طرف
آسمان کے اسواسطے ہی کہ اُنکے ہونیکا وہ سبب ہی وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا اور زمین کو بعد پیدا کرنے آسمان کے بچھا دیا اُسکو جمہور علما کہتے
ہین کہ پیدایش زمین کی آسمان سے پہلے ہی اور بچھانا زمین کا پیچھے پیدایش آسمان کے اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰىهَا نکالا زمین بیچ
مین سے پانی اُسکا اور چارا اُسکا وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰىهَا اور پہاڑون کو گاڑ دیا اور بچھانا زمین کا اور گاڑنا پہاڑون کا اور بہانا پانی
کا اور اُگانا گھاس کا مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ فایدہ ہی واسطے تمھارے اور واسطے جانورون تمھارے کے فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ

الْكُبْرٰى پس جسوقت آویگی آفت بڑی اور وہ وقت وہ ساعت ہوگی کہ دوزخی دوزخ کو اور بہشتی بہشت کو جاوینگے
جواب اذا کا محذوف ہے تقدیر اسکی یہہ ہے کہ واقع ہوگا جو کچھ واقع ہوگا يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى اسدن یاد کریگا آدمی جو
کچھ سعی کی تھی عمل میں یعنے سب لکھہ کر اسکے ہاتھہ میں دینگے تو کہ پڑھ لے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى اور ظاہر کیا جاویگا
دوزخ واسطے اس شخص کے کہ دیکھتا ہے یعنے ایسا ظاہر ہو جاویگا کہ جو دیکھنے والا ہوگا دیکھیگا فَاَمَّا مَنْ طَغٰى پس جس
کسی نے کہ سرکشی کی اور ایمان نہ لایا وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو اور آخرت کو بھلایا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ
هِيَ الْمَاْوٰى پس تحقیق دوزخ وہی ہے جگہہ رہنے کی اسکے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى اور جو کوئی کہ ڈرے
کھڑے ہونے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا اور پھیر رکھا جی اپنے کو آرزو سے اسکے فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى پس تحقیق
بہشت ہی جگہہ رہنے کی اسکے فصول میں لکھا ہے کہ یہہ آیت اسکی شان میں ہے جو خلوت میں گناہ پر قادر ہو اور محض
خوف الٰہی سے بچ جاوے اور ترک کرے نفس تابع جو یک نفس ہوئے وہاں کے غم سے نجات پاوے يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ
اَيَّانَ مُرْسٰهَا پوچھتے ہیں تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم روز قیامت سے کہ کب ہی وقت کھڑے ہونے اسکے کا اور کس زمانہ میں آئیگا فِيْمَ
اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا بیچ کس بات کے ہی تو یاد اسکے سے کسی زمانہ میں آئیگا حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے چاہا کہ اللہ تعالی سے وہ وقت پوچھوں حق سبحانہ نے فرمایا کہ تو قیامت کے جاننے میں بیچ کس چیز کے ہی یعنے علم اسکا
تیرا حق نہیں تو کیوں پوچھتا ہی اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا طرف پروردگار کے تیرے ہی انتہی اسکا یعنے کسیکو خبر نہیں قیامت کے آنیکا
وقت جاننا خاصہ خدا کا ہی اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا سوا اسکے نہیں کہ تو ڈرانیوالا اس شخص کا جو قیامت سے ڈرتا ہی كَاَنَّهُمْ
يَوْمَ يَرَوْنَهَا گویا کہ کفار مکہ کے جسدن دیکھینگے قیامت کو کہ اسکے آنے سے پوچھتے ہیں لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا نہ رہے تھے دنیا
میں یا قبر میں مگر ایک شام یا دن چڑہا اسکے یعنے دہشت سے اسدن کے مدت زندگانی کی اپنے بھول جاوینگے یہہ سمجھینگے کہ دنیا میں
ایک شام کی بقدر رہے یا کچھ دن چڑہے تک رہے تھے سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً یہہ سورہ عبس مکی ہی اسمیں بیالیس آیتیں
اور ایک سو تیس کلمے اور پانچسو تینتیس حرف ہیں اور ایک رکوع ہی فواصل اسکی ا ہم ہیں اور ربط اسکا سورہ نازعات سے یہہ ہی کہ اختتام
نازعات سوال کفار ہی کہ وقوع ساعت سے کرتے تھے اور اختتام اسکا ہی اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ متضمن نکوہش کفار ہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سرداران سے قریش کے کچھہ باتیں کرتے تھے کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کہ نابینا تھے آکر آپ کے بات کاٹ کے
سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ کچھہ کلام کیا حضرت نے ترش رو ہوکر اسسے منہ پھیر لیا جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت لائے وَهِيَ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ تیوری چڑہائی اور منہ پھیر لیا اَنْ جَاۗءَهُ الْاَعْمٰى یہہ کہ آیا اسکے پاس اندھا یعنے عبداللہ کہ نابینائی کا اسکے سو
کیا کہ اسنے جو قطع کلام حضرت سید انام علیہ السلام کا کیا معذور تھا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى اور کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو شاید
کہ عبداللہ پاک ہو جاتا گناہوں سے اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى یا نصیحت سنتا پس فایدہ دیتی اسکو نصیحت تیری اَمَّا مَنِ
اسْتَغْنٰى پر جو شخص کہ بے پرواہی کرتا ہی ایمان لانے سے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى پس تو واسطے اسکے متوجہ ہوتا ہی کہ ایمان لاوے وَمَا
عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى اور نہیں ہی اوپر تیرے وبال یہہ کہ نہ پاک ہووے وہ ساتھہ اسلام کے یعنی تجھہ پر کچھ وبال نہیں اسکے اسلام نہ

لانے سے سو کہ رسول پر یہی بلاغ ہی بس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى اور جو کوئی آتا ہی تیرے پاس دوڑتا ہوا واسطے تعلیم کے یعنے عبداللہ
ابن ام مکتوم وَهُوَ يَخْشٰى اور وہ ڈرتا ہی خدا سے یا کفار کے آزار دینے سے تیرے پاس آنے کے جہت سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى پس تو
اُسی سے تغافل کرتا ہی منقول ہی کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے جو یہہ آیت پڑھی چہرہ مبارک آپ کا متغیر ہو گیا لباب میں ہی کہ اس پل میں نرگس
چشم اس سرو چمن رسالت کے ایسی آب و تاب ہوئی کہ چلتے تھے اور راہ میں نظر آتا تھا نزدیک تھا کہ گل رخسار پر انوار دیوار
کو مشرف کرے امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کے پیچھے گئے اور اُسکو پھیر لا کر مسجد میں ردائے
مبارک اپنی بچھا کر بٹھایا پھر جب اُسکو دیکھتے تھے عزت کرتے تھے اور فرماتے تھے مرحبا ہی اُس شخص کو کہ جسکے خاطر عتاب کیا مجھے پروردگار
نے اور دو بار مدینے میں خلیفہ کیا اُسکو جب غزا کو جاتے تھے سمجھیے کہ یہہ آپ سے خطا نہ تھی کیونکہ بحکم اجتہاد عمل فرمایا تھا اور کراہت
آپ کی بے ادبی سے عبداللہ کے تھی کہ آپ کی بات اُسنے قطع کی تھی لیکن وہ معذور تھا بسبب نابینائی کے كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ
ہرگز نہیں یوں تحقیق یہہ نصیحت ہی واسطے خلق کے فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ پس جو کوئی چاہیے یاد کر لے اُسکو اور اُس سے پند پذیر ہو اور یہہ
آیتیں لکھی گئی ہیں فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ بیچ صحیفوں تعظیم کئے گیوں کے نزدیک خدا کے مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ بلند کئے گئے مرتبہ میں پاک
کئے گئے سب عیبوں سے بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ بیچ ہاتھوں لکھنے والوں فرشتوں کے كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ بزرگ نیک کار روح پاک کرام کے معنے کریم
اور مہربان اوپر مسلمانوں کے کہ استغفار کرتے ہیں انکے واسطے جناب الٰہی میں قُتِلَ الْاِنْسَانُ مارا جائیو آدمی کافر بعضوں نے کہا ہی کہ
مراد اس سے عتبہ بن ابی لہب ہی کہ اول داماد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا پھر صاحبزادی کو طلاق دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُسکو بد دعا کی کہ الٰہی مسلط کر اسپر ایک کتا اپنے کتوں میں سے چند روز میں شیر نے اُسکو مارا حق تعالیٰ اُسکو فرماتا ہی مَآ اَكْفَرَهٗ کس نے
کافر کیا اُسکو خدا سے کیا ناشکر ہی نہیں سمجھتا کہ حق تعالیٰ نے مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ کس چیز سے پیدا کیا ہی اُسکو مِنْ نُّطْفَةٍ نطفہ سے
آب منی سے خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ پیدا کیا اُسکو پس اندازہ کیا اُسکے اعضا شکل ہیئت کا ماں کی پیٹ میں ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ پھر راہ پیٹ سے
نکلنے کی آسان کی اُسکی تا کہ وہ پیدا ہوا اور بڑا ثُمَّ اَمَاتَهٗ پھر مارا اُسکو جب عمر اُسکی تمام ہوئی فَاَقْبَرَهٗ پھر گاڑا اسکو خاک میں تاکہ مثل
مردار کے کوڑے پر نہ پھینک دیں ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ پھر جب چاہیگا خدا تعالیٰ جلد اُٹھا دیگا اُسکو وقت نشور کے اور وقت نشور کا
اُسکے ارادہ پر موقوف ہی كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ہرگز نہیں یوں ابھی نہیں ادا کیا انسان نے وہ چیز کہ حکم کیا تھا خدا تعالیٰ نے اُسکو یعنے
کافروں نے وعدہ میثاق کا نہیں پورا کیا اور ایمان اسلام پر گردن نہیں رکھی بعضوں نے کہا ہی کہ مراد اس سے سب آدمی ہیں کہ حکم پر اللہ تعالیٰ کے چلنا
جیسا کہ چاہیے کسی سے ہوا نہو گا سو قصور اپنا نہ کیوں مانے [illegible] کام اُسکے لائق نہوا اور نہوگا یعنے فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ
پس چاہیے کہ دیکھے آدمی طرف کھانے اپنے کے بچشم عبرت سے کہ کسطرح پیدا کیا جاتا ہی اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ہم نے ڈالا ہمنے پانی ابر سے ڈالنے کر
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا پھر پھاڑا ہمنے زمین کو پھاڑنا کر فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا پس اُگایا ہمنے بیچ زمین کے اناج جو قوت ہو سکے جیسے گیہوں
جو وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا اور انگور اور ترکاری وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا اور درخت زیتون کے اور خرمے وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا اور باغ گھنے کے یعنے
بہت درختوں والے وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا اور میوے تر اور خشک یا گھاس کے یعنے چارا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ واسطے فایدہ تمہارے کے اور
واسطے چارپایوں تمہارے کے فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ پس جب آویگی آواز کان پھوڑنے والی یعنی آواز صور کی کہ جو کوئی سنیگا بہرا
ہو جاویگا جواب اذا کا یہہ ہی کہ دیکھیں گے ہول اور شدت بہت يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ اُس دن بھاگیگا آدمی بھائی اپنے سے

باوجود اُنس اور محبت کے وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ اور ماں اپنے سے اور باپ اپنے سے باوجود دیکھے ہوئے مہربانی اور شفقت کے وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ
اور جورو اپنے سے باوجود اسکے کہ مونس و غمگسار اسکی تھی اور بیٹے اپنے سے لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ واسطے ہر مرد کے
قیامت والوں میں سے اُسدن ایک حالت ہی کہ کفایت کرتی ہی اُسکو اور دوسرے سے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ
کتنے منہ اُسدن روشن ہیں ہنستے ہیں خوشحال ہیں بسبب اسکے کہ دوزخ سے بچ کر بہشت میں گئے وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا
قَتَرَةٌ کتنے منہ اسدن کہ اوپر اُنکے گرد و غبار ہی ڈھانکتی ہی اُسکو سیاہی اُسکی اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ یہہ لوگ وہ ہیں کافر
بدکار نابکار سورۃ التکویر مکیۃ وهی تسع و عشرون اٰیۃ سورہ کورت انتیس آیتیں ہیں اور ایکسو چار کلمے اور پانچسو تینتیس حروف اور
مکے میں نازل ہوئی ہی فواصل اسکی تم ہیں اور ربط اسکا بسورہ عبس یہہ ہی کہ ختم اسکا بذکر قیامت تھا آغاز اسکا بذکر قیامت ہوا

سورۃ التکویر مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وهی تسع و عشرون اٰیۃ

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے قیامت کے دن کا احوال دیکھے وہ پڑھے یہہ سورہ
اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جسوقت کہ سورج لپیٹا جاویگا یعنے روشنی اسکی عالم سے لپیٹ لینگے سیاہ رہ جاویگا وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ
اور جسوقت کہ ستارے تیرہ ہو کر ٹلکے گر پڑینگے وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ اور جسوقت پہاڑ اپنے مقاموں سے چلائے جاوینگے ہوا پر وَاِذَا الْعِشَارُ
عُطِّلَتْ اور جسوقت دس مہینے کی گابھن اونٹنی کہ جننے کے نزدیک ہو بیکار چھوڑ دیے جاوینگی یعنے یہہ جو بڑا مال نفیس ہی عرب والوں کے
نزدیک اسکی قدر خواہش نرہیگی وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ اور جسوقت جانوران وحشی جمع کیے جاوینگے ساتھ آدمیوں کے اور مجال ضرر
دینے کی ایک دوسرے کو نرہیگی وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور جسوقت دریا ملا جاوینگے کھارے میٹھے سب ایک ہونگے یا خشک کیے جاوینگے کہ پانی
اُنمیں مطلق نرہیگا یا جھونکے جاوینگے یعنے دہکائے جاوینگے دوزخیوں کے جلنے کو وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اور جسوقت جانیں قسم قسم کی ملائی جاوینگی
نیک نیک سے بد بد سے یا نفوس مومنوں کے ساتھ حوروں کے اور کافروں کے ساتھ شیاطین کے یا ملائے جاوینگے روحیں بدنوں سے وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ
سُئِلَتْ اور جسوقت لڑکی جیتی گاڑی ہوئی پوچھی جاویگی بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ساتھ کس گناہ کے ماری گئی عادت عرب والوں کی
تھی کہ لڑکیوں کو مفلسی کے سبب یا عار کے لئے کہ کسی سے انکو بیاہینگے جیتیاں گاڑ دیتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا کہ اُنکے مارنے والوں سے پوچھینگے
یا انہیں سے پوچھینگے کہ تم کیوں ماری گئیں اور فایدہ اس سوال میں یہہ ہی کہ لڑکی آپ بتاوے کہ مجھے بیگناہ مارا ہی تو کہ قاتل اُسکا شرمندہ ہو وَاِذَا
الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور جسوقت اعمال نامے جو دم مرگ لپیٹے ہوئے ہونگے کھولے جاوینگے وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ اور جسوقت آسمان کا
کھال اتارے جاوینگے وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ اور جسوقت دوزخ دہکایا جاویگا غضب الہی سے زیادہ تر پہلے سے وَاِذَا الْجَنَّةُ
اُزْلِفَتْ اور جسوقت بہشت نزدیک کی جاویگی خدا کے دوستوں کے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ جانیگا ہر جی جو کچھ حاضر کیا ہی اچھے برے
کاموں سے جب تک آدمی یہہ بارہ حال جو ذکر ہوئے ہیں چھہ دنیا میں چھہ محشر میں نہیں دیکھیگا نہیں جانیگا کہ کیا کیا ہی اور جب
دیکھیگا تو معلوم کریگا کہ ہر نیکی میں کرامت اور عطا ہی اور ہر بدی میں ملامت اور عتاب ہر نیکی پر حسرت کھائیگا کہ زیادہ کیوں نکی
اور ہر بدی پر اندوہ کھینچیگا کہ کیوں کی اور وہ حسرت اور اندوہ کچھ فایدہ نکریگی سو آج کی وصیت تو اسی رات غنیمت ہے سمجھ کر نیکی کرکے ذراکی
ندامت کام آینگی نہیں فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ پس قسم کھاتا ہوں میں ساتھ ستاروں پھر جانیوالوں سیدہا چلنے
والوں تھم رہنے والوں کے کشف الاسرار میں لکھا ہی کہ مراد یہہ پانچوں ہیں زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد اور خنوس انکی رجوع ہی اور

کنوس استقامت اور بعضون نے کہا ہی کہ خنّس گاو کوہی ہی اور کنّس ہرن وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ اور قسم رات کی جب آنے لگی اور یہ ہوا کو
تاریک کرے یا جانے لگی اور ظلمت دور کرے یہہ کلمہ اضداد سے ہی وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ اور قسم ہی صبح کی جسدم کہ دم لیوے یعنے طلوع ہوا اور دم
لینا اُسکا شروع ہونا طلوع کا ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ تحقیق قرآن شریف ہرآینہ پڑہنا پیغام پہنچانیوالے بزرگ کا ہی یعنے جبرئیل
علیہ السلام کا اور تبیان مین لکھا ہی کہ رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ قوت والا نزدیک
صاحب عرش کے مرتبہ والا کہا مانا گیا درمیان ملایکہ کے آسمان مین یا امانت بیچ وحی لانے کے یہہ سب صفت جبرئیل علیہ السلام کی ہی اور اُس قول بیچ
کہ رسول کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہین یہہ سب صفت آپ کی ہی کہ قوت والے طاعت مین نزدیک خدا کے مرتبہ والے مستجاب الدعوات
ہین امین اوپر اسرار غیب کے ہین وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ اور نہین صاحب تمھارا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ وسلم ہی دیوانہ جیسے گمان کرتے ہو
وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ اور البتہ بتحقیق دیکھا ہی پیغمبر نے جبرئیل کو اصل شکل پر بیچ کنارے روشن کے یعنے مطلع آفتاب مین وَمَا هُوَ عَلَى
الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ اور نہین وہ اوپر غیب کے بات کے جو وحی اُسے آتی ہی بخیل کہ تمھین تعلیم کرے اور تم سے چھپا رکھے وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ اور
نہین ہی قرآن مجید سخن شیطان راندہ گئے کا فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ پس کہان جاتے ہو تم ایسی بات درست رہتے کیون پہرتے ہو اِنْ هُوَ
اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہین قرآن مجید مگر نصیحت واسطے عالمون کے یا نہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر شرف عالمون کے لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ
اَنْ يَّسْتَقِيْمَ واسطے اُس شخص کے کہ چاہے تم مین سے یہہ کہ راہ سیدہی چلے خدا کی اور پیروی کرے حق کی اسباب نزول مین
لکھا ہی کہ ابوجہل ناہل نے جو یہہ آیت سنی کہا کہ یہہ کام ہمارا ہی اور چاہنے پر ہمارے موقوف ہی ہم چاہین راہ سیدہی اختیار کرین چاہین نکرین
یہہ آیت نازل ہوئی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اور نہین چاہتے تم استقامت اور ہدایت کو مگر یہہ کہ چاہے خدا پروردگار عالمون کا
تمھارے چاہنے کو یعنے تمھاری خواہش بہی والبتہ مشیت ایزدی ہی شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھے سب مقدورون مین
عاجز کیا ہی نہین چاہتا تو مگر اُسکی مشیت سے نہین کرتا تو مگر اُسکی قوت فرمانبرداری نہین کرتا تو مگر اُسکے فضل سے عاصی نہین ہوتا تو مگر
اُسکی غضب سے پس تو کیا رکھتا ہی اور کس فعل پر اپنے ناز کرتا ہی بیت سراپا ہم ہین رافت ہیچ در ہیچ عجب ہی کام اپنا ہیچ در ہیچ سورة الانفطار مکیّۃ

وهی تسع عشرة آیۃ سورت انفطار مکی ہی اسمین انیس آیتین اور اسی کلمے اور تین سو نتالیس حرف ایک رکوع ہین وصل اسکی یہہ ہی
اور ربط اسکا سورت کورت سے سورة الانفطار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مكية وتسع عشرة آية ظاہر ہی کہ دونون مین ذکر قیامت ہی
اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ جسوقت کہ آسمان پہٹ جاوے وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ اور جسوقت ستارے جہڑ جاوین تبیان مین لکھا ہی کہ
تارے قنادیل معلقہ کے مانند نور کے ڈوریون مین آسمان پر لٹکتے ہین اور وہ ڈوریان فرشتون کے ہاتھون مین ہین جب وہ فرشتے
مرینگے ڈوریان اُنکے ہاتھون سے چہٹ جاینگی ستارے زمین پر گر پڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ اور جسوقت دریا جلدی جاوین یعنے
بعضون کو بعضون کی طرف لیجاکے ملاکر ایک دریا کردین وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ اور جسوقت قبرین زیر و زبر کی جاوینگی یعنے خاک
تلے اوپر کہینگے تو کہ جو اُسمین گڑا ہی مردہ وغیرہ ظاہر ہوجاوین اور مردے زندہ ہوجاوین عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ جان لیگا
ہر جی جو کچھ کہ آگے بہیجا عمل اچھے یا بُرے اور جو پیچھے چہوڑا اثر عمل یا توبہ سے یا جان لیگا ہر تن کہ کیا ہی اول عمر اور آخر عمر مین یہہ خطاب کافرونکو
ہوگا کہ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ اے آدمی کس چیز نے فریب دیا تجھکو کہ کافر ہوا تو ساتھ پروردگار اپنے کرم کرنیوالے کے لکھا
ہی کہ فریب دینے والا اُسکا شیطان تھا یا جہل یا متابعت ہوا یا محبت دنیا نزول اس آیت کا ابی الاسدین کے شان مین ہی اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم کو آزردہ کیا اور اسکو کچھ ایذا پہنچی تھی وہ مغرور ہو گیا تھا کہ مجھے عذاب الٰہی نہ آیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ کس چیز نے تجھے مغرور کیا کہ
عذاب الٰہی سے بےغم ہوا تو بعضے علما کہتے ہین کہ یہہ خطاب عام ہی سب آدمیون کو کہ اے آدمی کس چیز نے تجھے مغرور کیا کہ عاصی ہوا تو حکم خدا مین اور
دلیر ہوا تو نافرمانی کیا مین شیخ ابو منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر حق تعالی مجھ سے پوچھےگا تو کہونگا مین کہ مغرور کیا مجھے کرم تیرے نے اور
معالم التنزیل مین ہی کہ اہل اشارت نے کہا ہی کہ اسم کریم یہان لانا سب اسمامین سے چھانٹ کر واسطے تلقین کے ہی بندہ کی تاکہ کہے کہ فریفتہ ہوئے
ہوا مین کرم پر تیرے بلیت عاجز ہی کیا نفس نے کہ گو مجھکو ستم نے مغرور کیا ہی مجھے پر تیرے کرم نے الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ وہ خدا
جسنے پیدا کیا تجھکو عدم سے پس درست کیا تجھکو اعضا اجزا درست کیے پس برابر کیا تجھکو اور جدا کیا اور خلق سے جو سوا انسان کے
ہی فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ بیچ جس صورت کے کہ چاہا ترکیب دیا تجھکو كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ہرگز نہین یون
جیسے گمان کرتے ہو تم کہ قیامت نہین ہوگی بلکہ جھٹلاتے ہو تم قیامت کو عناد سے وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ اور تحقیق اوپر تمھارے
یعنی کردار گفتار تمھارے پر نگہبان ہین فرشتون سے كِرَامًا كَاتِبِيْنَ بزرگ نزدیک خدا کے لکھنے والے روزنامہ افعال اقوال
تمھارے کا يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ جانتے ہین جو کچھ کہ کرتے ہو تم اچھا برا اور سمجھ کر ٹھیک لکھتے ہین اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ تحقیق
نیک کام والے اور فرمان بردار بیچ بہشت کے ہین وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ اور تحقیق بدکار جھوٹ بولنے والے اسکو حشر کے البتہ بیچ
دوزخ کے ہین يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ داخل ہونگے دوزخ مین دن حساب کے یعنے قیامت کے وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ اور نہین بیچ کار
دوزخ سے غایب ہونے والے یعنی دوزخ سے نکلنے کے ہی نہین ہمیشہ رہینگے وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ اور کس چیز نے معلوم کر دیا
تجھکو کہ کیا ہی دن حساب کا اور جزا کا ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ پھر کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو کیا ہی دن جزا کا دوبارہ لانا واسطے
تعظیم شان اسدن کے ہی کہ حقیقت اسکی ہر کوئی نہین جانتا يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا اسدن نہ مالک ہوگا کوئی جی واسطے کسی
جی کے کچھ چیز کا منفعت سے یعنے کوئی نہ پہنچا سکیگا اپنی نون قدرت سے کسی کو نفع وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ اور حکم اسدن واسطے اللہ کے
ہی جسکو جسکے حق مین چاہے حکم شفاعت کا دے سورۃ التطفیف مکیۃ وهی ست وثلثون ایۃ سورۃ المطففین مکی ہی اسمین چھتیس آیتین اور ایکسو انہتر
کلمے اور سات سو تیس حرف ہین ایک رکوع فواصل اسکی نم ہین اور ربط اسکا ساتھ انفطار کے یہہ ہی کہ اسمین جملہ علمت نفس ما قدمت واخرت
مین ذکر اعمال بر سبیل عموم تھا اور ذکر روز جزا تھا اس سورت مین ذکر ہی بعضے اعمال کا جیسے خیانت کیل اور وزن مین ہی بطریق ذکر خاص بعد عام فرمایا

سورۃ التطفیف مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهی ست وثلثون ایۃ

لکھا ہی کہ اہل مدینہ ناپنے تولنے مین چیزونکی خیانت بڑی کرتے تھے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو چلے
راہ مین یہہ سورۃ نازل ہوئی وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ وای ہی واسطے کم دینے والون کے کیل اور وزن مین مدینہ منورہ مین ایک شخص تھا ابو جہینہ
نام دو صاع رکھتا تھا وہ ایک بڑا ایک چھوٹا بڑے سے خریدتا تھا چھوٹے سے بیچتا تھا حق تعالی نے اسکے حق مین کہا کہ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى
النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وہ جو ناپ لیوین پیمانہ لوگون سے واسطے اپنے پورا لین وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اور جب
ناپ دیوین پیمانہ انکو یا تول دین انکو کم دین زیان انکا کرین فصول سبعین مین لکھا ہی کہ جو کوئی کیل وزن مین خیانت کریگا قیامت کو دوزخ
مین اسکو درمیان آگ کے دو پہاڑون کے بٹھا دینگے اور کہینگے کہ یہہ دونون وزن ہین ان دونون مین بٹھا تول اور جل بلت کیونکہ
دوزخ مین وہ سوزان وہان تہار وبیل ہون جو کہ دیتے مین یہان خائن بوزن وکیل ہون اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ

اليوم
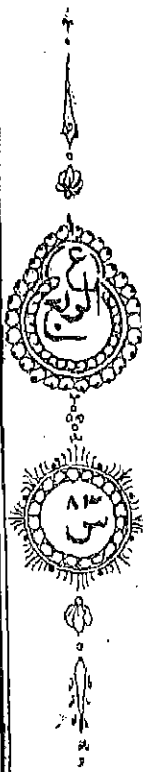
لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ کیا نہین جانتے یہہ لوگ زیادہ لینیوالے اور کم دینے والے یہہ کہ وہ اُٹھائے جاوینگے واسطے دن بڑے کے يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ جسدن کہ کھڑے رہینگے لوگ واسطے پروردگار عالمون کے یعنے جبتک کہ فرمان نہوگا نہ بیٹھینگے وہ مقام ہیبت ہوگا کہ
اہل عرصات تین سو برس کھڑے رہینگے پھر وہان سے توقف محاسبہ مین لاوینگے کہ شفاعت کبری ہی كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ
ہرگز نہین یون تحقیق عملنامہ بدکارونکا البتہ بیچ سجین کے ہی کہ وہ ایک سل ہی خالی بیٹ کی روی دوزخ پر ڈہپی ہوئی جان کافرونکے اور اعمالنامے
اُنکے وہان ہونگے کعب احبار رضہ سے مروی ہی کہ اعمالنامے فاجرونکے آسمان پر یجاتے ہین وہان قبول نہین ہوتے تو زمین پر لاتے ہین پھر یہان
بھی رد ہوتے ہین تو زیر زمین ہفتم لیجا کر سجین مین کہ ابلیس اور ابلیسون کی جگہہ ہی رکھتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ اور کس چیز نے جتایا
تجھکو کہ کیا ہی سجین ہول اور ہیبت کی جگہہ ہی اور کتاب فجار کی كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ایک دفتر ہی لکھا ہوا اور نشانی کیا ہوا کہ جو کوئی دیکھے
جانے کہ اسمین نیکی نہین ہی وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ واے ہی اسدن واسطے جھٹلانیوالونکے ویل کلمہ جامع سب برائیون کو ہی عذاب
عقاب شدت محنت درد دکھہ سے الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ وہ لوگ جو جھٹلاتے ہین دن جزا کو اور یاد نہین کرتے وَمَا
يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ اور نہین جھٹلاتا اسدن کو مگر ہر ایک حد سے گذرنیوالا گنہگار اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ
جسوقت پڑھی جاتی ہین آیتین اور کلام ہمارا کہتا ہی ابوجہل عنادا اور اعراض حق سے کہانیان ہین پہلون کی كَلَّا ہرگز نہین یون جیسا
کہتے ہین بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بلکہ زنگ غرور اور غفلات کا باندھا ہی اوپر دلون اُنکے کے باز لگا ر انکار کی رکھی ہی اُس چیز نے
کہ تھے وہ کرتے گناہ اور معاصی سے یعنے گناہون کی شامت سے دل اُنکے زنگ لگا کر سیاہ ہوگئے حاصل حدیث مین ہی کہ جب بندہ گناہ کرتا
ہی نقطہ سیاہ اُسکے دلمین پیدا ہوتا ہی رفتہ رفتہ تمام دل سیاہ ہوجاتا ہی كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ہرگز نہین یون تحقیق
وہ دیدار پروردگار اپنے سے اسدن حجاب مین رہینگے یعنی ممنوع مہجور محجوب محروم رہینگے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے معنی اس آیت کی پوچھی
اُنہون نے کہا کہ حق تعالی محجوب کریگا اعدا اپنون کو تا کہ دیدار اُسکا نہ دیکھین اور تجلی فرماویگا اولیا اپنون پر تا کہ اُسکے سے مشرف ہون امام شافعی
نے کہا کہ محجوب ہون کفار کی شنائین وارد ہوکر دلالت کرتا ہی کہ مومنون کو دولت دیدار ہوگی دوستون اپنون کو محجوب نرکھیگا تاکہ فرق
درمیان دوست دشمن کے ظاہر ہو سرادت اُسے اولیا سے کیا پرواہی دیدار سے محروم سدا اعدا ہی جب دوست کو بھی وہ اپنے کے
محجوب کی پھر فرق میان دوست دشمن کیا ہی ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ پھر تحقیق وہ تکذیب کرنیوالے البتہ داخل ہونیوالے ہین
دوزخ کے ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ پھر کہا جاویگا یہہ ہی وہ عذاب جو تھے تم اُسکو جھٹلاتے كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ
عِلِّيِّيْنَ ہرگز نہین یون تحقیق عملنامہ نیک کام والونکا البتہ بیچ علیین کے ہی آسمان ہفتم پر زیر عرش بعضون نے کہا ہی یمین عرش ہی وہ بعضون نے
کہا ہی وہ سدرۃ المنتہی ہی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ اور کس چیز نے معلوم کردیا تجھکو کہ کیا ہی علیون یعنے محل بلند ہی اور مکان عمل نامہ ابرار
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ دفتر ہی لکھا ہوا اور نشان کیا ہوا کہ جو کوئی دیکھے جانے کہ اسمین سب چیز ہی يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ حاضر رہتے
ہین اس کتاب پر فرشتے مقرب اللہ کے جو ساکنان علیین ہین یعنے استقبال کو اُسکے جاتے ہین اور نگاہ رکھتے ہین اُسکو اور روز قیامت
گواہی دینگے اُس پر اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ تحقیق نیک کام دائم البتہ بیچ بہشت کے ہین اوپر چھپر کھٹون کے دیکھتے ہونگے
طرح طرح کے عجیب چیزونکو جسسے دل خوش ہو یا دیکھتے ہونگے کفار کو جو دوزخ مین عذاب کئے جاتے ہونگے تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ
نَضْرَةَ النَّعِيْمِ پہچانیگا تو ای دیکھنے والے بیچ موتھون اُنکے کے تازگی بہشت کی نعمتون کی اور طراوت جنت کی لذتونکی يُسْقَوْنَ

مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْكٌ پلائے جاوینگے شراب خالص سفید خوشبو مہر کی ہوئی مین سے کہ مہر کرنے کی جگہ اُسکے مشک ہی اور یہہ
اسواسطے کی ہوگی کہ کوئی اور نکھولے ابرار آپ اپنے ہاتھ سے کھولین وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ اور بیچ اس شراب کے پس چاہیے کہ
رغبت کرین غلبت کرنیوالے یعنی ایسے کام کرین جیسے مستحق اس شراب پینے کے ہون وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ اور ملونی اس شراب کی آب چشمہ تسنیم
سے ہی تبیان مین ابن عباس سے نقل کی ہی کہ تسنیم نام اُس نہر کا ہی جو عرش کے نیچے سے بہشت کو گئی ہی اور وہ اشرف اشربہ بہشت ہی
عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ تسنیم چشمہ ہی کہ پیتے ہین اُس مین سے مقرب اللہ کے یعنے یہہ مقربین صرف وہی پینگے اور ملا جلا ابرار ونکو دینگے صاحب لوا
لے کہا ہی کہ مقربون نے جو ما سوا سے ہاتھ اٹھا کر صرف توجہ بحق رکھی ہی اور اُسکی محبت مین کسی اور کو نہین ملایا ہی شراب بھی انکی صرف ہی اور
جنھون نے محبت الہی مین اور کو بھی مزج کیا ہی شراب انکی ممزوج ہی صرف اُسکی لوگ پیتے ہین تسنیم صرف سے پانچ جو مین ملے جلے نہین تسنیم ہی بحر
بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ جیسی اشارت ہی شراب سے جو خالص ہی خمارات کونین سے اور ظروف اُسکے قلوب اولیا اور اصفیا ہین اور ختام اُسکے مشک محبت
ہی اور تسنیم اُسکے اعلی مراتب محبت کا ہی کہ محبت ذاتیہ ہی اور مقرب اہل فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہین لکھا ہی کہ دولتمند قریش جب فقیر اصحابون کو دیکھتے
تھے جیسے حضرت بلال اور عمار اور صہیب رضی اللہ عنہم تو انپر ٹھٹھے کرتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يَضْحَكُوْنَ تحقیق وہ لوگ جو شرک لائے ہین تھے اُن لوگون سے جو ایمان لائے ہنستے وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ اور جب گذرتے تھے ساتھ مومنون کے
اشارے آنکھون سے کرتے تھے کھلی سے کشاف مین لکھا ہی کہ ایکدن حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہمراہ لئے ہوئے کئی مسلمانون کو
کہین تشریف لیے گئے تھے منافق انکو دیکھ کر غمزے کنائے لطریق استہزا کرنے لگے پھر اپنے یارون مین جا کر اُنپر خوب ہنسے حضرت امیر منور مسجد نبوی
تک نہین پہنچے تھے کہ یہہ آیتین نازل ہوئین کہ گنہگار اور منافق لوگ مومنون پر ہنستے ہین اور غمزہ کنایہ چشم و ابرو کے کرتے ہین وَاِذَا انْقَلَبُوْا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ
انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ اور جب پھر جاتے تھے طرف لوگون اپنے کے پھر جاتے تھے باتین بناتے خوشی کرتے اپنے کیے پر وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ
لَضَآلُّوْنَ اور جب دیکھتے تھے کافر اور منافق مسلمانونکو کہتے تھے آپس مین تحقیق یہہ لوگ جو تابع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین البتہ گمراہ ہین وَمَاۤ اُرْسِلُوْا
عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ اور حال یہہ ہی کہ نہین بھیجے گئے اہل کفر اور نفاق اوپر مسلمانون کے نگہبان تا کہ گواہی دین ضلالت اور ہدایت پر انکے فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ پس روز قیامت وہ لوگ جو ایمان لائے حال کافرون سے ہنستے ہین عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ اوپر
تختون مرصع کے دیکھتے ہین کہ کافر و منافق دوزخ مین معذب ہین اور طوق و زنجیرین مقید ہین آتا ہین وار وہی کہ بہشت کے دروازے کھولینگے اور
دوزخیونکو آواز کرینگے کہ آؤ بہشت مین وہ دوڑینگے جب دروازے تک بہشت کے پہنچینگے دربان وہانسے دربند کر دینگے یہہ مغموم مہموم پھر
دوزخ کو چلے جاوینگے اہل بہشت یہہ حال انکا مشاہدہ کر کر ہنسینگے هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ کیا بدلا دیے گئے کافر ان عملونکا کہ تھے

وہ کرتے دنیا مین یعنی دنیا مین مسلمانون پر ہنستے تھے سو اُسکے عوض آخرت مین مسلمانونکو اُنپر ہنسوایا سورۃ الانشقاق مکیۃ وھی خمس وعشرون اٰیۃ سورہ
انشقاق مکی ہی اسمین پچیس آیتین اور ایکسو سات کلمے اور چار سو تیس حرف ہین اور ایک رکوع فواصل اُسکی قمت نہا ہین اور ربط اسکا ساتھ مطففین کے یہہ

ہی کہ دونون مین ذکر قیامت اور سورۃ الانشقاق مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی خمس وعشرون اٰیۃ نامہ مومنین و کافرین کا ہی
اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ جسوقت کہ آسمان پھٹ جاوین اترینگے واسطے فرشتونکے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اور سنے آسمان اور فرمانبرداری
کرے واسطے پروردگار اپنے کے اور لائق ہی آسمان بانقیاد امر خدا وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ اور جسوقت زمین کھینچی جاویگی یعنے پہاڑ اور دریا
درمیان سے اٹھا کر زمین کو پھیلا وینگے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ اور ڈال دے جو کچھ بیچ زمین کے ہی خزانون سے اور مردون سے اور خالی ہووے

سب سے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اور سنا زمین نے اور کان رکھے فرمانبرداری کو واسطے پروردگار اپنے کے اور لائق ہی اسکے سنا حکم ربانی کا سمجھ لیجئے
کہ جواب اذا کا یہہ ہی کہ دیکھینگے آدمی ثواب اور عقاب کو یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ اے آدمی تحقیق تو سعی کرنیوالا ہی
طرف جزا پروردگار اپنے کے خوب محنت اور سعی کر کے ساتھ جہد وجہد کے پس تو ملنے والا ہی عمل اپنے سے یعنے پاداش عمل اپنے سے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ
بِیَمِیْنِهٖ پس جو کوئی کہ دیا گیا نامہ اعمال اسکا بیچ داہنے ہاتھ اسکے کے فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا پس جلد ہوگا حساب کیا جاویگا حساب
آسان بے مناقشہ وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا اور پھر آویگا طرف لوگوں اپنے کے کہ گروہ مسلمانوں کے ہیں یا قبیلہ اسکا یا عزیزیں اسکی حوریں خوش خرام بسبب
با بخیر اور کرامت کے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ اور جو کوئی کہ دیا گیا نامہ اعمال اسکا پس پشت اسکے سے دست چپ میں اسکے
اور یہہ صورت یون ہوگی کہ دست راست اسکا گردن میں اسکے باندھ دینگے اور دست چپ اسکا پس پشت اسکے کھینچینگے پھر اس طرف سے عمل نامہ
اسکے ہاتھ میں دینگے اور ایسا شخص فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا پس شتاب ہوگا کہ پکاریگا یعنے آرزو کریگا ہلاک کو یا کہیگا وا ثبوراہ یہہ
کلمہ بھی طلب ہلاکت ہی اور داخل ہوگا دوزخ میں اِنَّهٗ کَانَ فِیْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا تحقیق وہ شخص ہوگا درمیان اہل اپنے کے دنیا میں خوش اپنے مال
فانی پر اور شادان نازان اپنے جاہ ناپایدار پر اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ تحقیق اسنے گمان کیا تھا یہہ کہ نہ پھر آویگا طرف خدا کے یعنے اسکو
بعث اور حشر نہوگا بَلٰٓی یون نہیں بلکہ اسکو بازگشت ہوگی اِنَّ رَبَّهٗ کَانَ بِهٖ بَصِیْرًا تحقیق پروردگار اسکا ہی ساتھہ اعمال اسکے کے دیکھنے
والا پس اسے یون ہی نچھوڑیگا بلکہ محشر میں لاکر جزا اسکی اسے دیگا فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ پس قسم کھاتا ہوں میں ساتھ شفق کے سمجھ لیجئے کہ شفق
نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل اور صاحبین کے سرخی ہی جو بعد غروب شمس کے طرف مغرب کے آسمان کے کنارے میں ظاہر ہوتی
ہی اسکے غایب ہونے کے بعد وقت نماز عشا کا ہی اور امام اعظم رح نے کہا ہی کہ شفق سفیدی ہی جو بعد سرخی کے نمود ہوتی ہی بعد غیبوبت اسکے
عشا ہی اور بعضے کہتے ہیں صحیح یہہ ہی کہ سفیدی ہرگز غایب نہیں ہوتی ایک افق سے دوسرے افق میں بدلتی ہے وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ اور قسم ہی رات
کی اور اس چیز کی کہ جسکو اکٹھا کرے اور چھپا دے یعنے جیسے تاریکی شب کی چھپا لے وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ اور قسم چاند کی جب کامل ہو کر بدر ہو جاے
لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ البتہ تم پہنچوگے اور ملوگے ایک حال کو بعد ایک حال کے کہ مطابق اسکے ہوگا شدت میں مراد اس سے مرگ ہی اور شدائد
قیامت کی ایک دوسرے کے بعد ہوگی تفسیر زاہدی میں لکھا ہی کہ مراد یہاں تحویل تبدیل بنی آدم کی ہی ایک حالت سے دوسری حالت پر کہ
پھرتے بدلتے جاتی ہی نطفہ سے علقہ علقہ سے مضغہ مضغہ سے عظم عظم سے لحم لحم سے خلق آخر کہ جنین اور ولید اور رضیع اور صبی اور غلام اور
شاب اور کہل اور شیخ ہی تا آخر احوال فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ پس کیا ہی واسطے آدمیوں کے کہ باوجود ان حالوں کے ایمان نہیں لاتے خدا پر اور روز
جزا پر وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ اور جب پڑھا جاتا ہی اوپر انکے قرآن نہیں سجدہ کرتے واسطے تلاوت اسکی کے بعضے علما
یہاں سجدہ کرتے ہیں اور بعضے آخر سورت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہاں سجدہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پیچھے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سجدہ کیا تھا
یعنے یہہ تیرہوان سجدہ ہی سجدات قرآن سے صاحب فتوحات نے اس سجدہ کو سجدہ جمع لکھا ہی کیونکہ بعد استماع قرآن ہی اور قرآن جامع ہی صفات تنزیہ
اور تقدیس کو اور سجدہ نکرنا کفار کا بجہت قصور دلیل اور انقطاع حجت نہیں بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُکَذِّبُوْنَ بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے جھٹلاتے
ہیں قرآن کو اور فکر نہیں کرتے آیتوں میں قرآن کے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ اور خدا تعالی خوب جانتا ہی اس چیز کو کہ دلوں میں رکھتے
ہیں کفر اور چھپا کینہ مومنوں کا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ پس خوشخبری دے انکو ساتھ عذاب دردناک کے ایراد بشارت واسطے تہکم کے ہی مگر
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کیے اچھے واسطے انکے ہی اجر نہ کاٹا گیا اور نہ منت رکھا گیا

سورۃ البروج مکیۃ وھی اثنتان وعشرون آیۃ سورۃ البروج مکی ہی اسمین بائیس آیتین ہین اور ایکسونو کلمے اور چارسو بیس حرف ہین ایک رکوع فواصل اسکی قطرجد طب ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ انشقاق سکے ہی دن قیامت کے اور یہہ بھی ہی کہ ختم انشقاق بوعید کافران اور وعدہ مومنان تھا سورۃ البروج بھی مشتمل وعد وعید ہی

سورۃ البروج مکیۃ وھی اثنتان وعشرون آیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ قسم ہی آسمان برجون والے کی مراد اس سے بارہ برج ہین یا منازل قمر یا دروازے آسمانونکے وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اور دن وعدہ دئیے گئے کی یعنے قسم ہی قیامت کی وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ اور قسم ہی گواہ کی کہ اللہ تعالی ہی سبکو دیکھتا ہی اور جانتا ہی اور قسم ہی گواہی دئیے گئے کی کہ بندہ ہی ایک قول مین ہی کہ شاہد پیغمبر ہمارے ہین اور مشہود ذات آپکے یا شاہد امت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مشہود اور امتین پہلی یا شاہد حفظہ ہین اور مشہود نبی آدم یا شاہد اعضا اور مشہود آدمی یا شاہد حجر اسود اور مشہود حجاج یا شاہد عرفہ اور مشہود حضار وہان کے یا شاہد روز نحر اور مشہود ذبح کرنے والے یا شاہد جمعہ اور مشہود نماز پڑھنے والے یا شاہد حضرت آدم علیہ السلام اور مشہود ذریۃ انکی یا شاہد عیسی علیہ السلام اور مشہود امت انکی یا شاہد دن رات اور مشہود عمل کرنیوالے انمین غرض ہر تقدیر پر جواب قسم کا یہہ ہی کہ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ تحقیق مارے گئے اور لعون ہوئے کہائیون والے اور وہ بت پرست تھے اصحاب ذو نواس یمنی سے قصہ اسکا مختصر یہہ ہی کہ ذونواس ایک بادشاہ تھا وہ اور صحاب اسکے بتونکے پرستش کرتے تھے اور اس زمانے مین ایک ساحر تھا مدار تمام ملک کا اس پر تھا جب وہ بوڑھا ہوا بادشاہ کو کہا اسنے کہ مین پیر و ناتوان ہوا الغرض نہ میرے قوی مین ہی قوت رہی نہ اعضا مین میرے طاقت رہی نہ سماعت مین میرے خلل آگیا نہ بصارت کے آگے ہی پردہ چھا رہا ہی نہ یارا کہ کچھ کلام نہ تو بس ضعف یہان کو پہنچا اپنا کام نہ اب صلاح یہی ہی کہ ایک جوان اصیل عاقل تیز فہم میرے سپرد کر و کہ علم اپنا اسے سکھا دون تا کہ امور ملک مین تمہارے کام آوے بادشاہ نے یہہ بات پسند کر کر ایک لڑکا ذہین و فہیم اسکے حوالہ کیا وہ سحر اس سے سیکھنے لگا روز جاتا تھا کچھہ سیکھہ آتا تھا ایک دن وہ لڑکا ایک عابد کے دروازے پر سے گذرا طور ڈھب اس عابد کا دیکھہ کر خوش ہوا اور التزام اسکی صحبت کا کرنے لگا جب ساحر پاس جاتا تو اس عابد کی خدمت مین بھی حاضر ہوتا تو اور دین کی باتین سیکھتا چند مدت مین مرد عاقل عامل متدین خدا پرست مستجاب الدعوات ہوا ایکدن ایک اژدہا نے راہ بند کیا تھا لوگ ڈرتے ہوئے کھڑے تھے کوئی گذر نہ کر سکتا تھا اس جوان نے آکر ایک اسم پڑھہ کر اژدہا کے پشت پر ہاتھہ پھیرا وہ اژدہا اپنے مقام پر چلا گیا راہ کشادہ ہوگئی لوگ آنے جانے لگے یہہ خبر شہر مین مشہور ہوئی پھر ایکدن شیر نے راہ گھیرا اس جوان نے اسکے بھی کچھہ کان مین پڑھا وہ بھی چلا گیا پھر تمام حاجتون والے اسکے پاس آنے لگے دعا سے اسکے مقاصد پانے لگے ایک چوبدار اندھا ہوگیا تھا اسنے آکر عرض کیا اسنے کلمہ توحید کا تلقین کیا پھر دعا کی آنکھین اسکے بینا ہوگئین بادشاہ نے اس چوبدار سے پوچھا کہ تو نابینا تھا بینا کیونکر ہوا اسنے کہا کہ خدا نے میرے مجھے بصارت بخشی بادشاہ نے تعجب سے کہا کہ خدا تیرا کون ہی اسنے کہا لا الہ الا اللہ بادشاہ نے حیلہ سے کہا یہہ تجھے کسنے تلقین کیا بتا دے کہ ہم بھی اس سے تعلیم پاوین حاجب نے قصہ اس جوانکا بیان کیا بادشاہ نے اس جوانکو طلب کیا اور ہر چند اس جوان کو دین سے پھرایا وہ نہ پھرا آخر حکم کیا کہ دریا مین ڈوبا دو لوگ دریا پر لیگئے اس جوان نے دعا کی حق تعالی نے اسکو بچا لیا ان سب کو ڈبو دیا یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی بادشاہ نے اور لوگ متعین کیے کہ پہاڑ پر لیجا کر گرا دین وہ لوگ سب گر کر مر گئے یہہ جوان سلامت پھر آیا بادشاہ سنکر اور غضبناک ہوا اور ایک گروہ کو مقرر کیا کہ اسکو آگ مین جلاوین وہ بھی سب جل گئے اور اسکو کچھہ صدمہ نہ پہنچا القصہ بادشاہ نے ایک دار لکڑی کی اور اس جوان کو اسمین لٹکایا اور تیر باران کیا کوئی تیر اسپر کارگر نہوا جوان نے کہا ای بادشاہ خدا پر ایمان لا کہ وہ قادر مطلق ہی یہہ سب آثار اسکے قدرت کے ہین جو تو نے مشاہدہ کیے نظم قادر مطلق ہی وہ ہر شے کا نہین وہ مالک برحق ہی ہر ایک آئین وہ اسکے ارادے سے ہین سب اپنے کام وہ دم مین دو عالم کا کرے انتظام وہ کوئی اسکی جا نہین

اسٹھا ۶۹

اُسکا شریک ہی ذات و صفات مین یہان ہی لاشریک ہی ایک پرستش کے ہی قابل وہی ہی اُسمین ہی جو وصف ہی کامل وہی ہی پیدا کیا سب یہہ اُسیلیے
جہان ہی اُسکی ہی مخلوق زمین و زمان ہی دونو جہان کا ہی وہ ایک کارساز ہی سب کو نیاز اُس سے وہ ہی بے نیاز ہی اُسکا ہی محتاج ہی سارا جہان ہی وہ
نہین محتاج کسیکا میان ہی اُسکا مثل اور نہ کوئی نظیر ہی نہ ہی شریک اُسکا نہ کوئی نصیر ہی نہ ہی ولد اُسکا نہ والد کوئی ہی ضد نکوئی اُسکا نہ ہی ند کوئی
کھانے سے اور پینے سے وہ پاک ہی پہنچے نہ فہم اُسکو نہ ادراک ہی ہنسی سے عالی ہی وہ رونے سے پاک ہی اونگھنے سے خالی ہی سونے سے پاک ہی نہ ہی جہت
اُسکو نہ اُسکا مکان ہی نہ بدن و جسم نہ جوہر نہ جان ہی نہ ہی وہ حادث نہ اُسے ہی فنا ہی سارے جہان کی ہی اسی سے بقا ہی ظالم نہین اُسکے کسی کام مین ذرہ
عدل ہی آغاز مین انجام مین ہی بادشاہ نے کمال خشمناک ہوکر کہا کہ مین بغیر قتل کے تجھکو نچھوڑونگا جوان نے کہا کہ اگر مراد تیری یہی ہی تو تیر کمان مین لگا
اور کہہ بنام خدا اُس جوان کے کارگر ہو بادشاہ نے یونہین کیا جوان شہید ہوا حاضران مجلس سب یکبار بولے کہ ایمان لاے ہم ساتھ پروردگار اس جوان کے
بادشاہ نے غضب مین آکر کہا کہ کھائیان کھودو اور انمین آگ جلاؤ اور ان سب کو کنارے پر کھائیون کے بٹھاکر پوچھو جو ایمان رکھتا ہو اُسے کھائی مین
گراکر آگ مین جلادو اسیطرح کرنے لگے حق تعالی انکو فرماتا ہی اصحاب الاخدود یعنے صاحب کھائیون کے النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ کہ آگ تھی بہت
ایندھن والی اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ جسوقت کہ وہ اوپر کنارے آگ کے بیٹھے تھے وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ اور
بادشاہ اور صحاب اُسکے اوپر اس چیز کے کہ کرتے تھے ساتھ مسلمانون کے حاضر تھے اور مشاہدہ کرنیوالے اُسکے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور نہین انکار کیا تھا اصحاب اخدود نے مومنون مین سے کسی چیز کا مگر یہہ کہ ایمان لاوین
ساتھ خدا غالب کے کہ غفات سے اُسکے ڈرا چاہیے تعریف کیے گئے کہ رحمت سے اُسکے امید رکھا چاہیے وہ خدا کہ واسطے اُسکے ہی بادشاہی آسمانون
کی اور زمین کی ساتھ خوف رکھیے اُسی سے اور امید ہی کہ وہی ہی عزیز اور حمید ہی اور ہی بادشاہ چرخ برین ہی حکم مین اُسکے زمان و زمین ہی وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اور اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے افعال اور اقوال مومنون اور کافرون کے سے گواہ ہی اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ تحقیق جن لوگون نے ایذا دی اور فتنے مین ڈالا ایمان والونکو اور ایمان والیونکو یعنے عذاب یا آگ مین جلاکر
پھر نہ پھرے طرف خدا کے اور کفر سے نہ توبہ کی پس واسطے انکے عذاب ہی دوزخ کا اور واسطے اُنکے ہی عذاب آگ جلانیوالی کا لکھا ہی کہ وہی آگ
جو اُنھون نے کھائیان کھود کر جلائی تھی چالیس گز بلند ہوگئی اور اُسنے اُن سب کافرونکو گھیر کر جلا دیا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لاے اور کام کیے اچھے واسطے اُنکے بہشتین ہین جاری ہین نیچے درختون یا مکانون اُنکے
کے نہرین ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ یہہ ہی مراد پانا بڑا کہ دنیا و مافیہا اُسکے آگے ناچیز محض ہی اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ تحقیق پکڑنا
پروردگار تیرے کا البتہ سخت ہی جس کسیکو کہ عذاب کفر مین پکڑا نجات اُسکو نہین اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ تحقیق وہی ہی پہلے بار ظاہر کرتا ہی
بطش کو دنیا مین کافرون پر اور وہی دوبارہ کریگا اُسکو انپر آخرت مین اور یہہ نشانی عدل کی ہی وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ اور وہی ہی
بخشنے والا اُس شخص کو کہ توبہ کرے دوست رکھنے والا اُس کسیکو کہ اُسکے حکم پر چلے اور یہہ علامت فضل کی ہی سے عدل سے ہمکو جلادے
اور گلاسے ہی فضل سے سیر گلستان وہ دکھاے ہی عدل رحمت ہم خطاکارون کو ہی فضل رحمت ہم گنہگارونکو ہی فضل ہی کر تو ہی ذو الفضل
العظیم ہی عدل کو مت کام فرما ای کریم ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ صاحب عرش کا یا مالک ملک کا بزرگوار ذات او صفات مین فَعَّالٌ
لِّمَا يُرِيْدُ کرنیوالا جو کچھ چاہے هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ کیا آئی ہی تیرے پاس بات لشکرون فرعون کی اور ثمود
کی یعنے تیرے تسلی کیواسطے تجھ پر اوتارا احوال کافرونکے لشکرونکا جو پیغمبرون پر آئے تھے اور یہہ باتین اتری ہوئین سنکر وے قبول نکین بلکہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں بیچ جھٹلانے کے وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ اور خدا گرد اگرد اُنکے سے گھیرنیوالا ہی یعنی قدرت اسکی محیط ہی اوپر اُنکے سب کے ہیچ کر نکل نہیں سکنے کے اور ایسا نہیں ہی جیسا گمان کرتے ہیں کافر قرآن شریف کے حق میں کہ شعر یا سحر یا کہانت ہی بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ بلکہ وہ قرآن ہی بزرگ لکھا گیا بیچ لوح کے جو محفوظ ہی تغیر اور تحریف سے معالم التنزیل میں لکھا ہی کہ لوح ایک دُرِ دانہ سفید کی ہی طول اُسکا آسمان سے زمین تک اور عرض اُسکا مشرق سے مغرب تک اور کنارے اُسکے یاقوت کے اور وہ کنار فرشتہ میں ہی یمین عرش پر سورۃ الطارق مکیۃ وھی سبع عشر ایۃ سورۃ طارق مکی ہی اسمین سترہ آیتیں اور اکسٹھ کلمے اور دو سو تین حرف ہیں فواصل اسکی ق ع ا ہیں اور ربط اسکا ساتھ بروج کے ظاہر ہی کہ افتتاح دونوں کا واحد ہی وہان بھی قسم کھا کر سورۃ الطارق مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سبع عشر ایۃ آسمان کی مدعا شروع کیا تھا یہان بھی اسیطرح ذکر فرمایا لکھا ہی کہ ایک رات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے ایک ستارا آسمان پر ٹوٹا شعلہ عظیم اُس سے نکلا ابو طالب نے ڈر کر کہا کہ یہہ کیا چیز ہی آپنے فرمایا کہ یہہ ستارا ہی اُس سے شیطان کو آسمان سے بھگاتے ہیں نشانہ قدرت الٰہی ہی اسیوقت جبرئیل علیہ السلام یہہ سورت لیکر نازل ہوئے وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ قسم ہی آسمان کی اور رات کے آنیوالی کی اور کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو تاکہ جانے تو کہ کیا ہی رات کو آنیوالا ستارا چمکتا ہوا روشن شعلہ آتش کی طرح اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ نہیں کوئی جی مگر اوپر اُسکے نگہبان ہی کہ قول اور عمل اُسکے نگاہ رکھتا ہی اور گھیرتا ہی فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ پس چاہئے کہ دیکھے آدمی یعنی جو منکر بعث اور حشر کا ہی اُسے چاہئے نگاہ کرے کہ اصل ایجاد میں کس چیز سے پیدا کیا گیا ہی خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ پیدا کیا گیا ہی پانی اچھلنے والے سے کہ نکلتا ہی درمیان پشت مردان اور استخوانہا سینۂ زنان سے اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر پھیر لانے اُس پانی کے کہ رحم میں ہوتا ہی البتہ قادر ہی یا اوپر اُٹھانے بعد موت کے قدرت والا ہی يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ جسدن کہ ظاہر کیجاوینگی چھپی باتیں تا کہ اچھی اور بری تمیز ہوں یا فرائض اعمال عرض کرینگے جیسے روزہ اور غسل جنابت اور وضو کہ آدمی اُسکے عمل پر قادر تھا اور نہیں کیا یا بردہ اُٹھا وینگے چھپے کاموں سے اور بہت رسوائی ہوگی فرد عمل ناشائستہ جو پیدا ہوں تو ایسی مجمع میں کیوں نہ رسوا ہوں اور جب چھپے عمل ظاہر ہونگے فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ پس نہوگا واسطے انسان کے کچھہ زور کہ اپنا عذاب دور کر سکے اور نہ مدد دینے والا اور کوئی کہ بلا کو اٹھانے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ قسم ہی آسمان چکر مارنیوالی کی اور زمین پھٹنے والی کی کہ اُس سے آب و گیاہ نکلتا ہی اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ تحقیق قرآن شریف البتہ بات ہی جدا کرنیوالی درمیان حق اور باطل کے یا سخن درست اور راست ہی وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ اور نہیں وہ بیفائدہ اور کھیل اور جھوٹ اور ہنسی اور ٹھٹھا اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا تحقیق معاندان و بدکیش مکر کرتے ہیں ایک مکر اور میں بھی مکر کرتا ہوں ایک مکر یعنی جزا دیتا ہوں اُنکے مکر کی مناسب اُسکے فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا پس ڈھیل دے کافروں کو یعنی شتابی مت کر طلب ہلاکت میں اُنکے ڈھیل دے اُنکو ایک مدت تک کہ جلد ہی ہلاک ہو جاوینگے حکم امہال کا منسوخ ہی ساتھ قتال کی آیت کے سورۃ الاعلی مکیۃ وھی تسع عشر ایۃ سورہ اعلی مکی ہی اسمین انیس آیتیں اور بہتر کلمے اور دو سو اکیانوے حرف ہیں فواصل اسکی [illegible] ہیں اور ربط اسکا ساتھ طارق کے یہہ ہی کہ دونوں میں ذکر آفرینش کا اور حیات کا دنیا اور آخرت کے اور ذکر قرآن کا ہی

سورۃ الاعلی مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تسع عشر ایۃ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے کی کہ برتر ہی الحاد سے یا ساتھ پاکی کے تعریف کر آفریدگار اپنے کو اور صفات ناشایستہ سے اُسکی تنزیہ کر یا کہہ سبحان ربی الاعلی حدیث شریف میں وارد ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اجعلوا فی سجود کم پڑھا کرو اُسکو سجدہ میں اپنے الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى وہ خدا کہ پیدا کیا سب چیز کو پس درست کی خلقت ہر ایک کی یا عطا فرمایا جو کچھہ مخلوق کو درکار تھا یا پیدا کیا سب چیزوں کو آدمی کے اور درست کئے اعضا اور اجزا اُسکے ساتھ قانون حکمت کے وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى اور وہ خدا جسنے اندازہ کیا اور یوں کو پس راہ دکھائی اُسکے کسب کی یا مقدر کیا

منافع کو اور ہدایت فرمائی ساتھ استخراج انکے کے یا تقدیر کی مدت رحم میں بچے کی اور راہ دکھائی وہان سے نکلنے کی وَالَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی اور وہ خدا جسنے نکالا زمین سے گھانس چارا چارپایونکی خوراک فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی پس کر دیا اُس گھانس وتیدہ کو بعد سبزی کے خشک پژمردہ سیاہ مخفقون نے یہان سے نکالا ہی کہ گھانس نفعی دنیاوی ہین کہ پہلے تر و تازہ معلوم ہوتے ہین پھر تھوڑی مدت مین باخزان حوادث سے سیاہ طراوت ہو جاتے ہین فرد غرور دنیا ایسی ہی سخت ابی رافت کہ یہ کشت تر و تازہ شتابی خشک ہوتی ہی روایت ہی کہ جبرئیل علیہ السلام جو کوئی آیت یا سورۃ لاتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو اول سے آخر تک پڑھتے تھے تاکہ فراموش نہو حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰۤی شتاب پڑہاوینگے ہم تجھکو پس بھولیگا تو اسکو یا جلد ہو گا کہ تجھ پر پڑھینگے ہم قرآن یعنے جبرئیل ہمارے امر سے تجھ پر پڑھیگا پس فراموش نکریگا تو اسکو بسبب قوت حافظہ کے کہ تجھے دی ہو یہ بشارت ہی حق تعالی کی طرف سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جو ہم تجھ پر نازل کرینگے وہ نہ بھولیگا تو اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو چاہے اللہ اِنَّهٗ یَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا یَخۡفٰی تحقیق خدا جانتا ہی ظاہر کو احوال خلق سے اور اُس چیز کو کہ پنہان ہی اطوار انکے سے وَنُیَسِّرُكَ لِلۡیُسۡرٰی اور آسان کرینگے ہم اور توفیق دینگے ہم تجھکو واسطے شریعت آسان کے فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰی پس نصیحت کر ساتھ قرآن کے اگر نفع کرے نصیحت مسلمانونکو مفسرون نے لکھا ہی کہ اگر نفع کرے یا زیان یعنے تو پند دنیا مت چھوڑ لوگ اُس سے نفع لیوینگے وا ہون یا نہون فرد سنکے رفت معنی آیات کو صرف حق تو کر اوقات کو ذکر جیسا شرط بلاغت کو ادا مان یا مت مان ہی بات کو سَیَذَّكَّرُ مَنۡ یَّخۡشٰی شتاب نصیحت پکڑیگا جو کوئی کہ ڈرتا ہی خدا سے وَیَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَی اور پہلو تہی کریگا نصیحت سے بدبخت بڑا یعنے کافر کہ فاسق اشقی ہی الَّذِیۡ یَصۡلَی النَّارَ الۡكُبۡرٰی وہ جو داخل ہوگا آگ بڑی مین دوزخ کے کہ اور آگون سے بہتر اور سوزندہ تر ہی حدیث مین ہی کہ آگ تمہاری یعنے دنیا کی ایک جزو ہی ستر جزو ون آتش جہنم سے اور لکھا ہی کہ نار کبری طبقہ سفلی مین ہی کہ آل فرعون اور منافق اور منکر مائدہ عیسی علیہ السلام کے وہان ہونگے اور نار صغری طبقہ علیا مین ہی کہ مقام گنہگاران امت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم ہی ثُمَّ لَا یَمُوۡتُ فِیۡهَا وَلَا یَحۡیٰی پھر وہ بدبخت پڑا نہ مریگا بیچ آگ بڑی کے تا آرام پاوے اور نہ جیگا اُس زندگی سے کہ راحت ہو قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰی تحقیق چھٹکارا پایا اور بامراد ہوا وہ شخص جو پاک ہوا کفر اور معصیت سے وَذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی اور یاد کیا نام پروردگار اپنے کو ساتھ دل اور زبان کے پس نماز پڑھی کہ نشانی اسلام کی ہی یا پاکیزگار ہوا جسنے کہ طہارت کی اور تکبیر احرام کی اور نماز پنجگانہ ادا کی یا جس نے صدقہ فطر کا دیا اور تکبیرین عید کی کہین اور نماز عید پڑھی بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا بلکہ اختیار کرتے ہو تم زندگانی دنیا کی یہ خطاب اہل شقاوت کو ہی کہ دنیا مین مشغول ہین کام آخرت کے نہین کرتے وَالۡاٰخِرَةُ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی اور آخرت بہتر ہی اور بہت باقی اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی تحقیق یہ سخن البتہ بیچ صحیفون پہلوں کے ہی جو قبل قرآن کے نازل ہوئی ہین صُحُفِ اِبۡرٰهِیۡمَ وَمُوۡسٰی صحیفہ ابراہیم کے کہ بیس ہین اور موسی کے جو الواح ہین سورۃ الغاشیۃ مکیۃ وھی ست عشرۃ آیۃ سورہ غاشیہ مکی ہی اسمین چھبیس آیتین ہین اور نیز اکانوے کلمے اور تین سو اکیاسی حرف اسمین فواصل اُسکی مرعہ ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ اعلی کے یہ ہی کہ دونون مین ذکر مومنون اور کافرون کا اور وعدہ اور وعید کا ہی سورۃ الغاشیۃ

مکیۃ وھی بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ست عشرۃ آیۃ

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِیۡثُ الۡغَاشِیَةِ کیا آئی ہی تیرے پاس بات ڈھانکنے والی کہ قیامت ہی اور وہ چھپا لیگی خلایق کو اپنے دہشت سے کہ ہیبت اُسکی گھیر لیگی وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ کئی منہ اُسدن ذلیل ہونیوالے ہین یعنے منہ والے خوار بمقدار ہونگے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ کام کر نیوالے رنج کھینچنے والے اُن کاموں مین یعنے دوزخ وہان بیچ کام کرینگے کہ اُن سے رنج انکو پہنچیگا جیسے سلاسل آتشین کھینچینگے اور حوض کھود نیگے گڑہون اور اوپر نیچے ہونگے عقبات دوزخ مین تَصۡلٰی نَارًا حَامِیَةً داخل ہونگے آگ جلتی مین یہ قرأت حفص کی ہی بفتح تا اور بضم تا اور وہکی قرأت ہی یعنے داخل کئے جاوینگے آگ نہایت گرم رسیدہ مین تُسۡقٰی مِنۡ عَیۡنٍ اٰنِیَةٍ پلائے جاوینگے چشمہ کھولتے ہوئے مین سے وقت غلبہ پیاس کے لکھا ہی کہ جس روز کہ آگ پیدا کی ہی اُس پانی کو اوٹاتے ہین لَیۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِیۡعٍ نہین واسطے

انکے کھانا مگر ضریع سے ضریع گھاس ہی خار دار چارپایونکا اسوقت کہ تر ہو اور جب خشک ہوتی ہی تو کوئی دابہ اسکے گرد نہین پھرتا اُسکو شبرق کہتے ہین اور خشک
کو ضریع اور بعضون نے کہا ہی کہ نام ہی قوم ہی جیسے تصور کرتے ہین غرض دوزخ مین آگ کا درخت ہوگا ضریع کی شکل ابو جہل نے جو یہہ آیت سنی کہنے لگا کہ کیا ابضا ابقہ ہی ضریع
وہان فربہ کریگا جیسے یہان ہمارا اونٹونکو کرتا ہی یہہ آیت اُتری کہ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ نہ موٹا کرتا ہی ضریع دوزخ کا کسیکو اور نہ کفایت کرتا ہی بھوک سے
یعنے مقصود کھانے سے یہہ دو چیزین ہین سو اسمین ایک نہین وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ منہ اُسدن تازہ ہونگے اُنعمت سے یعنے صاحب نعمت کے متنعم اور رونق ہونگے
لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ واسطے سعی اپنے کے راضی ہونگے یعنے عمل جو اچھے کیے ہونگے انکا ثواب دیکھ کر راضی ہونگے فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ بیچ بہشت بلند قدر کے لَّا تَسْمَعُ
فِيهَا لَاغِيَةً نہ سنینگے بیچ بہشت کے کلام بیہودہ کیونکہ کلام وہانکا ذکر خدا ہی یا نہ سنیگا تو ای مخاطب وہان کلام بیہودہ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ بیچ بہشت کے
چشمہ جاری ہوگا کہ پانی اُسکا منقطع نہوگا فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ بیچ جنت کے تخت ہین بلند اٹھائے ہوئے سونیکے مرصع موتی اور یاقوت سے معالم التنزیل مین
ہی کہ مرفوع ہونگے ہوا پر جب صاحب اُنکے چاہینگے کہ بیٹھین اُنپر وہ نیچے اُتر آوینگے اور جب وہ بیٹھ جاوینگے پھر بلند اپنے مقام پر ہو جاوینگے وَأَكْوَابٌ
مَّوْضُوعَةٌ اور بیچ بہشت کے آبخورے ہونگے دھرے آگے بہشتیون کے وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ اور تکیہ صف باندھے ہوے یعنے رکھے ہوئے اوپر تلے وَزَرَابِيُّ
مَبْثُوثَةٌ اور مسندین بچھی ہوئین امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ جب کفار نے لفظ سرر مرفوعہ کا سُنا آپسمین کہا کہ یہہ کہان ہی اگر ہووینگے تو بلال اور حباب
اور مثل اُنکے جو ہین انکو مدت چاہیئے کہ اُن تختون پر چڑھین اور فرصت درکار ہی جو اس بلندی سے اُترین حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى
الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ پس نہین دیکھتے کفار طرف اونٹون کے کہ قدرت ہماری سے کیونکر پیدا کیے گئے ہین یعنے باوجود اس بلندی اور بڑائی کے ایک لڑکے کے تابعدار ہوتے
ہین نکیل پکڑ کے لیے پھرتا ہی اور بوجھ چڑھاتا ہی اُترتا ہی پس بہشتیون کی اُترنے چڑھنے مین تختونکے تعجب کرتے ہین ہمنے یہان جیسا اسکو مسخر کر دیا ہی ویسے ہی وہان تخت
بہشتیونکے حکم مین کر دینگے اسمین اچنبھا کیا ہی سمجھ لیجیے کہ خلقت شتر کی دال بکمال قدرت الہی ہی کہ بڑا ہی اور بوجھ اُٹھاتا ہی اور سب کا فرمانبردار ہی اور قانع ہی سب
گیاہ پر اور صبر کرتا ہی پیاس پر اسیواسطے بیابان بے آب کو قطع کرتا ہی اور جو مطلوب چیزین ہین جوان سے وہ سب اسمین ہین نسل حمل شیر لحم رکوب قطعہ افلا ینظرون
پڑھکر دیکھئہ کیا شترین بھی صنع صانع ہی جو دھر و بوجھ سو اُٹھاتا ہی جو کھلاؤ سو اُسپہ قانع ہی وصف پیدا یہہ کر پھاری رفت راہ عرفان کا کون مانع ہی تبیان مین
لکھا ہی کہ مخاطب عرب ہین اور اکثر یہہ جنگلون مین رہتے ہین مال انکا اونٹ ہی اور جسطرف نگاہ کرتے ہین سو آسمان اور زمین اور پہاڑ دیکھتے ہین اسیواسطے بعد ذکر
اونٹ کے حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ اور کیا نہین دیکھتے طرف آسمان کے کہ ساتھ حکمت ہمارے کیونکر بلند کیا ہی بے ستون وَإِلَى
الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ اور طرف پہاڑون کے کہ کسطرح گاڑے گئے ہین اور محکم کیے وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ اور طرف زمین کے کہ کسطرح بچھائے
گئے تاکہ جگہہ آرام کی خلق کو ہو فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ پس نصیحت کر بیچ دیکھنے دلایل قدرت کے سوا اسکے نہین کہ تو نصیحت کرنیوالا ہی لَّسْتَ عَلَيْهِم
بِمُصَيْطِرٍ نہین تو اوپر انکے داروغہ کہ زبردستی ایمان لاوے یہہ آیت منسوخ ہی ساتھ آیت قتال کے إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ مگر جس نے منہ پھیرا بعد نصیحت سنیکے
اور کافر ہوا فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ پس عذاب کریگا اُسکو اللہ تعالی عذاب بڑا آخرت کا کیونکہ دنیا مین بھی قحط اور قتل اور قید مین معذب تھے إِنَّ
إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم تحقیق طرف ہماری ہی یعنے طرف جزا ہماری کے بازگشت انکی پھر تحقیق اوپر ہمارے ہی حساب لینا انکا مختبر مین سورۃ الفجر
مکیۃ وہی ثلاثون آیۃ سورۃ فجر مکی ہی اسمین تیس آیتین اور ایکسو انتیس کلمہ اور پانچ سو ستانوے حرف ہین فواصل اسکی ہاذ بہا اور ربط اسکا ساتھ سورۃ غاشیہ کے
یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھ وعید اور تہدید کے تھا سورۃ الفجر مکیۃ وہی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ثلاثون آیۃ افتتاح اسکا بھی وعید اور تہدید موکد بقسم ہی
وَالْفَجْرِ قسم ہی فجر کی کہ وقت مناجات دوستان ہی یا نماز صبح کی کہ آرام جان بیدلان ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے روز اول محرم ہی کہ سال اُس سے شروع ہوتا ہی
یا اول ذی الحجہ ہی کہ دس راتین متبرک اس سے ملی ہین یا بامداد دینہ ہی کہ حج مسکینان ہی یا صباح روز عرفہ ہی کہ وقت دعا اور نیاز حاجیان ہی یا صبح روز عید ہی کہ جسمین

غم الم البعید ہی یا اول روز قیامت ہی کہ بڑا صاحب کرامت ہی نیشاپور میں لکھا ہی کہ یہہ اشارہ با نفجار آب ہی اصابع مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضے کہا ہی
نظم فلسم انفجار آب عیون سے کھانا اسجا ہی حضرت یحیٰی یا مراد اس سے ہی مجھ ابدل سنگ صالح سے انفجار ابل یا اشارہ ہی سنگ موسیٰ سے انفجار عیونکا سوج اسکا ثبوت
اسکا بھی کتاب سے ہی انفجار مطر سحاب سے ہی یا کتابت ہی بیہان تک نام بہشتیم محرم جو دس ہی یکدم وَلَيَالٍ عَشْرٍ اور قسم ہی راتوں دس کی یعنے ذی الحجہ کی کہ
عرفہ اسمیں ہی یا عشرہ محرم کی کہ عاشورہ اسمیں ہی یا عشرہ آخر رمضان کی کہ شب قدر اسمیں ہی یا عشرہ میانہ شعبان کی کہ شب برات اسمیں ہی وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ اور
قسم جفت کی اور طاق کی مراد جفت سے نفسا لی وصاف مخلوقات ہی جیسے عزت و ذلت و عجز اور قدرت و علم و جہل و ضعف و قوت و حیات و موت و مراد
وتر سے انفراد صفات الٰہی ہی جیسے عزبی ذل اور قدرت بے عجز اور علم بے جہل اور قوت بے ضعف و حیات بے موت یا شفع خلق ہی چنانچہ فرمایا ہی وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ
اور وتر خالق ہی کہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور بعضے کہتے ہیں جفت و طاق عناصر و افلاک ہیں یا بروج اور سیارات یا نماز صبح اور شام یا دریچہ جنان و درکات نیران یا
نحر اور عرفہ یا دو و نو سجدین مکے اور مدینہ کی او مسجد اقصٰی یا جبلین کوہ صفا اور مروہ و بیت الحرام وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ اور قسم رات کی جب چلنے لگے یعنے شب قدر
عین المعانی میں ہی کہ شب مزدلفہ ہی اور صحیح یہہ ہی کہ عام ہی هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ کیا بیچ اسکے کہ یاد کیا ہیں قسم ہی واسطے صاحبوں عقل
وانی کے کرتا اعتبار کریں اور جانیں کہ یہہ قسم ہی تحقیق وہ موکد اور جواب اسکا یہہ ہی کہ عذاب کرینگے ہم جھٹلانیوالونکو أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ کیا نہیں دیکھا
تو نے اور نہیں جانا کہ کیونکر کیا پروردگار تیرے ساتھ قوم عاد کے إِرَمَ یعنے عاد بن ارم ارم نام عاد دادا کا ہی اسطرح عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام اور بعضوں نے
کہا ہی کہ ارم نام شہر کا ہی اس تقدیر پر اول ارم میں بیس عادونکا وصف کرتا ہی حق تعالیٰ کہ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ صاحب ستونوں کے یا
یا صاحب خیموں کے جھکے نہیں پیدا کیا گیا مثل انکے کوئی قبیلہ بیچ درازی قد اور بزرگی جسم کے بیچ شہروں کے اور انہہ یہہ ہی کہ ارم نام عادیونکے شہر کا ہی اور ذات العماد صفت
اسکی ہی یعنے شہر ارم صاحب ستونونکا ہی ایسے کہ کوئی مانند اسکے بیچ شہروں کے نہیں قصہ اسکا مختصر یہہ ہی کہ عبد اللہ بن قلابہ اپنا اونٹ ڈھونڈھنے صحرا عدن میں پھرتے تھے یکبارگی
شہر کی فصیل نظر آئی وہاں گئے تلاش کرتا دستگیر دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ کوئی آدمی نہیں کواڑ اسکے کھلے ہیں ہر طرف پھرتے ہیں حیران ہیں اندر محل کے دیکھے ستونو زبرجد
یاقوت کے بنا کئے ہوا ایک خشت سونے کی ایک چاندی کی لگی ہوئی فرش انکا سب مشک اور سنگریزونکی جگہہ مروارید آبدار پڑے ہوئے اور گرد ہر محل کے نہر جاری ہیں آب میں انکے لو لو اور جواہر بیچ
ہوئے اور درخت اوپر انکے ترکی سی برگ زبرجد کی شگوفہ جسم درلالی کے تب کہنے لگے کہ هَذِهِ الْجَنَّةُ الَّتِي وُعِدَ بِهَا الْمُتَّقُونَ فردوس یا یہہ ہی بہشت اعلیٰ جسکے دینے کا وعدہ کیا
پرہیزگارونکو حق تعالیٰ نے کچھ جواہر ان سے اٹھا اپنی پشت پر رکھ یمن کو گئے لوگوں نے وہ گوہر انکے پاس دیکھکر سمجھا کہ خزانہ انکے ہاتھ آیا ہی یہہ بات مشہور ہوئی حضرت معاویہ تک
حاکم شام تھے انہوں نے سنکر انکو بلایا انہوں نے سب حکایت بیان کی پھر معاویہ نے کعب احبار کو طلب کرکے پوچھا کہ دنیا میں کوئی ایسا شہر ہی کہ بنا اسکی زر و نقرہ کی ہو اور درخت اسکے سب جواہر ہوں
کعب نے کہا کہ ہاں ایک شہر ہی کہ حق تعالیٰ نے اسکو قرآن شریف میں ذکر فرمایا ہی کہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ اسے شداد بن عاد نے بنایا ہی وہ بادشاہ عظیم القدر نو سو برس کی
عمر تھی جو عالم میں بادشاہ روی جواہر تھا سب جمع کرکر سو امیر ونکو کہ ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار نوکر تھے شہر ارم بنانیکو بھیجا پانسو سال میں وہ اتمام کو پہنچا دس برس تیاری میں انکے جانیکی کی
سب امرا اور ملوک عالم کو جمع کیا پھر ارادہ سلطنت سے اپنے اس شہر کو چلا ایک منزل وہ شہر رہا تھا کہ حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو وہاں بھیجا اسنے ایک آواز کی یہہ سب مر گئے اور
وہ شہر نظر مردم سے چھپا لیا اور بعضے کتاب میں لکھا ہی کہ تیری حکومت میں ایک مرد کوتاہ قد سرخ رنگ سبز چشم ستہ پر خال دراز گردن بر علامت والا ہوگا وہ اونٹ
ڈھونڈھتا ہوا وہاں جا نکلیگا اور اس شہر کو دیکھیگا پھر کعب نے یہہ کہکر منہ پھیر کر جو دیکھا ابن قلابہ نظر پڑ گیا کہا هو والله ذلك الرجل وہ قسم ہی حق
تعالیٰ کی کہ یہی رجل ہی وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ اور دوسری کیا کیا خدا نے ساتھ قوم ثمود کے جنہوں نے تراشا تھا پتھروں کو
واسطے ما وا اپنے کے بیچ وادی قرٰی کے وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ اور دوسری کیا کیا ساتھ فرعون صاحب میخونکے کہ نزدیک اسکے
اسنے بازی کسکے یا بطریق تعذیب کرتے تھے یا صاحب ملک قوی اور لشکر بڑیکے الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ یہہ سب جنہوں نے ساتھ جہل اور غرور کے سرکشی

کی یہہ شہر دینکے جہاں حاکم تھے فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ پس بہت کیا بیچ شہروں کے فساد کہ وہ مخالفت حق کی تھی اور ظلم خلق پر فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ
سَوْطَ عَذَابٍ پس ڈالا اوپر انکے پروردگار تیرے نے کوڑا عذاب کا سوط کوڑے اور تازیانے کو کہتے ہیں یہاں حق تعالی نے انکے عذاب کو سوط ارشاد کیا یہ اسمین
اشارہ ہے کہ عذاب دنیا کا انکے نسبت بعذاب آخرت ضرب تازیانہ ہے بہ نسبت ضرب شمشیر اور سوط ہر طرح کے عذاب کو بھی کہتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ
تحقیق پروردگار تیرا البتہ بیچ گھات کے ہے یعنے جیسے کوئی کسی کے گھات میں ہوتا ہے اور اس سے وہ چیز فوت نہیں ہوتی اسیطرح حق تعالی سے کچھہ چیز فوت
نہیں ہوتی سب کو دیکھتا ہے اور سب کچھہ سنتا ہے اس سے کوئی شی چھپی نہیں فرد ہر بنا کا تم ایسے اہل مرطاق سمجھو بعلم السر و الخفی صفت حق سمجھو فَاَمَّا الْاِنْسَانُ
اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ پس جو انسان ہے یعنے ابی ابن خلف جب آزماتا ہے اسکو پروردگار اسکا ساتھہ تونگری اور نیک حالی کے پس
عزت دیتا ہے اسکو بجاہ اور نعمت دیتا ہے اسکو بفراخی رزق یا کشود کار اسکا کرتا ہے فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ پس کہتا ہے پروردگار میرے نے بزرگ کیا مجھکو اور مجھے
بہت نعمتیں دیں وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ اور جب آزماتا ہے اسکو ساتھہ درویشی اور سختی کے پس تنگ کرتا ہے اوپر اسکے رزق اسکا فَيَقُوْلُ
رَبِّيْٓ اَهَانَنِ پس کہتا ہے پروردگار میرے نے ذلیل کیا مجھکو سمجھ لیجیے کہ کافر عزت اپنی تونگری میں جانتے تھے اور اہانت اپنی درویشی میں یہہ سب قصور انکے فہم کا
تھا کیونکہ درویشی میں آسایش بیجا ہے اور درویشونکو آرام بے حد فرد ابدال تونگری بہ کرا ب فقر خطبہ از حت سمجھ فقیر میں گر یہی تو ہوشیار کَلَّا ہرگز نہیں یوں کہ گمان
کرتے ہو تم اے کافرو بلکہ کرامت ساتھہ طاعت کے ہے اور مذلت ساتھہ معصیت کے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اور سمجھو کہ میں تمکو ساتھہ فقر اور تنگدستی کے اہانت نہیں کرتا
بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ بلکہ اہانت تمہاری اس سبب سے ہے کہ نہیں حرمت کرتے تم یتیم کی اور نفقہ نہیں دیتے وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ اور نہیں
رغبت دلاتے تم ایک دوسرے کو اوپر کھانا کھلانے مسکین کے وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا اور کھاتے ہو تم مال میراث کو کھانا پورا یعنے حلال حرام میں فرق نہیں
اور عورتونکو اور لڑکونکو میراث نہیں دیتے اور پھر کھاجاتے ہو وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا اور دوست رکھتے ہو مال کو دوست رکھنا بہت كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا
دَكًّا ہرگز نہیں یعنی جب توڑی جاویگی زمین ریزہ ریزہ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور آویگا آیات قدرت اور آثار ہیبت پروردگار تیرے کا یعنے
ظاہر ہوگا اور آوینگے فرشتے بیچ میدان محشر میں صف بہ صف پیچھے صف کے باندھکر موافق رتبہ اور منزل اپنے کے تفسیر امام ابو اللیث میں لکھا ہے کہ ہر آسمان کے فرشتونکی علاحدہ
صف ہوگی وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ اور لایا جاویگا اسدن دوزخ کو حدیث شریف میں وارد ہے کہ دوزخ کے ستر ہزار باگ ہوگی ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے
کھینچتے ہونگے اور دوزخ جوش و خروش میں ہوگا کہ عرصات میں لا دینگے عرش کے پہلو پر رکھہ دینگے اسوقت تمام فرشتے اور پیغمبر ہیبت سے سر بزانو ہونگے اور کہینگے یارب
نفسی نفسی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پکارکر کہینگے یارب امتی امتی دوزخ کہیگا مالک یا محمد تجھے مجھہ سے اور مجھے تجھہ سے کیا کام ہے اللہ تعالی نے مجھے تجھہ پر حرام کیا
ہے يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى اسدن نصیحت پکڑیگا انسان اور آگاہ ہوگا قباحت اعمال اپنے سے یا یاد کریگا آدمی گناہونکو اپنے اور
کہاں ہے فایدہ نصیحت پکڑنیکا یا نفع یاد کرنیکا کیونکہ محل نصیحت پکڑنیکا دنیا ہے نہ عقبی اور بندہ جب دیکھیگا کہ نصیحت پکڑنا کچھہ سود نہیں کرتا حیران ہوکر يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ
قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ کہیگا اے کاش کہ میں پہلے بھیجتا میں اچھے عمل واسطے زندگانی اپنے کے اس عالم میں فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ پس اسدن
نہ عذاب کریگا کسیکو مثل عذاب خدا کے کوئی وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ اور نہ قید کریگا طوق و سلاسل کے کسیکو مانند قید کرنے خدا کے کوئی یعنے کوئی قادر نہوگا
عذاب کرنے اور قید کرنے پر کسیکے اسدن کیونکہ حکم اسدن اللہ ہی کا ہوگا اور کہیگا حق تعالی دنیا میں ہر مرگ مومن کو يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اے جان
آرام پکڑنیوالے ساتھہ ذکر میرے کے کہ شاکر تھے تو نعمت میں اور صابر تھے محنت میں ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً پھر جا تو دنیا سے طرف جگہہ وعدہ پروردگار
اپنے کے دراں حال کہ خوش ہے تو اسپر جو تجھے دیا ہے پسند کیا گیا ہے تو نزدیک خدا کے اور جبدن قیامت کا ہوگا تو کہیگا خدا فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ
پس داخل ہو بیچ گروہ بندوں اچھوں میرے کے اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے ساتھہ گروہ مقربوں کے سورة البلد مکیة وهي عشرون اٰية سورة البلد

مکی ہی اسمین بیس آیتین ہین اور بیاسی کلمہ اور تین سو بیس حرف ہین وصل اسکے یہہ ہین اور ربط اسکا ساتھ فجر کے یہہ ہی کہ دونون مین احوال کافرونکا اور وعید انکا
اور صفت مومنونکی اور وعدہ انکا ہی

سورۃ البلد مکیۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وہی عشرون آیۃ

لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ قسم کھاتا ہون مین اس شہر مکہ کی وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ اور حال آنکہ تو رہنے والا ہی بیچ اس شہر کے سمجھہ لیجیے کہ شہر مکہ کا موضع امن اور مورد خلق اور محل حج اور مکان بیت الحرام ہی اسواسطے اسکی قسم کھائی اور جگہہ رہنے کی آپکے بنائی تاکہ معلوم ہو کہ شرف مکان کا ساتھہ مکین کے ہی ہر چند کعبہ کو شرف ہوا کرم سے تیرے مروہ صفا پائی قدم سے تیرے مکہ مین چمکا ہی تیرے جلوہ کا نور دین ہی مدینہ ہوا دم سے تیرے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معنی ہین کہ تو حل ہوگا ساتھہ اس شہر مکہ کے یعنے تجھکو حلال ہوگا یہان کا قتل یہہ وعدہ ہی فتح مکہ کی اور اشارہ ہی قتل بعضے کفرہ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ اور قسم کھاتا ہون باپ کی یعنے آدم یا ابراہیم علیہم السلام کی اور اسکی جو اولاد ہی یعنے ذریۃ یا ذات مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضون نے کہا ہی کہ والد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور ما ولد امت انکی حق تعالی نے اپنے حبیب کی اور امت حبیب کی قسم کھائی ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ البتہ تحقیق پیدا کیا ہی ہمنے آدمی کو بیچ سختی اور رنج کے کہ بوقت ولادت اور رضاع اور فطام اور معاش اور حیات اور موت کے پہنچتا ہی یا پیدا کیا ابو الاسدین کو بیچ نہایت قوت کے احوال اسکا یہہ تھا کہ چمڑا پانون تلے دبا تا اور دس جوان کھینچتے چمڑا پھٹ جاتا اور یہہ سرکتا اسے دعوی اپنی قوت کا تھا کہ میرے برابر کوئی نہین ہی بہت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جفا کرتا تھا حق تعالی نے فرمایا اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْہِ اَحَدٌ کیا گمان کرتا ہی ابو الاسدین یہہ کہ ہرگز نہ قادر ہوگا اوپر اسکے کوئی کہ اس سے بدلا لیوے ہمارے پیغمبر کا لے یَقُوْلُ اَھْلَکْتُ مَالًا لُّبَدًا کہتا ہی ضایع کیا مین عداوت پیغمبر مین مال تو دہ کہ رشوت مین لوگونکو دیا تاکہ پیغمبر کو ایذا دین اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَہٗۤ اَحَدٌ کیا گمان کرتا ہی یہہ کہ نہین دیکھا اسکو کسینے مال خرچ کرنیکے وقت کہ اس سے پوچھتا کیون خرچ کرتا ہی یعنے خدا تعالی نے دیکھا ہی اور اس مال کی سزا دیگا اَلَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ عَیْنَیْنِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَیْنِ کیا نہین کی ہمنے واسطے اسکے دو آنکھین کہ اسنے دیکھے اور زبان کہ اس سے بات کرے اور دو لب کہ دہن اسکا چھپا دین اور کھانے پینے مین ایکہ مین اسکے مددگار ہین وَھَدَیْنٰہُ النَّجْدَیْنِ اور دکھلائے ہمنے اسکو دونو راہین بیچ بیان کی تاکہ بعد ولادت کے انہین چوس کر دودھہ پیا یا دکھائے ہمنے اسکو راہ حق اور باطل کی ساتھہ نازل کرنے کتابکے اور بھیجنے رسول کے فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَۃَ پس نہ گذرا بیچ گھاٹی کے یعنے رنج نہ کھینچا مخالفت نفس و ہوا مین حاصل سخن یہہ ہی کہ کیون مال عداوت پیغمبر مین دیا اور رنج مخالفت مین نفس اور ہوا کی نہ کھینچا وَمَاۤ اَدْرٰىکَ مَا الْعَقَبَۃُ اور کیا جانا تو نے کہ کیا ہی عقبہ فَکُّ رَقَبَۃٍ چھڑا دینا گردن کا غلامی کے قید سے یعنے قرض مکاتب مین مددگاری کی یعنے کسی کا غلام ہو اور درمیان اسکا کہے کہ تو لے تنخواہ روپیہ لاکر پھر آزاد ہی وہ روپیہ دیکر اسے آزاد کروانا مراد دکھائے ہی اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَۃٍ یا کھانا کھلانا بیچ دن بھوک والے کے یعنے جب طعام بدشواری یا بسیر ہو سکونت کھلانا یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَۃٍ یتیم قرابت والے کو اَوْ مِسْکِیْنًا ذَا مَتْرَبَۃٍ یا مسکین خاک مین پڑے ہوئے کو یا کنایہ ہی کمال تنگدستی اور درماندگی سے یہہ شخص بہت کینہ رکھنے والا ہی یا قرضدار ہی یا بیمار ہی یا مسافر دور دراز ہی ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَۃِ پھر ہوا یہہ آزاد کرنیوالا یا کھانا کھلانیوالا ان لوگون سے کہ ایمان لائے کیونکہ قبول ہونا نیکیون کا شرط ایمان ہی اور وصیت کرتے ہین آپسمین ساتھہ صبر اوپر طاعتکے یا معصیت سے یا نصرت دین الہی مین اور انواع مشقت مین اور وصیت کرتے ہین ساتھہ رحم کرنیکے اوپر بندون خدا کے اُولٰۗىِٕکَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ یہہ لوگ مسلمان صابر اور مہربان اصحاب دستے ہین کہ جانب داہنی عرش سے بہشت مین جاوینگے یا صاحب یمن اور برکت کے ہین وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا ھُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَۃِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھہ نشانیون ہماری کے کتاب اور حجت ہی وہ ہین اصحاب دست چپ کے کہ انکو جانب چپ عرش کی دوزخ کو پہنچاوینگے یا اہل شامت اور نکبت ہین عَلَیْھِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَۃٌ اوپر انکے دوزخ ہین آگ ہی دروازے بند کیے ہوئے کہ اسمین معذب ہونگے نہ وہان دہوان نہ وہان ٹھنڈک پہنچیگی نہ وہان سے نکلیگا

سورۃ الشمس مکیۃ وہی خمس عشر آیۃ

سورہ شمس مکی ہی اسمین پندرہ آیتین چون کلمہ ایک سو چون ستائیس حرف ہین فواصل اسکے ہاہین اور ربط اسکا ساتھ بلد کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھ ذکر مومنون اور تشبیہ

کافرون کے تھا اس سورہ مین آیت قد افلح من زکیہا وقد خاب من دسیہا متضمن ہین دونون کے ذکر کا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم

والشمس وضحیہا قسم ہی سورج کی اور دھوپ اسکے کی جب بلند ہو مثل چاشت کو پہنچے والقمر اذا تلیہا اور چاند کی جب پیچھے آوے سورج کے

یعنے طلوع اسکا پیچھے غروب شمس کے ہو لیلۃ البدر مین یا پیچھے جاوے آفتاب کے یعنے غروب ہو بعد غروب شمس لیلۃ الہلال مین والنہار اذا جلیہا اور

قسم ہی دنکی جب روشن کرے زمین کو یا دور کرے تاریکی کو واللیل اذا یغشیہا اور قسم ہی رات کی جب ڈھانک لیوے آفاق کو یا آفتاب کو یعنے روشنی

آفتاب کی والسماء وما بنیہا اور قسم ہی آسمان کی اور اُس ذات مبارک کی کہ پیدا کیا ہی اسکو والارض وما طحیہا اور قسم ہی زمین کی اور

اُس ذات مبارک کی کہ بچھایا ہی اسکو ونفس وما سویہا اور قسم ہی جان آدم علیہ السلام کی اور اُس ذات مبارک کی کہ برابر کیا اسکو یعنے تسویہ کیے اسکے

اعضا کا فرمایا فالہمہا فجورہا وتقویہا پس جی مین ڈالی اُس نفس کے بدکاری اسکی اور پرہیزگاری اسکی یعنے بیان کی جواب قسم کا یہہ ہی قد افلح

من زکیہا تحقیق مراد کو پہنچا جسنے کہ پاک کیا نفس کو اپنے بُری خصلتون سے وقد خاب من دسیہا اور تحقیق نامراد ہوا جسنے کہ چھپایا ساتھ کفر کے اور

گم کرکے گاڑ دیا نفس اپنے کو ساتھ فسق اور جہالت کے یا گم کیا قدر اور مرتبہ اسکا ساتھ معصیت کے اور ضلالت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے تلاوت کے وقت یہہ دعا پڑھتے تھے اللہم آت نفسی تقویہا وزکہا انت خیر من زکیہا انت ولیہا ومولیہا سمجھ لیجیے کہ تزکیہ نفس حسنہ

تصفیہ دل ہی جب نفس شہوت اور ہوا سے پاک ہو تب دل اوسے تعلق ماسوا سے صفا ہو پھر نفس اپنے سے دور کل منا ہی جب ہو دل آئینہ نور الہی تب ہو کذبت

ثمود بطغویہا جھٹلایا ثمود یعنی قبیلہ ثمود نے بسبب سرکشی اپنے کے حضرت صالح علی نبینا وعلیہ السلام کو اذ انبعث اشقیہا جب اٹھا بڑا بدبخت قبیلہ

ثمود کا کہ قدار بن سالف تھا اور لوگونکو لیکر واسطے پانو کاٹنے ناقہ کے فقال لہم رسول اللہ ناقۃ اللہ وسقیہا پس کہا واسطے انکے صالح پیغمبر اللہ نے اوپر

انکے اور پیغمبر ہمارے پر صلواۃ اور سلام ہو چھوڑو محافظت کرو اونٹنی اللہ کی اور اسکے ایذا دینے سے ہاتھ اٹھاؤ اور کرو دست جاؤ اسکے پینے سے یعنے اپنے وقت پر

چھوڑ دو پانی پینے کو اسکو یعنے دو تاکہ عذاب الہی تمپر آوے فکذبوہ فعقروہا پس جھٹلایا صالح علیہ السلام کو نزول عذاب مین پس پانو کاٹ ڈالے اونٹنی کے

فدمدم علیہم ربہم بذنبہم فسویہا پس ہلاکت یکبارگی بھیجی اوپر انکے پروردگار انکے نے سبب گناہ انکے کے پس برابر کردیا خاک سے انکو یا برابر

کردیا دمدمہ کو یعنے ہلاکت ڈالنے کو کہ وہ سب چھوٹے بڑے گھر گئے ولا یخاف عقبیہا اور نہین ڈرتا خدا پچھاری ہلاکت سے یعنے سب کو ہلاک کردیا اور نہ ڈرا

تابعون انکے سے کیونکہ اس جناب عالی پر کسی کا دست رس نہین پھر کس کی طاقت کہ اُس سے بدلا لے جسکو چاہے ہلاک دم مین کرے سورۃ اللیل مکیۃ وہی

احدی وعشرون آیۃ سورہ لیل مکی ہی آیتین اکیس تین اور کلمہ تین سی دس حرف ہاہین فواصل اسکی ہاہین اور ربط اسکا ساتھ شمس کے یہہ ہی کہ دونون سورتین

مومنون کے وعدہ مین اور سورۃ اللیل مکیۃ وہی بسم اللہ الرحمن الرحیم احدی وعشرون آیۃ کافرون کے وعید مین ہین

واللیل اذا یغشی قسم ہی رات کی جب ڈھانکے عالم کو ساتھ ظلمت اپنے کے والنہار اذا تجلی اور قسم ہی دنکی جب روشن ہو اور ظلمت دور کرے رات

کی وما خلق الذکر والانثی اور قسم ہی اُس ذات مبارک کی جسنے پیدا کیا نر اور مادہ کو یعنے آدم اور حوا کو یا ہر نر اور مونث کو جمیع حیوانات سے اور جواب

قسم کا یہہ ہی ان سعیکم لشتی تحقیق سعی تمہاری بیچ کامون کے البتہ پراگندہ ہی یعنے مختلف ہی مناسب عمل کے بعضونکو ثواب اور کرامت ہی اور

بعضونکو عقاب اور ملامت پس اعمال مختلفہ اور جزا اسکی بیان فرماتا ہی فاما من اعطی واتقی پس جس کسی نے کہ دیا مال راہ خدا اور پرہیز کیا شرک

اور کبایر سے وصدق بالحسنی اور سچ مانا کلمہ نیک کو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی یا وعدہ عوض کو کہ وما انفقتم من شئ فہو یخلفہ اغلب مفسرین کہتے

ہین کہ یہہ سورت بیچ صفت ابوبکر صدیق کے نازل ہوئی ہی اور بیچ صفت امیہ بن خلف یا ابوجہل بن اثیر ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ یہہ سورت دو شخصونکی

شامل ہیں آیتیں ہیں ایک اتقی کہ امام صدیقوں کا ہی اس سے مراد وہ کون ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک اشقی کہ پیشوا بدبختوں کا ہی اہل ضلالت کے وہ ابوجہل ہی اور بیچ
اول سورت میں کہ قسم رات دن کی کھائی ہی اشارہ ہی ایک کی نورانیت پر یعنی شب ضلالت میں کسیکو ویسی گمراہی نہ تھی جیسے ابوجہل
شقی کو اور روز دعوت میں کسی کا ایسا نور ہدایت نہ تھا جیسا ابوبکر تقی کا فخر صدیق تقی امام اصدق پر روشن ہوا جس سے کلمہ حق لکھا ہی کہ امیہ بن خلف کے
حضرت بلال غلام تھے وہ طرح طرح سے انکو آزار دیتا تھا کہ دین سے پھر جاویں لیکن یہ محبت الہی میں اور مضبوط ہوتے تھے سچ ہی کہ شعر جس جا کہ نہتہا گل
ارادہ ہی چنانچہ ہی جو اتنی محبت زیادہ ہی ایک دن امیہ نے بلال کو خاک گرم پر لٹایا اور ایک سل سینہ پر دھری اور یہ اس حال میں احد احد کہتے تھے
حضرت ابوبکر صدیق اوپر سے گذرے یہہ احوال مشاہدہ کر کر دل انکا جل گیا کہا ای امیہ وای تجھ پر کہ دوست خدا کو ایسا عذاب دیتا ہی امیہ نے کہا ای ابوبکر اگر تمہارا
دل بہت کڑہتا ہی تو اسے مجھ سے خرید لو ابوبکر نے کہا کس قیمت پر بیچتا ہی کہا بدل نسطاس رومی جو تمہارا غلام ہی وہ مجھے دو اور اسکو مجھ سے لو اور نسطاس کا
یہہ حال تھا کہ دس ہزار دینار اسکے پاس تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدام اس سے کہتے تھے کہ اگر تو ایمان لاوے تو یہہ مال تیرا تجھے بخشوں وہ ایمان نہ لاتا تھا یہہ اسکا
خارست تھے جب امیہ سے یہہ بات سنی حضرت ابوبکر نے غنیمت جان کر بلال کو لیا اور نسطاس کو دس ہزار دینار سمیت دیا پھر امیدم با میدٹو ہے
آخر وہی بلال کو آزاد کیا حضرت حق سبحانہ نے یہہ سورت نازل فرمائی اور سیرت صدیق سب کو جتائی اور فرمایا کہ جس کسی نے مال براہ خدا انفقہ کیا اور بدل
اسکے تصدیق کی فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ پس شتاب آسان کرینگے ہم اسکو واسطے طریقہ نیک کے کہ سبب آسانی اور رحمت کا ہی یعنی واسطے عمل نیک کے
کہ اسے بہشت میں پہنچادے کہ سیر اور رحمت آنجا ہی وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ اور جس شخص نے کہ بخیلی کی ساتھ مال اپنے دیکھے یا کلمہ توحید کہنے کے
اور بے پروائی کی ثواب خدا کے سے اور اس سبب سے ثواب کے اسباب پر رغبت نکی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ اور جھٹلایا اچھی بات کو کہ کلمہ دین اسلام
ہی یا وعدہ حق کو یا ورند رکھا فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ پس شتاب مہیا کریں ہم اسکو واسطے کفر مشکل کے یعنے ایسے کام دینگے کہ اسکو دوزخ میں لیجاویں
وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ اور دفع کریگا اس سے عذاب کو مال اسکا کہ ساتھ اس مال کے بخل کیا ہی جب مرگا گریگا نیچے قبر میں یا قعر دوزخ میں إِنَّ
عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ تحقیق اوپر ہمارے ہی بیان کرنا حق اور باطل کا اور وعدہ اور وعید کا وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ اور تحقیق واسطے ہمارے
ہی آخرت اور دنیا اور جب ہم مالک دونوں ملک کے ہیں تو جسے چاہیں دیں فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ پس ڈراتے ہیں تمکو ای اہل مکہ آگ سے کہ شعلے
مارتی ہی لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ نہ داخل ہوگا اسمیں بطریق لزوم اور دوام مگر بڑا بدبخت یعنے امیہ وابوجہل کہ جھٹلایا پیغمبر کو
اور منہ پھیرا ایمان اور طاعت سے وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى اور البتہ ایک طرف کیا جاوے اس آتش سے بڑا پرہیزگار کہ ابوبکر صدیق ہی الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ
يَتَزَكَّىٰ کہ وہ جو دیتا ہی مال اپنا پاک ہوتا ہی یعنے چاہتا ہی سبب اس مال دینے کے پاکی اپنی جیسے کہ کافروں نے کہا کہ بلال کا کچھ حق تھا ابوبکر کے
اوپر جو اسنے خرید کر آزاد کیا حق تعالی نے رد سخن انکا فرمایا کہ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ اور نہیں ہی واسطے کسیکے نزدیک ابوبکر کے کوئی
نعمت کہ بدلا دیا جاوے إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ مگر یہہ کہ کام کیا واسطے طلب رضامندی پروردگار اپنے کے کہ برتر ہی وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ
اور البتہ راضی ہوگا اللہ اوپر پہنچاوینگا ساتھ ثواب کے کہ وعدہ کیا ہی سورۃ الضحیٰ مکیۃ وہی احدیٰ عشر آیۃ سورہ ضحیٰ مکی ہی اسمیں گیارہ آیتیں چالیس
کلمہ اور ایک سو بہتر حرف ہیں فضائل اسکی ثنا ہی اور ربط اسکا ساتھ واللیل کے یہہ ہی کہ وہ مدح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں تھی یہہ نعت سید البشر صلی اللہ

علیہ وسلم سورۃ الضحیٰ مکیۃ وہی بسم اللہ الرحمن الرحیم احدیٰ عشر آیۃ ہیں ہی

لکھا ہی کہ چند روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل نہوئی کافر طعن کرنے لگے کہ خدا نے محمد کو چھوڑ دیا اور دشمن کیا حق تعالی نے رد سخن انکا
بھیجا کہ وَالضُّحَىٰ قسم ہی چاشت کی کہ آفتاب اسوقت بلند ہوتا ہی اور نور دن کا ترقی پکڑتا ہی بعضوں نے کہا ہی کہ ضحی وہ وقت ہی کہ جسمیں خدا تعالی نے ساتھ
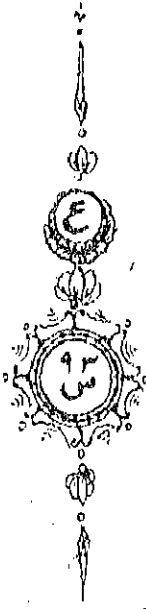
موسی علی نبینا و علیہ السلام کی بات کی اور ساحرون نے فرعون کے حق تعالی کو سجدہ کیا اور بعضے کہتے ہین مراد رب ضحی ہی یا صلوٰۃ ضحی وَاللَّیْلِ
اِذَا سَجٰی اور قسم ہی رات کی جب تاریک ہوا اور عالم کو لپیٹ لے اندھیرے مین ڈھانک لے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ قسم ہی شب معراج
کی صاحب کشف الاسرار نے کہا ہی کہ مراد دن رات سے کشف اور حجاب ہی کہ نشانی نسیم لطف اور سموم قہر کی ہی اور علامت انوار جمال اور آثار جلال کی یا نشانہ
ہی روشنی روی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کنایہ ہی سیاہی موی محبوب کبریا سے فر در افشان ضحی اشارہ ہی وہ روی مصطفے سے اور
لیل ہی کنایہ گیسوی مصطفے سے پس قسم کھا کر حق تعالی نے رد کیا کافرون کے سخن کو مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی نہین چھوڑا تجھکو پروردگار تیرے نے
اور نہ دشمن پکڑا دونون جگہہ یار وقف کرنا کفر ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی تھی کہ فتح بڑی آپ کے امت کو دنیا
مین ہوگی اکثر بلاد تحت تصرف مین آوینگے آپ اس بشارت سے خوش ہوے تھے یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی اور البتہ
آخرت بہتر ہی واسطے تیرے سراے دنیا سے یعنے جو کرامت کہ حق تعالی تجھکو سراے عقبی مین دیگا ہزار قصر مروارید کے ہونگے بہشت مین اور خاک ہانکی
مشک اور خادم اور حورین اور نعمتین ہر طرح کی اور اسباب رنگ رنگ کا وہ بہتر ہی فتح بلاد فانی سے یا نہایت امر تیرا بہتر ہی بدایت سے کیونکہ دم بدم لمحہ
بلمحہ درجات قرب مین ترقی ہی وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی اور البتہ شتاب دیگا تجھکو پروردگار تیرا مرتبہ شفاعت کا گنہگاران امت کے حق مین
پس تو خشنود ہوگا یعنے تیری شفاعت سے اسقدر گنہگارونکو آتش دوزخ سے نکالیگا کہ تو کہیگا بس مین راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے کوفہ مین
فرمایا کہ اے اہل عراق تم کہتے ہو کہ بڑی امید کی آیت قرآن شریف مین لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ہی اور ہم اہل بیت یہہ کہتے ہین کہ یہہ وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ہی کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی نہونگے جب تک کہ ایک شخص بھی آپ کی امت سے دوزخ مین رہیگا شعر نکالے
سب کو دوزخ سے جو پیمبر ہو تو ایسا ہو شفاعت ہو تو ایسی ہو پیمبر ہو تو ایسا ہو معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے حق تعالی سے پوچھا اور دوست رکھتا ہون مین کہ نہ پوچھتا عرض کیا مین نے الہی سلیمان کو ملک عظیم دیا اور فلانے فلانے کو
یہہ یہہ عنایت کیا حق تعالی نے فرمایا کہ اے محمد اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰی کیا نہ پایا پروردگار تیرے نے تجھکو یتیم پس جگہہ دی تجھکو گود مین دادا اور چچا تیرے کے
بحر الحقائق مین ہی کہ تجھے دریتیم پایا اور صدف نبوت مین جگہہ دی فر در افشان الحق ہی کہ ایسا ہی تھا وہ دریتیم کہ نبوت کے صدف جہت نگین ہووے منہم
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی اور پایا تجھکو خدا تیرے نے راہ بھولا پس راہ دکھائی تجھکو یہہ اشارہ ہی طرف اس قصہ کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن مین حلیمہ سعدیہ
دودھ پلانیکو واسطے لے گئی تھین جب چھہ برس کے آپ ہوے تو آپکے دادا اور ماں کے پاس لاتی تھین جب قریب مکہ کے پہنچین تو آپ گم ہو گئے بہت
ڈھونڈا آپ کو نہ پایا یہہ خبر آپکے دادا کو پہنچی وہ سوار ہو کر ڈھونڈنے کو نکلے حق تعالی نے انکو اسی درخت کے نیچے جہان آپ بیٹھے تھے پہنچا دیا یا جب آپ
شام کو میسرہ کو لیکر تجارت کو گئے تھے اور اونٹ آپکا راہ سے پھر گیا تھا تو جبرئیل کو حق تعالی نے بھیج کر راہ لگا دیا تھا یا راہ بھولا تھا ساتھہ علم احکام کے
تجھکو راہ دکھائی حقایق سلمی مین مذکور ہی کہ پایا تجھکو بحر محبت مین غرق پس مقام قرب مین پہنچایا وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی اور پایا تجھکو درویش اور
عیال دار پس غنی کیا تجھکو مال خدیجہ سے یا مال تجارت سے یا غنیمتون سے جو کفار سے لی جاتی تھین حقایق القرآن مین ہی کہ فقیر تھا تو ساتھہ مشاہدہ کے
غنی کیا تجھکو ساتھہ مکاشفہ انوار جمال اپنے کے فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ پس جو یتیم ہو پس مت قہر کر اور قدر اسکی پہچان کہ شربت یتیمی کا چکھا ہی
تو نے وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور جو مانگنے والا ہو پس مت ڈانٹ اور مت محروم چھوڑ کہ دنیا مین بینوائی اور تنگدستی کھینچی ہی تو نے
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور جو نعمت ہی پروردگار تیرے کی پس بیان کر کہ بیان کرنا نعمت کا شکر منعم کا ہی فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ نعمت
ایک چیز محبوب بالنسبت ہے اور منعم اغلب مذکور ہوتا ہی پس حق تعالی حبیب اپنے کو فرماتا ہی کہ نعمت میری بیان کر کہ خلق محتاج ہی اور محتاج جب ذکر منعم کا سنتا

ہی تو میل کرتا ہی طرف اُسکے اور اُسے دوست رکھتا ہی پس ذکر میر السبب نعمت میری سے کر کر خلق کو دوست میرا کر تاکہ میں اُسکو دوست رکھوں سورۃ
الانشراح مکیۃ وھی ثمان آیات سورہ انشراح مکی ہی اُسمیں آٹھ آیتیں اور ستائیس کلمے اور ایک سو تین حرف ہیں فضل اسکے کیا ہیں اور ربط اسکا سورۃ ضحیٰ سے
یہہ ہی کہ دونوں میں بیان نعمت اور منت اوپر سورۃ الانشراح مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ثمان آیات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی الم
نشرح لک صدرک کیا نہ کھول دیا ہمنے واسطے تیرے سینہ تیرا تو کہ مناجات حق اور دعوت خلق اور علم اسرار سماوی یا سر وحی آئیں ڈرا دے
بعضوں نے کہا ہی کہ شرح صدر اشارہ بشق صدر ہی جو حدیث میں وارد ہی اور وہ چار بار واقع ہوا ہی اول بار آپ حلیمہ سعدیہ کے گھر تھے وہ والی آپ کے تھیں وہ دودھ
پلا نیکو لے گئیں تھیں ایام رضاعت پوری ہو چکی تھی وہ پرورش میں آپ کے مشغول تھیں جو یہہ قصہ واقع ہوا اور تفصیل اُسکی یہہ ہی کہ ایکدن وہ
سید انس و جن ہمراہ ضمرا کے کہ دودھ شریک آپکا تھا گوسفند چرانے میں مشغول تھے کہ ناگاہ جبرئیل میکائیل اسرافیل تینوں فرشتے حکم خداوند
جلیل سے طشت زرین بھرا ہوا برف سے مرصع ساتھ جواہر کے اور جام بھی منقش ساتھ لعل اور مروارید نادر کے ہاتھوں میں لئے ہوئے آپکے
خدمت میں حاضر ہوے اور ہاتھوں ہاتھ آپکو واسطے اُٹھا پہاڑ کی چوٹی پر لٹا سینہ سے لیکر ناف تک شق کر دل نکال نقطہ سیاہ اُس میں سے دور کر برف سے
دھو حکمت اور ایمان سے بھر کر مکان اصلی میں رکھہ دیا اور کہا کہ نصیب شیطان کا یہی نقطہ سیاہ تھا کہ تم میں سے دور کیا پھر ہاتھ سینہ پر پھیر زخم کو پاک
صاف بنا کر تینوں فرشتوں نے آسمان کی راہ لیا دوسرے بار دس برس کی عمر میں تیسرے بار نزدیک وحی آنیکے چوتھی بار شب معراج میں شق
صدر واقع ہوا فرمایا حضرت نے کہ جبرئیل نے سینہ میرا شق کیا میکائیل طشت آب زمزم سے بھر لایا درون سینہ اور عروق اُس سے دھوے جبرئیل نے
دل میرا نکال کر شگاف کر کے دھویا اور طشت طلائی مملو حکمت اور ایمان سے لا کر سینہ میں بھر کر مقام اصلی میں رکھہ دیا پھر خاتم نور سے مہر کی اثر رحمت اور
لذت اُسکی کالبد عروق و مفاصل میں اب تک پاتا ہوں میں ؛ قرد دل اُنکا خزینہ تھا انوار الہی کا ؛ سینہ تھا وہ گنجینہ اسرار الہی کا ؛ ووضعنا
عنک وزرک اور اُتار رکھا ہمنے تجھہ سے بوجھہ تیرا الذی انقض ظہرک وہ بوجھہ کہ جسنے توڑی تھی پشت تیری کہ کفار کا کفر پر رہنا اور
غم اُسکا کھانا اور بعضوں نے کہا ہی کہ وہ غم گناہ ہونے کا امت کے تھا کہ بار گران تھا سو اُس سے دور کیا ہمنے شفاعت تیری اُنکے حق میں قبول فرمائی
ورفعنا لک ذکرک اور بلند کیا ہمنے واسطے اظہار قدر تیرے کے ذکر تیرا ساتھہ نبوت اور رسالت و خاتمیت کے یا یہہ کہ نام تیرا اپنے نام
پاس رکھا ہمنے اذان میں اقامت میں تشہد میں خطبہ میں تاکہ جو کوئی ہمیں یاد کرے تجھے بھی یاد کرے یا آپ ہمنے تجھہ پر درود بھیجا اور امر فرمایا
اوروں کو کہ درود تجھہ پر بھیجیں ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ رفعت ذکر کی اشارہ ہی اُسپر کہ سب انبیا حوالے عرش خرامان ہیں اور طایر
ہمت آپکا بالا سے عرش پرواز کر گیا قطعہ ؛ سیمرغ ہمت ایک ہی کا گیا نہ وہاں ؛ جس جا تیرا بپا ہے کرامت مقام ہی ؛ ہر ایک کی ایک جا ہی کہ پہنچا ہی
وہ وہاں ؛ تو وہاں گیا کہ جا کا بھی جسجا نہ نام ہی ؛ فرمایا ای محمد صبر کر فان مع العسر یسرا پس تحقیق ساتھہ سختی کے آسانی ہی کہ دنیا میں ہی آسانی ہی
بیچ آخرت کے ان مع العسر یسرا تحقیق ساتھہ دشواری کے کہ مکہ میں ہی آسانی ہی بیچ مدینہ کے تفسیر موضح میں ہی کہ ساتھہ عسر کے کہ دنیا میں
ہی یسر ہی بہشت میں فاذا فرغت فانصب پس جب فارغ ہو تبلیغ رسالت سے پس رنج کھینچ بیچ عبادت کے یا جب نماز سے فارغ ہو تو
کوشش کر دعا میں یا جب گذارش احکام سے فراغت پاؤ تو استغفار جرایم امت میں مصروف ہو فتوحات مکیہ میں لکھا ہی کہ شیخ ہمارے ابو مدین مغربی قدس
سرہ نے تاویل میں اس آیت کے فرمایا ہی کہ جو فارغ ہو تو مشاہدہ اکوان سے تو نصب کر اپنے دل کو واسطے مشاہدہ جمال رحمان کے والی ربک فارغب
اور طرف دعا پروردگار اپنے کے پس رغبت کر دل اپنے سے ہر دم اور رجوع چاہے اُس سے چاہ کہ قادر مراد دینے پر اور حاجتیں برلانے پر سوا اُسکے
جناب کے نہیں اور عرض تیری اُسکی درگاہ میں مقبول ہی اور دعائیں تیری قبول فرد مدعا خلق سے تیرا ہی وجود باجود ؛ تاکہ توفیق حق سے کہ دیکا وہ

تیل سب تقصور۔ سورة التین مکیة وهي ثمان ایات سورۂ تین مکی ہی اسمین آٹھ آیتین چونتیس کلمے اور ایکسو پچاس حرف ہین وصل اسکی ہم مین اور
ربط اسکا ساتھ انشراح کے یہہ ہی کہ اسمین منت نعمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تہی اسمین منت نعمت عامہ بشر ہی بطریق ذکر عام بعد خاص اور تعمیم بعد تخصیص

سورة التين مكية بسم الله الرحمن الرحيم وهي ثمان ايات

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ قسم ہی انجیر کی اور زیتون کی انوار مین لکہا ہی کہ تخصیص ان دونون کی میوون مین سے اسواسطے ہی کہ انجیر میوہ پاک ہی بے فضلہ
اور غذا لطیف سریع الہضم دوا شریف کثیر النفع ملین طبع محلل وہلک بلغم مطہر گلیتین دافع ریگ مثانہ مفتح سدہ جگر اور سپہر مسمن بدن حدیث مین وارد
ہی کہ بواسیر کو دفع کرتا ہی اور نقرس کو فایدہ بخشتا ہی اور زیتون میوہ ہی اور سالن اور دوا اور روغن بہت نافع اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد انجیر اور زیتون سے
منبت انکا ہی کہ دو پہاڑ ہین ارض مقدسہ مین طور زیتا اور طور سینا کہ ہر ایک ایک پیغمبر کا معبد تہا یا مسجد دمشق اور بیت المقدس ہی معالم مین لکہا ہی کہ تین اصحاب
کہف کی مسجد اور زیتون مسجد ایلیا ہی اور تبیان مین کہا ہی کہ جبل جودی اور جبل بیت المقدس ہی کہ حق تعالی نے ساتھ قسم کے یاد فرمایا ہی وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ قسم ہی
طور سینا کی کہ محل مناجات کلیم اللہ ہی علی نبینا وعلیہ السلام وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ اور قسم ہی اس شہر امن والے کی کہ مولد مبارک سید الانبیا سند
الاصفیا خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی بحر الحقائق مین لکہا ہی کہ زبان اشارت سے قسم ہی حضرت کی شجرۂ تینیہ قلبیہ کے کہ مثمر ثمرہ علوم دینیہ ہی اور شجرۂ زیتونہ
مبارکہ سرکیہ کہ روشنی بخش مصباح دل ہی اور طور سینین روح محلی کی کہ بہ تجلی الہی مجلی ومجلی ہی اور بلد امین خفی کے کہ محل امن وامان ہی ہجوم آفات اور تعلقات
اکوان سے اور جواب قسم کا یہہ ہی لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو بیچ بہت اچہی ترکیب کے تمام حیوانات مین راست
قامت نیک صورت معتدل مزاج مستجمع خواص مکونات ہی یا مخلوق کیا ہمنے اسکو مظہر اتم اور اکمل اور محل اعم اور اشمل تا کہ حامل امانت اور قابل محبت ہو
فرد بوجہ امانت کا کسی نے نہ اٹہایا نہ اٹہا سکے حامل اس بار کا ایک حضرت انسان ہی ہی ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ پہر پہیر دیا ہمنے اسکو نیچے
سب نیچون کے ساتھ مین بڑہاپے کے کہ ارذل عمر ہی اسمین کچہ کام نہین ہو سکتا اور کسی کو اسمین اجر نہین اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ مگر جو لوگ کہ ایمان لاے ہین اور کام کئے اچہے پس واسطے انکے اجر اور ثواب ہی نہ کاٹا گیا اور نہ کم ہوا جیسے جوانی مین اور تندرست
بدنی مین اجر عبادت کا انکے تہا ویسا ہی پیری اور ضعف مین بہی انکے اجر ہی کیا ہوا جو عمل نہین کرتے ثواب انکو بدستور ثابت اور قایم ہی فَمَا يُكَذِّبُكَ
بَعْدُ بِالدِّيْنِ پس کیا چیز جہٹلاتی ہی تجہکو اے منکر بعث کے پیچہے ظاہر ہونے دلیلون کے کہ اقرار نہین کرتا تو ساتھ دن جزا اور حساب کے اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ کیا نہین اللہ خوب حکم کرنیوالا حاکمون کا یعنے ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی یہہ آیت پڑہے چاہئے کہ کہے بلی وانا
علی ذلک من الشاهدين سورة العلق مكية وهي تسع عشرة اية سورۂ علق مکی ہی اسمین انیس آیتین اور بہتر کلمے اور ایکسو اسی حرف ہین وصل اسکی ہم مین
اور ربط اسکا ساتھ سورۂ والتین کے یہہ ہی کہ اسکا اختتام بہ ثناے الہی تہا کہ احکم الحاکمین ہی اسکا ابتدا بہی ساتھ حمد الہی کے ہوا کہ احسن الخالقین ہی اور اسمین
بیان تکذیب کفار تہا بہ قیامت کہ فما یکذبک بعد بالدین اسمین مست ابوجہل کفر اور مرجعیت اسکی الی اللہ تا خبر ثبت ولت بین فرمائی ان الی ربک الرجعی سورة

العلق مكية وهي بسم الله الرحمن الرحيم تسع عشر اية

مذہب جمہور علما کا یہہ ہی کہ سب قرآن شریف سے پہلے پانچ آیتین اس سورت کے اول کی نازل ہوئی ہین اور بیان حال انکا بسبیل اجمال یہہ ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا مین تکیہ لگائے بیٹہے یا پہاڑ پر کہڑے تہے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام ظاہر ہوا اور کہا اے محمد مجہے حق تعالی نے آپ کے پاس بہیجا
ہی اور آپ رسول خدا ہو اس امت پر کہا پڑہو آپ نے فرمایا ما انا بقاری مین نہین ہون پڑہنے والا جبرئیل نے آپکو گلے لگا کر بس کیا ایسا کہ
بیطاقت ہو گئے پہر چہوڑ دیا اور کہا پڑہو آپنے وہی جواب دیا پہر گلے لگا کر بس کا دبایا اور چہوڑ کر پڑہا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ اور ایک

قول یہہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے نامہ حریر بہشتی کا کہ زر اور یاقوت سے بنا تھا نکالکر آپ کے سامنے ڈال دیا اور کہا پڑھیئے آپ نے فرمایا مین پڑھا ہوا نہین ہون اِس نامہ مین کچھہ چیز لکھی نہین دیکھتا ہون جبرئیل نے آپکو گلے لگا کر ایسا کسا کہ نزدیک تھا جو بیہوش ہو جاوین تین بار یہی صورت واقع ہوئی پھر آپ کو چھوڑ کر کہا یون پڑھیئے کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ پڑھ قرآن ساتھہ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا سب چیز کو یا پیدا کیا آدم کو خاک سے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمیونکو جمے ہوئے لہو سے اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ پڑھ یہہ تکرار واسطے مبالغہ کے ہی اور پروردگار تیرا بزرگتر سب بزرگونکا ہی اور کریم اسکا زیادہ تر سب کریمون کے کرم سے ہی الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ خدا جسنے سکھلایا لکھنا ساتھہ قلم کے آگہ علم کو قید کتابت مین لاوین اور دور رہنے والونکو سبب نامہ اور خط کے آگاہی دین بیضاوی مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے آدم علیہ السلام کو لکھنا سکھلایا تھا اور اشہر یہہ ہی کہ اول جسنے خط لکھا ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ سکھلایا خدا نے آدم کو جو نہ جانتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام شریعت سکھلا دئیے جو وہ نہین جانتے تھے كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ہرگز نہین یون تحقیق آدمی یعنے ابوجہل البتہ سرکشی کرتا ہی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى اِس سے کہ دیکھتا ہی اپنے تئین غنی اور کسو واسطے سبب مال کے کوئی سرکش ہوا اور عبادت حق کو چھوڑے اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى تحقیق طرف پروردگار تیرے کے بازگشت کی ہی آخرت مین وہان اعمال کام آوینگے نا اموال قبر ہی کمال آہین کہ رکھین یہان مال سے کام بیجئے اعمال کہ وہان پڑتا ہی اعمال سے کام لکھا ہی کہ ابوجہل جاہل کہتا تھا کہ اگر مین محمد کو سجدہ مین پاؤن تو سر اسکا اپنے قدم پر ڈالون ایکدن حضرت نماز پڑھتے تھے وہ خبر ہو کر دوڑا آپکے پاس پہنچتے ہی کانپتا ہوا بھاگا رنگ چہرہ کا اُڑا لرزہ اندامون پر پڑا لوگون نے اُسکو کہا کہ تجھکو کیا ہوا کہا مین نے درمیان اپنے اور محمد کے ایک خندق آگ کی دیکھی اور اژدہا منہ کھولے ہوئے جب حضرت کو پہنچی آپنے فرمایا کہ اگر میرے پاس آتا فرشتے عضو عضو اسکا اُچک لیجاتے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى کیا دیکھا تونے اُس شخص کو کہ منع کرتا ہی بندہ کامل کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی جب نماز پڑھتا ہی اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى کیا دیکھا تونے اگر ہو وہ شخص نماز سے منع کرنیوالا اوپر راہ سیدھے کے اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى یا حکم کرے خلق کو ساتھہ پرہیزگاری کے تو اُس سے بہتر نہ ہو سکین اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى کیا دیکھا تونے اگر جھٹلا دے ابوجہل تجھکو یا سخن حق کو مطلقا اور منہ پھر او یعنی ایمان سے اور پھر جاوے وہان برداری سے تو مستحق عذاب کا ہوگا اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى آیا نہین جانتا ابوجہل جاہل نے یہہ کہ تحقیق اللہ دیکھتا ہی قصد اُسکا بزرگون نے کہا ہی کہ کلمہ بان اللہ یری مین وعدہ اور وعید دونو کو مندرج ہین ای زاہد عبادت کرتا ہی تو بے ریا کہ تجھے خدا دیکھتا ہی اور خلوت مین قصد گناہ کا کرتا ہی تو ہشیار ہو کہ تجھے خدا دیکھتا ہی ای فاسق توبہ کر کہ تجھے خدا دیکھتا ہی ای منافق اخلاص لا کہ تجھے خدا دیکھتا ہی نقل ہی کہ ایک درویش توبہ گناہ سے کی پھر ہمیشہ روتا کسی نے اُس سے پوچھا کہ خدا تعالی عفو کرنیوالا ہی تو اسقدر کیون روتا ہی اُسنے کہا کہ سچ ہی اللہ تعالی عفو کرتا ہی لیکن اُسنے جو دیکھا ہی اُس شرمندگی سے کیونکر دفع کرون فرض خطا اپنی سے خاطر عفو لیت کسی مین رو رہا ہون دیکھا اُسنے گنہ ہی میرا اُس خجلت مین مرتا ہون لکھا ہی کہ پھر دوسرے بار رسول پروردگار علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ اکبر کہکر نماز مین مشغول تھے ابوجہل جاہل نے آکر کہا کہ ای محمد مین نے تجھے منع نہین کیا تھا تجھکو نماز سے آپنے بعد نماز کے اُسکو بہت تہدید کی اور وعید شدید فرمائی اُسنے کہا کہ مجھے ڈراتا ہی اور حال یہہ ہی کہ مجلس میری سب اہل وادی سے بڑی ہی اور اہل مجلس میری بیشتر حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی كَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ہرگز نہین یون اگر ابوجہل جاہل نہ باز رہیگا ایذا سے محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم البتہ گھسیٹینگے ہم اسکو ساتھہ موئے پیشانی کے طرف دوزخ کے نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ وہ پیشانی کہ جھوٹی ہی خطاکار وصف پیشانی کا ساتھہ جھوٹ اور خطا کے بطریق اسناد مجازی ہی اور مراد صاحب پیشانی ہی فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ پس چاہیے کہ بلاوے ابوجہل اہل مجلس اپنے کو شتاب بلاوینگے ہم زبانیہ دوزخ کو یعنے فرشتونکو دوزخ کے دوزخ مین لیجانکو اُسکے كَلَّا ہرگز نہین یون جو وہ کہتا ہی لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ مت کہا مان اُسکا ترک نماز مین یعنے ابوجہل کی مخالفت پر ثابت رہ اور

۱۴ السجدۃ

سجدہ کر پروردگار اپنے کو اور نزدیک ہو اُس جناب مبارک کی حدیث مین آیا ہی کہ اُسوقت بندہ پروردگار اپنے سے قریب ہوتا ہی کہ سجدہ مین ہوتا ہی سمجھ
لیجیے کہ یہہ سجدہ چودھوان ہی اور فتوحات مکی مین اِس سجدہ کو سجدہ طلب قرب لکھا ہی سورۃ القدر مکیۃ (قیل مدنیۃ) وہی خمس آیات سورۃ قدر کی
ہی اسمین پانچ آیتین اور تیس کلمے اور ایکسو بارہ حرف ہین فواصل اسکے ر ہین اور ربط اسکا ساتھ علق کے یہہ ہی کہ اسمین امر بقرأت قرآن تھا اسمین ذکر نزول قرآن کا ہی

سورۃ القدر مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وہی خمس آیات

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابونکو خبر دی کہ ایک شخص بنی اسرائیل سے تھا ہزار مہینے لبسنے سلاح پہن کر راہ خدا مین جہاد کفار سے کیا اور راتون کو تمام
پڑھی اصحاب تعجب حیران ہو کر کہا کہ ہم اس عمر کو تا ہین اس دولت دراز کو کیونکر پہنچین حق تعالی نے یہہ سورت نازل فرمائی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
تحقیق ہمنے اتارا ہی اسے قرآن کو بیچ شب قدر کے ضمیر انزلناہ کی راجع طرف قرآن شریف کے ہی اور وہ بغیر مذکور ہی یہہ دلالت اوپر کمال شہرت کے اسکے کرتا
ہی اور یہہ بھی ہی کہ بسبب بزرگی اور شہرت کے مستغنی ہی تصریح سے اور دوسری اسکے اتارنے کی نسبت طرف اپنے فرمائی ہی وقت تبرک ہین کہ لیلۃ القدر
ہی یعنی ابتداے نزول اسکا اسی رات مین ہی یا تمام قرآن اسی شب مین لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتارا ہی پھر حضرت جبرئیل تئیس ۲۳ برس آہستہ آہستہ اور سورت سورت
موافق مصالح کے دنیا مین لاوے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے معلوم کرا دیا تجھکو کہ کیا ہی شب قدر قدر کی معنی عزت اور شرافت کی ہین یعنی
شب باعزت اور شرف کہ جو کوئی اسمین طاعت کرے عزیز اور مشرف ہو یا جو عمل کہ اسمین واقع ہو نزدیک خدا کے باقدر ہو بعضون نے کہا ہی کہ قدر بمعنی تقدیر حکمت
ہی جو کام اسمین ہوتا ہی بحکمت ہوتا ہی نقصان کا اسمین دخل نہین ہوتا یا قدر بمعنی تنگی ہی کہ زمین تنگ ہو جاتی ہی اس شب بالکہ فرشتے بہت زمین پر اترتے ہین
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہی ہزار مہینے سے کہ غازی بنی اسرائیل نے اُنمین جہاد کیا تھا اُس شخص کیواسطے کہ اسکو پاوے اور
عبادت مین گذارے اور شب قدر بقول امام اعظم دائر ہی تمام سال مین اور محی الدین ابن عربی نے فتوحات مین لکھا ہی کہ مینے اسکو اکثر ماہ رمضان مین دیکھا ہی اور
گاہے گاہے شعبان اور ربیع الاول مین پایا ہی اور اکثر علما کہتے ہین کہ ماہ رمضان مین آخر کی عشرہ کے شبہاے وتر مین اس نعمت کو اتارا ہی اور حکمت اخفا کی
شب قدر مین یہہ ہی کہ تعظیم ہر شب کی کرین اور عبادتین مشغول رہین فرد خشندہ عبادت مین تو جون بدر ہو رفت: ہر شب شب قدر ہی اگر قدر ہو رافت
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا اترتے ہین فرشتے زمین پر آسمان دنیا سے اور جبرئیل بیچ اس رات کے یا روح نام ایک ملک عظیم کا ہی یا ایک قسم کو فرشتو کی
روح کہتے ہین یا روح آدم کی یا حضرت عیسی فرشتونکے ساتھ اترتے ہین تفسیر مین حضرت خواجہ پارسا کے مذکور ہی کہ روح پیغمبر ہمارے کی اترتی ہی اصابہ مین لکھا
ہی کہ جبرئیل علیہ السلام ان فرشتونکو لیکر جنکو زیتون الوف سے علاقہ آشنائی ہی اترتے ہین اور مومنونکے گھرون مین اکر انسے مصافحہ کرتے ہین اور علامت مصافحہ
جبرئیل کی یہہ ہی کہ رونگٹے بدن کے کھڑے ہوتے ہین ودلین رقت آتی ہی آنسو بہنے لگتے ہین اور بزرگی اس شب کی ہی کہ فرشتے اور روح زمین پر آتے ہین
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھ حکم پروردگار اپنے کے مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ واسطے درستی ہر کام کے کہ حق تعالی نے قضا فرمایا ہی خیر اور برکت سے سَلٰمٌ هِيَ
سلامتی ہی سب آفتون سے یہان معاملہ ہی حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ وہ شب قدر یہان تک ہی کہ طلوع ہووے صبح صادق سمجھ لیجیے کہ شب قدر خاصہ
اس امت کا ہی اور بیچ سبب نزول اس سورت کے شب قدر کی شان مین موطا امام مالک مین یون روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر
عمرین تمام بنی آدم کی منکشف کردین آپنے سب کو تا اپنی امت کی عمر دیکھی تو خاطر مبارک مین گذرا کہ اعمال انکے برابر اعمال امم سابقہ کے کیونکر ہونگے حق
تعالی نے شب قدر عنایت فرمائی اور یہہ سورت بھجوائی اور ابن حاتم نے روایت کی ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص شب خیزی کرتا تھا صبح تک اور دنکو
جہاد کفار سے کرتا تھا شام تک اصحاب کو اُسکے احوال سے تعجب تھا حق تعالی نے فرمایا کہ احیاے شب قدر بہتر ہی اس سے اور دوسری روایت مین ابن
ابی حاتم نے لکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار شخصونکا انبیا سے ذکر کیا کہ ہشتاد سال مین گناہ یک طرفۃ العین نہین کیا وہ چارون ایوب اور

ذکر کیا اور حضرت جبرئیل اور یوشع تھے صلی اللہ علی نبینا وعلیہم والسلام صحابیوں نے تعجب کیا جبرئیل آئے اور یہہ سورۃ لائے اور کہا کہ تعجب کیا تو نے اور امت نے تیری نبی یا رسول اللہ
عمل اس شب کے افضل ہیں اعمال اُنکے سے پس خوش ہوئے آپ اور صحابہ آپکے اس بشارت سے احتمال رکھتا ہے کہ یہہ دونوں واقعے اوقات مختلف میں ہوں اور نزول
سورت کا بھی دو بار ہوا ہو لیکن کتابت میں تکرار نہیں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دو واقعے ملکر ایک دن میں تقریبا مذکور ہوئے ہوں پھر جواب میں شب کے
یہہ سورت نازل ہوئی اور یہی قریب بصواب ہے اور اس سورت میں تعریف اس شب کی بہتر من الف شہر نازل ہوئی ہے یعنے یہہ شب بہتر ہے ہزار
ماہ سے اور ہزار ماہ کے تراسی برس چار مہینے ہوتے ہیں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قیام شب قدر کو کرے بخشے اللہ تعالی گناہ
ما تقدم اُسکے رواہ البخاری ومسلم اور ما تأخر بھی رواہ النسائی اور احمد اور اسناد اول صحیح ہے اور ثانی حسن امام نووی نے کہا ہے کہ علما کا اختلاف ہے کہ قدر قیام معتبر
ہے ایک جماعت نے ایک ساعت کہا ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ اکثر شب چاہیے کہ للاکثر حکم الکل واسطے اکثر کے حکم کل کا ہے قضیہ مقررہ اہل علم ہے اور حافظ ابو موسی
مدنی نے کہا ہے جو کوئی بعض شب قایم ہو یعنے نماز عشا بجماعت ادا کرے وہ ثواب شب قدر پاوے اسواسطے کہ بیچ حدیث کے ابو ہریرہ سے روایت ہے مرفوعا
من صلی العشاء الاخرة فی جماعة فی رمضان فقد ادرک لیلة القدر کذا فی العمل الیوم واللیلة اور غنیة الطالبین میں حدیث مرفوع نقل کی ہے کہ من صلی المغرب
والعشاء فی جماعة فقد اخذ بحظ لیلة القدر انتہی اور صحیح اُن دونوں روایتوں کا یہہ ہے کہ حدیث صحیح مسلم میں وارد ہے کہ جو کوئی نماز عشا کی بجماعت ادا کرے قیام نصف
شب ادا کرے اور جو کوئی نماز صبح بجماعت پڑھے قیام تمام شب ادا کرے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ صلوۃ عشا بجماعت قایم مقام نیم شب کے قیام کی ہے
پس بالفرض اگر وہ شب شب قدر ہو تو قایم مقام احیا نیم شب ہو جاویگا اور جو صبح کی بھی نماز بجماعت ادا کی ہے تو قایم مقام تمام شب کی قیام ہو جاویگا اور
اس شب میں اختلاف علما کا بہت ہے مذہب شیعہ کا تو یہہ ہے کہ اٹھ گئی پیغمبر خدا کے زمانے میں تھی پھر نہیں ہوئی اور مذہب اہل سنت وجماعت کا یہہ ہے
کہ باقی ہے قیامت تک لیکن بر تقدیر بقا اختلاف کیا ہے کہ کونسی شب ہے مذہب ایک جماعت علما کا اور ایک روایت امام اعظم سے بھی یہہ ہے کہ تمام سال میں دایر ہے
چنانچہ فتح القدیر میں فتاوی قاضی خان سے نقل کی ہے کہ المشہور عن ابی حنیفة رحمة اللہ علیہ انہا تدور فی السنة کلہا اور روایت صحیح امام اعظم سے یہہ ہے کہ تمام ماہ
رمضان میں دایر ہے اس روایت کو فتح القدیر میں مقدم کیا ہے اور اکثر کتابوں میں بھی امام اعظم سے یہی روایت کی ہے اور امام محمد یوسف کی روایت ہے کہ شب بست و
ہفتم ہے یہی مختار اکثر مشایخ حنفیہ کا ہے یہان تک کہ ختم قرآن شریف کرنا اس میں مستحب ہے چنانچہ خزانة الروایات وغیرہ میں مذکور ہے اور فتح القدیر میں ان دونوں سے
نقل کی ہے کہ عندہما اللیلة معینة وقد یتاخر یہی مذہب ہوا اور مختار حضرت ابوبکر اور امام مالک اور امام احمد حنبل اور سفیان ثوری اور اسحق بن راہویہ اور ابو ثور
مزنی اور خزیمہ وغیرہم کا یہہ ہے کہ عشرہ آخر رمضان میں دایر ہے اور ایک روایت امام شافعی سے بھی یہی ہے اور صحیح امام شافعی سے یہہ ہے کہ شب بست ویکم ہے غرض قول
امام اعظم کا ان سب روایتوں میں راجح معلوم ہوتا ہے کہ تمام رمضان میں دایر ہے اسواسطے کہ اختلاف سلف کا جو ہوا ہے تعیین میں ہے اول رمضان سے تا آخر ہے اور
اکثر احادیث میں بھی لفظ او کا واقع ہے اور جس حدیث میں کہ تعیین ہے مراد اس سے یہہ ہے کہ اُس سال میں ایسے ہی ہوگا اسیواسطے امام اعظم نے جواب احادیث کا یہی دیا ہے
کہ اس سال میں یونہیں ہوا ہوگا اور راجح سب اقوال میں شب بست و ہفتم ہے اور اختلاف مذکور گیارہ شب میں منتشر رکھا ہے اول شب اول ہے رمضان کی
چنانچہ عمل الیوم واللیلة میں ابو رزین عقیلی سے روایت نقل کی ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ فضیلت میں شب اول ماہ رمضان کی میں بہت حدیثیں
ہیں دویم شب ہفدہم ہے اُسکے حق میں روایت کی ہے ابوداؤد نے حدیث مرفوع ابن مسعود سے اور زید بن ارقم اور عثمان بن ابی العاص سے موقوفا اور ایک
قول امام شافعی کا بھی ہے اور حسن بصری سے مروی ہے کہ یہی شب تھی کہ شب جمعہ تھی اور صبح کو اُسکے واقعہ بدر کا ہوا سوم شب ہژدہم چنانچہ حسن بصری اور
امام مالک نے کہا ہے چہارم شب نوزدہم ہے یہہ مروی حضرت علی اور ابن مسعود سے ہے پنجم شب بست ویکم ہے یہہ مختار امام شافعی کا ہے اور حدیث صحیح میں مؤید اُسکی
ہے ششم شب بست وسوم ہے یہہ مذہب عبداللہ بن انیس کا ہے کہ صحابہ سے ہیں اور ابن عباس سے کہتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے اس شب

شب قدر ہی بیدار ہو کر دیکھا ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تھے وہ شب بست وسیوم تھی اور ابوہریرہ سلمی کہ صحابی ہین یہی مذہب رکھتے
ہین ہفتم شب بست وچہارم ہی کہ ابن مسعود اور ابن عباس اور جابر اور حسن بصری اور قتادہ اور عبداللہ بن وہب نے کہا ہی اور ابی سعید خدری رض نے
روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر لیلۃ اربع وعشرین رواہ ابو داؤد الطیالسی ورجال اسنادہ ثقات اور روایت کیا
ہی امام احمد نے مسند مین ہشتم شب بست وپنجم ہی اسکے حق مین کوئی حدیث بخصوصہ نہین لیکن شب اوتار مین عشرہ اخیر کی داخل ہی جیسے عمل الیوم
واللیل مین مذکور ہی اور غنیۃ الطالبین مین حضرت غوث الاعظم نے اسی مذہب ابوذر اور حسن بصری کا لکھا ہی نہم شب بست وہفتم ہی اسکے حق مین حدیثین
بہت ہین ابی بن کعب نے کہ صحابہ بزرگ سے ہین کہا واللہ الذی لا الہ الا ہو انہا ہی اللیلۃ التی امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بقیامہا ہی لیلۃ سبع وعشرین الحدیث روایت کی ہی اسکو مسلم نے اور یہی مذہب علی ابن ابی طالب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی بن کعب اور عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہم کا ہی اور مذہب صحیح امام احمد کا بھی یہی ہی اور مختار غوث الثقلین کا بھی یہی ہی چنانچہ غنیۃ الطالبین مین کہا ہی واکدہا لیلۃ سبع وعشرین
اور امام اعظم سے بھی روایت ہی اور قول صاحبین کا بھی بعضون نے کہا ہی کہ یہی ہی چنانچہ گذرا اور بیان صحت مین اس شب کے روایتین عمل الیوم واللیلۃ
مین اور غنیۃ الطالبین وغیرہ مین بہت ہین اُن سب کا یہان لانا طوالت ہی لیکن بعضے ضرور تحریر ہوتی ہین حاشیہ منہج الاعمال مین شیخ طاہر کے مختار
الاحادیث سے لکھا ہی عن ابن عباس رض قال اصبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ السابع والعشرین من شہر رمضان وابوبکر رض وعلی رض والحسن رض والحسین رض وفاطمۃ رض
وازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبحنا فقلنا یا رسول اللہ قد مدت بنا الی الصبح فاعلمنا ثوابہ قال والذی بعثنی بالحق نبیا لقد اخبرنی
جبرئیل عن اسرافیل عن ربہ تعالی انہ قال یا محمد وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی انہ ما احیی من عبادی اولمتی من امائی لیلۃ السابع والعشرین
من شہر رمضان الی الصبح الا غفرلہم ذنوبہم وان کانوا مصرین علی الکبائر واغفر لجمیع الموحدین لکرامتہم ونجاونی عن سیئاتہم قال ومن احیی
لیلۃ السابع والعشرین قضی اللہ الف حاجۃ وان قدلہ الشقاوۃ حولہ الی السعادۃ ثم قال والذی بعثنی بالحق نبیا انہ من قام ساعۃ السابعۃ والعشرین
یکتب لہ ثواب الف شہر من شہور الاخرۃ وفی روایۃ لان اقوم انا وامتی ای فیہا فذ ما یجلب لواعی شانہ احب الی من قیام الشہر کلہ وفی روایۃ انہ قال اتانی
جبرئیل فقال یا محمد احیی لیلۃ السابع والعشرین وامر منک باحیائہا انتہی اور فضائل الاعمال مین موید اسی حدیث کی ہی کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا ولقد احیینا انا وابو بکر
وعمر وعثمان وعلی وسلمان فی بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر لیلۃ السابع والعشرین حتی اصبحت فقلنا یا رسول اللہ لقد مدت وفینا ہذہ اللیلۃ الی الصباح
وما یصنع ضعفاء المسلمین قال من کان ضعیفا فلیصل اربع رکعات قال سلمان لانہا لہ قال یصلی سبعین رکعۃ یقرا فی کل رکعۃ ام القرآن مرۃ وانا انزلناہ مرۃ ویستغفر اللہ بعد
الصلوۃ سبعین مرۃ ثم یدعو الحدیث دہم شب بست ونہم ہی اسکے حق مین بھی حدیثین عمل الیوم واللیلۃ مین مذکور ہین یازدہم شب آخر ہی اگر انتیس کا چاند ہو اسکے
حق مین بھی حدیث وارد ہی بس چاہیئے کہ شب رمضان کی عبادت مین کاٹے اگر نہو سکے تو یہہ گیارہ راتین تو جاگا کرے خصوصا شب بست وہفتم اور کلمہ
لا الہ الا اللہ بہت پڑھے کہ حدیثون مین ہی مومن اس شب یہہ کلمہ پڑھہ سکتا ہی نہ منافق چنانچہ عمل الیوم واللیلہ مین کعب احبار سے روایت ہی کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ
شب قدر مین تین بار کہے پہلی بار مین اللہ تعالی گناہ اسکے بخشے دوسرے بار مین نجات دوزخ سے دے تیسرے بار مین جنت مین داخل کرے اور یہہ دعا
بہت پڑھے اللہم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو اس کا امر کیا ہی اور تلاوت قرآن کرے کہ فضائل
الاعمال مین حدیث مرفوع ہی والذی بعثنی بالحق نبیا ان من قرا ایۃ من القرآن لیلۃ القدر واحب من ان یختم القرآن وغیرہ الحدیث اور علامتین
شب قدر کی جلال الدین سیوطی نے جامع صغیر مین لکھا ہی کہ وہ رات نہ گرم ہی نہ سرد اور نہ آسمان بادل ہی نہ مینہہ اور نہ ہوا اور نہ تارا چھوٹا ہی اور دن کو
اسکے سورج ایسا طلوع ہوتا ہی کہ اسمین شعاع نہین ہوتی رواہ الطبرانی اور لوگ جو کہتے ہین کہ اس شب مین سب چیزین سجدہ کرتے ہین یہہ کہین—

حدیث ہین نہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ اصحاب سے وارد ہی لیکن وظایف النبی ہین شیخ عبد النبی نے کہ فرزندان امام اعظم سے ہی کہا ہی کہ اُس شب سجود با
واقع ہوتا ہی اور غنیۃ الطالبین ہین غوث الاعظم نے نقل کیا ہی کہ سگ اُس شب آواز نہین کرتے شاید مراد کہ یہ سگ ہو واللہ اعلم سورۃ البینۃ
مکیۃ وھی ثمان آیات سورہ بینہ مکی ہی اسمین آٹھ آیتین اور چورانوے کلمے اور تین سو چھیاسی حرف ہین فواصل اسکی ہ ہین اور ربط اسکا ساتھ سورت قدر کے
یہہ ہی کہ اسمین بیان نزول قرآن تھا یہان بھی سورۃ البینۃ مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ثمان آیات مذکور قرات قرآن ہی کہ یتلوا صحفا مطہرۃ
لم یکن الذین کفروا من اھل الکتب والمشرکین منفکین حتی تاتیہم البینۃ نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوے اہل کتاب سے کہ توریت اور
انجیل ہی یعنے یہود اور نصاری سے اور مشرکان عرب سے باز رہنے والے کفر سے یہانتک کہ آوے اُنکے پاس دلیل روشن رسول من اللہ یتلوا صحفا مطہرۃ
پیغمبر خدا کی طرف سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ پڑہتا ہی اور پڑہے اُمت اپنی کے صحیفے پاکیزہ کذب اور بہتان سے سمجھ لیجئے کہ قرآن کو صحف واسطے
تعظیم کے ارشاد کیا یا اسواسطے کہ جامع اسرار جمیع صحف ہی فیہا کتب قیمۃ بیچ اُسکے یعنے بیچ اُن صحف کے کہ قرآن مجید ہی کتابین ہین قایم
کرنے والے دین کو یعنے احکام اور مواعظ مقصود اس آیت سے یہہ ہی کہ اہل کتاب اور مشرک اوپر دین اپنے کے تھے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم مبعوث ہوے اور انکو ایمان کی طرف بلانے لگے تو بعضے ایمان لائے وما تفرق الذین اوتوا الکتب الا من بعد ما جاءتہم البینۃ
اور نہ متفرق ہوئے یعنے اختلاف کرنے والے نہین ہوے بیچ شان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ لوگ جو دیے گئے تھے کتاب
مگر پیچھے اُسکے کہ آئی اُنکے پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یعنے پہلے حضرت کے آنے سے سب جمع تھے آپکے تصدیق پر جب آپ مبعوث ہوے تو بعضے
ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ وذلک دین القیمۃ اور نہین
حکم کئے گئے اہل کتاب مگر یہہ کہ عبادت کرین اللہ کو خالص کرنیوالے واسطے خدا کے دین اپنے کو میل کرنے والے عقاید باطلہ سے طرف دین
اسلام کے بطور ابراہیم علیہ السلام اور قایم رکھین نماز مفروضہ کو اُسکے وقتون ہین اور دیوین زکواۃ واجبہ کو اُسکے محل ہین اور یہہ جسپر مامور ہوئے
ہین دین درست ہی ان الذین کفروا من اہل الکتب والمشرکین فی نار جہنم خلدین فیہا تحقیق جو لوگ کافر ہوئے اہل کتاب سے یعنے یہود اور نصاری
اور مشرک یعنے بت پرست بیچ آگ دوزخ کے ہونگے قیامت کو ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے اولئک ہم شر البریۃ یہہ لوگ وہی ہین
بدتر خلق کے ان الذین امنوا وعملوا الصلحت اولئک ہم خیر البریۃ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہہ لوگ وہی ہین
بہتر خلق کے جزاؤہم عند ربہم جنت عدن تجری من تحتہا الانہر خلدین فیہا ابدا بدلا انکا جو بہتر خلق کے ہین نزدیک پروردگار اُنکے کے بہشتین
ہین اقامت کی جاری ہین نیچے اُسکے سے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُسکے ہمیشہ یہہ تاکید ہی خلود کی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ راضی ہوا اللہ
اُنسے اور عبادت انکی قبول کی اور راضی ہوئے وہ اللہ سے کہ ثواب بحساب دیا اور مراتب بلند کو پہنچایا خصوصا دولت لقا عنایت کی کہ مطلب اعلی اور

مقصد اقصی ہی فقر و فاقت کا دوجہانمین نیرے جو لقا ہی یہہ مقصد ہی یہہ مراد ہی یہہ مدعا ہی یہہ ذلک لمن خشی ربہ یہہ بہشت اور رضوان ہی
واسطے اُس شخص کے ہی کہ ڈرے عذاب پروردگار اپنے سے اور ثواب کے کامون ہین مشغول رہے سورۃ الزلزال مکیۃ وھی ثمان آیات سورہ
زلزلہ مکی ہی اسمین آٹھ آیتین اور پینتیس کلمے اور ایک سو انچاس حرف فواصل اُسکی اہ ہین اور ربط اسکا ساتھ لم یکن کے یہہ ہی کہ اختتام اُسکا بذکر جزا
تھا افتتاح اسکا بذکر روز جزا ہی سورۃ الزلزال مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ثمان آیات اور اختتام بذکر جزا
اذا زلزلت الارض زلزالہا جسوقت کہ ہلائی جاوے گی زمین بھونچال اپنے کہ مقدر ہی نزدیک نفخہ اولی کے یا ثانیہ کے اور بسبب اُسکے شکست پکڑ
برہم درہم ہوگی واخرجت الارض اثقالہا اور نکال ڈالے گی زمین بار گران اپنے کو کہ اجساد اور اموات اور دفاین اور خزاین ہین وقال الانسان

مَا لَهَا اور کہیگا آدمی کافر یا سب آدمی یہہ احوال دیکھکر کیا ہی زمین کو کہ اپنے چھپے چیزین نکالے ڈالتی ہی ظاہر یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا
اُسدن کہیگی زمین بزبان حال سے اور اصح یہہ ہی کہ حق تعالی اسکو گویائی دیگا تاکہ کہے باتین اپنے ملنے کی اور نکال ڈالنے کی اپنے دفینون کے
یا بیان کریگی اعمال جو لوگون نے اسپر کئے ہین بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا بسبب اسکے کہ پروردگار تیرے نے حکم بھیجا اسکو کہ کہدے عمل لوگون کے جو واقع
ہوے ہین تجھہ پر یَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا اسدن پھر آوینگے لوگ موقف حساب سے متفرق گروہ گروہ بعضے دست راست کے جانب بعضے دست چپ کے
طرف لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ تو کہ دکھائے جاوین جزا اعمال اپنے کی اسباب نزول مین لکہا ہی کہ دو شخص تھے ایک تو سایل کو لقمہ نہین دیتا تھا اور کہتا تھا کہ تھوڑی
چیز کیا اللہ کی راہ پر دین بہت نیکی کی چاہیئے کہ بہت اسکی جزا ملے اور دوسرا شخص کہتا تھا کہ چھوٹی گناہ پر کیا عذاب ہوگا بڑا گناہ ہو تو اسپر عذاب ہو غرض
کبیرون پر معذب ہونگے اور گناہ صغیرہ ہمارے جیسے قطرا اور خطرہ ہی اسپر عذاب نہوگا حق تعالی نے ان دونون کی شان مین یہہ آیت نازل فرمائی
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ پس جو کوئی کریگا برابر چہنکی کے بھلائی دیکھیگا جزا اسکی وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ اور جو کوئی
کریگا برابر چہنکی کے برائی پاویگا سزا اسکی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اور کافر ایسا نہین کہ دنیا مین شر اور خیر کرے اور اللہ تعالی
جزا عمل اسکے کی قیامت کے دن اسے نہ دکھاوے مگر یہہ ہی کہ گناہ مسلمانون کے بخشیگا اور نیکیون کی جزا دیگا اور حسنات کو کافرون کے رد
کریگا اور سیئات پر معذب کریگا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محکم تر آیت قرآن شریف مین یہہ ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو
جامعہ کہا ہی عین المعانی مین ہی کہ صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبوی مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ جو آپ پر نازل ہوتا ہی وہ مجھکو پڑھکر
سنائیے آپ نے یہہ آیت پڑھی اسنے کہا حسبی حسبی بس ہی کفایت کرتی ہی جب آدمی نے سمجھا کہ فردا ے قیامت کو ذرہ ذرہ حبہ حبہ کا حساب ہوگا
اور کوئی چیز فروگذاشت نہوگی تو آج ہی کیون نہ اپنی حساب مین مشغول ہوکر حاسبوا قبل ان تحاسبوا معمول کرے قطعہ جو تجھہ سے
ہوا ہی نیک اور بد لازم ہی حساب اسکا رافت ہر چند پہ شکر و شر پہ توبہ کرے کہ قریب ہی قیامت سورۃ العادیات مکیۃ وھی احدی عشر اٰیۃ
سورہ عادیات مکی ہی اور گیارہ آیتین ہین اور چالیس کلمے اور ایک سو تریسٹھ حرف ہین فواصل اسکے ادرہا ہین اور ربط اسکا بسورہ زلزلہ یہہ ہی کہ
دونون مین ذکر قیامت اور جزا ہی سورۃ العادیات مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی احدی عشر اٰیۃ

پیغمبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کو فوج دیکر قبیلہ کنانہ پر بھیجا تھا اور فرما دیا تھا کہ فلانی روز صبح کو وہان پہنچ کر
انہین غارت کیجو اور فلانے دن یہان آئیو انکو بسبب عبور دریا کے آنے مین توقف ہوا منافق طعن کرنے لگے اور آپس مین کہنے لگے کہ وہ
تمام لشکر ہلاک ہوگیا ایک شخص بھی باقی نرہا کہ خبر پہنچاتا مسلمان ان باتونکو سنکر اندوہناک ہوے حق تعالی نے واسطے خوشی کرنے اہل ایمان کے
اس لشکر کے احوال سے یہہ سورۃ نازل کی وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا قسم ہی گھوڑے دوڑنے والون کی کہ وقت دوڑنے کے ہانپتے ہین
فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا پھر آگ نکالنے والون کی سمون اپنون سے پتھر جہاڑ کر فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا پھر قسم ہی غارت کرنے والون کی
جو سوار ان گھوڑون کے ہین بیچ وقت صبح کے فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا پس اٹھاتے ہین ساتھہ اس وقت صبح کے غبار کو کنارے اس قبیلہ کے
فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا پس درمیان آجاتے ہین ساتھہ اس وقت کے جماعت مین دشمنون دین کے اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ تحقیق آدمی
واسطے پروردگار اپنے کے البتہ ناشکر ہی مراد انسان سے ابی بن کعب ہی اور اسکا گروہ بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت ابوحباب کے شان مین ہی امام
ابو اللیث نے کہا ہی کہ تین شخص تھے عرب مین ایک زمانے مین ہر ایک ایک صفت مین یگانہ تھا اشعب طمع مین ابوحباب بخل مین حاتم سخا مین حق
تعالی نے قسم کھاکر کہا کہ ابوحباب بخیل ہی اور کم خیر اور بعضون نے کہا ہی کہ کنود وہ ہی کہ محنت یاد رکھے اور نعمت بھلا دے حدیث ابی امامہ مین ہی کہ کنود

وہ شخص ہی کہ آپ اکیلا کھاتا ہے اور لونڈی غلام کو مارے وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ اور تحقیق اسداد پر بخل اور کفر کے اسکے البتہ گواہ ہی یا انسان اپنے کئے پر آپ گواہ ہی واسطے ظاہر ہونے اثر اسکے کے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ اور تحقیق انسان واسطے محبت مال کے البتہ سخت ہی یعنے بخل اسکا نہایت کو پہنچا ہی شیخ الاسلام نے فرمایا ہی کہ اگر مال کو دوست رکھتا ہی تو دے کہ پھر تجھے ملیگا اور وارثون کیواسطے مت چھوڑ کہ داغ حسرت تیرے دل پر دینگے شعر مال گر دیگا تو پھر پاس تیرے آئیگا ؛ اور نہ دیگا تو دھریگا ہین سو رہ جائیگا ؛ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ کیا پس نہین جانتا انسان کہ جب اٹھایا جاویگا جو کچھ کہ بیچ قبرون کے ہی یعنے مردے وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اور حاصل کیا جاویگا جو کچھ کہ بیچ سینون کے ہی یعنے بیان مین لاوینگے اور نیکی بدی علاحدہ کرینگے جزا اوسکی یہہ ہی کہ خدا تعالی بدلا دیگا اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ تحقیق پروردگار انکا ساتھ اقوال و افعال انکے کے اوسدن قیامت کے دانا اور خبر دینے پر توانا ہی سورۃ القارعۃ مکیۃ وھی ثمان ایات سورۃ قارعۃ مکی ہی اسمین آٹھ آیتین اور چھتیس کلمے اور ڈیڑہ سو حرف ہین فواصل اسکی نقطہ ہین اور ربط اسکا ساتھ عادیات کے یہہ ہی کہ اسکا اختتام اور اسکا افتتاح بذکر قیامت ہی

سورۃ القارعۃ مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ وھی ثمان ایات

اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ ٹھونکنے والی کیا چیز ہی وہ ٹھونکنے والی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ اور کس چیز نے جتا دیا تجھکو کہ کیا ہی وہ ٹھونکنے والی مراد دن قیامت کا ہی کہ ٹھونکیگا دلون کو ساتھ ہول اور ہیبت کے يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ اوسدن ہوجاوینگے لوگ مانند پروانون پراگندہ کے یا مثل ٹڈیون کے کہ دل کے دل جمع ہوکر آتے ہین اور پامال اور پریشان حال ہوجاتے ہین وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ اور ہوجاوینگے پہاڑ مانند پشم رنگین دہنی ہوئی کے پشم رنگین اسواسطے کہا کہ رنگ پشم کو گلا دیتا ہی پھر جو دھنکیں تو ریزہ ریزہ تار تار ہوجاتی ہی اسیطرح پہاڑ ذرہ ذرہ ہوکر ہوا پر اوڑینگے فقط کل پہاڑ اوس روز پس ہوکر ٹکڑے ٹکڑے جاینگے ؛ پنبہ نداف کی مانند پس دھنکے جاینگے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ پس جو کوئی کہ بھاری ہوئین ترازوین عملون اوسکے کے یعنے نیکیان اسکی تول مین برائیون سے بڑہ گئین فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ پس وہ بیچ زندگانی خوش کے ہی وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ اور جو شخص کہ ہلکے ہوئین ترازوین کامون اسکے کی یعنے نیکیان اسکی نہین ہین یا تھوڑی ہین برائیون سے فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ پس مان اسکی یعنے جگہہ اسکی ہاویہ ہی کہ نیچے کا تہ خانہ ہی دوزخ کا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ اور کس چیز نے جتا دیا تجھکو کہ کیا ہی وہ ہاویہ نَارٌ حَامِيَةٌ آگ ہی جلتی ہوئی کہ نہایت کو پہنچی ہی سوزش مین سورۃ التکاثر مکیۃ وھی ثمان ایات سورۃ تکاثر مکی ہی اسمین آٹھ آیتین اور اٹھائیس کلمے اور ایکسو تیس حرف ہین فواصل اسکے میم ہین اور ربط اسکا ساتھ قارعہ کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر قیامت تھا اسمین ذکر موت ہی بحکم من مات فقد قامت له القیمة حق یہ ہی مرگ حکم قیامت رکھتے ہین

سورۃ التکاثر مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی ثمان ایات

لکھا ہی کہ بنی عبد مناف اور بنی سہم آپس مین ایک دوسرے پر بڑائی اپنی ثابت کرتے تھے ایک کہتا تھا ہمارے قوم کے لوگ بہت ہین ہم بڑے ہین دوسرا کہتا تھا ہمارے قوم کے لوگ بہت ہین ہم بڑے ہین آخر گنا تو بنی عبد المناف بہت نکلے بنی سہم نے کہا کہ ہمارے لوگ زمانہ جاہلیت مین بہت مارے گئے ہم مردون کو بھی گنتے ہین جب قبر در ندے سے شمار کئے تو بنی سہم بہت ہوئے حق تعالی نے یہہ سورت نازل کی کہ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ غافل کیا تمکو فخر کرنے بہت قوم کے نے کہ کثرت قوم دیکھکر اپنی بڑائیان کرتے ہو حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یہانتک کہ جا ملے تم قبرون سے اور مردون کو بھی گنا بعضے معنے یہہ کہتے ہین کہ غافل کیا تمکو تکاثر اموال اور اولاد نے یہانتک کہ مرے اور آئے تم ساتھ مقابر کے كَلَّا ہرگز نہین یون کہ بندگی رب باری مال و اولاد اور کثرت قوم پر ہو یا مر کر پچھتا ہئے یہہ کہ ہمت عاقل کی مصروف بدنیا ہو اور آخرت کو
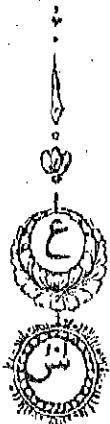
فراموش کرے کہ ناگاہ اجل وارد ہوگی پھر ندامت نفع نہ دیگی رباعی ای مال سے جی اپنا ملا لیئے بیٹھو:: رافت نہ دلون سے دل لگائے بیٹھو: جب
جان پہنچکے کہ یہان سے جانا ہی تو پھر: دنیا ہی سے ہاتھ اپنے اٹھائے بیٹھو سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ شتاب جانوگے تم تفاخر کو تکاثر قوم اور مال کے
وقت مرنیکے ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر ہرگز نہین یون شتاب جانوگے تم اپنے خطاے رائے کو وقت اٹھنے کے قبرون سے
كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ہرگز نہین یون کہ زندون مردون پر فخر کرو اگر جانو تم جاننا یقین بغیر شک شبہ کے کہ کیا پیش آویگا تو البتہ
مفاخرت نکرو مکاثرت پر لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ البتہ دیکھو گے تم دوزخ کو پہلے دور سے جب عرصات مین تمہین لاوینگے ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ
الْيَقِيْنِ پھر البتہ دیکھو تم اسکو دیکھنا یقین کا بغیر شک کے جب اسمین تمکو ڈال دینگے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ پھر البتہ پوچھے جاوگے
تم اسدن وقت محاسبہ کے نعمتون سے کہ انمین مشغول تھے عبادت کو چھوڑکر یہہ خطاب مخصوص ہی ان لوگون کو کہ دنیا مین مشغول ہین اور
آخرت کو ترک کیا ہی بعضون نے کہا ہی کہ مخاطب کفار ہین اور اصح یہہ ہی کہ خطاب عام ہی کیونکہ جس کسی کو نعمت دی ہی شکر اسکے کا اس سے
سوال ہونا ہی بعضون نے نعمت کو تخصیص کیا ہی ساتھ آب سرد اور میوہ تر کے یا نعمت ٹھنڈے چھانو ہی یا بندگی کی لذت یا اعتدال خلق
یا اسلام یا تخفیف شرایع یا قرآن اور اشہر یہہ ہی کہ صحت اور فراغت ہی عین المعانی مین لکھا ہی کہ نعیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین سب کو دعوت
اور ملت اور اتباع سنت آپ کے سے پوچھین گے فردا کروڑون ہین شکر اس خدا کے کہ جسنے کی یہہ جناب پیدا: کہ جنکے باعث ہوا ہمیں
خطا سے راہ صواب پیدا:: سورة العصر مكية وهي ثلاث ايات سورہ عصر مکی ہی اسمین تین آیتین اور چودہ کلمے اور اٹھسٹھ حرف
ہین فواصل اسکے رہین اور ربط اسکا ساتھ تکاثر کے یہہ ہی کہ اسمین بیان زیانکاری تکاثر اور تفاخر تھا خاص یہان زیانکاری عام ہی سوا مسلمانونکے

سورة العصر مكية بسم الله الرحمن الرحيم وهي ثلاث ايات

لکھا ہی کہ ابو الاسدین نے امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہا کہ ای ابوبکر زیان کیا تو نے جو دین آبا کا اپنے چھوڑا اور عبادت بتون
کی ترک کی انھون نے جواب دیا کہ زیانکار وہ ہین جو خدا اور رسول کی باتین سنے اور عمل نیک بجالاوے زیانکار وہ ہی کہ بت پوجے اور متابعت شیطان
کی کرے حق تعالی نے موافق حال صدیق کے یہہ سورت نازل کی کہ وَالْعَصْرِ قسم ہی عصر زمانے کی یا قسم ہی زمانہ کی کہ شامل عجایب غرایب چیزونکو ہی یا قسم ہی
نماز عصر کی یا زمانے پیغمبر کی یا زمانے تیرے کی ای محمد کہ بہتر سب زمانون کا ہی جواب قسم کا یہہ ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ تحقیق ابو
الاسدین یا ابوجہل یا سب آدمی البتہ بیچ زیان کے ہین یا ضایع کرنیوالے عمر کے بیچ زیانکاری کے ہین کہ نقد عمر عزیز کو مطالب ناپایدار مین صرف کرتے
ہین فردہ نقد عمر دیا مطلب فانی کے لیئے: کہ جان کھویا ہی سیرت کی یہہ کنی کے لیئے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا
بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ مگر جو لوگ کہ ایمان لاے ہین اور کام کئے اچھے اور ایک دوسریکو نصیحت کرتے ہین ساتھ حق کے کہ قرآن ہی یا عمل نیک ہین کہ امانت
رکھتے ہین اور بہ طریق حق کے اور ایک دوسریکو نصیحت کرتے ہین ساتھ صبر کرنیکے اوپر طاعت کے یا معصیت سے بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ
لفی خسر کنایہ ہی حال ابوجہل نااہل سے اور آمنوا ایما ہی ساتھ صفت صدیق بر تصدیق کے اور عملوا الصالحات اشارہ ہی کردار فاروق فخر
مخلوق سے اور وتواصوا بالحق مخبر ہی گفتار عثمان نیک بیان سے اور وتواصوا بالصبر نشانہ ہی سیرت ابوتراب عالی جناب سے قطعہ
غلام و تابع و فدوی و مخلص جان و دل سے ہون:: ابوبکر و عمر عثمان و حیدر تاج انسان کا: رکھا ہی بغض رافت جس نے ان اصحاب اربع سے: نہ وہ
یہان کا نہ وہ وہان کا نہ وہ دہان کا نہ وہ یہان کا:: سورة الهمزة مكية وهي تسع ايات سورہ ہمزہ مکی ہی اسمین نو آیتین اور تینتیس کلمے اور ایکسو
تینتیس حرف ہین فواصل اسکے اور ربط اسکا بسورہ عصر یہہ ہی کہ اسمین بیان خسران کافران اور فساق اہل اسلام تھا اسمین مذکور کافران بدگویان ہی

اور بخیلان ہی سورۃ الھمزۃ مکیۃ وھی تسع آیات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھا ہی کہ اخنس بن شریف عیب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتا تھا اور ولید بن مغیرہ کے پاس غیبت آپکی کرتا تھا حق تعالیٰ نے اسکے حق مین یہہ سورت نازل کی وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ وای ہی واسطے ہر عیب کرنیوالے کے لُّمَزَةٍ غیبت کرنیوالے کے یا ہمزہ طعن کرنیوالا ہی اور لمزہ اشارہ کرنیوالا ہی الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ وہ شخص کہ جسنے اکٹھا کیا مال کو اور گنا کیا اسکو اور پاس رہنے دیا خرچ نکیا يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ جانتا ہی کہ یہہ مال جمع کیا ہوا اسکا ہمیشہ رہیگا دنیا مین كَلَّا ہرگز یون نہین جو وہ سمجھتا ہی لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ البتہ ڈالا جاویگا بیچ حطمہ کے کہ نام درکہ دوزخ کا ہی جو پڑیگا اسیوقت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جل جاویگا وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ اور کس چیز نے جتایا تجھکو کہ کیا ہی حطمہ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ آگ ہی اللہ کی سلگائی ہوئی سمجھ لیجیے کہ جسکو اللہ نے سلگایا ہو پھر کس کی طاقت ہی جو اسکو بجھاوے الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ وہ آگ جو چڑھ آتی ہی اور غالب ہوتی ہی اوپر دلونکے اور درمیان مین پہنچ جاتی ہی تخصیص اس آگ کی کافرونکے لیے اس جہت سے ہی کہ اسکا دل خلاف مین پڑا ہی اور پلید عقیدونسے بھرا ہی إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ تحقیق وہ آگ یعنے مکان اس آگ کا اوپر کافرونکے دروازے بند کیے ہوئے ہی فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ بیچ ستونوں دراز کے حاصل یہہ ہی کہ اس گھر کا دروازہ بند کردیا ہی اور ستون محکم کھڑے کر دیے ہین کہ کوئی کھول نسکے یہہ اشارہ ہی ہمیشہ پر کافرونکے آتش مین کشف الاسرار والے نے کہا ہی کہ جو آگ کہ دلمین در آتی ہی وہ آتش عجب تکبر ہی فردوسیہ جو دین کا ہی ایک سال ہی آتش کہ جلاتی دل ہی حسین بن منصور حلاج قدس سرہ نے کہا ہی کہ شعر ربی آتش نار اللہ الموقدہ تھی باطن مین سلگائی یہانتک کہ تمام سوختہ ہوا پھر حقیقت انا الحق سینے نکل کر اس سوختہ پر گرا کوئی سوختہ ہو تو اس سوختہ کے سیر بات جا کے فرد جلنے کی پھر دلکی خبر شمع سے پوچھو احوال سوختہ کا سوختہ جانے سورۃ الفیل مکیۃ وھی خمس آیات سورۃ فیل مکی ہی اسمین پانچ آیتین و تیئیس کلمے ننانوے حرف ہین و وصل اسکی ال مین اور ربط اسکا ساتھ سورۃ ہمزہ کے یہہ ہی کہ دونو سورتین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عقوبت اور تکذیب کافرونکی مین ہین

لکھا ہی کہ ابرہہ نے جو نجاشی کی طرف سے والی یمن کا تھا موسم حج مین لوگونکو اطراف سے مکہ معظمہ مین آتے دیکھ کر معلوم کیا کہ انکا مقصد و زیارت خانہ کعبہ ہی رشک کھا کر ارادہ کیا کہ ایک اور گھر بنایئے اور حاجیون کو کعبہ سے پھرا دہان لائیے غرض صنعا مین زر خام کا ایک کوٹھا بنایا اسکو جواہر لگایا اور لوگون کو یمن سے اسکے طواف کو بھجوایا اگرچہ قریشیون کو یہہ بات بہت بری معلوم ہوئی لیکن سوا صبر کے کچھ چارہ ندیکھا ایک شخص تھا بنی کنانہ سے وہ وہان کا مجاور ہوا اسنے شب کو اس خانہ محدث کو آلودہ نجاست کر کر فرار کیا یہہ خبر آفاق مین پھیل گئی لوگون کی طبیعت اس گھر سے بیزار ہو گئی ابرہہ نامحرم اس احوال سے خشمگین ہو کر لشکر جمع کر کر ساتھ فیلان قوی پیکر مہیب منظر کے بقصد تخریب حرم محترم متوجہ مکے کا ہوا اور پیل محمود کو کہ بہت بڑا تھا ہمراہ لے حوالی مکہ معظمہ مین آ کر مواشی قریش کے غارت کیے اکابر مکہ کے پہاڑون پر چڑھ گئے ابرہہ نے کہ آثار غلبہ تکو لیکر مکے کو چلا پیل محمود شہر کی دیوار تک پہنچ کر پیچھے ہٹا پیل بانون نے بہت کوشش کی لیکن اسنے شہر کی طرف منہ نکیا اور سب ہاتھی بھی اسکے ساتھ ہوے ابرہہ عاجز ہوا قریش بالاے کوہ سے نظر کرتے تھے کہ دیکھیے کیا حال ہوگا دریا سے سیاہ مرغان سیاہ کے نمود ہو کر گردون انکی سبز تھین اس لشکر پر حملہ کر کر سنگ باران کیا ایک دم مین تمام قوم ابرہہ کو نابود کر دیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ کیا نہین دیکھا تو نے کہ کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ ہاتھیون والے کے کہ ابرہہ اور لشکر اسکا تھا أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ کیا نہ کر دیا اور نہ ڈالا مکر انکے کو کہ تخریب کعبہ مین کیا تھا بیچ گمراہی اور تباہی کے وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ اور بھیجے اوپر انکے دریا سے کے طرف سے مرغ گروہ گروہ جو منقار مرغ کے سے پنجہ سگ کا سا سر درندہ کا سا رکھتے تھے بعضون نے کہا ہی کہ مرغ سبز تھے اور منقارین زرد تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ پھینکتے تھے اور مارتے تھے وہ لشکر کو ساتھ پتھر کنکر کے سے فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ پس کیا خدا نے انکو سبب

ان پتھرونکے مانند بھس کھائے ہوئے کے یہہ کنایہ ہی انکے چور ہونے پر لکھا ہی کہ ہر مرغ مین پتھر لئے تھا ایک چونچ مین دو دونون پنجون مین اور جس عضو پر کافر کے گرتا تھا پار ہو جاتا تھا اور ہر پتھر پر نام ایک کا ان سنگدلون مین سے جو کعبہ کے ڈھانے کو آئے تھے لکھا تھا ابرہہ تنہا تنکے سے بھاگ کر حبشہ مین نجاشی کے حضور مین پہنچا وہ مرغ جو اُسکے نام کا پتھر لئے تھا وہ بھی اسکے سر پر اوڑتا ہوا بادشاہ کے دربار تک گیا ابرہہ نے یہہ سب احوال نجاشی سے کہا اُسکو تعجب ہوا کہ مرغون نے ایسے بڑے لشکر کو کیونکر ہلاک کیا ابرہہ نے جو نگاہ اوپر کی اس مرغ کو دیکھہ کر بادشاہ سے عرض کیا کہ ایک اُن مرغون مین سے یہہ ہی یہہ بات کہتے ہی اُس مرغ نے پتھر اوپر سے گرایا اسکے سر سے پاتک نکل گیا نجاشی کے دیکھتے دیکھتے ہلاک ہوگیا اس صورت سے آیت عبرت کی صحیفہ دل نجاشی پر لکھی **فرد** قضا نے لوح زمان پر کہا کہ گوہربار لکھا ہی فاعتبروا منہ یا اولی الابصار سورۃ القریش مکیۃ وھی اربع اٰیات سورہ قریش مکی ہی اسمین چار آیتین اور سترہ کلمے تہتر حرف ہین فوصل اسکی نشفت ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ فیل کے ظاہر ہی یہانتک کہ بعضے قاری آخر سورہ فیل کے وقف نہین کرتے قریش سے ملا دیتے ہین اور مصحف ابی بن کعب مین دونو کو ایک سورۃ لکھا ہی اور درمیان مین بسم اللہ کا فاصلہ نہین کیا

سورۃ القریش مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربع اٰیات

امام زاہدی نے لکھا ہی کہ قریش دو سفر کرتے تھے جاڑونمین یمن کو جاتے تھے اور گرمیونمین شام کو لوگ انکی حرمت کرتے تھے کہ یہہ حرم کے ہین اور قریش اصح یہہ ہی کہ لقب نضر بن کنانہ کا ہی جو اسکی اولاد ہی وہ قریشی ہی اور بعضے علماے انساب نے لکھا ہی کہ قریش لقب فہر بن مالک کا ہی جو نضر کا پوتا ہی پس حق تعالی نے اپنی نعمت ثابت کرنیکے واسطے یہہ سورت نازل کی اور فرمایا کہ تعجب کرو لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ واسطے الفت دلانے قریش کے ساتھہ ایک دوسرے کے اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاۗءِ وَالصَّيْفِ الفت دلانے انکے بیچ سفر جاڑے کے اور گرمی کے اور واسطے پوجنے لات کے بتونکو حاصل یہہ ہی کہ محل تعجب ہی کہ مین نے انکو یہہ نعمت اور حرمت دی اور یہہ عبادت میری چھوڑ کر بتون کی کرتے ہین فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ پس چاہیئے کہ عبادت کرین وہ پروردگار اس خانہ معظم کی کہ تعظیم انکی اسی کے سبب سے ہی الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وہ پروردگار کہ جسنے طعام دیا انکو ان دو سفرونمین اور سیر کیا بھوک سے وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ اور امن دیا انکو حرم محترم کے سبب ڈر سے ان لوگونکے گرداگرد کے ہین اور ایک دوسرے کو لوٹتے ہین مارتے ہین سورۃ الماعون مکیۃ وھی ست اٰیات سورہ ماعون مکی ہی اسمین چھہ آیتین اور پچیس کلمے اور سو اسو حرف ہین فوصل اسکی نم ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ قریش کے یہہ ہی کہ اسمین بیان

احسان اور امر شکر تھا اسمین بیان کفران	بسم اللہ الرحمن الرحیم	کافران اور منافقان ہی فتامل فی ھذا

مفسرین نے لکھا ہی کہ آدھی پہلے یہہ سورہ کافرون کی شان مین ہی اور آدھی آخر کی منافقون کے حق مین کہا ہی کہ ابوجہل قیامت کی تکذیب کرتا تھا اور جب کسی یتیم کا وصی ہوتا اور وہ اپنے مال مین سے کھانا پینا طلب کرتا تو اسے مار کر نکال دیتا تھا اور ہمیشہ لوگونکو نفقہ سے باز رکھتا تھا حق سبحانہ نے فرمایا کہ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ کیا دیکھا تو نے اور جانا تو نے اس شخص کو کہ جھٹلاتا ہی روز جزا کو اور یاور نہین رکھتا یعنے ابوجہل نا اہل فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ پس یہہ وہ شخص ہی کہ ساتھہ ستم کے دھکے دیتا ہی یتیم کو بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان نے یا ولید نے اونٹ مارا تھا وہ لوگونکو بانٹتا تھا ایک یتیم نے جو مانگا تو اسے عصا مارا حق تعالی اسکو ملامت کرتا ہی کہ مارتا ہی یتیم کو وَلَا يَحُضُّ عَلٰي طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ اور نہین رغبت دلاتا اہل اپنے کو اوپر کھانا دینے فقیر کے یعنے نہ آپ دیتا ہی نہ اپنے سے دلاتا ہی بلکہ احسان سے منع کرتا ہی **فرد** خود ندے بلکہ جلے دیکھہ کے اعطاے غیر وای اس شخص پہ ایسا جو ہو مناع الخیر پس حق تعالی

منافقونکی شان مین فرماتا ہی فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ پس وائی ہی یعنے عذاب سخت ہی واسطے نماز پڑھنے والون ریاکے یعنے ابن ابی اور
اصحاب اسکے کے الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ وہ نماز پڑھنے والے کہ وہ نماز اپنی سے غافل ہین یعنے حساب نہین کرتے
سوا حضور مردم کے نماز نہین پڑھتے مراد یہہ ہی کہ منافق خلوت مین پروا نماز کی نہین رکھتے اور صحبت مین مسلمانون کے اگر بشرائط اور آداب نماز ادا کرتے
ہین فرد دوزخکی کلید کیون نہ ہووے وہ نماز * جو لوگونکے سامھنے پڑھی جائے دراز * الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ وہ لوگ کہ وہ ریا کرتے
ہین عبادت مین اچھا کہلانیکے لئے وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ اور منع کرتے ہین برتنے کی چیز کو ماعون متاع خانہ ہی کہ لوگ آپسمین برتتے
ایک دوسرے کی معونت کرتے ہین جیسے دیگچہ رکابی لوٹا کڑاہی ڈول رسی پھاوڑہ کلہاڑی بعضون نے کہا ہی ماعون وہ چیزین ہین کہ انکا منع کرنا
پانی آگ نمک اور اکثر مفسرین نے لکھا ہی کہ یہہ زکوٰۃ کے حق مین ہی یعنے منع کرتے ہین مال اپنے کو زکوٰۃ سے حاصل یہہ ہی کہ زکوٰۃ نہین دیتے
فرد کیا گھمنڈ اتنا کرے ہی مال کے تو نرو مین * بن کوئی مال نہ تمارہیگا گور مین سورۃ الکوثر مکیۃ و ثلاث آیات سورۂ کوثر کی ہی
اسمین تین آیتین اور دس کلمے اور بیالیس حرف ہین فضل اسکی رہین اور ربط اسکا سورہ ماعون یہہ ہی کہ اسمین مذمت اعدائے پیغمبر تھی اور اس مین

مدح پیغمبر صلی اللہ | سورۃ الکوثر مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وهی ثلاث آیات | علیہ وسلم ہی

معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ عاص بن وائل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک باب بنی ہاشم کے ملا آپ وہان ٹھہرے کچھہ باتین کین پھر آپ
باہر نکلے وہ مسجد مین گیا دیکھا کہ سردار قریش کے کئی مسجد مین بیٹھے تھے انھون نے پوچھا کہ تو کس سے باتین کرتا تھا اسنے کہا ابتر سے اور عادت
عرب کی تھی کہ جسکا بیٹا نہوتا تھا ابتر کہتے تھے یعنے پیچھے نرہیگا اسکے کوئی اور بعضے ایام مین آپکا پسر طاہر کہ حضرت خدیجہ سے تھا فوت ہوا تھا
یہہ خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سنکر ناخوش ہوے حق تعالی نے واسطے خاطر مبارک کی تسلی کے یہہ سورۃ نازل کی اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ تحقیق
عطا کی ہمنے تجھکو کوثر سمجھہ لیجئے کہ کوثر کثرت سے ہی یعنے دی تجھکو بہت خیر اور بہت فرزند اور بہت علم اور بہت عمل عین المعانی مین ہی کہ بہت
است عنایت کی بعضون نے کہا ہی کہ کثرت ذکر ہی کہ زمین و آسمان مین آپکا غلغلہ پڑگیا ہی پھیلا فرد جہانمین یہانتک پس نور آپکا ہی ہر ذرہ کی زبان پر
مذکور آپکا ہی * یا کثرت معجزات ہی یا کثرت محبون کی آپکے ہی اور اشہر یہہ ہی کہ کوثر نہر ہی بہشت مین معراج کی حدیث مین وارد ہی کہ فرمایا آپنے ساتوین
آسمان پر ایک نہر دیکھی مین نے کنارے پر اسکے خیمے تھے یاقوت اور لولو اور زبرجد کے اور سب پر مرغان سبز بیٹھے تھے جبریل سے پوچھا
مین نے کہ یہہ کیا ہی کہا یہہ نہر کوثر ہی کہ حق تعالی نے آپکو عنایت کی ہی اور معالم التنزیل مین ہی کہ آپنے فرمایا کہ کوثر نہر بہشت مین ہی کنارے اسکے
زر کے ہین اور تہ مین اسکے در اور یاقوت بچھے ہین پانی اسکا مشک سے خوشبوتر برف سے سفید تر ہی اور دوسری حدیث مین ہی کہ ایک مہینے کی راہ مین ہی
پانی اسکا شیر سے سفید تر شہد سے میٹھا خوشبو تر ہی کوزے اسکے ستارون کی مانند ہین جو کوئی اسکا پانی پئیگا ہرگز پیاسا نہوگا صاحب تاویلات نے کہا ہی
کہ کوثر عرفان اصول کثرت بوحدت ہی اور شہود اظلال وحدت در کثرت یہہ نہر بوستان معرفت الٰہی کی ہی جو اس سے سیراب ہوا ابد الآباد تک تشنگی
جہالت سے چھوٹا رباعی راقت جو جہانکی دیکھتا ہی تو بود * تک غور تو کر یہ ہین کیا ہی یہ نمود * ای بیخبر انکھہ کی وا کر اور دیکھہ کثرت مین ہی جلوہ
وحدت حق موجود فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ پس نماز پڑھ واسطے پروردگار اپنے کے خالص اسیکی رضا کیواسطے اور قربانی کر اونٹ
واسطے اسکے بخلاف منکرونکے کہ بتونکے واسطے قربانی کرتے ہین یا دست راست رکھہ اوپر دست چپ کے نماز مین نزدیک نحر کے یعنی سینہ
ہین چنانچہ فراء نے امیر المومنین علی مرتضیٰؓ سے حکایت کی ہی کہ مراد نحر سے یہان قول باری تعالی مین ہاتھہ باندھنے ہین نماز مین اور تفسیر کشاف
مین بھی تصریح اسکی کی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان مراد نماز عید اور قربانی کرنا ہی اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ تحقیق دشمن تیرا عاص

وہی ہی دم بریدہ اور کٹا ہوا خیر سے اور بے نسل اور بے ذریت ہو اور تیری ذریت بسیار اور خوبیونکا غلغلہ اور اشتہار اور آثار فضل بیشمار تا روز شمار
باقی رہیگا شعر گل مراد ہے کیون نہ تیرا تازہ و تر کہ شانئین ہی عدو تیرے ہو الابتر سورۃ الکافرون مکیۃ وھی ست ایات سورۃ
کافرون مکی ہی اسمین چھبیس کلمے اور ننانوے حرف ہین فوصل اسکی ندم مین اور ربط اسکا بسورت کوثر یہہ ہی کہ اسمین ذکر پیغمبر کا تھا

اسمین بیان دشمنان سورۃ الکافرون مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ست ایات پیغمبر کا ہی

لکھا ہی کہ قریشیون نے جو ابوجہل اور عاص اور ولید اور امیہ اور سوا انکے تھے حضرت عباس کے ہاتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام
بھیجا کہ ایک برس تک تم ہمارے خداؤن کی پرستش کرو تو ہم بھی ایک سال تمھارے خدا کی عبادت کرین آپ پاس اس پیغام کے پہنچتے ہی جبرئیل
آئے اور یہہ سورت لائے قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ای کافرو مراد اس سے وہ لوگ ہین جو مذکور ہوئے اور حق سبحانہ
جانتا تھا کہ یہہ ایمان نہین لاوینگے سو واسطے کہا کہ انکو کہہ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ نہین عبادت کرتا مین اس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو
تم وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ اور نہ تم عبادت کرتے ہو حال مین اس چیز کی کہ عبادت کرتا ہون مین وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ
اور نہ مین عبادت کرونگا اس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو تم وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ اور نہ تم عبادت کروگے استقبال مین اس چیز کی
کہ مین عبادت کرتا ہون لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ واسطے تمھارے دین تمھارا ہی کہ اس پر ہو اور اس سے نہ پھروگے اور واسطے میرے
دین میرا ہی کہ مین اسپر ہون اور اس سے نہ پھرونگا یا واسطے تمھارے جزا اعمالون تمھارے کی ہی اور واسطے میرے جزا میرے کامون کی اور دین معنے
عادت کے بھی آیا ہی اور یہہ آیت منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ کوئی سورت قرآن شریف کی شیطان پر سخت تر اور
صعب تر زیادہ اس سورہ سے نہین کیونکہ اسمین توحید محض ہی اور ثواب اس سورہ کے پڑھنے کا چوتھائی قرآن کا ہی سورۃ النصر مدنیۃ
وھی ثلاث ایات سورہ نصر مدنی ہی اسمین تین ایتین اور انیس کلمے اور اناسی حرف ہین فوصل اسکی جا ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورت کافرون کے

یہہ ہی کہ اسمین بیان صلح اور قتال تھا اسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم وعدہ نصرت بعد وقوع قتال ارشاد کیا

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ جب آوے مدد اللہ کی کہ قریش پر غالب ہو جاوے اور فتح ہو مکہ تجھے اور فتح ہون تمام بلاد تیری امت کو وَ
رَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا اور دیکھے تو لوگونکو کہ داخل ہوتے ہین بیچ دین اللہ کے یعنی اسلام کے فوج فوج جس سال یہہ سورۃ
نازل ہوئی اس برس بنی اسرائیل اور بنی اسد اور بنی قرلطبہ اور بنی مرہ اور بنی الیکا اور بنی کنانہ اور بنی ہلال اور سوا انکے اور بہت
خلقت جوانب اور اطراف سے آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ پس پاکی بیان کر
ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اس سے یا کہہ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ
بعد نزول اس سورت کے ہمیشہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے پڑھتے سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین
کہ نماز کر ساتھہ امر خدا کے اور استغفار کر واسطے گناہون کے اپنی امت کے إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا تحقیق خدا ہی توبہ قبول کرنیوالا استغفار
کرنے والون کے اکثر علما کہتے ہین کہ نزول اس سورت کا بعد فتح مکہ کے ہی اور اسمین خبر وفات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی جب یہہ سورۃ
نازل ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی حضرت عباس رونے لگے آپنے پوچھا کیون روتے ہو کہا انھون نے کہ آپکے وفات کی اسمین خبر ہی آپنے فرمایا درست ہی پھر آپ دو سال اور
دنیا مین رہے آخر سورہ کہ ساری نازل ہوئی آپنے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلا کر کہا کہ ای دختر نیک اختر خبر وفات کی میری دی ہی فرشتہ نامہ وصل کا پیغام سنایا ہی
لایا ہی مجھکو جانا ہی جہان فانی سے حضرت فاطمہ روئین آپنے فرمایا مت رو کہ سب اہل بیت سے پہلے تو میرے پاس پہنچیگی سورۃ تبت مکیۃ وھی خمس ایات سورہ تبت مکی ہی

اسمین پانچ آیتین اور بیس کلمے اور اکاسی حرف ہین فواصل اسکی دب ہین اور ربط اسکا ساتھ نصر کے یہہ ہی کہ اسمین قوت اسلام اور فتح پانے کا پیغمبر کے بیان تھا اسمین ہلاکت کا ایک بڑے مشرک کے بیان ہی تاکہ شکر کی سزا اور مزید نعمت فتح ہوے

سورۃ اللہب مکیۃ وہی بسم اللہ الرحمن الرحیم خمس ایات

جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر پکارا کیا صاحباہ ردستا قریش جمع ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر مین تمکو خبر دون کہ اس پہاڑ کے تلے لشکر آیا ہی تمھارے شب خون مارنے کو اور قتل اور غارت کرنے کو تو تم باور کر دیا انہین سب نے کہا کہ کیون نہ باور کرین کہ تم جھوٹے نہین ہو آپنے فرمایا کہ انی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید مین ڈرانے والا ہون واسطے تمھارے کہ آگے تمھارے ہے عذاب سخت ہی قیامت کا ابولہب اٹھا اور کہا کہ ہلاکت ہو تجھکو کہ تو نے ہمین اسیواسطے بلایا تھا اور ایک روایت مین ہی کہ دونو ہاتھہ مین اسکے پتھر تھے وہ آپ پر پھینکے اسیوقت یہہ سورت نازل ہوئی کہ تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ہلاک اور نابود ہو جیو دونو ہاتھہ ابی لہب کے کہ پتھر اٹھا کر چاہا کہ حبیب پر کبریا کے مارے اور ہلاک ناچیز ہوا وہ ابی لہب آپ کا چچا تھا عبد العزی اسکا نام تھا آپ کے عداوت کے سبب اوسپر لعنت واقع ہوئی اور بعضون نے معنے آیت کے یہہ کہے ہین کہ ناچیز ہو دنیا و آخرت اوسکی اور ناچیز ہوئی لکھا ہی کہ بعد دعا کے ابی لہب نے یہہ بات سنکر کہا کہ اگر جو کچھہ برادر زادہ میرا کہتا ہی حق ہی تو مال اور فرزند اپنے فدا کر کے چھٹ جاونگا مین اوسکے رد قول مین یہہ آیت اتری کہ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ نہ دفع کیا اوس سے اوس لعنت کو مال اوسکے نے اوس چیز نے کہ کسب کیا ہی یعنے اوسکے بیٹے عتبہ نے یا کسب سے مراد مال کمایا ہوا تجارت کا ہی سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ شتاب داخل ہوگا آگ شعلہ دالی مین کہ دوزخ کی ہی وَٱمْرَأَتُهُۥ اور جورو اوسکی ام جمیل بیت حرب بہن ابو سفیان کی وہ بھی اسکے ساتھہ دوزخ مین جاوے گی حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ اٹھانے ڈالی لکڑیون کی لکھا ہی کہ ام جمیل ہمسایہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی ونکو لوجہ کانٹو نکالاتی تھی اور انکو راہ مین حضرت کے پھیلاتی تھی آپ اسپر سے کانٹون کو ہٹاتے اور ملامت سے فرماتے کہ یہہ کیا ہمسایگی ہی فرد دامن کشکر گل آلودہ کرین خار وسے ز ہاے اس رنگ جفا ایسے وفادار وسے ز بعضون نے کہا ہی کہ ہیزم کشی عبارت ہی سخن چینی سے کہ آتش عداوت کی دو شخصون مین لگاتی تھی فرد جو کوئی ہووے سخن چین وہی ہی ہیزم کش ز اور دونون مین عداوت ہی بشکل آتش ز یا ام جمیلہ حامل حطب جہنم تھی کہ عداوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بار گناہ ہر دم اٹھاتی تھی بعضون نے کہا ہی کہ نفس الامر مین وہ ہیزم کشی تھی جیسی اور عورتین عرب کی اپنے واسطے لکڑیان لے آتی ہین وہ بھی لاتی تھی ایک روز لکڑیان پیٹھہ پر لادے ہوئی آتی تھی راہ مین ماندی ہوئی رسن ہیزم اپنے گردن مین ڈال کر پشتارہ ہیزم کا ایک بلند سل پر رکھہ دیا فرشتے نے اگرسن پشت سے اوسکے وہ پشتارہ سل سے گرادیا رسی اسکے گلے مین پھنس گئی گلا گھٹ کر داخل جہنم ہوئی حقتعالے نے اوسکے حال سے خبر دی کہ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍۭ بیچ گردن اسکی کے رسی کھجور کے پوست کی کہ اس سے لکڑیان باندھی تھی بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے زنجیر لوہے کی دوزخ کی ہی کہ اسکے گردن مین ڈال کر دوزخ کی طرف کھینچینگے سورۃ الاخلاص مکیۃ وہی اربع ایات سورۃ اخلاص کی ہی اسمین چار آیتین پندرہ کلمے اور سینتالیس حرف ہین فواصل دہین اور ربط اسکا ساتھہ تبت کے یہہ ہی کہ وہ مذمت مین ایک مشرک کے تھی یہہ اثبات وحدانیت حق مین نازل ہوئی

سورۃ الاخلاص بسم اللہ الرحمن الرحیم مکیۃ وہی اربع ایات

لکھا ہی کہ قریش نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے بیان کر وتعریف اوس خدا کی جسکی عبادت کی تم دعوت کرتے ہو اور معالم التنزیل مین ہی کہ ایک گروہ یہود نے کہا یا ابا القاسم وصف بیان کرو خدا کا تاکہ ہم ایمان لاوین کیونکہ ہمنے توریت مین صفت اوسکی دیکھی ہا تو کیا چیز ہی وہ کیا کھاتا ہی کیا پیتا ہی

کس کی اسنے میراث لی اسکی میراث کون لیگا حق تعالےٰ نے یہہ سورۃ نازل کی کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہہ اے محمد اس شخص کو جو پوچھتا ہی وہ ہی اللہ ایک
ذات اور صفات ہین اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ ہی بے پرواہ سب سے اور وہی ہی پناہ محتاجون کی نہ کہاتا ہی نہ پیتا ہی ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا اسے فنا نہین جو چاہے
سو کرے اسکا کوئی منع کرنیوالا نہین رباعی بتون کے جلوہ پہ کیا ہی مائل تو دھیان رکھہ رافت اس خدا کا زمین بوسی سے جسکے روشن ہی
فرق مہر و مہ سدا کا نہ مریگا او سپر تو جسے کا جو زخمی ہوگا تو وہ سہیگا فنا کا گر جام تو پئیگا تو جرعہ دیگا مئے لقا کا نہ آپ کہا وے تجہے کہلاوے نہ خود پئے
اور تجہے پلاوے نہ غضب ہی بیعیش جو دکہاوے کرے خلاف اسکے تو رضا کا علین المعالی مین امام علی موسیٰ رضا نے نقل کی ہی کہ صمد وہ ہی کہ عقلین
اطلاع کیفیت اسکے سے نا امید ہون رباعی کرے درک اسے کس کا ادراک ہی کہ وہ پاک سے پاک ہی پاک ہی گمان سے ہی بر وہم سے دور ہی دور فکر
فہم سے دور ہی کہون کیا وہ کیا ہی بسا ہی کہان خیال سما نا رسا ہی وہان لَمْ يَلِدْ نہ جنا ہی اسنے کسیکو یہہ رد ہی یہود کا کہ عزیر کو بیٹا خدا کا کہتے ہین
وَلَمْ يُولَدْ اور نہ جنا گیا کسی سے یہہ رد نصاریٰ کا ہی کہ عیسیٰ کو خدا کہتے ہین وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ اور نہین اور نہ تہا واسطے اوسکے
برابری کرنیوالا کوئی یہہ رد مجوس کا اور مشرکون عرب کا ہی کہ کہتے تہے اسکا کفو ہی شیخ ابو علی رود باری قدس سرہٗ نے کہا ہی کہ شرکت دائر ہی عدد اور
تغلب اور علت و معلول اور مشکل اور ضد مین یہان حق تعالےٰ نے نفی عدد اور کثرت کی فرمائی ذات اپنے سے کہ ہو اللہ احد اور نفی تغلب اور نقص
کی فرمائی ساتھہ اللہ الصمد کے اور علت اور معلول کو منتفی کیا ساتھہ لم یلد ولم یولد کے اور اشکال اور اضداد کو مرتفع کیا ساتھہ ولم یکن لہ کفوا احد کے
اسیواسطے اسکو سورہ اخلاص کہتے ہین محققون نے کہا ہی کہ توحید بنفی وجوہ ثابت ہی لیکن متماثل جا ہیت اور متکافی بقوہ متصور ہوسکتا تہا
پہر تماثل بماہیت اور تکافی بقوت یا متاخر ہو تا رتبہ مین بمقام معلول جیسے ولد یا متقدم بمنزلہ علت جیسے والد یا معیت رکہتا مشابہ مقارن جیسے
کفو الیس تمہید فائدہ توحید سے کہ ساتھہ قل هو اللہ احد کے تقدیم پائی لم یلد سے رد صفت اول کا کیا اور ولم یولد سے نفی صفت دوم کی اور نہ
ولم یکن لہ کفوا احد سے نفی صفت سیوم کی امام جلال الدین دوسا جی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ معطلہ صانع عالم کی قائل نہین اور فلاسفہ
کہتے ہین صانع ہی لیکن نام اور صفت نہین رکہتا اور ثنویہ کا مذہب یہہ ہی کہ شریک رکہتا ہی اور مشتبہہ کا اعتقاد ہی کہ خلق کے مانند ہی اور
یہود اور ترسا کہتے ہین زن و فرزند رکہتا ہی اور مغان کا معتقد ہی کہ کفو اسکا ہی پس جب بندہ مومن نے ہو کہا تعطیل سے بیزار ہوا جب اللہ کہا
کفار فلاسفہ سے مبرا جب احد کہا روش ثنویہ سے نکلا جب اللہ الصمد کہا مذہب مشبہہ سے دور ہوا جب لم یلد ولم یولد کہا یہود اور ترسا سے دور ہوا کا
جب ولم یکن لہ کفوا احد پڑہا کیش مغان سے نکل گیا فرد مومن خالص ہوا جسنے یہہ سورت پڑہی نہ جہوٹے مذاہب تمام رد کئی یکبارگی نہ راحت
پاتے ہین دل نور احد سے محفوظ ہوتے ہین عقول سر اللہ الصمد سے بہرہ پاتے ہین نفس تعقل لم یلد ولم یولد سے متنفع ہوتا ہی شخص معنی ولم یکن لہ
کفوا احد سے اور مراد کو پہنچتا ہی لکہا ہی کہ کلمہ ہو قسمت والبان ہی نقطہ بہر دانشوران ہین نام احد خط محبان ہی گفتار اللہ الصمد نصیب عارفان ہی
الفاظ لم یلد ولم یولد قسمۃ عاقلان ہی کلمات ولم یکن لہ کفوا احد برائے عامۂ مومنان ہی جو کوئی سر ہو کو پہنچا واصل ہی جسنے اللہ کو جانا عالم ہی جسنے احدیت کو
پایا محب ہی جسنے صمدیت پہچانی عارف ہی جسنے لم یلد ولم یولد کا اعتقاد کیا عاقل ہے جسنے ولم یکن لہ کفوا احد کی تصدیق کی مومن ہی جسنے ان سب
معانی کو جمع کیا موحد خالص ہی فضائل مین اس سورت کے حدیثین صحیحین مین اور کتب حدیث مین بہت وارد ہین یہان نام راویونکا اور کتب کا
ترک کر کر حاصل معنے حدیث بطور اختصار لکہا جاتا ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قل هو اللہ برابری کرتی ہی تہائی قرآن کی
جو کوئی اسے پڑہیگا حرام کریگا خدا تعالیٰ گوشت اسکا آتش دوزخ پر اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی گورستان مین گذرے اور گیارہ
بار قل هو اللہ پڑہہ کر ثواب مردون کو بخشے خدا تعالیٰ اونکو ثواب دیگا بعدد اموات سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ قل هو اللہ

پڑہتا ہی

پڑھتا ہی فرمایا واجب ہوئی صحابہ نے کہا کیا واجب ہوئی اوسکو فرمایا جنت اور فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی اس سورہ کو پڑھیگا گرد اوسکے رحمت آویگی اور خدا تعالے نظر رحمت فرماویگا او سپر جو یہہ سورہ پڑھیگا اور جو چیز چاہیگا حق تعالے اُسے دیگا اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی یہہ سورہ پڑھے جس وقت کہ گھر مین جاوے افلاس اوسکے گھر سے اور ہمسایون سے دور ہووے اور فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی ایکبار پڑھے اس سورت کو حق تعالے برکت کرے اوسپر اور اوسکے گھر پر اور جو کوئی تین بار پڑھے برکت کرے اوسپر اور اوسکے گھر پر اور اوسکے ہمسایون پر اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکے آنکہہ مین درد ہووے پچاس بار اس سورہ کو پڑھکر دم کرے شفا پاوے لیکن بسم اللہ ہر بار دو مرتبہ پڑہے ایک شخص نے آپ پاس آکر ناداری کی شکایت کی آپنے فرمایا جب گھر مین جاوے تو سلام کر اگر کوئی نہو تو مجھ پر سلام بھیج اور ایک بار قل ہو اللہ پڑھ اوسنے یونہین کیا روزی اوسکی فراخ ہو گئی ایسی کہ ہمسایون کو بھی پہنچی ایک شخص تہا جب نماز پڑھتا تو ہر رکعت مین قل ہو اللہ پڑھتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسکا پوچھا اوسنے عرض کیا کہ اس سورہ کو دوست رکھتا ہون فرمایا کہ دوستی اسکی تجھے بہشت مین لیجاویگی امام جعفر صادق رضہ سے منقول ہی کہ جو کوئی قید ہو ہزار بار اس سورت کو پڑھے چھوٹ جاویگا اور ایسی جو مہم سخت پیش آویگی چلسہ مین ہزار بار اس سورت کو پڑھے آسان ہو جاوے سورۃ الفلق مکیۃ وھی خمس آیات سورۂ فلق مکی ہی اس مین پانچ آیتیں اور تیئیس کلمے اور تہتر حرف ہین فواصل اوسکی دبق ہین اور ربط اسکا ساتھ اخلاص کے یہہ ہی کہ اخلاص متضمن ثناء الٰہی ہی اور یہہ مشتمل استعاذہ پر اوس ذات کہ موصوف ہاین صفات ہو پناہ پکڑنے اوسکے ساتھ سزاوار ہی

سورۃ الفلق مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی خمس آیات

لکھا ہی کہ ایک لڑکا یہود کا آپ کی خدمت مین آتا تھا لبید بن عاصم کے بیٹیون نے اسے بہت کچھ دیکر چند دندانے شانہ کے اور بال آپکے منگوا کر بنام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسن پر جادو کر کر چاہ ذی اروان مین ایک پتھر کے تلے رکھہ دیا جبرئیل نے آکر آپ کو خبر کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضے رضی اللہ عنہ کو بھیج کر وہ رسن نکلوا منگوائی گیارہ گرہ اسمین لگی تھین حق تعالے نے معوذتین نازل کین انمین گیارہ آیتین ہین جبرئیل پڑھتے گئے ہر ہر آیت پر ایک ایک گرہ کھلتے گئی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ پروردگار صبح کے بعضون نے کہا ہی فلق وہ چیزین جو شگافتہ ہو جیسے دانے اور گٹھلی کہ پھٹ جاتے ہین روئیدہ ہوتے کو اور پتھر اور زمین کہ شق ہو جاتے ہین پانی نکلنے لگے پھر تقدیر یاتہہ یوں ہی انکے کہ چاہیے پناہ پکڑنا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ برائے اُس چیز کے سے کہ پیدا کیا ہی ایذا دہندون آدمیون جنون درندون گزندون وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور برائی اندھیرا کرنیوالے کے سے کہ شب تاریک ہی جب چھپ جاوے اور ظلمت اوسکی سب چیز کو گھیر لے یا آفتاب سے تعبیر ہو یا ثریا سے جو چیز یا شر ثریا سے جو کرے کہ وہ محل کثرت اسقام ہی اور طلوع اسکا وقت قلت امراض و آلام وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ اور برائی پھونکنے والیون کے سے یعنے جو عورتین کہ بول جادو کے پڑھکر پھونکتے ہین بیچ گرہون کے مراد اس سے بیٹیان لبید یہودی کی ہین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور بدی حسد کرنیوالون کی سب سے جب ظاہر کرین حسد اپنے کو اور اُسکے خواہش پر عمل کرین کیونکہ حسد کو اگر چھپا رکھین تو ضرر اُسکا انہین پر ہے مراد اس سے یہود ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حسد رکھتے ہین اور ختم کیا حق تعالے نے اس سورہ کو ساتھ حسد کے کہ بدتر صفت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جہان مین بدتر حسد سے کوئی چیز اور ہوتی تو حق تعالے اُسی پر اس سورہ کو تمام کرتا اول گناہ جو آسمان مین واقع ہوا حسد ابلیس تھا حضرت آدم پر اور پہلا گناہ کہ زمین مین صادر ہوا حسد قابیل تھا ہابیل پر شومی حسد شعلہ ہی جب یہہ دل مین گیا حسود اوسمین اُسکے دم جلا سمجھے لے کہ جب تک حسد دلمین ہی تب تلک دین کی بنا ابد ولمین ہوئی حسد سے حسد اپنا خالی تو کر کہ بہر سے نور ایمان سے نادا ہی گہر

سورۃ الناس مکیۃ وھی ست ایات سورۃ الناس مکی ہے اسمین چھہ آیتین و بیس کلمے اور اسی حرف ہین فواصل اسکی س ہین اور ربط اسکا ساتھہ فلق کے ظاہر ہے کہ دونو واسطے
استفادہ اور دفع سورۃ الناس مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ست ایات کید ساحر کے ہین

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ پروردگار آدمیو نکے مَلِكِ النَّاسِ بادشاہ آدمیو نکے إِلَٰهِ النَّاسِ معبود آدمیو نکے مِن شَرِّ
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ برائی اور وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے سے شیطان کی عادت ہے کہ جب بندہ اللہ سے غافل ہوتا ہے تو یہہ وسوسے ڈالتا ہے
اور جب یاد آتی کرتا ہے بھاگ جاتا ہے فر دیا دین سے سرک آتا ہے پاس ۔ ڈالے غفلت مین ہے شیطان سواس الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ وہ جو وسوسے ڈالتا ہے
بیچ سینون آدمیو نکے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ جن سے اور آدمیون سے یعنے شیاطین جن اور انس لباب مین لکھا ہے کہ اس سورہ مین پانچ جگہہ لفظ ناس کا واقع ہے اور تکرار معنون کا
نہین ہے کیونکہ اول ناس سے طفل مراد ہین اور معنے ربوبیت کے اسپر دلالت کرتے ہین کہ پرورش مناسب حال انکے ہے اور ثانی سے جوان مراد ہین اور لفظ
ملک کا دلیل ہے اسپر کہ قہر و سیاست بادشاہ جوانون پر ہوتا ہے اور ثالث سے پیر مراد ہین اور لفظ الٰہ کا اسپر مشعر ہے کہ الٰہ کی معنی مستحق عبادت کے ہین اور عبادت
طاعت بوڑہو نکی شان نسے زیادہ ہے زیادہ شرع مین کہتے ہین الٰہ اسے مستحق جو کہ ہو عبادت کے اور عبادت کے مستحق ہے وہ ۔ فی الحقیقت ہین جو موثر ہو ۔ اور موثر جو
فی الحقیقت ہے اسکی تعظیم پس عبادت ہے ۔ اور عبادت مین گر شریک خدا کے اور کو کر دیا تو شرک ہوا یہہ ہیا سے معنے عبادت الٰہ اور شرک کی کہ انمین اختلاف علما کا ہو رہا ہے ظاہر ہو گئی
اور رابع سے مراد صالح ہین اور لفظ وسواس کا اسپر مبنی ہے شیطان چھپا ہوا انکے بہت در پے رہتا ہے وسواس ڈالتا ہے اور خامس سے مراد مفسد ہین اور عطف اسکا معنی ذ
منہ پر دال ہے اسپر کہ یہہ فساد کرنیوالے ہین پس لفظ ناس کا پانچون جگہہ جدے جدے معنے پر دال ہے تکرار لفظی ہے نہ معنے اور یہہ کمال خوبی عبادتکی ہے اور ان پانچ
عدد پر کلام اللہ تمام ہوا اسواسطے کہ مراتب کلیہ منحصر انہین مین جنہین حضرات خمسہ اور تعینات خمسہ اور تنزلات خمسہ کہتے ہین تعین اول وحدت ہے
کہ حقیقت محمدی عبارت اسی سے ہے اور تعین دوم واحدیت ہے کہ حقائق تمام ممکنات کے ہے اسے حقائق کو اعیان ثابتہ کہتے ہین اور یہہ دونون تعین مرتبہ
وجوبی ہین اور تعین سیوم تعین روحی ہے اور تعین چہارم تعین مثالی ہے اور تعین پنجم تعین جسدی ہے یہہ تینون تعینات خارجیہ ہین مرتبہ امکانیہ ہین اور یہہ پانچ عدد
دائرین بدوران انکا سیہ ہے کہ جو چند انکو انکے نفس مین ضرب کرین اور حاصل ضرب کو پھر انہین ضرب کرین غیر نہایت تک تو وہی پانچ اپنے اصل کے شکل
پھر آوینگے اور نہایت مین اس عدد کے اپنے آپکو دکھا وینگے جیسے پچیس اور ایک سو پچیس علیٰ ہذا القیاس اور نکتہ عجیبہ پانچ بار تکرار مین
لفظ ناس کی اس سورۃ مین کہ سورۃ قرآن اسپر تمام ہوئی ہین یہہ ہے کہ زبدہ جمیع ممکنات کا اور خلاصہ تمام مخلوقات کا جو انسان ہے اقامت باستقامت اسکے
بھی پانچ چیز پر تمام عناصر اربعہ اور ایک لطیفہ نفس کہ رب غالب ان چارو نکا ہے اور پانچ ہی جوہر نفیسہ اسمین عالم امر کے متمکن فرمائین ہین قلب روح سر خفی
اخفی انہین کو لطائف خمسہ کہتے ہین انکے تصفیہ سے باطن مصفا ہوتا ہے اور بدرجہ ولایت پہنچتا ہے اور پانچ ہے اسکے اسلام کے بنائین کہ ہین
ہین کلمہ نماز روزہ حج زکوٰۃ انسے ظاہر پاک ہوتا ہے اور بمرتبہ الفاسخ کر لائق دخول جنت ہوتا ہے اور پانچ ہی وقت اسکا معراج مقرر فرمایا ہے
کہ الصلوٰۃ معراج المومن اور ہیکل خوش منظر اسکے بھی پانچ عضو پر منتہی ہے سر اور دونون ہاتھہ اور دونون پانون پھر ہر ایک عضو پانچ پر تمام اور کامل ہے دونون
ہاتھہ اور دونون پانون پانچ پانچ انگلیان رکھتے ہین اور سر پانچ حواس ظاہری رکھتا ہے باصرہ شامہ ذائقہ لامسہ سامعہ ادراک امور ظاہری کا انہین سے
ہے اور پانچ حواس باطنی اول حس مشترک کہ محل اوسکا بطن اول دماغ دوم خیال کہ مکان اسکا اس بطن کے موخر ہے سیوم متخیلہ کہ صور
محسوسہ جو خیال مین موجود ہین ان مین تصرف کرکے اسیواسطے اسے متصرفہ کہتے ہین چہارم متوہمہ ادراک معانی جزئیہ جس سے کرتے ہین
اسکی جگہہ بطن اوسط دماغ ہے پنجم حافظہ جسکے سبب یاد داشت ہے مقام اسکا بطن موخر ہے دماغ ہے رباعی بنائی آدمی کی حق نے ہین جو پانچ حواس ہے انہین سے
کرتا ہے ہر شئی کا درک اور شناس ہے تمام خلقت انسان ہی پانچ عضو بہہ ہے دو دست اور ہین دو پانو اور ایک ہے راس نکیون تمام ہو پھر ناس خمسہ

رافت ۔ کلام حق کا سرا ہی جو بہی للناس ہے اور ابتدا کلام الہی کے بحرف با اور اختتام بحرف سین ہی اس مین سر عظیم ہی کہ ترکیب اسکی بس ہی اور عربی والے کہتے ہین بسک اے حسبک بس یہہ معنے ہوئے کہ حسبک من الکونین یا اعطیناک بین الحرفین اور از اتفاقات سے یہہ ہی کہ فارسی مین بہی بس کی معنے حسب کی ہین یعنے قرآن بس ہی اور کافی ہی دونون جہان کیواسطے قطعہ باوسین اول وآخر ہی قرآن رافت ۔ یہہ اشارہ ہی کہ بس ہی تجہے قرآن مجید جب تلک بس سے چلے بس چہوڑ نہ اسکو ہرگز ۔ یہی بر لائیگا کونین مین تیری امید ۔ اور بس باول مفتوح او ثانی مشدد بمعنے فرستادن ہی یعنے بہیجنا قرآن شریف کا واسطے ہدایت کونین کے ہی با و سین دال اوپر دونون عالم کے ہین اور ایک لطیفہ عجیبہ وقت تحریر کے سوجہا ہی وہ یہہ ہی کہ سب کے دو عدد ہین اور سین سرا ہیکا ہی اس مین کنایۃ یہہ ہی کہ قرآن شریف واسطے حصول مقاصد دو سرا کے بس ہی فرد اور جانب کیون پہرے ہی مدعا کیواسطے ۔ بس ہی کافی ہی تجہکو دو سرا کیواسطے فضائل معوذتین کے صحیح مسلم اور ترمذی اور نسائی مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین دیکہا تو نے کئی آیتون کو جو نازل ہوئی ہین شب کو نہین دیکہین گئین مثل انکے باب استعاذہ مین ہرگز وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین اور صحیح ابو داؤد مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عقبہ پناہ پکڑ ساتھہ معوذتین کے نہین پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالے نے ساتھہ مثل ان دونون کے اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین ہی بروایت ابو سعید رض کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اور دعائین پڑہا کرتے تہے واسطے دفع شر جن اور چشم بد کے جب یہہ معوذتین نازل ہوئین تو چہوڑ دیا انکو اور ترک کیا انکو اور نسائی اور صحیح ابن حبان مین ہی بروایت جابر رض کہ پڑہ ان دونون سورتون کو اور ہرگز نہ پڑہیگا ساتھہ مثل ان دونون سورتون کے یعنے استعاذہ مین اور روایت ہی کہ فرمایا آپنے جسنے معوذتین پڑہی گویا سب کتابون کی جو اللہ تعالی نے اُتاری ہین تلاوت کی اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قل ھو اللہ اور معوذتین پڑہیگا عمر اسکی دراز ہوگی اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو سورتین مجہہ پر ایسی نازل ہوئی ہین کہ کسی نبی پر مثل انکے نہین نازل ہوئین اور ہرگز محبوب تر اور مرضی تر نزدیک اللہ کے ان دو سورتون سے نہین یعنے باب استعاذہ مین وہ معوذتین ہین اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو تم مین کسیکو درد سر ہو یا اور درد ہو تو دونون ہاتھون کو اُٹھا کر فاتحہ اور اخلاص اور معوذتین پڑہکر ہاتھون پر پہونک کر منہہ پر اور مقام درد پر پہیرا کرے دور ہوگا اور شفا پاویگا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہی جو کوئی معوذتین صبح وشام تین بار پڑہا کرے وسواس اور شر جن وانس سے بچے شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہی کہ قل اعوذ برب الناس چودہوین تاریخ ایک ظرف پر لکہہ باوضو اسمین پانی پیا کرے تو وسواس سے امین ہو اور کوئی مکروہ اُسے نہ پہنچے نتیجہ ہی کہ ایمان پناہ پکڑنا ہی ساتھہ رب ناس کے شر وسواس خناس سے اور شر اور وسواس اور وسوسون سے خناس کے امن شنوی ہی ۔

قادر مطلق کی جو پکڑے پناہ / وسوسون سے کیونکہ ہووے تباہ — خط فرمان تلک ہین جو کہ سب / اوسکو کیا پہر چور کا خطرہ رہا

نام مولی گر ترے دل مین بسے / تو نہ شیطان کا نشان قائم ہو جیسے — در غفلت مین وہ کہلتا ہی تمام / راقفا غافل نرہ تو ایکدم

یاد حق سے آئے گر غفلت تجہے / حشر تک ہووےگی پہر حسرت تجہے — دہیان مین اللہ کے تو رہ مدام / دم بدم لمحہ بلمحہ صبح وشام

جان ہی طاعت عبادت کے حضور / سو وہ دل مین اپنے پیدا کر ضرور — قلب مین یعنے خیال حق سماے / اور خطرہ غیر کا ہرگز نہ آئے

دہیان اوسیکا ہووے اٹہتے بیٹہتے / جی مین ہر ساعت لگا ہی وہ رہے — کچہہ تمنا ہو نہ کچہہ ہو آرزو / ایک رب اللہ کی بس جستجو

بس ہی کافی ہی کل عالم کو پند / اور رافت کچہہ نکہہ کر لب کو بند — ہان دعا اللہ کی درگہہ مین کر / شاہ مقصود تا ہو جلوہ گر

یا الہ و بادشاہ و رب ناس / بہر قرآن و رسول حق شناس — وسوسے سے مجہکو شیطان کے بچا / اور سب ایمان والون کو بچا

عشق دے اپنا مجھے کو میں میں
رکھہ غم کو میں سے جی چین میں
شوق تیرا ہی ہمیشہ سر میں ہو
زندگی میں گور میں محشر میں ہو

تیری الفت میں جیون میں اور مرون
پھر اٹھون تو شوق میں تیری اٹھون
تیرا شیدا اٹھون الہ تیرا مست
حشر میں اٹھون میں ای ارادہ زد دست

گور سے جب میں تنہائی اٹھون
تیرا عاشق تیرا شیدائی اٹھون
ڈھونڈھتا تجھکو پھرون ہان سو بسو
سو بسو تیری کرون وہان جستجو

جستجو تیری ہوا اور ہو اضطراب
اضطراب ایسا کہ پھر آوے نہ تاب
تاب میں دیکھے تیرے ہر گز آئے
آئے چین اُسدم کہ تو جلوہ دکھائے

دیکھکر تجھکو کرون جی کو نثار
تجھپہ قربان جاؤن میں پھر لاکھہ بار
رافتا بیہوش اب اتنا نہ ہو
ہوش میں آ بے ادب اتنا نہ ہو

کہہ کے محبوب خدا پر سو سلام
کر کلام عاشقانہ کو تمام
یا الٰہی صد صلوٰۃ و صد سلام
بھیج روح پاک پر انکے مدام

جو کہ ہیں آخر زمانے کے نبی
ہیں ہدایت کے سبب پا وہی
مہبط آیات قرآنی ہیں وہ
مورد لمعات فرقانی ہیں وہ

سید اولاد آدم ہیں وہی
باعث بنیاد عالم ہیں وہی
پیشوائے مرسلین و انبیا
رہنمائے مسلمین و اتقیا

مصدر اسرار سبحانی ہیں وہ
مظہر انوار رحمانی ہیں وہ
سب جتنے آل اور جتنے اصحاب انکے ہیں
جتنے ازواج اور احباب انکے ہیں

اور جو جو امتی ہیں خوش نہاں
سب پہ نازل کر درود بیکران

تمام شد تفسیر رؤفی

قطعات تاریخ از مصنف علیہ الرحمۃ

کری ختم اپنی تفسیر جب میں
کہ جسمیں سلاست سے مطلب بیان ہے
کلام الٰہی کا اردو زبان میں
کھلا ترجمہ صاف آئینہ سان ہے
تاریخ آئی ندا غیب سے یوں
کہ تفسیر قرآن ہندی زبان ہے ۱۲۴۸

ایضاً

ہے تفسیر کتاب آسمانی
ایسی کہ ہر ایک کے دلنشین ہے
اردو میں ہے یہ بیان رؤفی
قبل اسکے کوئی ہوئی نہیں ہے

ایضاً

جو اہل زبان اسے سنیگا
آویگی پسند اسے یقین ہے
تاریخ میں اسکے دل یہہ بولا
شاباش رؤف آفرین ہے

جب بافضل ایزد منان
لکھہ چکا میں معانی قرآن
سال اتمام میں کیا پھر غور
دل نے مطلع یہہ پڑھ دیا بالفور

کچھہ بیان عجیب ہی یہہ واہ
رافتا مرحبا جزاک اللہ
ہوئی ختم اب جو اللہ کی مدد سے
لکھی تب سال ہجرت جہد و کد سے

عجیبہ جان فیض سو عام وافی
یہی اب نہر جاری سے ہی کافی

بدانکہ تالیف این کتاب کہ مسمی بہ تفسیر مجددی است اتفاق
شروعش در سن ہزار و دو صد و سی و نہ افتادہ بعد ازان چند سال بعوارضات شتی معطل ماندہ آخر الامر حلیہ اتمام و اختتام
بافضال ملک العلام بروز چہارشنبہ وقت صبح یازدہم شہر ذی قعدہ در سن یکہزار و دو صد و چہل و ہشت ہجری در
بلدہ دار الاقبال بھوپال پوشیدہ الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا طیبا کافیا مبارکا علیہ کما یحب ربنا و یرضی تاریخ شروعش از کلمات دعائیہ
رَبِّ یَسِّرْ وَ لَا تُعَسِّرْ روشن و ظاہر است و تاریخ اتمام از عبارت تَمَّ الْکِتَابُ بِعَوْنِ الْعَلِیْمِ الْوَهَّابِ مبرہن و باہر و نیز شمار
تاریخ ختم مطابق سال ہجری حضرت سید انبیا علیہ و علی آلہ صلوٰۃ اللہ الملک الاعلی از زبر حروف سرہاے ابیات عشرہ اوایل
کتاب بصفت توشیح مبر است و از بینات آنہا موافق لسن تجدید جناب مجدد الف ثانی قدسنا اللہ تعالی بسرہ السامی کہ از الف ثانی
شروع است باسقاط تعداد اعداد ہمین اشعار کہ عشرہ اند ہویدا و ایضا از اعداد عدا دو دوم یعنی دم شروع و دم ختم ثمان و
ثمانین است تاریخش بطرز دلنشین است و ہم اگر در اعداد اسماء حروف یاوسین کہ مفتتح و مختتم کلام رب العالمین اند بجاے آحاد

عشرات وبمقام عشرات آحاد نگہ پہ زندوا ین ہر دو را اندر دایرہ ابجد شمار کردہ بران افزاید ہمین تاریخ اتمام بہ ثبات باقی ہوس

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ باعانت ازلی وعنایت لم یزلی اس ایام فرحت فرجام میں یہہ کتاب ہادی صواب مخزن ہدایت وعرفان معدن دقایق فرقان گنجینہ دولت سرمدی مسمی بہ تفسیر مجددی معروف بہ تفسیر روفی تصنیف جناب فضیلت مآب عمدۃ المحدثین زبدۃ المفسرین سند العارفین شیخ المشایخین مقبول بارگاہ صمد مولانا حضرت شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی مصطفی آبادی نور اللہ مرقدہ بہ نظر کمیابی نسخہ مذکور وکثرت شایقین ذی شعور براے حصول حسنات دوام وانتفاع ہر خواص وعوام باہتمام اضعف عباد اللہ الکریم متوقع اجر عظیم قاضی محمد ابراہیم ابن قاضی نور محمد صاحب مغفور متوطن پلپ بندر وملا نور الدین بن جیوا خان بہ تصحیح تام وتنقیح مالا کلام بتاریخ غرہ جمادی الاولی سنہ ۱۲۹۴ ہجری مقدسہ مطبع حیدری واقع بمبئی میں زیور طبع سے آراستہ ہوکر مطبوع طبع عالم ہوئی

قطعہ تاریخ طبع

بنظر انتفاع عام وتحصیل ثواب ومغفرت جناب قاضی صاحب نے دوبارہ یہہ تفسیر چھپایا

تفسیر ... سال طبع ... ۱۲۹۴

نکتہ

ارباب اولی الالباب پر مخفی نہ رہے کہ جو نسخہ مطبوعہ سابق میں بیچ تفسیر آیۃ وما اہل لغیر اللہ متعلق صفحہ ۱۱۵ تغیر وتبدل عمل میں آیا تھا اور بعد ازاں تحصیل اصل کتب یہہ نسخہ بھی مطابق اسکے تحریر ہوا تھا بعد طبع بعنایت الٰہی نسخہ اصل مسودہ مصنف علیہ الرحمۃ ہاتھہ آیا بہ نظر تکمیل کلام مصنف بجنسہ تفسیر اسکی یہ جگہ لکھی گئی تا ناظرین انصاف پسند حق وباطل میں تمیز فرماوین

وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اور جو کچھہ پکارا جاوے اوپر اسکے بغیر اللہ کے خواہ بتونکا نام خواہ کسی پیغمبر کا تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے اس آیت کی معنی یہیں کہ جو جانور کہ شہرہ دیا جاوے بغیر خدا خواہ غیر بت ہو یا روح خبیث ہو کہ اطریق ہوکر اسکے نام پر دین خواہ کوئی جن کہ مسلط کسی کے گھر پر یا سر پر ہو اور بغیر دینے جانور کے کہ ایذا سے سکنہ مکان سے دست بردار نہو یا توپ روانہ کرنے ندے اور خواہ پیر و پیغمبر کے نام پر اسطرحسے جانور زندہ نذر کرین یہہ سب حرام ہیں کہ حدیث صحیح وارد ہے ملعون من ذبح لغیر اللہ یعنے جو کوئی کہ ذبح جانور تقرب بغیر خدا کرے ملعون ہے خواہ وقت ذبح کے نام خدا کا لے یا نہ لے اسواسطے کہ شہرہ دیا کہ یہہ جانور واسطے فلانے کے ہے پھر ذکر نام خدا کا وقت ذبح کے فائدہ نہیں کرتا ہے اسواسطے کہ وہ جانور منسوب ساتھہ اس غیر کے ہوگیا اور خبث ایسا اسمین پیدا ہوا کہ زیادہ تر خبث مردار سے ہے اسواسطے کہ وہ بے ذکر نام خدا مرا ہے اور اس جانور کو مشہور بغیر خدا کے مارا ہے اور یہہ عین شرک ہے جب اس خبث نے اسمین سرایت کی نام خدا حلال نہیں ہوتا مانند سگ اور خوک کے کہ اگر نام خدا ذبح کریں حلال نہیں ہوتے اور کہنا اس مسئلہ کی یہہ ہے کہ جان سواے جان آفرین کے دینا درست نہیں ہے اگرچہ ماکولات اور مشروبات ہو اور مال کا بھی دینا از راہ تقرب بغیر اللہ حرام اور شرک ہے لیکن ثواب ان چیزونکا کہ دینے والے کی طرف عاید ہوتا ہے وہ بخشنا جایز ہے اور لفظ اس آیت کی چار جگہہ قرآن میں وارد ہے تامل کیجیے کہ ما اہل بہ لغیر اللہ فرمایا ہے نہ ما ذبح باسم غیر اللہ پس ذبح کرنا بنام خدا ہمراہ اس شہرہ دینے کے اور آواز برلانے کے کہ فلانے کی گاے یا فلانے کا بکرا ہے کچھہ فایدہ

نہین کرتا گوشت اُس جانور کا حلال نہین ہوتا اور اہل کو ذبح پر حمل کرنا خلاف لغت اور عرف کے ہی ہرگز اہلال لغت عرب مین اور
عرف اُس دیار کے مین اور اُس وقت مین بمعنے ذبح نہین آیا ہی کسی شعر مین نہ کسی عبارت مین بلکہ اہلال لغت عرب مین بمعنے
کرنے آواز کے اور شہرہ دینے کے آیا ہی چنانچہ اہلال ہلال اور اہلال طفل نو تولد اور اہلال بمعنے تلبیہ حج اور سوا انکے استعمال
ہوا اور اگر کوئی کہے کہ اہل بمعنے ذبح ہرگز نہین سمجھا جاتا اور اگر اہل کو بمعنے ذبح حمل کرین تو ذبح بغیر اللہ مراد چاہیئے ہو پس یہان
بھی طور ہی سکتے ہین ہم کہ ذبح باسم غیر اللہ کہان سے سمجھا جاتا ہی تا مدعا ان لوگونکا حاصل ہو پس اِس عبارت مین اہلال بمعنے
ذبح لینا پھر بغیر اللہ جگہہ باسم غیر اللہ کے مقرر کرنا قریب تحریف کلام الٰہی ہی تفسیر نیشاپوری مین لکھا ہی کہ اجماع ہی علما کا اگر مسلمان ذبح
کرے کوئی ذبیح اور قصد سا تقرب ذبح اسکے کے تقرب الٰہی غیر اللہ ہو تو مرتد ہو جاتا ہی اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا ہوتا ہی انتہی کافر
ایام جاہلیت مین گھرون سے نکلکر راہ مین بتون کے نام پر آوازین کرتے تھے جب کعبہ مین پہنچتے تھے طواف خانہ کعبہ کرتے
تھے یہہ طواف انکا ہرگز مقبول نتھا لہذا حکم ہوا فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ھذا پس یہان بھی جو آوازہ دیا اور
شہرہ کیا کہ یہہ جانور فلانے کا ہی اور اُسکے نام کا ہی اور اُسکے واسطے کرتا ہون مین اور وقت ذبح کے بنام خدا ذبح کیا اصلا
موجب نہیت حلیت نہوا ہان ذکر نام خدا کا اوپر اس جانور کے اُس وقت فائدہ دے کہ تقرب بغیر خدا دل سے دور کر
کر خلاف اُسکے مشہور کرین اور آوازہ دین کہ ہم اِس کام سے گذرے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ اس سورۃ مین لفظ
بہ کا اوپر لفظ بغیر اللہ کے مقدم لاے اور سورہ مائدہ مین اور انعام مین اور نحل مین موخر وجہ اسکی کیا ہی جواب اصل
بھی ہی کہ با کو متصل فعل کے اور مقدم اور متعلقات کے لاوین اسواسطے کہ با اِس مقام مین واسطے تعدیہ فعل کے ہی مانند ہمزہ اور
تضعیف پس حتی الامکان ملاصق فعل ہوا اور یہہ موضع اول قرآن ہی یہان اسی اصل پر استعمال فرمایا اور سورتون مین جگہہ
کہ محل انکار اور سرزنش تھا یعنے ذبح بقصد غیر اللہ اُسے مقدم کیا لہذا باقی سورتون مین جملہ فلا اثم علیہ کو بھی موقوف
کیا ہی اسواسطے اول قرآن مین ممنوع ہو گیا ہی اور یہہ چار چیزین کہ مذکور ہوئی ہین یعنے مردار اور خون اور گوشت خوک اور
وہ جانور کہ واسطے غیر خدا کے مقرر کر کر ذبح کرین اُس جنس سے ہین کہ اوپر جمیع فرقون کے جمیع حالات مین حرام ہین
اور اس قبیل سے نہین کہ اوپر ایک فرقے کے حرام ہون اور دوسرے پر حلال جیسے مال زکوۃ اور صدقات یا ایک
حالت مین حرام ہون دوسری حالت مین حلال جیسے دوا گرم سم مضر اوپر محرور مزاجون کے حرام ہی اور جب مزاج برودت
پیدا کرے اُسوقت حلال ہان وقت ناچاری کے کھانا اِن چیزونکا باوجود حرمت معاف ہو جاتا ہی

تمام شد تکملہ تفسیر عزیزی ۱۲۹۳ سنہ

في الحديث
ان النساء خلقن من ضعف فاعلموا ضعفهن بالسكوت
واستروا عوراتهن في البيوت ولا يسكن المرأة غرفة ولا يعلمها
الكتابة ويعلمها القرآن انتهى
قل هو الله